حضور سرورِ کائنات، فخر موجودات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم جانثار
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب پر مشتمل جامع اور مستند کتاب

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہ

تصنیف

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ مولانا محمد امتیاز الحسن صدیقی

نظرثانی و تشریح

علامہ ریاست علی مجددی

شاکر پبلی کیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)
جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج
01 April 2021
مختصر تعارف
طلباء وطالبات
شعبہ حفظ: 150
شعبہ ناظرہ: 386
شعبہ درسِ نظامی: 150
شعبہ تجوید: 14
اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء
جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے
جامعہ کا اسٹاف
شعبہ حفظ وناظرہ 19 اساتذہ
شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 17 اساتذہ
شعبہ درسِ نظامی وتجوید 17 اساتذہ
باورچی 3 خادم 5 چوکیدار 2
کُل طلباء کم وبیش 650 اور مکمل اسٹاف 60 افراد پر مشتمل ہے
مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گئو گلی میٹھادر کراچی پاکستان
Account Detail:
Account Title: Markaz ul alum Islamia(Trust)
Account: 00500025657003 Branch Code: 0050
Bank: Habib Bank Limited Barness Street Branch
ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

حضور سرورِ کائنات، فخر موجودات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم، جانثار **صحابہ کرام** رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب احادیث مبارکہ کی روشنی میں

فضائلِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

﴿مؤلف﴾

حضرت امام ابوعبداللہ **احمد بن حنبل شیبانی** رحمۃ اللہ علیہ

﴿مترجم﴾

علامہ مولانا پروفیسر

محمد امتیاز الحسن صدیقی

فاضل درسِ نظامی، ایم فل

﴿نظر ثانی و تشریح احادیث﴾

علامہ ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کوٹ قاضی گوجرانوالا

شاکر پبلی کیشنز

اردو بازار لاہور

فون: 042-37240084

نام کتاب —— فَضَائِلِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مصنف —— حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم —— علامہ مولانا پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی (ایم فل فاضل درسِ نظامی، جامع نعیمیہ، لاہور)

نظرثانی/تشریح احادیث —— علامہ ریاست علی مجددی (کوٹ قاضی، گوجرانوالہ)

پروف ریڈنگ —— قاری راشد علی نعیمی، حافظ زوہیب احمد مجددی

کمپوزنگ —— محمد فرخ شہزاد مجددی، حافظ احمد قادری (گوجرانوالہ)

اشاعت باراول —— ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ/ اگست ۲۰۱۹ء

بااہتمام —— ملک محمد شاکر 0322-2222240

ملنے کا پتہ

احمد بُک کارپوریشن	نظامیہ کتاب گھر	شبیر برادرز
راولپنڈی	زبیدہ سنٹر۔ ۴۰ اُردو بازار لاہور 0301-4377868	اردو بازار لاہور 042-3724600

مکتبہ بابا فرید	معراج کتب خانہ	نظامیہ کتاب گھر	مکتبہ قادریہ
چوک چنی قبر پاک پتن شریف	اندرون بوھڑ گیٹ ملتان 0323-7210125	پشاور	داتا دربار مارکیٹ لاہور 042-37226293

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔ ادارہ

فہرست

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد وثناء جس نے ہمیں اپنے پسندیدہ دین اِسلام کی خدمت کی توفیق اور سعادت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود وسلام' جن کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے دینِ اِسلام ہم تک پہنچا اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب کو بیان کرنے کا موقع ملا' جس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار ہیں۔

کسی کتاب کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کے لئے ترجمے کے مراحل کتنے صبر آزما اور مشکل ہیں یہ تو ترجمہ نگار ہی جانتے ہیں۔ قطرے کے گہر ہونے تک جو کچھ گزرتی ہے وہ اہلِ علم ہی جان سکتے ہیں۔ سینکڑوں یا ہزاروں صفحات پر مشتمل کتاب جب طباعت کے مراحل طے کر کے منظر عام پر آتی ہے تو عام قاری کو اِس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ اِس کاوش میں مصنف اور مترجم کی زندگی کے کتنے قیمتی لمحات شامل ہیں۔ یاد رکھیں یہ کام اپنی زندگی کو مکمل طور پر تصنیف وترجمے کے سپرد کر دینے کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ علمی قابلیت کے ساتھ ساتھ یہ کام لگن اور جنون کے بغیر بھی نہیں ہوسکتا' یہ چیزیں اِس طرح کے کاموں کے لیے بنیادی شرائط ہیں۔

ایسے علمی کام کے مکمل ہونے اور نظرِ ثانی سے گزرنے کے بعد اگلا مرحلہ اشاعت کا ہے۔ اِس بدلتی دُنیا اور طباعتی سہولیات کی فراوانی میں کتب کی اشاعت ماضی کے مقابلے میں بہت آسان ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِن سہولیات کے پیشِ نظر ناشرین کتب کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اِس کے باوجود کاغذی کتابوں کو اب نئے چیلنجز کا سامنا ہے۔ حصولِ علم کے ذرائع اور مآخذ بدلتے جا رہے ہیں۔ اہلِ علم بتدریج کم ہو رہے ہیں۔ علم کی مسند معلومات سنبھال رہی ہے' مکتب کی جگہ انٹرنیٹ لے رہا ہے اور کاغذی کتابوں کی جگہ برقی کتابیں براجمان ہو رہی ہیں۔ ایسے میں کتابوں کے ناشرین کو تمام تر اشاعتی سہولیات کے باوجود اِس شعبے کو سنبھالے رکھنا مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن ان کے سامنے تجارت سے زیادہ مشن کی کامیابی ہوئی ہے جس کی بنا پر وہ کتاب کی اشاعت کے کام کو نہیں چھوڑتے بلکہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔

یاد رکھیں! اگر کوئی ناشر آج بھی کتاب کی خدمت کر رہا ہے' نئے علمی کام مسلسل سامنے لا رہا ہے اور وہ اپنے مشن سے دستبردار نہیں ہو رہا ہے تو وہ یقیناً بہت بڑی قربانی دے کر یہ کام کر رہا ہے جس کی پذیرائی اور قدر افزائی ضروری ہے کہ یہی وہ واحد تسکین ہے جو اس شعبے کو فعال رکھ سکتی ہے۔

بلند پایہ محدث ... حافظِ قرآن ... منکسر المزاج ... خود دار ... حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل پر مشتمل عظیم الشان کتاب ''فضائل الصحابہ'' آسان' محبت بھرے اور بامحاورہ ترجمے کے ساتھ آپ کے ذوق اور ایمان کی نظر کی جارہی ہے۔ اِس کتاب کے ترجمے' نظر ثانی' تخریج اور تزئین و آرائش کے تمام تر مراحل کو حضرت علامہ ریاست علی مجددی اور ان کے معاون ساتھیوں حضرت علامہ مولانا محمد امتیاز الحسن صدیقی فاضل درسِ نظامی' ایم فِل' علامہ قاری راشد علی نعیمی فاضل جامعہ نعیمیہ' حافظ زوہیب احمد مجددی نے بڑی محنت' لگن اور ذوق وشوق سے مکمل کیا ہے۔

کتاب اور اس کے مصنف کا اجمالی تعارف بھی علامہ مجددی صاحب نے تحریر کر دیا ہے' جسے آئندہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ہم سے جو خدمت ہوسکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے' اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ علم حدیث یعنی فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور دوسرے ساتھیوں تک بھی منتقل کرنے کی کوشش کریں۔

قارئین سے درخواست ہے کہ آپ اِس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے مصنف' مترجم' مترجم کے معاونین' ہمارے ادارہ کی انتظامیہ اور اس کے تمام متعلقین کو اپنی نیک دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور صاحب کتاب حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ' اس کے مترجم' کمپوزر' پروف ریڈرز' ناشر اور تمام معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر ہم سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

ناشر
شاکر پبلی کیشنز

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّابَعْدُ!

ہر قسم کی حمد وثناء پروردگارِ عالم کی ذاتِ وحدہٗ لاشریک کے شایانِ شان ہے کہ جس نے امرِ کُن سے تمام جہانوں کو تخلیق فرمایا' جو اِس کائنات کا خالق و مالک ہے' جس نے اِنسانیت کی دُنیاوی و اُخروی فلاح و بہبود کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور نبی ءآخر الزماں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔

پھر بے حد وحساب درود وسلام اُس ستودہٗ صفات ... خلاصہءموجودات ... شاہِ لولاک ... رسولِ پاک ... سید الابرار ... محبوبِ پروردگار ... حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو باعثِ تخلیقِ کون ومکاں ... شہنشاہِ دوجہاں ... قبلہءدیں ... کعبہءایماں ... خزینہء معرفتِ الٰہی ... سردارِ قابَ قوسینِ اَواَدنیٰ ... فرمان وائے ملکِ تسلیم ورضا ... سرورِ عالم اور فخرِ بنی آدم ہیں۔

حضور سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں' جو انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' جن کی لائی ہوئی ہدایت اور بتائی ہوئی تعلیمات' قیامت تک' بنی نوع اِنسان کی ہدایت وراہنمائی کے لئے کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین' ائمہ مجتہدین' فقہاء ومحدثین' قیامت تک آنے والے تمام اَولیاء' علماء' صلحاء' صوفیاء پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے ..... آمین۔

الحمد للہ رب العالمین ..... راقم الحروف عرصہ پچیس سال سے تصنیف وتالیف اور تراجم سے وابستہ چلا آ رہا ہے' بندۂ ناچیز کی دین اِسلام کی خدمت کے سلسلے میں کئی ایک کوششیں منظر عام پر آ چکی ہیں' تقریباً ایک سال پہلے ملک محمد شاکر صاحب ''شاکر پبلی کیشنز' لاہور'' اور اُن کے ساتھی غلام علی نوشاہی سے ملاقات ہوئی' اُنہوں نے بندۂ ناچیز کی توجہ بلند پایہ محدث ... امامِ حدیث ... محدثِ کبیر ... حافظِ قرآن ... عظیم فیاض ... متواضع ... منکسر المزاج ... خوددار ... غریبوں کے حامی حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب ''فضائل صحابہ'' کی طرف مبذول کرائی' بندۂ ناچیز نے اپنے فاضل اور مخلص معاونین سے مشاورت کے بعد حامی بھر لی۔ ترجمے کی ذِمہ داری حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی (فاضل درسِ نظامی' ایم فِل) کے سپرد کی' ان کے ساتھ ساتھ علامہ قاری راشد علی نعیمی فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور اور علامہ حافظ محمد زبیر احمد مجددی فاضل جامعہ نقشبندیہ امینہ گوجرانوالا کی معاونت حاصل رہی' مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ محمد نعیم اللہ خاں قادری نے حوالہ جات کی تصحیح اور مشکل الفاظ کے معانی اور تسہیل فرما دی' کمپوزنگ کے مراحل محمد فرخ شہزاد مجددی' نفیسہ مجددی اور

حافظ محمد احمد قادری کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ پھر اس پر راقم الحروف نے دو مرتبہ نظر ثانی کی جو ۲۹ رذی الحجہ ۱۴۴۰ھ کو مکمل ہوئی اور اکثر احادیث مبارکہ کی تشریح کی گئی۔ اِس کی تزئین و آرائش میں حافظ محمد زوہیب مجددی، عبدالمنان مجددی، محمد غفنفر اقبال مجددی نے راقم کے ساتھ مکمل ساتھ دیا۔ برادرانِ محترم ڈاکٹر حاجی شفاقت علی مجددی اور حافظ لیاقت علی مجددی جنہوں نے راقم کی صحت کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ سازگار ماحول مہیا کیا، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے...... امین۔

نظر ثانی کے دوران اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں فاتحہ شریف کا اہتمام ہوتا رہا جس کی برکات ظاہر ہوتی رہیں۔ کبھی خواب میں ایمان افروز نظارے دیکھے، کبھی دورانِ کام خوشبوئیں پھیل جاتیں اور سب سے اہم معاملہ یہ ہوا کہ نظر ثانی کے وقت شدید گرمی تھی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقہ سے دُعا کی تو موسم میں تبدیلی آتی گئی۔ کبھی بارش، کبھی ٹھنڈی ہوائیں، یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے سے وسیع پیمانے پر اے سی کا انتظام فرمادیا۔

یہ تمام کام پیرومرشد قبلہ عالم...سراج العارفین...امام السالکین...سعید الاولیاء...شہبازِ طریقت...شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی...حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ (وصال ۲۰۰۲ء گوجرانوالہ) کی نظر کرم اور والدین کی دُعاؤں سے پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم نظر آئے تو بجائے تنقید کے اِصلاحی پہلو کے پیشِ نظر ضرور آگاہ فرمائیں۔ اِن شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کی کوشش کی جائے گی۔

مَلک محمد شاکر صاحب ''شاکر پبلی کیشنز، لاہور'' اِس کی خوبصورت اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارہ کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آخر میں، بارگاہِ ربوبیت میں دست بدعا ہوں کہ اے بار الٰہ! تو نے اپنے ایک ادنیٰ قلیل العلم والعمل بندے کو اپنے عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توصیف کی توفیق عطا کی، اِسے میرے سمیت تمام معاونین اور ناشر کے لئے دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنا دے اور بروز حشر، اپنے محبوب مکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنا دے......امین، یا رب العالمین، بجاہِ سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

طالبِ شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجددی

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ/ اگست ۲۰۱۹ء

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

ہر قسم کی حمد و ثناء پروردگارِ عالم کی ذاتِ وحدہٗ لاشریک کے شایانِ شان ہے کہ جس نے امرِ کُن سے تمام جہانوں کو تخلیق فرمایا' جو اِس کائنات کا خالق و مالک ہے' جس نے اِنسانیت کی دُنیاوی و اُخروی فلاح و بہبود کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور نبیء آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔

پھر بے حد و حساب درود و سلام اُس ستودہ صفات ... خلاصہء موجودات ... شاہِ لولاک ... رسولِ پاک ... سید الابرار ... محبوبِ پروردگار ... حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو باعثِ تخلیقِ کون و مکاں ... شہنشاہِ دوجہاں ... قبلہء دیں ... کعبہء ایماں ... خزینہء معرفت الٰہی ... سردارِ قابَ قوسینِ اَوْاَدنیٰ ... فرمان وائے ملکِ تسلیم و رضا ... سرورِ عالم اور فخرِ بنی آدم ہیں۔

حضور سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں' جو انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' جن کی لائی ہوئی ہدایت اور بتائی ہوئی تعلیمات' قیامت تک' بنی نوع اِنسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین' ائمہ مجتہدین' فقہاء و محدثین' قیامت تک آنے والے تمام اَولیاء' علماء' صلحاء' صوفیاء پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے ..... امین۔

الحمد للہ رب العالمین ..... راقم الحروف عرصہ پچیس سال سے تصنیف و تالیف اور تراجم سے وابستہ چلا آ رہا ہے' بندۂ ناچیز کی دینِ اِسلام کی خدمت کے سلسلے میں کئی ایک کوششیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں' تقریباً ایک سال پہلے ملک محمد شاکر صاحب ''شاکر پبلی کیشنز' لاہور'' اور اُن کے ساتھی غلام علی نوشاہی سے ملاقات ہوئی' اُنہوں نے بندۂ ناچیز کی توجہ بلند پایہ محدث ... امامِ حدیث ... محدثِ کبیر ... حافظِ قرآن ... عظیم فیاض ... متواضع ... منکسر المزاج ... خود دار ... غریبوں کے حامی حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب ''فضائل صحابہ'' کی طرف مبذول کرائی' بندۂ ناچیز نے اپنے فاضل اور مخلص معاونین سے مشاورت کے بعد حامی بھر لی۔ ترجمے کی ذِمہ داری حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی (فاضل درسِ نظامی' ایم فِل) کے سپرد کی' ان کے ساتھ ساتھ علامہ قاری راشد علی نعیمی فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور اور علامہ حافظ محمد زبیر احمد مجددی فاضل جامعہ نقشبندیہ امینیہ گوجرانوالا کی معاونت حاصل رہی' مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ محمد نعیم اللہ خاں قادری نے حوالہ جات کی تصحیح اور مشکل الفاظ کے معانی اور تسہیل فرمادی' کمپوزنگ کے مراحل محمد فرخ شہزاد مجددی' نفیسہ مجددی اور

حافظ محمد احمد قادری کے ذریعے پایہء تکمیل تک پہنچے۔ پھر اس پر راقم الحروف نے دو مرتبہ نظر ثانی کی جو ۲۹ر ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ کو مکمل ہوئی اور اکثر احادیث مبارکہ کی تشریح کی گئی۔ اِس کی تزئین و آرائیش میں حافظ محمد زوہیب مجددی' عبدالمنان مجددی' محمد غفنفر اقبال مجددی نے راقم کے ساتھ مکمل ساتھ دیا۔ برادرانِ محترم ڈاکٹر حاجی شفاقت علی مجددی اور حافظ لیاقت علی مجددی جنہوں نے راقم کی صحت کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ سازگار ماحول مہیا کیا' اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے...... امین۔

نظر ثانی کے دوران اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں فاتحہ شریف کا اہتمام ہوتا رہا جس کی برکات ظاہر ہوتی رہیں۔ کبھی خواب میں ایمان افروز نظارے دیکھے' کبھی دورانِ کام خوشبوئیں پھیل جاتیں اور سب سے اہم معاملہ یہ ہوا کہ نظر ثانی کے وقت شدید گرمی تھی' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقہ سے دُعا کی تو موسم میں تبدیلی آتی گئی۔ کبھی بارش' کبھی ٹھنڈی ہوائیں' یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے سے وسیع پیمانے پر اے سی کا انتظام فرما دیا۔

یہ تمام کام پیر و مرشد قبلہء عالم...سراج العارفین...امام السالکین...سعید الاولیاء...شہبازِ طریقت...شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی...حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ (وصال ۲۰۰۲ء گوجرانوالہ) کی نظر کرم اور والدین کی دُعاؤں سے پایہء تکمیل تک پہنچا۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم نظر آئے تو بجائے تنقید کے اِصلاحی پہلو کے پیشِ نظر ضرور آگاہ فرمائیں۔ اِن شاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کی کوشش کی جائے گی۔

مَلک محمد شاکر صاحب ''شاکر پبلی کیشنز' لاہور'' اِس کی خوبصورت اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارہ کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آخر میں' بارگاہِ ربوبیت میں دست بدعا ہوں کہ اے بار الٰہ! تو نے اپنے ایک ادنیٰ قلیل العلم والعمل بندے کو اپنے عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توصیف کی توفیق عطا کی' اِسے میرے سمیت تمام معاونین اور ناشر کے لئے دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنا دے اور بروز حشر، اپنے محبوب مکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنا دے......امین' یا رب العالمین' بجاہِ سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

طالبِ شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجدّدی

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ/ اگست ۲۰۱۹ء

﴿چمنستانِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضَو افشاں ستارے رضی اللہ عنہم﴾

انبیاء کرام اور رُسل عظام علیہم السلام کے بعد بنی نوعِ انسانیت میں جن معزز اور مکرم ہستیوں کا مقام ہے وہ ہیں حضور سرورِ کائنات، شافع روزِ شمار، خاتم النبیین، افضل المرسلین، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

صحابی وہ خوش نصیب مومن ہے جس نے ایمان اور ہوش کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھا ہو جیسے نابینا اصحاب اور ایمان پر خاتمہ بھی نصیب ہو، جس کی بنا پر ہر وہ شخص صحابہ میں شامل ہوگا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہو خواہ اُس کی نشست زیادہ دیر رہی یا کم اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یا نہیں کی اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا یا نہیں کیا اور جس نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار نہیں کی اور جو کسی معذوری مثلاً نابیناپن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ سکا وہ بھی صحابی ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُسے دیکھا ہے۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چمنستانِ نبوت کے ضَو افشاں ستارے، گلستانِ نبوت کے خوشبودار پھول ہیں، ہر پھول کی الگ رنگت ہے اور الگ خوشبو ہے اور کوئی بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی عنایت سے خالی نہیں، ہر ایک کی زمانے بھر میں روشنی اور خوشبو پھیلی ہوئی ہے، نہایت خوش قسمت ہیں وہ اِنسان جو ان کی محبت کو سینے میں بسائے ہوئے دلوں کو منور کر رہے ہیں، ان کی خوشبو سے دماغوں کو معطر کر رہے ہیں اور یہی چیز ان کے لئے دُنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ارفع و اعلیٰ شان کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور نصرت کے لئے چُن لیا اور اپنی پاک کلام میں اعلان فرمادیا:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ۔ ﴿سورۃ المائدۃ، آیت:۱۱۹﴾ ''اللہ اُن سے راضی ہوگیا اور وہ (اللہ) سے راضی ہوگئے''

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فداکاروں اور جاں نثاروں کے بے شمار فضائل بیان فرما اُن کی عظمت و رفعت کو اُجاگر کر دیا ہے، رہتی دُنیا تک کے مسلمانوں کے لئے یہ قانون بنا دیا ہے کہ تمہارا ایمان اُس وقت ہی مکمل ہوگا جب تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و پیار کرو گے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اور عقیدت کے بغیر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پکی اور سچی محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس اُسوہ پر عمل پیرا ہوئے بغیر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا تصور بھی محال ہے۔

اِس لئے کہ اِن مقدس ہستیوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں بیٹھ کر تربیت حاصل کی، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوئے، رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایسی زندگی گذاری کہ جس کی زمانے بھر میں مثال نہیں ملتی، اپنے تو رہے اپنے، جس کی غیر بھی گواہی دیئے بغیر نہ رہ سکے، جس کے ثبوت کے لئے زمانے بھر کی لائبریریوں کی الماریاں بھری پڑی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کمالِ ایمان، جمالِ محبت اور عمدگیٔ تقویٰ کی سند خود اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، جس پر قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی آیاتِ مقدسہ شاہد ہیں۔

رسولِ کائنات، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس زبان سے اپنے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف بیان کرتے ہوئے انہیں ہدایت کے ستارے قرار دیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، أَبَرَّهَا قُلُوبًا، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَإِقَامَةِ دِينِهِ، فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوهُمْ فِي آثَارِهِمْ، وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَدِينِهِمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ ﴿شرح طحاویۃ: ۱/۳۸۳﴾

''آپ لوگوں میں سے جو کوئی بھی کسی طریقے کو اپنانا چاہتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ اُن کے طریقے کو اپنائے جو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اِس دُنیا سے وصال فرما چکے ہیں، کیونکہ زندہ انسان کے فتنے سے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں، اور وہ لوگ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہی ہیں، جو اِس اُمت کے افضل لوگ تھے، انتہائی نیک دِل، راسخ علم والے اور کم سے کم تکلف کرنے والے تھے۔ وہ ایسی ہستیاں تھیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اقامت دین کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ لہٰذا تم ان کی فضیلت کو پہچانو، اُن کے نقش قدم پر چلو اور جتنا ممکن ہو سکے اُن کے اخلاق اور دین کو اپناؤ، کیونکہ وہ ہدایت کے راستے پر تھے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّدًا فَبَعَثَهُ بِرِسَالَاتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاخْتَارَ لَهُ أَصْحَابَهُ فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِينِهِ وَوُزَرَاءَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مسند أبی داؤد طیالسی: ۲۴۳﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دِلوں میں دیکھا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا، پھر انہیں اپنے پیغامات دے کر (دُنیا میں) بھیجا، پھر آپ کے بعد لوگوں کے دِلوں میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا انتخاب فرمایا، پھر اُنہیں اپنے دِین کے مددگار اور اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وزراء بنا دیا''

غور فرماؤ! جو ہستیاں خود پروردگارِ عالم کی منتخب ہوں اُن کے عالی شان مقام ومرتبہ، عزت وتکریم اور بالا قدر ومنزلت کے متعلق کوئی شبہ رہ سکتا ہے...... نہیں، ہرگز نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت ورفعت کے متعلق امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حُبُّهُمْ دِينٌ وَإِيمَانٌ وَإِحْسَانٌ، وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَنِفَاقٌ وَطُغْيَانٌ ﴿شرح طحاویۃ للراجحی: ۱/۳۸۴﴾

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا دین، ایمان اور احسان ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ عظمت واکرام والی ہستیاں ہیں، جن سے محبت رکھنا واجب اور ایماندار ہونے کی نشانی ہے، اُن کی دُشمنی سے اتنی ہی پرہیز ضروری ہے جتنی کفر اور شرک سے، اُن کے ساتھ دوستی رکھنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھنے والا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے گر جاتا ہے، حتیٰ کہ ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے یعنی بے ایمان ہو جاتا ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ انسانیت کے طبقوں میں اچھے اور برے کی تقسیم موجود ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ بات نہیں، اس لئے کہ

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام آئے گا تو دل و دماغ میں کمی کا تصور بھی نہیں آئے گا' کیونکہ صحبت رسول ﷺ کی بدولت اُنہیں وہ مقام حاصل ہے کہ پوری دُنیا کے عام اِنسان تو رہے ایک طرف بلکہ تمام اولیاء' اقطاب' ابدال' غوث تک سب کے سب مل کر بھی ایک صحابیِ رسول ﷺ کے قدموں کی خاک تک بھی نہیں پہنچ سکتے' اِس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق عقیدہ خوشبودار' پختہ اور محبت بھرا ہونا چاہیئے۔ جہاد کرنے والا غازی' قرآن پڑھنے والا قاری' نماز پڑھنے والا نمازی' اِسلامی فیصلے کونے والا قاضی' کعبہ کو دیکھ کر آنے والا حاجی مگر چہرہَ پاک مصطفےٰ ﷺ کو دیکھنے والا مومن صحابی ہے۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ کے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد مسلمانوں میں حاجی' غازی' نمازی' قاضی سب ہو سکتے ہیں' مگر صحابی کوئی نہیں ہو سکتا' کیونکہ وہ محبوب رسولِ پاک ﷺ سب کچھ دے گئے مگر اپنا ظاہری دیدار ساتھ لے گئے۔ کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کل انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر ہے' پھر جیسے انبیا کرام علیہم السلام مختلف درجات والے ہیں ایسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف مرتبہ والے ہیں' پھر جیسے سارے فرشتوں میں چار سردار اور سارے نبیوں میں چار پیغمبر بڑی ہی شان والے ہیں ایسے ہی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت ہی اعلیٰ شان والے۔

جیسے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر اور نبی تمام دُنیا سے اعلیٰ ہیں' اس نبوت کی صفت میں تمام یکساں ہیں' مگر بعض پیغمبروں کے کچھ خصوصی صفات قرآن یا حدیث میں بیان ہوئے' بعض کے صرف نام آئے اور اکثر وہ ہیں جنکے نام سے بھی دُنیا واقف نہیں' مگر ایمان سارے نبیوں پر ہے' کسی کی توہین کرنا کفر ہے۔ اِسی طرح تمام صحابہ وصف صحابیت میں برابر ہیں' مگر پھر اُن میں سے بعض بزرگوں کے خصوصی فضائل قرآن وحدیث میں وارد ہوئے اور کچھ بزرگوں کے صرف نام ہی معلوم ہو سکے اور اکثر کے نام شریف کی بھی خبر نہیں' مگر صحابیت میں سے یکساں ہیں' سب کی تعظیم وتوقیر واجب ہے' کسی صحابی کی گستاخی سخت محرومی کا باعث ہے' جس پر قرآنِ کریم اور احادیث صحیحہ وارد ہیں۔

کوئی بھی صحابی فاسق یا فاجر نہیں' سارے صحابہ متقی' پرہیز گار ہیں' یعنی اولاً تو اُن سے گناہ سرزد ہوتے ہی نہیں اور اگر سرزد ہو بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ اُنہیں توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے اور وہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ مجھے پاک فرما دو۔ صحابیت اور فسق جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے اندھیرا اور اُجالا جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح نبی گناہ سے معصوم ویسے ہی سارے صحابہ فسق سے مامون ومحفوظ ہیں کیونکہ قرآنِ کریم نے ان سب کے عادل' متقی' پرہیز گار ہونے کی گواہی دی اور اُن سے وعدہ فرمایا مغفرت وجنت کا' فرمانِ ربِ تعالیٰ ہے:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ﴿سورۃ الفتح: آیت ۲۶﴾

اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کا کلمہ اُن سے لازم کر دیا اور وہ اس کے مستحق تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ﴿سورۃ الحجرات: ۳﴾

جو لوگ اپنی آوازیں اللہ کے رسول ﷺ کے حضور میں پست رکھتے ہیں' یہ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا۔

اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

یہ ان الزاموں سے بری ہیں جو لوگ کہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور اچھی روزی۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴿سورۃ النساء آیت: ۹۵﴾ اور سارے صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔ ﴿سورۃ الحجرات' آیت: ۱۵﴾ یہ صحابہ سچے ہیں۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ۔ ﴿سورۃ المائدۃ' آیت:۱۱۹﴾ اللہ ان سے راضی یہ اللہ سے راضی ہیں۔
وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ﴿سورۃ الحجرات:۷﴾ اللہ نے تمہارے دلوں میں کفر' فسق اور گناہوں سے نفرت ڈال دی یہ صفات فاسقوں کے نہیں ہو سکتے بہر حال سارے نبی معصوم اور سارے صحابہ فسق سے محفوظ ہیں بلکہ رب نے گناہوں سے اُن کے دلوں میں ایسی گھن رکھی جیسے ہمارے دلوں میں گندیوں پلیدیوں سے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ظاہری احوال تو دُنیا کے سامنے ہیں' اُن کے باطنی احوال کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اعلان فرمایا دیا: وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی وَکَانُوْا اَحَقَّ بِھَا وَاَھْلَھَا ﴿سورۃ الفتح: آیت ۲۶﴾
اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کا کلمہ اُن سے لازم کر دیا اور وہ اس کے مستحق تھے۔

یاد رکھیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہستیاں ہیں کہ جن سے بشری تقاضوں کے تحت کبھی کوئی لغزش ہوئی بھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی اجتہادی لغزشوں کو صرف معاف ہی نہیں کہا بلکہ قرآنِ کریم میں آیاتِ مبارکہ نازل فرما کر قیامت تک ان ہستیوں پر اعتراضات وتنقید اور تبصرے کا دروازہ ہی بند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی صداقت اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی پسندیدگی کی سند بھی عطا فرمادی۔ اب اگر کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتراضات کرے گا تو وہ گمراہ ہو جائے گا' بلکہ اگر وہ اِسی روش پر تسلسل سے قائم رہے گا تو ہو سکتا اپنے اسلام اور ایمان کو ہی ضائع کر بیٹھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہستیاں ہیں کہ جن کی محبت مسلمان کے دین وایمان کو پرکھنے کی کسوٹی ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے تو فیصلہ ہی کر دیا' آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ بُرے انداز میں کرتے دیکھو تو اُس کے مسلمان ہونے میں شک کرو۔ ﴿البدایۃ والنہایۃ﴾

جن پاک ہستیوں کا مقام ومرتبہ اتنا بلند ہو جن کی فضیلت اِس قدر عالی ہو اُن کے خلاف اگر کوئی زبان کھولے گا تو کیا وہ مسلمان ہی رہے گا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دِل وجان سے عقیدت رکھ کر اپنا ایمان سلامت رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت میں زندہ رکھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت میں ہی موت آئے ...... امین۔

فقیہ شہیر' محدثِ کبیر حضرت امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ''فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم'' کے عنوان سے تقریباً ۱۹۶۲/احادیث پر مشتمل مجموعہ تیار کیا ہے' جو کہ دو جلدوں میں بیروت سے شائع ہو رہا ہے۔ احادیث کی کتابیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت سے بھری پڑی ہیں اور یہ کتاب ''فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم'' بھی اپنی روشنی بکھیر رہی ہے' جو کہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے بے مثال ہے اور عوام وخواص کے لئے یکساں مفید ہے' جس کا ترجمہ راقم کی خواہش پر حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی فاضل درسِ نظامی' جامعہ نعیمیہ' لاہور نے بہت احسن انداز میں کیا ہے' جو ایمان کی تازگی کا باعث ہے' عوام وخواص کے دلوں کو ایقان وایمان اور سکون نصیب ہوگا' جس سے دماغ معطر اور دل روشن ہو جائیں گے' اور روزِ حشر ہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شفاعت نصیب ہو جائے آمین' ثم آمین ...... بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعتِ صحابہ کا اُمیدوار
ریاست علی مجددی
کوٹ قاضی' حافظ آباد روڈ' گوجرانوالا۔ 0304-313 67 15

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تحفۂ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اِسلام کو پوری دُنیا میں پھیلانے کا جو احسن کردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرانجام دیا وہ اُنہیں کا حصہ اور لائق تحسین ہے۔ صحابہ کرام کے فضائل و مناقب پر محدثین کرام نے حدیث کی کتابوں میں مکمل باب باندھے ہیں' کئی محدثین کرام نے علیٰحدہ تصنیف بھی پیش کیں' انہیں میں سے امام حدیث' محدثِ کبیر' حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے ''فضائل صحابہ'' کے عنوان سے کثیر تعداد میں حدیثیں جمع کیں ہیں' جو کہ دو جلدوں میں بیروت سے شائع ہو رہی ہیں۔

ہمارے علاقے کی ایک شخصیت علامہ ریاست علی مجددی جو عرصہ دراز سے تصنیف و تالیف کے شعبہ سے مسلک ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور چند ایک کتابوں کے ترجمے بھی شائع کرا چکے ہیں' اُنہوں نے بندۂ ناچیز کو توجہ امام صاحب موصوف کی عربی کتاب کی طرف مبذول کرائی' اُنہیں کی سرپرستی میں ترجمہ کا کام مکمل ہوا' پھر تمام مسودہ اُن کے حوالے کر دیا جس پر اُنہوں نے نظر ثانی کی اور بعض حدیثوں کی ''شرح'' کے عنوان سے وضاحت فرما دی۔

اِس ترجمہ کی خصوصیات

اِس ترجمے میں چند امتیازی خصوصیات ہیں جن کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

(۱)......ترجمہ کے دوران عربی نسخہ ''دار ابن الجوزی'' کا طبع شدہ زیر نظر رہا۔

یاد رہے ''دار ابن الجوزی'' ایک عربی اشاعتی ادارہ ہے جس کی شاخیں ''مکہ مکرمہ......الریاض......جدہ......القاہرہ...... اور بیروت میں ہیں۔

(۲)......احادیث مبارکہ کی تخریج عربی نسخہ سے لی گئی ہے جو کہ الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس نے کی ہے۔

(۳)......تسہیل و تنظیم پوری احتیاط سے کی گئی ہے تا کہ اخذ و ضبط میں سہولت رہے۔

(۴)......اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۵)......حتی الوسع ترجمہ بامحاورہ اور سلیس کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۶)......ترجمہ کرتے وقت عربی متن کے بالکل قریب تر رہنے کی کوشش کی گئی ہے' تاکہ کسی عربی لفظ کا ترجمہ بھی نہ چھوٹے اور مفہوم بھی خوب واضح ہو جائے۔

(۷)......روایات میں مشکل مقامات کی وضاحت ''تشریح'' کے عنوان سے اختصار کے ساتھ کر دی گئی ہے۔

(۸)......روایات میں راویوں کے نام برقرار رکھے گئے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کے دل و دماغ میں ان کی محبت بڑھے جنہوں نے ہم تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب پہنچائے۔

(۹)......روایات کی سند کو حذف نہیں کیا گیا بلکہ ''سند حدیث'' کے عنوان سے اسے ممتاز کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱۰)......حدیث پاک کے متن کو علیحدہ پیرے کی صورت میں ''متن حدیث'' کے عنوان سے ممتاز کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱۱)......احادیث کی ترتیب کو عربی نسخے کے مطابق ہی رکھا گیا ہے تاکہ اگر کوئی حوالے کے لئے حدیث پاک کو تلاش کرنا چاہے تو اُسے آسانی سے مل سکے۔

(۱۲)......روایت کی ترتیب کچھ اِس طرح رکھی گئی ہے کہ پہلے ''سند حدیث'' پھر ''متن حدیث'' پھر ''اُردو میں آخری راوی کا نام'' پھر ''متن حدیث'' کا ترجمہ۔

مَلک محمد شاکر صاحب ''شاکر پبلی کیشنز' لاہور'' اِس کی خوبصورت اشاعت کا اہتمام فرمارہے ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارہ کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

بارگاہِ خداوندی میں دُعا ہے کہ اے بار الٰہ! اِسے میرے سمیت تمام معاونین اور ناشر کے لئے دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنادے......آمین' یارب العالمین' بجاہِ سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمیدوار

پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی

ایم فِل' فاضل درسِ نظامی' جامعہ نعیمیہ لاہور

ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ/ اگست ۲۰۱۹ء

﴿تعارف امام اہل سنت﴾

﴿حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ﴾

نام ونسبت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ''احمد''......کنیت ''ابوعبداللہ''......سلسلہءنسب کچھ اس طرح ہے:
احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان الشیبانی المروزی الاصیل رحمۃ اللہ علیہ...... اِس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے ساتھ شیبانی لکھتے۔

ولادت باسعادت

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے آباءواجداد ''مرو'' سے ''بغداد شریف'' تشریف لائے' یہیں بغداد شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ربیع الاوّل ۱۶۴ھ مطابق نومبر ۷۸۰ء میں پیدا ہوئے۔

علم وعمل

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا سلسلہ بچپن ہی سے شروع ہوگیا تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف چار سال کی عمر میں ہی قرآنِ پاک حفظ کرلیا تھا اور سات سال کی عمر میں باقاعدہ حدیث پڑھنا شروع کردی تھی۔تقریباً پندرہ سال کی عمر میں باقاعدہ علم حدیث کی طلب میں مصروف ہوگئے اور اپنے اُستاد سے تین ہزار سے زائد حدیثیں پڑھیں۔ایک عرصہ تک آپ بغداد شریف میں ہی رہ کر وہاں کے مشائخ کرام سے استفادہ کرتے رہے' اس کے بعد دین اسلام کے مشہور و معروف مراکز مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' کوفہ' بصرہ' یمن' شام اور عراق وغیرہ کا رُخ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اور اُصولِ فقہ کی تعلیم ۱۹۵ھ میں شروع کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ جس حدیث کو لکھتے اُس پر عمل بھی کرتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام

آپ کے اُساتذہ کرام کی فہرست بہت طویل ہے' جن نمایاں حضرت امام ابویوسف قاضی القضاۃ بغداد شاگردِ رشید حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کے علاوہ حدیث اور انساب کا علم بھی ان ہی سے حاصل کیا۔ان کے علاوہ امام سفیان بن عینیہ' سلیمان بن داؤد طیالسی' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن نمیر' وکیع بن جراح اور یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسے اکابر محدثین اور ائمہ وقت سے بھی آپ نے استفادہ کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اُستادوں کا اِس حد تک احترام کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۰ سال تک ہر نماز کے بعد اپنے اُستاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دُعا مانگی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کے مختلف طبقات ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ نے بھی بہت سے اُمور ومسائل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ

کیا' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چشمہ علمی سے اپنی تشنگی دور کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقرباء اور عام تلامذہ کی بھی ایک کثیر تعداد نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض علم سے اپنے اپنے دامن کو بھرپور کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے حسن بن موسیٰ' زیاد بن ایوب' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبدالرزاق بن ہمام' امام شافعی' وکیع بن جراح' یحییٰ بن آدم اور یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا۔

ہم عصروں میں احمد بن ابی الحواری' حسین بن منصور' عبدالرحمٰن بن ابراہیم' عبیداللہ بن سعید سرخسی' علی بن عبداللہ مدینی' محمد بن رافع قشیری اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

اعزہ میں آپ کے چچیرے بھائی حنبل بن اسحاق اور صاحبزادگان صالح اور عبداللہ کو آپ سے روایت کا فخر حاصل ہے۔ صحاح ستہ کے مصنفین میں سے امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد بلاواسطہ جبکہ امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ بالواسطہ آپ کے شاگرد ہیں۔

عام تلامذہ کی تعداد' جن میں سے اکثر اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے' وہ شمار سے باہر ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فضل و کمال

آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے بلند پایہ محدث اور ان تمام اوصاف و کمالات سے متصف تھے جو ایک امامِ حدیث میں ہونے چاہئیں۔ حافظہ کا ہی تذکرہ کریں تو چار سال کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کر لینے سے بڑی کیا دلیل ہوگی؟ نیز مؤرخین کا بیان ہے کہ ان کے پاس بارہ گٹھڑوں کے بقدر کتابیں تھیں اور وہ سب آپ کو زبانی یاد تھیں۔ عدالت و ثقاہت کی بات کریں تو ان کی توثیق پر ائمہ فن کا اتفاق ہی ملتا ہے۔ نقد و تمیز کو لیجئے تو پتا چلتا ہے کہ آپ حدیثوں کے معتبر ناقل و حافظہ ہی نہ تھے بلکہ روایتوں میں امتیاز پر بھی پورا ملکہ رکھتے تھے۔

آپ چالیس سال کی عمر میں درس و تدریس کی مسند پر رونق افروز ہوئے' علمائے سیر کا بیان ہے کہ پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں لوگ آپ کے حلقہء درس میں شریک ہوتے تھے۔ شہرت و ناموری اور امامت و سیادت سے کنارہ کش رہنے کے باوجود عالم اسلام کا کوئی گوشہ بھی آپ کے آوازۂ شہرت سے خالی نہ تھا۔ عبادت و ریاضت کا اس قدر اہتمام کرتے کہ فرائض و واجبات کے علاوہ نوافل بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات کا حصہ تھے۔

تلاوتِ قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ ہر ساتویں دن ایک مرتبہ قرآنِ پاک مکمل کرتے تھے۔ پانچ مرتبہ حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ غربت و ناداری کے باوجود طبیعت میں بڑی فیاضی تھی۔ جہاں تک ہوتا غریبوں کی امداد کرتے۔ طبعاً بڑے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ خوددار اس قدر تھے کہ احباب سے کسی قسم کا انتفاع خودداری کے منافی سمجھتے تھے۔ خدمتِ حدیث' تائید سنت اور ابطالِ بدعات تو گویا ان کی زندگی کا مشن تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

(۱) کتاب المسند (۲) کتاب طاعۃ الرسول (۳) کتاب الصلوٰۃ و مایلزم لہا (۴) کتاب العلل (۵) کتاب الفرائض (۶) کتاب التفسیر (۷) کتاب الناسخ والمنسوخ (۸) کتاب الزہد (۹) کتاب الایمان (۱۰) کتاب الاشربہ (۱۱) کتاب المسائل (۱۲) کتاب الفضائل (۱۳) کتاب المناسک (۱۴) کتاب الرد علی الجہمیہ (۱۵) کتاب التاریخ (۱۶) کتاب الحدیث شعبہ (۱۷) کتاب المقدم والموخر فی القرآن (۱۸) کتاب جوابات القرآن (۱۹) کتاب المناسک الکبیر (۲۰) کتاب المناسک الصغیر

آپ رحمۃ اللہ علیہ آزمائش

۲۱۲ھ مطابق ۸۶۷ء عباسی خلیفہ مامون الرشید کے دور میں مسئلہ خلق قرآن کے فتنے نے سر اٹھایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی مخالفت میں

پیش پیش دِکھائی دیے۔ چونکہ خلیفہ خود اس نظریے سے متاثر تھا اس لیے اُس نے عوام اور علماء سے بزورِ شمشیر یہ منوانا شروع کر دیا کہ قرآن اللہ کی مخلوق ہے، جبکہ آپ اور دیگر علمائے حق اسی مؤقف پر قائم تھے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اسی کی پاداش میں آپ کو بیڑیاں ڈال کر قید خانے میں بھیج دیا گیا۔ مامون کی وفات کے بعد معتصم خلیفہ بنا تو اُس نے بھی آپ پر ستم کا پہاڑ توڑا اور طرح طرح کی آزمائشوں کے بعد آپ کو نہایت سختی اور بے دردی کے ساتھ اسی (۸۰) کوڑے لگائے گئے، لیکن یہ ظلم بھی آپ کے پایہء استقامت کو متزلزل نہ کر سکا۔ بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رہا کر دیا گیا۔ اس ابتلا کے بعد آپ بڑے کمزور ہو گئے اور مسلسل نحیف رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ وصال مبارک

۲ ربیع الاوّل کو شدید بخار میں مبتلا ہوئے اور شدید علالت میں رہنے کے بعد ۱۲ ربیع الاوّل ۲۴۱ھ بمطابق ۳۱ جولائی ۸۵۵ء کو بروز جمعۃ المبارک ۷۷ سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

حضرت امام بسترِ مرگ پر ہیں، زبان سے بول نہیں سکتے، موت سے پہلے وضو کرایا جاتا ہے، اُنگلیوں میں خلال کرنا سہواً رہ جاتا ہے، فوراً ہی اشارہ کرتے ہیں اور جب تک یہ سنت ادا نہیں ہو جاتی ہے آپ کو سکون نہ آیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سنتے ہی لوگ درد و غم کی تصویر بنے باہر نکل آئے اور گلیوں، بازاروں اور مکانوں کی چھتوں پر لوگ ہی لوگ نظر آ رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شریک ہونے والے لوگوں کی تعداد دس لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں بتائی جاتی ہے۔ خلیفہ متوکل نے ان تمام مقامات کی پیمائش کرائی جہاں تک کہ لوگ حضرت امام کے جنازے کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے تھے، اس حساب سے حاضرین کی تعداد پچیس لاکھ تک پہنچتی ہے۔ احمد بن الحسن المقانی کہتے ہیں کہ کوئی ولی اللہ ایسا باقی نہیں رہا جو آپ کے جنازے میں شریک نہ ہوا ہو، چاہے وہ دُنیا کے کسی مقامات پر ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کو دیکھ کر بیس ہزار یہود و نصاریٰ اور مجوسی اسلام لے آئے۔

ابن خلکان لکھتے ہیں کہ آپ کی نمازِ جنازہ محمد بن عبداللہ بن طاہر نے پڑھائی، آپ کے جسد مبارک کو باب حرب کے مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

انتقال کے ۲۳۰ سال بعد آپ کی قبر کے پہلو میں قبر کھودی گئی، قبر کا ایک حصہ کھل گیا، دیکھا تو آپ کا کفن صحیح و سالم تھا اور جسم مبارک میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔

لوگوں کا چند دن قبر پر اژدھام لگا رہا۔ یہاں تک کہ ابوالحسن تمیمی کا بیان ہے کہ میں چند دن اس انتظار میں ٹھہرا رہا کہ قبر تک پہنچ سکوں مگر اس قدر زبردست مجمع تھا کہ ایک ہفتہ کے بعد میں آپ کی قبر تک پہنچ سکا۔

حاضرین کی کثرت کی وجہ سے جنازہ کی نماز کئی بار پڑھائی گئی اور تدفین کے بعد بھی کئی روز تک نمازِ جنازہ کا سلسلہ جاری رہا۔ امام ورّاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلام اور دورِ جاہلیت کے کسی زمانے میں اتنا بڑا جنازہ نہیں ہوا۔

طالبِ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ریاست علی مجددی
کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالا

فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمْ

فضائلِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(1) ◀ سند حدیث ▶ ثنا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ: ثنا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ الْحَذَّاءُ التَّمِيمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ، أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

﴿مسند أحمد: ۵/۵۴، ۵۷/سنن الترمذی: ۵/۶۹۶/التاریخ للخطیب: ۱/۱۳۱/الحلیۃ لأبی نعیم: ۸/۲۷۸﴾

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے (ظاہری وصال کے) بعد اُن پر تنقید نہ کرنا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اُس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے (اُن کے ساتھ) محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ عداوت رکھی تو اُس نے (گویا) میرے ساتھ عداوت ہونے کی وجہ سے اُن کے ساتھ عداوت رکھی، جس نے انہیں تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچاتا ہے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ فرمالے۔

(2) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْخَزَّازِ، وَكَانَ مِنَ الثِّقَاتِ، قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔ ﴿مسند احمد: ۴/۸۷﴾

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' میرے (ظاہری وصال کے) بعد اُن پر تنقید نہ کرنا' کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اُس نے میرے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے ہی اُن سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ عداوت رکھی تو اُس نے بھی میرے ساتھ عداوت ہونے کی وجہ سے ہی اُن کے ساتھ عداوت رکھی' جس شخص نے انہیں (کسی بھی لحاظ سے) تکلیف پہنچائی اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچاتا ہے تو بعید نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جائے۔

(3) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يُونُسُ قثنا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي: ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَذَكَرَ مِثْلَهُ نَحْوَهُ. ﴿مسند احمد: ۴/۸۷﴾

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد میرے صحابہ کو (تنقید کا) نشانہ نہ بنانا۔ پھر آگے اسی اُوپر والی حدیث کے مثل حدیث بیان فرمائی۔

(4) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ زَحْمَوَيْهِ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوا أَصْحَابِي غَرَضًا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. ﴿ابن حبان فی موارد الظمآن: ص ۶۷۸﴾

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈرو' میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو' تم میرے صحابہ کو (تنقید کا) نشانہ مت بنانا' کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے سبب ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کے سبب ان کے ساتھ بغض رکھا' جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی' پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی

پکڑ کرلے۔

(5) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ

﴿مسند احمد: ۳/۱۱/صحیح البخاری: ۷/۲۱/سنن أبی داؤد: ۴/۲۱۴/سنن الترمذی: ۵/۶۹۵/سنن ابن ماجہ: ۱/۵۷﴾

◆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا مت کہو' کیونکہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو اُن کے ایک مُد' بلکہ آدھے مُد (صدقے کے اجر وثواب) کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

(6) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ۔

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا نہ کہو' کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی شخص اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے' تب بھی ان کے ایک مُد' بلکہ آدھے مُد کے صدقے کے مقام (یعنی اجر وثواب) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ اِس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے' جن کا بڑے سے بڑا عمل بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک معمولی سے عمل کے مقام ومرتبے تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اُنہوں نے اِسلام کی خاطر اپنی جان ومال کی قربانیاں پیش کیں' اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس وقت ساتھ دیا جب اِسلام کی بنیاد رکھی جارہی تھی' جب پوری دُنیا میں اِسلام کی حمایت کرنے والا کوئی نہ تھا۔

(7) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَأَبُو النَّضْرِ، قَالَا:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ نا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

اس سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِسی (یعنی اوپر والی حدیث) کے مثل فرمانِ عالی شان ہے۔

(8) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قثنا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْبَةَ الْجَوْهَرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَّا نُسَبُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. ﴿مجمع الزوائد: ۲۱/۱۰﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ صحابہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں برا بھلا کہا جاتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میرے صحابہ کو برا کہا اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ ایسے (بد زبان) شخص کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

(9) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قثنا حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، أَطِعْ كُلَّ أَمِيرٍ، وَصَلِّ خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ، وَلَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۵۳۷/۱﴾

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کر اور میرے کسی بھی صحابی کو برا نہ کہنا۔

(10) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ. ﴿مجمع الزوائد: ۱۶/۱۰﴾

حضرت امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے میرے صحابہ کے معاملے میں میرے حکم کی پاسداری کی تو روزِ قیامت میں بھی اُس کا (خاص) خیال رکھوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

﴿[تشریح]﴾ ◄ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم وتکریم اور اُن کی گستاخی کے سے بچنے کا جو حکم ارشاد فرمایا ہے' اُس پر عمل کرنے والا قیامت کے دن آپ ﷺ کی خصوصی شفاعت کا حقدار ٹھہرے گا۔

(11) ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ قَالَ: أنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْثَرَ أَبِي زُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ. ﴿الصارم المسلول لابن تیمیۃ: ۵۷۷﴾

◆ حضرت امام عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا نہ کہو' کیونکہ جو شخص میرے صحابہ کو برا کہتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔

(12) ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ شَكَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ مَا لَكَ وَمَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. ﴿رواہ مسلم بن طریق آخر وھو صحیح: ۴/۱۹۶۷﴾

◆ حضرت امام عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! کیا بات ہے کہ تم ایک مہاجر صحابی کو تکلیف پہنچا رہے ہو؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو پھر بھی تم اُن کے ایک عمل کو نہیں پہنچ سکو گے۔

(13) ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ قثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ وَحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبَ أَبُو الْفَضْلِ إِمْلَاءً قثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، شَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: يَا خَالِدُ، لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَقَعُونَ فِيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُوا خَالِدًا

' فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ صَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْكُفَّارِ . ﴿المعجم الصغیر للطبرانی:۲۰۹/۱/ المستدرک للحاکم:۲۹۸/۳﴾

◆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خالد! تم ایک بدری صحابی کو کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو، تب بھی تم اُس کے ایک عمل کو نہیں پہنچ سکو گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ میری عیب جوئی کر رہے تھے تو میں نے بھی انہیں جواب دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: تم بھی خالد بن ولید کو تنگ نہ کیا کرو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، جسے اللہ نے کفار پر مسلط کر رکھا ہے۔

(14) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: نا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أُمِرُوا بِالِاسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّوهُمْ ۔

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ: يَا ابْنَ أُخْتِي، أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّوهُمْ۔

﴿مسلم شریف:۲۳۱۷/ تاریخ کبیر:۱۹۳/۲/۴/ تاریخ بغداد:۳۷/۱۴/ تذکرۃ الحفاظ:۱۴۴/۱/ وفیات الاعیان:۸۰/۶/ التھذیب:۴۸/۱۱﴾

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا، لیکن اُنہوں نے صحابہ کو برا (بھلا) کہا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے فرمایا:

يَا ابْنَ أُخْتِي، أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّوهُمْ ۔ ﴿صحیح مسلم:۲۳۱۷﴾

اے بھانجے! لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے لیے مغفرت کی دُعا کریں، لیکن انہوں نے (دُعا کرنے کی بجائے) انہیں برا بھلا کہا۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ استغفار کا حکم قرآنِ پاک میں اس آیت پاک میں موجود ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ۔ ﴿الحشر:۱۰﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی مغفرت فرما جو ایمان میں ہم پر سبقت لے چکے ہیں)

(15) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا سُفْيَانُ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ. " ﴿سنن ابن ماجہ: ۱/۵۷/ السنۃ لابن أبی عاصم: ۹۸﴾

حضرت نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ کسی ایک صحابی کا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی عمر بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔

(16) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ أَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ. ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: هَيْهَاتَ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۲۲۱/ الزھد لابن المبارک: ص ۲۰۰﴾

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک کی مثال۔

پھر حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: بعید نہیں ہے کہ اس قوم کا نمک ختم ہو جائے۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ یعنی جس طرح نمک کے بغیر کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دنیا میں صحابہ نہ ہوتے تو یہ دوسرے لوگ بھی کوئی خاص مقام نہ رکھتے۔

(17) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ. قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ؟

﴿مشکاۃ الأنوار للبغوی: ۲/۷۷/ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۸﴾

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا:

تمہیں لوگوں میں ایسا مقام حاصل ہے جیسا کھانے میں نمک کا مقام ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا عمدہ لگتا ہے؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ختم ہو جائے؟

(18) ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: وَنا رَجُلٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيُقْتَلُونَ " ﴿منهاج السنة لابن تيمية: ۱۴/۲﴾

◆ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو تم برا نہ کہو' کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے مغفرت کی دُعا کرنے کا حکم فرمایا ہے' حالانکہ اُس کے علم میں ہے کہ عنقریب انہیں شہید کر دِیا جائے گا۔

(19) ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا جَعْفَرٌ، يَعْنِي: ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ ثَلَاثٌ ارْفُضُوهُنَّ: سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ، وَالنَّظَرُ فِي الْقَدَرِ. ﴿السلسلة الصحيحة: ۴۳/۱/ شرح السنة: ص۱۴۴/ الأخبار لأبي نعيم: ۲۹۹/۱﴾

◆ حضرت جعفر بن برقان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
تین کاموں سے تم کنارہ کش رہو: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا کہنے سے' ستاروں کو دیکھ کر حال بتانے سے اور تقدیر کے معاملے میں (بے جا) غور وخوض کرنے سے۔

(20) ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. ﴿قد مضى برقم: ۱۵﴾

◆ حضرت نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو' کیونکہ اُن میں سے کسی ایک صحابی کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

(21) ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ

الْهَمْدَانِيُّ قثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَرْحَبِيُّ قثنا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ رِجْلَيَّ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ، أَوْ تُرَعِ الْحَوْضِ، وَإِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا أَحَبَّ، يَأْكُلُ مِنْهَا مَا أَحَبَّ، وَبَيْنَ لِقَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّ الْعَبْدَ اخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الْمِنْبَرِ، حَتَّى قَالَ شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: مَا يُبْكِي هَذَا؟ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ، قَالَ: وَعَرَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا عَنَى نَفْسَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ عَبْرَتُهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَنْفُسِنَا، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْظَمَ عَلَيْنَا حَقًّا فِي صُحْبَتِهِ، وَمَالِهِ، مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ۔

﴿رواہ البخاری من طریق آخر وھو صحیح: ۱/۵۵۸﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے قدم جنت کے' یا (فرمایا) حوضِ کوثر کے ایک زِینے پر ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے) بندے (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اختیار دیا کہ یا تو وہ دُنیا میں جتنا بھی عرصہ رہنا چاہے (رہ لے) اور جو کچھ بھی کھانا پسند کرے (کھاتا رہے)' یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے' آپ (یہ بات سن کر) رونے لگے۔ ایک انصاری صحابی نے کہا: انہیں (ابوبکر صدیق کو) کس بات نے رُلا دیا؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنی اسرائیل کے کسی شخص' یا عام لوگوں میں سے کسی شخص کا ذکر فرمایا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی تھے۔ پھر جب ان کی پریشان حالت ذرا سنبھلی تو اُنہوں نے عرض کیا: (یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم!) میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں' بلکہ ہم اپنے آباؤ اجداد اور اپنی جانیں بھی آپ پر قربان کر دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر تمام لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی صحبت (یعنی ہمارا ساتھ دینے) اور اپنے مال کے ذریعے ہم پر زیادہ حق رکھتا ہو' اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو انہیں (یعنی ابوبکر کو) ہی بناتا' البتہ اُلفت و چاہت اور دینی بھائی چارہ تو رہے گا۔

(22) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ، فَأَخَذَا طَرِيقَ ثَوْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ أَبُوبَكْرٍ يَمْشِي خَلْفَهُ وَيَمْشِي أَمَامَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخَافُ أَنْ تُؤْتَى مِنْ خَلْفِكَ فَأَتَأَخَّرُ، وَأَخَافُ أَنْ تُؤْتَى مِنْ أَمَامِكَ فَأَتَقَدَّمُ، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَقُمَّهُ. قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى جُحْرًا فِي الْغَارِ فَأَلْقَمَهَا قَدَمَهُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ كَانَتْ لَسْعَةٌ أَوْ لَدْغَةٌ كَانَتْ بِي

﴿دلائل النبوۃ للبیہقی: ۲/ ۴۷۶﴾

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے' آپ دونوں غارِ ثور کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنے لگتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنے لگتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پیچھے سے نہ آکر (تکلیف پہنچائے) تو میں پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب مجھے یہ خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ کوئی آگے سے نہ (آکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (تکلیف پہنچائے) تو میں آگے آجاتا ہوں۔ پھر جب آپ دونوں غار میں پہنچ گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہیں ٹھہریئے' میں غار کی صفائی کرلوں۔ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا تو اُس پر اپنا پاؤں رکھ کر اُسے بند کر دیا اور فرمایا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی (موذی چیز) کاٹ لے یا ڈس لے تو مجھے ہی ڈسے (یعنی مجھ ہی کو تکلیف پہنچے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے)

(23) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَفَّانُ ثنا هَمَّامٌ قَالَ: أنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْغَارِ -وَقَالَ مَرَّةً: وَنَحْنُ فِي الْغَارِ:

◀ متن حدیث ◀ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟ . ﴿صحیح البخاری: ۸/ ۳۲۵/ صحیح مسلم: ۴/ ۱۸۵۴/ سنن الترمذی: ۵/ ۲۷۸﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم غار میں تھے' تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر کسی دشمن نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو لازماً اُس کی اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف سے) ہم پر بھی نظر

پڑ سکتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

﴿[تشریح]﴾ اِس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' مجھے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا ساتھ حاصل ہے'' اِس لیے کہ کوئی بھی دُشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا' اِسی بات کا ذِکر قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

اِذْ هُمَا فِي الغَارِ اِذْيَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ...... ﴿التوبۃ: ۴۰﴾

جب وہ دونوں غار میں تھے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''

(24) ﴿سند حدیث﴾ نا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ - إِنْ شَاءَ اللّٰهُ - عَنْ عُرْوَةَ أَوْ عَمْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَحَدٍ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ

﴿مسند الحمیدی: ۱/۱۲۱/ مسند أبي يعلى الموصلي: ۳/۲۴۹﴾

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہمیں کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ہمیں ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔

سُئِلَ عَنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرِضْوَانُهُ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

(25) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ (مسند احمد: ۲/۲۵۳/ سنن ابن ماجہ: ۱/۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی کے مال سے کبھی اتنا نفع نہیں ہوا جتنا نفع مجھے ابوبکر کے مال سے ہوا ہے۔ (یہ سنتے ہی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اور میرا مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نہیں ہیں؟

(26) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ. (سنن ابن ماجہ: ۱/۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری سند کے ساتھ روایت مروی ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

(27) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قثنا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ":

◀ متن حدیث ▶ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِمَّا يَمْلِكُ، فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ يَدْعُوهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ، هٰذَا خَيْرٌ هَلُمَّ إِلَيْهِ "، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ لَا تَوَى عَلَيْهِ، إِنْ تَرَكَ بَابًا دَخَلَ مِنَ الْآخَرِ، فَحَطَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، وَاللّٰهِ مَا نَفَعَنِي مَالٌ

مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ: وَهَلْ هَدَانِي اللَّهُ وَرَفَعَنِي إِلَّا بِكَ؟

﴿مسند احمد: ۳۹۴/۱۴﴾

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اپنی ملکیت کی چیزوں کا ایک جوڑا خرچ کیا' اُسے جنت کا ہر دربان آواز دے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ (دروازہ) بہتر ہے' اِس طرف آؤ۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایسے شخص کو تو کوئی نقصان نہیں کہ اگر وہ ایک دروازہ چھوڑ بھی دے گا تو کسی دوسرے سے داخل ہو جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُن کے کندھے کو زور سے ہلایا اور پھر فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک میری یہ خواہش ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں' اللہ کی قسم! کسی مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' پھر عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بہ دولت ہدایت اور بلندی نہیں عطا کی؟

(28) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ . قَالَ يَحْيَى: فَقَالَ رَجُلٌ لِسُفْيَانَ: سَمِعْتَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي وَائِلٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع مجھے (حضرت) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

(29) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قثنا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► مَا نَفَعَنَا مَالُ أَحَدٍ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بھی شخص کے مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع ہمیں ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

(30) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قثنا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قثنا سُفْيَانُ قثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَحَدٍ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُهُ عَنْ سَعِيدٍ، فَقَالَ: مَا سَمِعْنَا مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. ﴿مسند الحمیدی: ۱/۱۲۱﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی شخص کے مال سے ہمیں اِس قدر نفع حاصل نہیں ہوا جس قدر نفع ہمیں ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال سے حاصل ہوا ہے۔

(31) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قثنا وُهَيْبٌ قثنا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا نَفَعَنِي مَالٌ فِي الْإِسْلَامِ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ.

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جتنا نفع اِسلام میں مجھے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے اتنا نفع کسی کے مال نے نہیں پہنچایا۔

(32) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو، قثنا أَبُو إِسْحَاقَ، يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجًا، أَوْ قَالَ: زَوْجَيْنِ، مِنْ مَالِهِ - أُرَاهُ قَالَ: فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ: يَا مُسْلِمُ، هٰذَا خَيْرٌ هَلُمَّ إِلَيْهِ "، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: هٰذَا رَجُلٌ لَا تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ إِلَّا مَالُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ نَفَعَنِي اللّٰهُ إِلَّا بِكَ، وَهَلْ رَفَعَنِي اللّٰهُ إِلَّا بِكَ؟ ﴿صحیح بخاری: ۴/۱۱۱/صحیح مسلم: ۲/۷۱۲/مسند احمد: ۲/۳۶۶/سنن النسائی: ۴/۱۶۹/سنن الترمذی: ۵/۶۱۴﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے (کسی چیز کا) جوڑا خرچ کیا تو اُسے جنت کا دربان بلائے گا: اے مسلمان! یہ دروازہ بہتر ہے، اِس کی طرف آؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے شخص کا تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کبھی کسی کے مال نے (اتنا) نفع نہیں پہنچایا، (جتنا) ابوبکر کے مال نے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر (صدیق) رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا: کیا آپ کی برکت سے مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے نفع نہیں پہنچایا؟ کیا آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی رفعت و شان عطا نہیں فرمائی؟

(33) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ

قثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ▶ سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

(مسند احمد: ۱/۷۰/۲/سنن الدارمی: ۱/۳۸)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا:
ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے (گھر کے) دروازے کے علاوہ جتنے بھی (گھروں کے) دروازے مسجد میں کھلتے ہیں سب بند کردو۔

[تشریح] ▶ مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم میں مختلف دروازے تھے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کی طرف کھلتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک کی طرف کھلنے والے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا تھا، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ باقی سب دروازے بند کر دیے گئے، جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دروازہ آج بھی موجود ہے۔

(34) ◀ [سند حدیث] ▶ قُلْتُ لِأَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متن حدیث] ▶ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ. فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ قُلْتُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ يَحْيَى: فَقَالَ رَجُلٌ لِسُفْيَانَ: مَنْ ذَكَرَهُ؟ قَالَ: وَائِلٌ، فَقَالَ: أَبِي: نَرَى وَائِلًا لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ، إِنَّمَا رَوَى وَائِلٌ عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ: هَذَا خَطَأٌ، ثُمَّ قَالَ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مجھے کسی مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع مجھے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

(35) ◀ [سند حدیث] ▶ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. (مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۲۲۸)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر انہوں نے درج بالا حدیث بیان فرمائی۔

(36) ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قثنا حَسَنُ

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ قثنا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ أَعْيَنَ، قثنا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا مَالُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْفَعُ لِي مِنْ مَالِ أَبِي بَكْرٍ، وَمِنْهُ أَعْتَقَ بِلَالًا، وَكَانَ يَقْضِي فِي مَالِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا يَقْضِي الرَّجُلُ فِي مَالِ نَفْسِهِ. ﴿مصنف عبدالرزاق:۱۱/۳۲۸﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کا مال میرے لیے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے زیادہ نفع مند ثابت نہیں ہوا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی مال سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کروایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اس طرح تصرف فرمایا کرتے تھے جس طرح آدمی اپنے مال میں تصرف کرتا ہے۔

(37) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ الْبِرْتِيُّ قثنا بِشْرُ بْنُ عُبَيْسِ بْنِ مَرْحُومٍ قثنا النَّضْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أَرْوَى الدَّوْسِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَيَّدَنِي بِكُمَا ﴿المستدرک للحاکم:۳/۷۳/مجمع الزوائد:۹/۵۲﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابوارویٰ الدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کی تعریف اور شکر و ستائش کے تمام تر کلمات اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ دونوں کے ساتھ میری تائید فرمائی۔

(38) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ عَائِشَةَ وَهِيَ رَافِعَةٌ صَوْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ: يَا ابْنَةَ أُمِّ رُومَانَ وَتَنَاوَلَهَا، أَتَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَحَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا يَتَرَضَّاهَا: أَلَا تَرَيْنَ أَنِّي حُلْتُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَكِ؟

قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَحْسَبُهُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ ' فَوَجَدَهُ يُضَاحِكُهَا ' قَالَ: فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ ' فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ' أَشْرِكَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَشْرَكْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا.

احمد: ۲۷۲/۴ / سنن ابی داؤد: ۳۰۰/۴

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے کاشانہء اقدس میں تشریف لائے اور اندر آنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم) سے اجازت طلب کرنے لگے' (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے (اپنی صاحبزادی) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنی' جو اونچی آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کر رہی تھیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو (اندر آنے کی) اجازت دے دی۔ جب (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر میں) داخل ہوئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اے اُمِ رومان کی بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز میں بات کرتی ہو؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے درمیان حائل ہو گئے (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خاموش کرا دیا)۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں تمہیں بچانے کے لیے اُن (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے درمیان حائل ہو گیا تھا؟

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے۔ اُس وقت اُنہوں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خوشگوار انداز سے گفتگو کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی' (پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) آپ اندر آ گئے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس طرح آپ دونوں نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا اِسی طرح مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کر لیجئے۔

(39) سند حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو نُعَيْمٍ، قثنا يُونُسُ قثنا الْعَيْزَارُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ:

متن حدیث اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا ' وَهِيَ تَقُولُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ' فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ ' فَأَهْوَى إِلَيْهَا فَقَالَ: يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ ' أَلَا أَسْمَعُكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

الخصائص الکبریٰ: ص ۲۸

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (گھر میں داخلے ہونے) کی اجازت طلب کی تو (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بلند آواز سن لی' جو کہہ رہی تھیں: اللہ کی قسم! مجھے پتا ہے میرے والد کی بہ نسبت علی (رضی اللہ عنہ) آپ کی نظر میں زیادہ محبوب ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ (بات) دو یا تین مرتبہ کہی۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت لی اور اندر آ گئے' پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھتے ہوئے فرمایا: اے فلاں عورت کی بیٹی! کیا میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا؟

سُئِلَ عَنْ قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ غَيْرِهِ:
خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

اِس اُمت کی دو بہترین ہستیاں

(40) ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ.

﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۷/۷، المعجم الکبیر للطبرانی: ۶۴/۱، مسند احمد: ۱۱۳/۱، سنن ابن ماجہ: ۳۹/۱﴾

✿ ◆ ✿ حضرت ابوجحیفہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(41) ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ قثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ دِرْهَمٍ -قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَحْسَبُهُ عُرَيْفَ بْنَ دِرْهَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

✿ ◆ ✿ حضرت ابوجحیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہی مروی ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین ہستیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

(42) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ: وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُهُ.

❁ ◆ ❁ اس سند کے ساتھ اصحابِ علی رضی اللہ عنہ میں سے ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اِسی کے مثل روایت بیان کی ہے (اور اُنہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا:)

اور اگر میں تیسری شخصیت کا نام بھی بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(43) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ زَحْمَوَيْهُ قثنا عُمَرُ بْنُ مُجَاشِعٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُهُ.

فَقَالَ رَجُلٌ لِأَبِي إِسْحَاقَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّكَ تَقُولُ: أَفْضَلُ فِي الشَّرِّ، قَالَ: خَيْرٌ، خ ی ر.

﴿زیادات المسند: ۱/۱۲۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ تیسری شخصیت کون تھے؟ اِس کے بارے میں دو طرح کی رائے ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہیں، جیسا کہ آئندہ روایات میں بھی مذکور ہے۔ نیز اسی کتاب کی حدیث نمبر ۷۶۲ میں بھی بیان ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا: یقیناً حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہم میں سے بہتر اور افضل بھی ہیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اِس سے مراد خود حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، جیسا کہ ایک روایت میں اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ عبد خیر الھمد انی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں، تو ہم سمجھ گئے کہ اس سے مراد خود آپ ہی ہیں اور بوجہ انکساری اپنا نام نہیں لے رہے۔

﴿السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۲/۵۸۶﴾

(44) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ

قَالَ: أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ عُمَرَ؟ فَقَالُوا: بَلَى، فَسَكَتَ. ﴿الاخبار لابی نعیم: ۱/۱۸۲﴾

حضرت ابو جحیفہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص کے متعلق نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر (صدیق) رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کے متعلق نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

(45) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ:

◄ متن حدیث ► خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُ الثَّالِثَ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۱۰﴾

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسری شخصیت کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

(46) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: أنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: خَطَبَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ عُمَرَ كَانَتْ خِلَافَتُهُ فَتْحًا، وَإِمَارَتُهُ رَحْمَةً، وَاللَّهِ إِنِّي أَظُنُّ أَنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ يَفْرَقُ أَنْ يُحْدِثَ حَدَثًا مَخَافَةَ أَنْ يُغَيِّرَهُ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ عُمَرَ أَحَبَّ كَلْبًا لَأَحْبَبْتُ ذَلِكَ الْكَلْبَ.

﴿مجمع الزوائد: ۹/۷۸﴾

حضرت زِر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا:

بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، فتح اور آپ کی امارت، رحمت تھی، اللہ کی قسم! بلاشبہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیطان اس

خدشے کے باعث کوئی بھی بدعت ایجاد کرنے سے گھبرایا کرتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ختم کر دیں گے' اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کتے سے محبت کرتے تو میں اُس سے بھی محبت کرتا۔

(47) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَبُو عَمْرٍو قَالَ: أنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ وَالَّذِي لَوْ شَاءَ أَنْ يُنْطِقَ قَنَاتِي هَذِهِ لَنَطَقَتْ، لَوْ أَنَّ عُمَرَ كَانَ مِيزَانًا مَا كَانَ فِيهِ مَيْطُ شَعْرَةٍ، يَعْنِي: مَيْلُ.

حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

اُس ذات کی قسم جو میرے اِس نیزے کو بھی بولنے کی طاقت دینا چاہے تو یہ بھی بولنے لگے! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ترازو ہوتے تو اُن میں سُرمے کی سلائی کے برابر بھی فرق نہ ہوتا۔

(48) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْخُرَاسَانِيُّ هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بِمَكَّةَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قثنا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُتَوَافِرُونَ، وَمَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا فُتِّشَ عَنْ جَائِفَةٍ، أَوْ مُنَقِّلَةٍ، إِلَّا عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ. ﴿المعجم الاوسط للطبرانی: ۳۲۷/۴﴾

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یقیناً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ کر (اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرما) گئے تو ہم کثیر تعداد میں تھے' ہم میں سے ہر ایک کا حال یہ تھا کہ اگر اس کا کھوج لگایا جاتا تو اس میں کوئی نہ کوئی بڑا عیب ہی نکلتا' سوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(49) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ لَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي.

﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۹۔ الصارم المسلول لابن تیمیۃ: ص ۵۸۵﴾

حضرت حکم بن جحل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کوئی بھی شخص کسی کو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت نہ دے، وگرنہ میں اُسے بہتان طراز کی حد کے طور پر کوڑے لگاؤں گا۔

(50) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَبُو صَالِحٍ بِمَكَّةَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَهْبٍ السُّوَائِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ":

◄ متن حدیث ► مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقُلْنَا: أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَمَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

(مسند احمد: ۱/۱۰۶/ کنز العمال: ۶/۳۴۰)

حضرت وہب سوائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور استفسار فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص کون ہیں؟ ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم اِس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

(51) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ۔

◄ متن حدیث ► أَنَّ دُرْجًا جِيءَ بِهِ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ وَفِيهِ جَوْهَرٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَأْذَنُونَ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ لِحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِهِ فَفَتَحَتْهُ فَقَالَتْ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَرْسَلَ إِلَيْكِ عُمَرُ، فَقَالَتْ: مَاذَا فُتِحَ عَلَى ابْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (المستدرک للحاکم: ۴/۹)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عراق کی طرف سے ایک صندوق لایا گیا جس میں جواہرات تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں یہ صندوق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دُوں؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اجازت دے دی) چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے وہ صندوق اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا۔ اُنہوں نے جب اُسے کھولا تو استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ظاہری وصال کے) بعد ابن خطاب پر کس قدر فتوحات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔

(52) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ قثنا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا نَعُدُّ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ لَيْسَ الطَّنَافِسِيَّ، كَانَ بِمَكَّةَ يَبِيعُ الْخُمُرَ.

﴿مسند احمد: ۲/۱۴﴾

حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کثیر تعداد میں موجود تھے تب بھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت میں سے بہترین شخص حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ہی شمار کیا کرتے تھے۔

(53) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ النَّيْسَابُورِيُّ قثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطَرِيُّ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا نُفَضِّلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، لَا نُفَضِّلُ أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ۔ ﴿صحیح البخاری: ۱۶/۷﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم عہد رسالت میں حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر) فضیلت دیا کرتے تھے (اور ان کے بعد) کسی صحابی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(54) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَعْنِي الْمَاجِشُونَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ، وَلَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. ﴿صحیح البخاری: ۵۳/۷/ سنن ابی داؤد: ۲۰۶/۴﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (کسی صحابی کو) حضرت ابوبکر (صدیق) رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں سمجھا کرتے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو درجہ دیتے اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فضیلت کا حامل شمار کرتے، پھر ہم (درجہ بندی کرنا) چھوڑ دیتے اور فضل وکمال میں باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے سے مقابلہ نہیں کرتے تھے۔

(55) ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ ثنا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.

﴿سنن الترمذی: ۶۲۹/۵/ کشف الاستار: ۲۲۴/۲﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہی یوں کہا کرتے تھے کہ (تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، (ان کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور (ان کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(56) ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► إِنَّا كُنَّا نَقُولُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ. ﴿سنن ابی داؤد: ۲۰۶/۴/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۶﴾

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اِس دُنیا میں ہی تشریف فرما تھے کہ ہم کہا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی بہترین شخصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(57) ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ثنا إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي: ابْنَ عَيَّاشٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ. ﴿صحیح البخاری: ۱۶/۷﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
ہم عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہا کرتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(58) ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا نَعُدُّ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُونَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسْكُتُ (مسند احمد: ۲/۱۴)

ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اِس ظاہری دُنیا میں ہی تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کثیر تعداد میں موجود تھے (اُس وقت) ہم اِس طرح درجہ بندی کیا کرتے تھے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

(59) ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَسُولُ اللّٰهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. (مسند احمد: ۲/۲۶/ مجمع الزوائد: ۹/۱۲)

حضرت عمر بن اُسید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے بہترین ہستی ہیں، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

(60) ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ:

◀ متن حدیث ▶ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. (مسند احمد: ۱/۱۱۵)

حضرت عبدخیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اِس دُنیا سے پردہ فرمانے کے) بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر

رضی اللہ عنہما ہیں۔

(61) ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْأُبُلِّيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ قثنا الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كُنَّا نَقُولُ إِذَا عَدَدْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ. ﴿فضائل الخلفاء الراشدین: ۱/۱۳۸﴾

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شمار کرتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔

(62) ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو هَمَّامٍ السَّكُونِيُّ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَسْرُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كُنَّا نُفَاضِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، ثُمَّ لَا نُفَضِّلُ أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۲/۵۶۸﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو دیگر صحابہ پر فضیلت دیا کرتے تھے، ان کے بعد ہم کسی کو بھی ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(63) ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطَرِيُّ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ مَا كُنَّا نَخْتَلِفُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، وَأَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَأَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ عُمَرَ عُثْمَانُ۔

﴿السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۲/۵۷۷﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اس بارے میں اختلاف نہیں کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنیں گے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنیں گے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں اِس طرح داخل ہوا کرتے تھے کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہی گھر میں داخل ہو رہے ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اس طرح تصرف فرمایا کرتے تھے کہ جیسے اپنے ہی مال میں تصرف فرما رہے ہوں۔

(66) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ أَبُو قُحَافَةَ لِابْنِهِ أَبِي بَكْرٍ: يَا بُنَيَّ، إِنِّي أَرَاكَ تُعْتِقُ رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّكَ إِذْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رِجَالًا جُلْدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ دُونَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ، إِنِّي أُرِيدُ مَا أُرِيدُ، قَالَ: فَيُتَحَدَّثُ مَا نَزَلَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ إِلَّا فِيهِ، وَفِيمَا قَالَ أَبُوهُ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى، وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى، إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى، وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى، فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى، لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى، الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى، وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى، الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى، وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى، إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى، وَلَسَوْفَ يَرْضَى) (الليل 6:). ﴿الدر المنثور: ٦/٣٥٨/ فتح القدير للشوكاني: ٥/٤٥٤﴾

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اپنے اہل خانہ میں سے کسی صاحب سے بیان کیا:

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: بیٹا! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم (بہت زیادہ) غلام لوگوں کو آزاد کراتے ہو، پس اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایسے لوگوں کو آزاد کراؤ جو (بہ وقتِ ضرورت) تمہارے کام آسکیں اور تمہارے دفاع میں بھی کھڑے ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! میں صرف وہ چیز چاہتا ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے، درجہ ذیل آیات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور اُن باتوں کے بارے میں نازل ہوئیں جو اُن کے والد نے کی تھیں:

(فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى، وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى، إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى، وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى، فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى، لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى، الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى، وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى، الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

يَتَزَكّٰى ' وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى ' اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ' وَلَسَوْفَ يَرْضٰى)(سورة الليل:6)

''جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا' اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا' تو ہم بھی اسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی' اور نیک بات کی تکذیب کی' تو ہم بھی اسے تنگی ومشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔ اس کا مال اس کے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔ بے شک راہ دکھا دینا ہمارے ذِمہ ہے اور ہمارے ہی ہاتھ میں آخرت اور دُنیا ہے۔ میں نے تو تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے' جس میں صرف وہی بد بخت داخل ہو گا جس نے جھٹلایا اور (اس کی پیروی سے) منہ پھیر لیا' اور اس سے ایسے شخص کو دُور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیز گار ہو گا' جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے۔ کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو' بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ وبلند کی رضا چاہنے کے لیے' یقیناً وہ (اللہ) عنقریب راضی ہو جائے گا''۔

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا ، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا

اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا

(67) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، قثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قثنا جَرِيرٌ ، يَعْنِي: ابْنَ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ . ﴿صحیح البخاری: ۱/۵۵۸/السنن الکبریٰ للنسائی: ۵/۱۸۰﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت کے دوران تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اپنی جان اور مال کی قربانیوں سے مجھ پر احسانات کیے ہوں' اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا' البتہ اسلام کا تعلق سب سے افضل ہے' ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رہائش گاہیں مسجد نبوی شریف کے اردگرد تھیں' اُنہوں نے اپنے گھر سے مسجد میں ایک ایک چھوٹا سا دروازہ بنا رکھا تھا' جس کا مقصد مسجد میں بہ آسانی پہنچنا اور جماعت کے ساتھ بہ آسانی شریک ہونا تھا۔ پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے رکھی' لیکن پھر ان تمام کھڑکیوں کو بند کرنے کا حکم دے دیا' لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کو بند نہ کیا' اُسے برقرار رکھا' اِس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

(68) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، وَاشْرَأَبَّ النِّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ، فَلَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّوَاسِي مَا نَزَلَ بِأَبِي لَهَاضَهَا، فَوَاللّٰهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نُقْطَةٍ إِلَّا طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَعَنَائِهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَتْ تَقُولُ مَعَ هٰذَا: وَمَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ غَنَاءً لِلْإِسْلَامِ، كَانَ وَاللّٰهِ أَحْوَزِيًّا، نَسِيجَ وَحْدَهُ، قَدْ أَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا. ﴿المطالب العالیۃ: ۲۵۲/۳/ عیون الاخبار لابن قتیبۃ: ۳۱۳/۲﴾

❁ ◆ ❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے (ظاہری) پردہ فرما گئے تو (اکثر) عرب مرتد (یعنی اِسلام سے پھرنے) لگے اور مدینہ شریف میں نفاق پھیلنے لگا' (اُس وقت) جو آفتیں میرے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) پر اُتریں اگر گڑے ہوئے مضبوط پہاڑوں پر بھی وہ اُترتیں تو انہیں بھی توڑ ڈالتیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں کا اِسلام کے بارے میں ایک نقطے کا بھی اختلاف ہو جاتا تو میرے والد پورے اہتمام اور بڑی تیزی سے وہاں پہنچ جاتے۔ اس کے باوصف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جس نے بھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا: اُس نے جان لیا کہ انہیں اسلام کے فائدے کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! وہ ایک سنجیدہ کار شخصیت تھے' وہ اکیلے کئی کاموں پر مامور ہوتے اور بہت سے کاموں کے لیے اُنہوں نے علم و ہنر میں ہم رُتبہ تیار کر رکھے تھے۔

(69) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ. ﴿صحیح مسلم: ۱۸۵۶/۴/ مسند احمد: ۴۳۷/۱/ سنن ابن ماجہ: ۳۶/۱/ مسند الحمیدی: ۶۲/۱/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(70) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَقَالَ: سَلْ تُعْطَهْ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ، فَقَالَ عُمَرُ: فَابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، فَسَبَقَنِي إِلَيْهِ أَبُوبَكْرٍ، وَمَا اسْتَبَقْنَا إِلَى خَيْرٍ إِلَّا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَبُوبَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ مِنْ دُعَائِي الَّذِي لَا أَكَادُ أَنْ أَدَعَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

﴿المستدرک للحاکم:۲/۳۴۳/المعجم الکبیر للطبرانی:۹/۶۰/الحلیۃ لابی نعیم:۱/۱۲۷﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُم عبد کے بیٹے! (جو مانگنا ہے) مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہما دوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے، جب بھی ہم نے کسی نیک کام میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کام میں مجھ پر برتری لے جاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری وہ دُعا جسے میں چھوڑا نہیں کرتا تھا (یعنی ہمیشہ پڑھتا کرتا تھا، وہ یہ ہے:)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک جو کبھی کم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ مقام (یعنی) جنت الخلد میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت کا سوال کرتا ہوں''۔

(71) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: أنا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدُبٌ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفَّى بِخَمْسٍ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّهُ كَانَ لِي مِنْكُمْ إِخْوَةٌ وَأَصْدِقَاءُ، وَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا الْقَبْرَ مَسْجِدًا، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ.

﴿صحیح مسلم:۱/۳۷۷/سنن ابن ماجہ:۱/۳۶۱/سنن الترمذی:۵/۶۰۶/السنن الکبریٰ للنسائی:۲/۴۴۳/المعجم الکبیر للطبرانی:۲/۱۸۰﴾

❁ ◆ ❁ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک سے پانچ روز قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

بلاشبہ تم میں سے کچھ لوگ میرے بھائی اور کچھ دوست ہیں' اور میں اِس بات سے مستغنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تم میں سے کوئی میرا دوست ہو' البتہ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا' اور بلاشبہ میرے پروردگار نے مجھے اِسی طرح دوست بنایا ہے جس طرح اُس نے میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا۔ خبردار! بلاشبہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا کرتے تھے' لیکن تم قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا اور یقیناً میں تمہیں اِس سے منع کر رہا ہوں۔

(72) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ مِنْ كِتَابِهِ قثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ: أنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِ وَسَارَ بِسِيرَتِهِ، حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا، وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا، حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَلَى ذٰلِكَ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۲۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک روز منبر پر جلوہ افروز تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرتے ہوئے فرمایا:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا' چنانچہ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے مطابق تمام اُمور سرانجام دیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نقش قدم پر چلتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اِسی عمل پر اپنے پاس بلالیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو اُنہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرزِ خلافت پر کام کیا اور ان دونوں کے نقش قدم پر چلتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی عمل پر اپنے پاس بلالیا۔

(73) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قثنا أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اتَّخَذَنِی خَلِيْلاً كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلِي۔ ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۴۷/۸﴾

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اِسی طرح دوست بنایا ہے جس طرح اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا، اور بے شک ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) میرے دوست ہیں۔

(74) ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ يَوْمَ غَزَوْنَا الْيَرْمُوكَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، عُمَرُ الْفَارُوقُ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ لِأَنَّهُ يُقْتَلُ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ وَالِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَابْنُهُ، قَالَ عُقْبَةُ: قُلْتُ لِابْنِ الْعَاصِ: سَمِّهِمَا كَمَا سَمَّيْتَ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: مُعَاوِيَةُ وَابْنُهُ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۴۶/۱/ مجمع الزوائد للہیثمی: ۸۹/۹﴾

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس دن ہم غزوۂ یرموک میں شریک ہوئے اُس دن میں نے ایک کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ "صدیق" ہیں، تم نے ان کا (مکمل) نام پالیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ "فاروق" ہیں، جو لوہے سے مقرون ہیں، تم نے ان کا (مکمل) نام پالیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ "ذوالنورین" ہیں، کیونکہ انہیں رحمت کے دو حصے عطا کیے گئے تھے، اسی لیے انہیں شہید کر دیا گیا، تم نے ان کا (مکمل) نام بھی پالیا۔ پھر ارضِ مقدسہ کے نگران اور ان کے صاحبزادے ہیں۔

عقبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: جس طرح آپ نے ان اصحاب کو القاب دیے ہیں اسی طرح ان کا بھی کوئی نام رکھ دیجیے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: معاویہ اور ان کا صاحبزادہ۔

[تشریح] ◀ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک پادری نے کہا تھا کہ میں آپ کا ذکر پہلی کتابوں میں "قرن" کے لفظ سے پاتا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس چیز کا قرن؟ تو اس نے کہا: لوہے کا۔ یہاں قرن سے مراد قلعہ ہے، جو اس بات سے استعارہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت گویا ایک فولادی قلعہ تھی جو شیطانی حملوں سے بچنے کی ایک محفوظ پناہ گاہ تھی، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: جس گلی سے عمر گزر رہا ہو شیطان وہ گلی چھوڑ کر بھاگ جاتا

(75) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ رَأَى رَجُلٌ أَبَا بَكْرٍ، وَعَلَى عَاتِقِهِ عَبَاءَةٌ، فَقَالَ: أَرِنِي أُعِنْكَ فَقَالَ: إِلَيْكَ لَا تَغُرَّنِي أَنْتَ وَلَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ عِيَالِي. ﴿الطبقات لابن سعد: ۱۸۴/۳﴾

◆ حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے کندھے پر عباء تھی' اُس نے کہا: یہ مجھے دکھائیے' میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہنے دو' مجھے بے جا مقام نہ دو' تم اور ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) میرے خاندان میں سے نہیں ہو۔

(76) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ، ثُمَّ قَالَ: يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۲۲/۵﴾

◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے سامنے (ابھی) ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اب پھر) تمہارے سامنے ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔

(77) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، يَنْزِلُ قَنْطَرَةَ بَرْدَانَ، وَكَانَ ثِقَةً -سَأَلْتُ أَبِي عَنْ عَبَّاسٍ فَذَكَرَهُ بِخَيْرٍ- قثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۱۲/۵/ سنن ابن ماجہ: ۳۸/۱/ المستدرک للحاکم: ۶۸/۳﴾

◆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اِسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

(78) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَرْقَمِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ وَجَدَ خِفَّةً فَخَرَجَ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكُصَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ، وَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْآيَةِ الَّتِي انْتَهَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ

﴿مسند احمد: ۱/۲۳۱/ سنن ابن ماجہ: ۱/۳۹۱/ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۱/۲۷/ سنن الدارمی: ۲/۲۸۷﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا: وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی آہٹ محسوس کی تو اُنہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہیں کھڑے رہنے کا اشارہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب پہلو میں بیٹھ گئے اور آیت کے اسی حصے سے قرأت شروع کی جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی۔

(79) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثنا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ:

◄ متن حدیث ► مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ، وَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ تَأَخَّرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَكَانَكَ، ثُمَّ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَاقْتَرَأَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ

مِنَ السُّورَةِ. ﴿مسند احمد: ۲۰۹/۱/ کشف الاستار: ۲۲۳/۲﴾

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض کی حالت میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور (نماز شروع کرتے ہوئے) اللہ اکبر کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راحت محسوس کی تو دو آدمیوں کے درمیان (اُن کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور سورت کے اُسی مقام سے قرأت شروع کردی جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔

﴿[تشریح]﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دو آدمیوں کے درمیان مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے تھے وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحیح البخاری)

(80) ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نا أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ ابْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاؤُهُ، فَاسْتَتَرْنَ مِنِّي إِلَّا مَيْمُونَةَ، فَقَالَ: لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ شَهِدَ اللَّدَّ إِلَّا لُدَّ، إِلَّا أَنَّ يَمِينِي لَمْ يُصِبِ الْعَبَّاسَ، ثُمَّ قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ إِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بَكَى، قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً فَجَاءَ، فَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ اقْتَرَأَ. ﴿مسند احمد: ۲۰۹/۱﴾

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی تیمارداری کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی موجود تھیں' (میری خالہ) میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام اُمہات المومنین نے مجھ سے پردہ کرلیا' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھر میں موجود جس جس نے بھی میرے منہ میں دوا ڈالی ہے اُس کے منہ میں بھی دوا ڈالی جائے' کوئی بھی باقی نہ بچے' البتہ میری قسم عباس پر لاگو نہیں ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ (یہ سن کر) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہئے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تو ایسے (نرم دِل) آدمی ہیں کہ جب وہ اس مقام پہ کھڑے ہوں گے تو رونے لگ جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو

نماز پڑھا دے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھانے لگے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ راحت محسوس کی تو (مسجد میں) تشریف لے آئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے اور انہوں نے پچھلی صف میں آنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے، پھر قرأت کرنے لگے۔

(81) ◀ [سندِ حدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ. ح وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ. وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، وَزُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا: نا هُشَيْمٌ. وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ. وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا ابْنُ إِدْرِيسَ، وَجَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ. وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ أَبِي: وَنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ حُصَيْنٌ: أنا عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ هُشَيْمٍ، أَنَّهُ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ▶ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ.

﴿مسند احمد: ۱/۱۸۷/ السنن الکبریٰ للنسائی: ۴/۷/ سنن ابی داؤد: ۴/۲۱/ سنن الترمذی: ۵/۶۵۱/ سنن ابن ماجہ: ۱/۴۸﴾

◆ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دے دوں تو گنہگار نہ ہوں گا۔

(82) ◀ [سندِ حدیث] ▶ قَالَ أَبِي: وَنا وَكِيعٌ قثنا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ وَمَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ وَكِيعٌ: وَقَالَ سُفْيَانُ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ وَكِيعٌ: وَلَمْ يُحَدِّثْهُ مَنْصُورٌ، عَنْ هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَقَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءٍ، فَقَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ▶ اسْكُنْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ. قَالَ: قِيلَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَبُوبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَابْنُ عَوْفٍ، قَالَ: فَقِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا، يَعْنِي نَفْسَهُ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۸۷/ السنن الکبریٰ للنسائی: ۴/۷: مسند الحمیدی: ۱/۴۵﴾

◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حراء پہاڑ پر موجود تھے (کہ وہ ہلنے لگا یعنی وجد میں آیا)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حراء

(پہاڑ)! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ (اور) کوئی موجود نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ پوچھا گیا: وہ کون لوگ تھے؟ تو اُنہوں نے بتلایا: حضرت ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر (مجھ سے) پوچھا گیا کہ دسویں صحابی کون تھے؟ تو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ یعنی اُنہوں نے اپنا نام لیا۔

(83) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، قَالَ: وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ. ﴿سنن ابی داؤد: ۲۱۱/۴﴾

✿ ◆ ✿ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

ہم حراء پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ وہ حرکت کرنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر کوئی (عام لوگ) نہیں بلکہ نبی، صدیق اور شہید موجود ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ حراء وہ پہاڑ ہے، جو مکہ مکرمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے، بعثت سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے، پہلی وحی بھی اسی پہاڑ پر موجود غارِ حراء میں نازل ہوئی۔

(84) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فُلَانِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔ ﴿سنن ترمذی: ۶۴۷/۵/ السنن الکبریٰ النسائی: ۶۰/۵/ مسند احمد: ۱۹۳/۱﴾

✿ ◆ ✿ اس سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل درج بالا روایت مروی ہے۔

(85) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ":

◀ متن حدیث ◀ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي: ابْنَ الْجَرَّاحِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ " ، فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التِّسْعَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، أَنْتَ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: إِذْ نَاشَدْتُمُونِي بِاللّٰهِ: أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ (ص: 116). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَاسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۴۸/۵﴾

◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دس صحابہ جنتی ہیں: ابوبکر جنتی، عمر جنتی، علی جنتی، عثمان جنتی، زبیر جنتی، طلحہ جنتی، عبدالرحمان جنتی، ابوعبیدہ بن جراح جنتی اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ان نو صحابہ کرام کا ہی نام لیا، تو لوگوں نے کہا: اے ابواعور! ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ بتائیے دسویں آدمی آپ ہی ہیں ناں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے تو سنو! ابواعور بھی جنتی ہے۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے، یعنی وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں دُنیا میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوش خبری دے دی تھی۔

(86) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ قَالَ: أنا أَبُو مَعْشَرٍ يَعْنِي نَجِيحًا الْمَدَنِيَّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّ تِسْعَةً فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: كُنَّا عَلَى صَخْرَةٍ بِأُحُدٍ فَتَحَرَّكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اهْدَئِي، فَإِنَّمَا عَلَيْكِ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، وَكَانَ عَلَى الصَّخْرَةِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُوبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَتَرَكَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ نَفْسَهُ، وَكَانَ عَلَيْهَا. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۴۰﴾

◆ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ دس لوگ جنتی ہیں۔ ہم اُحد پہاڑ کی ایک چٹان پر موجود تھے کہ پہاڑ حرکت کرنے

لگ گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا' کیونکہ تجھ پر نبی' صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ چٹان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر' عمر' عثمان' علی' زبیر' طلحہ' عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا نام نہیں لیا' جبکہ وہ بھی چٹان پر موجود تھے۔

(87) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ: خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَالَ مِنْ فُلَانٍ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ. قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِمَا: ثُمَّ ذَكَرَ نَفْسَهُ يَعْنِي الْعَاشِرَ.

﴿مسند احمد: ۱/۱۸۸/ سنن ابی داؤد: ۴/۲۱۱/ سنن الترمذی: ۵/۶۵۲﴾

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جنتی ہیں' ابوبکر جنتی' عمر جنتی' عثمان جنتی' علی جنتی' طلحہ جنتی' زبیر جنتی' عبدالرحمٰن بن عوف جنتی اور سعد جنتی ہیں۔ (پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

ابن جعفر اور حجاج رحمہما اللہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دسویں نمبر پر اپنا نام لیا۔

(88) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ يَعْنِي: ابْنَ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعْ، قَالَ: مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا. ﴿صحیح البخاری: ۲/۱۶۴/ الموطأ: ۱/۱۴۲/ سنن الترمذی: ۵/۶۱۳/ سنن النسائی ۲/۹۹/ سنن ابن ماجہ ۳۸۹﴾

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً جب ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیے کہ جب ابوبکر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلیٰ ءِامامت پر) کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے' لٰہذا حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمادیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ چنانچہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو' یقیناً تم عورتیں یوسف کے ساتھ والیاں ہو' ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں' تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: مجھے تمہاری وجہ سے کسی اچھی بات کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

﴾[تشریح]﴿ آواز نہ سنا سکنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرطِ غم میں نڈھال ہو جائیں گے جس کی وجہ سے اُن کی آواز نہیں نکل سکے گی' میرے والد بہت نرم دِل ہیں' ان سے ایسا نہیں ہو سکے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر بہت اہم مسئلہ تھا' اور وہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے مصلیٰ امامت پر کھڑا کر کے لوگوں کو یہ بتا دینا چاہتے تھے کہ میرے بعد میری نیابت کا بار ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر ہوگا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خود ہی خلیفہ منتخب کر گئے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو "یوسف کے ساتھ والیاں" کہا' یہ آپ نے خفگی کے انداز میں فرمایا تھا' اس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک نامناسب کام کے لیے کہا تھا اسی طرح تم میرا حکم ماننے کی بہ جائے ایک ایسی بات کہہ رہی ہو کہ جو مناسب نہیں ہے۔ وہ بات یہ تھی کہ آپ کی ازواجِ مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ دے رہی تھیں کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دینے کی بجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں' وہ نہایت دلیری اور ہمت والے ہیں' وہ یہ کام بہ خوبی سرانجام دے سکیں گے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف امامت ہی نہیں بلکہ خلافت کی تعیین کا اشارہ دینا چاہتے تھے' اِس لیے بار بار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی حکم صادر فرما رہے تھے کہ وہی لوگوں کو امامت کروائیں۔

یاد رہے کہ اصل امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے۔

(89) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ أَبُو جَعْفَرٍ (ص119:) قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَمُرُّ بِبِلَالٍ وَهُوَ يُعَذَّبُ ، وَهُوَ يَقُولُ: أَحَدٌ ، أَحَدٌ ، فَيَقُولُ: أَحَدٌ أَحَدٌ اللّٰهُ يَا بِلَالُ ، ثُمَّ يُقْبِلُ وَرَقَةُ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَمَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ بِبِلَالٍ مِنْ بَنِي جُمَحَ ، فَيَقُولُ: أَحْلِفُ بِاللّٰهِ إِنْ تَقْتُلُوهُ عَلَى هَذَا لَأَتَّخِذَنَّهُ حَنَانًا ، حَتَّى مَرَّ بِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَوْمًا ، وَهُمْ يَصْنَعُونَ بِهِ

ذَلِكَ، وَكَانَتْ دَارُ أَبِي بَكْرٍ فِي بَنِي جُمَحَ، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ: أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هَذَا الْمِسْكِينِ، حَتَّى مَتَى؟ قَالَ: أَنْتَ أَفْسَدْتَهُ فَأَنْقِذْهُ مِمَّا تَرَى، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَفْعَلُ، عِنْدِي غُلَامٌ أَسْوَدُ أَجْلَدُ مِنْهُ وَأَقْوَى عَلَى دِينِكَ، أُعْطِيكَهُ بِهِ، قَالَ: قَدْ قَبِلْتُ، قَالَ: هُوَ لَكَ. فَأَعْطَاهُ أَبُوبَكْرٍ غُلَامَهُ ذَلِكَ، وَأَخَذَ بِلَالًا فَأَعْتَقَهُ، ثُمَّ أَعْتَقَ مَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ مِنْ مَكَّةَ سِتَّ رِقَابٍ - بِلَالٌ سَابِعُهُمْ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَقُتِلَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ شَهِيدًا، وَأُمُّ عُبَيْسٍ، وَزِنِّيرَةَ، فَأُصِيبَ بَصَرُهَا حِينَ أَعْتَقَهَا، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: مَا (ص: 120) أَذْهَبَ بَصَرَهَا إِلَّا اللَّاتُ وَالْعُزَّى، فَقَالَتْ: حَرَقُوا، وَبَيْتِ اللّٰهِ مَا يَضُرُّ اللَّاتُ وَالْعُزَّى وَمَا يَنْفَعَانِ، فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهَا بَصَرَهَا، وَأَعْتَقَ النَّهْدِيَّةَ وَابْنَتَهَا، وَكَانَتَا لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَمَرَّ بِهِمَا وَقَدْ بَعَثَتْهُمَا سَيِّدَتُهُمَا تَطْحَنَانِ لَهَا، وَهِيَ تَقُولُ: وَاللّٰهِ لَا أَعْتِقُكُمَا أَبَدًا، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: حِلًّا يَا أُمَّ فُلَانٍ، قَالَتْ: حِلًّا، أَنْتَ أَفْسَدْتَهُمَا فَأَعْتِقْهُمَا، قَالَ: فَبِكَمْ هُمَا؟ قَالَتْ: بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُمَا وَهُمَا حُرَّتَانِ، أَرْجِعَا إِلَيْهَا طَحِينَهَا، قَالَتَا: أَوَنَفْرُغُ مِنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ نَرُدُّهُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: أَوَذَاكَ إِنْ شِئْتُمَا. وَمَرَّ أَبُوبَكْرٍ بِجَارِيَةِ بَنِي مُؤَمَّلٍ، حَيٍّ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَتْ مُسْلِمَةً وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعَذِّبُهَا لِتَتْرُكَ الْإِسْلَامَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ، وَهُوَ يَضْرِبُهَا حَتَّى إِذَا مَلَّ قَالَ: إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكِ، إِنِّي لَمْ أَتْرُكْكِ إِلَّا مَلَالَةً، فَعَلَ اللّٰهُ بِكِ، فَتَقُولُ كَذَلِكَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ، فَابْتَاعَهَا أَبُوبَكْرٍ فَأَعْتَقَهَا، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَهُوَ يَذْكُرُ بِلَالًا وَأَصْحَابَهُ وَمَا كَانُوا فِيهِ مِنَ الْبَلَاءِ، وَإِعْتَاقَ أَبِي بَكْرٍ إِيَّاهُمْ، وَكَانَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ عَتِيقًا:

جَزَى اللّٰهُ خَيْرًا عَنْ بِلَالٍ وَصَحْبِهِ ۔۔۔ عَتِيقًا وَأَخْزَى فَاكِهًا وَأَبَا جَهْلِ

عَشِيَّةَ هُمَا فِي بِلَالٍ بِسَوْءَةٍ ۔۔۔ وَلَمْ يَحْذَرَا مَا يَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُو الْعَقْلِ

بِتَوْحِيدِهِ رَبَّ الْأَنَامِ وَقَوْلِهِ ۔۔۔ شَهِدْتُ بِأَنَّ اللّٰهَ رَبِّي عَلَى مَهْلِ

فَإِنْ يَقْتُلُونِي يَقْتُلُونِي وَلَمْ أَكُنْ ۔۔۔ لِأُشْرِكَ بِالرَّحْمَنِ مِنْ خِيفَةِ الْقَتْلِ

فَيَا رَبَّ إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبْدِ يُونُسَ ۔۔۔ وَمُوسَى وَعِيسَى نَجِّنِي ثُمَّ لَا تُمْلِ

لِمَنْ ظَلَّ يَهْوَى الْغَيَّ مِنْ آلِ غَالِبٍ ۔۔۔ عَلَى غَيْرِ بِرٍّ كَانَ مِنْهُ وَلَا عَدْلِ

﴿الحلیۃ لأبی نعیم: ۱/۱۴۷/ سیر اعلام النبلاء: ۳/۵۳﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ورقہ بن نوفل، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں سزائیں دی جا رہی تھیں اور وہ ''اَحد...... اَحد'' (اللہ

ایک ہے، اللہ ایک ہے) پکار رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل کہنے لگے: اے بلال! واقعی اللہ ایک ہی ہے۔ پھر ورقہ، اُمیہ بن خلف کی طرف متوجہ ہو کر بولے: بنو جمح میں سے بلال کے ساتھ ایسا سلوک کون کر سکتا ہے؟ پھر کہنے لگا: اللہ کی قسم! اگر تم لوگوں نے اسے اس حالت پر قتل کر دیا تو میں اس کا سوگ مناؤں گا۔ یہاں تک کہ ایک روز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ گزرے اور وہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کر رہا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھر بنو جمح میں تھا۔ انہوں نے اُمیہ سے کہا: کیا تجھے اس بے چارے کے معاملے میں اللہ سے ڈر نہیں آتا؟ تو کب تک اِس کے ساتھ ایسا سلوک کرتا رہے گا؟ وہ بولا: تم نے ہی اِسے خراب کیا ہے (یعنی اِسلام کی راہ پر لگایا ہے)، اب (اگر تم بچا سکتے ہو تو) اِس کو اس اذیت سے بچا لو جس میں تم اِسے دیکھ رہے ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ میرے پاس ایک حبشی غلام ہے جو (ظاہری طور پر) اِس سے زیادہ خوبصورت اور طاقتور بھی ہے، مَیں اس کے بدلے میں تجھے وہ دے دیتا ہوں۔ اُمیہ بولا: مجھے قبول ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہارا ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ غلام اُسے دے دیا اور اُس سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو لے کر آزاد کر دیا۔ پھر ہجرت کرنے سے پہلے اِسلام کی بنیاد پر ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ غلام اور آزاد کیے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ ساتویں تھے۔ (باقی چھ یہ تھے:) عامر بن فُہیرہ رضی اللہ عنہ، یہ غزوۂ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے اور بئر معونہ کے روز ان کی شہادت ہوئی۔ اُم عُبیس، زُنیرہ، جس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کرایا، اُس وقت تک ان کی بینائی چلی گئی تھی، یہ دیکھ کر قریش کہنے لگے: اس کی بینائی لات اور عزیٰ نے ہی ختم کی ہے۔ یہ سن کر بولیں: اللہ کے گھر کی قسم! لات اور عزیٰ نہ تو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ فائدہ دے سکتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بینائی لوٹا دی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نھدیہ اور ان کی بیٹی کو آزاد کروایا۔ یہ دونوں بنو عبدالدار کی ایک عورت کی مملوکہ تھیں۔ آپ ان کے پاس سے گزرے تو ان کی مالکہ نے ان کو چکی پیسنے کے لیے بھیجا ہوا تھا اور کہتی تھی اللہ کی قسم! میں تم دونوں کو کبھی آزاد نہیں کروں گی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام فلاں! اپنی قسم توڑ دو۔ اُس نے کہا: توڑ دوں گی، تم نے ہی ان دونوں کو خراب کیا ہے، اب تم ہی ان کو آزاد کراؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان دونوں کو کتنی قیمت میں آزاد کرو گی؟ وہ بولی: اتنی قیمت میں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَیں نے انہیں تم سے خرید لیا ہے اور اب یہ دونوں آزاد ہیں (پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان ماں بیٹی سے کہا) اس کو اس کی چکی واپس لوٹا دو۔ وہ دونوں بولیں: اے ابوبکر! کیا ہم اِس کام سے فارغ نہ ہو لیں؟ پھر اِس کو یہ لوٹا دیں گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے تم چاہو۔ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بنو مؤمل، جو بنو عدی بن کعب کا ہی ایک قبیلہ تھا، کی ایک لونڈی کے پاس سے گذرے۔ وہ لونڈی اسلام لا چکی تھی اور عمر بن خطاب، جو کہ ابھی اِسلام نہیں لائے تھے، اُسے سزا دے رہے تھے تاکہ وہ اسلام چھوڑ دے۔ وہ اُسے اتنا مار رہے تھے کہ مارتے مارتے ہانپنے لگے اور بولے: میں نے ابھی جو تجھے مارنا بند کیا ہے اس کی وجہ صرف میرا تھک جانا ہے (اور

میں تجھے اُس وقت تک مارتا رہوں گا جب تک کہ) اللہ تعالیٰ تیرا کوئی فیصلہ نہ کر دے۔ تو وہ بھی اسی طرح کہتی کہ تمہارا فیصلہ بھی اللہ ہی کرے گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کی آزمائشوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، جن کا لقب ہی عتیق (یعنی آزاد کرنے والا اور خود جہنم سے آزاد ہونے والا) پڑ گیا تھا، کہ ان کو آزاد کرانے کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:

جَزَى اللّٰهُ خَيْرًا عَنْ بِلَالٍ وَصَحْبِهِ ... عَتِيقًا وَأَخْزَى فَاكِهًا وَأَبَا جَهْلِ

عَشِيَّةَ هُمَا فِي بِلَالٍ بِسَوْءَةٍ ... وَلَمْ يَحْذَرَا مَا يَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُو الْعَقْلِ

بِتَوْحِيدِهِ رَبَّ الْأَنَامِ وَقَوْلِهِ ... شَهِدْتُ بِأَنَّ اللّٰهَ رَبِّي عَلَى مَهْلِ

فَإِنْ يَقْتُلُونِي يَقْتُلُونِي وَلَمْ أَكُنْ ... لِأُشْرِكَ بِالرَّحْمٰنِ مِنْ خِيفَةِ الْقَتْلِ

فَيَا رَبَّ إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبْدِ يُونُسَ ... وَمُوسَى وَعِيسَى نَجِّنِي ثُمَّ لَا تُمْلِ

لِمَنْ ظَلَّ يَهْوَى الْغَيَّ مِنْ آلِ غَالِبٍ ... عَلَى غَيْرِ بِرٍّ كَانَ مِنْهُ وَلَا عَدْلِ

''اللہ تعالیٰ عتیق (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اُس کے ساتھیوں کو آزاد کرانے کے حوالے سے بہتر بدلہ دے اور فاکھہ اور ابوجہل کو رسوا کرے، کہ ایک شام ان دونوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا اور انہیں ایسا کوئی بھی ڈر نہیں آیا کہ جو ایک عقلمند آدمی کو آ سکتا ہے۔ یہ سزائیں صرف اس وجہ سے تھیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے پروردگار کو ایک مانتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا رب بس ایک اللہ ہی ہے۔ اگر یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں لیکن میں موت کے ڈر سے رحمٰن کے ساتھ شرک کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اے ابراہیم، یونس، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے رب! مجھے نجات عطا فرما، پھر تو آلِ غالب میں سے ایک شخص کو مہلت نہ دے جو ضلالت و گمراہی میں دھنس چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گناہ و نافرمانی اور بے عدلی پر قائم ہے''۔

(90) ◄ سندِ حدیث ► حدثنا عبداللّٰه، قثنا ابراهيم بن الحجاج الناجی، قثنا عبد الواحد بن زياد، قال: نا صدَقَة بن المُثنى النخعی، قال: حدثنی جدی رياح بن الحارث قال:

◄ متنِ حدیث ► كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي أُنَاسٍ كَثِيرٍ، فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فَأَوْسَعَ لَهُ الْمُغِيرَةُ وَقَالَ: هَا هُنَا، فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ شَابٌّ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ: قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: لِمَنْ يَسُبُّ هٰذَا؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: يَسُبُّ عَلِيًّا، فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا مُغِيرَةُ، أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَا تُغَيِّرُ، لَنْ

أَقُوْلَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَتَاسِعُ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ، قَالَ: فَضَجَّ النَّاسُ وَقَالُوْا: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَخْبِرْنَا مَنْ تَاسِعُ الْمُسْلِمِيْنَ؟ وَنَاشَدُوْهُ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّكُمْ نَاشَدْتُمُوْنِي مَا أَخْبَرْتُكُمْ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ الْعَاشِرَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَمَوْقِفُ رَجُلٍ أَوْ مَشْهَدُ رَجُلٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيْهِ وَجْهُهُ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ ﴿مسند احمد:187/1 /سنن ابی داوَد:212/4 /سنن ابن ماجہ:48/1﴾

حضرت ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بہت سے لوگوں (کی موجودگی) میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نُفیل رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے جگہ کھلی کرتے ہوئے کہا: آئیے یہاں تشریف رکھیے۔ وہ اُن کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئے۔ پھر قیس بن علقمہ نامی ایک کوئی شخص آیا اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کر کے گالیاں بکنے لگا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: یہ آدمی کس کو گالیاں دے رہا ہے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بولے: اے مغیرہ! تجھ پر افسوس ہے! میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ آپ کے سامنے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہے ہیں اور آپ کو کچھ فرق ہی نہیں پڑ رہا۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو کہ کل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس بارے میں پوچھ لیں (یعنی میں وہی بات کہوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے) اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بلاشبہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرنا کسی عام شخص کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے جیسا نہیں ہے (بلکہ) جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا اُس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ) ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، علی جنتی ہے، عثمان بن عفان جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف، سعد بن مالک، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔

(پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:) اگر میں نویں (جنتی) مسلمان کا نام بھی لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔ یہ سن کر لوگ دھکم پیل کر کے کہنے لگے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی! ہمیں بتلائیے کہ نواں (جنتی) مسلمان کون ہے؟ اور (ساتھ ہی) لوگوں نے ان کو قسم دی۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم مجھے قسم نہ دیتے تو میں تمہیں نہ بتلاتا، وہ نواں (جنتی) مسلمان میں ہوں اور دسویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! کسی (عام) آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) کھڑے

ہونا یا حاضر رہنا اور اس کے چہرے کا غبار آلود ہو جانا تمہاری عمر بھر کی عبادت سے افضل ہے۔

«تشریح» یعنی ایک صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہو جانا ہی اتنا عظیم عمل ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی ساری زندگی بھی عبادت و ریاضت میں صرف کر دے تو بھی اس کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔

(91) ◄ متن حدیث ► لَمَشْهَدُ شَهِدَهُ الرَّجُلُ مِنهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْبَرَّ فِيهِ وَجْهُهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ

«مسند احمد: 187/1 / سنن ابی داوٗد: 212/4 / السنۃ لابن ابی عاصم: 141»

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں سے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کرے کہ جس میں اُس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے' یہ تمہاری عمر بھر کے اعمال سے افضل ہے' اگرچہ اُسے حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ہی دے دی جائے۔

(92) ◄ متن حدیث ► وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ قَدْ أَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَشَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ) وَلَيْسَ ثَمَّ أَبُوبَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ

«صحیح البخاری: 258/10 ۔ صحیح مسلم: 1653/3 ۔ مسند احمد: 267/2 ۔ سنن النسائی: 206/8 ۔ مصنف عبد الرزاق: 82/11 ۔ سنن الدارمی: 116/1»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِس دوران (ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ) ایک آدمی چوغہ پہنے چلا جا رہا تھا' اُسے اُس کی چال ڈھال نے خود پسندی میں مبتلا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ تا قیامت زمین میں ہی دھنستا رہے گا' اِس بات پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی گواہ ہیں۔ حالانکہ وہاں نہ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

(93) ◄ متن حدیث ► كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(يَا عَلِيُّ، هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)، ثُمَّ قَالَ: (يَا عَلِيُّ، لَا تُخْبِرْهُمَا) «سنن الترمذی: 211/5 / سنن ابن ماجہ: 36/1»

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں اصحاب کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے علی! یہ دونوں' نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

(94) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حدثنا عبداللہ قال: حدثنی عبداللہ بن عمر بن أبان ' قثنا المُحاربی ' عن أبی جَنَاب عن زُبَیْد عند عامر عن نُعَیم أو ابن نُعَیم عن علی مثل ذلك۔ ﴿راجع الحدیث السابق﴾

✿ ◆ ✿ اس سند کے ساتھ بھی اِسی کے مثل مروی ہے۔

(95) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ تَدْرُونَ لِمَ خَصَصْتُ وَلَدَ أَبِی بَکْرٍ مِنْ ثُلُثَیَّ؟ لِأَنَّهٗ لَمْ یُعْرَفْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَقَدْ خَلَّفَ لِعِیَالِهٖ شَیْئًا غَیْرَ أَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیقِ ' فَإِنَّهٗ آثَرَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بِمَالِهٖ کُلِّهٖ ' فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُکَافِیءَ وَلَدَ أَبِی بَکْرٍ مِنْ مَالِی دُوْنَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَیَّ رَحِمًا۔

﴿تاریخ بغداد: 142/6 / تاریخ الفسوی: 174/1﴾

✿ ◆ ✿ حضرت ابوبکر بن ابوعون المدنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن شکلہ المہدی کو فرماتے سنا:
تم جانتے ہو کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو اپنے دونوں دوتہائی حصوں کے ساتھ کیوں خاص کیا؟ اِس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کے بارے میں یہی پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے لیے کچھ نہ کچھ چھوڑ کر گئے ہیں سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے' کیونکہ اُنہوں نے اپنا سارے کا سارا مال ہی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر دیا۔ چنانچہ میں نے یہ پسند کیا کہ اس شخص کو چھوڑ کر کہ جو رشتے داری میں میرے زیادہ قریب ہے' میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو اپنے مال سے (اس کا) بدلہ دوں۔

(96) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مِنْ فَضْلِ أَبِی بَکْرٍ أَنَّهٗ لَمْ یَشُکَّ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَاعَةً قَطُّ۔

﴿الصواعق المحرقہ لابن عساکر: ص:85﴾

✿ ◆ ✿ حضرت امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔

(97) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ کَانَ أَبُوبَکْرٍ الصِّدِّیقُ أَبْیَضَ لَطِیفًا جَعْدًا ' کَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ صَدْعِ حَجَرٍ ' مُشْرِفَ الْوَرِکَیْنِ ' لَا یَثْبُتُ إِزَارُهٗ عَلَی وَرِکَیْهِ۔ ﴿مجمع الزوائد للهیثمی: 42/9 / المعارف لابن قتیبہ: ص:74﴾

✿ ◆ ✿ حضرت امام ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ ہی فرماتے ہیں:
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نسبتاً سفید رنگ' نرم خو' خوش مزاج اور سخت وتوانا جسم کے مالک تھے' جیسے پتھر پھاڑ کر نکلے ہوں' بڑے کولہوں والے' ان کا تہبندان کے کولہوں پر ٹھہرتا نہیں تھا۔

(98)...... حضرت سعید بن جبیر اور عکرمہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان ''وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ:(التحریم:۴)'' (نیک اہل ایمان) سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿المستدرک للحاکم:69/3۔السنن الکبریٰ للنسائی:253/10۔مجمع الزوائد للهیثمی:127/7﴾

(99) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ► سَمِعْتُ كَلَامَ عُمَرَ وَخُطْبَتَهُ، وَكَلَامَ عُثْمَانَ وَخُطْبَتَهُ، وَكَلَامَ عَلِيٍّ وَخُطْبَتَهُ، فَمَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَعْلَمَ بِمَا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهِ، وَلَا بِمَوَاضِعِ الْكَلَامِ، مِنْ عَائِشَةَ، وَكَذٰلِكَ كَانَ أَبُوهَا۔ ﴿صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی:36/2۔سیر اعلام النبلاء:335/3﴾

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سنی اور خطبہ بھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سنی اور خطبہ بھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سنی اور خطبہ بھی، لیکن اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ان باتوں کا علم رکھتا ہو جو اُن کے سر سے نکلتی ہیں اور نہ ہی کلام کے مقامات کا۔

(100) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ► كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُخَافِتُ بِصَوْتِهِ إِذَا قَرَأَ، وَكَانَ عُمَرُ يَجْهَرُ بِقِرَاءَتِهِ، وَكَانَ عَمَّارٌ إِذَا قَرَأَ يَأْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَهٰذِهِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: لِمَ تُخَافِتُ؟ قَالَ: إِنِّي لَأُسْمِعُ مَنْ أُنَاجِي، وَقَالَ لِعُمَرَ: لِمَ تَجْهَرُ بِقِرَاءَتِكَ؟ قَالَ: أُفْزِعُ الشَّيْطَانَ، وَأُوقِظُ الْوَسْنَانَ، وَقَالَ لِعَمَّارٍ: وَلِمَ تَأْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَهٰذِهِ؟ قَالَ: أَتَسْمَعُنِي أَخْلِطُ بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكُلُّهُ طَيِّبٌ

﴿مسند احمد:109/1 /سنن ابی داؤد:37/2 /السنن الکبریٰ للبیہقی:11/3 /مجمع الزوائد للهیثمی:266/2﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قرأت کرتے تھے تو آہستہ آواز میں کیا کرتے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونچی آواز میں قرأت کیا کرتے تھے، اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ جب قرأت کرتے تو وہ کچھ حصہ اس سورت سے پڑھتے اور کچھ حصہ اس سورت سے۔ جب اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ آہستہ آواز میں کیوں پڑھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے عرض کیا: میں (رب تعالیٰ کے ساتھ) اپنی ہی سرگوشیوں کو سننا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ اونچی آواز میں قرأت کیوں کرتے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: میں شیطان کو چوٹ لگاتا ہوں اور خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو جگاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کچھ حصہ ایک سورت سے، کچھ حصہ دوسری سورت سے کیوں پڑھتے ہو؟ تو اُنہوں نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے ایک سورت میں کسی ایسے حصے کو ملاتے سنا ہے جو اُس میں سے نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پس یہ سب طریقے ہی پاکیزہ (اچھے) ہیں۔

(101) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ► لَمَّا بُويِعَ أَبُو بَكْرٍ، فَبَايَعَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ، قَامَ ثَلَاثًا يَسْتَقْبِلُ النَّاسَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: وَاللّٰهِ لَا نُقِيلُكَ، وَلَا نَسْتَقِيلُكَ أَبَدًا، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَمَنْ ذَا يُؤَخِّرُكَ؟

﴿كنز العمال: 604/5﴾

حضرت ابوالجحاف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے بھی آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ اس کے بعد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) تین دن تک لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے رہے: اے لوگو! میں تمہاری بیعت کو ختم کرتا ہوں، کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے؟ پہلی صفوں کے لوگوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس کا مطالبہ کریں گے، آپ رضی اللہ عنہ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کھڑا کیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا کون ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو پیچھے کر سکے؟

(102) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ► لَمَّا بُويِعَ أَبُو بَكْرٍ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ النَّاسِ ثَلَاثًا، كُلَّ يَوْمٍ يَقُولُ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتَكُمْ فَبَايِعُوا مَنْ شِئْتُمْ، قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ يَقُومُ عَلِيٌّ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَيَقُولُ: لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُؤَخِّرُكَ؟ ﴿الرياض للطبری: 309/1﴾

حضرت ابوالجحاف رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو اُنہوں نے تین دن تک لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اپنا دروازہ بند کیے رکھا، روزانہ آپ یہی فرماتے کہ میں تمہاری بیعت لینے سے دستبردار ہوتا ہوں، لہٰذا تم (میرے علاوہ) جس کی چاہو بیعت کر لو، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر بار کھڑے ہو کر یہی جواب دیتے کہ نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اِس بات کا مطالبہ کریں گے، آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کھڑا کیا تھا تو پھر کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے؟

(103) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ► سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا؟

﴿المستدرک للحاکم:64/3 / مجمع الزوائد للہیثمی:43/9 / صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی:237/1﴾

⬥ ⬥ ......حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ سب سے پہلے اسلام کون لایا تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' پھر فرمایا: کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار نہیں سنے:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا؟

''جب تم نے میرے کسی پختہ ومعتبر بہادر بھائی کا ذکر کرنا ہوتو اپنے بھائی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرو' اُن کارناموں کی وجہ سے جو اُنہوں نے انجام دیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رُوئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہترین شخصیت ہیں' ان سب سے زیادہ متقی اور عادل شخص ہیں اور جو ذِمہ داری ان کو دی گئی تھی اس کو سب سے بہتر طور پر نبھانے والے ہیں۔ وہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دوسرے تھے اور آگے آنے والے ہیں' وہ جس اجتماع گاہ میں بھی جلوہ گر ہوئے وہ لائقِ تعریف ہو گئی' اور وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی''

(104) ◀ [متن حدیث] ▶ لَوَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَرَى أَبَابَكْرٍ۔ ﴿تذکرۃ الحفاظ:322/1﴾

⬥ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب بھی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو خواہش کرتا ہوں کہ میں بھی جنت میں جاؤں۔

(105) ◀ [متن حدیث] ▶ (مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ' وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ' فَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ' وَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ)

﴿مجمع الزوائد للہیثمی:51/9﴾

⬥ حضرت ابوالجحاف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اُس کے دو وزیر اہل آسمان میں سے بنائے اور دو وزیر اہل زمین میں سے بنائے' اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل (علیہما السلام) ہیں' اور اہل زمین میں سے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

(106) ◀ [متن حدیث] ▶ قال أبو عبدالرحمن: ذاكرتُ أبي رحمه الله بحديث ابي سعيد الاشجّ من حديث تليد عن عطية عن ابي سعيد قال: ((هو مرسل عن تليد عن ابي الجحاف فقط))

⬥ اِسی مفہوم کی ایک مرسل روایت بھی مروی ہے۔ ﴿سنن الترمذی:216/5﴾

(107) ◀ متن حدیث ◀ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ الصِّدِّيْقُ: أَنَا، قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ عَلَى سَائِلٍ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: قَالَ الصِّدِّيقُ: أَنَا، قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ: قَالَ الصِّدِّيْقُ: أَنَا، قَالَ: مَنْ شَيَّعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جِنَازَةً؟ قَالَ: قَالَ الصِّدِّيقُ: أَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْمَعَ هٰذِهِ الْخِصَالَ إِلَّا لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

﴿صحیح مسلم:713/2 / مصنف عبدالرزاق:953/3 / الادب المفرد للبخاری:ص:181﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز استفسار) فرمایا: آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے کس نے آج کسی مانگنے والے کو کوئی چیز صدقہ دی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے کس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: آج تم میں سے کسی نے جنازے میں شرکت کی ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ تمام خوبیاں صرف اُسی شخص میں جمع فرماتا ہے جو جنتی ہو۔

(108) ◀ متن حدیث ◀ مَنْ جَهِلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ جَهِلَ السُّنَّةَ۔

﴿فضائل الصحابۃ للدارقطنی:19/1﴾

حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) کی فضیلت سے ناواقف ہے، وہ سنت سے بھی ناواقف ہے۔

(109) ◀ متن حدیث ◀ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ، وَإِنَّ نَبِيَّكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ، قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا، وَابْنَايَ، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَأَبُوْبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَعَمَّارٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَسَلْمَانُ، وَبِلَالٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

﴿مسند احمد:148/1 / السنۃ لابن ابی عاصم:139 / سنن الترمذی:662/5 / المعجم الکبیر للطبرانی:264/6﴾

حضرت عبداللہ بن مُلیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بلاشبہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں تھا کہ جس کو سات ہونہار اور ستودہ صفات ساتھی نہ دیے گئے ہوں، لیکن تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چودہ ایسے ساتھیوں سے نوازا گیا تھا۔ ہم نے عرض کیا: وہ (چودہ) اصحاب کون تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں، میرے دو صاحبزادے (حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم)، حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ، عمار، مقداد، ابوذر، سلمان اور بلال رضی اللہ عنہم

◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

(110) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ: رَحِمَهُمَا اللّٰهُ أَخَوَايَ ...... أَخَوَايَ۔ ﴿تاریخ بغداد:223/9﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو اس طرح فرماتے: اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم فرمائے، وہ دونوں میرے بھائی ہیں، میرے بھائی ہیں۔

◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ:

(111) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْلَا أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ذَهَبَ الْإِسْلَامُ۔

❁ ◆ ❁ حضرت امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگرابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام ختم ہو جاتا۔ ﴿الطبقات لابن سعد:405/6﴾

(112) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَوَّاهًا مُنِيبَ الْقَلْبِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، وَإِنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللّٰهَ فَنَصَحَهُ اللّٰهُ۔ ﴿الطبقات لابن سعد:171/3﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوسریحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا:

آپ بہت نرم دل اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے تھے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کے ساتھ خیر خواہی کی۔

(113) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ مَثَلُ الْقَطْرِ، أَيْنَمَا وَقَعَ نَفَعَ ﴿المناقب لابن الجوزی:ص:106۔ الصواعق المحرقۃ لابن عساکر:ص:85﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کتابِ اوّل میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال بارش کے مانند (بیان کی گئی) ہے، کہ جو جہاں بھی برستی ہے فائدہ ہی دیتی ہے۔

أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ:

(114) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ، وَنَحْنُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ: لَوْلَا أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَذَهَبَ الْإِسْلَامُ۔ ﴿تقدم الاثر برقم:111﴾

❁ ◆ ❁ حضرت احمد بن عبداللہ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ہم مکہ کے راستے میں تھے کہ میں نے امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام ختم ہو جاتا۔

(115) ﴿متن حدیث﴾ رَأَيْتُ شُعَيْبَ بْنَ حَرْبٍ أَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ لِمَ قَبَّلْتُ مُحَمَّدًا؟ لِأَنَّهُ قَدْ وَهَبَ نَفْسَهُ فِي نُصْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔ ﴿تاریخ بغداد: 416/5 / تذکرۃ الحفاظ: 494/2﴾

حضرت محمد بن عبداللہ مخرمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت شعیب بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا' اُنہوں نے اپنے بیٹے کو اشارہ کیا' تو اُس نے انہیں بوسہ دیا۔ پھر اُس نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے محمد کو کیوں بوسہ دیا؟ اِس لیے کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نصرت و مدد کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

(116) ﴿متن حدیث﴾ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُوْنِي، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: بَلَى، يُصَدِّقُكَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ۔ ﴿مجمع الزوائد للہیثمی: 41/9﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: یقیناً میری قوم مجھے سچا نہیں مانے گی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: کیوں نہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے۔

(117) ﴿متن حدیث﴾ أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ۔ ﴿قد مضیٰ برقم: 87﴾

حضرت حُر بن صیاح النخعی بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں جنتی ہوں' ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' علی جنتی ہے' طلحہ جنتی ہے' زبیر جنتی ہے' عبدالرحمٰن جنتی ہے' سعد جنتی ہے اور سعید بن زید جنتی ہے رضی اللہ عنہم۔

(118) ﴿متن حدیث﴾ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَفْضُلِ النَّاسَ بِأَنَّهُ كَانَ أَكْثَرَهُمْ صَلَاةً وَصَوْمًا، إِنَّمَا فَضَلَهُمْ بِشَيْءٍ كَانَ فِي قَلْبِهِ۔ ﴿احیاء علوم الدین: 23/1 / النوادر للحکیم الترمذی: ص: 31﴾

حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے شک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں پر ان سے زیادہ نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی بنا پر فضیلت نہیں رکھتے

تھے بلکہ وہ تو صرف اس چیز کے باعث ان پر فضیلت رکھتے تھے جو ان کے دل میں تھی۔

(119) ◀ متن حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ تَمَثَّلَ بِأَبْيَاتِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا؟

﴿مجمع الزوائد للہیثمی: 43/9﴾

◆ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کو بطورِ مثال پیش کیا:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا؟

جب تم نے میرے کسی پختہ و معتبر بہادر بھائی کا ذکر کرنا ہو تو اپنے بھائی ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرو اُن کارناموں کی وجہ سے جو اُنہوں نے انجام دیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہترین شخص ہیں، ان سب سے زیادی متقی اور عادل شخص ہیں اور جو ذِمہ داری اُن کو تفویض کی تھی اُس کو سب سے بہتر طور پر نبھانے والے ہیں۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دوسرے تھے اور آگے آنے والے ہیں، وہ جس اجتماع گاہ میں بھی جلوہ گر ہوئے وہ لائقِ تعریف ہو گئی، اور وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔

(120) ◀ متن حدیث ▶ طَيْرُ الْجَنَّةِ أَعْظَمُ مِنَ الْبُخْتِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ذَاكَ لَطَيْرٌ نَاعِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، آكِلُهُ أَنْعَمُ مِنْهُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ يَا أَبَا بَكْرٍ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهُ

﴿سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: 268/1 / سنن الترمذی: 680/4 / مسند احمد: 221/3 / الترغیب والترہیب للمنذری: 298/6﴾

◆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کا پرندہ خراسانی اونٹ سے بھی بڑا ہو گا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً یہ پرندہ تو بڑا تر و تازہ اور خوشگوار ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُس کو کھانے والا اُس سے بھی زیادہ خوشگوار

ہوگا' اللہ کی قسم! یقیناً مجھے اُمید ہے کہ آپ بھی اُن ہی میں سے ہوں گے جو اس کو کھائیں گے۔

(121) ◀ متن حدیث ▶ أَتَى قَوْمٌ عُمَرَ فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا خَلِيفَةً خَيْرًا مِنْكَ، قَالَ: فَضَرَبَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ: أَتَقُولُونَ هٰذَا لِي وَقَدْ رَأَيْتُمْ أَبَا بَكْرٍ؟

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہوں نے کہا: ہم آپ سے بہتر خلیفہ کوئی نہیں دیکھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مارا اور فرمایا: کیا تم ایسی بات میرے متعلق کہہ رہے ہو؟ جبکہ تم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

(122) ◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا خَيْرًا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: لَوْ قُلْتَ: نَعَمْ، لَجَلَدْتُكَ ﴿الطبقات لابن سعد: 337/6﴾

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے پوچھا: کیا تو نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو ''ہاں'' کہتا تو میں تجھے کوڑے لگاتا۔

(123) ◀ متن حدیث ▶ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّي أَنْ أُخَالِفَ أَبَا بَكْرٍ۔

﴿فضائل الصدیق للعشاری: ص: 4﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اپنے رب سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کروں۔

(124) ◀ متن حدیث ▶ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: ۴۷)، قَالَ: وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ، فَفِي مَنْ نَزَلَتْ إِلَّا فِيهِمْ، قُلْتُ: وَأَيُّ غِلٍّ هُوَ؟ قَالَ: غِلُّ الْجَاهِلِيَّةِ، إِنَّ بَنِي تَيْمٍ وَعَدِيٍّ وَبَنِي هَاشِمٍ كَانَ بَيْنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا أَسْلَمَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ تَحَابُّوا، فَأَخَذَتْ أَبَا بَكْرٍ الْخَاصِرَةُ، فَجَعَلَ عَلِيٌّ يُسَخِّنُ يَدَهُ فَيُكَمِّدُ بِهَا خَاصِرَةَ أَبِي بَكْرٍ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ۔ ﴿الدر المنثور: 101/4﴾

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بلاشبہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: ۴۷) ''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال

دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔" فرمایا: اللہ کی قسم! یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اگر ان کے بارے میں نہیں تو پھر کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

(ایک راوی کا بیان ہے کہ) میں نے کہا: رنجش و کینہ سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد دورِ جاہلیت کا رنجش و کینہ ہے، کیونکہ دورِ جاہلیت میں بنو تمیم، بنو عدی اور بنو ہاشم کے درمیان رنجشیں اور عداوتیں ہوتی تھیں، لیکن جب یہ سب اسلام لے آئے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ گئے۔

(ایک روایت میں ہے کہ ایک بار) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پسلی کا درد ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ کو گرم کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پسلی پر ٹکور کرنے لگے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(125) ◀ متن حدیث ◀ أَتَى عُمَرَ شَاعِرٌ فَقَالَ: أُنْشِدُكَ؟ فَمَا اسْتَنْشَدَ قَالَ: فَجَعَلَ يُنْشِدُ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِعْرِهِ فَقَالَ:

رَحِمَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا بِمَا صَبَرْ

قَالَ عُمَرُ: قَدْ فَعَلَ، قَالَ:

ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرْ

فَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ

(الطبقات لابن سعد: 286/6)

حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا، اُس نے کہا: میں آپ کو شعر سناؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے شعر سنانے کی فرمائش نہ کی، لیکن وہ خود ہی شعر سنانے لگا اور اپنی شاعری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

رَحِمَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا بِمَا صَبَرْ

"اللہ تعالیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرمائے، اُن کے سبب جو اُنہوں نے صبر کیا"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقیناً بہت صبر کیا تھا۔ پھر اُس نے (اگلا مصرعہ) کہا:

ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَ عُمَرْ

"پھر (اللہ تعالیٰ) ابوبکر اور عمر دونوں پر (رحم فرمائے)۔"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مَا شَاءَ اللّٰهُ کہا۔

(126) ◀ متن حدیث ◀ وَاللّٰهِ مَا انْشَرَحَ صَدْرِي قَطُّ أَنْ أُفَضِّلَ عَلِيًّا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ،

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ' وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى عُثْمَانَ ' رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى عَلِيٍّ ' وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمْ فَمَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ ' وَإِنَّ أَوْثَقَ أَعْمَالِنَا حُبُّنَا إِيَّاهُمْ أَجْمَعِيْنَ ' رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ' وَلَا جَعَلَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ فِي أَعْنَاقِنَا تَبِعَةً ' وَحَشَرَنَا فِي زُمْرَتِهِمْ وَمَعَهُمْ ' آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضرت امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! اس بارے میں کبھی بھی میری شرح صدر نہیں ہوئی (یعنی میرے دل میں یہ بات کبھی نہیں آئی) کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دوں۔ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم پر اللہ کی رحمت ہوئی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی رحمت الٰہی سے فیضیاب ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی رحمتِ خداوندی کا نزول ہوا' جو شخص ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے' اور یقیناً ہمارے اعمال میں سے مضبوط تر عمل ان سب سے محبت رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام سے راضی اور خوش ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی ایک کی پیروی کا طوق ہماری گردن میں نہیں ڈالا (یعنی صرف کسی ایک کی پیروی کا حکم نہیں دیا بلکہ ان چاروں کی برابر اتباع کا حکم دیا ہے) اللہ تعالیٰ ہمارا قیامت کے روز ان کی جماعت میں اور ان کی معیت میں ہی حشر کرے...... آمین' رب العالمین۔

(127) متن حدیث: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ' وَاسْمُ أَبِي بَكْرٍ عَتِيْقٌ ' وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمٍ۔ (السیرۃ لابن ہشام: 68/2 / مجمع الزوائد: 40/9)

حضرت امام ابن اسحاق رضی اللہ عنہ اُس شخصیت کے بارے میں فرماتے ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک تھی:

وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نامِ گرامی عتیق تھا اور ان کا نسب یہ تھا: عبداللہ بن عثمان بن کعب بن عمرو بن سعد بن تیم۔

(128) متن حدیث: إِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ' ثُمَّ عُمَرُ ' وَإِنَّا قَدْ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثًا يَقْضِي اللّٰهُ فِيْهَا مَا أَحَبَّ۔ (مضیٰ برقم: 40)

حضرت عبد خیر الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسرِ منبر یہ فرماتے سنا:

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں' پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں' اُن کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کرلی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو پسند کرے گا وہی فیصلہ فرمادے گا۔

(129) متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ (السنۃ لابن ابی عاصم: 139)

❁ ◆ ❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی وقت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں' نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(130) ◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِالثَّالِثِ۔ ﴿الطبقات لابن سعد:345/6﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

سنو! یقیناً اِس اُمت کے بہترین شخص' ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر تیسرے کا اللہ تعالیٰ کو بہتر علم ہے۔

◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(131) ◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا۔

﴿السنۃ لابن ابی عاصم:39 / ولہ شاہد فی المعجم الکبیر للطبرانی:284/2 / مجمع الزوائد للہیثمی:54/9﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو' بلاشبہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے' بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

(132) ◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيْعِ يُبْعَثُوْنَ مَعِي، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أُحْشَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔

﴿سنن الترمذی:622/5 / موارد الظمآن:ص:539 / الجامع الصغیر:107/1﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا' پھر ابوبکر وعمر کی (قبروں) کو (کھولا جائے گا)' پھر اہل بقیع (یعنی جنت البقیع میں دفن ہونے والے لوگوں کو) اُٹھایا جائے گا' پھر اہل مکہ کو' پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔

(133) ◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ لَمَّا بُوِيعَ أَبُو بَكْرٍ أَغْلَقَ بَابَهُ ثَلَاثًا، يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَقِيلُوْنِي بَيْعَتَكُمْ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُوْلُ لَهُ عَلِيٌّ: لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا

يُؤَخِّرُكَ؟۔ ﴿کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: 657/5﴾

حضرت ابو الحجاف داؤد بن ابو عوف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت لی گئی تو اُنہوں نے تین دن تک (لوگوں سے کنارہ کش ہو کر) اپنا دروازہ بند کیے رکھا' آپ فرماتے: تم مجھے اپنی بیعت سے دستبردار کر دو۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر بار آپ کو یہی جواب دیتے کہ نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس کا مطالبہ کریں گے' آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کھڑا کیا تھا تو پھر آپ کو پیچھے کون کر سکتا ہے؟

(134) ﴿متن حدیث﴾ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ' فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ' فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ' وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ' وَلٰكِنْ خَلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ' سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ۔ ﴿مجمع الزوائد للہیثمی: 44/9﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت کے دوران تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: یقیناً کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے اپنی جان اور مال کی قربانیوں سے ابو بکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر احسانات کیے ہوں' اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا' البتہ اسلام کا تعلق سب سے زیادہ فضیلت والا ہے' ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

(135) ﴿متن حدیث﴾ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ' أَتَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ' وَلَا غَرَبَتْ' عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ۔ ﴿مجمع الزوائد للہیثمی: 44/9﴾

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا:

اے ابو الدرداء! کیا تم اس شخص سے آگے چل رہے ہو جو دُنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ نبیوں اور رسولوں کے بعد کوئی بھی شخص کہ جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے' ایسا نہیں ہے کہ جو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

(136) ﴿متن حدیث﴾ وَهُوَ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ' قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ' قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ' قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ: ثُمَّ مَنْ؟

فَيَقُوْلُ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: أَنْتَ يَا أَبَتِ؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ﴿تاریخ بغداد: 275/3﴾

(حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے کہا: اے ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت کون ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ اُنہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے یہ خدشہ ہوا کہ اگر اب میں نے پوچھا کہ پھر کون؟ تو آپ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے دیں گے۔ چنانچہ میں نے (اس طرح پوچھنے کی بجائے) کہا: اے ابا جان! پھر آپ؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے عام شخص ہے۔

(137) ﴿متنِ حدیث﴾ لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرُ مَنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، أَوْ غَرَبَتْ۔ ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: 119﴾

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اس شخص سے آگے کس طرح چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے؟ یقیناً ابوبکر ہر اُس شخص سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(138) ﴿متنِ حدیث﴾ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ بِلَالًا، وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ: ارْتَدَّ، وَبِلَالٌ يَقُوْلُ: لَا أَحَدَ إِلَّا إِيَّاهُ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ لِأَبِي بَكْرٍ: أَلَا تَشْتَرِي مِنِّي أَخَاكَ؟ قَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِذَا قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَدْ جَازَ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: اذْهَبْ فَإِنَّكَ لِمَنْ أَسْلَمْتَ لَهُ، فَبَلَغَ أَبَا بَكْرٍ أَنَّ بِلَالًا يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أُؤَذِّنُ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كَانَ لِبِلَالٍ أَنْ يَقُوْلَ ذَاكَ۔ فَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ أَعْتَقْتَنِي لَأَكُوْنَ مَعَكَ لَزِمْتُكَ، وَإِنْ كُنْتَ أَعْتَقْتَنِي لِلّٰهِ فَخَلِّنِي وَمَنْ أَعْتَقْتَنِي لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: 319/1 / الحلیۃ لابی نعیم: 150/1﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ابوجہل کے پاس سے گزرے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر تشدد کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اسلام کو چھوڑ دے۔ لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ جواب دے رہے تھے کہ اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پھر ابوجہل نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم مجھ سے اپنے بھائی کو نہیں خریدو گے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے میں؟ تو اُس نے کہا: اتنی قیمت میں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں (خریدنے کی) حامی بھر لوں گا تو مجھے (اس کو اپنے ساتھ لے جانے کی) اجازت ہوگی؟ تو اُس نے کہا: ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو خریدنے کے لیے تیار ہوں۔ پھر

اُنہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ (کوخرید لیا اور ان) سے فرمایا: جاؤ' تم اُس ذات کے لیے (آزاد) ہو جس کے لیے تم نے اسلام قبول کیا ہے۔ پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد جب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں دوں گا' تو اُنہوں نے فرمایا: بلال کے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ ایسے کہیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اگر تو آپ نے مجھے اِس لیے آزاد کیا تھا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں' تو میں آپ کے ساتھ ہی چمٹا رہوں گا لیکن اگر آپ نے مجھے اللہ کے لیے آزاد کیا تھا تو پھر مجھے اس کے لیے چھوڑ دو جس کے لیے آپ نے مجھے آزاد کیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں نے اپنے لیے نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے (ہی تمہیں آزاد کرایا تھا)۔

(139) ◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَهْتِفُ عَلَى أَعْوَادِكُمْ هَذِهِ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ' وَالثَّانِي عُمَرُ' وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ' رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔ ﴿راجع برقم:40-45﴾

✿ ◆ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمہاری ان سیڑھیوں پر بآوازِ بلند یہ فرماتے سنا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' اور دوسرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں تیسرے شخص کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(140) ◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ' فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ' إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ' فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ' فَإِنَّكُنَّ صُوَيْحِبَاتُ يُوسُفَ' فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ' وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ۔ ﴿صحیح البخاری:164/2/ صحیح مسلم:316/1/ مسند احمد:361/5﴾

✿ ◆ حضرت ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بہت نرم دل شخص ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' یقیناً تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امامت کرائی' جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری حیاتِ مقدسہ سے اِس دُنیا میں ہی تشریف فرما تھے۔

(141) ◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ' فَقَالَ: يَا عَلِيُّ' هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ۔ ﴿مسند احمد:80/1﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم تشریف لے آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں' نبیوں اور رسولوں کے بعد تمام عمر رسیدہ اور نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(142) ◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ' فَإِذَا حَدَّثَنِي بِهِ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ' فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ' وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي' وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ' أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا' فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ' ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ' فَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ' إِلَّا غُفِرَ لَهُ۔ ﴿مسند احمد:2/1 /سنن ابی داؤد:86/2 /سنن الترمذی:207/2 /مسند الحمیدی:4/1﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے اس قدر نفع دیتا جس قدر وہ چاہتا' لیکن جب میرے علاوہ کوئی اور اس حدیث کو بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا (کہ کیا واقعی تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟) پس اگر وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا تھا' بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سچ ہی کہتے ہیں' یقیناً اُنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو بھی شخص کوئی گناہ کرتا ہے' پھر وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے' پھر وہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی بخشش فرما دیتا ہے۔

(143) ◀ متن حدیث ▶ بَرِءَ اللّٰهُ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ﴿فضائل الصحابۃ للدارقطنی:23/1﴾

حضرت جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اُس شخص سے اللہ تعالیٰ بھی برأت کا اعلان کر دیتا ہے جو حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

(144) ◀ متن حدیث ▶ تَوَلَّهُمَا' فَمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ فِي عُنُقِي۔

﴿فضائل الصحابہ للدارقطنی:18/1﴾

حضرت کثیر النواء بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابوجعفر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے متعلق سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا:

ان کو دوست بنائے' اور اس سلسلے میں جو کچھ بھی ہوگا وہ میری گردن پر ہوگا۔

(145) ◀ متن حدیث ▶ قُلْتُ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْمَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا؟ قَالَ: أَبْرَأُ مِنْهُ حَتّٰى يَتُوْبَ

کثیر النواء ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا:

ان کو دوست بنا لے میں نے کہا: آپ کی ایسے شخص کے متعلق کیا رائے ہے جو ان پر تبرا کرتا ہے (یعنی ان کے متعلق نا زیبا الفاظ بولتا ہے)؟ انہوں نے فرمایا: میں اُس سے تب تک لاتعلق رہوں گا جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

(146) ◀ متن حدیث ▶ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلُوا رُفَقَاءَ، رُفْقَةٌ مَعَ فُلَانٍ، وَرُفْقَةٌ مَعَ فُلَانٍ، قَالَ: فَنَزَلْتُ فِي رُفْقَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ مَعَنَا أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَنَزَلْنَا بِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَعْرَابِ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ حَامِلٌ، فَقَالَ لَهَا الْأَعْرَابِيُّ: إِنِّي لَأُبَشِّرُكِ أَنْ تَلِدِي غُلَامًا إِنْ أَعْطَيْتِنِي شَاةً، وَلَدَتْ غُلَامًا فَأَعْطَتْهُ شَاةً، وَسَجَعَ لَهَا أَسَاجِيعَ، قَالَ: فَذَبَحَ الشَّاةَ فَلَمَّا جَلَسُوا الْقَوْمُ يَأْكُلُونَ قَالَ رَجُلٌ: أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ الشَّاةُ؟ فَأَخْبَرَهُمْ، قَالَ: فَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ مُتَبَرِّزًا مُسْتَقْبِلًا يَتَقَيَّأُ۔ ﴿مسند احمد: 51/3 / الحلیۃ لابی نعیم: 31/1﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر پر روانہ ہوئے' پھر (ایک جگہ) مختلف چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی صورت میں پڑاؤ کیا' ایک جماعت فلاں کی تھی' ایک جماعت فلاں کی تھی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جماعت میں تھا۔ ہمارے ساتھ دیہات سے آنے والا ایک اعرابی بھی تھا۔ ہم اعرابی کے ایک ایسے گھرانے میں ٹھہرے کہ جس میں ایک حاملہ عورت تھی' اعرابی نے اُس سے کہا: اگر تم مجھے ایک بکری دے دو تو میں تمہیں بچے کی خوشخبری سناؤں گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اُس عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی اور اُس نے اعرابی کو بکری دے دی۔ اعرابی نے اس عورت کو مسجع کلمات کہے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے بکری ذبح کر لی۔ جب لوگ بیٹھ کر کھانے لگے تو ایک آدمی نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ بکری کیسی ہے؟ پھر اس نے انہیں بتلایا (کہ یہ کیسے حاصل کی ہے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ خالی جگہ میں جا کر اپنے حلق میں اُنگلیاں ڈال کرتے رہے تھے۔

﴿ تشریح ﴾ ◀ ایک ہی وزن اور ایک ہی قافیہ کے کلمات کو "مسجع کلمات" کہتے ہیں' جس طرح اشعار ہوتے ہیں۔

مزید اِس روایت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کمال تقوے و پرہیز گاری کا ثبوت ملتا ہے' اِس لئے کہ اُنہوں نے وہ بکری نا جائز طریقے سے حاصل کی تھی' جب آپ رضی اللہ عنہ کو اِس بات کا علم ہوا کہ وہ بکری نا جائز طریقہ سے حاصل کی گئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حرام گوشت کو اپنے پیٹ میں بھی رکھنا گوارا نہ کیا اور اپنے حلق میں اُنگلی مار کر اُسے پیٹ سے باہر نکال دیا۔

(147) ◀ متن حدیث ▶ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: امْدُدْ يَدَكَ نُبَايِعْكَ، قَالَ: عَلَامَ تُبَايِعُونِي؟ فَوَاللهِ مَا أَنَا بِأَتْقَاكُمْ وَلَا أَقْوَاكُمْ، أَتْقَانَا سَالِمٌ، يَعْنِي: مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأَقْوَانَا عُمَرُ، قَالَ: امْدُدْ يَدَكَ (إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا) (التوبۃ: ۴۰)، قَالَ: فَبَايَعُوهُ وَجَعَلُوا لَهُ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ، قَالَ: زِيدُونِي،

إِنَّكُمْ قَدْ مَنَعْتُمُونِي مِنَ التِّجَارَةِ وَلِي عِيَالٌ، فَزَادُوهُ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَجَعَلُوا لَهُ شَاةً كُلَّ يَوْمٍ يُطْعِمُهَا الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: طَيِّبُوا لِأَهْلِي رَأْسَهَا وَأَكَارِعَهَا، فَفَعَلُوا۔ ﴿الطبقات لابن سعد:185/3﴾

حضرت میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنا ہاتھ پھیلائیے، ہم آپ سے بیعت کریں، تو اُنھوں نے فرمایا: کس بات پر تم میری بیعت کرو گے؟ اللہ کی قسم! نہ تو میں تم سے زیادہ تقویٰ والا ہوں اور نہ ہی تم سے زیادہ طاقتور ہوں۔ ہم میں سب سے زیادہ تقویٰ والے سالم رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور ہم میں سب سے زیادہ طاقتور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُنھوں نے کہا: اپنا ہاتھ پھیلائیے (کیونکہ آپ کا ذکر تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کیا ہے:)

(إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)

"جب وہ دونوں (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"

راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے ان سے بیعت کی اور دو ہزار درہم ان کا وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وظیفہ بڑھاؤ، کیونکہ تم نے مجھے تجارت سے بھی روک دیا ہے (تاکہ میں اپنی تمام تر توجہ اُمورِ خلافت کو نمٹانے پر مرکوز کر سکوں) اور میرے بیوی بچے بھی ہیں (لہٰذا میرا اس سے گزر بسر نہیں ہوگا)۔ چنانچہ انھوں نے پانچ سو درہم بڑھا دیے اور ان کے لیے روزانہ ایک بکری کا ہدیہ بھی مقرر کر دیا جسے وہ مسلمانوں کو کھلائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا سر اور پائے میرے اہل خانہ کے لیے رکھ لینا، چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(148) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَلِيَنَا أَبُو بَكْرٍ فَمَا وَلِيَنَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ مِثْلُهُ

﴿الام للشافعی:163/1۔ معجم الصحابہ للبغوی:326﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بنے اور لوگوں میں سے کوئی بھی ان جیسا ہمارا حکمران نہیں بنا۔

(149) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ أَنْزِعُ بِدَلْوٍ، ثُمَّ أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، فِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَرْحَمُهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ، فَلَمْ يَبْرَحْ يَنْزِعُ حَتَّى اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، ثُمَّ ضَرَبَتْ بِعَطَنٍ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَزْعِ عَبْقَرِيٍّ أَحْسَنَ مِنْ نَزْعِ عُمَرَ۔

﴿صحیح البخاری:414/12 / صحیح مسلم:1860/4 / مسند احمد:368/2 / سنن الترمذی:541/4﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا' میں نے (اس سے) ایک ڈول پانی نکالا' پھر اُسے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے پکڑلیا' اُنہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے' وہ دونوں ڈول نکالنے میں (اُن میں) کچھ کمزوری سی تھی' اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے ڈول کو پکڑلیا' پھر وہ برابر پانی نکالتے رہے' یہاں تک کہ وہ ڈول بڑا ہو گیا' پھر تمام لوگ سیراب ہو گئے' میں نے کوئی ایسا زورآور شخص نہیں دیکھا جو عمر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ اچھے طریقے سے پانی نکالتا ہو۔

(150) ◄ متن حدیث ► رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ عَلَى غَنَمٍ سُودٍ، فَخَالَطَهَا غَنَمٌ عُفْرٌ، فَأَوَّلْتُ السُّودَ الْعَرَبَ، وَالْعُفْرَ مَنْ خَالَطَهُمْ مِنْ إِخْوَانِهِمْ مِنَ الْعَجَمِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ الدَّلْوَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَمَلَأَ الْحِيَاضَ، وَأَرْوَى الْوَارِدَةَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ عَبْقَرِيٍّ يَفْرِي فَرْيَ عُمَرَ۔ ﴿مسند احمد: 455/5﴾

امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان میرے احاطۂ علم میں آیا:

میں نے (خواب میں) دیکھا کہ جیسے میں سیاہ رنگ کی بکریوں کو ہانک رہا ہوں' پھر ان میں مٹیالے رنگ کی بکریاں شامل ہو گئیں۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ سیاہ رنگ کی بکریوں سے مراد عرب ہیں اور مٹیالے رنگ والیوں سے مراد عرب کے وہ عجمی بھائی ہیں جو ان میں شامل ہو گئے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (خواب میں) اسی کیفیت میں تھا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آ گئے' اُنہوں نے ڈول پکڑا اور (کنویں سے) ایک یا دو ڈول پانی نکالا' وہ کمزور (حالت میں پانی نکال رہے) تھے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے' پھر عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ڈول پکڑ لیا تو وہ ڈول بڑا ہو گیا' پھر انہوں نے حوضوں کو بھی بھر دیا اور وہاں آنے والے (لوگوں اور جانوروں) کو بھی سیراب کر دیا۔ میں نے کوئی ایسا زورآور شخص نہیں دیکھا جو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی طرح پانی نکالتا ہوں۔

(151) ◄ متن حدیث ► دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ﴿مغنی الحدیث برقم: 77﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ہمیں اسی طرح اُٹھایا جائے گا۔

(152) ◄ متن حدیث ► مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔ ﴿سنن الترمذی: 616/5﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کے لیے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں لہٰذا اہل آسمان میں سے میرے جو دو وزیر ہیں وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت مکائیل علیہ السلام ہیں اور اہل زمین میں سے جو میرے دو وزیر ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(153) ◄ متن حدیث ► مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيرَانِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ (وَلَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ عَطِيَّةَ، وَلَا أَبِي سَعِيدٍ۔) ﴿راجع الحدیث السابق﴾

حضرت ابوالحجاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث فرمایا اُس کے دو وزیر ہوتے تھے، پھر اُنہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا۔

(154) ◄ متن حدیث ► خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: إِنِّي السَّاعَةَ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَمَا رُئِيَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ۔ ﴿الطبقات لابن سعد:373/7﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُس مرض کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری) وصال فرما گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھی، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور فرمایا: یقیناً میں اِس وقت حوض پر کھڑا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بندے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) دُنیا اور اس کی زینت کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو منتخب کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اِس بات کو سمجھ نہ سکا، چنانچہ اُنہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! بلکہ ہم سب اپنے اموال، اپنی جانیں اور اپنی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور آج تک دوبارہ منبر پر دکھائی نہیں دیئے۔

(155) ◄ متن حدیث ► أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوِ اتَّخَذْتُ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ۔ ﴿مضیٰ الحدیث برقم:69﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
آگاہ رہو! یقیناً میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں' البتہ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا' بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(156) متنِ حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا اتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا۔

(مسند احمد: 423/6)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(157) متنِ حدیث أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ' وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا' وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ۔ (مصنف عبدالرزاق: 228/11)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں' البتہ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا' بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(158) متنِ حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکر صدیق) کو بناتا۔

(159) متنِ حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔

(مسند احمد: 417/7۔ مسند ابی داؤد طیالسی: 247/1)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(160) متنِ حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

(صحیح مسلم: 1855/3)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(161) متنِ حدیث سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کے لیے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں لہٰذا اہل آسمان میں سے میرے جو دو وزیر ہیں وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت مکائیل علیہ السلام ہیں اور اہل زمین میں سے جو میرے دو وزیر ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(153) ◄ متن حدیث ► مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيْرَانِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ (وَلَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ عَطِيَّةَ، وَلَا أَبِي سَعِيْدٍ۔) ﴿راجع الحدیث السابق﴾

حضرت ابو الجحاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث فرمایا اُس کے دو وزیر ہوتے تھے، پھر اُنہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا۔

(154) ◄ متن حدیث ► خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: إِنِّي السَّاعَةَ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيْكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَمَا رُئِيَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ۔ ﴿الطبقات لابن سعد: 373/7﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُس مرض کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری) وصال فرما گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھی، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور فرمایا: یقیناً میں اِس وقت حوض پر کھڑا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بندے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) دُنیا اور اس کی زینت کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو منتخب کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اِس بات کو سمجھ نہ سکا، چنانچہ اُنہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! بلکہ ہم سب اپنے اموال، اپنی جانیں اور اپنی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور آج تک دوبارہ منبر پر دکھائی نہیں دیئے۔

(155) ◄ متن حدیث ► أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوِ اتَّخَذْتُ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔ ﴿مضیٰ الحدیث برقم: 69﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
آگاہ رہو! یقیناً میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(156) متن حدیث: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا اتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا۔

{مسند احمد: 423/6}

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(157) متن حدیث: أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ۔ {مصنف عبدالرزاق: 228/11}

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(158) متن حدیث: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکر صدیق) کو بناتا۔

(159) متن حدیث: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔

{مسند احمد: 417/7۔ مسند ابی داؤد الطیالسی: 247/1}

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(160) متن حدیث: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

{صحیح مسلم: 1855/3}

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(161) متن حدیث: سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ)

(التحریم:۴)، قَالَ: أَخْيَارُ الْمُؤْمِنِينَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم:۴) (نیک اہل ایمان) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مومنوں میں سے بہترین لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿الدر المنثور:243/6﴾

(162) ﴿متن حدیث﴾ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿مضیٰ الحدیث برقم:131﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو اُن سے نچلے درجات کے لوگ اِس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم آسمان کے اُفق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو' بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے' بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

(163)......ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔ ﴿الطبقات لابن سعد:349/7﴾

(164) ﴿متن حدیث﴾ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿سنن الترمذی:607/5۔ سنن ابن ماجہ:37/1﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) بلند و بالا درجات کے حامل لوگوں کو اُن سے نچلے درجات کے لوگ اِس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم آسمان کے اُفق پر ستارے کو دیکھتے ہو' اور یقیناً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے' بلکہ اُن سے بھی اچھے ہوں گے۔

(165) ﴿متن حدیث﴾ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿مسند الحمیدی:20/2۔ مسند احمد:301/17۔ سنن الدارمی:187/3﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (عام) جنتی لوگ اونچے درجے کے جنتیوں کو اِس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو' اور یقیناً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے' بلکہ اُن سے بھی اچھے ہوں گے۔

(166) ﴿متن حدیث﴾ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿السنۃ لابن ابی عاصم:139﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
یقیناً بلند و بالا درجات والوں کو اُن سے کم تر درجے والے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن (بلند و بالا درجے والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ اُن سے بھی اچھے ہوں گے۔

(167) متن حدیث: إِنَّ أَهْلَ عِلِّيِّينَ لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿مسند احمد:18/47﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بلاشبہ عالی درجات کے حامل لوگوں کو اُن سے کم تر درجات کے حامل لوگ اِس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے کو دیکھا جاتا ہے یقیناً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُنہیں میں سے ہوں گے، بلکہ اُن سے بھی زیادہ بہتر ہوں گے۔

(168) متن حدیث: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿راجع برقم:131﴾

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو اُن سے کم تر درجات کے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُنہیں میں سے ہوں گے، بلکہ اُن سے بھی زیادہ بہتر ہوں گے۔

(169) متن حدیث: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿سنن الترمذی:5/607 / مسند ابی یعلی الموصلی:2/473﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک بلند و بالا درجات والوں کو اُن سے کم تر درجات والے جنتی لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح تم روشن ستارے کو دیکھتے ہو بے شک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُنہیں میں سے ہوں گے، بلکہ اُن سے بھی زیادہ بہتر ہوں گے۔

(170) متن حدیث: تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللّٰهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي۔ ﴿مسند احمد:3/59 / سنن الترمذی:5/663 / المستدرک للحاکم:3/110 / مجمع الزوائد للہیثمی:9/163 / المعجم الکبیر للطبرانی:3/200﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مَیں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تم جب تک ان کے ساتھ مضبوطی سے منسلک رہو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب (قرآنِ کریم) اور میرے اہل بیت۔

(171) متنِ حدیث مَا مَرَرْتُ بِدَارِ الْقَصَّارِيْنَ إِلَّا ذَكَرْتُ يَوْمَ الْجَمَاجِمِ۔
﴿السنۃ لابی بکر بن الخلال: 467/2﴾

حضرت ابوالحجاف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا:
میں جب بھی دھوبیوں کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوں تو مجھے کھوپڑیوں کا دن (یعنی جنگ جمل کا دن) یاد آ جاتا ہے۔

(172) متنِ حدیث إِنَّمَا هُوَ حُبٌّ وَبُغْضٌ، وَرِضًى وَسُخْطٌ ﴿الطبقات لابن سعد: 394/6﴾

حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
یہ (یعنی جنگ جمل کا دن) تو بس محبت و نفرت اور رضامندی و ناراضگی کا تھا۔

(173) متنِ حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِحْتِلَامِ۔ ﴿سنن الترمذی: 186/1﴾

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
احتلام کے مسئلے میں پانی، پانی سے ہے۔

(174) متنِ حدیث إِذَا رَأَى الرَّجُلُ كَأَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ مَاءً فَلَا يَغْتَسِلُ۔
﴿ذکرہ الشاکر فی التعلیق علی الترمذی: 190/1﴾

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
جب آدمی دیکھے کہ اُس کو احتلام کی کیفیت لگ رہی ہے، لیکن اُسے پانی (مادہ منویہ) دکھائی نہ دے تو وہ غسل نہ کرے

(175) متنِ حدیث سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ: كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ۔ ﴿مسند احمد: 156/5 / موارد الظمآن: 581 / مجمع الزوائد للہیثمی: 98/10 / المستدرک للحاکم: 517/1﴾

حضرت ابوبشیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھتے سنا تو فرمایا: یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے خزانہ ہیں۔

(176) متنِ حدیث يَا سَالِمُ، تَوَلَّهُمَا وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا، فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى، قَالَ: وَقَالَ لِي جَعْفَرٌ: يَا سَالِمُ، أَبُو بَكْرٍ جَدِّي، أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ؟ قَالَ: وَقَالَ: لَا نَالَتْنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ

لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا۔ ﴿فضائل الصحابہ للدارقطنی: 18/1﴾

◆ حضرت سالم بن ابوحفصہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر اور جعفر رضی اللہ عنہم سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا:

اے سالم! ان دونوں سے دوستی رکھ اور ان کے دشمن سے علیحدگی کا اعلان کر' کیونکہ یقیناً وہ دونوں ہدایت کے امام تھے۔ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے دادا جان ہیں' کیا آدمی اپنے دادا کو گالی دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے (مزید فرمایا: اگر میں ان دونوں سے دوستی نہیں رکھوں گا اور ان کے دشمن سے علیحدگی کا اعلان نہیں کروں گا تو روزِ قیامت مجھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

(177) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْمَوْسِمِ' فَلَمَّا سَارَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي أَثَرِهِ بِآيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ بَرَاءَةَ' فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ' مَا لِي؟ قَالَ: خَيْرٌ' أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ' وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ' قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَضِيتُ۔

﴿سنن الترمذی: 275/5۔ زیاردات المسند: 151/1۔ فتح الباری لابن حجر: 318/8﴾

◆ حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ روانہ ہوگئے تو اُن کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات دے کر بھیجا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو اُنہوں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کیا ہوا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے ہو' آپ غار میں بھی میرے ساتھی تھے اور حوضِ کوثر پر بھی میرے ساتھی ہوگے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) میں راضی ہوگیا ہوں۔

(178) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَلَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَوَّاهًا مُنِيبَ الْقَلْبِ' أَلَا وَإِنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللّٰهَ فَنَصَحَهُ۔ ﴿مضیٰ الحدیث برقم: 112﴾

◆ حضرت ابوسریحہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

سنو! بے شک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت نرم دل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے تھے' بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔

(179) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ' وَقَالَ مَرَّةً: نَظَرَ' إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ' مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟۔

﴿مضیٰ الحدیث برقم: 23﴾

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم غار میں تھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر اِن (دشمنوں یعنی مشرکین مکہ) میں سے کسی (ایک) نے (بھی) اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو لازماً اُن کی اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف) ہم پر بھی نظر پڑ سکتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

(180) ◀ {متن حدیث} ▶ هَذَانِ سِدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ - {مضیٰ الحدیث برقم:93}

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ)' نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(181) ◀ {متن حدیث} ▶ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ غَدِيرًا فَفَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لِيَسْبَحْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ إِلَى صَاحِبِهِ، فَسَبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى صَاحِبِهِ، حَتَّى بَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَسَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ حَتَّى احْتَضَنَهُ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنَّهُ صَاحِبِي كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

{مجمع الزوائد للہیثمی: 44/9 / الصواعق المحرقہ للہیثمی: ص:73}

حضرت ابن ابوملیکہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ایک چھوٹی سی نہر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا' پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر تیراکی کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر تیرنے لگا' یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ مل کر تیرنا شروع کیا' یہاں تک کہ اُن کو بغل میں لے لیا' پھر فرمایا: اگر میں اِس اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا' لیکن یہ میرے ساتھی ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(182) ◀ {متن حدیث} ▶ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَا طَرِيقَ ثَوْرٍ، فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَمْشِي خَلْفَهُ وَيَمْشِي أَمَامَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَافُ أَنْ تُؤْتَى مِنْ خَلْفِكَ فَأَتَأَخَّرُ، وَأَخَافُ أَنْ تُؤْتَى مِنْ أَمَامِكَ فَأَتَقَدَّمُ، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَقُمَّهُ، قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى جُحْرًا فَأَلْقَمَهَا

قَدَمَهُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ كَانَتْ لَسْعَةٌ أَوْ لَدْغَةٌ كَانَتْ بِي. ﴿مضی الحدیث برقم: 22﴾

حضرت ابن ابوملیکہ رحمۃ اللہ علیہ ہی فرماتے ہیں:

جب حضور نبی کریم ﷺ ہجرت کے لیے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، آپ دونوں غارِ ثور کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی آپ ﷺ کے پیچھے چلنے لگتے اور کبھی آپ ﷺ کے آگے چلنے لگتے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ! جب مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ آپ ﷺ کو پیچھے سے نہ کوئی آ کر تکلیف پہنچائے تو میں پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب مجھے یہ خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو آگے سے نہ کوئی آ کر تکلیف پہنچائے تو میں آگے چلنا شروع ہو جاتا ہوں۔ پھر جب آپ دونوں غار میں پہنچ گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ! آپ ﷺ یہیں ٹھہریئے، میں غار کی صفائی کرلوں۔

ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا تو اُس پر اپنا پاؤں رکھ کر اُسے بند کر دیا، اور فرمایا: یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ! اگر کوئی (موذی چیز) کاٹ لے یا ڈس لے تو مجھے ہی ڈسے۔

(183) ﴿متن حدیث﴾ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ، قَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ، وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا عَلَيْهَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا، فَطَلَبَهُ فَأَدْرَكَهُ فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: يَا هَذَا، اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، قَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ

﴿صحیح البخاری: 552/2۔ صحیح مسلم: 1857/4۔ مسند احمد: 245/2۔ سنن الترمذی: 615/5۔ مسند الحمیدی: 454/22﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

ایک شخص گائے کو ہانکنے لیے جارہا تھا، پھر وہ اُس پر سوار ہو گیا اور اُسے مارنے لگا، اُس گائے نے کہا: ہم جانور سواری کرنے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے، بلکہ ہمیں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سُبْحَانَ اللّٰہ! گائے باتیں کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اُس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔

اِسی طرح ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور اُن میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہا اُس کے پیچھے بھاگا اور اُسے پکڑ کر اُس سے بکری چھڑا لی، بھیڑیے نے کہا: اے آدمی! آج تو نے مجھ سے یہ بکری چھڑا لی ہے، لیکن درندوں والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی حفاظت کرنے والا

نہیں ہوگا۔لوگوں نے کہا:سُبْحَانَ اللهِ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تے۔

(184) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ دَخَلَتِ امْرَأَةُ النَّارَ فِي هِرٍّ أَوْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهُ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهُ وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهُ فَيَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، ثُمَّ مَاتَ وَشَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَلَيْسَ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَبَيْنَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنِّي لَسْتُ لِهٰذَا خُلِقْتُ إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ، وَيَشْهَدُ عَلَى ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَلَيْسَ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا، فَأَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَنَزَعَهَا مِنْهُ، وَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: يَا هٰذَا، نَزَعْتَهَا مِنِّي الْيَوْمَ، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ وَيَشْهَدُ عَلَى ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَيْسَ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ۔

﴿صحیح البخاری:41/5 /صحیح مسلم:2110/4 /مسند احمد:269/2 /سنن ابن ماجہ:402/1 /سنن النسائی:139/3﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی' اُس نے اُسے باندھ رکھا تھا' نہ تو اُسے خود کچھ کھلاتی اور نہ ہی اُسے کھول دیتی کہ وہ زمین (پر گھوم پھر) کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی' پھر وہ بلی مرگئی اور اِس بات پر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم گواہ ہیں' حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہ تھے۔

اِسی طرح ایک آدمی گائے پر سوار ہو گیا تو اُس نے آدمی کی طرف متوجہ ہو کر کہا: مجھے اِس لیے نہیں پیدا کیا گیا' بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے' اِس بات پر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم بھی گواہ ہیں' حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم وہاں موجود ہی نہ تھے۔

ایسے ہی ایک آدمی اپنی بکریوں میں موجود تھا تو ایک بھیڑیا آیا اور اُس کی بکریوں میں سے ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ وہ آدمی اُس کے پیچھے بھاگا اور اُس سے بکری چھین لایا۔ بھیڑیے نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا: اے آدمی! آج تو نے یہ بکری مجھ سے چھڑا لی ہے' لیکن درندوں والے دن اِسے کون بچائے گا' جس دن میرے علاوہ اِن کا اور کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہوگا' اِس بات پر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم بھی گواہ ہیں' حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم وہاں موجود نہ تھے۔

(185) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ رَجُلٌ مِنْ آلِ رَبِيعَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حِينَ اسْتُخْلِفَ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ حَزِينًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَأَقْبَلَ عَلَى عُمَرَ يَلُومُهُ قَالَ: أَنْتَ كَلَّفْتَنِي هٰذَا، وَشَكَا إِلَيْهِ الْحُكْمَ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْوَالِيَ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ الْحَقَّ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ الْحَقَّ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ؟ قَالَ: فَكَأَنَّهُ سَهَّلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ عُمَرَ۔

﴿المطالب العالیہ:2/319/مسند ابو عوانہ:4/12/السنن الکبریٰ للبیہقی﴾

حضرت موسیٰ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ اپنے گھر میں، گہری سوچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی کیفیت میں بولے: آپ نے ہی مجھے اِس ذِمہ داری میں پھنسایا ہے اور اُنہوں نے ان سے لوگوں کے مابین فیصلوں کا شکوہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب حکمران کامل کوشش کے ساتھ حق بات تک پہنچ جائے تو اُسے دوہرا اجر ملتا ہے لیکن اگر وہ پوری کوشش کے باوجود حق بات جاننے میں غلطی کر بیٹھے تو اُسے ایک اجر مل ہی جاتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: لگتا ہے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اِس حدیث نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مشکل کو آسان کر دیا۔

(186) ﴿متنِ حدیث﴾ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسْرَى؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَوْمُكَ وَأَهْلُكَ اسْتَبْقِهِمْ وَاسْتَتِبْهُمْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَقَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَثَلُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: (فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) (إبراهيم:٣٦) وَمَثَلُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ عِيسَى قَالَ: (إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة:١١٨)

﴿مسند احمد:1/383/سنن الترمذی:4/213/سنن ابی داؤد:3/61/المستدرک للحاکم﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز ارشاد فرمایا:

تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لوگ ہیں، ان سے توبہ کروا کر چھوڑ دیجئے، شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرما لے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے، اُنہوں نے بھی فرمایا تھا:

(فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)

''جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔''

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی بھی ہے، اُنہوں نے فرمایا:

(إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)

''(الٰہی) اگر تو انہیں عذاب دے گا تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا تو بے شک تو غلبے اور حکمت والا ہے''

(187) ◄ ﴿سند اور متن حدیث﴾ ◄ حدثنا عبدالله ثنا أبی نا معاوية هو ابن عمرو قال : نا زائدة فذكر نحوه۔ ﴿انظر تخریج الحدیث السابق﴾

حضرت امام زائدہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

(188) ◄ ﴿سند اور متن حدیث﴾ ◄ حدثنا عبدالله ، قال : حدثنی أبی ، قال : نا حُسَيْن قال :ناجرير يعنی ابن حازم عن الأعمش فذكر نحوه ۔ ﴿انظر تخریج الحدیث السابق﴾

حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مثل بیان کیا ہے۔

(189) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَمَنْ قَالَ سِوَى ذٰلِكَ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي۔ ﴿ھدی الساری لابن حجر: ص:397﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: آگاہ رہو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں' لہٰذا میرے یہاں کھڑے ہونے کے بعد جو شخص اس کے علاوہ کوئی بات کہے گا تو وہ بہتان طراز ہوگا' اور اُسے وہی سزا ملے گی جو بہتان لگانے والے کی ہوتی ہے۔

(190) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَأَتَى عُمَرُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ۔

﴿مسند احمد: 21/1 / سنن النسائی: 74/2 / المستدرک للحاکم: 67/3 / السنۃ لابن ابی عاصم: 112 / کنز العمال: 655/5﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ فرما گئے تو انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم جانتے نہیں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو امامت کرائیں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم میں سے کون اپنے آپ کو اِس لائق سمجھتا ہے کہ وہ خود کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مقدم کرے؟ انصار نے کہا: ہم اِس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

مانگتے ہیں کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر مقدم ہوں۔

(191) ◀ متن حدیث ▶ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ فَأَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْمِهِ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُونَ، وَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرُعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ، فَمَا مِنْهُمْ إِنْسَانٌ إِلَّا وَقَدْ وَاتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا إِلَّا بِلَالٌ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللّٰهِ، وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ فَأَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ، فَأَخَذُوا يَطُوفُونَ بِهِ شِعَابَ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُولُ أَحَدٌ أَحَدٌ۔

﴿مسند احمد: 404/1 / سنن ابن ماجہ: 53/1 / المستدرک للحاکم: 284/3 / دلائل النبوۃ للبیہقی: 56/2﴾

حضرت زِر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے پہلے اِسلام کا اِظہار کرنے والے سات حضرات ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر' عمار' ان کی والدہ سمیہ' صہیب' بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب کے ذریعے (مشرکین کی اذیتوں سے) محفوظ رکھا' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کے ذریعے محفوظ رکھا اور باقی جو حضرات تھے انہیں مشرکین نے پکڑ لیا' اُنہیں لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا' چنانچہ اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس نے مشرکین کے مطلب کی بات نہ کہہ دی ہو' سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور ان کی نظر میں بھی ان کی کوئی قدر نہ تھی۔ کافروں نے انہیں پکڑ کر بچوں کے حوالے کر دیا' وہ انہیں مکہ کی گھاٹیوں میں لیے پھرتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد پکارتے جاتے تھے۔

(192) ◀ متن حدیث ▶ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔

﴿صحیح البخاری: 57/5 / مسند احمد: 25/7﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(193) ◀ متن حدیث ▶ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا۔ ﴿صحیح مسلم: 1855/4 / مسند احمد: 243/7 / السنن الکبریٰ للنسائی: 294/7﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا' البتہ وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں' اور بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے۔

(194) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ، وَيَسْأَلُ عَنْهَا، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نُبُوَّةٌ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ۔ ﴿مسند احمد:44/5 /سنن ابی داود:208/4 /المستدرک للحاکم:71/3 /مجمع الزوائد للہیثمی:58/9﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے خواب پسند ہوا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے متعلق پوچھتے بھی تھے' ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ ایک آدمی نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ ایک ترازو کو آسمان سے اُتارا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پلڑا بھاری رہا' پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو تولا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک گیا' پھر ترازو کو اُٹھا لیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خواب سن کر کبیدہ خاطر ہو گئے اور فرمایا: نبوت ہے' پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

(195) حدثنا عبداللّٰه 'قال: حدثنیه أبی 'عفان 'قثنا حماد بن سلمة 'قثنا علی بن زید عن عبد الرحمن بن ابی بكرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه ﴿انظر تضریح الحدیث السابق﴾

❁ ⬥ ❁ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

(196) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ۔ ﴿مضیٰ الحدیث برقم:214/1﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا:

یہ دونوں' نبیوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(197) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ۔ ﴿السنن الکبریٰ للنسائی:407/9﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں' عمر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں۔

(198) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي، يَعْنِي أَبَا

بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَهَدْيَ عَمَّارٍ، وَعَهْدَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔

﴿مسند احمد:399/5 / سنن الترمذی:610/5 / سنن ابن ماجہ:37/1 / مسند الحمیدی:214/1﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نہیں جانتا کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا' لہٰذا تم ان کی اقتدا کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے' یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم' اور عمار کی راہنمائی اور ابن اُم عبد کے عہد کو (لازم پکڑنا)۔

(199) متن حدیث إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ سَابِقًا مُبَرِّزًا۔ ﴿زیادات الزھد لعبداللہ بن احمد:ص:111﴾

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

بے شک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سبقت لے جانے والے نمایاں شخص ہیں۔

(200) متن حدیث هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ ﴿مضی الحدیث برقم:93﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا:

یہ دونوں' عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(201) متن حدیث مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ۔ ﴿مضی الحدیث برقم:24﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جتنا فائدہ ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے اتنا فائدہ ہمیں کسی مال نے نہیں دیا۔

(202) متن حدیث أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔ ﴿مضی الحدیث برقم:93﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی رضی اللہ عنہ! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

(203) متن حدیث قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْتَخْلِفْ أَحَدًا، وَلَوْ كَانَ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا اسْتَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ۔ ﴿مسند احمد:63/6﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ (ظاہری) پردہ فرما گئے اور آپ ﷺ نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا' لیکن اگر آپ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو (یقیناً) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مقرر کرتے۔

(204) ◀ متنِ حدیث ▶ عَسِمِعْتُ عَائِشَةَ، وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا۔ ﴿صحیح مسلم:1856/4﴾

حضرت ابن ابوملیکہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا: اگر رسول اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو کسے کرتے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر اُن سے پوچھا گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر اُن سے پوچھا گیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو۔ بس آپ نے یہیں تک بتایا۔

(205) ◀ متنِ حدیث ▶ لَمَّا كَانَ وَجَعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَ: ادْعُوا لِي أَبَا بَكْرٍ وَابْنَهُ، فَلْيَكْتُبْ لِكَيْلَا يَطْمَعَ فِي أَمْرِ أَبِي بَكْرٍ طَامِعٌ، وَلَا يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ، ثُمَّ قَالَ: أَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ۔ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ مَرَّةً: وَالْمُؤْمِنُونَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَبَى اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُونَ، وَقَالَ مَرَّةً: وَالْمُؤْمِنُونَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَبِي، فَكَانَ أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ۔ ﴿مسند ابی داود الطیالسی:186/2۔ السنۃ لابن ابی عاصم:113﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ اُس تکلیف میں مبتلا تھے جس میں آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تھا (یعنی آپ ﷺ نے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تھا)' آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اُن کے صاحبزادے کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور انہیں (میری نصیحت) لکھ لینی چاہیے' تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے معاملے میں کسی طمع کرنے والے کو کوئی طمع نہ رہے اور کسی خواہش رکھنے والے کی خواہش نہ رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس بات کا اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں نے (اور مؤمل نے کہا کہ مومنوں!) نے (اختلاف کا) انکار کر دیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں نے (اور ایک روایت کے مطابق مومنوں نے) اختلاف کر دیا (اور سب نے مان لیا کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ) میرے والد ہی ہوں گے' چنانچہ میرے والد ہی بنے' اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

(206) ◀ متنِ حدیث ▶ يَطْلُعُ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصَّوْرِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا، فَطَلَعَ عَلِيٌّ۔ ﴿مسند احمد:331/3 / المستدرک للحاکم:34/3 / مجمع الزوائد للہیثمی:57/9﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کھجوروں کے اس جھنڈ کے نیچے سے ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ! اگر تیری چاہت شامل ہو تو یہ آدمی علی ہو۔ پھر (ایسا ہی ہوا کہ) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔

(207) ◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَشٍّ مِنْ حُشَّانِ الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: قُمْ فَائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَقُمْتُ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: قُمْ فَائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَقُمْتُ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ خَفِيْضُ الصَّوْتِ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: قُمْ فَائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى، فَقُمْتُ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صَبْرًا حَتَّى جَلَسَ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: فَأَنَا، قَالَ: أَنْتَ مَعَ أَبِيْكَ۔ «التاریخ الکبیر للبخاری: 172/1»

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ایک صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور ساتھ ہی انہیں جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ میں اُٹھا اور انہیں اجازت دی اور دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے' چنانچہ میں نے اُنہیں جنت کی بشارت سنائی' وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے' یہاں تک کہ بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے' اُنہوں نے بھی اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور ساتھ ہی انہیں جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ چنانچہ میں اُٹھا اور انہیں اندر آنے کی اجازت دی' دیکھا تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے' میں نے اُنہیں جنت کی بشارت سنائی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے' یہاں تک کہ بیٹھ گئے' پھر ایک اور صاحب تشریف آئے جن کی آواز بہت دھیمی سی تھی' اُنہوں نے بھی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُٹھو اور انہیں بھی اندر آنے کی اجازت دے دو اور انہیں آزمائشوں کے بدلے میں جنت کی خوشخبری دے دو۔ میں اُٹھا اور انہیں بھی اندر آنے کی اجازت دی' دیکھا تو وہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے اُنہیں آزمائشوں کے بدلے میں جنت کی خوشخبری سنائی تو وہ کہنے لگے: اے اللہ! صبر کی توفیق عطا فرمانا۔ وہ بھی آ کر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنے متعلق عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کے ساتھ ہو گے۔

(208) ◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي حَائِطٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

' فَانْطَلَقْتُ ' فَإِذَا هُوَ عُمَرُ ' فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ ' فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتّٰى جَلَسَ ' ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَسَلَّمَ ' فَقَالَ: اذْهَبْ فَائْذَنْ لَهُ ' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ ' قَالَ: فَانْطَلَقْتُ ' فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ ' فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ ' فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَبْرًا حَتّٰى جَلَسَ۔

﴿مصنف عبدالرزاق:230/11۔ مسند احمد:393/4۔ سنن الترمذی:631/5﴾

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا' ایک صاحب تشریف آئے اور اُنہوں نے سلام کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اُنہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور اُنہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا اور دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ مَیں نے کہا: اندر آ جایئے اور جنت کی خوشخبری لیجئے۔ وہ بیٹھنے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُنہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور اُنہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ مَیں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اندر آ جایئے اور جنت کی خوشخبری لیجئے۔ وہ بھی بیٹھنے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے سلام کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اُنہیں اجازت دے دو اور اُنہیں سخت آزمائشوں پر جنت کی خوشخبری سنا دو۔ چنانچہ میں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اندر آ جایئے اور سخت آزمائشوں پر جنت کی خوشخبری لیجیے' وہ بیٹھنے تک مسلسل یہی کہتے رہے: اے اللہ! صبر کی توفیق دینا۔

(209) ﴿متن حدیث﴾ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ ' وَبِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ ' فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ ' فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ ' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ' قَالَ: فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ ' قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ' ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ ' فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ ' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ' فَإِذَا هُوَ عُمَرُ ' فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ۔ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔ ﴿صحیح البخاری:48/6۔ الادب المفرد للبخاری:ص:335﴾

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرے ہیں:

مَیں ایک باغ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' جسے آپ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ پھر ایک صاحب آئے اور اُنہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے' چنانچہ میں نے دروازہ کھول دیا اور اُنہیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے' اُنہوں نے بھی دروازہ کھلوانا چاہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت سنا دو' دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ مَیں نے اُن کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی

بشارت سنائی۔ پھر راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی۔

(210) ◄ متن حدیث ► وَاللّٰهِ لَنَزَلَتْ خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اللہ کی قسم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت آسمان سے نازل ہوئی ہے۔

(211) ◄ متن حدیث ► دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: بِلَالٌ، فَمَضَيْتُ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَذَرَارِيُّ الْمُسْلِمِيْنَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ، فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ أُتِيْتُ بِكِفَّةٍ فَوُضِعْتُ فِيْهَا وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ، فَرَجَحْتُ بِهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيْءَ بِجَمِيْعِ أُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ أُتِيَ بِعُمَرَ، فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيْءَ بِجَمِيْعِ أُمَّتِي فَوُضِعُوا، فَرَجَحَ عُمَرُ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي رَجُلًا رَجُلًا۔

(مسند احمد: 259/5۔ مجمع الزوائد للہیثمی: 59/9۔ مسند ابوداود الطیالسی: 142/2)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے آواز سنائی دی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں آگے چل دیا تو دیکھا کہ اکثر جنتی غریب مہاجرین اور مسلمانوں کے بچے تھے۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی (پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے سے نکلے۔ جب میں دروازے کے پاس تھا تو میرے پاس ترازو کا ایک پلڑا لایا گیا اور مجھے اُس میں رکھ دیا گیا' دوسرے پلڑے میں میری ساری اُمت کو رکھ دیا گیا' ان کے مقابلے میں میرا پلڑا جھک گیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور اُنہیں ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور باقی ساری اُمت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی ہو گیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لایا گیا' اُنہیں ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور باقی تمام اُمت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہو گیا اور میرے سامنے میری اُمت کا ایک ایک آدمی پیش کیا گیا۔

(212) ◄ متن حدیث ► إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَأَهْلَ عِلِّيِّيْنَ، لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ (مضی برقم: 212)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِس میں شک نہیں کہ اونچے درجات اور اُن پر جلوہ افروز لوگوں کو اُن سے نچلے درجات کے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن میں سے ہوں گے۔

(213) ◄ متن حدیث ► مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ ، هٰذَا خَيْرٌ فَتَعَالَ ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ الرَّيَّانِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، مَا عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ۔ ﴿مضی برقم:32﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال سے جوڑا خرچ کیا تو اُسے جنت میں یوں بلایا جائے: اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے، اِس طرف آ۔ چنانچہ جو شخص نمازی ہوگا اُس کو ''بَابُ الصَّلوٰة'' سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہوگا اس کو ''باب الجهاد'' سے بلایا جائے گا، جو صدقہ و خیرات کرنے والا ہوگا اُس کو ''بَابُ الصَّدَقَه'' سے بلایا جائے گا اور جو روزے دار ہوگا اُس کو روزے کے دروازے ''الرَّيَّان'' سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! جو شخص ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازے) سے بلایا جائے گا مجھے اِس سے بحث نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! مجھے اُمید ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں گے۔

(214) ◄ متن حدیث ► عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ ، قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

﴿السنة الابن ابی عاصم:120۔ الکوکب النیر ات:ص:98﴾

حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا... پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ... پھر فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

(215) ◄ متن حدیث ► سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ فَقَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ ﴿صحیح ابن خزیمۃ:1241 / السنن الکبریٰ للبیہقی:60/2﴾

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

میں سے محبوب کون شخص تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(216) ◀ متن حدیث ▶ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتُورًا ' أَوْ فَتَحَ بَابًا ' فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ' فَرَأَى النَّاسَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ يُصَلُّوْنَ ' فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَؤُمَّهُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِهِ۔ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ ' مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ مِنْكُمْ مِنْ بَعْدِي فَلْيَتَعَزَّ عَنْ مُصِيبَتِهِ بِي ' فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَابُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدِي بِمِثْلِ مُصِيبَتِهِ بِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

﴿المعجم الصغیر للطبرانی: 220/1۔ مجمع الزوائد للہیثمی: 37/9۔ الزہد لابن المبارک: 77﴾

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں پردہ ہٹایا' یا دروازہ کھولا تو لوگوں کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھتے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی اور فرمایا: الحمدللہ! یقیناً کسی نبی نے اس وقت تک وصال نہیں فرمایا جب تک کہ اُن کی اُمت میں سے کسی آدمی نے اُن کی امامت نہ کرادی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اے لوگو: میرے بعد تم میں سے جس بھی شخص پر کوئی مصیبت آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی مصیبت میں مجھے یاد کر کے حوصلہ رکھے' کیونکہ میرے بعد میری اُمت میں سے کسی بھی شخص پر میری (مصیبت) جیسی مصیبت نہیں آئے گی۔

(217) ◀ متن حدیث ▶ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ ' فَنَزَلَ بِأَبِي مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِيَاتِ لَهَاضَهَا ' ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَاشْرَأَبَّ النِّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ ' فَوَاللّٰهِ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي نُقْطَةٍ إِلَّا طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَعَنَائِهَا۔ ﴿المطالب العالیۃ: 252/3﴾

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا) تو (اکثر) عرب مرتد ہونے لگے اور مدینے میں نفاق پھیلنے لگا' اگر گڑے ہوئے مضبوط پہاڑوں پر بھی وہ آفتیں اُترتیں جو میرے والد پر اُتریں تو انہیں بھی توڑ ڈالتیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں کا اِسلام کے بارے میں ایک نقطے کا بھی اختلاف ہو جاتا تو میرے والد پورے اہتمام اور بڑی جلدی کے ساتھ وہاں جا پہنچتے۔

(218) ◀ متن حدیث ▶ قَدْ ضَرَبُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ ' فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ فَجَعَلَ يُنَادِي: وَيْلَكُمْ (أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ)(غافر: ۲۸) ؟ قَالُوا: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ۔ ﴿صحیح البخاری: 10/5﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس قدر مارا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو گئے۔ یہ دلخراش منظر دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پکارنے لگے: تم ہلاک و برباد ہو جاؤ! کیا تم ایک شخص کو صرف اس وجہ سے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ ابوقحافہ کا بیٹا ہے۔

(219) ◀ متن حدیث ▶ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا ' وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ: رَأَى اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ ' فَقَالَ أَصْحَابُهُ: قُلْنَا فِي أَنْفُسِنَا: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ' قَالَ: رَأَيْتُ دَلْوًا هَبَطَ مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَشْرَ جُرَعٍ ' ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَا بَكْرٍ ' فَشَرِبَ مِنْهُ جُرْعَتَيْنِ وَنِصْفٍ ' ثُمَّ نَاوَلَهُ عُمَرَ فَشَرِبَ مِنْهُ عَشْرَ جُرَعٍ وَنِصْفٍ ' ثُمَّ نَاوَلَهُ عُثْمَانَ فَشَرِبَ مِنْهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ جُرْعَةً وَنِصْفَ جُرْعَةٍ ' ثُمَّ رُفِعَ الدَّلْوُ إِلَى السَّمَاءِ۔

﴿مسند احمد: 21/5۔ سنن ابی داؤد: 208/4﴾

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کا تذکرہ کیا کہ گزشتہ رات ایک نیک آدمی نے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ہم نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ (نیک آدمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک ڈول دیکھا جو آسمان سے اُترا اُس میں سے رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس گھونٹ پیئے' پھر وہ ڈول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیا' اُنہوں نے اُس میں سے اڑھائی گھونٹ پیئے' پھر انہوں نے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دیا' اُنہوں نے اُس میں سے ساڑھے دس گھونٹ پیئے' پھر اُنہوں نے وہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو دے دیا' اُنہوں نے اُس میں سے ساڑھے بارہ گھونٹ پیئے' پھر اُس ڈول کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔

(220) ◀ متن حدیث ▶ وُزِنَ أَصْحَابُنَا اللَّيْلَةَ ' وُزِنَ أَبُوبَكْرٍ فَوَزَنَ ' ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ ' ثُمَّ وُزِنَ عُثْمَانُ فَخَفَّ ' وَهُوَ صَالِحٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ ﴿مسند احمد: 63/4 / السنۃ لابن ابی عاصم: 110﴾

حضرت عرفجہ اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز فجر کی نماز پڑھائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

عَنْ عَرْفَجَةَ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ ' ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ:

گزشتہ رات ہمارے اصحاب کا وزن کیا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ وزنی ہو گئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ وزنی ہو گئے' پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ ذرا ہلکے رہے' جب کہ وہ بہت نیک ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

(221) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ﴿مضیٰ ابرقم:77-151﴾

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کا سہارا لیے ہوئے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔

(222) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهٖ۔

﴿صحیح البخاری:167/2۔ صحیح مسلم:316/1۔ مسند احمد:336/5۔ سنن النسائی:77/2﴾

◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے اِدھر اُدھر توجہ نہیں پھیرتے تھے۔

(223) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَا كَانَ مَنْزِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَمَنْزِلَتِهِمَا مِنْهُ السَّاعَةَ۔ ﴿الزھد الاحمد:111 / تاریخ عمر لابن الجوزی:51﴾

◆ حضرت ابن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا مقام تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جس طرح آج اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے شرف حاصل ہے۔

(224) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فِي رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَرْوَى فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنٍ۔ ﴿صحیح مسلم:1862/4۔ سنن الترمذی:541/4۔ مسند احمد:104/2﴾

◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ (ایک جگہ) جمع ہیں' پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا' ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری سی تھی' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) اُٹھے تو اُس ڈول نے ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر لی' میں نے کوئی شہ زور اور طاقتور نہیں دیکھا کہ جس نے اتنی مہارت سے پانی نکالا

ہو، یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لیے۔

(225) ◄ متن حدیث ► أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ، وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، فَحَيَّاهُ الْمُغِيرَةُ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا يَا مُغِيرُ بْنُ شُعْبَ؟ ثَلَاثًا، أَلَا أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ وَلَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ، وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرْوِي عَلَيْهِ كَذِبًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ، أَنَّهُ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ سَمَّيْتُهُ، فَرَجَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، مَنِ التَّاسِعُ؟ قَالَ: أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ۔ ﴿مسند احمد: 187/1- السنۃ لابن ابی عاصم: 141﴾

حضرت ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مسجد اکبر میں موجود تھے اور اُن کے پاس دائیں بائیں کوفہ کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے' ایک صاحب تشریف لائے' جنہیں سعید بن زید کے نام سے پکارا جارہا تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو خوش آمدید کہا اور چارپائی پر اپنے پاؤں کی جانب بٹھالیا۔ پھر ایک کوفی شخص آیا اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کر کے گالیاں بکنے لگا' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ آدمی کس کو گالیں دے رہا ہے؟ آپ نے تین مرتبہ یہ پوچھا۔ کیا میں یہ نہیں سن رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو آپ کے سامنے گالیاں دی جارہی ہیں اور آپ نے نہ تو روکا ٹوکا اور نہ ہی آپ کو کچھ فرق پڑا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر گواہی دیتا ہوں' جس کو میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی جھوٹی بات منسوب نہیں کروں گا کہ کل قیامت کے روز جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملیں اور اس کے بارے میں پوچھیں۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہے' عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہے' علی رضی اللہ عنہ جنتی ہے' عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہے' طلحہ رضی اللہ عنہ' زبیر رضی اللہ عنہ' عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (پھر سیدنا سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:) اگر میں نویں (جنتی) مسلمان کا نام بھی لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں' مسجد میں موجود لوگ بے قرار ہو گئے اور انہیں اللہ کی قسم دے کر کہنے لگے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی! نواں کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مومنوں میں سے نواں شخص میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں ہیں۔

(226) ◄ متن حدیث ► لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

بَكْرٍ: ائْتِنِي بِكَتِفٍ أَوْ لَوْحٍ حَتَّى أَكْتُبَ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَقُومَ، قَالَ: أَبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُخْتَلَفَ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ۔ ﴿مضیٰ برقم:205﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: میرے پاس کوئی تختی لاؤ' تاکہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک تحریر لکھ دوں' جس پر اختلاف نہ کیا جائے' جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ اور مومنوں نے اس بات کا انکار کر دیا کہ آپ پر اختلاف کیا جائے گا۔ (یعنی سب ہی آپ کو قبول کرلیں گے)

(227) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ► ادْعُ لِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَكْتُبْ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ مَا حَيِيتُمْ، ثُمَّ قَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ يَخْتَلِفَ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ۔ ﴿مسند ابی داؤد الطیالسی:168/2﴾

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلا کر لاؤ' تاکہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ جب تک تم لوگ زندہ رہو' اس پر اختلاف نہ کیا جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ مومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اختلاف کریں۔

(228) ◄ ﴿متن حدیث﴾ ► إِنِّي رَأَيْتُ آنِفًا كَأَنِّي أُتِيتُ بِالْمَقَالِيدِ وَالْمَوَازِينِ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهِيَ الْمَفَاتِيحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِينُ فَهِيَ مَوَازِينُكُمْ هٰذِهِ، فَرَأَيْتُ كَأَنِّي وُضِعْتُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ، فَرَجَحْتُ بِهِمْ، ثُمَّ وُضِعَ أَبُوبَكْرٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فَرَجَحَ بِهِمْ، ثُمَّ وُضِعَ عُمَرُ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فَرَجَحَ الْمِيزَانُ بِهِمْ، ثُمَّ وُضِعَ عُثْمَانُ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فَرَجَحَ الْمِيزَانُ، ثُمَّ رُفِعَ۔ ﴿مسند احمد:76/2﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

بلاشبہ میں نے ابھی دیکھا کہ گویا مجھے کنجیاں اور ترازو دیئے گئے۔ کنجیاں جو تھیں وہ چابیاں ہی تھیں اور ترازو بھی تمہارے انہی ترازوؤں جیسے تھے' پس میں نے دیکھا کہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور (دوسرے) پلڑے میں میری اُمت کو رکھ دیا گیا' اُن کے مقابلے میں میرا پلڑا بھاری ہوگیا۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا اور میری اُمت کو رکھا گیا' اُن کے مقابلے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہوگیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا اور میری اُمت کو رکھا گیا تو ان کے مقابلے میں ترازو جھک گیا' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا اور میری اُمت کو رکھا گیا تو ترازو جھک گیا' پھر اُسے اُٹھا

لیا گیا۔

(229) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ۔ ﴿مضی برقم:222﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے اِدھر اُدھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔

(230) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ عُودٌ لَا يَتَحَرَّكُ، وَحُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ كَذَلِكَ، قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ الْخُشُوعُ۔ ﴿الحلیۃ لابی نعیم:310/1﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے وہ لکڑی ہوں (کیونکہ) وہ حرکت ہی نہیں کرتے تھے، مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کیفیت بھی یہی ہوتی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ یہ خشوع (و خضوع) ہے۔

(231) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَخَذَ ابْنُ جُرَيْجٍ الصَّلَاةَ مِنْ عَطَاءٍ، وَأَخَذَهَا عَطَاءٌ مِنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَخَذَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَأَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَلَاةً مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔ ﴿التاریخ للخطیب:404/10﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اہل مکہ کہا کرتے تھے:

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے (خشوع وخضوع کے ساتھ) نماز پڑھنا امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا، حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے سیکھا، عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) میں نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کسی کو ایسے احسن انداز میں نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(232) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ۔ ﴿صحیح البخاری:18/7﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اُن کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(233) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ صَنَعَتْ لَنَا طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ،

فَهَنَّيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ عُمَرُ، فَهَنَّيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَهَنَّيْنَاهُ۔ ﴿مسند احمد: 331/3﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری عورت کے ہاں موجود تھے جس نے ہماری کھانے کی دعوت کی تھی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ عین اُس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے، ہم نے اُن کو مبارک باد دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ ہم نے اُن کو بھی مبارک باد دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے داخل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو بھی چاہتا ہے تو یہ علی رضی اللہ عنہ ہو، چنانچہ (ایسا ہی ہوا) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ ہم نے ان کو بھی (جنت کی) مبارک باد دی۔

(234) ﴿متن حدیث﴾ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، يَأْكُلُ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ؟ أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: بَلْ نَفْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَبْنَائِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ، وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ، وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ، مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ۔ ﴿مسند احمد: 478/3۔ سنن الترمذی: 607/5﴾

حضرت ابوالمعلّٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

بلاشبہ! ایک بندے کو اُس کے پروردگار نے دُنیا میں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے اور اس کی تمام تر نعمتوں سے مستفید ہونے کے درمیان اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا، تو اُس (بندے) نے اپنے رب سے ملاقات کو اختیار کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا تمہیں اس بزرگ سے تعجب نہیں ہو رہا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی نیک آدمی کا تذکرہ کیا ہے کہ اُس کے پروردگار نے اُسے دُنیا اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا، تو اُس نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے، جب کہ ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ اس بات کو سمجھتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے اموال اور اپنے بیٹے قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے مال کے ساتھ ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا' البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے' البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو مرتبہ فرمایا) اور یقیناً تمہارے صاحب (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

(235)......ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ﴿سنن الترمذی:607/5﴾

(236) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَرَ مِنبَرَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْحَوْضِ، قَالَ: وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الْمِنبَرِ مُتَوَافِرُونَ، وَأَبُو بَكْرٍ مُتَقَنِّعٌ فِي الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عَبِيدِ اللّٰهِ خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، وَأَنْ يَأْكُلَ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَلَمْ يَفْطِنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ لِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَانْتَحَبَ بَاكِيًا، فَقَالَ الْقَوْمُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ مَا يُبْكِيهِ؟ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عَبِيدِ اللّٰهِ خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، وَأَنْ يَأْكُلَ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ الْعَبْدُ لِقَاءَ رَبِّهِ، فَمَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ؟ فَلَمَّا سَمِعَ مَقَالَتَهُمْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَمَنَّ فِي صُحْبَتِهِ، وَلَا فِي ذَاتِ يَدِهِ، مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءٌ وَإِيمَانٌ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ۔

﴿سنن الدارمی:215/1۔ مسند ابی یعلی الموصلی:385/2﴾

حضرت ابوالمعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ میرے قدم جنت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منبر کے نیچے کثیر تعداد میں موجود تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اُن میں چادر اوڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اُس کے رب نے اختیار دیا کہ یا تو وہ دُنیا میں جس قدر زندگی گزارنا چاہے گزار لے اور دُنیا سے جو کچھ کھانا چاہے کھائے' یا پھر اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اُسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا' اس لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگے' یہ دیکھ کر لوگوں نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو' اِسے کس بات

نے رُلا دیا؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اُس کے رب نے اختیار دیا کہ یا تو وہ دُنیا میں جس قدر زندگی گزارنا چاہے گزار لے اور دُنیا سے جو کچھ کھانا چاہے کھالے یا پھر اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کرلے تو بندے نے اپنے رب سے ملاقات کو اختیار کرلیا۔ لیکن اِن بزرگ کو کس بات نے رُلا دیا؟ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی باتیں سنیں تو اپنا سر اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا اور عرض کیا: ہم اپنے آباء اور اپنے اموال آپ پر قربان کردیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ اور مال کے تعاون کے ساتھ ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کو بناتا' البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے' اور یقیناً تمہارے صاحب (یعنی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

(237) ◀ [متن حدیث] ▶ إِنَّ قَدَمَيَّ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ ' ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَطَاعَ رَبَّهُ ' وَأَحْسَنَ عِبَادَتَهُ ' حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ' فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ حَتَّى نَشَجَ ' وَقَالَ: نَفْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَنفُسِنَا وَآبَائِنَا ' قَالَ: فَعَجِبْنَا وَقُلْنَا: يَذْكُرُ النَّبِيُّ رَجُلًا وَتَقُولُ أَنْتَ مَا تَقُولُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ ' إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عِنْدَنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ' وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ' وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ ' وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ يَعْنِي نَفْسَهُ۔ (راجع الحديث السابق)

حضرت ابوالمعلٰی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ میرے قدم جنت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہیں۔ پھر فرمایا: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اُس کی احسن انداز میں عبادت کی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو اپنے پاس بُلا لیا۔ (یہ سُن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی' اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر اپنی جانوں اور اپنے آباء واجداد کو قربان کردیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں بہت تعجب ہوا اور ہم نے کہا: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک آدمی کا ذکر کررہے ہیں اور آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہمارا ساتھ نبھانے اور مال خرچ کرنے میں مجھ پر تمام لوگوں سے زیادہ احسان ابن ابی قحافہ (ابوبکر) رضی اللہ عنہما کا ہے' اگر میں کسی کو دوست بناتا تو انہیں ہی بناتا' البتہ اُلفت و چاہت اور دینی بھائی چارہ تو قائم ہے' بلاشبہ تمہارے ساتھی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

(238) ◀ [متن حدیث] ▶ إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَذْكُرُوا الْمُطَيَّبِينَ ' فَاذْكُرُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ' وَفِعَالَهُمَا

حضرت ابوغسان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر بن حفص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگر تم اچھے لوگوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اور ان کی صلاحیتوں کا تذکرہ کیا کرو۔

(239) ◀ متن حدیث ▶ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ جُلُوسٌ، مَا فِيهِمْ أَحَدٌ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ حَبْوَتِهِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَإِنَّهُ يَبْتَسِمُ إِلَيْهِمَا وَيَبْتَسِمَانِ إِلَيْهِ

﴿مسند احمد:150/3 / سنن الترمذی:612/5 / مسند ابوداؤد الطیالسی:139/2﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجرۂ مبارک سے) نکلا کرتے تو مہاجرین وانصار بیٹھے ہوئے ہوتے تھے، لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی شخص اپنا سر اُوپر نہ اُٹھاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی جانب دیکھ کر مسکرا دیتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکرانے لگتے۔

(240) ◀ متن حدیث ▶ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ۔

﴿مسند احمد:159/6 / سنن النسائی:79/2﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صف میں موجود تھے۔

(241) ◀ متن حدیث ▶ سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ فَمَا شَاءَ اللّٰهُ، أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ يَعْفُو اللّٰهُ عَمَّنْ يَشَاءُ

﴿الطبقات لابن سعد:130/6 / التاریخ الکبیر للبخاری:172/4 / السنۃ لابن ابی عاصم:117﴾

حضرت قیس الخارفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اِس دُنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر اللہ کے فیصلے کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھر لیا، اللہ تعالیٰ جس سے چاہے گا درگزر فرمائے گا۔

(242) ◀ متن حدیث ▶ سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ، أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ، يَعْفُو اللّٰهُ عَمَّنْ يَشَاءُ۔ ﴿مسند احمد:112/1﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اِس دُنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے، پھر اللہ کی مشیت کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھیر لیا، اللہ تعالیٰ جس سے چاہے گا درگزر فرمائے گا۔

(243) ◀ متن حدیث ▶ خَطَبَ رَجُلٌ يَوْمَ الْبَصْرَةِ حِيْنَ ظَهَرَ عَلِيٌّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هَذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ: سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَ ثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا بَعْدَهُمْ فِتْنَةٌ يَصْنَعُ اللّٰهُ فِيهَا مَا يَشَاءُ۔

﴿مسند احمد:147/1﴾

◆ حضرت عمرو بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے روز جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فتح حاصل ہوئی تو ایک آدمی نے خطبہ دیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے' سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (خلیفہ بنے کے بعد) نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے' پھر اُن کے بعد ہمیں فتنے نے گھر لیا' اللہ تعالیٰ اس بارے میں جو چاہے گا کرے گا۔

(244) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ سَبَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ' وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ ' وَثَلَّثَ عُمَرُ ' ثُمَّ خَبَطَتْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ فَكَانَ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ ﴿السنۃ لابن ابی عاصم:117۔مسند احمد:147/1﴾

◆ حضرت قیس الخارفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ فرماتے سنا:

سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' پھر ہمیں فتنے درپیش ہوگئے' چنانچہ ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔

(245) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ' فَقَالَ: يَا عَلِيُّ ' هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ۔ ﴿سنن الترمذی:611/5﴾

◆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اِسی دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! یہ دونوں' نبیوں اور رسولوں کے علاوہ عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(246) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا ' فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ' فَرَجَفَ بِهِمْ ' فَقَالَ: اسْكُنْ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔ ﴿صحیح البخاری:53/7/سنن الترمذی:624/5﴾

◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ بھی چڑھے' تو پہاڑ ہلنے لگا (یعنی وجد میں آ گیا)' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا! (تجھ پر) ایک نبی' ایک صدیق اور دو شہید (سوار ہیں)

(247) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ ارْتَجَّ أُحُدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ أُحُدُ ' مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

﴿مسند احمد: 331/5۔ مصنف عبدالرزاق: 229/11۔ مجمع الزوائد للہیثمی: 55/9﴾

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُحد (پہاڑ) لرزنے لگا (یعنی وجد میں آ گیا) جبکہ اُس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ موجود تھے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُحد! ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(248) ◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحِرَاءٍ فَتَحَرَّكَتْ بِهِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ: اهْدَئِي فَمَا عَلَيْكِ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدٌ، قَالَ: وَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ۔ ﴿صحیح مسلم: 1880/4/ مسند احمد: 419/2﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے کہ ایک چٹان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرکت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔

(249) ◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ فَتَزَعْزَعَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدٌ، قَالَ: وَعَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ۔ ﴿مسنی برقم: 82﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ) حراء (پہاڑ) پر موجود تھے تو پہاڑ انہیں زور زور سے ہلانے لگا (یعنی وجد میں آ گیا)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء (پہاڑ)! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

(250) ◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ اسْكُنْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدٌ، قِيْلَ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ،

وَابْنُ عَوْفٍ، قِيلَ لَهُ: مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا، يَعْنِي نَفْسَهُ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ۔ ﴿سنن الترمذی:651/5﴾250

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حراء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے حراء! ٹھہر جا' کیونکہ تجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم' صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کون تھے؟ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ دسواں کون تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں (یعنی اُنہوں نے خود اپنے متعلق کہا)۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان نو لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کی گواہی بھی دے دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔

(251)......اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ ﴿مصنف ابن ابی شیبہ:351/6﴾

(252)......ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ﴿السنۃ لابن ابی عاصم:681/2﴾

(253)......اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ ﴿مسند البزار:56/2﴾

(254) ﴿متن حدیث﴾ اسْكُنْ حِرَاءُ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ، قَالَ: وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالْعَاشِرِ أَخْبَرْتُكُمْ، يَعْنِي نَفْسَهُ۔ ﴿مضى برقم:81-82﴾

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حراء حرکت کرنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے حراء! ٹھہر جا' تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اس وقت پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے۔ اور اگر میں دسویں آدمی کا بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں' دسویں وہ خود تھے۔

(255) ﴿متن حدیث﴾ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُثْمَانَ كَانُوا عَلَى أُحُدٍ، فَرَجَفَ بِهِمْ، أَوْ قَالَ: تَحَرَّكَ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ نَبِيًّا، وَصِدِّيقًا، وَشَهِيدَيْنِ۔

❁ ◆ ❁ ایک صحابی ءرسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اُحد پہاڑ پر تھے تو وہ انہیں زور زور سے ہلانے لگا' یا فرمایا کہ انہیں حرکت دینے لگا' (یعنی وجد میں آ گیا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا' بلاشبہ تجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم' صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(256) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ ' وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ' وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ' وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ' وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ' وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ' وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ' وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ' وَ سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ ' وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ۔ ﴿مضی برقم:87﴾

❁ ◆ ❁ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنت میں' حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جنت میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ جنت میں' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں' اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی جنت میں جائیں گے۔ اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا بھی نام لے سکتا ہوں (یعنی دسویں خود حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے)

(257) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ ' أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ فَنَالَ مِنْ فُلَانٍ ' قَالَ: فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ رَسُولُ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ ' وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ' وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ' وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ' وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ' وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ' وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ' وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ' وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ ' وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔ ﴿مضی برقم:87﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فلاں صحابی کو بُرا بھلا کہا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

رَسُولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم جنتی' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنتی' حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جنتی' حضرت علی رضی اللہ عنہ جنتی' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنتی' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنتی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا بھی نام لے سکتا ہوں۔ پھر اُنہوں نے اسی کے مثل بیان کیا۔

(258) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ بِيَدِي ' فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي

تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي ، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ: وَدِدْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَيْهِ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي۔

﴿المستدرک للحاکم:73/3/سنن ابی داود:213/4﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا' پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں' یہاں تک کہ میں بھی اس کو دیکھ لوں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! سنو' یقیناً میری اُمت میں سے تم سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔

(259) ﴿متن حدیث﴾ كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ فَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ دُوْنَهُ۔ ﴿مسند ابی داود الطیالسی:99/2۔ صحیح ابن حبان:546۔ المستدرک للحاکم:26/3﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتلایا:

میں اُن لوگوں میں پہلا شخص تھا جو اُحد کے دن لوٹ آئے تھے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دشمن سے) محفوظ رکھنے کے لیے قتال کر رہا تھا۔

(260) ﴿متن حدیث﴾ خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِالثَّالِثِ۔ ﴿مضی برقم:40﴾

حضرت ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

اِس اُمت کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد بہترین شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں' اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا بھی نام بتا سکتا ہوں۔
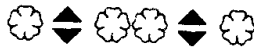
مَا رُوِیَ ان أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے سب سے پہلے اِسلام قبول کیا

(261) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ الرِّجَالِ أَسْلَمَ - ﴿مجمع الزوائد للہیثمی 103/9261﴾

◆ حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن، محمد بن منکدر اور عثمان بن محمد اخنسی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

مردوں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اِسلام قبول کیا۔

(262) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

﴿مسند احمد: 317/4﴾

◆ حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِسلام لائے۔

(263) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ -

﴿مسند احمد: 367/4﴾

◆ حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہی مروی ہے کہ امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے جو صاحب اِسلام لائے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(264) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْمَاجِشُوْنُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَشْيَخَتَنَا أَهْلَ الْفِقْهِ، مِنْهُمْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، يَذْكُرُونَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ - ﴿مسند احمد: 642/5﴾

◆ حضرت یوسف بن یعقوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے مشائخِ فقہ سعد بن ابراہیم، صالح بن کیسان، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، عثمان بن محمد اخنسی اور متعدد فقہاء کو فرماتے سنا:

یقیناً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا۔

(265) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ۔ ﴿مصنف ابن ابی شیبہ:336/7﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے اِسلام قبول کرنے والی شخصیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(266) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَوَّلُ مَنْ صَلَّى اَوْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُو بَكْرٍ

﴿السنن الکبریٰ للبیہقی:176/5﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ہی فرماتے ہیں:

مردوں میں سب سے پہلے جس صاحب نے نماز پڑھی یا اِسلام قبول کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(267) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ۔ ﴿مضیٰ برقم:119﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سب سے پہلے جس شخصیت نے نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(268) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِرَسُولِ اللهِ خَدِيجَةُ، وَأَوَّلَ رَجُلَيْنِ أَسْلَمَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعَلِيٌّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ۔ ﴿دلائل النبوۃ للبیہقی:416/1﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ ہی کا فرمان ہے:

بلاشبہ اِس اُمت میں سب سے پہلے جو ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لائی وہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں اور سب سے پہلے اِسلام لانے والے دو مرد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، اور بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ پہلی ہستی ہیں جس نے اپنے اِسلام کا اظہار کیا۔

(269) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ۔ ﴿مضیٰ برقم:265﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سب سے پہلے جس شخصیت نے اِسلام قبول کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(270) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ﴿راجع الحدیث السابق﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ہی کا فرمان ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت ہیں۔

(271) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى؟

﴿سنن الترمذی:611/5 / ابن حبان (موارد الظمآن):532 / شرح السنۃ للبغوی:35﴾

حضرت ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کیا میں وہ شخص نہیں ہوں جس نے سب سے پہلے نماز ادا کی؟

(272) متن حدیث: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ۔ ﴿البدایۃ والنہایۃ: 223/7﴾

حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(273) متن حدیث: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ ﴿مضیٰ برقم: 265﴾

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
سب سے پہلے جو صاحب اسلام لائے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(274) متن حدیث: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُقَبَاءَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَقِيبًا نَجِيبًا أَنَا وَابْنَيَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ ﴿مضیٰ برقم: 109﴾

حضرت عبداللہ بن ملیل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
بے شک ہر نبی کو سات ہونہار اور ستودہ صفات ساتھی دیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات وصفات میں ممتاز ایسے (۱۴) ساتھی عنایت کیے گئے: میں اور میرے دو بیٹے حسن وحسین، حمزہ، جعفر، ابوبکر صدیق، عمر، ابن مسعود، حذیفہ، ابوذر، مقداد، سلمان، عمار اور بلال رضی اللہ عنہم۔

(275) متن حدیث: أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ مِنْ أُمَّتِهِ، وَأُعْطِيَ النَّبِيُّ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْ أُمَّتِهِ نُجَبَاءَ، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ﴿مسند احمد: 142/1﴾

حضرت عبداللہ بن ملیل رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
ہر نبی کو اس کی اُمت میں سے سات ممتاز صفات کے حامل ساتھی دیے گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی اُمت میں سے ایسے (۱۴) ساتھیوں سے نوازا گیا، ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(276) متن حدیث: أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ، وَأُعْطِيَ نَبِيُّكُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَجِيبًا، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ﴿مسند احمد: 149/1﴾

حضرت عبداللہ بن ملیل رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
ہر نبی کو ہونہار اور ستودہ صفات ساتھی دیئے گئے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسے (۱۴) ساتھی دیئے گئے ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(277) متن حدیث: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ وَوُزَرَاءَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَعَلِيٌّ، وَحَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَحُذَيْفَةُ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَبِلَالٌ۔ (مسند احمد: 148/1)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں تھا کہ جسے ممتاز و ہونہار وزراء ساتھی نہ دیئے گئے ہوں، جبکہ مجھے (۱۴) چودہ دیے گئے ہیں: حمزہ رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، مقداد رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، سلمان رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ۔

(278) متن حدیث: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
(مسند احمد: 193/1۔ سنن الترمذی: 647/5)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
ابوبکر جنتی، عمر جنتی، علی جنتی، عثمان جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، عبدالرحمن بن عوف جنتی، سعد بن ابی وقاص جنتی، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنتی اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں...... رضی اللہ عنہم۔

(279) متن حدیث: أَقَامَ فُلَانٌ خُطَبَاءَ يَقَعُونَ فِي عَلِيٍّ، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ، قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، ثُمَّ سَكَتَ فَقُلْتُ مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ أَنَا۔ (مضی برقم: 81)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فلاں شخص نے کچھ خطیبوں کو کھڑا کیا' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان درازی کر رہے تھے۔ میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑا تھا' وہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: کیا تم اپنے آپ پر ہی ظلم کرنے والے اس شخص کی طرف نہیں دیکھ رہے جو ایک جنتی شخص کو لعن وطعن کرنے کا حکم دے رہا ہے؟ جبکہ میں نو اصحاب کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص کے بارے میں بھی گواہی دے دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: وہ اصحاب کون تھے؟ تو اُنہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا' بلاشبہ تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ مَیں نے کہا: وہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' عمر فاروق رضی اللہ عنہ ' عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ' علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ' طلحہ رضی اللہ عنہ ' زبیر رضی اللہ عنہ ' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ ۔ پھر آپ خاموش ہو گئے' میں نے پوچھا: دسواں کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مَیں۔

(280) ◀ متن حدیث ▶ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ ' هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ۔

تحفۃ الاشراف: 4/4 / فضائل القرآن لابی عبید: 537 / المصاحف لابن ابی داؤد: ص: 5

◆ حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے' وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

(281) ◀ متن حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ قَطَعَ الرِّجْلَ أَبُو بَكْرٍ

المصنف لابن ابی شیبہ: 656/7 الطبقات لابن سعد: 233/3

◆ حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے ٹانگ کاٹی' وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(282) ◀ متن حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ سَبْعَةٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ' وَبِلَالٌ ' وَخَبَّابٌ ' وَصُهَيْبٌ ' وَعَمَّارٌ وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ (مضی برقم: 191)

◆ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے سات حضرات ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' بلال رضی اللہ عنہ ' خباب رضی اللہ عنہ ' صہیب رضی اللہ عنہ ' عمار رضی اللہ عنہ اور عمار کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا۔

(283) ◀ متن حدیث ▶ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ' ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ' ثُمَّ عُمَرُ ' ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ ' ثُمَّ أُحْشَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔ (مضی برقم: 132)

◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا' پھر ابوبکر کو' پھر عمر کو' پھر اہل بقیع کو اُٹھایا جائے گا' پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔

(284) ◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَنْ يُؤَمَّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا ، رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

﴿مسند احمد:1/108 / کشف الاستار:2/255 / مجمع الزوائد للہیثمی:5/176﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسے امیر مقرر کیا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کرو گے تو تم انہیں امانت دار' دُنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے' اگر تم عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو تم انہیں طاقتور اور امانت دار پاؤ گے' جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کو خاطر میں نہ لاتا ہو اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر منتخب کرو گے' جب کہ مجھے لگتا نہیں ہے کہ تم ایسا کرو گے' تو تم انہیں راہنما اور ہدایت یافتہ پاؤ گے' جو تمہیں راہِ راست پر لے کر چلے گا۔

❁ ◆ ❁❁ ◆ ❁

مَا رُوِیَ أَنَّ أَبَا بَکْرٍ جَاءَ لِیَسْتَأْذِنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
اِئْذَنْ لَہٗ، وَ بَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ

فرمانِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

ابوبکر کو جنت کی بشارت دے دو

(285) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِیُّ الْمَکِّیُّ قَالَ: حَدَّثَنِی حَنْظَلَۃُ بْنُ أَبِی سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخِیہِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رُکَانَۃَ عَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ أَنَّہٗ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► دَخَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُشًّا فَقَالَ: أَمْسِکْ عَلَیَّ الْبَابَ، قَالَ: فَجَاءَ أَبُوبَکْرٍ فَقَالَ: أَہْلِی لَکَ، رَأَیْتَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: دَخَلَ الْحُشَّ وَقَالَ لِی: أَمْسِکْ عَلَیَّ الْبَابَ، فَقَالَ أَبُوبَکْرٍ: اسْتَأْذِنْ لِی عَلَیْہِ أَہْلِی لَکَ، قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ہٰذَا أَبُوبَکْرٍ یَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: اِئْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ، قَالَ: فَجِئْتُہٗ فَأَذِنْتُ لَہٗ وَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَشِّرُکَ بِالْجَنَّۃِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ، فَدَخَلْتُ عَلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِئْذَنْ لَہٗ، وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ، قَالَ: فَأَذِنْتُ لَہٗ وَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَشِّرُکَ بِالْجَنَّۃِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ، فَاسْتَأْذَنْتُ لَہٗ عَلَی رَسُولِ اللّٰہِ، فَسَکَتَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لَہٗ، وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ بَعْدَ عَنَاءٍ أَوْ بَلَاءٍ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو فرمایا: دروازہ بند کردو۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے کہا: آباد رہو! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ مَیں نے کہا: اِس باغ میں داخل ہوئے اور مجھ سے فرمایا تھا کہ دروازہ بند کردو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت طلب کرو۔ چنانچہ میں آیا اور عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور (ساتھ ہی) جنت کی بشارت بھی سنادو۔ مَیں اُن کے پاس آیا اور اُنہیں اجازت دے دی اور کہا: بے شک رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی اسی کے مثل کہا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (اور عرض کیا:) حضور صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ چنانچہ میں نے انہیں اجازت دی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اُنہوں نے بھی اسی کے مثل کہا: میں ان کے لیے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لینے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' پھر فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور مشکلات یا آزمائشوں کے بعد جنت کے حصول کی بشارت سنا دو۔

(286) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْمُحَيَّاةِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ خَرَجْتُ فِي سَفَرٍ مَعَنَا رَجُلٌ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَنَهَيْنَاهُ، فَلَمْ يَنْتَهِ، فَخَرَجَ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ الدَّبْرُ، يَعْنِي: الزَّنَابِيرُ، فَاسْتَغَاثَ، فَأَغَثْنَاهُ، فَحَمَلَتْ عَلَيْنَا حَتَّى تَرَكْنَاهُ، فَمَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ حَتَّى قَطَّعَتْهُ.

حضرت ابوالحیاۃ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا:

میں ایک سفر پر روانہ ہوا' ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا' جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ ہم نے اُسے منع کیا' لیکن وہ باز نہ آیا۔ پھر وہ قضائے حاجت کے لیے باہر گیا تو اُس پر بہت سے بھڑ حملہ آور ہو گئے۔ اُس نے مدد کے لیے ہمیں پکارا' ہم اُس کی مدد کو گئے' لیکن اُنہوں نے ہم پر بھی حملہ کر دیا' پھر ہم نے اُسے چھوڑ دیا' پھر وہ بھڑ تب تک اُس سے الگ نہ ہوئے جب تک کہ اُسے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیا۔

(287) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّبَرِيُّ الْجَوْهَرِيُّ قثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قثنا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ الذُّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلْفُلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي: فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ، ثُمَّ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ أَخَذَ بِحِقْوَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ عُمَرَ أَخَذَ بِحِقْوَيْ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ رَأَيْتُ عُثْمَانَ أَخَذَ بِحِقْوَيْ عُمَرَ، ثُمَّ رَأَيْتُ الدَّمَ مُنْصَبًّا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ. فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِنَ الشِّيعَةِ، فَقَالُوا: مَا رَأَيْتَ عَلِيًّا؟ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَرَاهُ آخِذًا بِحِقْوَيْ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَكِنْ إِنَّمَا هِيَ رُؤْيَا. فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَسْعُودٍ: وَإِنَّكُمْ لَتَجِدُونَ عَلَى الْحَسَنِ فِي رُؤْيَا رَآهَا، لَقَدْ كُنْتُ

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ غُزَاةٌ قَدْ أَصَابَ الْمُسْلِمِينَ جَهْدٌ شَدِيدٌ حَتَّى عُرِفَتِ الْكَآبَةُ فِي وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ ، وَالْفَرَحُ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَغِيبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِرِزْقٍ ، فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ سَيَصْدُقَانِ فَوَجَّهَ رَاحِلَتَهُ ، فَإِذَا هُوَ بِأَرْبَعَ عَشْرَةَ رَاحِلَةً ، فَاشْتَرَاهَا وَمَا عَلَيْهَا مِنْ طَعَامٍ ، فَوَجَّهَ مِنْهَا سَبْعًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَوَجَّهَ بِسَبْعٍ إِلَى أَهْلِهِ ، فَلَمَّا رَأَى الْمُسْلِمُونَ الْعِيرَ قَدْ جَاءَتْ ، فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْكَآبَةُ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هٰذَا؟ قَالُوا: أَرْسَلَ بِهَا عُثْمَانُ هَدِيَّةً لَكَ ، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو لِعُثْمَانَ ، مَا سَمِعْتُهُ يَدْعُو لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ عُثْمَانَ ، وَافْعَلْ بِعُثْمَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

◆ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت (نصیب) ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرش کو پکڑا ہوا ہے' پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازار بند کو پکڑا ہوا تھا' پھر میری نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پڑی' اُنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ازار بند کو پکڑا ہوا تھا۔ پھر مجھے خون دکھائی دیا جو آسمان سے زمین کی جانب بہہ رہا تھا۔ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تو اُن کے پاس کچھ شیعہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے کہا: کیا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا؟ اُنہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھے کوئی بھی ایسا شخص پسند نہیں تھا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار بند پکڑا ہوتا' لیکن یہ تو محض ایک خواب تھا۔ اس پر حضرت عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر ایک خواب کے معاملے میں ہی خفا ہو رہے ہو' جو اُنہوں نے دیکھا' جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم ایک جنگ کے لیے گئے تھے' مسلمانوں کو اِس قدر سخت محنت ومشقت کرنا پڑی کہ ان کے چہروں سے ہی تکلیف کے آثار دکھائی دے رہے تھے' جبکہ منافقوں کے چہروں پر خوشی ٹپک رہی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عالم دیکھا تو فرمایا: اللہ کی قسم! سورج غروب نہیں ہوگا کہ تمہارے پاس اللہ کا رزق آ جائے گا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہی فرماتے ہیں' چنانچہ وہ اپنی سواری کی جانب چل پڑے اور جا کر سواری کے چودہ اونٹ خرید لائے جن پر کھانا نہیں تھا' اُنہوں نے ان میں سے سات اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیے اور سات اپنے گھر والوں کی جانب۔ جب مسلمانوں نے اونٹوں کا قافلہ آتا دیکھا تو مومنوں کے چہرے خوشی سے سرشار ہو گئے اور منافقوں کے چہروں پر رنج وغم چھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے یہ آپ کو تحفہ بھیجے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ بلند کر کے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا کرتے دیکھا اور میں نے اس سے پہلے اور اس

کے بعد آپ ﷺ کو کسی کے لیے ایسی دُعا کرتے نہیں سنا: اے اللہ! عثمان (رضی اللہ عنہ) کو عطا فرما اور عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کام لے لے۔ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو بلند کیے جا رہے تھے' یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

(288) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ الطَّائِيُّ قثنا سَلْمٌ الْخَوَّاصُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَعْرَابِيٍّ:

◄ متن حدیث ► إِذَا أَنَا مُتُّ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بدوی شخص سے فرمایا:

جب میری رحلت ہو جائے (یعنی اِس دُنیا سے پردہ کر جاؤں) اور ابوبکر' عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی وصال فرما جائیں' تو پھر اگر مر جانا تمہارے بس میں ہو تو مر جاؤ۔

(289) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابَ قثنا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ قثنا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ وَهُوَ يَنْكُتُ بِعَسِيبٍ مَعَهُ رَطْبَةٍ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَقَرَعَ عَلَيْنَا الْبَابَ رَجُلٌ خَفِيُّ الصَّوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ غَلِيظُ الصَّوْتِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: عُمَرُ، قَالَ: افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: عُثْمَانُ، فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلْوَى، قَالَ: يَقُولُ عُثْمَانُ: الْمُسْتَعَانُ اللّٰهُ، الْمُسْتَعَانُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا:

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کھجور کی ایک تازہ شاخ کے ساتھ پانی اور مٹی کے درمیان کرید رہے تھے۔ پھر ایک آہستہ آواز والے صاحب نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا' نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ مَیں نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ (ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ پھر ایک بھاری بھر کم آواز والے صاحب آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ پھر کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ایک اور صاحب آ گئے اور اُنہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: عثمان رضی اللہ عنہ (ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں آزمائشوں کے بعد جنت کے حصول کی بشارت سنا دو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ سے

ہی مدد کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی جا سکتی ہے۔

(290) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قثنا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں' اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

(291) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ أَبُو جَعْفَرٍ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ قَالَ أَبُو قُحَافَةَ لِابْنِهِ أَبِي بَكْرٍ: يَا بُنَيَّ، إِنِّي أَرَاكَ تُعْتِقُ رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّكَ إِذْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ عَتَقْتَ رِجَالًا جُلْدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ دُونَكَ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ، إِنِّي إِنَّمَا أُرِيدُ مَا أُرِيدُ، قَالَ: فَيُتَحَدَّثُ مَا نَزَلَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ إِلَّا فِيهِ وَفِيمَا قَالَ لَهُ أَبُوهُ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى) (اللیل:5) إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى) (اللیل:20)

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے ایک فرد سے بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بیٹا! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم غلام لوگوں کو آزاد کراتے ہو پس اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایسے لوگوں کو آزاد کراؤ جو تمہیں پناہ بھی دیں اور تمہارے دفاع میں کھڑے بھی ہوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! میں صرف وہ چیز چاہتا ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بھی بیان کیا جاتا تھا کہ مندرجہ ذیل آیات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئیں' جو ان کے والد نے کی تھیں:

"فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۝ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَ اَمَّا مَنْ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۝ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ

يُؤْتِيْ مَالَهُ يَتَزَكّٰى ○ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى ○ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى○"

''جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا' اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا' تو ہم بھی اُسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا' تو ہم بھی اُسے تنگی و مشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔ اُس کا مال اُس کے (اُلٹا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔ بیشک راہ دکھا دینا ہمارے ذِمہ ہے اور ہمارے ہی ہاتھ آخرت اور دُنیا ہے۔ میں نے تو تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے' جس میں صرف وہی بد بخت داخل ہوگا' جس نے جھٹلایا اور (اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا' اور اس سے ایسے شخص کو دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیز گار ہوگا' جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے۔ کسی کا اُس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو' بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے' یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضا مند ہو جائے گا۔''

(292) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ:

◄ متنِ حدیث ► لَوْ أَنَّ أَبَابَكْرٍ لَمْ يَفْضُلْنَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَنَّهُ أَعْتَقَ سَيِّدَنَا بِلَالًا.

◆ حضرت محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کسی اور چیز کے باعث ہم پر فضیلت نہ بھی ہوتی تو یہی کافی تھا کہ اُنہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا تھا۔

(293) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحِمَّانِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان دو اصحاب کی اقتدا کرنا جو میرے بعد ہوں گے' ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم۔

(294) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ قثنا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ قثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

◆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان دو اصحاب کی اقتدا کرنا جو میرے بعد ہوں گے' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم۔

(295) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحِمَّانِيِّ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ آمِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَلَمْ يَفْطِنْ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، فَبَكَى وَقَالَ: نَفْدِيكَ يَارَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي، بِأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ فِي مَالٍ وَلَا يَدٍ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ.

حضرت ابوواقدی لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ارشاد فرمایا:

ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا کا اور اپنے ہاں موجود (اُخروی زندگی) کا اختیار دیا' تو اُس نے اُسے اختیار کرلیا جو اللہ کے ہاں موجود ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی شخص سمجھ نہ سکا' چنانچہ وہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) رونے لگے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے ماں باپ اور جان و مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کردیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ' مال اور تعاون کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا' البتہ تمہارے صاحب (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں۔

(296) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ وَهُوَ عَبْدُاللَّهِ، عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ قُشَيْرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ: قُلْتُ: الصِّدِّيقُ؟ قَالَ: نَعَمْ الصِّدِّيقُ، وَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ ذِكْرُ عُمَرَ فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ، قُلْتُ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ۔

حضرت عروہ بن عبداللہ بن قشیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابوجعفر رضی اللہ عنہ نے کہا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یعنی اُنہوں نے آپ کے نام کے ساتھ ''صدیق'' کا لقب بولا) تو میں نے کہا: صدیق؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ صدیق تھے۔ پھر اُنہوں نے ایک حدیث بیان کی جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر تھا' اُنہوں نے آپ کا نام یوں لیا: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: امیر المومنین؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! وہ امیر المؤمنین تھے۔

(297) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ، مِنْ أَهْلِ مَرْوَ، قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ: نا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، نا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، وَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عُمَرَ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ إِنِّي نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنِّي إِلَيْهِ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَتَبِعْتُهُ الْبَقِيعَ كُلَّهُ، حَتَّى تَحَرَّزَ بِدَارِهِ مِنِّي، وَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَابَكْرٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ حِينَ سَأَلَهُ أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ فَأَبَى عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى أَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ: هَلْ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَعَلِمَ أَنَّهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى عُمَرَ مَا يَكْرَهُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَبُوبَكْرٍ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَا وَاللّٰهِ كُنْتُ أَظْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا.

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا ایک کنارہ اُٹھائے ہوئے آئے' یہاں تک کہ آپ کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: تمہارے صاحب کسی سے لڑ کر آ رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہہ کر عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا' میں نے جلد بازی میں انہیں سخت سست کہہ دیا' پھر جو میری طرف سے اُن کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی مجھے اس پر پشیمانی ہوئی اور میں نے اُن سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیں' لیکن اُنہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ میں سارے بقیع میں اُن کے پیچھے پیچھے چلتا گیا' یہاں تک کہ وہ مجھ سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں چلے گئے' اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی پشیمانی ہوئی' جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے معافی مانگی' لیکن اُنہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا' پھر وہ بھی اپنے گھر سے نکلے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر آ کر پوچھا: کیا ابوبکر (گھر میں) موجود ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سمجھ گئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا' یہاں تک کہ حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خائف ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ ایسا معاملہ ہو جو انہیں بالکل پسند نہ ہوتا۔ لہٰذا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کی) یہ حالت دیکھی تو دو زانو ہو کر عرض کیا: یَـا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! زیادتی میں نے ہی کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا' لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے سچا کہا اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی' کیا تم میری خاطر میرے دوست کو ستانا چھوڑ سکتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پھر کبھی تنگ نہیں کیا گیا۔

(298) ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَتْنَا أُمُّ عُمَرَ، ابْنَةٌ لِحَسَّانَ بْنِ زَيْدٍ -قَالَ أَبِي: عَجُوزُ صِدْقٍ -قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِذَا أَنْتَ مَرِضْتَ قَدَّمْتَ أَبَابَكْرٍ ' قَالَ: لَسْتُ أَنَا الَّذِي أُقَدِّمُهُ ' وَلَكِنَّ اللَّهَ قَدَّمَهُ

حضرت یحییٰ بن قیس بن عبس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے احاطۂ علم میں یہ حدیث آئی کہ اُم المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (صرف) میں نے (ہی) ان کو (امامت کے لیے) آگے نہیں کیا' بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہی امام بنایا ہے۔

(299) ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، يَعْنِي: الزُّبَيْدِيَّ، قثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ ' فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي لَرُبُعُ الْإِسْلَامِ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو (اُس وقت صرف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ (ہی مسلمان تھے) اور میں نے خود کو اسلام کا چوتھائی حصہ دیکھا۔

(300) ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ الْبُرْتِيُّ قثنا بِشْرُ بْنُ عُبَيْسِ بْنِ مَرْحُومٍ قثنا النَّضْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ الْكُوفِيُّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] " ◀ فِي السَّمَاءِ مَلَكَانِ، أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِاللِّينِ، وَكُلٌّ مُصِيبٌ: أَحَدُهُمَا جِبْرِيلُ، وَالْآخَرُ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَنَبِيَّانِ أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللِّينِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ، وَكُلٌّ مُصِيبٌ إِبْرَاهِيمُ وَنُوحٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَلِي صَاحِبَانِ، أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللِّينِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ، وَكُلٌّ مُصِيبٌ "، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

◆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آسمان میں دو فرشتے ہیں' اُن میں سے ایک سختی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی کا' ہر ایک برحق ہوتا ہے' اُن میں سے ایک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے حضرت میکائیل علیہ السلام۔ اسی طرح دو نبی ہیں' ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا' اور ہر ایک برحق ہی ہوتا ہے' ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ میرے بھی دو ساتھی ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک نرمی کا کہتا ہے جبکہ دوسرا سختی کا' اور ہر ایک برحق ہی ہوتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا تھا۔

◆ ◆

فَضَائِلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل

(301) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا يَعْقُوبُ ثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ، قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ. قَالَ يَعْقُوبُ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُهُ، يَعْنِي أَبَاهُ، يَقُولُ: نَا صَالِحٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

✿ ◆ ✿ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قریشی عورتیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات) بیٹھی محوِ گفتگو تھیں اور بہ آوازِ بلند آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خرچہ بڑھانے کا مطالبہ کر رہی تھیں، لیکن جونہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اُٹھیں اور جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ خوش رکھے (اِس وقت خوشی کی کیا وجہ؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان عورتوں پر تعجب کر رہا ہوں جو میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈریں۔ پھر اُنہوں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتی؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں، کیونکہ آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے زیادہ غصے والے اور سخت مزاج ہیں۔ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) شیطان راستے میں چلتا ہوا دیکھ لے تو وہ اپنا راستہ بدل کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے۔

(302) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أنا بْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ لْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ مِنْهُ رَافِعَاتٍ أَصْوَاتَهُنَّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قریشی خواتین (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات) بیٹھی ہوئی تھیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند آواز سے (خرچہ وغیرہ) مانگ رہی تھیں اور اُسے بڑھانے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ پھر راوی نے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

(303) ◀ سند حدیث ▶ حدثنا عبداللّٰه قال: حدثني شُجاع بن مَخْلد، قال: حدثنا يحيى بن يمان عن سفيان، عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أُمِّ أيْمَن قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ ((وهي ...... يوم مات عمر))

سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وہ کمزور ہوگئے ...... جس روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

﴿تشریح﴾ ◀ اصل نسخے میں یہ روایت اتنی ہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت نامکمل ہے۔

(304) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ إِمْلَاءً قثنا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَبْطَأَ عَلَيْهِ خَبَرُ عُمَرَ، فَكَلَّمَ امْرَأَةً فِي بَطْنِهَا شَيْطَانٌ، فَقَالَتْ: حَتَّى يَجِيءَ شَيْطَانِي فَأَسْأَلَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ مُتَّزِرًا بِكِسَاءٍ يَهْنَأُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ: لَا يَرَاهُ الشَّيْطَانُ إِلَّا خَرَّ لِمَنْخَرَيْهِ لِلْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَرُوحُ الْقُدُسِ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا بِهِ شُجَاعٌ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً قَالَ: عَنْ أَبِي مُوسَى، وَمَرَّةً قَالَ: أَبْطَأَ عَلَى أَبِي مُوسَى خَبَرُ عُمَرَ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان (خود ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر آنے میں ذرا دیر ہو گئی تو ایک عورت جس کے پیٹ میں شیطان تھا' نے گفتگو کی اور کہا: میرا شیطان میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے پوچھوں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ چادر کا تہبند باندھے ہوئے صدقے کے اونٹوں کو تارکول مل رہے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ شیطان اُنہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو دیکھتے ہی اپنے نتھنے کے بل گر جاتا ہے' فرشتہ ان کی آنکھوں کے درمیان رہتا ہے اور روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) ان کی زبان پر بولتے ہیں۔

(305) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي شُجَاعٌ قثنا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

◀ متنِ حدیث ▶ (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحريم: 4) قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم کے اِس فرمان (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ: "نیک اہل ایمان") سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(306) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ قثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي: ابْنَ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

◀ متنِ حدیث ▶ مَا رَأَيْتُ عُمَرَ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ.

حضرت شقیق بن وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا: مجھے یہی گمان ہوا کہ جیسے ان کی آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہو جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

(307) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ لَقَدْ أَحْبَبْتُ عُمَرَ حُبًّا حَتَّى لَقَدْ خِفْتُ اللّٰهَ، لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ كَلْبًا يُحِبُّهُ عُمَرُ لَأَحْبَبْتُهُ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ خَادِمًا لِعُمَرَ حَتَّى أَمُوتَ، وَلَقَدْ وَجَدَ فَقْدَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْعِضَاهُ، إِنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ فَتْحًا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ نَصْرًا، وَإِنَّ سُلْطَانَهُ كَانَ رَحْمَةً.

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

یقیناً مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اِس قدر محبت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگنے لگ جاتا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

میری محبت کا یہ عالم ہے کہ) اگر مجھے پتا چل جائے کہ کسی کتے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو محبت ہے تو میں اُس سے بھی محبت کرنے لگوں۔ میری خواہش تھی کہ میں مرتے دَم تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خدمت گزار رہتا۔ اُنہوں نے (اِسلام کی خاطر) اپنی ہر چیز کا کھو جانا ہی حاصل کیا ہے' یہاں تک کہ کانٹے بھی کھودیے۔ بلاشہ ان کا اِسلام لانا فتح (کی نوید) تھا' ان کی ہجرت (اِسلام کی) مدد تھی اور یقیناً ان کا غلبہ باعث رحمت تھا۔

(308) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قثنا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِسلام قبول کرلیا تو مشرکوں نے کہا: ہماری قوم آدھی رہ گئی ہے۔

(309) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ بُكَيْرٍ التَّمِيمِيُّ قثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► مَنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ' فَقَدْ أَزْرَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ' وَلَا أَدْرِي هَلْ يَعْطَبُ أَمْ لَا؟

حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دی' تو یقیناً اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عیب لگایا اور میں نہیں جانتا کہ وہ ہلاکت سے بچ سکے گا یا نہیں؟

(310) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ:

◄ متن حدیث ► مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ۔

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

ہم اِس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

(311) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ' أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما' (اس دُعا کے بعد) اگلی ہی صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی روز اسلام قبول کرلیا۔

(312) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قثنا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ ' أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' قَالَ: فَكَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ان دو آدمیوں ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اُس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ چنانچہ ان دونوں میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب تھے۔

(313) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ' قثنا أَبُو عَامِرٍ قثنا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ عزوجل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

(314) ◀ سند حدیث ▶ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ ' فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ الْخَطَّابِ ' أَوْ قَالَ: عُمَرُ ' إِلَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا قَالَ عُمَرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لوگوں کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور اُس کے متعلق لوگوں نے بھی رائے دی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی رائے دی' تو اُس رائے کے مطابق قرآنِ پاک نازل ہوا' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی۔

(315) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

◀ متن حدیث ▶ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا گیا ہے۔

(316) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَرَرْتُ بِعُمَرَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَدْرَكَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا فَتَى ادْعُ لِي بِخَيْرٍ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: أَبُو ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، أَنْتَ أَحَقُّ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: نِعْمَ الْغُلَامُ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ۔

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا' آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی' اُن میں سے ایک صاحب مجھ سے آکر ملے اور کہا: اے نوجوان! میرے لیے خیر و بھلائی کی دُعا کرو' اللہ تعالیٰ تجھے برکت سے نوازے۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے' آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے' آپ زیادہ حق رکھتے ہیں' اُنہوں نے کہا: یقیناً میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا' وہ فرما رہے تھے کہ یہ لڑکا اچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان پر حق رکھ دیا ہے' وہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔

(317) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يُونُسُ، يَعْنِي: ابْنَ مُحَمَّدٍ، وَعَفَّانُ قَالَا نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُرْدٍ أَبِي الْعَلَاءِ. قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أنا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: نِعْمَ الْفَتَى غُضَيْفٌ، فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ضُرِبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔

◀ متن حدیث ▶ وَقَالَ عَفَّانُ فِي الْحَدِيثِ: عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے فرمایا: غضیف بہت اچھا نوجوان ہے' اس کے بعد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اُن سے ملے اور یہی بات کہنے کے بعد کہا: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔

حضرت عفان رضی اللہ عنہ نے حدیث کے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر (حق جاری کر دیا گیا ہے) وہ اسی کے مطابق بولتے ہیں۔

(318) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ فِي وَجْهِ عُمَرَ خَطَّانِ أَسْوَدَانِ مِنَ الْبُكَاءِ

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر (خوفِ خدا سے) رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں بن گئی تھیں۔

(319) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ بَكْرٍ، أَوْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ عُسًّا مَمْلُوءًا مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى تَمَلَّأْتُ، فَرَأَيْتُهُ يَجْرِي فِي عُرُوقِي بَيْنَ لَحْمِي وَجِلْدِي، وَفَضَلَتْ مِنْهُ فَضْلَةٌ، فَأَعْطَيْتُهَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَأَوَّلُوهَا قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا عِلْمٌ أَعْطَاكَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، حَتَّى امْتَلَأْتَ مِنْهُ، فَضَلَتْ مِنْهُ فَضْلَةٌ، فَأَعْطَيْتَهَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَصَبْتُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو دودھ سے بھرا ہوا پیالہ دیا گیا' میں نے اِس قدر پیا کہ میں سیر ہو گیا' پھر مجھے وہ اپنی جلد اور گوشت کے درمیان رگ میں دکھائی دیا' پھر جو بچ گیا وہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے کہا: یَا نَبِیَّ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس (دودھ) سے مراد علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سیر ہو گئے' پھر جو بچ گیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے صحیح تعبیر کی ہے۔

(320) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ أُتِيتُ وَأَنَا نَائِمٌ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ ' فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى جَعَلَ اللَّبَنُ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ' ثُمَّ نَاوَلْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ' فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ' فَمَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

مَیں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا' میں نے اُس سے اِس قدر دودھ پیا کہ میرے ناخنوں میں سے باہر نکلنے لگا' پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم''۔

(321) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أُرِيتُ فِي النَّوْمِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ ' فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ ' فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا ' وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ' ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ' فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى رَوَى النَّاسَ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں پر چرخی والے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آئے اور اُنہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا' لیکن اُنہوں نے کمزور سے انداز میں پانی نکالا' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) آئے اور پانی نکالنا چاہا تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا' میں نے کوئی ایسا زورآور شخص نہیں دیکھا جو ان کی طرح پانی نکالتا ہو' یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اُنہوں نے اپنے اپنے حوض بھی بھر لیے۔

(322) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا أَبْيَضَ ' فَقَالَ: أَجَدِيدٌ ثَوْبُكَ أَمْ غَسِيلٌ؟ قَالَ: فَلَا أَدْرِي بِمَا رَدَّ عَلَيْهِ ' فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسْ جَدِيدًا ' وَعِشْ حَمِيدًا ' وَمُتْ شَهِيدًا ' وَيَرْزُقُكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنے دیکھا تو استفسار فرمایا: آپ کے کپڑے نئے ہیں یا دُھلے

ہوئے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (دُعا دیتے ہوئے) فرمایا:

" اِلْبَسْ جَدِيدًا ، وَعِشْ حَمِيدًا ، وَمُتْ شَهِيدًا ، وَيَرْزُقُكَ اللّٰهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ "

''تمہیں نیا لباس، قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ تمہیں دُنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے''۔

(323) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْبَذَشِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا ، فَقَالَ: أَجَدِيدٌ هُوَ أَمْ غَسِيلٌ؟ قَالَ: غَسِيلٌ ، فَقَالَ: اِلْبَسْ جَدِيدًا ، وَعِشْ حَمِيدًا ، وَمُتْ شَهِيدًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑا زیب تن کیے ہوئے دیکھا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) پوچھا: کیا یہ نیا ہے یا دُھلا ہوا؟ اُنہوں نے کہا: دُھلا ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اِلْبَسْ جَدِيدًا ، وَعِشْ حَمِيدًا ، وَمُتْ شَهِيدًا "

''تمہیں نیا لباس، قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو''

(324) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

وَ زَادَكَ اللّٰهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ ، وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی کے مثل فرمان منقول ہے، مگر اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزید یہ فرمان بھی مذکور ہے:

اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک میں اضافہ فرمائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی۔

(325) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ سَيْفُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِي شَهِدَ بَدْرًا فِيهِ سَبَائِكُ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو تلوار لے کر جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اُس میں سونے کی دھات لگی ہوئی تھی۔

(326) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قثنا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَوَارٍ قَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ، وَبَادَرْنَ فَذَهَبْنَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: عَجِبْتُ لِجَوَارٍ كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ حِسَّكَ بَادَرْنَ فَذَهَبْنَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، وَاللَّهِ لَرَسُولُ اللَّهِ كُنْتُنَّ أَحَقَّ أَنْ تَهَبْنَ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ دَعْهُنَّ عَنْكَ يَا عُمَرُ، فَوَاللَّهِ إِنْ لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ بِفَجٍّ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت مانگی (اُس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عورتیں (یعنی ازواجِ مطہرات) بیٹھی ہوئی تھیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز میں بات کر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (اندر آنے کی) اجازت دی تو وہ (عورتیں) جلدی سے (پردے میں) چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے (اِس وقت ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اِن عورتوں پر تعجب ہو رہا ہے کہ یہ میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، لیکن جب آپ کی ہلکی سی آواز سنی تو جلدی سے اُٹھ کر چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ تم میری نسبت ان سے ڈرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! رہنے دو، انہیں کچھ نہ کہو، اللہ کی قسم! اگر کسی راستے میں آپ کو شیطان مل جائے تو وہ آپ کا راستہ چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(327) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أنا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي: ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ: أنا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ► وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ،

فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: مَا خَلَّفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ أُكْثِرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(اِس دُنیا سے ظاہری وصال کے بعد) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چار پائی پر لٹایا گیا تو جنازہ اُٹھانے سے پہلے ہی لوگ اِردگرد جمع ہو کر ان کے لیے دُعائیں کرنے لگے' اور میں بھی ان میں موجود تھا۔ اِسی حالت میں ایک صاحب نے پیچھے سے میرا شانہ پکڑا' میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعائے رحمت کی اور (ان سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ نے اپنے بعد کوئی شخص ایسا نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ میں اُس جیسے اعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جا ملوں' اللہ کی قسم! مجھے تو (پہلے سے) یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔ میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں' ابوبکر اور عمر گئے۔ میں' ابوبکر اور عمر اندر آئے۔ میں' ابوبکر اور عمر باہر گئے۔ (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے ساتھ آپ دونوں کا تذکرہ فرماتے تھے) اِس لیے مجھ کو پہلے ہی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔

(328) سندِ حدیث: حدثنا عبداللّٰه' قال: حدثنی ابو الربیع سلیمان بن داؤد العتکی' الزهرانی' قال: نا عبداللّٰه بن المبارک' عن عمر بن سعید بن ابی حسین عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس فذکر هذا الحدیث۔ ﴿صحیح البخاری: ۷/۴۱/صحیح مسلم: ۱۸۵۸/۴﴾

سند کے اختلاف کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

(329) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، إِنَّهُ لَمَّا طُعِنَ تِلْكَ الطَّعْنَةَ رَأَى غُلَامًا قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ: يَاغُلَامُ، خُذْ مِنْ شَعْرِكَ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقٰى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقٰى لِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے! جب وہ زخمی تھے تو اُنہوں نے ایک نوجوان لڑکے کو دیکھا جس نے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے کیا ہوا تھا' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نوجوان لڑکے! اپنے بال چھوٹے کراؤ اور اپنا تہبند اُوپر کرو' کیونکہ یہ

تمہارے کپڑے کی بقا کے زیادہ لائق اور تمہارے پروردگار کے تقویٰ کا بڑا ذریعہ ہے۔

(330) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِرَاشٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! عمر کے اِسلام قبول کرنے سے آسمان والے (یعنی فرشتے) بھی خوش ہوگئے ہیں۔

(331) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَرْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ:

◀ متن حدیث ▶ نِعْمَ الْحَجِيجُ لَكُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت سلیمان بن قرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے موزہ پرمسح کرنے کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا:

موزوں پر مسح کرنے کے سلسلے میں تمہارے لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کا عمل) بہت اچھا ثبوت ہے۔

(332) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ أَبُو عَمْرٍو الْعَنْبَرِيُّ قثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَالَ أَبِي: وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّمَا كَانَ عُمَرُ مِيزَانًا، لَا يَقُولُ كَذَا وَلَا يَقُولُ كَذَا۔

حضرت مُعْتَمِرْ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور ابوعثمان رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ترازو جیسی حیثیت رکھتے تھے، وہ نہ تو یوں کہتے اور نہ ہی یوں۔

(333) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هَاشِمٍ:

◀ متن حدیث ▶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحريم: 4)، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قرآنِ کریم کے اِس فرمان: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ (نیک اہل ایمان)) (التحریم 4:) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(334) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قَالَ:

متن حدیث: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ وَإِيَّاكَ، قَالَ: هَاتِ مَا حَمِدْتَ بِهِ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ أَدْلَمُ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْ أُسْ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْ أُسْ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هٰذَا الَّذِي اسْتَنْصَتَّنِي لَهُ؟ قَالَ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، هٰذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے رب کی تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا سناؤ تو سہی کہ تم نے اپنے رب کی کیا تعریف کی ہے؟ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشعار سنانے لگا' اِسی اثناء میں گندمی رنگت کا ایک آدمی آیا اور اُس نے اجازت طلب کی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: ٹھہرو' ٹھہرو۔ اس نے کچھ دیر بات چیت کی' پھر چلا گیا' میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) پھر اشعار سنانے لگا۔ پھر وہی آدمی آ گیا اور اُس نے اجازت طلب کی' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: ٹھہرو' ٹھہرو۔ چنانچہ اسی طرح دو یا تین مرتبہ ہوا۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون شخص ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کرا دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہے یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا۔

(335) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ سَرِيعٍ قَالَ:

متن حدیث: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ وَإِيَّاكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ أَدْلَمُ، طُوَالٌ، أَصْلَعُ، أَعْسَرُ يَسَرٌ، قَالَ: فَاسْتَنْصَتَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَصَفَ لَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَعْنِي حَمَّادًا، كَيْفَ اسْتَنْصَتَهُ قَالَ: كَمَا يُصْنَعُ بِالْهِرِّ، فَدَخَلَ فَتَكَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هٰذَا الَّذِي تَسْتَنْصِتُنِي لَهُ؟ فَقَالَ: هٰذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ، هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

مَیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا مَیں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! میں نے اپنے رب کی تعریف اور آپ ﷺ کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ راوی آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ایک آدمی آیا جس کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا' سر کے بال کچھ گرے ہوئے تھے اور دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا تھا' اُس نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش کرا دیا...... حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے خاموش کرانے کا انداز بھی بیان کیا' جس طرح بلی کے ساتھ کیا جاتا ہے...... پھر وہ آدمی اندر آیا اور اُس نے کچھ دیر بات چیت کی' پھر چلا گیا۔ راوی نے آگے حدیث بیان کی کہ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! یہ کون شخص ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھے خاموش کرا دیتے ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا' یہ عمر بن خطاب ہے۔

(336) سندِ حدیث: حدثنا عبداللّٰه ' قال: حدثنی ابی قثنا روح ' قثنا حماد یعنی ابن سلمة قال: أنا علی بن زید عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرة عن الأسود بن سریع قال: ((أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ)) ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۹۶/۷/ تاریخ بغداد: ۴۰۱/۸﴾

اس سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

(337) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا هَارُونُ الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ، يَعْنِي: ابْنَ عُمَيْرٍ ' قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَا عُمَرُ يَقْسِمُ مَالًا إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ ضَرْبَةٌ قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي فِي غَزَاةِ كَذَا وَكَذَا ' قَالَ: فَأَمَرَ لَهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ' ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأَلْفٍ أُخْرَى حَتَّى أَمَرَ لَهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ ' فَقَالُوا: اسْتَحِي ' فَخَرَجَ ' فَقَالَ: لَوْ مَكَثَ لَأَعْطَيْتُهُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ دِرْهَمٌ ' رَجُلٌ ضُرِبَ فِي وَجْهِهِ ضَرْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَفَرَتْ وَجْهَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مال تقسیم کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے اپنا سر اوپر اُٹھایا تو ایک آدمی کے چہرے پر چوٹ کا نشان دیکھا' پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں غزوے میں مجھے زخم آیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اسے ایک ہزار درہم دے دیئے جائیں' پھر کچھ دیر ٹھہرے اور پھر حکم دیا کہ ایک ہزار درہم اسے اور دے دو۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو چار ہزار درہم دینے کا حکم دے دیا۔ لوگوں نے (اُس آدمی سے) کہا: کچھ خیال کرو (ہمیں بھی کچھ لینے دو) چنانچہ وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ کھڑا رہتا تو یقیناً میں باقی مال کے درہم بھی اُسے دے دیتا' یہ ایسا آدمی تھا کہ جس کے

چہرے پر راہِ خدا میں ایسا زخم آیا کہ اس نے اس کے چہرے پر نشان ڈال دیا۔

(338) ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قثنا وُهَيْبٌ قَالَ نا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الدِّينَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

❁ ⬥ ❁ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین اسلام کو عزت عطا فرما۔

(339) ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ ۔

❁ ⬥ ❁ حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! عمر بن خطاب یا عامر بن طفیل کے ذریعے دین اسلام کو عزت عطا فرما۔

(340) ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

◄ [متن حدیث] ◄ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

❁ ⬥ ❁ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔

(341) ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ مَلَكٌ

❁ ⬥ ❁ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم (آپس میں) باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے۔

(342) ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَانْظُرُوا إِلَى قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب لوگوں کا (آپس میں) کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فرمان کی طرف دیکھو۔

(343) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قثنا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ رَجُلًا يَنَالُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأُتِيَ بِهِ فَجَعَلَ يُعَرِّضُ بِذِكْرِهِمَا، وَفَطِنَ الرَّجُلُ فَأَمْسَكَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَمَا لَوْ أَقْرَرْتَ بِالَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ لَأَلْقَيْتُ أَكْثَرَكَ شَعَرًا.

حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق زبان درازی کرتا ہے۔ اُسے آپ کے پاس لایا گیا تو آپ اُس کے سامنے ان دونوں کا اچھا تذکرہ کرنے لگے۔ (اُس) آدمی کو سمجھ آ گئی اور وہ (زبان درازی سے) باز آ گیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: سنو! اگر تم اس بات کا اقرار کر لیتے جو مجھے پتا چلا تھا، تو میں (سزا کے طور پر) تمہارے زیادہ تر بال مونڈ دیتا۔

(344) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ عُمَرَ فَاخْصِفْ نَعْلَكَ، وَشَمِّرْ ثَوْبَكَ، وَكُلْ دُونَ الشِّبَعِ۔

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا بننا چاہتے ہیں تو پھر اپنے جوتے کو پیوند لگایا کریں، اپنی آستین چڑھا کر رکھیں اور پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کیا کریں۔

(345) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ:

◄ متن حدیث ► أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا أُصِيبَ أَرْسَلَ إِلَى الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: عَنْ مَلَأٍ مِنْكُمْ كَانَ هَذَا؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: إِنِّي وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ أَنَّ اللّٰہَ نَقَصَ مِنْ آجَالِنَا فِي أَجَلِكَ، ثُمَّ أَتَى سَرِيرَهُ وَقَدْ سُجِّيَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَقَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ الْيَوْمَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰہَ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى عَلَيْهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب زخمی تھے تو آپ نے مہاجرین کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: تمہارے تعاون سے ہی یہ سب کچھ ہوا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگی کم کر کے آپ کو دے دے۔ پھر وہ آپ کی چارپائی کے پاس آئے اور آپ پر کپڑا ڈالا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا مجھے پسند ہو۔

(346) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قثنا وُهَيْبٌ قثنا أَبُو جَهْضَمٍ مُوسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَوُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ' وَسُجِّيَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ' قَالَ عَلِيٌّ: مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجَّى.

حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب غسل دے کر اور کفن پہنا کر چارپائی پر لٹایا گیا اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رُوئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ اِس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص سے بڑھ کر جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا مجھے پسند ہو۔

(347) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ حَمَّادٌ: وَسَمِعْتُ عَمْرًا يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ حَمَّادٌ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَهْضَمٍ، قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ وَسُجِّيَ ثَوْبًا' فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ' وَقَالَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلَى مَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجَّى.

حضرت ابوجہضم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خنجر کے وار ہوئے (اور آپ شہید ہو گئے) تو آپ کو غسل دے کر' کفن پہنا کر آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے' اُن کے لیے رحمت کی دُعا کی اور فرمایا: آج رُوئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ مجھے اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص سے بڑھ کر جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو۔

(348) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي الْيَعْفُورِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَدْ قَضَى نَحْبَهُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ يَا أَبَا حَفْصٍ، فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْكَ.

حضرت ابوجحیفہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا (جب آپ پر خنجر کے وار ہوئے اور آپ شہید ہو گئے' اُس وقت) آپ پر کپڑا ڈالا ہوا تھا' وہ اپنا وعدہ پورا کر گئے تھے (یعنی شہادت پا چکے تھے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے آپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا' پھر فرمایا: اے ابوحفص! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو' اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں ہے کہ جس کا نامۂ اعمال لے کر اللہ تعالیٰ سے ملنا مجھے پسند ہو۔

(349) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا الْعَوَّامُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ، فَانْظُرُوا مَا صَنَعَ عُمَرُ فَخُذُوا بِهِ.

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب لوگوں کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو پھر دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیا کرتے ہیں؟ پس (جو کام وہ کریں) اسی کو اپنا لو۔

(350) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ لَا يُعْدَلُ بِقَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ إِذَا اجْتَمَعَا.

حضرت امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اقوال اکٹھے ہو جائیں تو ان دونوں کو برابر نہیں سمجھا جا سکتا۔

(351) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ مَوْلَى زَائِدَةَ بْنِ مَعْنِ بْنِ زَائِدَةَ الشَّيْبَانِيِّ، قثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَآخَرُ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّاسَ جُمِعُوا، فَكَأَنِّي بِرَجُلٍ قَدْ فَرَعَهُمْ فَوْقَهُمْ بِثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: قُلْتُ: لِمَ؟ إِنَّهُ لَا تَلُومُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ

مُسْتَخْلَفٌ، وَشَهِيدٌ مُسْتَشْهَدٌ، قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَابَكْرٍ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ لِي: اقْصُصْ رُؤْيَاكَ، فَلَمَّا بَلَغَ إِلَى خَلِيفَةٍ قَالَ: زَبَرَنِي عُمَرُ وَانْتَهَرَنِي قَالَ: تَقُولُ هَذَا وَأَبُوبَكْرٍ حَيٌّ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَانَ بَعْدُ بِالشَّامِ مَرَرْتُ بِهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَانِي فَقَالَ لِي: اقْصُصْ رُؤْيَاكَ، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَنِي اللَّهُ مِنْهُمْ، وَأَمَّا خَلِيفَةٌ مُسْتَخْلَفٌ فَقَدْ وَاللَّهِ اسْتَخْلَفَنِي، فَأَسْأَلُهُ أَنْ يُعِينَنِي عَلَى مَا وَلَّانِي، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُ: وَشَهِيدٌ مُسْتَشْهَدٌ قَالَ: وَأَنَّى الشَّهَادَةُ وَأَنَا فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَحَوْلِي يَغْزُونَ، ثُمَّ قَالَ: يَأْتِي اللَّهُ بِهَا أَنَّى شَاءَ، مَرَّتَيْنِ.

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے خواب دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور میں ایسے آدمی کے پاس ہوں جوان سب سے تین ہاتھ اوپر کو بڑھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ہیں)۔ میں نے پوچھا: (ان کے ممتاز و نمایاں ہونے کی) کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے کہا: انہیں معاملاتِ خداوندی میں کسی کی ملامت سے چنداں فرق نہیں پڑتا تھا' یہ ایسے خلیفہ ہیں' جنہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) جانشین بنایا گیا تھا اور ایسے شہید ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دی۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ خواب بیان کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب آدمی بھیج کر انہیں بشارت سنائی۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: مجھے بھی اپنا خواب سناؤ۔ چنانچہ وہ خواب سنانے لگے اور جب خلیفہ کے ذکر پر پہنچے تو انہوں نے مجھے روکا اور جھڑکتے ہوئے فرمایا: تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونے کے باوجود یہ بات کہہ رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے گورنر بنے اور منبر پر بیٹھے ہوئے تھے' میں ان کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: مجھے اپنا خواب سناؤ۔ راوی کہتے ہیں: (میں خواب سنانے لگا) جب اس بات پر پہنچا کہ ''انہیں معاملاتِ خداوندی میں کسی کی ملامت سے چنداں فرق نہیں پڑتا تھا'' تو انہوں نے فرمایا: یقیناً مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے لوگوں میں شامل فرمائے گا' اور جہاں تک (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) جانشین اور خلیفہ بننے کی بات ہے تو اللہ کی قسم! یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ منتخب کر دیا ہے اور میں اُس سے دُعا کرتا ہوں کہ اُس نے جو ذِمہ داری مجھے سونپی ہے اس پر میری مدد فرمائے۔ راوی کہتے ہیں: جب میں اس بات پر پہنچا کہ ''یہ ایسے شہید ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دی'' تو اُنہوں نے فرمایا: شہادت کہاں ہے؟ جبکہ میں تو جزیرۂ عرب میں ہوں اور میرے اردگرد لوگ جہاد کر رہے ہیں۔ پھر اُنہوں نے دومرتبہ فرمایا: شہادت چاہے جہاں بھی ہوگی اللہ تعالیٰ اسے لے آئے گا۔

(352) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قثنا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

متنِ حدیث: كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَاتَّبَعْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلًا، وَأَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ،

فَقَسَمَهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ، فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ، وَالْأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ، وَجَعَلَ ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْأَبِ

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی راستے پر چلتے اور ہم ان کے پیچھے چل رہے ہوتے تو ہمیں وہ راستہ بہت نرم محسوس ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وراثت کا مسئلہ لایا گیا جس میں بیوی اور ماں باپ تھے' تو انہوں نے بیوی کو چار حصوں میں سے چوتھا حصہ دیا' ماں کو باقی مال کا تہائی حصہ اور باقی کا دو تہائی مال باپ کو دیا۔

(353) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قثنا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، وَوَكِيعٌ قَالَا: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

متن حدیث: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔

(354) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر اچھے آدمی ہیں' عمر اچھے آدمی ہیں' ابوعبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں' اُسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں' ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں' معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں اور معاذ بن عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں رضی اللہ عنہم۔ اللہ ان تمام سے راضی ہوا۔

(355) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو عَمْرٍو الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ الْمِصْرِيُّ قثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ جَيْشًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمًا، قَالَ: فَجَعَلَ يَصِيحُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ، يَا سَارِيَ الْجَبَلَ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمْنَاهُمْ، فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ، يَا سَارِيَ الْجَبَلَ، فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا بِالْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ، فَقِيلَ لِعُمَرَ، يَعْنِي: ابْنَ الْخَطَّابِ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ

بِذٰلِكَ.

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: وَحَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اور ساریہ نامی ایک شخص کو ان کا امیر مقرر کیا۔ پھر ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران آپ منبر پر ہی اونچی آواز میں پکارنے لگے: اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ' اے ساریہ پہاڑ سے لگ جاؤ' پھر جب لشکر کا نمائندہ آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے (جنگ کے) حالات دریافت کیے تو اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارا دشمن سے سامنا ہوا اور ہم نے انہیں شکست دے دی۔ دورانِ جنگ اچانک کسی کی اونچی آواز میں پکار سنائی دی کہ اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ' اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ۔ چنانچہ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا دیں اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کر دیا۔ یہ سن کر کسی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات تو آپ نے پکار کر کہی تھی۔

(356) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قثنا وُهَيْبٌ قثنا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلَا بِعُمَرَ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا حَصِينًا، يَدْخُلُهُ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحَائِطُ، فَالْإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي خَادِمٌ لِمِثْلِ عُمَرَ حَتَّى أَمُوتَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مَنْ فِي الْأَرْضِ الْيَوْمَ وُضِعُوا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَوُضِعَ عُمَرُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، لَرَجَحَ شِقُّ عُمَرَ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْجَزُورِ فَتُنْحَرُ فَتَكُونُ الْكَبِدُ وَالسَّنَامُ وَأَطَايِبُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ، وَيَكُونُ الْعُنُقُ لِآلِ عُمَرَ، إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ.

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔ یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسا محفوظ باغ تھے کہ جس میں اسلام داخل تو ہوتا تھا' لیکن اس سے نکلتا نہیں تھا۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس باغ میں شگاف پڑ گیا' پھر اس سے اسلام نکلنے لگا اور داخل نہیں ہوتا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین پر جتنی بھی مخلوق موجود ہے اگر ان سب کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک جائے گا۔ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے چنانچہ اسے ذبح کیا جاتا اور (اس کا) جگر' کوہان اور اچھے اچھے حصے مسافروں کو دیے جاتے اور گردن آلِ عمر کو بھیج دی جاتی' جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

(357) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قثنا وُهَيْبٌ قثنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ أَحْبَبْتُ هَذَا الرَّجُلَ حُبًّا قَدْ خِفْتُ اللَّهَ فِي حُبِّهِ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا حَصِينًا، يَدْخُلُهُ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحَائِطُ، إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ.

⬥ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یقیناً میں اس شخص سے اِس قدر محبت کرتا ہوں کہ مجھے اس کی محبت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈر لگنے لگتا ہے (کہ کہیں میں مبالغہ تو نہیں کر رہا)۔ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسا محفوظ باغ تھے کہ جس میں اسلام داخل تو ہوتا تھا' لیکن اُس سے نکلتا نہیں تھا۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو اس باغ میں شگاف پڑ گیا' پھر اس سے اِسلام نکلنے لگا اور داخل نہیں ہوتا تھا۔ جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

(358) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَصْحَابُنَا: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَخِلَّائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ وَلَمْ آلُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

⬥ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تین لوگ میرے گہرے دوست ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔

(359) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ زَحْمَوَيْهِ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوَّلْتُهُ الدِّينَ۔

⬥ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سویا ہوا تھا کہ اِسی دوران مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا' میں نے (اس میں سے دودھ) پیا' یہاں تک کہ میں نے تری دیکھی جو میری انگلیوں کے پوروں سے نکل رہی تھی' پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ آپ کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں نے پوچھا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ (دودھ سے مراد) دین ہے۔

(360) ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ قثنا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي: ابْنَ سَعْدٍ، قثنا أَبِي، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ " ◀ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا يَبْلُغُ الثُّدِيَ، وَمِنْهَا يَبْلُغُ الرُّكَبَ، قَالَ: وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ " ، فَقَالُوا: مَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ۔

◆ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَیں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا' انہوں نے قمیصیں زیب تن کر رکھی تھیں' ان میں سے کچھ کی قمیصیں سینے تک تھیں اور کچھ کی گھٹنے تک پہنچ رہی تھیں' اور میرے سامنے عمر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا تو اُنہوں نے جو قمیض پہن رکھی تھی وہ اُسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تعبیر کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علم"۔

(361) ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قثنا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ بَعْضِ آلِ أَبِي رَبِيعَةَ

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَهُمْ، قَالَ: وَذَكَرَ الْمُحَصَّبَ فَقَالَ:

جَزَى اللّٰهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ ... يَدُ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ

فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ ... لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا ... بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَحَلُوهُ الشَّمَّاخَ بْنَ ضِرَارٍ فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: مَا قُلْتُهُ

◆ حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ آلِ ربیعہ کے کسی آدمی سے بیان کرتے ہیں:

ان کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا ان کے ہاں تھیں۔ اس آدمی نے محصب کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے: "اللہ تعالیٰ اس امیر المومنین کو اچھا بدلہ دے اور برکات کا نزول ہو کہ جس کے پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ کی تائید ونصرت شامل ہوتی تھی' پس جو شخص کوشش کرتا ہے یا شترمرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے اُمور کو بھی پالیتا ہے۔ (اے امیر المومنین!) آپ نے ان اُمور کو ادا کر دیا ہے' پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں"۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ان اشعار کو شاخ بن ضرار کی طرف منسوب کیا ہے لیکن جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے یہ اشعار نہیں کہے۔

(362) ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قثنا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◀ متنِ حدیث ▶ لَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ حَجَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ ' فَلَمَّا صَدَرْنَا عَنْ مِنًى مَرُّوا بِالْمُحَصَّبِ ' فَسَمِعْتُ رَجُلًا عَلَى رَاحِلَتِهِ يَقُولُ: أَيْنَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَسَمِعْتُ آخَرَ قَالَ: كَانَ هَاهُنَا كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ' قَالَتْ: فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ قَالَ:

عَلَيْكَ سَلَامٌ مِنْ إِمَامٍ وَبَارَكَتْ ... يَدُ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ

فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ ... لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا ... بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ يُفَتَّقِ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَالْتُمِسَ ذَلِكَ الرَّاكِبُ ' فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ ' وَلَمْ يُدْرَ مَنْ هُوَ ' فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ مِنَ الْجِنِّ ' قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ ذَلِكَ الْحَجِّ فَطُعِنَ فَمَاتَ

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آخری حج ادا فرمایا تو اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی اس حج میں شریک تھیں۔ جب ہم منیٰ سے واپس آئے اور لوگ محصب کے پاس سے گزرے تو میں نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر یہ کہتے سنا:

امیر المؤمنین کہاں ہیں؟ پھر مجھے دوسرے کی آواز سنائی دی' امیر المؤمنین یہیں ہیں۔ چنانچہ اُس آدمی نے اپنی سواری کے جانور کو بٹھایا اور یہ اشعار پڑھنے لگا:

ترجمہ: ''اے امام! آپ پر سلامتی ہو اور (اللہ تعالیٰ کی) برکات کا نزول ہو' آپ کے پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی' پس جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے اُمور کو بھی پالیتا ہے۔ (اے امیر المومنین!) آپ نے ان اُمور کو ادا کر دیا ہے' پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں''۔

(363) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قثنا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ حَفِظْتُهَا كَمَا تَسْمَعُ وَلَمْ أَحْفَظْ إِسْنَادَهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ رَأَيْتُ لِعُمَرَ أَرْبَعَةً: رُؤْيَا: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَأَيْتُ الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَنَامِلِي ' ثُمَّ نَاوَلْتُ فَضْلِي عُمَرَ " ' قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ' فَمَا أَوَّلْتَ ذَاكَ؟ قَالَ: الْعِلْمُ . وَرَأَيْتُ كَأَنَّ أُمَّتِي عَلَيْهِمُ الْقُمُصُ إِلَى الثُّدِيِّ وَإِلَى الرُّكَبِ ' وَإِلَى الْكَعْبِ ' وَمَرَّ عُمَرُ يَسْحَبُ قَمِيصًا ' قَالُوا: يَا رَسُولَ

اللّٰهِ، مَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: الدِّينُ . قَالَ" وَدَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا، أَوْ دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا أَبَا حَفْصٍ " ، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: أَوَ يُغَارُ عَلَيْكَ؟ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي وَرَدْتُ بِئْرًا فَوَرَدَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَنَزْعُهُ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ وَرَدَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتِ الدَّلْوُ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَاسْتَقَى فَأَرْوَى الظَّمِئَةَ وَضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنٍ، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، أَوْ قَالَ: عَبْقَرِيًّا: يَفْرِي فَرِيَّهُ "

حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَیں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے چار خواب دیکھے:''میں نے دیکھا کہ مجھے ایک برتن دیا گیا جس میں دودھ تھا' میں نے اتنا پیا کہ مجھے انگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری نکلتی دکھائی دی' پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا''۔لوگوں نے پوچھا:یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(دودھ سے مراد) علم ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں نے (دوسرا خواب یہ) دیکھا کہ میری اُمت کے لوگوں نے قمیصیں زیب تن کر رکھی ہیں (کچھ کی قمیصیں) سینے تک ہیں' (کچھ کی گھٹنے تک اور (کچھ کی) ٹخنے تک ہیں' (اتنے میں) عمر (رضی اللہ عنہ) گزرے تو وہ قمیض کو گھسیٹ رہے تھے''۔لوگوں نے عرض کیا:یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :(قمیض سے مراد) دین ہے۔ اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''میں (نے خواب میں دیکھا کہ میں) جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا' یا فرمایا کہ ایک گھر دیکھا' تو میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ بتلایا گیا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:) اے ابوحفص! میں نے (اُس محل کے اندر) داخل ہونا چاہا' لیکن مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی غیرت کا مظاہرہ ہوسکتا ہے؟! (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں نے (چوتھا خواب یہ) دیکھا کہ میں ایک کنویں کے پاس آیا ہوں' پھر ابن ابی قحافہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) بھی اُس کنویں پر آئے' اُنہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا' پھر اُن کے نکالنے میں کچھ کمزوری واقع ہوگئی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں آ گئے تو اُنہوں نے بھی پانی نکالا' یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں ہی اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور (انہوں نے اس قدر پانی نکالا کہ) لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کرلیا' میں نے ان کی طرح کام کرنے والا لوگوں میں سے کوئی اتنا زورآور بہادر شخص نہیں دیکھا۔

(364) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِقَدَحٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ، قَالُوا: مَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ، قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: أَبَلَغَكَ مَا كَانَ

فِي الْإِنَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، لَبَنٌ. قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ مُقِيمٌ بِمَكَّةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سویا ہوا تھا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ مجھے ایک برتن دیا گیا' میں نے اُس سے اتنا پیا کہ مجھے اُنگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری بہتی ہوئی دکھائی دی' پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا' لوگوں نے پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دودھ سے مراد) علم ہے۔

(365) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ ثنا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

◀ متنِ حدیث ▶ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ ، قَالُوا: مَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

مَیں سویا ہوا تھا کہ اِسی دوران مجھے خواب میں دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا' میں نے (اُس میں سے دودھ) پیا' یہاں تک کہ میں نے تری دیکھی جو میری اُنگلیوں کے پوروں سے نکل رہی تھی' پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم''۔

(366) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمُ الْقُمُصُ ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ ، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الدِّينُ .

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَیں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا' جو کہ قمیصیں زیب تن کیے ہوئے تھے' (کچھ کی قمیصیں) سینے تک تھیں' اور کچھ کی (جسم کے) اس سے زیادہ حصے تک تھیں' اور میرے سامنے عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو اُنہوں نے جو قمیض پہن رکھی تھی وہ اُسے گھسیٹ رہے تھے' لوگوں نے پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین۔

إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

(367) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَغْضَبُ إِذَا قِيلَ: إِنَّهُ هَاجَرَ قَبْلَ عُمَرَ، قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ، فَبَعَثَنِي عُمَرُ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ؟ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ، فَهَرْوَلَ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْضَبُ إِذَا قِيلَ إِنَّهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ.

حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کسی نے کہا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی تھی، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اِس بات کا پتا چلا تو غصے میں آ کر فرمایا: مَیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ (منورہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں، چنانچہ ہم واپس گھر آ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اور کہا: جاؤ دیکھ کر آؤ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں بتلایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں۔ ہم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑے اور لپک کر آ رہے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی، پھر میں نے بھی بیعت کی۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات سے ناراض ہو جایا کرتے تھے، جب یہ کہا جاتا تھا کہ اُنہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ہے۔

(368) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ قثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ۔

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

(369) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ وَاللّٰهِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي، وَأُخْتَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِابْنِ عَفَّانَ لَكَانَ قَدْ.

◆ حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے اُنہوں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نُفیل کو فرماتے سنا:

اللہ کی قسم! مَیں نے اپنے آپ کو اِس حال میں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اسلام لانے سے پہلے) مجھے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں باندھ رکھا تھا' جبکہ اُن کی ہمشیرہ اسلام قبول کر چکی تھیں' لیکن تم لوگوں نے جو سلوک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کیا ہے اس کی وجہ سے اگر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائے تو اس کے لائق ہے۔

(370) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، عَلَى قُرَيْشٍ وَلَمْ يُدْرِكُوا مَا طَلَبُوا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهُمُ النَّجَاشِيُّ بِمَا يَكْرَهُونَ، أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ رَجُلًا ذَا شَكِيمَةٍ، لَا يُرَامُ مَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ، امْتَنَعَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حَتَّى غَزَا قُرَيْشًا، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَقْدِرُ عَلَى أَنْ نُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَاتَلَ قُرَيْشًا حَتَّى صَلَّى عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَكَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ بَعْدَ خُرُوجِ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ.

◆ حضرت محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص قریش کے پاس آئے اور انہوں نے جن اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ کیا تھا وہ انہیں نہ ملے اور نجاشی نے انہیں وہ جواب دیا جو انہیں بہت ناگوار تھا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اِسلام قبول کر لیا' وہ بڑے خودداری اور بڑائی والے شخص تھے' ان کی عدم موجودگی میں ان پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ ان کی اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (کفار کے مظالم سے) محفوظ ہو گئے' یہاں تک کہ اُنہوں نے قریش سے جنگ لڑی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اِسلام قبول کرنے تک

کعبہ معظمہ کے پاس نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کرلیا تو قریش سے قتال کیا' یہاں تک کہ انہوں نے کعبے کے پاس نماز ادا کی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

(371) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَمَّنْ لَا يُتَّهَمُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ وَاللَّهِ، إِنَّهُ لَنَرْتَحِلُ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَقَدْ ذَهَبَ عَامِرٌ فِي بَعْضِ حَاجَتِنَا، إِذْ أَقْبَلَ عُمَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيَّ وَهُوَ عَلَى شِرْكِهِ، قَالَتْ: وَكُنَّا نَلْقَى مِنْهُ الْبَلَاءَ أَذًى لَنَا وَشَرًّا عَلَيْنَا، فَقَالَتْ: فَقَالَ: إِنَّهُ لَانْطِلَاقٌ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَاللَّهِ لَنَخْرُجَنَّ فِي أَرْضِ اللَّهِ، آذَيْتُمُونَا وَقَهَرْتُمُونَا، حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَنَا مَخْرَجًا، قَالَتْ: فَقَالَ: صَحِبَكُمُ اللَّهُ، وَرَأَيْتُ لَهُ رِقَّةً لَمْ أَكُنْ أَرَاهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ أَحْزَنَهُ فِيمَا أَرَى خُرُوجُنَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَامِرٌ مِنْ حَاجَتِنَا تِلْكَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، لَوْ رَأَيْتَ عُمَرَ آنِفًا وَرِقَّتَهُ وَحُزْنَهُ عَلَيْنَا، قَالَ: أَطَمِعْتِ فِي إِسْلَامِهِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا يُسْلِمُ الَّذِي رَأَيْتِ حَتَّى يُسْلِمَ حِمَارُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ: يَأْسًا لِمَا كَانَ يَرَى مِنْ غِلْظَتِهِ وَقَسْوَتِهِ عَنِ الْإِسْلَامِ. وَكَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيمَا بَلَغَنِي أَنَّ أُخْتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْخَطَّابِ، وَكَانَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، كَانَتْ قَدْ أَسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ زَوْجُهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَعَهَا، وَهُمْ يَسْتَخْفُونَ بِإِسْلَامِهِمْ مِنْ عُمَرَ، وَكَانَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّحَّامُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ أَسْلَمَ، وَكَانَ أَيْضًا يَسْتَخْفِي بِإِسْلَامِهِ فَرَقًا مِنْ قَوْمِهِ، وَكَانَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ يَخْتَلِفُ إِلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ يُقْرِئُهَا الْقُرْآنَ، فَخَرَجَ عُمَرُ يَوْمًا مُتَوَشِّحًا سَيْفَهُ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَهْطًا مِنْ أَصْحَابِهِ، فَذُكِرَ لَهُ أَنَّهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي بَيْتٍ عِنْدَ الصَّفَا وَهُمْ قَرِيبٌ مِنْ أَرْبَعِينَ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمُّهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ (ص: 280) الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فِي رِجَالٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ كَانَ أَقَامَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَلَمْ يَخْرُجْ فِيمَنْ خَرَجَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَلَقِيَهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ مُحَمَّدًا، هَذَا الصَّابِئُ الَّذِي قَدْ فَرَّقَ أَمْرَ قُرَيْشٍ، وَسَفَّهَ أَحْلَامَهَا، وَعَابَ دِينَهَا، وَسَبَّ آلِهَتَهَا، فَأَقْتُلُهُ، فَقَالَ لَهُ نُعَيْمٌ: وَاللَّهِ، لَقَدْ غَرَّتْكَ نَفْسُكَ مِنْ نَفْسِكَ يَا عُمَرُ، أَتَرَى بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ تَارِكِيكَ تَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَقَدْ قَتَلْتَ مُحَمَّدًا؟! أَفَلَا تَرْجِعُ

إِلَى أَهْلِ بَيْتِكَ فَتُقِيمَ أَمْرَهُمْ؟ قَالَ: وَأَيُّ أَهْلِ بَيْتِي؟ قَالَ: خَتَنُكَ وَابْنُ عَمِّكَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، وَأُخْتُكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ، فَقَدْ أَسْلَمَا وَتَابَعَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دِينِهِ، فَعَلَيْكَ بِهِمَا، فَرَجَعَ عُمَرُ عَامِدًا لِخَتَنِهِ وَأُخْتِهِ، وَعِنْدَهُمَا خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ مَعَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا طه يُقْرِئُهُمَا إِيَّاهَا، فَلَمَّا سَمِعُوا حَسَّ عُمَرَ تَغَيَّبَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ فِي مَخْدَعٍ لِعُمَرَ أَوْ فِي بَعْضِ الْبَيْتِ، وَأَخَذَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ الصَّحِيفَةَ فَجَعَلَتْهَا تَحْتَ فَخِذِهَا، وَقَدْ سَمِعَ عُمَرُ حِينَ دَنَا مِنَ الْبَيْتِ قِرَاءَتَهُ عَلَيْهِمَا، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: مَا هَذِهِ الْهَيْنَمَةُ الَّتِي سَمِعْتُهَا؟ قَالَا: مَا سَمِعْتَ شَيْئًا، قَالَ: بَلَى وَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ عَمَّا تَابَعْتُمَا مُحَمَّدًا عَلَى دِينِهِ، وَبَطَشَ بِخَتَنِهِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، وَقَامَتْ إِلَيْهِ فَاطِمَةُ أُخْتُهُ لِتَكُفَّهُ عَنْ زَوْجِهَا، فَضَرَبَهَا فَشَجَّهَا، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ وَخَتَنُهُ: نَعَمْ، قَدْ أَسْلَمْنَا وَآمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ. وَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِأُخْتِهِ مِنَ الدَّمِ نَدِمَ عَلَى مَا صَنَعَ فَارْعَوَى وَقَالَ لِأُخْتِهِ: أَعْطِينِي هَذِهِ الصَّحِيفَةَ الَّتِي سَمِعْتُكُمْ تَقْرَءُونَ آنِفًا أَنْظُرْ مَا هَذَا الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ؟ وَكَانَ عُمَرُ كَاتِبًا، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ قَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ: إِنَّا نَخْشَاكَ عَلَيْهَا، قَالَ: لَا تَخَافِي، وَحَلَفَ لَهَا بِآلِهَتِهِ لَيَرُدَّنَّهَا إِلَيْهَا إِذَا قَرَأَهَا، فَلَمَّا قَالَ لَهَا ذَلِكَ طَمِعَتْ فِي إِسْلَامِهِ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَخِي، إِنَّكَ نَجِسٌ عَلَى شِرْكِكَ، وَإِنَّهُ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الطَّاهِرُ، فَقَامَ عُمَرُ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ أَعْطَتْهُ الصَّحِيفَةَ، وَفِيهَا طه، فَقَرَأَهَا، فَلَمَّا قَرَأَ صَدْرًا مِنْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامَ وَأَكْرَمَهُ فَلَمَّا سَمِعَ خَبَّابٌ ذَلِكَ خَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ خَصَّكَ بِدَعْوَةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ (ص: 281) أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِأَبِي الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَاللَّهَ اللَّهَ يَا عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ: فَادْلُلْنِي عَلَيْهِ يَا خَبَّابُ حَتَّى آتِيَهُ فَأُسْلِمَ، فَقَالَ لَهُ خَبَّابٌ: هُوَ فِي بَيْتٍ عِنْدَ الصَّفَا، مَعَهُ فِئَةٌ، يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَخَذَ عُمَرُ سَيْفَهُ فَتَوَشَّحَهُ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَرَآهُ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فَزِعٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ، فَقَالَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: فَائْذَنْ لَهُ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ خَيْرًا بَذَلْنَا لَهُ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ شَرًّا قَتَلْنَاهُ بِسَيْفِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ، فَأَذِنَ لَهُ الرَّجُلُ وَنَهَضَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَقِيَهُ فِي الْحُجْرَةِ، فَأَخَذَ بِحُجْزَتِهِ أَوْ بِجَمْعِ رِدَائِهِ، ثُمَّ جَبَذَهُ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ وَاللَّهِ مَا أَرَى أَنْ تَنْتَهِيَ حَتَّى يُنْزِلَ اللَّهُ بِكَ قَارِعَةً، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُكَ أُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبِيرَةً عَرَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَسْلَمَ، فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَانِهِمْ ذَلِكَ وَقَدْ عَزُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ حِينَ أَسْلَمَ عُمَرُ مَعَ إِسْلَامِ

حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَعَرَفُوا أَنَّهُمَا سَيَمْنَعَانِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَيَنْتَصِفُوْنَ بِهِمَا مِنْ عَدُوِّهِمْ . فَهَذَا حَدِيثُ الرُّوَاةِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِيْنَ أَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

سیدہ اُم عبداللہ بنت ابوحثمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ کی قسم! جب ہم سرزمینِ حبشہ کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ ہمارے کسی ضروری کام کی غرض سے گئے ہوئے تھے کہ اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس آ کھڑے ہوئے' اس وقت وہ مشرک ہی تھے' ہمیں ان کی طرف سے بہت سی آزمائشیں جھیلنا پڑی تھیں' ہمیں تکلیفیں بھی آئیں اور بُرے رویے کا بھی سامنا ہوا' راویہ بیان کرتی ہیں کہ اُنہوں نے کہا: اے اُمِ عبداللہ! رہائی پا کر جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں' اللہ کی قسم! یقیناً ہم اللہ کی سرزمین میں ضرور جائیں گے' تم لوگوں نے ہمیں تکلیفیں دیں اور ہمیں اپنے قہر کا نشانہ بنایا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے راہِ نجات نکال دی۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: اللہ تمہارا ساتھی ہو۔ میں نے دیکھا کہ ان کی رِقت آمیز حالت ہوگئی تھی' میں نے (کبھی ان کی) ایسی حالت نہیں دیکھی تھی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور میرے خیال کے مطابق ہمارے (مکہ سے) نکل جانے نے انہیں غمزدہ کر دیا تھا۔ پھر حضرت عامر رضی اللہ عنہ ہمارے کام سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! کاش کہ آپ بھی ابھی عمر کی رِقت آمیز حالت اور ہمارے جانے پر غمزدہ ہونا دیکھ لیتے۔ اُنہوں نے کہا: جس شخص کو تم نے دیکھا ہے وہ اس وقت تک اسلام قبول نہیں کر سکتا جب تک کہ خطاب کا گدھا اِسلام لے آئے (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا ناممکن ہے)۔ راویہ کہتی ہیں کہ انہوں نے اس نا اُمیدی کا اظہار اِس لیے کیا تھا کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اِسلام سے نفرت اور قساوت خود دیکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا جو واقعہ مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اُن کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب' حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ وہ خود بھی اِسلام قبول کر چکی تھیں اور ان کے ساتھ اُن کے خاوند سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اِسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے اِسلام کو چھپا کر رکھتے تھے۔ ان کی قوم یعنی بنو عدی بن کعب کے ایک شخص نعیم بن عبداللہ النحام نے بھی اِسلام قبول کر لیا تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے نکالے جانے کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپا کر رکھتے تھے۔ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ' فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور انہیں قرآنِ پاک پڑھایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام (کو قتل کرنے) کے ارادے سے اپنی تلوار میان سے باہر نکالے ہوئے باہر نکلے' انہیں کسی نے بتایا کہ وہ سب صفا کے پاس ایک گھر میں جمع ہیں اور مرد و خواتین ملا کر سب کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں جن مسلمان مردوں نے قیام کیا تھا' ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب' علی بن ابی طالب اور ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے' لیکن وہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل نہ ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات نعیم

بن عبداللہ سے ہوگئی' اُنہوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارادہ کیے ہوئے ہوں' اُس بے دین نے قریش کی اجتماعیت کو توڑ دیا ہے' ان کے عقلمند لوگوں کو بیوقوف بنالیا ہے' ان کے دین پر عیب تراشی کرتا ہے اوران کے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے' لہٰذا میں اسے قتل کر دوں گا (نعوذ باللہ)۔ یہ سن کر حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم! تمہارے نفس نے ہی تمہیں دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے' تمہارا کیا خیال ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) قتل کرو گے تو وہ تمہیں زمین پر چلتا (یعنی زندہ) چھوڑ دیں گے؟ کیا تم واپس اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کے معاملے کو درست کر سکتے ہو؟ اُنہوں پوچھا: میرے گھر والے کون؟ اُنہوں نے کہا: تمہارے بہنوئی اور چچازاد سعید بن زید اور تمہاری بہن فاطمہ بنت خطاب دونوں نے اِسلام قبول کرلیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اتباع کر چکے ہیں' تم پہلے ان کی خبر لو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی اور اپنی بہن کی جانب نکل کھڑے ہوئے۔ ان کے پاس حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ موجود تھے' جن کے پاس ایک صحیفہ تھا' جس میں سورۃ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی اور وہ ان دونوں کو یہ سورت پڑھا رہے تھے۔ جب اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آواز سنی تو حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوٹھڑی میں یا گھر کے کسی حصے میں چھپ گئے' اور حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے صحیفہ پکڑ کر اپنی ران کے نیچے چھپا لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب گھر کے قریب آ گئے تھے تو اُنہوں نے خباب رضی اللہ عنہ کا ان دونوں کو (قرآن) پڑھانا سن لیا تھا' چنانچہ جب وہ اندر آئے تو انہوں نے پوچھا: یہ سمجھ میں نہ آنے والی آواز کیسی تھی جو میں نے سنی؟ ان دونوں نے کہا: تم نے کچھ نہیں سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں' اللہ کی قسم! مجھے اس بات کے متعلق پتا چل گیا ہے کہ تم دونوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پیروی کر لی ہے۔ (یہ کہتے ہی) اُنہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور اُن کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کو بچانے کے لیے اُٹھ کر ان کی طرف بڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مارا اور زخمی کر دیا۔ جب اُنہوں نے ایسا کیا تو اُن کی بہن اور بہنوئی بول اُٹھے: ہاں! ہم نے اِسلام قبول کیا ہے' اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں' اب تم نے جو کرنا ہے کرلو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے وجود سے خون نکلتا ہوا دیکھا تو اپنے کیے پر شرمندہ ہوئے اور ان کا دل نرم ہو گیا' پھر اپنی بہن سے کہا: لاؤ یہ صحیفہ مجھے دو جو میں نے ابھی تم لوگوں کو پڑھاتے ہوئے سنا تھا۔ تاکہ میں بھی دیکھوں کہ یہ کیا چیز ہے' جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتابت کیا کرتے تھے۔ جب اُنہوں نے ایسے کہا تو اُن کی بہن نے کہا: ہمیں ڈر ہے کہ تم اس کی بے حرمتی کرو گے۔ اُنہوں نے کہا: ڈرو نہیں۔ (حضور عمر رضی اللہ عنہ نے) اپنے معبودوں کی قسم اُٹھا کر اپنی بہن کو یقین دلایا کہ جب وہ یہ صحیفہ پڑھ لیں گے تو اسے ضرور واپس کر دیں گے۔ جب اُنہوں نے یہ بات کہی تو انہیں ان کے قبولِ اسلام کی خواہش ہوئی' چنانچہ انہوں نے ان سے کہا: اے میرے بھائی! تم اپنے شرک کی وجہ سے ناپاک ہو جبکہ اس صحیفے کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور غسل کیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں وہ صحیفہ دیا۔ اس

میں سورۃ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے اُسے پڑھا۔ جب سورت کی ابتدائی آیات ہی پڑھی تھیں تو بول اُٹھے: یہ کلام کس قدر خوبصورت اور کتنا معزز ہے۔ جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو وہ باہر نکل کر ان کے پاس آ گئے اور ان سے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم! یقیناً میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے خصوصیت بخشی ہے' کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا فرماتے سنا تھا: ''اے اللہ! ابوالحکم بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اِسلام کی تائید فرما''۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! اللہ سے ڈر جاؤ' اللہ سے ڈر جاؤ۔ تو اس پر انہوں نے کہا: اے خباب رضی اللہ عنہ! مجھے ان (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو' تا کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اِسلام قبول کرلوں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: وہ صفا کے پاس ایک گھر میں تشریف فرما ہیں' ان کے ساتھ ان کے صحابہ میں سے کچھ نوجوان بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار پکڑی اور اُسے لہراتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب نکل کھڑے ہوئے اور جا کر اُن کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب (دروازہ کھولنے والے نے) انہیں تلوار لہراتے ہوئے دیکھا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر بن خطاب آیا ہے اور تلوار سونتے ہوئے ہے۔ یہ سن کر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا: آنے دو' اگر تو وہ اچھے ارادے سے آیا ہے تو ہم بھی وقار سے پیش آئیں گے' لیکن اگر وہ کسی برے ارادے سے آیا ہے تو اسی کی تلوار سے اس کو قتل کردیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ چنانچہ اُس آدمی نے انہیں اجازت دے دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے اُٹھ کر ان کی جانب گئے' یہاں تک کہ حجرے میں انہیں آ ملے' پھر ان کے نیفے سے (یا) ان کی ساری چادر کو پکڑا' پھر انہیں سختی کے ساتھ کھینچ کر فرمایا: اے ابن خطاب! کون سا مقصد تجھے لے کر آیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ تم تب تک (ہمیں تکلیفیں دینے سے) باز نہیں آؤ گے جب تک کہ تم پر اللہ تعالیٰ کوئی مصیبت نہ نازل کردے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں (یعنی قرآنِ کریم) پر ایمان لانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اللہ اکبر'' کہا' جس سے گھر میں موجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سمجھ گئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِسلام قبول کرلیا ہے۔ چنانچہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس جگہ سے بکھر گئے اور اُنہوں نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اِسلام قبول کرنے سے اپنے آپ میں عزت وغلبہ محسوس کیا اور یہ بات جان لی کہ اب وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کریں گے اور مسلمان اب ان دونوں کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لے سکیں گے۔

(1/372) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي الْمُؤَدِّبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

(2/372) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: أَيُّ قُرَيْشٍ أَنْقَلُ لِلْحَدِيثِ؟ قِيلَ لَهُ: جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَغَدَوْتُ أَتْبَعُ أَثَرَهُ أَنْظُرُ مَا يَفْعَلُ، وَأَنَا غُلَامٌ، وَجَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ هُوَ جَدُّ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَمِيلِ بْنِ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيِّ - أَعْقِلُ كُلَّمَا رَأَيْتُ، حَتَّى جَاءَهُ فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا جَمِيلُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَدَخَلْتُ فِي دِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ، مَا رَاجَعَهُ حَتَّى قَامَ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ، وَاتَّبَعَهُ عُمَرُ، وَاتَّبَعْتُ أَبِي، حَتَّى إِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ صَرَخَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - وَهُمْ فِي أَنْدِيَتِهِمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - أَلَا إِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَا، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ مِنْ خَلْفِهِ: كَذَبَ، وَلَكِنْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: وَثَارُوا إِلَيْهِ، قَالَ: فَمَا بَرِحَ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى قَامَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِهِمْ، قَالَ: وَطَلَحَ فَقَعَدَ، وَقَامُوا عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ: افْعَلُوا مَا بَدَا لَكُمْ، فَأَحْلِفُ أَنْ لَوْ كُنَّا ثَلَاثَمِائَةِ رَجُلٍ لَقَدْ تَرَكْنَاهَا لَكُمْ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا لَنَا، قَالَ: فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ حِبَرَةٌ وَقَمِيصٌ قُومِسٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: صَبَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: فَمَهْ، رَجُلٌ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَمْرًا فَمَاذَا تُرِيدُونَ؟ أَتَرَوْنَ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ يُسْلِمُونَ لَكُمْ صَاحِبَهُمْ؟ هَكَذَا عَنِ الرَّجُلِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّمَا كَانُوا ثَوْبًا كُشِفَ عَنْهُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ لِأَبِي بَعْدَ أَنْ هَاجَرْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ: يَا أَبَتِ، مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي زَجَرَ الْقَوْمَ بِمَكَّةَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ وَهُمْ يُقَاتِلُونَكَ؟ قَالَ: ذَاكَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے کہا: قریش میں سب سے اچھے انداز میں بات کو نقل کرنے والا کون ہے؟ آپ کو بتلایا گیا کہ جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ الْجُمَحِي۔ آپ صبح کے وقت اُس کے پاس گئے اور میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا' تاکہ میں دیکھوں آپ کیا کرتے ہیں۔ میں اُس وقت بچہ تھا اور جمیل بن معمر' نافع بن عمر بن جمیل بن معمر جُمَحِي کے دادا تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس پہنچ گئے تو کہا: اے جمیل! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اسلام

قبول کرلیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہوگیا ہوں؟ راوی کہتے ہیں' اُنہوں نے اس سے رجوع نہیں کیا' یہاں تک کہ وہ اپنی ٹانگوں کو کھینچتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے گئے اور میں بھی اپنے والد گرامی کے پیچھے پیچھے چل دیا' یہاں تک کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر جا پہنچا تو اونچی آواز سے چلایا کہ اے قریش کی جماعت! اس وقت قریشی کعبے کے گرد اپنی مجالس لگائے بیٹھے ہوئے تھے' سن لو! عمر (رضی اللہ عنہ) بے دین ہوگیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کے پیچھے سے کہنے لگے: یہ جھوٹ بولتا ہے (میں بے دین نہیں ہوا) بلکہ میں نے اِسلام قبول کرلیا ہے' اور میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' یہ سن کر قریشی اُن پر بھڑک اُٹھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اور وہ آپ کے سر پر کھڑے ہوگئے' آپ کہہ رہے تھے: جو تم کرنا چاہتے ہو کرلو کیونکہ میں قسم اُٹھاتا ہوں کہ اگر ہم تین سو آدمی ہوتے تو ہم نے انہیں تمہارے لیے چھوڑ دینا تھا یا تم نے انہیں ہمارے لیے چھوڑ دینا تھا۔ ان کے مابین یہ گفتگو چل رہی تھی کہ اسی وقت ایک قریشی بزرگ آیا جس نے دھاری دار یمنی چوغہ اور منقش ریشمی قمیص پہنی ہوئی تھی' وہ آ کر ان کے پاس کھڑا ہوگیا اور پوچھا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ بے دین ہو گیا ہے۔ اُس بزرگ نے کہا: چھوڑو' ایک آدمی نے اپنے لیے کوئی دین منتخب کیا ہے تو تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ بنو عدی بن کعب اپنے ساتھی کو تمہارے حوالے کردیں گے؟ اس آدمی کو چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں' اللہ کی قسم! قریشی اس طرح دور ہٹ گئے کہ جیسے وہ ایک کپڑا تھے جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہٹا دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ کی جانب ہجرت کر گئے تو اس کے بعد میں نے اپنے والد سے پوچھا: ابا جان! وہ آدمی کون تھا جس نے مکہ میں اس روز لوگوں کو جھڑکا تھا جس روز آپ نے اِسلام قبول کیا تھا اور لوگ آپ سے لڑ رہے تھے؟ تو اُنہوں نے بتلایا: وہ عاص بن وائل سہمی تھا۔

(373) ◀ سندِ حدیث ▶ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ بِمَكَّةَ قثنا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ، مَرَّتَيْنِ، وَكُنْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ، فَأَتَى الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ دِيبَاجٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، فَقَالَ: صَبَا عُمَرُ، صَبَا عُمَرُ، أَنَا لَهُ جَارٌ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَتَعَجَّبْتُ مِنْ عِزِّهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِسلام قبول کیا تو لوگ اُن کے پاس اکٹھے ہوگئے اور دو مرتبہ کہا: عمر بے دین ہوگیا۔ میں اُس وقت گھر کی چھت پر تھا۔ اتنے میں عاص بن وائل سہمی آیا' اُس نے ریشمی چادر اوڑھ رکھی تھی' جسے باریک ریشم سے گوٹ لگائی گئی تھی' اُس نے کہا: عمر بے دین ہوگیا' عمر بے دین ہوگیا' میں نے اس کو پناہ دی ہے۔ یہ سن کر لوگ آپ سے جدا ہوگئے'

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے اس کی عزت سے تعجب ہوا۔

(374) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَصْحَابِهِ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ أَوْ عَمَّنْ رَوَى ذٰلِكَ عَنْهُ

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ فِيمَا تُحَدِّثُوا بِهِ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كُنْتُ لِلْإِسْلَامِ مُبَاعِدًا، وَكُنْتُ صَاحِبَ خَمْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أُحِبُّهَا وَأَشْرَبُهَا، وَكَانَ لَنَا مَجْلِسٌ يَجْتَمِعُ فِيهِ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِالْحَزْوَرَةِ عِنْدَ دَارِ عَمْرِو بْنِ عَائِذِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَخْزُومٍ، قَالَ: فَخَرَجْتُ لَيْلَةً أُرِيدُ جُلَسَائِي أُولٰئِكَ فِي مَجْلِسِنَا ذَاكَ، فَلَمْ أَجِدْ مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ أَنِّي جِئْتُ فُلَانًا، خَمَّارًا كَانَ بِمَكَّةَ، رَجُلٌ يَبِيعُ الْخَمْرَ، لَعَلِّي أَجِدُ عِنْدَهُ خَمْرًا فَأَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ: فَجِئْتُهُ فَلَمْ أَجِدْهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ جِئْتُ الْكَعْبَةَ فَطُفْتُ بِهَا سَبْعًا أَوْ سَبْعِينَ، قَالَ: فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ أُرِيدُ أَنْ أَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي، وَكَانَ إِذَا صَلَّى اسْتَقْبَلَ الشَّامَ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ، كَانَ مُصَلَّاهُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، قَالَ: فَقُلْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ: وَاللّٰهِ، لَوْ أَنِّي اسْتَمَعْتُ بِمُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَئِنْ دَنَوْتُ مِنْهُ أَسْمَعُ مِنْهُ لَأُرَوِّعَنَّهُ، قَالَ: فَجِئْتُ الْكَعْبَةَ مِنْ قِبَلِ الْحِجْرِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ ثِيَابِهَا فَجَعَلْتُ أَمْشِي رُوَيْدًا، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، حَتَّى قُمْتُ فِي قِبْلَتِهِ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا ثِيَابُ الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ الْقُرْآنَ رَقَّ لَهُ قَلْبِي، فَبَكَيْتُ وَدَخَلَنِي الْإِسْلَامُ، فَلَمْ أَزَلْ قَائِمًا فِي مَكَانِي ذٰلِكَ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ خَرَجَ عَلَى دَارِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ، وَكَانَتْ طَرِيقَهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الْمَسْعَى، ثُمَّ يَشْتَدُّ بَيْنَ دَارِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ دَارِ ابْنِ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ، ثُمَّ عَلَى دَارِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ، حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ، وَكَانَ مَسْكَنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّارِ الرَّقْطَاءِ الَّتِي كَانَتْ بِيَدِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ عُمَرُ: فَتَبِعْتُهُ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ بَيْنَ دَارِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ دَارِ ابْنِ أَزْهَرَ أَدْرَكْتُهُ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِسِّي قَامَ، وَعَرَفَنِي، فَظَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي إِنَّمَا اتَّبَعْتُهُ لِأُوذِيَهُ فَنَهَمَنِي ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْ أُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَحَمِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ وَقَالَ: قَدْ هَدَاكَ اللّٰهُ يَا عُمَرُ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَدَعَا لِي بِالثَّبَاتِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَيُّ ذٰلِكَ كَانَ.

◆ حضرت امام عطاء اور امام مجاہد رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قبولِ اِسلام کا واقعہ اُن باتوں میں سے ہے جو اُن کے متعلق بیان کی جاتی ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے: میں اِسلام سے دور تھا اور دورِ جاہلیت میں شرابی تھا‘ میں شراب کو پسند بھی کرتا تھا اور اُسے پیتا بھی تھا۔ ہم عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کے گھر کے پاس چھوٹے سے ٹیلے پر مجلس لگاتے تھے‘ جس میں قریش کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ ایک رات میں اپنی اسی مجلس میں اُن مجلس نشینوں سے ملنے کی غرض سے گیا تو مجھے اُن میں سے کوئی بھی نہ ملا‘ میں نے سوچا: اگر میں فلاں شرابی کے پاس چلا جاؤں‘ جو مکہ میں رہتا ہے اور وہ آسمی شراب کا کاروبار کرتا ہے‘ تو شاید مجھے اس کے ہاں سے شراب مل جائے اور میں پی سکوں۔ میں اس کے پاس آیا لیکن اس سے بھی نہ ملی۔ پھر میں نے سوچا کہ میں کعبے میں جاتا ہوں اور اس کے ساتھ یا ستر طواف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں مسجد حرام میں آیا اور میں کعبے کا طواف کرنا چاہتا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میری نظر پڑی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تھے تو شام کی طرف رُخ کرتے تھے اور کعبے کو اپنے اور شام کے درمیان میں کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز دو رُکنوں‘ یعنی حجر اسود اور رُکن یمانی کے درمیان ہوتی تھی۔ میں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آج رات کان لگائے رکھوں تو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے اُسے میں سن سکتا ہوں۔ پھر میں نے سوچا کہ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب چلا جاؤں اور انہیں سنوں تو میں لازماً انہیں ڈرا سکوں گا۔ چنانچہ میں حجر اسود کی جانب سے کعبے میں آیا اور اُس کے پردوں کے نیچے داخل ہو گیا‘ پھر میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور قرآنِ کریم کی قرأت کر رہے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ میں آ کھڑا ہوا‘ میرے اور قبلہ کے درمیان صرف کعبے کے پردے تھے۔ جب میں نے قرآن سنا تو میرا دل بہت نرم ہو گیا‘ پھر میں رونے لگا اور مجھ میں اِسلام داخل ہو گیا‘ میں اپنی جگہ پر ہی کھڑا رہا‘ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی‘ پھر سلام پھیر دیا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو بنی ابی حسین کے گھر کی جانب نکلتے تھے‘ ان کا راستہ سعی کرنے کی جگہ پر جا نکلتا تھا‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عباس بن عبد المطلب اور ابن ازھر بن عبد عوف الزھری کے گھر کے درمیان میں چلتے جاتے‘ پھر اخنس بن شریق کے گھر پر سے ہوتے ہوئے اپنے گھر میں جا داخل ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے سکونت دارِ رقطاء میں تھی جو معاویہ بن ابی سفیان کے بالکل ساتھ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا‘ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عباس بن عبد المطلب اور ابن ازھر بن عبد عوف الزھری کے گھر کے درمیان میں داخل ہوئے تو میں آپ تک جا پہنچا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قدموں کی چاپ سنی تو کھڑے ہو گئے اور مجھے پہچان لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ میں ان کے پیچھے اِس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کو ایذاء پہنچاؤں‘ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا‘ پھر فرمایا: اے ابن خطاب! اس وقت تجھے کون سا مقصد لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ مقصد کہ میں اللہ تعالیٰ‘ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو وہ اللہ کے ہاں سے لے کر آئے ہیں اُس پر ایمان لے آؤں‘ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت نصیب

فرما دی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے ثابت قدمی کی دُعا کی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آ گیا اور آپ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔

(375) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَعْضِ آلِ عُمَرَ، أَوْ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا أَسْلَمْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، تَذَكَّرْتُ أَيُّ أَهْلِ مَكَّةَ أَشَدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَاوَةً؟ حَتَّى آتِيَهُ فَأُخْبِرَهُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: قُلْتُ: أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، وَكَانَ مِنْ أَخْوَالِ أُمِّ عُمَرَ حَنْتَمَةَ بِنْتِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَأَقْبَلْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ حَتَّى ضَرَبْتُ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا ابْنَ أُخْتِي، مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ أُخْبِرُكَ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَدَّقْتُهُ بِمَا جَاءَ بِهِ، قَالَ: فَضَرَبَ بِالْبَابِ فِي وَجْهِي وَقَالَ: قَبَّحَكَ اللّٰهُ وَقَبَّحَ مَا جِئْتَ بِهِ. فَزَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي إِسْلَامِهِ حِينَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ بَدْءَ إِسْلَامِهِ وَمَا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُخْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ حِينَ كَانَ أَمْرُهُ وَأَمْرُهَا مَا كَانَ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْفَضْلِ الَّذِي وَجَبَتْ ... مِنْهُ عَلَيْنَا أَيَادٍ مَا لَهَا غِيَرُ
وَقَدْ بَدَأْنَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا ... صِدْقَ الْحَدِيثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبَرُ
وَقَدْ ظَلَمْتُ ابْنَةَ الْخَطَّابِ ثُمَّ هَدَى ... رَبِّي عَشِيَّةَ قَالُوا: قَدْ صَبَا عُمَرُ
وَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ زَلَلِي ... وَظُلْمِهَا حِينَ تُتْلَى عِنْدَهَا السُّوَرُ
لَمَّا دَعَتْ رَبَّهَا ذَا الْعَرْشِ جَاهِدَةً ... وَالدَّمْعُ مِنْ عَيْنِهَا عَجْلَانُ يَنْحَدِرُ
أَيْقَنْتُ أَنَّ الَّذِي تَدْعُو لَخَالِقُهَا ... وَكَادَ يَسْبِقُنِي مِنْ عَبْرَةٍ دِرَرُ
فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ خَالِقُنَا ... وَأَنَّ أَحْمَدَ فِينَا الْيَوْمَ مُشْتَهِرُ
نَبِيُّ صِدْقٍ أَتَى بِالصِّدْقِ مِنْ ثِقَةٍ ... وَافِي الْأَمَانَةِ مَا فِي عُودِهِ خَوَرُ
مِنْ هَاشِمٍ فِي الذُّرَى وَالْأَنْفِ حَيْثُ رَبَتْ ... مِنْهَا الذَّوَائِبُ وَالْأَسْمَاعُ وَالْبَصَرُ
وَحَيْثُ يَلْجَأُ ذُو خَوْفٍ وَمُفْتَقِرُ ... وَحَيْثُ يَسْمُو إِذَا مَا فَاخَرَتْ مُضَرُ
يَتْلُو مِنَ اللّٰهِ آيَاتٍ مُنَزَّلَةً ... يَظَلُّ يَسْجُدُ مِنْهَا النَّجْمُ وَالشَّجَرُ
بِهِ هَدَى اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ ضَلَالَتِهِمْ ... وَقَدْ أُعِدَّتْ لَهُمْ إِذْ أُبْلِسُوا سَقَرُ

◆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُس رات جب میں نے اِسلام قبول کیا تو میں نے یاد کیا کہ اہل مکہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت دشمنی رکھنے والا کون شخص ہوسکتا ہے؟ تا کہ میں اُس کے پاس جا کر اُسے بتا دوں کہ میں نے اِسلام قبول کرلیا ہے۔ میں نے سوچا کہ ایسا شخص ابوجہل بن ہشام ہی ہوسکتا ہے' اور وہ اُم عمر رضی اللہ عنہ کی حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ کے ماموؤں میں سے تھا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں اُس کے پاس آیا اور اُس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب ابوجہل باہر نکلا تو اُس نے کہا: اے بھانجے! مرحبا! خوش آمدید' کیسے آنا ہوا؟ مَیں نے کہا: میں تمہارے پاس یہ بتانے آیا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا ہوں اور جو چیز وہ لے کر آئے ہیں اُس کی تصدیق بھی کر چکا ہوں۔ کہتے ہیں کہ اُس نے دروازہ میرے منہ پر مارا اور بولا: اللہ تعالیٰ تجھے بھی بدشکل بنا دے اور جو خبر تو لے کر آیا ہے اُسے بھی قبیح کر دے۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دورِ اسلام میں جب اپنے قبولِ اِسلام کے ابتدائی وقت کو یاد کرتے اور جو کچھ ان کے اور اُن کی بہن فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے درمیان پیش آیا تھا وہ یاد آتا تو درج ذیل اشعار پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْفَضْلِ الَّذِي وَجَبَتْ   مِنْهُ عَلَيْنَا أَيَادٍ مَا لَهَا غِيَرُ

وَقَدْ بَدَأْنَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا   صِدْقَ الْحَدِيثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبَرُ

وَقَدْ ظَلَمْتُ ابْنَةَ الْخَطَّابِ ثُمَّ هَدَى   رَبِّي عَشِيَّةَ قَالُوا: قَدْ صَبَا عُمَرُ

وَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ زَلَلِي   وَظُلْمِهَا حِينَ تُتْلَى عِنْدَهَا السُّوَرُ

لَمَّا دَعَتْ رَبَّهَا ذَا الْعَرْشِ جَاهِدَةً   وَالدَّمْعُ مِنْ عَيْنِهَا عَجْلَانُ يَنْحَدِرُ

أَيْقَنْتُ أَنَّ الَّذِي تَدْعُو لَخَالِقُهَا   وَكَادَ يَسْبِقُنِي مِنْ عَبْرَةٍ دِرَرُ

فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ خَالِقُنَا   وَأَنَّ أَحْمَدَ فِينَا الْيَوْمَ مُشْتَهِرُ

نَبِيُّ صِدْقٍ أَتَى بِالصِّدْقِ مِنْ ثِقَةٍ   وَافِي الْأَمَانَةِ مَا فِي عُودِهِ خَوَرُ

مِنْ هَاشِمٍ فِي الذُّرَى وَالْأَنْفِ حَيْثُ رَبَتْ   مِنْهَا الذَّوَائِبُ وَالْأَسْمَاءُ وَالْبَصَرُ

وَحَيْثُ يَلْجَأُ ذُو خَوْفٍ وَمُفْتَقِرٌ   وَحَيْثُ يَسْمُو إِذَا مَا فَاخَرَتْ مُضَرُ

يَتْلُو مِنَ اللّٰهِ آيَاتٍ مُنَزَّلَةً   يَظَلُّ يَسْجُدُ مِنْهَا النَّجْمُ وَالشَّجَرُ

بِهِ هَدَى اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ ضَلَالَتِهِمْ   وَقَدْ أُعِدَّتْ لَهُمْ إِذْ أُبْلِسُوا سَقَرُ

''تمام تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو فضل والی ذات ہے' جس نے اپنی طرف سے ہم پر ایسی شفقتیں واجب کر رکھی ہیں کہ جو حوادثِ زمانہ سے ختم نہیں ہوتیں' ابتدا میں ہم نے تکذیب کی' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سچی بات ہی بتائی' کیونکہ اُن کے پاس (رب تعالیٰ کی طرف سے) خبر تھی۔ میں نے بنتِ خطاب پر ظلم کیا' پھر شام کو ہی میرے رب نے مجھے

ہدایت بخش دی اور لوگ کہنے لگے: عمر بے دین ہوگیا ہے۔ میں اپنی کی ہوئی غلطی پر اور جو بہن پر ظلم کیا اُس پر شرمندہ تھا' جبکہ اُس کو سورتیں پڑھائی جا رہی تھیں۔ جب اُس نے ہمت کرتے ہوئے اپنے عرش والے رب سے دُعا کی اور اُس کی آنکھوں سے تیزی سے آنسو گرنے لگے' مجھے یقین ہوگیا کہ یہ دُعا کر رہی ہے کہ اس کا خالق مجھے پہلے ہی خیر کثیر والی عبرت دے دے۔ میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی میرا خالق ہے اور آج کے روز سے ہم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہرت پا لیں گے' وہ سچے رسول [illegible] ذات کی طرف سے سچے احکام لے کر آئے ہیں' اُنہوں نے وہ امانت پوری ادا کی' اُن کے حسب ونسب میں کوئی نقص نہیں ہے' وہ ہاشم قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں' جو بلند قامتی اور ناک رکھنے میں سب سے بالا ہے۔ یہ وہ قبیلہ ہے جہاں سے ان کے گیسوؤں' کانوں اور آنکھوں نے پرورش پائی ہے' یہ وہ قبیلہ ہے جو خوف وفقر کے ماروں کی جائے پناہ ہے' یہ وہ قبیلہ ہے کہ جب مضر فخر کا اظہار کرتا ہے تو یہ اس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے نازل شدہ آیات کی تلاوت کرتے ہیں جنہیں سن کر ستارے اور درخت بھی سجدے میں گر جاتے ہیں۔ اُنہیں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت بخشی اور جب وہ (کافر) لاجواب کر دیے جائیں تو ان کے لیے (جہنم کی) تپش تیار کی گئی ہوگی''۔

(376) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ الْحِمْصِيُّ (ص286:) قثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ قَالَ: ذَكَرَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ:

◀ متن حدیث ▶ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُعْلِمَكُمْ بُدُوَّ إِسْلَامِي؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا أَنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ إِذْ لَقِيَنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: أَيْنَ تَذْهَبُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أُرِيدُ هَذَا الَّذِي، الَّذِي الَّذِي، قَالَ: عَجَبًا لَكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ هَكَذَا، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْكَ هَذَا الْأَمْرُ بَيْتَكَ، قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: أُخْتُكَ قَدْ صَبَتْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ مُغْضَبًا، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الرَّجُلَ وَالرَّجُلَيْنِ إِذَا أَسْلَمَا عِنْدَ الرَّجُلِ بِهِ قُوَّةٌ يُصِيبَانِ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ ضَمَّ إِلَى زَوْجِ أُخْتِي رَجُلَيْنِ، فَجِئْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَكَانُوا يَقْرَءُونَ صَحِيفَةً مَعَهُمْ، فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتِي اخْتَفَوْا وَنَسُوا الصَّحِيفَةَ، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَفَتَحَتْ لِي، فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّةَ نَفْسِهَا، قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكِ صَبَوْتِ، وَأَرْفَعُ شَيْئًا فِي يَدِي فَأَضْرِبُهَا، فَسَالَ الدَّمُ، فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ بَكَتْ وَقَالَتْ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، مَا كُنْتَ فَاعِلًا فَافْعَلْ، فَقَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: فَجَلَسْتُ عَلَى السَّرِيرِ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا بِكِتَابٍ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ أَعْطِينِيهِ، قَالَتْ: لَسْتَ مِنْ أَهْلِهِ، إِنَّكَ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَا تَطْهُرُ، وَهَذَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، فَلَمْ أَزَلْ بِهَا حَتَّى أَعْطَتْنِيهِ، فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَلَمَّا مَرَرْتُ بِالرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ ذُعِرْتُ وَرَمَيْتُ بِالصَّحِيفَةِ ' ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا فِيهِ: (سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) ' كُلَّمَا مَرَرْتُ بِاسْمٍ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ ذُعِرْتُ ' ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي ' حَتَّى بَلَغْتُ (آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ) (الحديد: 7) إِلَى قَوْلِهِ: (إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ) (البقرة: 91) ' فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ' وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ' فَخَرَجَ الْقَوْمُ يَتَنَادَوْنَ بِالتَّكْبِيرِ اسْتِبْشَارًا بِمَا سَمِعُوا مِنِّي ' وَحَمِدُوا اللَّهَ ' وَقَالُوا: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ' أَبْشِرْ ' فَلَمَّا أَنْ عَرَفُوا مِنِّي الصِّدْقَ قُلْتُ لَهُمْ: أَخْبِرُونِي بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ' قَالُوا: هُوَ فِي بَيْتٍ فِي أَسْفَلِ الصَّفَا ' فَخَرَجْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ ' قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ ' وَقَدْ عَرَفُوا شِدَّتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ' وَلَمْ يَعْلَمُوا إِسْلَامِي ' قَالَ: فَمَا اجْتَرَأَ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِفَتْحِ الْبَابِ ' فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحُوا لَهُ ' فَإِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَهْدِهِ ' قَالَ: فَفَتَحُوا لِي ' وَأَخَذَ رَجُلٌ بِعَضُدِي ' حَتَّى دَنَوْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرْسِلُوهُ ' فَأَرْسَلُونِي فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ' فَأَخَذَ بِمَجْمَعِ قَمِيصِي فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ: أَسْلِمْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ' اللَّهُمَّ اهْدِهِ ' قَالَ: قُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ' فَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ تَكْبِيرَةً سُمِعَتْ بِطُرُقِ مَكَّةَ ' وَقَدْ كَانَ اسْتَخْفَى ' وَكُنْتُ لَا أَشَاءُ أَنْ أَرَى رَجُلًا إِذَا أَسْلَمَ يُضْرَبُ إِلَّا رَأَيْتُهُ ' فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ: مَا أُحِبُّ إِلَّا أَنْ يُصِيبَنِي مِمَّا يُصِيبُ الْمُسْلِمِينَ ' فَذَهَبْتُ إِلَى خَالِي ' وَكَانَ شَرِيفًا فِيهِمْ ' فَقَرَعْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ ' فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ ' فَخَرَجَ ' فَقُلْتُ: أَشَعَرْتَ أَنِّي قَدْ صَبَوْتُ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْ ' قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ ' قَالَ: لَا تَفْعَلْ ' وَأَجَافَ الْبَابَ دُونِي ' قُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ ' فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ رَجُلًا مِنْ عُظَمَاءِ قُرَيْشٍ ' فَقَرَعْتُ الْبَابَ ' فَخَرَجَ ' فَقُلْتُ: أَشَعَرْتَ أَنِّي قَدْ صَبَوْتُ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْ ' قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ ' فَدَخَلَ فَأَجَافَ الْبَابَ ' قَالَ: فَانْصَرَفْتُ ' فَقَالَ لِي رَجُلٌ: أَتُحِبُّ أَنْ يُعْلَمَ بِإِسْلَامِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ' قَالَ: فَإِذَا جَلَسَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ فَائْتِ فُلَانًا ' رَجُلًا لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ السِّرَّ ' فَأَصْغِ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ: إِنِّي قَدْ صَبَوْتُ ' فَإِنَّهُ سَوْفَ يُظْهِرُ عَلَيْكَ وَيَصِيحُ وَيُعْلِنُهُ ' قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ جِئْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَدَنَوْتُ فَأَصْغَيْتُ إِلَيْهِ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ: إِنِّي قَدْ صَبَوْتُ ' فَقَالَ: قَدْ صَبَوْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ' فَرَفَعَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَقَالَ: أَلَا إِنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَا ' فَثَابَ إِلَيَّ النَّاسُ فَضَرَبُونِي وَضَرَبْتُهُمْ ' قَالَ: فَقَالَ خَالِي: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ابْنُ الْخَطَّابِ ' فَقَامَ عَلَى الْحِجْرِ فَأَشَارَ بِكُمِّهِ: أَلَا إِنِّي قَدْ أَجَرْتُ ابْنَ أُخْتِي ' فَانْكَشَفَ النَّاسُ عَنِّي ' وَكُنْتُ لَا أَشَاءُ أَنْ أَرَى أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُضْرَبُ إِلَّا رَأَيْتُهُ ' وَأَنَا لَا أُضْرَبُ ' فَقُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ حَتَّى يُصِيبَنِي مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمِينَ ' وَأَمْهَلْتُ حَتَّى إِذَا جَلَسَ فِي الْحِجْرِ ' دَخَلْتُ إِلَى خَالِي قُلْتُ: اسْمَعْ ' قَالَ: مَا أَسْمَعُ؟ قُلْتُ: جِوَارُكَ عَلَيْكَ رَدٌّ ' فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أُخْتِي ' قُلْتُ: بَلَى هُوَ ذَاكَ ' قَالَ: مَا شِئْتَ ' قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَضْرِبُ وَأُضْرَبُ حَتَّى أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ۔

حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اپنے قبولِ اسلام کا ابتدائی واقعہ سناؤں؟ ہم نے کہا: جی ہاں' تو اُنہوں نے بتلایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ سختی رکھتا تھا۔ ایک دن سورج کی بہت تپش پڑ رہی تھی اور میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہا تھا کہ اچانک مجھ سے ایک قریشی آدمی ملا۔ اُس نے پوچھا: اے ابن خطاب! کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: میں اُس شخص کے پاس جا رہا ہوں جو ایسا ہے' ویسا ہے وغیرہ۔ اُس نے کہا: تم پر تعجب ہے! تم سمجھتے ہو کہ ایسا کر لو گے جبکہ یہ کام تمہارے اپنے گھر میں داخل ہو چکا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: تمہاری بہن نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ میں غصے کے عالم میں واپس پلٹ آیا۔ جب ایک یا دو آدمی اِسلام قبول کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کسی طاقتور آدمی کے ہاں اکٹھا کر دیتے تھے تاکہ وہ دونوں اُس سے کھانا حاصل کر سکیں۔ اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بہنوئی کے پاس بھی دو آدمیوں کو بھیج رکھا تھا۔ جب میں نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو اُنہوں نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ وہ سب ایک صحیفہ پڑھ رہے تھے جو اُن کے پاس تھا' اُنہوں نے جب میری آواز سنی تو خوفزدہ ہو گئے اور صحیفہ بھول گئے۔ خاتون (میری بہن) نے اُٹھ کر دروازہ کھولا۔ میں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمن! مجھے پتا چلا ہے کہ تو نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ یہ کہتے ہی میں نے وہ چیز اُسے دے ماری جو میرے ہاتھ میں تھی' (اُس کے وجود سے) خون بہنے لگا' اُس نے جب خون دیکھا تو رونے لگی اور بولی: اے ابن خطاب! تم جو کرنا چاہتے ہو کر لو' میں نے اِسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ سن کر میں چارپائی پر بیٹھ گیا اور دیکھا تو میری نظر ایک کتاب پر پڑی جو گھر کے ایک کونے میں پڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: تم اس کے اہل نہیں ہو' تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ ہی پاک رہتے ہو' جبکہ اس کتاب کو صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ میں اُسے کہتا ہی رہا' یہاں تک کہ اُس نے وہ کتاب مجھے دے دی۔ میں نے دیکھا کہ اُس میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی ہوئی ہے۔ جب میں نے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا تو مجھ پر خوف طاری ہو گیا اور میں نے صحیفہ لپیٹ دیا۔ پھر میں نے دوبارہ کھولا تو اِس آیت پر نظر پڑی:

(سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ)

''جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ غلبے والا حکمت والا ہے''۔

میں جب بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی نام پڑھتا تو خوفزدہ سا ہو جاتا' پھر میں اپنی ذات کی طرف پلٹ آتا یہاں تک کہ میں ان آیات پر پہنچ گیا:

(آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ)

''اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اُس مال میں سے خرچ کرو جس میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے (دوسروں

کا) جانشین بنایا ہے''۔

سے لے کر (إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ) تک۔

(جب میں نے یہ آیات پڑھیں) تو میں نے کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ۔

یہ سن کر لوگ باہر نکل آئے اور جو اُنہوں نے مجھ سے سنا تھا اس کی خوشی میں نعرہ تکبیر لگانے لگے' اُنہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا' اور کہا: اے ابن خطاب! مبارک ہو۔ پھر جب انہیں یقین ہو گیا کہ میں نے سچے دل سے اِسلام قبول کیا ہے تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا مکان بتلاؤ۔ اُنہوں نے کہا: وہ صفا پہاڑی کے نیچے ایک گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں' میں نکلا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا سخت رویہ جانتے تھے' لیکن انہیں میرے قبولِ اِسلام کا علم نہیں تھا۔ لہٰذا ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو' اگر تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے ہدایت دے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے دروازہ کھول کر مجھے اندر آنے دیا۔ ایک آدمی نے میرا بازو پکڑ لیا' یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کے قریب آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے چھوڑ دیا اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے میری قمیض کو پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: اے ابن خطاب! اسلام لے آؤ۔ اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما...... میں کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ' وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ

یہ سن کر مسلمانوں نے اِس قدر بلند آواز میں ''اَللّٰهُ اَكْبَر'' کہا کہ مکہ کے راستوں پر سنائی دیا۔ (پہلے) آپ چھپ کر رہتے تھے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی آدمی جب اِسلام قبول کرے تو اُسے مارا جائے' لہٰذا جب بھی میں ایسا دیکھتا تو سوچتا کہ میں یہی پسند کرتا ہوں کہ مجھے بھی تکلیفیں آئیں جو مسلمانوں کو آتی ہیں۔ چنانچہ میں اپنے ماموں کی جانب گیا' وہ مشرکین میں بہت معزز تھا۔

میں نے اُس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اُنہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ وہ باہر نکلا تو مَیں نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے؟ اُس نے کہا: ایسا نہ کرنا۔ مَیں نے کہا: میں ایسا کر چکا ہوں۔ اُس نے کہا: ایسا نہ کرنا' اور ساتھ ہی اُس نے دروازہ بند کر دیا۔ میں واپس آ گیا۔ اتنے میں ایک آدمی نے مجھ سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے قبولِ اسلام کا لوگوں کو پتا چل جائے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اُس نے کہا: جب لوگ خانہ کعبہ میں بیٹھے ہوں تو تم فلاں آدمی کے پاس جانا' وہ ایسا شخص ہے کہ جو راز کو چھپا نہیں سکتا۔ تم اُس سے راز داری میں کہنا کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا

ہے۔ یہ سنتے ہی یقیناً وہ تمہارا چرچہ کردے گا اور چلاتا ہوا اعلان کرتا پھرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب لوگ خانہ کعبہ میں جمع ہو گئے تو میں اُسی شخص کے پاس گیا اور قریب ہو کر اُس سے رازداری میں کہا کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ اُس نے کہا: تم نے اپنا دین چھوڑ دیا؟ میں نے کہا: ہاں! اُس نے بلند آواز میں کہا: سنو! ابن خطاب بے دین ہو گیا ہے۔ یہ سن کر لوگ مجھ پر پل پڑے اور مجھے مارنے لگے' میں نے جواباً اُنہیں مارا۔ اتنے میں میرے ماموں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اُسے بتلایا گیا کہ ابن خطاب ہے۔ وہ ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اپنی آستین کے ساتھ اِشارہ کیا سنو! میں نے اپنے بھانجے کو پناہ دی۔ یہ سن کر لوگ مجھ سے ہٹ گئے۔ میں چاہتا تھا کہ مسلمانوں میں سے جس کسی شخص کو بھی مارا جائے تو میں اُسے دیکھ لوں جب کہ مجھے نہیں مارا جاتا تھا۔ میں نے سوچا: تب تک بات نہیں بنے گی جب تک مجھے بھی وہ مصیبتیں نہ پہنچیں جو مسلمانوں پر آئی ہیں۔ میں نے انتظار کیا' یہاں تک کہ جب وہ خانہ کعبہ میں بیٹھ گئے تو میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور کہا: بات سنو۔ اُس نے کہا: کیا سنوں؟ میں نے کہا: میں تمہاری پناہ تمہیں واپس کرتا ہوں۔ اُس نے کہا: اے بھانجے! ایسا نہ کر۔ میں نے کہا: کیوں نہ کروں؟ ایسا ہی ہوگا۔ اُس نے کہا: جو تمہاری مرضی۔ پھر میں مسلسل مارتا بھی رہا اور مار کھاتا بھی رہا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اِسلام کو غلبہ دے دیا۔

(377) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ أَبُو عَلِيٍّ قثنا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُنَيْنِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَعْنِي: ابْنَ أَسْلَمَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:

◄ متنِ حدیث ► أَتُحِبُّونَ أَنْ أُعْلِمَكُمْ أَوَّلَ إِسْلَامِي؟ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فِي الْهَاجِرَةِ فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي الَّذِي، فَقَالَ: عَجَبٌ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى آخِرِهِ۔

❀ ◆ حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنے قبولِ اِسلام کا ابتدائی واقعہ سناؤ؟ ہم نے کہا: جی ہاں' تو اُنہوں نے بتایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخت رویہ رکھتا تھا۔ ایک روز میں دوپہر کے وقت شدید گرمی میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک قریشی شخص ملا' اُس نے پوچھا: اے ابن خطاب! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میرا ارادہ اُس شخص کے پاس جانے کا ہے جو ایسا ہے' ویسا ہے۔ اُس نے کہا: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب ہے۔ پھر راوی نے تفصیل کے ساتھ آخر تک مکمل حدیث بیان کی۔

(378) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ، يَعْنِي: ابْنَ الْمُبَارَكِ، قثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَصَابَ النَّاسُ فَتْحًا بِالشَّامِ، فِيهِمْ بِلَالٌ، وَأَظُنُّهُ ذَكَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَكَتَبُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّ هَذَا الْفَيْءَ الَّذِي أَصَبْنَا لَكَ خُمُسُهُ، وَلَنَا مَا بَقِيَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ، كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ، فَكَتَبَ عُمَرُ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَا قُلْتُمْ، وَلَكِنِّي أَقِفُهَا لِلْمُسْلِمِينَ، فَرَاجَعُوهُ الْكِتَابَ، وَرَاجَعَهُمْ، يَأْبَوْنَ وَيَأْبَى، فَلَمَّا أَبَوْا قَامَ عُمَرُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِلَالًا وَأَصْحَابَ بِلَالٍ، فَمَا حَالَ الْحَوْلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى مَاتُوا جَمِيعًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

⬥ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے شام کا علاقہ فتح کیا تو اُن میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے اور میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا' تو لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف خط ارسال کیا کہ یہاں جو مالِ غنیمت ہمیں ملا ہے اُس کا پانچواں حصہ آپ کے لیے ہے اور باقی ہمارا ہے' اُس پانچویں حصے میں اور کسی کا کوئی حصہ نہیں ہوگا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (غزوہ) حنین میں اِسی طرح کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا: یہ ایسے نہیں ہوگا جیسے تم نے کہا' بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لیے وقف کرتا ہوں۔ لوگوں نے آپ کو دوبارہ خط لکھا' آپ نے بھی اُنہیں دوبارہ وہی جواب لکھ کر بھیجا۔ نہ تو لوگ یہ بات مان رہے تھے اور نہ ہی آپ ان کی بات ماننے کو تیار تھے۔ جب لوگوں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُن کے خلاف بددُعا کی اور فرمایا: اے اللہ! بلال اور بلال کے ساتھیوں سے مجھے کافی ہو جا۔ پھر انہیں ایک سال بھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ سب کی وفات ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا۔

(379) ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قثنا الْوَلِيدُ يَعْنِي: ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، يَعْنِي: ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِي الشُّورَى، فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ، وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، وَابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ قُلْتُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُمْحَيَنَّ مِنْهَا، حَسْبُنَا آلَ عُمَرَ الْكَفَافُ، لَا لَنَا وَلَا عَلَيْنَا.

⬥ حضرت محمد بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا تو اُن کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المومنین! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ منتخب کر دیجئے' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' اوّلین

مہاجرین میں سے ہیں اور امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے تو یہ بات کہہ دی، لیکن اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ایسا ہونے سے یقیناً تم امتحان میں ڈال دیے جاؤ گے۔ ہم آلِ عمر کو بس کفایت کی زندگی ہی کافی ہے، نہ تو ہم پر نوازشیں کی جائیں اور نہ ہی ہم سے زیادتی کی جائے۔

(380) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قثنا الْوَلِيدُ يَعْنِي: ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ قثنا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَاثَ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ خَبَرُ عُمَرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ، وَكَانَ بِهَا امْرَأَةٌ فِي جُنَّتِهَا شَيْطَانٌ يَتَكَلَّمُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولًا فَقَالَ لَهَا: مُرِي صَاحِبَكِ فَلْيَذْهَبْ فَلْيُخْبِرْنِي عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: هُوَ بِالْيَمَنِ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ، فَمَكَثُوا غَيْرَ طَوِيلٍ، قَالُوا: اذْهَبْ فَأَخْبِرْنَا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ قَدْ رَاثَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ ذَاكَ لَرَجُلٌ مَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْنُوَ مِنْهُ، إِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رُوحَ الْقُدُسِ، وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْطَانًا يَسْمَعُ صَوْتَهُ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ.

❁ ⬥ ❁ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب بصرہ کے گورنر تھے تو اُن کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر تاخیر سے پہنچی، وہاں ایک عورت تھی جس کے چوغے میں شیطان بولتا تھا۔ آپ نے اُس کی طرف ایک نمائندہ بھیجا اور اُس سے کہا: اپنے صاحب سے کہو کہ وہ جائے اور امیر المؤمنین کے متعلق خبر لے کر آئے۔ اُس نے کہا: وہ یمن میں ہیں، ممکن ہے کہ خود ہی آ جائیں۔ پس لوگ زیادہ دیر انتظار نہ کر پائے اور کہا: جاؤ اور ہمیں امیر المؤمنین کے متعلق بتاؤ۔ کیونکہ اُنہوں نے ہمارے پاس آنے میں بہت دیر کر دی ہے۔ اُس شیطان نے کہا: وہ ایسی شخصیت ہیں کہ ہم میں ان کے قریب جانے کی بھی طاقت نہیں ہے، اُس کی دو آنکھوں کے درمیان روح القدس ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس شیطان کو بھی پیدا کیا ہے، وہ اُن کی آواز سنتا جائے تو اپنے چہرے کے بل گر جاتا ہے۔

(381) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الثَّقَفِيُّ بِالْكُوفَةِ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: نا قَالَ: نا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِسْلَامُهُ عِزًّا، وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ فَتْحًا، وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ، وَكَانَ الْفَارُوقُ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِتَصْدِيقِ رَأْيِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ حَرَمِيٌّ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرًا مِنْهُ، فَأَعَادَ أَبُو مُوسَى الْقَوْلَ، فَقَالَ السُّلَمِيُّ مِثْلَ مَقَالَتِهِ ثَلَاثًا، فَلَمَّا تَفَلُوا صَارَ إِلَى عُمَرَ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْلَةٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ الدَّهْرَ كُلَّهُ، وَلَيَوْمٌ مِنْ

أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ، أَمَّا يَوْمُهُ فَيَوْمُ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ ، وَأَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةُ الْغَارِ ، حِينَ وَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ.

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک روز فرمایا:

بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت کا باعث تھا اور ان کی امارت فتح کی علامت تھی' اُن کی دو آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہوتا تھا جو اُن کی راہنمائی کرتا ہے۔ فاروق کا مطلب ہے' اُنہوں نے حق اور باطل میں تفریق کی۔ اُن کی رائے کی تصدیق میں قرآن نازل ہوا۔ بنوسلیم کے حرمی نامی ایک آدمی نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس بات کو دوہرایا تو اس سُلمی شخص نے تین بار اپنی اسی بات کے مثل ہی کہا۔ جب لوگ واپس لوٹ آئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک رات عمر (رضی اللہ عنہ) کی ساری زندگی سے بہتر ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک دن عمر (رضی اللہ عنہ) کی ساری زندگی سے بہتر ہے۔ یہ دن وہ ہے جس دن عرب مرتد ہو گئے تھے اور رات وہ ہے جو غار کی رات تھی' جب اُنہوں نے اپنی جان پر کھیل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا تھا۔

(382) سندِ حدیث: ذَكَرَ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْهُدَيْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى حَرَّةَ وَاقِمٍ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِصِرَارٍ إِذَا نَارٌ، فَقَالَ: يَا أَسْلَمُ ، إِنِّي لَأَرَى هَا هُنَا رَكْبًا قَصَّرَ بِهِمُ اللَّيْلُ وَالْبَرْدُ، انْطَلِقْ بِنَا ، فَخَرَجْنَا نُهَرْوِلُ حَتَّى دَنَوْنَا مِنْهُمْ ، فَإِذَا بِامْرَأَةٍ مَعَهَا صِبْيَانٌ صِغَارٌ وَقِدْرٌ مَنْصُوبَةٌ عَلَى نَارٍ وَصِبْيَانُهَا يَتَضَاغَوْنَ ، فَقَالَ عُمَرُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الضَّوْءِ ، وَكَرِهَ أَنْ يَقُولَ: يَا أَصْحَابَ النَّارِ ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ، فَقَالَ: أَدْنُو؟ ، فَقَالَتِ: ادْنُ بِخَيْرٍ أَوْ دَعْ ، فَدَنَا فَقَالَ: مَا بَالُكُمْ؟ قَالَتْ: قَصَّرَ بِنَا اللَّيْلُ وَالْبَرْدُ ، قَالَ: فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الصِّبْيَةِ يَتَضَاغَوْنَ؟ قَالَتِ: الْجُوعُ ، قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ فِي هَذِهِ الْقِدْرِ؟ قَالَتْ: مَا أُسْكِتُهُمْ بِهِ حَتَّى يَنَامُوا ، وَاللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ: أَيْ رَحِمَكِ اللَّهُ ، وَمَا يُدْرِي عُمَرَ بِكُمْ؟ قَالَتْ: يَتَوَلَّى عُمَرُ أَمْرَنَا ثُمَّ يَغْفُلُ عَنَّا. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا ، فَخَرَجْنَا نُهَرْوِلُ حَتَّى أَتَيْنَا دَارَ الدَّقِيقِ ، فَأَخْرَجَ عِدْلًا مِنْ دَقِيقٍ وَكَبَّةً مِنْ شَحْمٍ ، فَقَالَ: احْمِلْهُ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ: أَنَا أَحْمِلُهُ عَنْكَ ، قَالَ: أَنْتَ تَحْمِلُ عَنِّي وِزْرِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا أُمَّ لَكَ؟ فَحَمَلْتُهُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَيْهَا ، نُهَرْوِلُ ، فَأَلْقَى ذَلِكَ عِنْدَهَا وَأَخْرَجَ مِنَ الدَّقِيقِ شَيْئًا ، فَجَعَلَ يَقُولُ لَهَا: ذُرِّي عَلَيَّ ، وَأَنَا أُحَرِّكُ لَكِ ، وَجَعَلَ يَنْفُخُ تَحْتَ الْقِدْرِ ثُمَّ أَنْزَلَهَا ، فَقَالَ: أَبْغِينِي شَيْئًا ، فَأَتَتْهُ بِصَحْفَةٍ فَأَفْرَغَهَا فِيهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقُولُ لَهَا: أَطْعِمِيهِمْ وَأَنَا أُسَطِّحُ لَهُمْ ، فَلَمْ يَزَلْ

حَتَّى شَبِعُوا ، وَتَرَكَ عِنْدَهَا فَضْلَ ذٰلِكَ ، وَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ ، فَجَعَلَتْ تَقُولُ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ، كُنْتَ أَوْلَى بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَيَقُولُ: قُولِي خَيْرًا إِذَا جِئْتِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَجَدْتِنِي هُنَاكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةً عَنْهَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَهَا فَرَبَضَ مَرْبَضًا ، فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّ لَنَا شَأْنًا غَيْرَ هٰذَا ، وَلَا يُكَلِّمُنِي حَتَّى رَأَيْتُ الصِّبْيَةَ يَصْطَرِعُونَ ثُمَّ نَامُوا وَهَدَأُوا ، فَقَالَ: يَا أَسْلَمُ ، إِنَّ الْجُوعَ أَسْهَرَهُمْ وَأَبْكَاهُمْ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَنْصَرِفَ حَتَّى أَرَى مَا رَأَيْتُ۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حرۂ واقم کی طرف روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم صرار مقام پر پہنچے تو آگ دکھائی دی۔ آپ نے کہا: اے اسلم! مجھے یہاں کوئی قافلہ دکھائی دے رہا ہے جنہیں رات اور سردی نے روک دیا ہے' ہمیں (وہاں) لے کر چلو۔ چنانچہ ہم تیزی سے گئے اور جب ان کے قریب پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں ایک عورت تھی اور اُس کے ساتھ دو چھوٹے بچے تھے۔ اُس نے ایک ہنڈیا آگ پر چڑھائی ہوئی تھی اور اُس کے بچے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے روشنی والو! السلام علیکم۔ آپ نے انہیں اے آگ والو! کہہ کر بلانا پسند نہ کیا تو عورت نے کہا: وعلیک السلام۔ آپ نے پوچھا: کیا میں پاس آسکتا ہوں؟ اُس نے کہا: اگر خیریت ہے تو پاس آجاؤ' ورنہ رہنے دو۔ آپ قریب چلے گئے اور پوچھا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اُس نے کہا: رات اور سردی کی وجہ سے ہم آگے نہیں جاسکے۔ آپ نے پوچھا: اِن بچوں کو کیا ہوا ہے؟ یہ کیوں بلک رہے ہیں؟ اُس نے کہا: بھوک کی وجہ سے۔ آپ نے پوچھا: اِس ہنڈیا میں کیا چیز ہے؟ اُس نے کہا: کچھ بھی نہیں' میں بس انہیں خاموش کرا رہی ہوں' تاکہ یہ سو جائیں' ہمارے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان اللہ ہی ہے۔ آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! کیا عمر کو تمہارے بارے میں پتا ہے؟ اُس نے کہا: عمر ہمارے معاملات کا نگران بنا' پھر ہم سے غافل ہو گیا۔ یہ سن کر آپ میرے پاس آئے اور فرمایا: ہمیں لے کر چلو۔ چنانچہ ہم تیزی کے ساتھ نکل پڑے' یہاں تک کہ ہم ستو والے مکان میں آگئے۔ آپ نے ستو کی ایک بوری اور چربی کا ایک تھیلا نکالا اور فرمایا: اسے مجھ پر لاد دو، میں نے کہا: آپ کی جگہ اسے میں اُٹھا لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تیرا بھلا کرے! کیا قیامت کے دن تم میرا بوجھ اُٹھا سکو گے؟ چنانچہ میں نے وہ تھیلا ان پر لاد دیا اور وہ چل پڑے' اور میں بھی اُن کے ساتھ اس عورت کی طرف چل پڑا۔ ہم تیز تیز جا رہے تھے اور اُس کے پاس پہنچ کر آپ نے سارا سامان رکھ دیا' کچھ ستو نکال کر اُس عورت سے کہنے لگے: اب تم مجھ پر چھوڑ دو' میں تمہیں کام کر کے دیتا ہوں۔ آپ ہنڈیا کے نیچے پھونک مارنے لگے' پھر اُسے نیچے اُتارا اور کہا: مجھے کوئی چیز دو۔ وہ آپ کے پاس ایک تھال لائی' آپ نے اُس میں کھانا ڈالا' پھر عورت سے کہنے لگے: ان بچوں کو کھلا دو اور میں ان کے لیے چھت بناتا ہوں۔

پھر آپ اُس وقت تک وہیں رہے جب تک کہ وہ سیر نہ ہو گئے اور اضافی سامان آپ نے اُس عورت کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی اُٹھ گیا۔ وہ عورت کہنے لگی: اللہ تعالیٰ تجھے بہت جزا دے! امیر المومنین سے زیادہ تم خلیفہ بننے کے لائق ہو۔ آپ فرمانے لگے: جب تم امیر المومنین کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہنا اور اگر اللہ نے چاہا تو وہاں مجھ سے بات کرنا۔ پھر آپ سے عرض کیا: ہمیں اس کے علاوہ اور بھی کام ہے۔ لیکن آپ مجھ سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے، یہاں تک کہ میں نے بچوں کو دیکھا کہ وہ کشتی کرنے لگے، پھر وہ سو گئے اور انہیں سکون مل گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اسلم! بھوک نے ان کی نیند اُڑ دی تھی اور انہیں رُلایا تھا۔ پس میں چاہتا تھا کہ تب تک واپس نہ جاؤں جب تک کہ یہ منظر نہ دیکھ لوں جو دیکھا ہے۔

(383) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي، عَنْ يَعْلَى، يَعْنِي: ابْنَ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَافِعٍ، ثُمَّ تَرَكَ يَعْلَى، أَنَّ الزِّبْرِقَانَ بْنَ بَدْرٍ، وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ طَلَبَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُقْطِعَهُمَا، فَأَقْطَعَهُمَا وَكَتَبَ لَهُمَا كِتَابًا، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَانُ: أَشْهِدَا عُمَرَ فَإِنَّهُ الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ، وَهُوَ أَجْوَزُ لِأَمْرِكُمَا، فَأَتَيَا عُمَرَ بِالْكِتَابِ، فَلَمَّا نَظَرَ فِيهِ بَزَقَ فِيهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهَهُمَا ثُمَّ قَالَ: لَا، وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ، آللّٰهَ لَتَفْلَقَنَّ وُجُوهَ الْمُسْلِمِينَ بِالسُّيُوفِ وَالْحِجَارَةِ ثُمَّ لَنَكْتُبَنَّ لَكُمْ بِفَيْئِهِمْ، فَرَجَعَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَا: وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي أَنْتَ الْخَلِيفَةُ أَمْ عُمَرُ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَأَخْبَرَاهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَقَالَ: وَإِنَّا لَا نُجِيزُ إِلَّا مَا أَجَازَهُ عُمَرُ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

زبرقان بن بدر اور اقرع بن حابس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مطالبہ لے کر آئے کہ ان دونوں کو زمین الاٹ کریں، تو آپ نے ان دونوں کو الاٹ کر دی اور انہیں ایک تحریر لکھ دی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ بنالو، کیونکہ ان کے بعد وہی خلیفہ ہوں گے اور تمہارے اس کام کی اجازت دینے کے زیادہ اہل ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں تحریر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ نے جب اس تحریر کو دیکھا تو اُس پر تھوک دیا، پھر اُسے ان دونوں کے منہ پر مارا، پھر فرمایا: نہیں تمہاری کوئی اکرام نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے چہروں کو تلواروں اور پتھروں کے ساتھ زخمی کر دے، پھر ہم ان کی غنیمتیں تمہیں لکھ دیں؟ یہ جواب سن کر وہ دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ خلیفہ آپ ہیں یا عمر؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہوا؟ اُنہوں نے وہ تمام روئیداد سنائی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہم صرف اُسی چیز کی اجازت دے سکتے ہیں جس کی اجازت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیں گے۔

(384) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ نَافِعٍ، قَالَ وَهْبٌ: وَكَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ عَنْ يَعْلَى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: أَنْ زِدْنَا فِي أَرْزَاقِنَا وَإِلَّا فَابْعَثْ إِلَى عَمَلِكَ مَنْ يَكْفِيكَهُ، فَاسْتَشَارَ أَبُوبَكْرٍ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَزِدْهُمْ دِرْهَمًا وَاحِدًا، قَالَ: فَمَنْ لِعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: أَنَا أَكْفِيهِ وَلَا أُرِيدُ أَنْ تَرْزُقَنِي شَيْئًا، قَالَ: فَتَجَهَّزْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ، إِنَّ قُرْبَ عُمَرَ مِنْكَ وَمُشَاوَرَتَهُ أَنْفَعُ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ شَيْءٍ يَسِيرٍ، فَزِدْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ، وَهُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدَكَ، فَعَزَمَ عَلَى عُمَرَ أَنْ يُقِيمَ، قَالَ: وَزَادَهُمْ مَا سَأَلُوا، قَالَ: فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَتَبَ إِلَيْهِمْ: إِنْ رَضِيتُمْ بِالرِّزْقِ الْأَوَّلِ وَإِلَّا فَاعْتَزِلُوا عَمَلَنَا، وَقَالَ: وَقَدْ كَانَ مُعَاوِيَةُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ، اسْتُعْمِلَ مَكَانَ يَزِيدَ، قَالَ: فَأَمَّا مُعَاوِيَةُ وَعَمْرٌو فَرَضِيَا، وَأَمَّا خَالِدٌ فَاعْتَزَلَ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا عُمَرُ: أَنِ اكْتُبَا لِي كُلَّ مَالٍ هُوَ لَكُمَا، فَفَعَلَا، قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَقْدِرُ لَهُمَا بَعْدُ عَلَى مَالٍ إِلَّا أَخَذَهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

حضرت خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ لکھا کہ ہماری تنخواہوں میں اضافہ کیجیے، وگرنہ اپنے اس کام کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیجیے جو آپ کو کفایت کر سکے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ مانگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کا ایک بھی درہم نہ بڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر ان کا کام کون کرے گا؟ اُنہوں نے کہا: میں یہ کام کروں گا اور میں آپ سے کوئی تنخواہ بھی نہیں چاہتا۔ پھر آپ نے سفر کی تیاری کی۔ اس بات کی اطلاع جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خلیفۂ رسول! بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آپ کے پاس رہنا اور ان کی مشاورت مسلمانوں کے لیے اس چھوٹے سے مسئلے سے زیادہ فائدہ مند ہے، لہٰذا ان لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیجیے اور وہی تو آپ کے بعد خلیفہ بننے والے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ٹھہرانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور ان لوگوں نے جتنا مانگا تھا اتنا اضافہ کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ان کی جانب پیغام لکھ کر بھیجا: اگر تم پہلی تنخواہ پر ہی رضامند ہو تو ٹھیک ہے وگرنہ ہمارے کام سے دستبردار ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو یزید کی جگہ مقرر کر دیا گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ دونوں خوش رہے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ دستبردار ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب مراسلہ لکھا کہ جو مال تم حاصل کر چکے ہو اُس سارے کی تفصیل مجھے لکھ کر بھیجو۔

چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔اس کے بعد آپ ان دونوں کے حصے کے جس مال پر بھی قدرت پاتے اُسے پکڑ کر بیت المال میں جمع کرا دیتے۔

(385) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ:نا أَبُو الْأَحْوَصِ، وَعَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، قَالَا:

◀ متنِ حدیث ▶ سَمِعْنَا أَبَا إِسْحَاقَ يَقُوْلُ: بُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

حضرت ابواحوص اور عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے امام اسحاق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(386) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ قثنا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي:ابْنَ حَفْصٍ قَالَ:نا عَبَّادٌ يَعْنِي:ابْنَ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ قَالَ: كَانَ يُقَالُ:

◀ متنِ حدیث ▶ بُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ نِفَاقٌ، وَبُغْضُ قُرَيْشٍ نِفَاقٌ، وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ وَبُغْضُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيِّ نِفَاقٌ. (مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۰/۲۷)

حضرت طلحہ الیامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام مسلمان یہ کہا کرتے تھے:

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا منافقت ہے، قریش سے بغض رکھنا منافقت ہے، انصار سے اور عربی آزاد کردہ غلام سے بغض رکھنا بھی منافقت ہے۔

(387) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ، قثنا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي:ابْنَ حَفْصٍ، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ:وَحَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ:

◀ متنِ حدیث ▶ بَلَغَنِي أَنَّ أُنَاسًا يُفَضِّلُونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي. (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۲/۵۶۲)

حضرت حکم بن جحل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

مجھے پتا چلا ہے کہ لوگ مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں، اب جو بھی شخص مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا میں اُسے بہتان لگانے والے کی سزا دوں گا۔

(388) ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ:نا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي:ابْنَ حَفْصٍ الشَّعْبِيُّ، قَالَ نا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ:قَالَ:عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي:ابْنَ مَسْعُوْدٍ:

◄ متن حدیث ◄ لَمَجْلِسٌ وَاحِدٌ مِنْ عُمَرَ أَوْثَقُ عِنْدِي مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ. ﴿مضی برقم:۴۹﴾

⬥ حضرت عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک مجلس میرے نزدیک ایک سال کے اعمال سے بہتر ہے۔

﴿389﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ◄ نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، فَذَكَرَ سِتَّةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَثَلَاثَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَحَفِظْتُ الثَّلَاثَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَذَهَبَ مِنِّي ثَلَاثَةٌ.

﴿مضی برقم:۳۵۴﴾

⬥ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں' ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں' اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں' معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں اور ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ انصاریوں اور تین مہاجروں کا ذکر کیا' لیکن مجھے انصار کے تین لوگ یاد رہے اور تین مجھے بھول گئے۔

﴿390﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، يَعْنِي: الْعَنْقَزِيُّ، قثنا يُونُسُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ◄ إِنِّي لَأَرَى هَلَاكَ عُمَرَ هَدَمَ ثُلُثَ الْإِسْلَامِ. ﴿التاریخ الکبیر:۳/۴/۳۷﴾

⬥ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں سمجھتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک تہائی اسلام ختم ہو جائے گا۔

﴿391﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قثنا عَاصِمٌ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ◄ سَارَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبْعًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ غُلَامَ الْمُغِيرَةِ، أَبَا لُؤْلُؤَةَ قَتَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، قَالَ: فَضَجَّ النَّاسُ وَصَاحُوا وَاشْتَدَّ

بُكَاؤُهُمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّا اجْتَمَعْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّرْنَا عَلَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَلَمْ نَأْلُ خَيْرَنَا ذَا فُوقٍ۔ ﴿المعجم الكبير للطبراني: ۸/۱۸۷/ تاريخ المدينة لابن شبة: ۲/۲۷۷﴾

حضرت مسیب بن رافع رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ سے ہمارے پاس آئے۔ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں ہنگامہ و بے چینی پیدا ہوگئی اور اونچی اونچی آواز میں رونے لگے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: ہم تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے مل کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا ہے اور ہم نے تیر کے سوفار کے بہ قدر بھی ہم سے بہتر (اس شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

﴿392﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهِيكٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَبُو نَهِيكٍ اسْمُهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حُصِرَ عُثْمَانُ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَنَظَرَ الْمُسْلِمُونَ خَيْرَهُمْ فَاسْتَخْلَفُوهُ، وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ نَظَرَ الْمُسْلِمُونَ خَيْرَهُمْ فَاسْتَخْلَفُوهُ، وَهُوَ عُمَرُ، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ نَظَرَ الْمُسْلِمُونَ خَيْرَهُمْ فَاسْتَخْلَفُوهُ، وَهُوَ عُثْمَانُ، فَإِنْ تَقْتُلُوهُ فَهَاتُوا خَيْرًا مِنْهُ۔ ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۵/۱۷۹﴾

حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو مسلمانوں نے اپنے میں سے بہترین شخص دیکھ کر اُسے خلیفہ منتخب کر لیا' اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے تو مسلمانوں نے اپنے میں سے بہترین شخص دیکھ کر اُسے خلیفہ منتخب کر لیا' اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دُنیا سے رُخصت ہو گئے تو مسلمانوں نے اپنے میں سے بہترین شخص دیکھ کر اُسے خلیفہ منتخب کر لیا' اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں' پس اگر تم انہیں شہید کر دو گے تو پھر ان سے بہتر لا کر دِکھاؤ۔

﴿393﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَخِيهِ الْمُثَنَّى بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيَّانُ النَّحْوِيُّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ لِي جَلِيسٌ يَذْكُرُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَنْهَاهُ فَيَغْرَى، فَأَقُومُ عَنْهُ فَذَكَرَهُمَا يَوْمًا فَقُمْتُ عَنْهُ مُغْضَبًا، وَاغْتَمَمْتُ بِمَا سَمِعْتُ إِذْ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْهِ الَّذِي يَنْبَغِي، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي كَأَنَّهُ أَقْبَلَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي جَلِيسًا يُؤْذِينِي فِي هَذَيْنِ، فَأَنْهَاهُ فَيَغْرَى يَزْدَادُ، فَالْتَفَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ فَاذْبَحْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ، وَأَصْبَحْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا، لَوْ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ لَعَلَّهُ يَنْتَهِي، فَمَضَيْتُ أُرِيدُهُ، فَلَمَّا صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ إِذَا الصُّرَاخُ وَإِذَا بَوَارِيٌّ مُلْقَاةٌ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: فُلَانٌ طَرَقَتْهُ الذَّبْحَةُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ﴿تاریخ بغداد: ۱۳/ ۱۳۶﴾

حضرت امام نحوی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میرا ایک مجلس نشین تھا، وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا (برے الفاظ میں) تذکرہ کیا کرتا تھا، میں اُسے منع کرتا لیکن وہ اور بھڑک جاتا۔ پس میں اُس کے پاس سے اُٹھ کر چلا جاتا۔ پھر ایک روز اُس نے ان دونوں اصحاب کا تذکرہ کیا تو میں غصے سے اُس کے پاس سے اُٹھ گیا۔ جب میں نے اُسے وہ جواب نہ دیا جس کے وہ لائق تھا تو جو میں نے (اس سے) سنا تھا اس کی وجہ سے میں غمگین ہوگیا۔ پھر میں سویا تو مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، مجھے یوں دکھائی دیا کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ایک مجلس نشین ہے، وہ مجھے ان دو اصحاب کے بارے میں تکلیف دیتا ہے، میں اُسے منع کرتا ہوں لیکن وہ اور بھی بھڑک اُٹھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریب والے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کی طرف جاؤ اور اسے ذبح کر ڈالو۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا۔ جب میں صبح کو اُٹھا تو سوچ رہا تھا کہ یہ تو خواب تھا۔ (اسی سوچ میں) میں اُس کے دروازے کے قریب پہنچا تو چیخنے چلانے کی آواز سنی، پھر میں نے دیکھا کہ وہاں چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا: کیا ہوا؟ لوگوں نے بتلایا کہ گزشتہ رات فلاں شخص کو کوئی ذبح کر گیا۔

﴿394﴾ ◀ سند حدیث ▶ نا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى قثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّمَّانُ قَالَ: سَمِعْتُ رِضْوَانَ السَّمَّانَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ لِي جَارٌ فِي مَنْزِلِي وَسُوقِي وَكَانَ يَشْتِمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: حَتَّى كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ شَتَمَهُمَا وَأَنَا حَاضِرٌ، فَوَقَعَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كَلَامٌ كَثِيرٌ حَتَّى تَنَاوَلَنِي وَتَنَاوَلْتُهُ قَالَ: فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَأَنَا مَغْمُومٌ حَزِينٌ أَلُومُ نَفْسِي، قَالَ: فَنِمْتُ وَتَرَكْتُ الْعِشَاءَ مِنَ الْغَمِّ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي مِنْ لَيْلَتِي، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فُلَانٌ جَارِي فِي مَنْزِلِي وَفِي سُوقِي وَهُوَ يَسُبُّ أَصْحَابَكَ، فَقَالَ: مَنْ أَصْحَابِي؟ فَقُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خُذْ هٰذِهِ الْمُدْيَةَ فَاذْبَحْهُ بِهَا، قَالَ: فَأَخَذْتُهُ فَأَضْجَعْتُهُ فَذَبَحْتُهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ كَأَنَّ يَدَيَّ قَدْ أَصَابَهَا مِنْ دَمِهِ، فَأَلْقَيْتُ الْمُدْيَةَ وَضَرَبْتُ بِيَدِيَّ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحْتُهَا بِالْأَرْضِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا أَسْمَعُ الصُّرَاخَ مِنْ نَحْوِ الدَّارِ، فَقُلْتُ لِلْخَادِمِ: انْظُرْ مَا هٰذَا الصُّرَاخُ؟ فَقَالَ: فُلَانٌ مَاتَ فَجْأَةً، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا نَظَرْنَا إِلَى حَلْقِهِ فَإِذَا فِيهِ خَطٌّ مَوْضِعِ الذَّبْحِ.

﴿تاریخ بغداد:۶۸/۸/ تاریخ عمر لابن الجوزی:۲۸۸﴾

حضرت رضوان سمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میرے گھر اور بازار میں میرا ایک پڑوسی تھا' وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میرے اور اُس کے درمیان بہت زیادہ تلخ کلامی ہوا کرتی تھی۔ ایک روز وہ ان دونوں اصحاب کو گالیاں بکنے لگا اور میں بھی وہاں موجود تھا تو میرے اور اُس کے درمیان پھر تلخ کلامی ہوگئی' یہاں تک کہ اُس نے مجھے برا بھلا کہا اور میں نے اُسے کہا۔ پھر میں اپنے گھر واپس آ گیا' میں بہت ہی غمزدہ و پریشان تھا اور اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا۔ پھر میں سو گیا اور غم کے باعث شام کا کھانا بھی نہ کھایا۔ اسی رات مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص میرے گھر اور بازار میں میرا پڑوسی ہے اور وہ آپ کے صحابہ کو گالیاں بکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: میرے کون سے صحابہ کو؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چھری پکڑو اور اِس کے ساتھ اُسے ذبح کر دو۔ میں نے وہ چھری پکڑی اور اُسے سیدھا لٹا کر ذبح کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جیسے میرے ہاتھوں پر اُس کا خون لگ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے چھری پھینک دی اور (خون صاف کرنے کے لیے) اپنے ہاتھ زمین پر ملنے لگا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے (اُس کے) گھر کی طرف چیخنے چلانے کی آوازیں سنیں' میں نے خادم سے کہا: دیکھو یہ چیخنے چلانے کی آوازیں کیسی ہیں؟ اُس نے کہا: فلاں شخص اچانک مرگیا ہے' جب ہم صبح کو اُٹھے تو دیکھا کہ اُس کی گردن پر ذبح کا نشان تھا۔

﴿395﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيُّ قثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔ ﴿مضی برقم:۳۱۵﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت

﴿396﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ تَدَارَوْا فِي أَمْرِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عُطَارِدَ: عُمَرُ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ الْجَارُودُ: بَلْ أَبُو بَكْرٍ، أَبُو بَكْرٍ أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ، قَالَ: فَجَعَلَ ضَرْبًا بِالدِّرَّةِ حَتَّى شَغَرَ بِرِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْجَارُودِ فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا أَقَمْنَا عَلَيْهِ مَا نُقِيمُ عَلَى الْمُفْتَرِي.

﴿الصارم المسلول لابن تیمیہ: ص ۵۸۵﴾

◆ حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

کچھ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (کی افضلیت) کے بارے میں بحث کرنے لگ گئے' عطارد کے ایک آدمی نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ' ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ اور جارود نے کہا: (نہیں) بلکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان سے افضل ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس بات کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو آپ نے اُسے (جو آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل کہہ رہا تھا) کوڑے مارے' یہاں تک کہ اُس کی ٹانگوں سے گوشت اُدھڑ گیا۔ پھر آپ جارُود کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میری نگاہوں سے دُور چلے جاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان اُمور میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بہتر تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: جو شخص اس کے علاوہ کوئی بات کہے گا تو میں اس پر وہی حد نافذ کروں گا جو ہم بہتان تراش پر حد لگاتے ہیں۔

﴿397﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا هَارُونُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ.

﴿مضیٰ برقم: ۴۰﴾

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
اِس اُمت کی بہترین شخصیت' ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں' اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿398﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ قثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْفَرَّاءِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قثنا عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ' أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي؟ فَإِنَّ الثَّانِيَ عُمَرُ. ﴿مسند احمد: ۲۳۹/۲ / مسند ابی یعلی الموصلی: ۴۱۰/۱﴾

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا:
کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں دوسرا (بہترین) شخص نہ بتاؤں؟ یقیناً دوسرے شخص عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿399﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ -وَهَذَا لَفْظُ الْقَوَارِيرِيِّ -قثنا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمًا فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ ' ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا ' وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ. ﴿مسند احمد: ۲۲۰/۲ / مصنف ابن ابی شیبة: ۴۳۳/۷﴾

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:
کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخص کا نہ بتلاؤں وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿400﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ' عَنْ عَاصِمٍ ' عَنْ زِرٍّ ' عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔ ﴿مضیٰ برقم: ۴۰﴾

اس سند کے ساتھ اِسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿401﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا

مُعَاوِيَةُ يَعْنِي: أَبُو حَفْصٍ الشَّعْبِيُّ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كُنَّا نَعُدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسْكُتُ " ﴿مضی برقم:۵۸﴾

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (بہ لحاظِ فضیلت صحابہ کی ترتیب) یوں شمار کیا کرتے تھے: ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

﴿402﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ. ﴿مسند البزار:۲/۶۲﴾

◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، عمر رضی اللہ عنہ ہیں (اور) پھر ایک شخص ہے۔

﴿403﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِالثَّالِثِ. لَمْ يَقُلْ أَبُو مُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا. ﴿مضی برقم:۲۶۰﴾

◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

اِس اُمت کے بہترین شخص، ان کے نبی کے بعد، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بیان کر سکتا ہوں۔

﴿404﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قثنا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قثنا الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْكَ، قَالَ: أَوَلَا أُحَدِّثُكَ

يَا أَبَا جُحَيْفَةَ بِأَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ وَأَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى فَدَيْتُكَ، قَالَ: عُمَرُ ۔ ﴿التاریخ الکبیرہ:۲/۲۳۶﴾

حضرت ابو جحیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

مَیں رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام لوگوں سے افضل سمجھا کرتا تھا' چنانچہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمانوں میں سے کوئی شخص آپ سے افضل ہے' تو انہوں نے فرمایا: اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر) فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں! کیوں نہیں (ضرور بتلایئے)۔ تو آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔

﴿405﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أنا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَعْنِي: الْغُدَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ الَّذِي كَانَ يُسَمِّيهِ وَهْبَ الْخَيْرِ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ:

متن حدیث: يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، وَلَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْهُ، قَالَ: أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ، وَلَمْ يُسَمِّهِ. ﴿مسند احمد:۱/۲۰۱﴾

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں اِس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کے حامل شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ حالانکہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی آپ سے افضل ہوگا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کے حامل شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور ان دونوں کے بعد تیسرا ایک اور شخص ہے۔ آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

﴿406﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

متن حدیث: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ۔ ﴿مضی برقم:۴۰۲﴾

حضرت ابو جحیفہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور شخص ہے۔

(407) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: صَعِدَ عَلِيٌّ الْمِنْبَرَ فَقَالَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ سَمَّيْتُ.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا:
اِس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخصیت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اُن سب سے بہترین شخصیت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

(408) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

متنِ حدیث: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَخْبَرْتُكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ. (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶/۳۵۱)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اِس اُمت کے بہترین شخص، ان کے نبی کے بعد، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تمہیں تیسرے شخص کا بتلانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(409) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ قثنا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

متنِ حدیث: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ، يَعْنِي نَفْسَهُ وَتَهَجَّاهُ خ (مسند ابن الجعد: ۱/۳۱۱)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اِس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تم سے تیسرے شخص کا نام بیان کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد خود ہی تھے۔

(410) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ قثنا شَرِيكٌ

عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثًا يَفْعَلُ اللَّهُ فِيهَا مَا يَشَاءُ۔ ﴿مضیٰ برقم:۴۰۵﴾

❂ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

اِس اُمت کے افضل شخص اُن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد ہم نے نئی چیزیں ایجاد کرلیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کردے گا۔

﴿411﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: أنا النَّضْرُ، يَعْنِي: ابْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ أنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَسَكَتَ۔ ﴿الطبقات لابن سعد:۷/۳۷۳﴾

❂ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں (عمر رضی اللہ عنہ کے بعد) لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ خاموش ہوگئے۔

﴿412﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ: نا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: نا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ سَكَتَ.

❂ حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر آپ خاموش ہوگئے۔

﴿413﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قثنا خَالِدٌ الزَّيَّاتُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبِي مِنْ شُرَطِ عَلِيٍّ، وَكَانَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ، فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، يَعْنِي عَلِيًّا، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَقَالَ: يَجْعَلُ اللّٰهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ. ﴿التاریخ الکبیر:۲/۱۶۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سپاہ میں شامل تھے اوران کی ڈیوٹی منبر کے پاس ہی ہوا کرتی تھی' اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا' اور پھر فرمایا: اِس اُمت کے بہترین شخص' ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' اور دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کو اسی جگہ رکھتا ہے جہاں وہ پسند فرماتا ہے۔

﴿414﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ شُعَيْبٌ الصَّرِيفِينِيُّ قثنا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ السُّوَائِيُّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، وَزِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ كَذَا. قَالَ الشَّيْخُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَإِنَّمَا هُوَ مَعْدِي كَرِبَ، قَالُوا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ. ﴿مضی برقم:۴۰۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا:

اِس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان سب سے بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور اگر میں تمہیں تیسرے شخص کا بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

﴿415﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ قثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَأَحْدَثْنَا أَشْيَاءَ يَفْعَلُ اللّٰهُ فِيهَا مَا شَاءَ. ﴿تاریخ بغداد:۹/۲۴۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبدخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' اور دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور ہم نے (ان کے بعد) ایسی چیزیں ایجاد کرلی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کردے گا۔

﴿416﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ مَرَّةً أُخْرَى قثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا إِسْحَاقَ۔ ﴿راجع الحدیث السابق﴾

ایک اور سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی اسی کے مثل فرمان ہے۔

﴿417﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الصَّبِيُّ بْنُ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ متن حدیث ► أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُ الثَّالِثَ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَتَهَجَّاهَا عَبْدُ خَيْرٍ لِكَيْلَا يَمْتَرُوا فِيمَا قَالَ عَلِيٌّ. ﴿التاریخ الکبیر: ۳۲۸/۲﴾

حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اِس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿418﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كَانَ عَلِيٌّ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللّٰهُ، أَوْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ، أَوْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَتَعَلَّقُوا بِهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفَنِي الطَّيْرُ، أَوْ تَهْوِي بِيَ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ، أَوْ عَلَى رَسُولِهِ، أَوْ عَلَى كِتَابِهِ، وَمَا قُلْتُ لَكُمْ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي فَرَاجِعُونِي، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، وَمِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَالثَّالِثُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ، ثُمَّ يَخْطُبُ۔ ﴿السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۵۸۶/۲﴾

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب منبر پر چڑھے تو سلام کہا' پھر فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں یہ نہیں کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یا اللہ کی کتاب میں (یوں) ہے۔ کیونکہ لوگ اسی سے چمٹ جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں آسمان سے گر پڑوں اور مجھے کوئی پرندہ اُچک کر لے جائے یا پھر مجھے ہوا اُڑا کر کسی دُور جگہ پر پھینک دے' یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ' یا اُس کے رسول' یا کتاب اللہ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں' اور اگر میں تمہیں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو تم مجھے واپس لوٹا دینا (وہ بات یہ ہے کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور تیسرے شخص کا اگر میں نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔ پھر آپ خطبہ دینے لگ گئے۔

﴿419﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ، وَكَانَ ثِقَةً قثنا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: فَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي؟ قَالَ: فَذَكَرَ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِالثَّالِثِ، قَالَ: وَسَكَتَ، قَالَ: فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ، فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

﴿مضیٰ برقم: ۳۹۸﴾

حضرت عبد خیر الہمدانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بر سر منبر یہ فرماتے سنا:
کیا میں تمہیں اِس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دوسرے (بہترین) شخص کا نہ بتلاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا۔ پھر فرمایا: اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے شخص کے بارے میں بھی بتا سکتا ہوں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد آپ خود ہی تھے۔

﴿420﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ قَالَ أنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

﴿مسند ابن ابی الجعد: ۱/۳۱۱﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:
کیا میں تمہیں اِس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

﴿421﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ﴿مسند احمد: ۲/۲۴۹﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿422﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قثنا

سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ نَبِيُّهَا، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحْدَثْنَا أَحْدَاثًا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ. ﴿السنۃ لعبداللہ بن احمد:۲/۵۶۹﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

اِس اُمت کی بہترین ہستی ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو پسند کرے گا وہی فیصلہ فرما دے گا۔

﴿423﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو بَحْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ الْبَصْرِيُّ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ عَلِيٌّ لَمَّا فَرَغَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَأَحْدَثْنَا أَحْدَاثًا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَاشَاءَ. ﴿مسند احمد:۲/۳۰۲/ السنۃ لعبداللہ بن احمد:۲/۵۸۷﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم نے (ان کے بعد) ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ فرما دے گا۔

﴿424﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ثنا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ:حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ﴿مسند احمد:۲/۳۱۲﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

یقیناً اِس اُمت کے بہترین شخص، ان کے نبی کے بعد، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿425﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:قَامَ عَلِيٌّ فَقَالَ:

◀ متن حدیث ▶ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَإِنَّا قَدْ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمَا أَحْدَاثًا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَاشَاءَ. ﴿مسند احمد:۲/۳۰۳﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:
اِس اُمت کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ان سب سے بہترین شخص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں' اور ان دونوں کے بعد یقیناً ہم نے ایسے (اختلافات) ایجاد کر لیے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔

﴿426﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أنا خَالِدٌ، عَنْ عَطَاءٍ، يَعْنِي: ابْنَ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متن حدیث: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، يَجْعَلُ اللّٰهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ. ﴿مسند احمد: ۲/۲۴۵﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی کے بعد ان سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد ان سب سے بہتر عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کو وہیں رکھتا ہے جہاں وہ پسند کرتا ہے۔

﴿427﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قثنا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

متن حدیث: قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ عَلَيْهِ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، قَالَ: فَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتِهِ، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَحَدًا، فَكَانَ خَيْرَ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، فَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ. ﴿مضیٰ برقم: ۳۹۹﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:
اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء میں سب سے بہترین طریقے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض فرمائی' پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی۔ پھر (فرمایا کہ اس کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور طریقے پر کام کیا' پھر ان کا وصال ایسے بہترین حالت میں ہوا کہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے کسی کی رُوح قبض نہیں کی' پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو اُنہوں نے ان دونوں کے عمل اور طریقے پر کام کیا' پھر ان کا وصال ایسی بہترین حالت میں ہوا کہ ایسی حالت میں کسی اور کی وفات نہیں ہوئی' پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت تھے۔

﴿428﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نا وِقَاءُ بْنُ

إِيَاسَ الْأَسَدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

◀ {متن حدیث} ▶ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَخْيَارَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَفَعَلْتُ۔ ﴿السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۲/۵۸۹﴾

﴿ حضرت علی بن ربیعہ الوالبی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یقیناً میں جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیات کون سی ہیں؟ وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

﴿429﴾ ◀ {سند حدیث} ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ قثنا مُحَاضِرٌ، عَنْ مُوسَى الصَّغِيرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ قَالَ:

◀ {متن حدیث} ▶ سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْطُبُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ ثَلَاثَةً، ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ۔

﴿ حضرت نزال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ آپ نے تین مرتبہ پوچھا۔ پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا نام ذکر کیا، اور (پھر فرمایا:) اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

﴿430﴾ ◀ {سند حدیث} ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَّارُ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ نا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ {متن حدیث} ▶ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا بُنَيَّ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا بُنَيَّ ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَخَافَةَ أَنْ أَزِيدَ فَيَزِيدَنِي: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: ثُمَّ لَسْتُ هُنَاكَ، ثُمَّ أَنَا بَعْدُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ ﴿مضیٰ برقم: ۴۰۵﴾

﴿ حضرت امام حسن بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت میں سب سے زیادہ فضیلت والی شخصیت کون سی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اے میرے پیارے بیٹے! ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اے میرے پیارے بیٹے! پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں نے اس خدشے سے کہ میں آپ سے مزید

پوچھوں تو آپ مجھے کسی اور کا نام بتلا دیں' میں نے کہا: اے امیر المومنین! پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر میں نہیں ہوں بلکہ میں تو بعد میں آتا ہوں اور عام مسلمان آدمی ہوں۔

﴿431﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قثنا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِكْرِمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ غِبْتُ غَيْبَةً عَنِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: أَيْنَ كُنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: كُنْتُ بِوَادِي الْعَقِيقِ، قَالَ: ذَاكَ وَادٍ لَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا يَغْرَمُ، وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْهُ إِلَّا يَغْنَمُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَقُلْ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطْلُبُوا الرِّزْقَ فِي خَبَايَا الْأَرْضِ

﴿ضعیف الجامع للالبانی: ۱/۲۹/ کشف الاستار: ۲/۵۸/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۴/۱۴﴾

⬥ حضرت ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ مخزومی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں کچھ عرصہ مدینہ سے غائب رہا' پھر میں امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں سلام عرض کیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں تھے؟ میں نے کہا: وادئ عقیق میں۔ اُنہوں نے فرمایا: وہ ایسی وادی ہے کہ جس میں صرف وہی جاتا ہے جو نقصان سے دوچار ہوتا ہے اور وہاں سے وہی آتا ہے جو فائدہ اُٹھا چکا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! ایسے مت کہیے' کیونکہ مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کی پوشیدہ چیزوں میں رزق تلاش کرو۔

﴿432﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: قَالَ لِي مُصْعَبٌ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ رَأَيْتُهُ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمُ ابْنُ زَبَالَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀

أَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ لَمَّا لَقِيتُهُ ... يَسِيرُ بِأَعْلَى الْقَرْيَتَيْنِ مُشَرِّقَا

تَتَبَّعْ خَبَايَا الْأَرْضِ وَادْعُ مَلِيكَهَا ... لَعَلَّكَ يَوْمًا أَنْ تُجَابَ فَتُرْزَقَا

⬥ حضرت امام ابن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں جب عبداللہ سے ملا تو اُنہوں نے کہا کہ وہ دو بستوں کے بالائی حصے پر مشرق کی جانب رُخ کر کے چلا کریں۔ زمین کی پوشیدہ چیزوں کو تلاش کریں اور اس کے مالک سے دُعا کریں' شاید کہ ایک روز دُعا قبول ہو جائے اور آپ کو رِزق سے نواز دیا جائے۔

﴿433﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مُصْعَبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ الزُّبَيْرُ يُنَقِّزُنِي وَهُوَ يَقُولُ: أَنْضَرُ مِنْ آلِ أَبِي عَتِيقٍ، مُبَارَكٌ مِنْ وَلَدِ الصِّدِّيقِ، أَلَذُّهُ كَمَا أَلَذُّ رِيقِي " ﴿معرفۃ علوم الحدیث للحاکم: ص ۲۱۰﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(میرے بچپن میں) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اوپر اُچھالا کرتے اور فرماتے: میں آلِ ابی عتیق سے شگفتہ وخوش رہتا ہوں، یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک اولاد ہیں، میں ان میں وہی لطف وسرور محسوس کرتا ہوں جو لطف مجھے اپنے آغازِ جوانی میں محسوس ہوتا تھا۔

﴿434﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، يَعْنِي مُحَمَّدًا، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ الْمَقَامَ مُصَلًّى، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة:125)، وَقُلْتُ: لَوْ حَجَبْتَ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ: لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ، حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَكَفَفْتُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ) (التحریم: 5) الْآيَةَ " ﴿صحیح البخاری: ۱/۵۰۴/ صحیح مسلم: ۴/۱۸۶۵/ مسند احمد: ۱/۲۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے' یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے (یعنی جیسا میں نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم جاری فرمادیا۔

(پہلی بات یہ تھی کہ) میں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ "اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو"۔

(دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: کاش کہ آپ اُمہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس اچھے برے (ہر طرح) کے لوگ آتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرما دی۔

اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھے اُمہات المؤمنین کے بارے میں ایک بات کا پتا چلا (کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے خرچے وغیرہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی ہیں) تو میں حقیقت جاننے کے لیے ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ (کو پریشان کرنے سے) باز آجاؤ' یا پھر (ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ) اللہ تعالیٰ' آپ ﷺ کو تمہاری متبادل ایسی بیویاں دے دے جو تم سے بہتر ہوں گی' یہاں تک کہ میں اُمہات المؤمنین میں سے ایک کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی آپ کرتے رہتے ہیں۔ تو میں رُک گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ) ''ہوسکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے' جو مسلمان بھی ہوں گی' اہل ایمان بھی ہوں گی اور فرمانبردار بھی ہوں گی''۔

﴿435﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا هُشَيْمٌ قَالَ أنا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة 125:)، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحريم: 5)، فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ۔

﴿صحیح البخاری: ۱/۵۰۴/مسند احمد: ۱/۲۳﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تین کاموں میں میری بات میرے پروردگار کی بات کے موافق ہوئی:

(پہلی بات) میں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! اگر آپ ﷺ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) ''اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو''۔

(دوسری بات) میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! یقیناً آپ ﷺ کے پاس (گھر میں) اچھے برے (یعنی ہر طرح کے) لوگ آتے ہیں' کاش کہ آپ ﷺ انہیں پردے کا حکم فرما دیں' تو آیتِ حجاب نازل ہوگئی۔

(تیسری بات) رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس غیرت میں آکر جمع ہوگئیں (کہ ہم نبی کی بیویاں ہوکر بھی اتنے تھوڑے خرچے میں گزارا کر رہی ہیں) تو میں نے ان سے کہا: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ

أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ) ''ہوسکتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے۔'' تو (میری بات) اسی طرح (آیتِ قرآن بن کر) نازل ہوگئی۔

﴿436﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ يُحَدِّثُهُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ، قَالَ: فَخَطَبَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ طُعِنَ، فَأُذِنَ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَهْلُ الشَّامِ، ثُمَّ أُذِنَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ، فَدَخَلْتُ فِيمَنْ دَخَلَ، قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ، أَثْنَوْا عَلَيْهِ وَبَكَوْا، قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ وَالدَّمُ يَسِيلُ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، قَالَ: وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ غَيْرُنَا، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ، فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ؛ فَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَأُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ؛ فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الْإِسْلَامِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ، وَأُوصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ؛ فَإِنَّهُمْ أَصْلُكُمْ وَمَادَّتُكُمْ، وَأُوصِيكُمْ بِأَهْلِ ذِمَّتِكُمْ؛ فَإِنَّهُمْ عَهْدُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ، قُومُوا عَنِّي، قَالَ: فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ: وَأُوصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ؛ فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ. ﴿صحیح مسلم: ۳۹۶/۱/مسند احمد: ۵۱/۱﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت جویریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اُس سال میں حج پر روانہ ہوا' جب میں مدینے پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سرخ رنگ کا مرغا مجھے ایک دو مرتبہ ٹھونگ مارتا ہے' اور ایسا ہی ہوا تھا کہ قاتلانہ حملے میں ان پر نیزے کے زخم آئے تھے۔ بہر حال! (ان پر قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد) لوگوں کو ان کے پاس (آخر ملاقات کے لیے) آنے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے ان کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے' پھر عام اہل مدینہ' پھر اہل شام اور پھر اہل عراق۔ عراقیوں کے ساتھ داخل ہونے والوں میں مَیں بھی شامل تھا۔ جب بھی لوگوں کی کوئی جماعت ان کے پاس جاتی تو ان کی تعریف کرتی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ جب ہم ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو سفید عمامے سے باندھ دیا گیا ہے لیکن اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ہم نے ان سے وصیت کی درخواست کی جو کہ اس سے قبل ہمارے علاوہ کسی اور نے نہ کی تھی' تو اُنہوں نے فرمایا: تم کتاب اللہ کو لازم پکڑو' کیونکہ جب تک تم اس کی اتباع کرتے رہو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ہم نے مزید وصیت کی درخواست کی تو فرمایا: میں تمہیں

مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ لوگ تو کم اور زیادہ ہوتے ہی رہتے ہیں' انصار کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کا قلعہ ہیں جہاں اہل اسلام نے آ کر پناہ لی' نیز دیہاتیوں سے: کیونکہ وہ تمہاری اصل اور تمہارا مادہ ہیں' نیز ذِمیوں سے بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ وہ تمہارے نبی کی ذِمہ داری میں ہیں (یعنی آپ ﷺ نے ان سے معاہدہ کیا تھا) اور تمہارے اہل وعیال کا رزق ہیں (یعنی وہ تاوان کی ادائیگی کرتے ہیں)' اب تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ اس سے زائد بات اُنہوں نے کوئی ارشاد نہیں فرمائی' البتہ راوی نے ایک دوسرے موقع پر دیہاتیوں سے متعلق جملے میں اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے دُشمن کے دُشمن ہیں۔

﴿437﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبِي، قثنا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قثنا حُمَيْدٌ هُوَ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

◄ متن حدیث ► وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، وَوَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ، وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ، قَالَ: فَاسْتَقْرَيْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ فَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِئُهُنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاللَّهِ لَئِنِ انْتَهَيْتُنَّ وَإِلَّا لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ خَيْرًا مِنْكُنَّ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ قَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَكُونَ أَنْتَ تَعِظُهُنَّ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحریم: 5) ﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۷۳﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے' یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے:

(پہلی بات یہ تھی کہ): میں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! اگر آپ ﷺ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) ''اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو''۔

(دوسری بات میں نے عرض کی:) یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! بلاشبہ آپ ﷺ کے پاس اچھے برے (یعنی ہر طرح) کے لوگ آتے رہتے ہیں' تو اگر آپ ﷺ اُمہات المومنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو بہت اچھا رہے گا)' تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔

اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھے نبی کریم ﷺ کے اپنی بعض ازواج سے خفا ہونے کا پتا چلا' تو میں حقیقتِ حال جاننے

کے لیے اُمہات المؤمنین کے پاس آیا' چنانچہ میں ایک ایک کے پاس جا کر تفتیش کرنے لگا (اور کہنے لگا:) اللہ کی قسم! اگر تم باز نہ آئیں تو اللہ تعالیٰ لازماً اپنے رسول کو تم سے بہتر بیویاں عطا کردے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم کرتے رہتے ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) ''ہوسکتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے''۔

﴿438﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قثنا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: ضَرَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ هَذَا الْمِنْبَرَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► خَطَبَنَا عَلِيٌّ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَذْكُرَ قَالَ: وَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمَا أَحْدَاثًا يَقْضِي اللّٰهُ فِيهَا.

﴿الصارم المسلول لابن تیمیۃ: ص ۵۸۵﴾

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہترین ہستی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر ان دونوں کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کرلیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ فرمائے گا۔

﴿439﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قثنا هُشَيْمٌ قَالَ أنا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، وَمِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُهُ. ﴿مسند البزار: ۱۳۰/۲﴾

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

یقیناً اِس اُمت کی بہترین شخصیت: ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں تیسرے شخص کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

﴿440﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ﴿مفتی برقم:٦٠﴾

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿441﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ قَالَ أنا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِمَارٌ عَلَيْهِ عَشْرُ لَبِنَاتٍ، فَقَامَ فَوَضَعَ عَنْهُ خَمْسًا، وَتَرَكَ عَلَيْهِ خَمْسًا، وَقَالَ لِصَاحِبِهِ: إِذَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ هَكَذَا. ﴿المراسیل لابن معین ص٩٧﴾

حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس پر دس اینٹیں رکھی ہوئی تھیں' آپ اُٹھے اور اُس پر سے پانچ اُتار دیں اور پانچ اُس پر رہنے دیں' اور اس کے مالک سے فرمایا: جب تم اِس پر بوجھ لادو تو اِسی طرح لادو۔

﴿تشریح﴾ اِس سے پتہ چلا کہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے سینے میں جانوروں کی خیر خواہی کا کتنا درد تھا اور جانوروں کے حقوق کا کتنا خیال۔

﴿442﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ قثنا حَمَّادٌ، يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ: أنا ثَابِتٌ:

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَعْطِنِي، فَوَاللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِي لَا أَحْمَدُكَ، وَلَئِنْ مَنَعْتَنِي لَا أَذُمُّكَ، قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ هُوَ الْمُعْطِي، وَهُوَ الْمَانِعُ، قَالَ عُمَرُ: أَدْخِلُوهُ بَيْتَ الْمَالِ، فَلْيَأْخُذْ مَا شَاءَ، فَأَدْخَلُوهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَرَى صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، فَقَالَ: مَا هَذَا، لَيْسَ لِي فِيمَا هَا هُنَا حَاجَةٌ، إِنَّمَا أَرَدْتُ زَادًا وَرَاحِلَةً، وَإِنَّمَا أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يُزَوِّدَهُ، فَأَمَرَ لَهُ عُمَرُ بِزَادٍ وَرَاحِلَةٍ، فَرَحَلَ لَهُ، فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ رَفَعَ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ الَّذِي حَمَّلَهُ الَّذِي أَعْطَاهُ، وَجَعَلَ عُمَرُ يَمْشِي خَلْفَهُ، وَيَتَمَنَّى أَنْ يَدْعُوَ لَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ وَاجْزِ عُمَرَ خَيْرًا، وَصَفَ عَفَّانُ: أَوْمَأَ حَمَّادٌ بِيَدِهِ خَلْفَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے کچھ دیجیے' اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے دیں گے تو میں آپ کی تعریف نہیں کروں گا اور اگر آپ مجھے نہیں دیں گے تو میں آپ کی مذمت بھی نہیں کروں گا۔ آپ نے پوچھا: کیوں؟ اُس نے کہا: اس لیے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا اور وہی (کوئی چیز دینے سے) روکنے والا ہے۔ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بیت المال میں داخل کردو اور یہ جو کچھ لینا چاہے لے لے۔ چنانچہ لوگوں نے اسے بیت المال میں داخل کردیا۔ وہ زرد اور سفید چیزیں دیکھنے لگا (یعنی سونا اور چاندی) اُس نے کہا: یہ کیا ہے؟ مجھے یہاں پر موجود چیزوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مجھے تو صرف زادِ سفر اور سواری چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے زادِ سفر دینے کا ارادہ فرمالیا' چنانچہ اُنہوں نے حکم دیا کہ اسے زادِ سفر اور سواری مہیا کردو۔ پس اُسے دے دیا۔ جب وہ اپنی سواری پر سوار ہوا تو اُس نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش بیان کی کہ اُس نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی توفیق دی جو انہوں نے اسے عطا کردی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے اور خواہش کرنے لگے کہ وہ ان کے لیے بھی دُعا کردے۔ پس اُس نے کہا: اے اللہ! عمر (رضی اللہ عنہ) کو بہترین بدلہ عطا فرما۔

﴿443﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: وَأُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ قثنا ابْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ يَعْنِي أَسْلَمَ، قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا: لَقَدْ خَطَرَ عَلَى قَلْبِي شَهْوَةُ الطَّرِيِّ مِنْ حِيتَانٍ، قَالَ: فَيَخْرُجُ يَرْفَأُ فَرَحَلَ رَاحِلَةً لَهُ، فَسَارَ لَيْلَتَيْنِ مُدْبِرًا وَلَيْلَتَيْنِ مُقْبِلًا، وَاشْتَرَى مِكْتَلًا فَجَاءَ قَالَ: وَيَعْمِدُ يَرْفَأُ إِلَى الرَّاحِلَةِ فَغَسَلَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: انْطَلِقْ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّاحِلَةِ، فَنَظَرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: نَسِيتَ أَنْ تَغْسِلَ هَذَا الْعَرَقَ الَّذِي تَحْتَ أُذُنِهَا، عَذَّبْتَ بَهِيمَةً مِنَ الْبَهَائِمِ فِي شَهْوَةِ عُمَرَ، لَا وَاللّٰهِ لَا يَذُوقُهُ عُمَرُ، عَلَيْكَ بِمِكْتَلِكَ.

﴿الطبقات لابن سعد: ۷/۵۱۸/ التذکرة: ۱/۳۰۴﴾

حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا دل تر و تازہ مچھلی کھانے کو کر رہا ہے۔ چنانچہ (آپ کا خادم) ''یرفا'' نکلا' اور اپنی سواری تیار لی' پھر وہ دو راتیں پیچھے کو چلتا رہا اور دو راتیں آگے کو چلتا رہا اور کھجور کے پتوں سے بنا (مچھلیوں سے بھرا) ایک ٹوکرا خرید لایا۔ ''یرفا'' اپنی سواری کی جانب آیا اور اُسے دھویا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو تاکہ میں سواری کو دیکھوں۔ پھر آپ نے دیکھا تو فرمایا: تم اس پسینے کو دھونا بھول گئے ہو جو اس کے کان کے نیچے ہے' تم نے ''عمر'' کی خواہش کی خاطر ایک جانور کو عذاب میں ڈالا ہے (یعنی اس پر اتنا لمبا سفر کیا ہے)' اللہ کی قسم! عمر اس کو چکھے گا بھی نہیں' اپنا یہ ٹوکرا تم ہی رکھ لو۔

﴿444﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو قثنا مُكْرَمُ بْنُ حَكِيمٍ الْخَثْعَمِيُّ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي دَارٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نِسْوَةٌ مِنْ

قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَزِدْنَهُ رَافِعَاتٍ أَصْوَاتَهُنَّ فَوْقَ صَوْتِهِ ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ بَادَرْنَ الْحُجُبَ أَوِ الْحِجَابَ ، فَأَذِنَ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ، وَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ، مِمَّ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: أَلَا إِنَّ نِسْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلْنَ عَلَيَّ يَسْأَلْنَنِي وَيَسْتَزِدْنَنِي رَافِعَاتٍ أَصْوَاتَهُنَّ فَوْقَ صَوْتِي ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ بَادَرْنَ الْحِجَابَ أَوِ الْحُجُبَ ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ ، تَهَبْنَنِي وَتَجْتَرِئْنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ؟ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ عَنْ عُمَرَ ، فَوَاللّٰهِ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا قَطُّ فَسَلَكَهُ الشَّيْطَانُ ـ ﴿مضی برقم:۳۰۱﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قریشی خواتین (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات) آ گئیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی آواز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (خرچہ وغیرہ) مانگنے لگیں اور اسے بڑھانے کا مطالبہ کرنے لگیں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ جب ازواجِ مطہرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی اور وہ اندر آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، کس بات سے آپ ہنس رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! میرے پاس کچھ قریشی عورتیں آئیں جو میری آواز سے زیادہ اونچی آواز میں مجھ سے (خرچہ وغیرہ) مانگنے لگیں اور اسے بڑھانے کا مطالبہ کرنے لگیں، لیکن جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (اس طرح بولنے کی) جرأت کر لیتی ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے کہا: یقیناً آپ زیادہ سخت مزاج اور زیادہ غصے والے ہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! چھوڑو! اللہ کی قسم! جس وادی میں عمر چل رہا ہو اُس وادی میں شیطان کبھی نہیں چلتا۔

﴿445﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ شُعْبَةَ قثنا مَنْصُورُ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، وَأَبِي حَصِينٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قُلْتُ لِأَبِي عَلِيٍّ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ ، قَالَ: ثُمَّ بَادَرْتُهُ وَخِفْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَيُجِيبُنِي بِغَيْرِهِ ، ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَ؟ قَالَ: لَا ، أَنَا رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ لِي حَسَنَاتٌ وَلِي سَيِّئَاتٌ ، يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ. ﴿مضی برقم:۱۳۶﴾

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخصیت کون ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے خدشہ ہوا کہ میں اب ان سے پوچھوں گا تو وہ مجھے جواب میں کسی اور کا کہہ دیں گے' چنانچہ میں نے جلدی سے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے فرمایا: نہیں' میں تو عام لوگوں میں سے ہوں' میری نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی' اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا۔

﴿446﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ شُعْبَةَ قثنا مَنْصُورُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْعَدَةُ الْأَعْوَرُ الْبَجَلِيُّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ۔ ﴿مضیٰ برقم: ۴۲۹﴾

◆ حضرت مسعدہ اعور بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفے میں منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر عمر رضی اللہ عنہ' اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿447﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، مِثْلَهُ سَوَاءً۔ ﴿السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۲/۵۸۵﴾

◆ اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

﴿448﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، مِثْلَهُ۔ ﴿السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۲/۵۸۹﴾

◆ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

﴿449﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْخَارِفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ سَبَقَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ كُنَّا قَوْمًا خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ. ﴿مضیٰ برقم: ۲۴۱﴾

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اِس دُنیا سے پردہ فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (پھر آپ کے خلیفہ بنے) پھر تیسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے' پھر ہم ایسی قوم بن گئے کہ ہمیں جس قدر اللہ کی مشیت تھی' فتنوں نے گھیر لیا۔

﴿450﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ كَاشِفٌ فَخِذَيْهِ، فَأَذِنَ لَهُ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَأَهْوَى إِلَى ثَوْبِهِ فَغَطَّى فَخِذَيْهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَأَنَّكَ كَرِهْتَ أَنْ يَرَاكَ عُثْمَانُ، قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ.

﴿صحیح مسلم:۱۸۶۶/۴/مسند احمد:۱/۷۱﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی پنڈلی مبارک سے کپڑا اٹھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں تشریف فرما رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا درست فرمالیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! لگتا ہے کہ آپ نے مناسب نہیں سمجھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو (اس حالت میں) دیکھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً عثمان حیادار اور پاک دامن ہیں' ان سے تو فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔

﴿451﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ قثنا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، وَالْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ "، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْ مَا ذَكَرْتُ مِنْ غَيْرَتِكَ أَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ.

﴿صحیح البخاری:۷/۱۴۰/صحیح مسلم:۱۸۶۳/۴/مسند احمد:۳۳۹/۲/سنن الترمذی:۶۱۹/۵﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں سونے کا ایک محل دیکھا' میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ تو بتلایا گیا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا محل ہے۔ میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا' چنانچہ میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتلایا کہ وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوحفص! اگر مجھے آپ کی غیرت یاد نہ آتی تو میں اس میں ضرور

داخل ہوتا۔

﴿452﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَوَّلُ مَنْ أَعْلَنَ التَّسْلِيمَ فِي الصَّلَاةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿مصنف عبدالرزاق:۲/۲۱۸﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے جس نے نماز میں واضح طور پر سلام کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿453﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، يَعْنِي: ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ، فَأَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

﴿مصنف عبدالرزاق:۲/۲۱۸﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے جنہوں نے بلند آواز سے سلام کہا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے لیکن انصار نے ان کے اس عمل کا انکار کیا۔

﴿454﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ طَاوُسٍ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ فَأَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَتْ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ أَذَانًا. ﴿اخبار مکۃ للفاکھی:۳/۱۴۵﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ہی سے روایت ہے:

سب سے پہلے جنہوں نے بلند آواز سے سلام کہا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے لیکن انصار نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے چاہا کہ یہ پکار بن جائے۔

﴿455﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► سَمِعْتُ عَطَاءً، وَغَيْرَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، يَزْعُمُونَ أَنَّ عُمَرَ أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ الْمَقَامَ، فَوَضَعَهُ فِي مَوْضِعِهِ الْآنَ، وَإِنَّمَا كَانَ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ. ﴿مصنف عبدالرزاق:۵/۴۷﴾

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اصحاب کو فرماتے سنا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مقامِ ابراہیم کو بلند کیا اور اسے اس جگہ پر رکھا جہاں اب موجود ہے' جبکہ وہ کعبے کے اگلے حصے میں تھا۔

﴿456﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قثنا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ◀ أَوَّلُ مَنْ حَصَبَ الْمَسَاجِدَ عُمَرُ۔ ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۸۴/۳﴾

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے جس نے مسجدوں میں پتھر بچھائے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

﴿457﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَطَاوُسٍ:

◀ متنِ حدیث ◀ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ. ﴿مضیٰ برقم: ۴۵۳﴾

حضرت امام مجاہد اور طاؤس رحمہما اللہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے بلند آواز میں سلام کہا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

﴿458﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِشْكَابَ قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ

◀ متنِ حدیث ◀ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: وَاللّٰهِ، إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ، وَإِنَّكُمْ تَفَرَّقْتُمْ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي رَأَى فِي شَأْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: رُؤْيَا النَّبِيِّ حَقٌّ۔ ﴿مسند احمد: ۲۴۵/۵/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۷۴/۹﴾

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ مجھے سرخ اونٹ ملیں اور تم اس سے پہلے ہی تفرقہ بازی میں پڑ جاؤ کہ میں تمہیں کچھ بتلاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دیکھا تھا' اور فرمایا: نبی کا خواب حق ہوتا ہے۔

﴿459﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ - قَالَ أَبِي: جَارٌ لَنَا حَسَنُ الْهَيْئَةِ - قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ◀ بَيْنَمَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَوْمًا يَسِيرُ أَمَامَ رَكْبِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، إِذْ قَالَ: لِلّٰهِ

درُّ ابنِ حَنْتَمَةَ، أَيُّ امْرِءٍ كَانَ؟ يَعْنِي بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. ﴿اخرجہ الخطیب:۱۳/۳۲﴾

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے قافلے کے آگے آگے چل رہے تھے اور اپنے آپ سے ہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک اُنہوں نے فرمایا: ابن حنتمہ اس قدر خوبی وکمال کے حامل تھے کہ بس اللہ ہی کی شان ہے! وہ کیسے آدمی تھے؟ ان کی مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿460﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄ متنِ حدیث ► أُرِيتُ أَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَأُرِيتُ خَشْفًا بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ جَارِيَةً بِفِنَاءِ قَصْرٍ أَبْيَضَ، قُلْتُ: يَا جَارِيَةُ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالَتْ: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ: لِأَيِّ قُرَيْشٍ؟ قَالَتْ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا عُمَرُ"، فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَيْكَ أَغَارُ؟ ﴿مضى برقم:۲۱۱﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے (خواب میں) دکھلایا گیا کہ مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا، میں نے وہاں ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا اور مجھے اپنے سامنے ایک حرکت دکھائی گئی، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بلال (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ پھر میں نے ایک بچی دیکھی جو ایک سفید محل کے کونے میں تھی، میں نے پوچھا: اے بچی! یہ کس کا محل ہے؟ اُس نے کہا: ایک قریشی نوجوان کا۔ میں نے پوچھا: کس قریشی کا؟ اس نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔ پھر میں نے اس میں داخل ہونا چاہا لیکن اے عمر! مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟

﴿461﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► دَخَلْتُ يَعْنِي الْجَنَّةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مثل واقعہ بیان کیا۔ ﴿مضى برقم:۴۵۱﴾

﴿462﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أُخْبِرْتُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ذَكَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► كَانَ وَاللّٰهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَخْدَعَ، وَأَعْقَلَ مِنْ أَنْ يُخْدَعَ۔

﴿جواہر العلم للدینوری: ۲/۲۹۱﴾

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو فرمایا:

اللہ کی قسم! وہ اِس بات سے افضل تھے کہ کسی کو دھوکہ دیں اور اس سلسلے میں بہت سمجھدار تھے کہ کسی سے دھوکہ کھائیں۔

﴿463﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قثنا جَرِيرٌ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► كَانَ مَقَامُ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، كَانُوا أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ، وَخَلْفَهُ فِي الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ، لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يَقُومُ مَقَامَ أَحَدٍ مِنْهُمْ غَابَ أَمْ شَهِدَ۔ ﴿تہذیب ابن عساکر: ۶/۱۲۰﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم کا مقام یہ تھا کہ وہ سب قتال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ہوتے تھے اور نماز میں ان کے پیچھے صف میں ہوتے تھے۔ مہاجرین و انصار میں سے کسی بھی شخص کو یہ شان حاصل نہیں کہ وہ ان میں سے کسی کے مقام کا حامل ٹھہرے، خواہ وہ موجود نہیں ہے یا موجود ہے۔

﴿464﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۳۰۰/ والفسوی: ۲/۵۸/ والعسکری فی الاوائل: ۱۳۴﴾

حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

سب سے پہلے جس نے شعری دیوان کو تدوین کیا اور صاحب فن لوگوں کو متعارف کرایا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿465﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قثنا أَبُو غَسَّانَ قثنا

زُهَيْرٌ قثنا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُورَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ۔ ﴿الاموال لابی عبید: ص ۷۱۳﴾

حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے اِسلام میں عشر کا نظام جاری کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿466﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قثنا عَاصِمٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ حَصَبَ الْمَسَاجِدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، كَانَ الْمَسْجِدُ سَبِخَةً فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَنَخَّعَ أَثَارَهُ بِقَدَمِهِ. ﴿مضی برقم: ۴۵۶﴾

حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے مساجد میں پتھر بچھائے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ پہلے مسجد شورزمین والی ہوتی تھی اور جب آدمی بلغم پھینکنا چاہتا تو اپنے پاؤں سے اس پر مٹی ڈال دیتا۔

﴿467﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ أَذَانًا. ﴿اخبار مکۃ للفاکہی: ۱۴۵/۳﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے اونچی آواز میں سلام کہا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ انصار نے کہا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، آپ کو کیا ہوا؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نے چاہا کہ یہ پکار بن جائے۔

﴿468﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ قثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قثنا زَائِدَةُ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ، يَعْنِي الْأَعْمَشَ، سَمِعْتُ أَصْحَابَنَا يَقُولُونَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

إِنِّي لَأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْ عُمَرَ، فَقِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ: وَكَيْفَ يَفْرَقُ الشَّيْطَانُ مِنْ أَحَدٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، يَفْرَقُ أَنْ يُحْدِثَ فِي الْإِسْلَامِ حَدَثًا فَيَرُدَّهُ عُمَرُ، فَلَا يُعْمَلُ بِهِ أَبَدًا۔ ﴿مضی برقم: ۴۶﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: شیطان کسی سے کیسے ڈ

سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: علیہ السلام کیونکہ وہ اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ختم کر دیتے ہیں، پھر اس پر کبھی عمل نہیں کیا جاتا۔

﴿469﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ قثنا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ: نا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ وَاللَّهِ، لَئِنْ بَقِيتُ لَأَبْعَثَنَّ إِلَى الرَّاعِي بِالْيَمَنِ بِنَصِيبِهِ مِنَ الْفَيْءِ وَدَمُ وَجْهِهِ كَمَا هُوَ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۲۹۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت حبیب بن ابو ثابت رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر میں زندہ رہا تو مالِ غنیمت میں سے یمن میں موجود چرواہے کو بھی اس کا حصہ ضرور بھیجوں گا اور اس کے چہرے کا خون ابھی اسی طرح ہوگا۔

﴿470﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نا مُعَاوِيَةُ نا زَائِدَةُ، نا بَيَانٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

إِنْ كُنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ۔ ﴿مضی برقم: ۳۱۰﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یقیناً ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی ہے۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿471﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نا مُعَاوِيَةُ نا زَائِدَةُ نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ إِنِّي لَآكُلُ مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَزَيْتًا، وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا وَاللَّهِ لَتَمَرَّنَنَّ أَيُّهَا الْبَطْنُ عَلَى الْخُبْزِ وَالزَّيْتِ مَا دَامَ السَّمْنُ يُبَاعُ بِالْأَوَاقِي۔ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۳۱۳/ تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲/۲۱۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور زیتون کھا رہا تھا اور وہ فرما رہے تھے: اے پیٹ! اللہ کی قسم! تو روٹی اور زیتون کے تب تک مزے لے سکتا ہے جب تک گھی اوقیوں کے حساب سے فروخت ہوتا رہے گا۔ (''اوقیہ'' چاندی اور سونا تولنے کا ایک قدیمی پیمانہ)

﴿472﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نا مُعَاوِيَةُ نا زَائِدَةُ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَعْلَمَ بِاللّٰهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللّٰهِ مِنْ عُمَرَ. ﴿التاریخ الکبیر: ۴/۱۷۵/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۷۷﴾

حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والا' کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور دین کی خوب سمجھ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿473﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قثنا زَائِدَةُ قثنا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِنَّ عُمَرَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَانَ الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ؛ لَا يَزْدَادُ إِلَّا قُرْبًا، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ؛ لَا يَزْدَادُ إِلَّا بُعْدًا. ﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۳۷۳﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو اسلام اُس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو آ رہا ہو اور اس کی قربت بڑھتی ہی جا رہی ہو' لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی تو اسلام اُس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو جا رہا ہو اور اُس کی دُوری بڑھتی ہی جا رہی ہو۔

﴿474﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نا زَائِدَةُ قَالَ: قَالَ مَنْصُورٌ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ إِلَّا هُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَكَذَلِكَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَدْ كَانَ عَامٌ أَوَّلَ فِيكُمْ عُمَرُ فَأَزْوَى الْعَامَ فِيكُمْ مِثْلَ عُمَرَ.

حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر نیا دن' گزشتہ دن سے بدتر ہی آ رہا ہے' اسی طرح دن بہ دن (بدتر) ہی ہوتا جائے گا۔ پچھلے سال تم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے لیکن یہ سال تم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کو لے گیا۔

﴿475﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ قثنا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو، قَالَ نا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَادِمٌ لِمِثْلِ عُمَرَ حَتَّى

أَمُوتَ. ﴿مضی برقم:۳۵۶﴾

﴿﴾ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے شخص کی مرتے دم تک خدمت کرتا رہوں۔

﴿476﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ قَالَ: أنا أَبُو مَعْشَرٍ نَجِيحٌ الْمَدَنِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيِ الصُّفُوفِ فَقَالَ: هُوَ ذَا ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ ، مَا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَاهُ بِصَحِيفَتِهِ ، بَعْدَ صَحِيفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ هٰذَا الْمُسَجَّى عَلَيْهِ ثَوْبُهُ. ﴿مضی برقم:۳۴۵﴾

﴿﴾ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

(جب) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (شہید ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ) کو منبر اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) قبر مبارک کے درمیان لا کر رکھ دیا گیا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے' یہاں تک کہ صفوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا: یہی وہ شخصیت ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کپڑا لپٹے شخص ایسا (کوئی شخص) نہیں ہے کہ جس کے متعلق میری یہ خواہش ہو کہ میں اس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملوں۔

﴿477﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: ثنا أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أنا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ فِي إِمَارَةٍ ، وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ رَأَيْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِنَا ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى عُمَرَ ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ ، حَتَّى ضَرَبَ الدِّينُ بِجِرَانِهِ.

﴿مسند احمد: ۱۱۴/۱/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۸﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے روز فرمایا:

امارت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی وصیت نہیں فرمائی تھی جس پر ہم عمل کرتے' بلکہ یہ تو ایک چیز تھی جسے ہم نے خود سے منتخب کر لیا تھا۔ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو' انہوں نے قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا' اللہ تعالیٰ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحمت ہو' انہوں

نے بھی قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے یہاں تک کہ دین نے اپنی گردن زمین پر گاڑلی (یعنی مضبوط و مستحکم ہوگیا)۔

﴿478﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلَى الرِّبْعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ' فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي ' وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. ﴿سنن ابن ماجہ:۱/۳۷﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا' لہٰذا تم ان کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلفاء) ہوں گے۔ اور (یہ فرماتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اشارہ کیا۔

﴿479﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ، قثنا سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ' فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي ' يُشِيرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. ﴿مضیٰ برقم:۱۹۸﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

یقیناً مجھے نہیں معلوم کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا' پس تم (میرے اِس دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد) ان کی اقتدا کرنا جو میرے بعد (خلفاء) ہوں گے۔

﴿480﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِي، قثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ:حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، هُوَ ابْنُ وَاقِدٍ قَالَ:حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ أَبِيهِ ' أَنَّ أَمَةً سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ ' فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالدُّفِّ ' قَالَ: إِنْ كُنْتِ فَعَلْتِ فَافْعَلِي ' وَإِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي ' فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ' وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ ' وَدَخَلَ عُمَرُ ' قَالَ: فَجَعَلَتْ دُفَّهَا خَلْفَهَا ' وَهِيَ مُقَنَّعَةٌ ' فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ ' أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَدَخَلَ هَؤُلَاءِ فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ فَعَلَتْ مَا فَعَلَتْ. ﴿مسند احمد:۳۵۳/۵/سنن الترمذی:۶۲۱/۵﴾

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:
ایک سیاہ فام عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت ایک غزوے سے واپس تشریف لائے تھے۔ اُس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو واپس لے آئے گا تو میں آپ کے پاس دَف بجاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے بجانا ہے تو بجالو اور اگر نہیں بجانا تو نہ بجاؤ۔ چنانچہ اُس نے دف بجایا' اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بجاتی ہی رہی' اُن کے بعد ایک اور صحابی آئے تو پھر بھی وہ بجاتی رہی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اُس نے اپنا دف اپنے پیچھے پھینک دیا' اُس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا' یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! یقیناً شیطان آپ سے ڈرتا ہے' میں یہاں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ داخل ہوئے (تو یہ عورت دف بجاتی رہی) لیکن جب آپ داخل ہوئے تو اس نے ایسا کیا جو اس نے کیا (یعنی دف پھینک دیا)۔

﴿481﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَا الْمُبَارَكُ يَعْنِي :ابْنَ فَضَالَةَ قثنا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ:

◄ متنِ حدیث ► ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي بَعْدَ ذَلِكَ أَرْضًا ' وَأَعْطَى أَبَا بَكْرٍ أَرْضًا ' وَجَاءَتِ الدُّنْيَا فَاخْتَلَفْنَا فِي عِذْقِ نَخْلَةٍ ' فَقُلْتُ أَنَا:هِيَ فِي جَدِّي ' وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: هِيَ فِي جَدِّي ' فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ كَلَامٌ ' فَقَالَ لِي أَبُوبَكْرٍ كَلِمَةً كَرِهَهَا وَنَدِمَ عَلَيْهَا ' وَقَالَ لِي: يَا رَبِيعَةُ ' رُدَّ عَلَيَّ مِثْلَهَا ' حَتَّى يَكُونَ قِصَاصًا ' فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ ' قَالَ أَبُوبَكْرٍ :لَتَقُولَنَّ أَوْ لَأَسْتَعْدِيَنَّ عَلَيْكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ ' قَالَ: وَرَفَضَ الْأَرْضَ ' وَانْطَلَقَ أَبُوبَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' وَانْطَلَقْتُ أَتْلُوهُ ' فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَسْلَمَ فَقَالُوا لِي: رَحِمَ اللهُ أَبَابَكْرٍ ' فِي أَيِّ شَيْءٍ يَسْتَعْدِي عَلَيْكَ رَسُولَ اللهِ وَهُوَ الَّذِي قَالَ لَكَ مَا قَالَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ :أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ هَذَا أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ' هَذَا ثَانِيَ اثْنَيْنِ ' وَهُوَ ذُو شَيْبَةِ الْمُسْلِمِينَ ' أَتَاكُمْ لَا يَلْتَفِتُ فَيَرَاكُمْ تَنْصُرُونِي عَلَيْهِ فَيَغْضَبَ فَيَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ فَيَغْضَبَ لِغَضَبِهِ ' فَيَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِهِمَا ' فَتَهْلِكَ رَبِيعَةُ ' قَالَ :مَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ارْجِعُوا ' وَانْطَلَقَ أَبُوبَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' فَتَبِعْتُهُ وَحْدِي ' حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ كَمَا كَانَ ' فَرَفَعَ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِيعَةُ ' مَا لَكَ وَلِلصِّدِّيقِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ' كَانَ كَذَا وَكَذَا ' قَالَ لِي كَلِمَةً كَرِهَهَا ' فَقَالَ لِي: قُلْ كَمَا قَالَ ؛ حَتَّى يَكُونَ قِصَاصًا ' فَأَبَيْتُ ' فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ":أَجَلْ ' فَلَا تَرُدَّ عَلَيْهِ ' وَلَكِنْ قُلْ : غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا أَبَابَكْرٍ " ' فَقُلْتُ: غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ' قَالَ الْحَسَنُ:فَوَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي۔ ...... ﴿مسند احمد:۴/۵۰﴾

❀ ◆ ❀ حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا کرتا تھا' پھر ربیعہ رضی اللہ عنہ نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ بیان کیا:

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا اور ساتھ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی زمین کا ایک ٹکڑا دے دیا۔ جب دُنیا آئی (یعنی فصل پک گئی) تو ایک مرتبہ ہم دونوں کے درمیان کھجور کے ایک درخت کے متعلق اختلاف ہو گیا' میں کہتا تھا کہ یہ درخت میری حدود میں ہے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ یہ میری حدود میں ہے۔ میرے اور اُن کے درمیان اِس بات پر تکرار ہونے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک ایسا لفظ کہہ دیا کہ جس پر بعد میں وہ خود پشیمان ہوئے اور فرمایا: اے ربیعہ! تم بھی مجھے اسی طرح کا لفظ کہہ دو تا کہ معاملہ برابر ہو جائے۔ میں نے کہا: میں تو ایسا نہیں کروں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ لفظ کہہ دو' ورنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمہارے خلاف استغاثہ کروں گا۔ میں نے پھر کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زمین چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہو گئے۔ میں بھی اُن کے پیچھے ہی روانہ ہونے لگا تو قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے' وہ کس بات پر تمہارے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے استغاثہ کر رہے ہیں جبکہ خود ہی انہوں نے ایسی بات کہی ہے؟ میں نے انہیں جواب دیا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟ یہ ابوبکر صدیق ہیں' یہ دو میں سے دوسرے ہیں (یعنی ہجرت کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بس یہی تھے) اور یہ مسلمانوں کے بزرگ ہیں' تم واپس چلے جاؤ' ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ لیں کہ تم میری مدد کے لیے آئے ہو اور وہ غصے میں آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں' انہیں غصے میں دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ جائے گا اور ان دونوں کے غصے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جائے گا' اور یوں ربیعہ کی بربادی کا سامان ہو جائے گا۔ اُنہوں نے پوچھا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو میں نے کہا: تم لوگ واپس چلے جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہو گئے اور میں اکیلا ہی اُن کے پیچھے چل پڑا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بعینہٖ بتا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے ربیعہ! صدیق کے ساتھ تمہارا کیا جھگڑا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسی ایسی بات ہوئی تھی اور انہوں نے ایک ایسا لفظ کہہ دیا تھا جو خود انہیں ناگوار لگا اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میری طرح مجھے یہ جملہ کہہ دو تا کہ معاملہ برابر ہو جائے' لیکن میں نے انکار کر دیا۔

❀ ◆ ❀❀ ◆ ❀

وَمِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَشَايِخِهِ غَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ، وَمِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل

﴿482﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أنا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► إِنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ كَانَ عِزًّا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ فَتْحًا وَنَصْرًا، وَإِنَّ إِمَارَتَهُ كَانَتْ رَحْمَةً، وَاللَّهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، وَإِنِّي لَأَحْسَبُ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ مَلَكَيْنِ يُسَدِّدَانِهِ، وَإِنِّي لَأَحْسَبُ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُهُ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ.

﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۸/۹﴾

◆ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اِسلام عزت کا باعث تھا' ان کی ہجرت فتح ونصرت کا پیام تھی اور ان کی امارت رحمت کی نوید تھی ۔ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے تک ہم میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ ہم کعبے کے گرد واضح طور پر نماز ادا کرسکیں اور یقیناً مجھے لگتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دو آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہوتا ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے اور بلاشبہ میں سمجھتا ہوں کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے' لہٰذا جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

﴿483﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْكُوفِيُّ الْوَرَّاقُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► عُمَرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ أَوْ يَقَظَتِهِ فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذْ رَأَيْتُ دَارًا فَسَأَلْتُ عَنْهَا، فَقِيلَ: لِعُمَرَ."

﴿مضی برقم: ۴۵۸﴾

◆ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں' یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خواب یا بیداری میں جو کچھ بھی دیکھتے تھے وہ حق ہی ہوتا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں تھا کہ میری نظر ایک گھر پہ پڑی' میں نے اُس کے بارے میں پوچھا تو بتلایا گیا کہ یہ عمر (رضی اللہ عنہ) کا گھر ہے۔

﴿484﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ وَالْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: ضَرَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ هَذَا الْمِنْبَرَ فَقَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَذَكَرَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَهُ ثُمَّ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَلَا إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ أُنَاسًا يُفَضِّلُونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي ذَلِكَ لَعَاقَبْتُ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْعُقُوبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ، فَمَنْ قَالَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ مُفْتَرٍ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي، إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَإِنَّا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثًا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ، ثُمَّ قَالَ: أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا. ﴿تاریخ بغداد: ۱۴/۸۵/ زیادات المسند: ۱/۱۲۸﴾

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:

سنو! مجھے پتا چلا ہے کہ لوگ مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں' اگر اس معاملے میں مَیں عجلت سے کام لیتا تو ضرور سزا دیتا' لیکن میں حجت قائم ہونے سے پہلے سزا دینے کو پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ایسی بات کرے گا تو وہ بہتان طراز ہوگا' اس کو وہی سزا ملے گی جو بہتان طراز کی سزا ہوتی ہے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور بلاشبہ ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ فرمائے گا جو وہ پسند کرے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے دوست سے ایک حد تک محبت کرو' کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دن وہ تمہارا قابل نفرت شخص بن جائے اور کسی سے ایک حد تک نفرت کرو' کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دن وہ تمہارا قابل محبت دوست بن جائے۔

﴿485﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوقَرِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ أَخْبَرَتْهُ

◀ متنِ حدیث ▶ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ حِينَ اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أُذَكِّرُكَ اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ، فَإِنَّكَ قَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا يَزَعُ النَّاسَ،

وَلَا سُلْطَانَ لَهُمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُكَ ، فَقَالَ: أَجْلِسُونِي ، فَأَجْلَسْنَاهُ ، فَقَالَ: أَبِاللَّهِ تُخَوِّفُونِي ، إِنِّي أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَهُمْ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۴۴۹/۵﴾

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مہاجر آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت آپ اس تکلیف میں مبتلا تھے جس میں آپ کا وصال ہوا' اور اس نے کہا: اے ابوبکر! میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کی یاد دِلاتا ہوں' یقیناً آپ نے لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے جو بہت سخت مزاج اور غصیلے ہیں' وہ لوگوں کو ڈانٹتے' جھڑکتے رہتے ہیں اور کسی کی ان کے سامنے ایک نہیں چلتی' یقیناً اللہ تعالیٰ آپ سے اس بارے میں پوچھے گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ ہم نے آپ کو بٹھایا تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کا خوف دِلا رہے ہو؟ یقیناً میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر ان سب سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

﴿486﴾ سند حدیث حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا الْحَسَنُ بْنُ الطَّيِّبِ الْبَلْخِيُّ قثنا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيُّ قثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيدٍ۔

متن حدیث عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَجُلَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ قَدِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقْرَأَنِيهَا عُمَرُ ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَقْرَأَنِيهَا أُبَيٌّ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اقْرَأْهَا كَمَا أَقْرَأَكَهَا عُمَرُ ، ثُمَّ هَمَلَتْ عَيْنَاهُ حَتَّى بَلَّ الْحَصَى وَهُوَ قَائِمٌ ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا كَنِيفًا يَدْخُلُهُ الْمُسْلِمُونَ وَلَا يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَانْثَلَمَ الْحَائِطُ فَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُونَ ,وَلَوْ أَنَّ كَلْبًا أَحَبَّ عُمَرَ لَأَحْبَبْتُهُ ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَحَدًا حُبِّي لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ. ﴿التاریخ الکبیر: ۲۶۲/۴/تعجیل المنفعۃ: ص۲۶۳﴾

حضرت مسلم ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے دو ایسے آدمیوں کے پاس سے گزرے جن کا قرآن کی ایک آیت کے متعلق اختلاف ہو گیا تھا' اُن میں سے ایک نے کہا: مجھے یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اِس طرح) پڑھائی ہے' جبکہ دوسرے نے کہا: مجھے یہ سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے (اِس طرح) پڑھائی ہے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اِس آیت کو اُسی طرح پڑھو جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں پڑھائی ہے۔ پھر اُن کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں' یہاں تک کہ چٹائی تر ہو گئی' حالانکہ وہ کھڑے تھے' پھر فرمایا: یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے مضبوط باغ (کی مثل) تھے کہ جس میں مسلمان داخل تو ہوتے تھے لیکن اس سے نکلتے نہیں تھے' پھر اس باغ میں شگاف پڑ گیا اور لوگ اس میں داخل ہونے کہ بجائے باہر نکلنے لگے' اگر ایک کتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہو تو میں اُس سے بھی محبت کروں گا اور مجھے اتنی کسی سے محبت نہیں ہے جتنی محبت مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

'حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ہے۔

﴿487﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِيمَانٌ، وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ

﴿الجامع الصغير: ١/١٤٦/ کنز العمال: ٥/٥٦٣/ تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ٢٨٤﴾

حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھنا ایمان ہے اور ان دونوں سے بغض رکھنا کفر ہے۔

﴿488﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ قثنا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قثنا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► مَا قَالَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ، وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِلَّا جَاءَ الْقُرْآنُ بِنَحْوِ مِمَّا يَقُولُ. ﴿تاریخ بغداد: ٧/٤٥١﴾

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
کسی مسئلے میں اور لوگوں نے بھی اپنی رائے دی ہو اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے بھی اپنی رائے دی ہو، تو قرآن اُسی رائے کے مطابق آتا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی ہوتی ہے۔

﴿489﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قثنا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ قثنا سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ الْبَلْخِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَدْرَكْتُ مَشْيَخَتَنَا مِنَ التَّابِعِينَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► مَنْ أَحَبَّ جَمِيعَ أَصْحَابِي، وَتَوَلَّاهُمْ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، جَعَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔ ﴿الطبقات لابن سعد: ٧/٢٤٠﴾

مشائخ تابعین رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: جو شخص میرے تمام صحابہ سے محبت رکھے، اُن سے دوستی رکھے اور اُن کے لیے استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت اُن ہی کے ساتھ جنت میں رکھے گا۔

﴿490﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قثنا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ قثنا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4:)، قَالَ: عُمَرُ

بْنُ الْخَطَّابِ۔ ﴿مضى برقم:٣٣٣﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4:) (نیک اہل ایمان) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اِس سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿491﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: نا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ نا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ، نا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

◄ متنِ حدیث ► (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) (التوبة 119:)، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔ ﴿تفسیر الطبری:١١/٤٦﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) (التوبة 119:) ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ مل جاؤ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سچے لوگوں سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿492﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ الْكَوْسَجُ، قَالَ أنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أنا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ صَرَخَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا حَفْصَةُ، أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ، وَجَاءَ صُهَيْبٌ فَقَالَ: وَاعُمَرَاهُ فَقَالَ: وَيْلَكَ يَا صُهَيْبُ، أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟ ﴿مسند احمد:١/٣٩﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوئے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا کہ جس شخص پر گریہ زاری کی جائے اُسے عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے۔ پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے کہا: ہائے عمر۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! تجھ پر افسوس ہے، کیا تمہیں اس بات کا نہیں پتا کہ جس شخص پر گریہ زاری کی جائے اُسے عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے؟

﴿493﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: نا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

◄ متنِ حدیث ► وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مِنَ الْمَقَامِ قِبْلَةً، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، وَقُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ حَجَبْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ، وَبَلَغَنِي عَنْ بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةٌ عَلَيْهِ، فَأَتَيْتُهُنَّ أَعِظُهُنَّ امْرَأَةً امْرَأَةً، وَأَنْهَاهَا عَنْ أَذَى رَسُولِ اللّٰهِ، حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى إِحْدَاهُنَّ فَقَالَتْ: أَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحریم 5:). ﴿مضی برقم: ۴۳۵﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے:

(پہلی بات) میں نے کہا: یَا نَبِیَّ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش کہ آپ مقام ابراہیم کو قبلہ بنالیں" تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة 125:) "اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو"۔

(دوسری بات) میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ آپ کے پاس اچھے برے (یعنی ہر طرح) کے لوگ آتے جاتے ہیں، تو اگر آپ اُمہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو کیا خوب ہو)، تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔

اور (تیسری بات) مجھے پتا چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج سے سخت ناراض ہیں، تو میں ان کے پاس آیا اور ایک ایک عورت کو نصیحت کرنے لگا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے سے منع کرنے لگا، یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی آپ کرتے رہتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحریم: 5) "ہوسکتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلے میں تم سے بہترین بیویاں عطا فرمادے۔

﴿494﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَذْرَمِيُّ ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، وَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، قَالَ: وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحریم: 5)، فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ. ﴿تاریخ بغداد: ۷/۱۰۴﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے تین باتوں میں اپنے رب تعالیٰ کی موافقت کی ہے (یعنی تین کاموں میں میری بات اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک ہی ہوا ہے:

(پہلی بات یہ تھی کہ) مَیں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! کاش کہ ہم مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں۔

(دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! بلاشبہ آپ کے پاس اچھے برے (یعنی ہر طرح) کے لوگ آتے جاتے ہیں، تو اگر آپ اُمہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو کیا خوب ہو)

تو (پہلی بات کے جواب میں) یہ آیت کریمہ نازل ہوگئی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرۃ: 125) ''اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔''

اور (دوسری بات کے جواب میں) پردے (کے حکم) والی آیت نازل ہوگئی۔

اور (ایک بار) رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ایک بات کو عزت کا مسئلہ بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھی ہو گئیں، تو میں نے (ان سے) کہا: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحریم: 5) ''ہوسکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔'' تو اسی طرح آیت نازل ہوگئی۔

﴿495﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ الرَّقِّيُّ ثنا مَرْوَانُ نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:

◄ متنِ حدیث ► وَافَقَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ حَجَبْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ، وَبَلَغَنِي أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ كَلَامٌ، فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ امْرَأَةً امْرَأَةً، فَقُلْتُ: لَتَكُفُّنَّ عَنْ أَذَى رَسُولِ اللّٰهِ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ الْآيَةَ، حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ، فَسَكَتُّ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ) (التحريم: 5) الْآيَةَ. ﴿مضی برقم: ۴۳۴﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میرے پروردگار نے تین باتوں میں میری موافقت کی:

(پہلی بات) میں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! کاش کہ آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنادیں، تو یہ آیت نازل

ہوگئی:(وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)(البقرۃ125:)''اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو''۔

(دوسری بات) میں نے عرض کیا:یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! آپ ﷺ کے پاس اچھے برے (یعنی ہر طرح کے) لوگ آتے رہتے ہیں' چنانچہ اگر آپ اُمہات المومنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو نہایت بہتر ہوگا) تو اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمادی۔

اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھ کو اِس بارے میں پتہ چلا کہ آپ ﷺ اور ازواجِ مطہرات کے درمیان کچھ ناراضگی ہوگئی ہے' چنانچہ میں حقیقت جاننے کے لیے (اُمہاتُ المؤمنین میں سے) ایک ایک عورت کے پاس گیا اور میں نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے لازماً باز آجاؤ' یا پھر اللہ تعالیٰ' نبی کریم ﷺ کو تمہارے بدلے میں ایسی ازواج عطا کردے گا جو تم سے بہتر بھی ہوں گی' مسلمان اور اہل ایمان بھی ہوں گی اور نہایت فرمانبردار بھی ہوں گی۔ پھر میں اُمہات المؤمنین میں سے ایک کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم کرتے رہتے ہو۔ چنانچہ میں خاموش ہوگیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:(عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ)(التحریم 5:)''ہوسکتا ہے کہ اگر نبی (کریم) ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے جو مسلمان ہوں گی''

﴿496﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ:سَمِعْتُ أَبِي قثنا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► تَزَوَّجَ رِئَابُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ أُمَّ وَائِلٍ بِنْتَ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجُمَحِيَّةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ: وَائِلًا، وَمَعْمَرًا، وَرَجُلًا آخَرَ، فَمَاتَتْ فَوَرِثُوهَا وَلَاءَ مَوَالِيهَا، وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةً، فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرٌو إِلَى الشَّامِ، فَمَاتُوا فِي طَاعُونِ عَمَوَاسَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَمْرٌو جَاءَ بَنُو مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبٍ إِخْوَةُ أُمِّ وَائِلٍ فَخَاصَمُوهُ فِي مَوَالِي أُخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ، قَالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ بِذَلِكَ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، فَلَمْ يَزَلِ الْكِتَابُ فِي أَيْدِينَا حَتَّى اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، فَمَاتَ مَوْلَاهَا وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِينَارٍ، فَبَلَغَهُمْ أَنَّ الْحَجَّاجَ قَدْ غَيَّرَ هَذَا الْقَضَاءَ فَخَاصَمُوهُ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، فَرَفَعَنَا إِلَى الْقَاضِي، فَأَتَيْتُهُ بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْقَاضِي: حَقِيقٌ إِذَا أُتِيتُ بِكِتَابِ عُمَرَ أَنْ نَنْتَهِيَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا لَا يَشُكُّ فِيهِ، وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ بَلَغَ مِنْ رَأْيِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَشُكُّوا،

وَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ، فَنَحْنُ فِيهِ بَعْدُ. ﴿مسند احمد: ۲۷/۱/سنن ابی داؤد: ۱۲۷/۳/سنن ابن ماجہ: ۹۱۲/۲﴾

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں:

رئاب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے اُم وائل بنت معمر بن حبیب جمحیہ سے شادی کی تو اُس سے اُن کے تین بچے پیدا ہوئے: وائل، معمر اور ایک اور بچہ۔ پھر اس کی وفات ہوگئی تو وہ بچے اس کے غلاموں کی ولاء کے وارث بنے اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ عصبہ تھے۔ عمرو انہیں لے کر شام چلے گئے اور وہ وہیں طاعون عمواس کی وبا سے فوت ہوگئے۔ جب عمرو رضی اللہ عنہ آئے تو بنو معمر بن حبیب (یعنی) اُم وائل کے بھائی آگئے اور اُن سے اپنی بہن کے غلاموں کے بارے میں جھگڑنے لگے، اور معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عدالت میں لے گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے مابین اُسی کے مطابق فیصلہ کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیٹے نے جو بھی جمع کیا ہو وہ اُس کے عصبہ کا ہوتا ہے، وہ جو بھی ہو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کی ایک تحریر لکھ دی جس میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کی گواہی مدرج تھی۔ وہ تحریر ہمارے پاس ہی موجود رہی، یہاں تک کہ جب عبدالملک بن مروان خلیفہ بنے تو اُسی عورت کا غلام مر گیا اور دو ہزار دینار چھوڑ گیا۔ جب انہیں (یعنی عورت کے بھائیوں کو) پتا چلا کہ حجاج نے اس فیصلے کو تبدیل کر دیا ہے تو وہ اپنا جھگڑا ہشام بن اسماعیل کے پاس لے کر پہنچے، اُنہوں نے ان کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا، اور انہوں نے ہمیں قاضی کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ میں قاضی کے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر لے گیا تو عبدالملک نے قاضی سے کہا: حق بات تو یہ ہے کہ جب مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر دکھائی گئی ہے تو ہم اسی پر رُک جائیں۔ پھر انہوں نے کہا: یہ وہی فیصلہ ہے کہ جس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کسی کو شک نہیں ہوگا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ اہل مدینہ میں سے کسی کی یہ رائے پہنچے گی کہ انہوں نے شک کیا ہے، لہٰذا انہوں نے ہمارے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر کے مطابق فیصلہ کر دیا اور ہم اس کے بعد اسی پر عمل پیرا ہیں۔

﴿497﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ قثنا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ قثنا عَبْدُ الْغَفُورِ قثنا أَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُمْسِكُ الشِّسْعَ بِيَدِهِ يَمُرُّ فِي الْأَسْوَاقِ، فَيُنَاوِلُ الرَّجُلَ الشِّسْعَ، وَيُرْشِدُ الضَّالَّ، وَيُعِينُ الْحَمَّالَ عَلَى الْجَوَازِ وَيَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ: (تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ) (القصص: 83)، ثُمَّ يَقُولُ: هَذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ فِي الْوُلَاةِ وَذِي الْقُدْرَةِ مِنَ النَّاسِ. ﴿تاریخ بغداد: ۱۳۰/۱۱﴾

حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں جوتوں کے تسمے تھامے بازار میں چلے جا

رہے تھے‘ پھر (جس) آدمی کو (ضرورت ہوتی اُسے) وہ تسمہ دے دیتے‘ جسے راستے کا نہ پتا ہوتا اُس کی راہنمائی کرتے اور بوجھ اُٹھانے والوں کی مدد فرماتے‘ اور یہ آیت پڑھتے:

(تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ)(القصص 83:)

"یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے‘ اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے"

پھر فرماتے: یہ آیت حکمرانوں کے متعلق اور لوگوں میں سے صاحب قدرت افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

﴿498﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ النَّاجِيُّ ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄ متنِ حدیث ► لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ كَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ ﴿تاریخ بغداد: ۱۲۰/۶﴾

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

﴿499﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الْكُوفِيُّ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا قَالَ: يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ، لَا تُخْبِرْهُمَا . ﴿تاریخ بغداد: ۱۶۹/۸﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے‘ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں اصحاب کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے علی! یہ دونوں‘ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

﴿500﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا حَامِدٌ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ ثنا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَامِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَنَعِيمِهَا وَمَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَلَمْ يَفْهَمْهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكَى وَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْأَهْلِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي ذَاتِ يَدِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنِّي خَلِيلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ ﴿مضی برقم:٢١﴾

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً میرے منبر کے پائے جنت میں گڑھے ہوئے ہیں' بلاشبہ بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا اور اس کی نعمتوں میں سے اور اپنے ہاں موجود (اُخروی زندگی) میں سے ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے اللہ کے ہاں (اُخروی زندگی) کو اختیار کرلیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اس بات کو نہ سمجھ سکا' چنانچہ وہ رونے لگے اور عرض کیا: ہم آپ پر اموال' جانیں اور گھر والے قربان کردیں گے' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے تعاون کے ساتھ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو' اگر میں کوئی دوست بناتا تو ''ابوبکر'' کو بناتا' لیکن میں اللہ عزوجل کا دوست ہوں۔

﴿501﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا حَامِدٌ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِرَاشٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ۔ ﴿مضی برقم:٣٣٠﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یقیناً آسمان والے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے اِسلام لانے کی وجہ سے خوشیاں منا رہے ہیں۔

﴿502﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِذِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَى وَتَحَرَّزَ مِنِّي بِدَارِهِ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَغْفِرُ

اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَابَكْرٍ ثُمَّ أَتَى عُمَرُ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَيْسَ هُوَ هَا هُنَا، فَأَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوبَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: صَدَقْتَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي؟ "قَالَ: فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا. ﴿صحیح البخاری: ۱۸/۷﴾

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا ایک کنارہ اُٹھائے ہوئے آئے' یہاں تک کہ ان کا گھٹنا ننگا ہو گیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے صاحب کسی سے لڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام کیا اور کہنے لگے: میرے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا' میں نے جلد بازی میں انہیں سخت سست کہہ دیا' پھر مجھے اس پر ندامت ہوئی اور میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیں' لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا اور مجھ سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں چلے گئے' اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آ کر پوچھا: ابوبکر کہاں ہیں؟ تو گھر والوں نے کہا: وہ گھر میں نہیں ہیں۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیرہ ہونے لگا' یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا لیکن ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے سچا کہا اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی' کیا تم میری خاطر میرے دوست کو ستانا چھوڑ سکتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دومرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر کبھی تنگ نہیں کیا گیا۔

﴿503﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْخُرَقِيُّ الْعَنَزِيُّ، قثنا وُهَيْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ النَّمَرِيُّ الْقَارِءُ قثنا هَارُونُ الْأَعْوَرُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةُ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ قَالَ: وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا۔ ﴿التاریخ الکبیر: ۱۷۷/۴﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلند و بالا درجات کے حاملین میں سے ایک شخص نے جنتیوں کو جھانک کر دیکھا تو جنت نے اس کا چہرہ اس طرح روشن کر دیا کہ جیسے وہ چمکتا ہوا ستارہ ہو' اور یقیناً ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) ان ہی میں سے ہیں' بلکہ ان سے بھی اچھے ہیں۔

﴿504﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطِيعِيُّ قَالَ:نا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عِيسَى الْمَسْرُوقِيُّ قثنا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ:حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:قَالَتْ عَائِشَةُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا أَزَالُ هَائِبَةً لِعُمَرَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَنَعْتُ حَرِيرَةً وَعِنْدِي سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ جَالِسَةٌ ، فَقُلْتُ لَهَا: كُلِي ، فَقَالَتْ: لَا أَشْتَهِي وَلَا آكُلُ ، فَقُلْتُ: لَتَأْكُلِنَّ أَوْ لَأَلْطَخَنَّ وَجْهَكِ ، فَلَطَخْتُ وَجْهَهَا ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، فَأَخَذَتْ مِنْهَا فَلَطَخَتْ وَجْهِي ، وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا جَاءَ نَا يُنَادِي: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: قُومَا فَاغْسِلَا وُجُوهَكُمَا ، فَإِنَّ عُمَرَ دَاخِلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ: ادْخُلِ ادْخُلْ۔ ﴿تاریخ بغداد:۱۱/۳۷۷﴾

❁ ◆ ❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام دیکھنے کے بعد ہمیشہ اُن سے ڈرتی ہی رہتی تھی۔ایک مرتبہ میں نے آٹے کا حلوہ بنایا اور میرے پاس سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں' میں نے اُن سے کہا: کھایئے۔ اُنہوں نے کہا: میرا دل نہیں کر رہا اور نہ ہی میں کھاتی ہوں۔ میں نے کہا: یا تو آپ کھالیں یا پھر میں آپ کے چہرے پر مل دوں گی۔ چنانچہ میں نے اُن کے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور ان کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے' آپ ہنسنے لگ گئے۔ پھر میں نے تھوڑا سا حلوہ پکڑ کر اپنے چہرے پر بھی مل لیا۔ اسی وقت ہمیں کسی کی آواز سنائی دی جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آواز دے رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں) فرمایا: اُٹھو اور اپنے منہ دھولو عمر (رضی اللہ عنہ) آرہے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ' پھر ہمیں ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ'' کہا اور بولے: کیا میں اندر آجاؤں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آجائیں' آجائیں۔

﴿505﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قثنا أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ وَضَّاحٍ الْبَصْرِيُّ قثنا وَهْبٌ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ، قثنا أَبِي قَالَ:سَمِعْتُ يُونُسَ الْأَيْلِيَّ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أُتِيتُ وَأَنَا نَائِمٌ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى جَعَلَ اللَّبَنُ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ، فَنَاوَلْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ ، فَمَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ . ﴿مضی برقم:۳۲۰﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

میں سویا ہوا تھا تو (خواب میں) میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا' میں نے اُس سے اِس قدر دودھ پیا کہ میرے ناخنوں میں سے باہر نکلنے لگا' پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "علم"۔

﴿506﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قثنا أَبُو عِيسَى قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، قَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ الْأَمِيرِ تَسْتَأْذِنُ لِي عَلَيْهِ؟ فَفَعَلَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ) (الأعراف: 199)، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا حِينَ تَلَاهَا، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ ﴿صحیح البخاری: ۳۰۴/۸﴾

◆ ❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عیینہ بن حصین (مدینہ) آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا۔ حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قراء کرام: خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کا حصہ ہوا کرتے تھے۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: کیا تمہیں امیر المومنین کے ہاں اثر و رسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان سے ملاقات کی اجازت لے سکو؟ تو انہوں نے اجازت لے لی۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابن خطاب! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہی ہمارے درمیان عدل سے فیصلے کرتے ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اِس قدر غصہ آ گیا کہ آپ نے اُسے سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ یہ دیکھ کر حُر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ) (الأعراف:199) "معافی کو اپنایئے' اچھائی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔" اور یقیناً یہ بھی جاہلوں میں سے ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں کہ) اللہ کی قسم! جب حر نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھنڈے ہو گئے اور آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ کتاب اللہ (کے حکم) پر بہت زیادہ عمل کیا کرتے تھے۔

﴿507﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قثنا أَبُو مُوسَى هَارُونُ بْنُ مُوسَى، هُوَ الْفَرْوِيُّ، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ، أَنَا أُبْعَثُ ، أَوْ أُحْشَرُ ، بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَأَذْهَبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ، فَآتِي بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ .

﴿دلائل النبوۃ:۱/۱۳/ الفتن والملاحم لابن کثیر:۱/۲۰۶﴾

◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا' مجھ کو ابوبکر وعمر کے درمیان اُٹھایا جائے گا' یا (فرمایا کہ) میرا حشر ہوگا' اور میں اہل بقیع کی طرف جاؤں گا تو ان کو بھی میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا' پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا' چنانچہ ان کا بھی میرے ساتھ حشر ہوگا' پھر میں حرمین کے درمیان آؤں گا۔

﴿508﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ أَبُو حَفْصٍ قثنا أَبُو بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى أَحَدٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيٌّ .

﴿مضی برقم:۱۳۵﴾

◆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی ایسے شخص پر سورج طلوع نہیں ہوتا جو ابوبکر سے (زیادہ) افضل ہو' سوائے اس کے کہ وہ نبی ہو۔

﴿509﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ نَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْنَا لَأَبْصَرُونَا تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا؟۔ ﴿مضی برقم:۲۲۳﴾

◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم غار میں تھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر لوگوں نے ہماری طرف دیکھا تو لازماً ان کے اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف) ہم پر بھی نظر پڑ سکتی ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ ہو؟

﴿510﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ

أَبُو حَبِيبٍ، نا هَمَّامٌ، نا ثَابِتٌ قثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، وَهُمْ عَلَى رُءُوسِنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا؟. ﴿مضیٰ برقم:۲۲۳﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

ہم غار میں تھے اور میری نظر مشرکین کے قدموں پر پڑ رہی تھی، کیونکہ وہ ہمارے سروں پر کھڑے تھے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو لازماً اس کے اپنے قدموں کے نیچے سے ہم پر بھی نظر پڑ جائے گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

﴿511﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ﴿مضیٰ برقم:۲۵﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابوبکر کے مال سے ہوا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہوگئے اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی اور میرا مال بھی آپ ہی کے لیے تو ہے۔

﴿512﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ خُيِّرَ مَا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ، وَعَلِمَ أَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ. ﴿مضیٰ برقم:۳۳، ۶۷﴾

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو دُنیا اور اس کے پروردگار کے ہاں موجود (انعامات وعنایات) میں سے ایک کو

لینے کا اختیار دیا گیا' تو اُس نے اسے اختیار کر لیا جو اس کے پروردگار کے پاس موجود ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور سمجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خود آپ ہی ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمام دروازے جو مسجد میں راستے کے طور پر کھلے ہوئے ہیں' انہیں بند کر دو' سوائے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے' کیونکہ یقیناً میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جو میری نظر میں (مجھے) اپنا ساتھ دینے کی تائید کے لحاظ سے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

﴿513﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. ﴿الشریعۃ للآجری:۴/۸۲﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ مصاحف کے سلسلے میں لوگوں میں سب سے عظیم اجر کے حامل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' یہ وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

﴿514﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ متن حدیث ► سَمِعْتُهُ يَقُولُ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ۔

﴿الشریعۃ للآجری:۴/۸۳﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے' وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

﴿515﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

◄ متن حدیث ► بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمَ. ﴿مضیٰ برقم:۳۲۰﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

میں سویا ہوا تھا تو اسی دوران (یعنی خواب میں) میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا' میں نے اُس میں سے کچھ پی

لیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

﴿516﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ قَدْ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

﴿صحیح البخاری: ۵۱۲/۶/صحیح مسلم: ۱۸۶۴/۴/سنن الترمذی: ۶۲۲/۶/مسند احمد: ۳۳۹/۲﴾

❁ حضرت جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، پس اگر میری اُمت میں کوئی محدث ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

﴿517﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

﴿المعرفۃ للنسائی کم: ص۲۲۰/التاریخ للفسوی: ۴۵۷/۱﴾

❁ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل منقول ہے۔

﴿518﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَفِي أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ مُعَلَّمٌ، أَوْ مُعَلِّمٌ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۳۵/۲﴾

❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کے بعد اُس کی اُمت میں ایک معلم ضرور رہا ہے، (پس) اگر میری اُمت میں سے کوئی معلم ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے، یقیناً عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق (جاری کر دیا گیا) ہے۔

﴿519﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ الْمَعَافِرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

﴿مسند احمد: ۱۵۴/۴/سنن الترمذی: ۶۱۹/۵/السلسلۃ الصحیحۃ: ۳۲۷/المستدرک للحاکم: ۸۵/۳﴾

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔

﴿520﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: نا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ. ﴿مضی برقم: ۳۱۳، ۳۱۴﴾

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے دل اور زبان پر حق بات کو رکھ دیا ہے۔

﴿521﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نا أَبُو الْأَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَا غُلَامٌ، فَقَالَ: نِعْمَ الْغُلَامُ، فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، ادْعُ اللَّهَ لِي بِخَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَدْعُوَ لِي مِنِّي لَكَ، قَالَ: بَلَى يَا ابْنَ أَخِي، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ آنِفًا حِينَ مَرَرْتُ بِهِ يَقُولُ: نِعْمَ الْغُلَامُ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۲/معجم الصحابۃ للبغوی: ۴۰۹﴾

حضرت غضیب بن حارث رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور میں (اُس وقت) بچہ تھا۔ ایک صاحب اُٹھ کر میری طرف آئے اور اُنہوں نے کہا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ سے میرے لیے خیر و بھلائی کی دُعا کر دو۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابوذر (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، میری بہ نسبت آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ میرے لیے مغفرت کی دُعا کریں۔ اُنہوں نے کہا: اے بھتیجے! کیوں نہیں، لیکن ابھی جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تھے تو میں نے اُن کو یہ فرماتے سنا کہ یہ لڑکا بہت اچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ فرمان سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے، وہ اُسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔

﴿522﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ

أنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ◀ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ۔ ﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۲۲/۱۱﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم اِس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿523﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◀ متنِ حدیث ◀ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ۔ ﴿مضٰی برقم: ۳۱۰﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کا فرمان ہے:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿524﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ◀ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ ﴿مضٰی برقم: ۳۱۷﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

﴿525﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّزَّازُ الْوَاسِطِيُّ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ◀ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

﴿الطبقات لابن سعد: ۴۴۱/۵/ ھدی الساری: ص ۴۵۴﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً عمر کی زبان اور دل پر اللہ تعالیٰ نے حق کو رکھ دیا ہے۔

﴿526﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ نا

مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قثنا سُفْيَانُ قَالَ نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ ﴿مضیٰ برقم:۱۹۸﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد ان دو اصحاب (یعنی) ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی اقتدا کرنا۔

﴿527﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَعِنْدِي مَالٌ كَثِيرٌ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَفْضُلَنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: فَأَخَذْتُ ذَلِكَ الْمَالَ وَتَرَكْتُ لِأَهْلِي نِصْفَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عُمَرُ: إِنَّ هَذَا مَالٌ كَثِيرٌ، فَمَا تَرَكْتَ لِأَهْلِكَ؟ " قَالَ: قُلْتُ نِصْفَهُ، قَالَ: وَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ بِمَالٍ كَثِيرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَابَكْرٍ، إِنَّ هَذَا مَالٌ كَثِيرٌ، فَمَا تَرَكْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

﴿سنن ابی داؤد:۲/۱۲۹/سنن الترمذی:۵/۶۱۴/سنن الدارمی:۱/۳۹۱﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کا حکم فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا: میرے پاس بہت سا مال موجود ہے اللہ کی قسم! آج تو میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر لازماً فوقیت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے آدھا مال لے لیا اور آدھا اپنے اہلِ خانہ کے لیے چھوڑ دیا۔ (جب مال لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! یہ تو بہت زیادہ ہے اپنے اہلِ خانہ کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: آدھا مال چھوڑ آیا ہوں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بہت سا مال لے کر آ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے ابوبکر! یہ تو بہت ہی زیادہ ہے اپنے اہلِ خانہ کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ اور اُس کے رسول کو۔

﴿528﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ قثنا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ: كَانَ أَبِي يَوْمًا يُحَدِّثُ قَوْمَهُ، وَكَانَ فِيمَا حَدَّثَهُمْ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ يُحْفَرُ، فَقَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ قَبْرُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: قَبْرُ فُلَانٍ الْحَبَشِيِّ، قَالَ: يَا سُبْحَانَ اللَّهِ سِيقَ مِنْ أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ، إِلَى التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا، قَالَ أَبِي: يَا سَوَّارُ، مَا أَعْلَمُ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَضِيلَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَكُونَا خُلِقَا مِنَ التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ﴿اللآلی المصنوعۃ:۱/۳۱۲﴾

حضرت سوار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت عبداللہ بن سوار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جو کھودی جارہی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا:

یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتلایا: فلاں حبشی کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واہ سبحان اللہ! اسے اس زمین وآسمان سے چلایا گیا اور اسی مٹی میں لے جایا گیا جس سے اسے پیدا کیا گیا تھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میرے والد نے کہا: اے سوار! میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اس سے بڑی فضیلت کوئی نہیں سمجھتا کہ اُنہیں اُسی مٹی سے تخلیق فرمایا گیا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا گیا تھا۔

﴿529﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ قثنا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ ' فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﴿مضی برقم: ٥١٦﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم سے پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، پس اگر میری اُمت میں بھی ان میں سے کوئی (محدث) ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

﴿530﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ الْأَنْبَارِيُّ قثنا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّهُ كَانَ فِيمَا خَلَا قَبْلَكُمْ نَاسٌ يُحَدَّثُونَ ' فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ لِأَبِي ضَمْرَةَ: مَا مَعْنَى يُحَدَّثُونَ؟ قَالَ: يُلْقَى عَلَى أَفْئِدَتِهِمُ الْعِلْمُ -

﴿الطبقات لابن سعد: ٧/٣٨٣﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم سے پہلے گزر جانے والی اُمتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جن سے بیان کیا جاتا تھا (یعنی محدث)، پس اگر میری اُمت میں بھی ان میں سے کوئی (محدث) ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابوضمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ''ایسے لوگ کہ جن سے بیان کیا جاتا تھا (یعنی محدث)'' سے کیا مراد ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جن کے دلوں پر علم کا القاء کیا جاتا تھا۔

﴿531﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَصْبَهَانِيُّ جَارُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ،

قثنا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ:

◄ متنِ حدیث ► وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنَا أَنْ نُبَايِعَكَ إِنْكَارٌ مِنَّا لِفَضْلِكَ، وَلَا تَنَافُسٌ مِنَّا عَلَيْكَ لِخَيْرٍ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ حَقًّا، فَاسْتَبْدَدْتُمْ عَلَيْنَا، ثُمَّ ذَكَرَ قَرَابَتَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَكَى أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ صَمَتَ ثُمَّ تَشَهَّدَ أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَرَابَتِي، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا آلُوتُ فِي هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ عَنِ الْخَيْرِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَدَعُ أَمْرًا صَنَعَهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُوبَكْرٍ الظُّهْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَعَذَرَ عَلِيًّا بِبَعْضِ مَا اعْتَذَرَ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَذَكَرَ أَبَابَكْرٍ وَفَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ فَبَايَعَهُ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا: أَحْسَنْتَ وَأَصَبْتَ، وَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ. ﴿صحیح البخاری:٦/١٩٦/صحیح مسلم:٣/١٣٨٠﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمیں آپ کی بیعت کرنے سے اِس بات نے نہیں روکا کہ ہم آپ کی فضیلت کے انکاری ہیں اور نہ ہی ہم آپ سے اس خیر و بھلائی (یعنی فضیلت) میں مقابلہ کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ ہم سمجھا کرتے تھے کہ خلافت کا حق ہمارا ہے لیکن آپ نے ہمارا حق مار لیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت داری کا تذکرہ کیا، یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر آپ خاموش ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری میری نظر میں اپنی قرابت داری سے زیادہ محبوب ہے، اور اللہ کی قسم! میں ان اموال کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا جو ہمارے اور تمہارے درمیان بھلائی کی رُو سے مشترکہ ہے، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، آلِ محمد صرف اسی مال سے کھا سکتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں (آپ کے متعلق) کوئی ایسا کام نہیں چھوڑوں گا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، مگر میں بھی ان شاء اللہ اسے کیا کروں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو بیعت کے لیے شام کا وقت دیا جاتا ہے۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی بات پر معذرت کی تو ان کی معذرت کو قبول کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت وسبقت کا تذکرہ کیا، پھر ان کے پاس جا کر ان کی بیعت کی۔ یہ دیکھ کر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا: آپ نے اچھا کیا اور درست کام کیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نیک کام کے قریب ہوتے تھے تو لوگ بھی ان کے قریب ہو جاتے تھے۔

﴿532﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا بُويِعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَدْخُلَانِ عَلَى فَاطِمَةَ فَيُشَاوِرَانِهَا، فَبَلَغَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ، مَا أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكِ، وَمَا أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ بَعْدَ أَبِيكِ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْكِ، وَكَلَّمَهَا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ عَلَى فَاطِمَةَ فَقَالَتِ: انْصَرِفَا رَاشِدَيْنِ، فَمَا رَجَعَا إِلَيْهَا حَتَّى بَايَعَا. ﴿الفتح لابن حجر: ۴۹۵/۷﴾

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمانے) کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اُن سے مشاورت کرنے لگے۔ اس بات کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! مخلوق میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھے آپ کے والد گرامی سے زیادہ محبوب ہو اور آپ کے والد گرامی کے بعد تمام مخلوق میں ایسا کوئی نہیں ہے جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہو۔ اس کے بعد اُنہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ گفتگو کی۔ پھر حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو اُنہوں نے کہا: آپ راست روی سے واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس تب تک واپس نہ آئے جب تک کہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی) بیعت نہ کر لی۔

﴿533﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ الْبَاغَنْدِيُّ قثنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْهَمْدَانِيِّ، يَعْنِي: عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قُلْتُ لِعَلِيٍّ: مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الَّذِي لَا نَشُكُّ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: الَّذِي لَا نَشُكُّ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ الَّذِي تَلِيهِمَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا الَّذِي يَلِي يَلِيهِمَا.

حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص جس سے (بہتر ہونے) کے بارے میں الحمد للہ ہمیں کوئی شک نہیں ہے (یعنی) ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر وہ کہ جس کے متعلق ہمیں الحمد للہ کوئی شک نہیں (یعنی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض

کیا: پھران دونوں کے بعد آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں' ان دونوں کے بعد میں نہیں ہوں۔

﴿534﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ الْأُبُلِّيُّ قثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ. ﴿مضیٰ برقم:٥﴾

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا مت کہو' کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو ان کے ایک مُد' بلکہ آدھے مُد کے (صدقے کے) اجر وثواب کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔

﴿534﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قثنا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سِبَابٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ عَمَلَ صَاحِبِهِ، وَلَا نَصِيفَهُ. ﴿مضیٰ برقم:٦﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا مت کہو' کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی شخص اگر اُحد پہاڑ کے بہ قدر سونا بھی خرچ کردے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے عمل' بلکہ آدھے عمل کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿536﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافُ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قثنا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبَ قثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، وَهُوَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَخْطُبُ فَقَالَ:

◄ متن حدیث ► خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ لَوْ شِئْتُ لَأَخْبَرْتُكُمْ بِهِ. ﴿مضیٰ برقم:٤٠﴾

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ ارشاد فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں' پھر جو آدمی بہتر ہے اگر میں چاہوں تو تمہیں اس کا بھی بتا سکتا ہوں۔

﴿537﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَتَاهُ أَهْلُ نَجْرَانَ فَنَاشَدُوهُ لَمَا رَدَدْتَنَا إِلَى أَرْضِنَا ' فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ ' إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ رَشِيدَ الْأَمْرِ ' وَلَنْ أُغَيِّرَ مَا فَعَلَ ۔ ﴿مصنف ابن ابی شیبۃ: ٦/٣٥٧/ السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ٢/٥٥٩﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان کے پاس اہل نجران آئے اور انہوں نے اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے ہماری زمینوں میں اضافہ نہیں کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا' بلاشبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بہت سمجھدار آدمی تھے اور ان کے جاری کردہ کام کو ہرگز تبدیل نہیں کروں گا۔

﴿538﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ قثنا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ أَخْيَرُكُمْ وَأَفْضَلُكُمْ أَبُوبَكْرٍ ' وَاسَانِي بِنَفْسِهِ ' وَزَوَّجَنِي ابْنَتَهُ. وَخَيْرُ أَمْوَالِكُمْ مَالُ أَبِي بَكْرٍ ' أَعْتَقَ مِنْهُ بِلَالًا ' وَحَمَلَ نَبِيَّكُمْ إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ ۔ ﴿الاحادیث المختارہ للمقدسی: ٣٢﴾

حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تم سب سے بہتر اور افضل ہیں' انہوں نے اپنی جان کے ساتھ میری خدمت کی اور اپنی بیٹی کی میرے ساتھ شادی کی۔ اور تمہارے مالوں میں سے بہترین مال ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ہے' اُنہوں نے اس مال سے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کرایا اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دار الہجرت کی طرف جانے کے لیے سواری مہیا کی۔

﴿539﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الرَّازِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ۔ ﴿مضی برقم: ٢٦٥، ٢٧٣﴾

حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جو صاحب اسلام لائے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿540﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ثنا أَبُو وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي قُلْتُ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونِي "، قَالَ: فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُصَدِّقُكَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ۔ ﴿مجمع الزوائد للھیثمی: ۴۰/۹﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں نے کہا: میری قوم مجھے سچا نبی نہیں مانے گی تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابوبکر صدیق آپ کی تصدیق کریں گے۔

﴿541﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَهُ، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّءٌ، وَقَدْ رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا أَنْ يَسْتَخْلِفُوا أَبَابَكْرٍ "

﴿مسند احمد: ۳۷۹/۱/ المستدرک للحاکم: ۷۸/۳/ کشف الاستار: ۸۱/۱/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱۸/۹/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۳۳/۱﴾

زر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو سب سے بہترین دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نظر آئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزراء بنا دیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حمایت میں قتال کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے جسے بہتر سمجھا وہ اللہ کے ہاں بھی بہتر ہی نکلا اور جسے مسلمانوں نے برا خیال کیا تو وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہی ٹھہرا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ نے یہی رائے دی کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کریں گے۔

﴿542﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ ثنا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَابَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. ﴿صحیح البخاری: ۸۲/۸/ سنن الترمذی: ۲۷۵/۵﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے ایک حج کا امیر بنا کر بھیجا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔

﴿542﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ نا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَاهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ قَالَ:

متن حدیث: لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَمُرْ عُمَرَ لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُصَلِّ بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَرَاجَعَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا حَمَلَنِي حِينَئِذٍ عَلَى أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي ذَلِكَ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ رَجُلٍ يَقُومُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ رَجُلًا يَقُومُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ أَبَدًا۔ ﴿صحیح البخاری:۱۶۵/۲/صحیح مسلم:۳۱۳/۱﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہو گئے اور اسی مرض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دِل انسان ہیں، وہ جب قرآن پڑھیں گے تو اپنے آنسو روک نہیں سکیں گے، چنانچہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہی بات دوہرائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتیں ہیں کہ مجھے اس وقت یہ بات کرنے پر صرف اس چیز نے برانگیخت کیا تھا کہ لوگ اس پہلے شخص (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بری سوچ نہ سوچیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑے ہو گئے ہیں، اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ یقین نہیں پیدا ہو رہا تھا کہ لوگ اس شخص کو پسند کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑا ہو گا۔

﴿544﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔ ﴿صحیح التذکرۃ:۵۲۴/۲﴾

اس سند کے ساتھ اُسی کے مثل روایت منقول ہے

﴿545﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قثنا يَحْيَى قثنا إِسْمَاعِيلُ قَالَ:قَالَ عَامِرٌ:أَشْهَدُ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا وَهْبُ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ. ﴿مضی برقم:۴۰۲﴾

ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے وہب! کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے افضل شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

﴿546﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ:أنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ:قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ:قَالَ عَلِيٌّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ. ﴿مسند احمد:۲/۲۲۰/مصنف ابن ابی شیبۃ:۷/۴۳۳﴾

ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

﴿547﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ:أنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ:قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ۔ ﴿مضی برقم:۴۰۲﴾

ابوجحیفہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

﴿548﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا:نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ.

﴿السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۲/۵۸۱﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

اِس اُمت کے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد بہترین شخصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿549﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قثنا أَبِي قثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْطُبُ:

متنِ حدیث: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ ﴿مضیٰ برقم: ۴۰﴾

حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین ہستی کا نہ بتلاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخصیت کا نہ بتاؤں؟ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿550﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قثنا أَبِي قثنا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، سَمِعَ عَبْدَ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ ذَلِكَ. ﴿مضیٰ برقم: ۴۱﴾

اِس سند کے ساتھ اُسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿551﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

متنِ حدیث: إِنَّ خَيْرَ مَنْ تَرَكَ نَبِيُّكُمْ بَعْدَهُ أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَ الثَّالِثِ. ﴿الشریعۃ للآجری: ۱۸۱۱﴾

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ ان لوگوں میں سے کہ جن کو تمہارے نبی چھوڑ کر گئے ہیں' بہترین شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور میں تیسرے شخص کا نام بھی جانتا ہوں۔

﴿552﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قُلْتُ: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ﴿مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶/۳۵۰/ السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۵۷۸﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے (اپنے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: اے ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون سا شخص لوگوں میں سے بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

﴿553﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَبَتَاهُ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۷/۳۱۵﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابا جان! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے کون سی شخصیت بہتر ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

﴿554﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قثنا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: يَا بُنَيَّ، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۲/۵۷۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا:

اِس اُمت کے نبی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اِس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

﴿555﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصِبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ إِيَّاكُمْ وَالْأَحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثٌ كَانَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ

النَّاسَ بِاللّٰهِ 'سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ .وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ ' فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ ' وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔ ﴿صحیح مسلم:۲/۷۱۸﴾

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

تم احادیث بیان کرنے سے بچو: سوائے اُن احادیث کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیان کی جاتی رہیں' وہ لوگوں کو اللہ کا خوف دلایا کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: میں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے دینے والا ہوں' پس میں جس کو خوشی سے دوں اُس کے لیے اُس چیز میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جسے میں مانگنے پر اور (اس کے) حرص کے سبب دوں تو وہ اُس شخص کی مانند ہوتا ہے جو کھاتا رہا ہو لیکن اُس کا پیٹ نہ بھرتا ہو۔

﴿556﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ قثنا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ بْنَ عَبْدِ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ:

﴿متنِ حدیث﴾ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ ' ثُمَّ عُمَرُ ' وَإِنَّا قَدْ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثًا يَقْضِي اللّٰهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ. ﴿مضیٰ برقم:۱۲۸﴾

حضرت عبد خیر الہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' اور یقیناً ہم نے ان کے بعد ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ فرمائے گا جو وہ پسند کرے گا۔

﴿557﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ قثنا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيُّ قثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَلَسْتُ أَنَا وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ الْقَاضِي إِلَى فُلَانِ بْنِ سَعِيدٍ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ، قَالَ:

﴿متنِ حدیث﴾ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرِنَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' فَقَالَ: النَّبِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَعُثْمَانُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَعَلِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَطَلْحَةُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَالزُّبَيْرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ . قَالَ سَعِيدُ بْنُ فُلَانٍ ' أَوْ فُلَانُ بْنُ سَعِيدٍ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَاللّٰهِ

لَا أُخْبِرُهُ بَعْدَكُمْ أَحَدًا أَبَدًا. ﴿مسند احمد:۱/۱۸۷/ السنن الکبریٰ للنسائی:۴/۷/ مسند الحمیدی:۱/۴۵﴾

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کوئی جنتی آدمی دکھلائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جنتی ہیں، ابوبکر اور عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے رضی اللہ عنہم۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی جنتی ہوں، اللہ کی قسم! میں یہ بات تمہارے بعد کبھی کسی کو نہیں بتلاؤں گا۔

﴿558﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: نا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ:

متن حدیث: اتَّهِمُوا الرَّأْيَ عَلَى الدِّينِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِي اجْتِهَادًا إِلَيْهِ مَا آلُو عَنِ الْحَقِّ، وَالْكِتَابُ يُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اكْتُبُوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو: إِذَنْ قَدْ صَدَّقْنَاكَ بِمَا تَقُولُ، وَلَكِنَّا نَكْتُبُ كَمَا نَكْتُبُ: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ، فَرَضِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَيْتُ عَلَيْهِمْ، حَتَّى قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ: تَرَى أَنِّي قَدْ رَضِيتُ وَتَأْبَى؟ قَالَ: فَرَضِيتُ۔ ﴿مجمع الزوائد:۶/۱۴۵/ کشف الاستار:۲/۳۳۸/ مسند ابی عوانۃ:۴/۲۴۲﴾

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اُنہوں نے دین کے معاملے میں رائے کو برا جانا۔ ابوجندل کے روز میں نے خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور اپنی رائے سے اجتہاد کر رہا تھا، حق بات سے بھی کوئی کوتاہی نہیں کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تحریر لکھی جا رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اس پر سہیل بن عمرو نے کہا: تب تو ہم آپ کی بات کی تصدیق کر دیں گے (یعنی اگر یہی لکھنا ہے تو پھر اختلاف کس بات کا رہ جائے گا؟) بلکہ ہم تو اسی طرح لکھیں گے جیسے ہم لکھتے ہیں، یعنی بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بھی راضی ہو گئے جبکہ میں نے (اُس کی یہ بات ماننے سے) انکار کر دیا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ میں راضی ہو گیا ہوں، پھر بھی تم انکار کر رہے ہو؟ پس میں بھی راضی ہو گیا۔

﴿559﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ قثنا الضَّبِّيُّ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا يَرَى أَحَدُهُمُ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا. قُلْتُ: وَمَا أَنْعَمَا؟ قَالَ: أَهْلًا۔

﴿مضی برقم:۱۳۱﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح اُن میں سے کوئی شخص آسمان کے اُفق باقی رہ جانے والے روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (بلند درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔ میں نے کہا: ان سے بھی اچھے ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان سے زیادہ خوش حالی میں ہوں گے۔

﴿560﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى قَالَ: نا أَبِي، نا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ) (التوبة: 34) الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَقَالُوا: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَعَ مَالًا لِوَلَدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ، وَاتَّبَعَهُ ثَوْبَانُ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: يَانَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّهُ قَدْ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِأَمْوَالٍ تَبْقَى بَعْدَكُمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ وَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ.

﴿سنن ابی داؤد:۲/۱۲۶/ المستدرک للحاکم:۱/۴۰۸/ السنن الکبریٰ للبیہقی:۴/۸۳﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
جب یہ آیت نازل ہوئی:
وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ۔
''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں''
تو یہ آیت مسلمانوں پر بہت گراں گزری، اُنہوں نے کہا: اِس طرح تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی اولاد کے لیے مال نہیں چھوڑ سکتا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس حکم میں تمہارے لیے وُسعت پیدا کرواتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) چلے گئے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بھی اُن کے پیچھے چل پڑے۔ وہ دونوں اصحاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا نَبِیَّ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً آپ کے صحابہ پر یہ آیت بہت گراں گزری ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو اسی لیے فرض کیا ہے تاکہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کر سکے اور جو تمہارے اموال تمہارے بعد باقی رہیں گے اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے وراثت کے حصے بنا دیے ہیں۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہا اور مسلمانوں نے بھی نعرۂ تکبیر لگایا۔

﴿561﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا بَكْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْعَطَّارُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي لَأَحْسِبُهُمَا مِنَ السَّبْعِينَ الَّذِينَ سَأَلَهُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ فَأُخْبِرُكَ مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا، ثُمَّ تَلَا (وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا) (الأعراف: 155) الْآيَةَ ۔

﴿الطبقات لابن سعد: ۶/ ۳۴۰﴾

◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا، تو انہوں فرمایا:

میں ان دونوں اصحاب کو اُن ستر لوگوں میں سے سمجھتا ہوں جو حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ سے مانگے تھے لیکن میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دیے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت پڑھی: وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا ''اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب کر لیے۔''

﴿562﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ، فِي صِحَّتِهِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَمِائَتَيْنِ وَاسْتَمْلَى هَذَا الْحَدِيثَ بُنْدَارٌ، قثنا ثَابِتٌ أَبُو زَيْدٍ قثنا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْمَى حَدَّثَهُمْ -وَكَانَ كَثِيرَ الْمَآثِرِ، وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي سُلَيْمَانَ -عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّهَ نَحْوَ أُحُدٍ، فَاتَّبَعَهُ أَبُو ذَرٍّ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبُو ذَرٍّ، قَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَقَالَ فِي آخِرِهِ": أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُخْلِصًا " ، فَذَكَرَ خَيْرًا كَثِيرًا فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ قَالَ": ادْعُوا لِي أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَجَاءَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُبَشِّرَ النَّاسَ، فَرَدَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِذًا يَتَّكِلُ النَّاسُ عَلَى قَوْلِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَتْرُكُوا الْعَمَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْشَدَكَ اللّٰهُ، أَوْ نَحْوًا مِنْ هَذَا ۔ ﴿مسند احمد: ۶/ ۴۴۲﴾

◆ حضرت ابن سلیمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ابوذر۔ اُنہوں نے عرض کیا: جی حضور! میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

میری جان قربان۔ اس کے بعد راوی نے لمبی حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میرے پاس (حضرت) جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے (اور اُنہوں نے کہا:) اپنی اُمت کو خوشخبری دے دیجیے کہ جو شخص خلوصِ دل سے "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھے گا۔ اُسے بہت سی خیر و بھلائی ملے گی۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ شریف تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوالدرداء کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ لوگوں کو یہ بشارت سنا دو۔ لیکن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا اور عرض کیا: یا نبیَّ اللّٰہ ﷺ! اگر لوگوں کو یہ پتہ چل گیا تو وہ "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھنے پر ہی تکیہ کر بیٹھیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے۔ یا اس جیسی کوئی بات فرمائی۔

﴿563﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبَلَةَ قثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهِلَالِيُّ قَالَ: نا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ۔ ﴿مضیٰ برقم: ۹۳﴾

✿ ⬥ ✿ حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

ابوبکر اور عمر نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

﴿564﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ الضَّحَّاكِ الْمُخَرِّمِيُّ، إِمْلَاءً فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاسَانِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّجَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ يَعْقُوبَ قثنا عَمْرٌو الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► يَا أَبَابَكْرٍ ' أَعْطَاكَ اللّٰهُ رِضْوَانَهُ الْأَكْبَرَ ' قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي ' وَمَا رِضْوَانُهُ الْأَكْبَرُ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَجَلَّى لِلْخَلَائِقِ عَامَّةً وَلَكَ خَاصَّةً۔

﴿الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۰۴/ اللآلی المصنوعۃ: ۱/۲۸۶﴾

✿ ⬥ ✿ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رضوانِ اکبر عطا کی ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! اللہ تعالیٰ کی رضوانِ اکبر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے لیے عام تجلی فرمائے گا (یعنی اپنا دیدار کرائے گا) جبکہ تمہارے لیے خصوصی تجلی فرمائے گا۔

﴿565﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ الْأَدَمِيُّ قثنا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَاسِطِيُّ قثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ۔ ﴿صحیح البخاری: ۵/۴﴾

❁ ◆ ❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں نے کسی کو دوست بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا' لیکن اسلامی بھائی چارہ زیادہ فضیلت والا ہے۔

﴿566﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عُمَرُ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ﴿صحیح البخاری: ۷/۱۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا' اسلامی بھائی چارہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

﴿567﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عُمَرُ، نا إِبْرَاهِيمُ، نا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سُدُّوا الْأَبْوَابَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ۔ ﴿مضی برقم: ۳۳۱﴾

❁ ◆ ❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کردو۔

﴿568﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاغَنْدِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قثنا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، يَعْنِي الْخُدْرِيَّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ عِلِّيِّينَ لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ ، وَأَنْعَمَا . ﴿مضی برقم: ۱۳۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو اُن سے کم درجات والے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو' اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے' بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿569﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، نا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ هَارُونَ النَّحْوِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ عِلِّيِّينَ لَيَرَوْنَ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا. ﴿مضیٰ برقم: ۱۶۵﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک بلند و بالا درجات کے حامل لوگوں کو ان سے کم تر درجوں والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو' اور بلاشبہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (بلند درجات والوں) میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿570﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، قَالَ: ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ. ﴿مضیٰ برقم: ۳۲۰﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِس دوران کہ میں سویا ہوا تھا کہ (مجھے خواب میں ہی) دودھ کا پیالہ دیا گیا' پس میں نے اُس سے اتنا پیا کہ مجھے اُنگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری بہتی ہوئی نظر آنے لگی۔ فرمایا: پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ جو لوگ آپ کے گرد تھے' اُنہوں نے پوچھا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دودھ سے مراد) ''علم'' ہے۔

﴿571﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ

الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُوبَكْرٍ ۔﴿مضیٰ برقم:۷۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس مرض کی تکلیف بہت بڑھ گئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا' اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

﴿572﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُزَاحِمُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أنا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى صَوْتِهِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اجْتَنِبُوا اللَّغْوَ فِي الْمَسَاجِدِ ۔﴿تفرد بہ المؤلف﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بہ آوازِ بلند فرمایا کرتے تھے: مساجد میں فضول گفتگو اور بے مقصد کام کرنے سے بچو (یعنی پرہیز) کیا کرو۔

﴿573﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَشِّيُّ قثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قثنا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ فَيَسْأَلُ عَنْهَا، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ وَأَبُوبَكْرٍ فَرَجَحْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُوبَكْرٍ بِعُمَرَ، فَرَجَحَ أَبُوبَكْرٍ بِعُمَرَ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ ۔﴿مضیٰ برقم:۱۹۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے خواب پسند ہوا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق پوچھتے بھی ہوتے تھے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دیکھا کہ ایک ترازو کو آسمان سے اُتارا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پلڑا بھاری رہا' پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو تولا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک گیا' پھر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کو تولا گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی رہا' پھر ترازو کو اُٹھالیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خواب سن کر غمگین ہو گئے اور فرمایا: (اس سے مراد) نبوت کی خلافت ہے' پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

﴿574﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ قثنا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَوَمَا عَلِمْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: عُمَرُ، قَالَ: ثُمَّ عَجِلْتُ لِلْحَدَاثَةِ فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لَهُ مَا لَهُمْ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ. ﴿شعب الایمان للبیہقی: ۶/ ۳۵۰﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: اے ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر میں نے بات کرنے میں جلدی کی اور کہا: اے ابا جان! پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہے‘ اس کو بھی ان کاموں کا اجر ملے گا جن کا انہیں ملے گا اور اس کو بھی ان کاموں کی سزا ملے گی جن کی انہیں ملے گی۔

﴿575﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قثنا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ قثنا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَبْعَثُ هَذَيْنِ؟ فَقَالَ: كَيْفَ أَبْعَثُهُمَا وَهُمَا مِنَ الدِّينِ كَمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّأْسِ؟ . ﴿مجمع الزوائد للہیثمی: ۹/ ۵۲/ الحلیۃ لابی نعیم: ۴/ ۹۳﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کسی ضروری کام (کے لیے) بھیجنا چاہا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دونوں کو کیوں نہیں بھیج دیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں انہیں کیسے بھیج دوں‘ جبکہ ان دونوں کا دین میں وہی مقام ہے جو سر میں کانوں اور آنکھوں کا (مقام) ہے؟

﴿576﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قثنا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟ . ﴿مضی برقم: ۲۳﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا‘ جب کہ ہم غار میں موجود تھے:

اے ابوبکر! تمہارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا (ساتھی) اللہ تعالیٰ ہو؟

﴿577﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَذَكَرَهُ بِطُولِهِ. ﴿صحیح البخاری:۱۲/۱۴۴/مسند احمد:۱/۵۵﴾

◆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو مہاجرین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (خلیفہ بنانے کے لیے اُن) کے پاس جمع ہو گئے اور انصار سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف اکٹھے ہو گئے۔ آگے راوی نے لمبی حدیث بیان کی۔

﴿578﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قثنا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أَرْوَى الدَّوْسِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَيَّدَنِي بِهِمَا ﴿مضیٰ برقم:۳۷﴾

◆ حضرت ابو اَروی سدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام تر حمد و ستائش اُس ذاتِ الٰہ کے لیے ہے جس نے ان دونوں کے ساتھ میری تائید فرمائی۔

﴿579﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عُمَرُ بْنُ مُوسَى الْحَادِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَ بِأَمْرِهِ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ فَقَالَ: ائْتِ أَبَا بَكْرٍ. ﴿صحیح البخاری:۷/۱۷/صحیح مسلم:۴/۱۸۵/مسند احمد:۴/۸۳﴾

◆ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مسئلے کی بابت بات چیت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اس (مسئلے کا) حکم بتایا۔ تو اُس عورت نے کہا: (اگر میں دوبارہ آؤں اور) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پاؤں تو پھر کیا آپ (مجھے کسی سے راہنمائی لینے کا) حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس چلی جانا۔

﴿580﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ:

◀ متن حدیث ▶ أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ ثُمَّ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ ' ثُمَّ قَالَ:أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ ثُمَّ قَالَ: عُمَرُ " (مضی برقم:۵۰)

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں اِس اُمت کے نبی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر (خود ہی) بتلا دیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(581) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ:نا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ دُونَهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ ' وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ ' وَأَنْعَمَا . (مضی برقم:۳۱،۱۶۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے ادنیٰ درجات والے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے اُفق پر چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور یقیناً حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی اُن (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے' بلکہ اُن سے بھی اچھے ہوں گے۔

(582) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ:أنا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ' فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ ' إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ ' فَقَالَ: مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ' فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ ' إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ ' فَقَالَ: مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ' فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ ' قَالَ: فَأَمَّ أَبُوبَكْرٍ النَّاسَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مضی برقم:۷۸)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر بہت نرم دل انسان ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر بہت نرم دل انسان ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی لوگوں کی امامت کرادی تھی۔

﴿583﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا الْقَعْنَبِيُّ قثنا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ۔ ﴿مضیٰ برقم: ۲۴﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہمیں کسی مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا فائدہ ہمیں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔

﴿584﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا الْقَعْنَبِيُّ قثنا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ الْآنَ:

◄ متن حدیث ► لَوْ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ يَوْمِ الْمَطْلَعِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ: صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، وَصَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَفَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ وَلِيتَ الْمُسْلِمِينَ فَعَدَلْتَ فِيهِمْ، قَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ. ﴿المستدرک للحاکم: ۹۲/۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۷۶/۹﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اگر میرے پاس ساری دُنیا اور اس میں موجود ہر شئے ہوتی تو میں اُسے قیامت کی ہولنا کی کے عوض میں فدیہ دے دیتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اور جب وہ آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے راضی وخوش تھے، اسی طرح آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے، وہ بھی جب آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے راضی وخوش تھے، پھر آپ مسلمانوں کے حاکم بن گئے تو آپ نے ان میں عدل کیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی یہ باتیں مجھے ایک بار پھر سناؤ۔

﴿585﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا الْقَعْنَبِيُّ قثنا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ

◄ متن حدیث ► سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا الْيَوْمَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَصَدَّقَ الْيَوْمَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مَرِيضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ شَيَّعَ جِنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: وَجَبَتْ لَكَ يَعْنِي الْجَنَّةَ.

﴿صحیح مسلم: ۷۱۳/۲/ مسند احمد: ۱۱۸/۳/ کشف الأستار: ۴۸۹/۱/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۶۳/۳﴾

◈ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج روزہ کس نے رکھا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج صدقہ کس نے کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج جنازے میں شرکت کس نے کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر جنت واجب ہوگئی۔

﴿586﴾ ◄ سندِ حدیث ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْخَارِفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ:

◄ متنِ حدیث ◄ سَبَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ فَمَا شَاءَ اللّٰهُ. ﴿مضی برقم: ۲۴۱﴾

◈ حضرت سعید بن قیس الخارفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اِس دُنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (یعنی وہ خلیفہ بنے) اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے' پھر اللہ کی مشیت کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھیر لیا۔

﴿587﴾ ◄ سندِ حدیث ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا الرَّمَادِيُّ قثنا سُفْيَانُ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ: وَنا الرَّمَادِيُّ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ◄ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ. قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: يَعْنِي نَفْسَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿صحیح مسلم: ۱۸۵۶/۴/ سنن الترمذی: ۶۰۶/۵/ سنن ابن ماجہ: ۳۶/۱/ مسند احمد: ۳۷۷/۱﴾

◈ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں' اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا' لیکن محبت اور ایمان بھائی چارہ قائم ہے' اور بلاشبہ تمہارے صاحب (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

﴿588﴾ ◄ سندِ حدیث ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا الرَّمَادِيُّ قثنا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◄ متنِ حدیث ◄ مَا أَدْرَكْتُ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فِي كُلِّ يَوْمٍ طَرَفَيِ النَّهَارِ، فَأَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، هَلْ عَلَيْنَا مِنْ عَيْنٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّمَا أَنَا وَأُمُّ رُومَانَ وَعَائِشَةُ، قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذِنَ لِي بِالْهِجْرَةِ، قَالَ: فَالصُّحْبَةُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: لَكَ الصُّحْبَةُ، قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي رَاحِلَتَيْنِ قَدْ أَعْدَدْتُهُمَا لِهَذَا الْيَوْمِ، فَخُذْ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَ: بِالثَّمَنِ يَا أَبَابَكْرٍ، فَخَرَجَا جَمِيعًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثُونَا عَنْهُ. ﴿صحیح البخاری: ٧/٢٣٠﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے اپنے والدین کو ہمیشہ دین داری کی حالت میں ہی پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ صبح و شام ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ سخت دوپہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: اے ابوبکر! کیا یہاں کوئی ہماری بات تو نہیں سن سکتا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! گھر میں صرف میں، اُم رومان اور عائشہ ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہجرت کا حکم فرمایا ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے ساتھ کس کو لے جارہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس دو سواریاں ہیں، میں نے انہیں اس دن کے لیے تیار کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک لے لیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! قیمت کے ساتھ لوں گا۔ پھر آپ دونوں روانہ ہو گئے۔

﴿589﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا الرَّمَادِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ:

◄ متن حدیث ► مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَرِهْتُ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَبِي، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، وَمَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، يَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَابَكْرٍ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثُونَا عَنْهُ. ﴿مضی برقم: ٨٧﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بات کو ناپسند جانا کہ لوگ میرے والد سے بدشگونی لیں گے، چنانچہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل شخص ہیں، وہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے، چنانچہ اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرما دیں (تو زیادہ بہتر ہو گا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کے باوجود بھی یہی) فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ وہی بات کہی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تم یوسف کے

ساتھ والیاں ہوں، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اللہ تعالیٰ اور مومنین صرف ابوبکر کو ہی (امام) تسلیم کریں گے۔

﴿590﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا الرَّمَادِيُّ قثنا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، وَيَزْعُمُونَ أَنَّهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ، فَالْمُسْتَقِلُّ وَالْمُسْتَكْثِرُ، وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخَرُ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخَرُ بَعْدَهُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخَرُ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ، فَوُصِلَ لَهُ فَعَلَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَعْبُرْهَا، قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَهُوَ الْإِسْلَامُ، وَأَمَّا مَا تَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ، وَالنَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَالْمُسْتَقِلُّ وَالْمُسْتَكْثِرُ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَهُوَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخَرُ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخَرُ بَعْدَهُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخَرُ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ فَوُصِلَ لَهُ، فَقَالَ: أَصَبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا، قَالَ: أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَا تُقْسِمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

﴿صحیح البخاری: ۱۲/۴۳۱/صحیح مسلم: ۴/۱۷۷۷/سنن الترمذی: ۴/۵۴۲/سنن ابن ماجہ: ۲/۱۲۸۹/سنن الدارمی: ۲/۱۲۸/مسند احمد: ۱/۲۳۶﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اُسے لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے تھے، کچھ نے کم لیا اور کچھ نے زیادہ لیا، اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے ملی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے، پھر ایک اور آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا، اس کے بعد ایک اور آدمی نے اُسے پکڑا لیکن وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اس رسی کو جوڑ دیا گیا تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ یہ خواب سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی تعبیر بتلاؤں۔ پھر اُنہوں نے کہا: بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے ٹپکنے والا گھی اور شہد اسلام کی ملائمت اور شیرینی ہے۔ جو لوگ اسے لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے ہیں، یہ وہی ہیں جو (قرآن سے اپنا حصہ) زیادہ یا کم لینے والے ہیں۔ آسمان تک پہنچنے والی رسی وہ حق ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قائم ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پکڑا ہے اور (ایک روز آپ) اوپر چڑھ جائیں گے، پھر ایک اور آدمی اس کے بعد ایک اور آدمی سے پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے اُسے جوڑا جائے گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے درست تعبیر بیان کی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے کچھ درست بیان کی اور کچھ میں کمی کر بیٹھے۔ اُنہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وسلم! میں قسم دیتا ہوں (کہ آپ مجھے کسی سے آگاہ فرمائیے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! قسم نہ دو۔

﴿591﴾ ◄ سندِ حدیث ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا الرَّمَادِيُّ قثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ◄ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنِ الْقُرْآنُ جُمِعَ ' إِنَّمَا كَانَ فِي الْعُسُبِ ' وَالْكَرَانِيفِ ' وَجَرَائِدِ النَّخْلِ ' وَالسَّعَفِ ' فَلَمَّا قُتِلَ سَالِمٌ يَوْمَ الْيَمَامَةِ - قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْهُمْ - جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْقُرْآنِ ' وَقَدْ قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ' وَأَخَافُ أَنْ لَا يَلْقَى الْمُسْلِمُونَ زَحْفًا آخَرَ إِلَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ فِيهِمْ ' فَاجْمَعِ الْقُرْآنَ فِي شَيْءٍ ' فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَذْهَبَ ' قَالَ: فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلَّذِي شَرَحَ صَدْرَ عُمَرَ ' قَالَ: فَأَرْسِلْ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَادْعُهُ حَتَّى يَكُونَ مَعَنَا ؛ فَإِنَّهُ كَانَ شَابًّا حَدَثًا ثَقِفًا يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَادْعُهُ ' حَتَّى يَكُونَ مَعَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ' فَأَرْسَلَا إِلَيَّ فَدَعَوَانِي ' فَجِئْتُ إِلَيْهِمَا ' فَقَالَا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَجْمَعَ الْقُرْآنَ فِي شَيْءٍ ' تَكُونُ مَعَنَا ' فَإِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' وَكُنْتَ حَدَثًا ثَقِفًا ' فَقُلْتُ لَهُمَا: وَكَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: قُلْتُ ذَاكَ لِهَذَا ' قَالَ: فَلَمْ يَزَالَا بِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صُدُورَهُمَا ' قَالَ: فَتَتَبَّعْنَاهُ فَكَتَبْنَاهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ' إِنَّمَا حَدَّثُونَا عَنْهُ ' قَالَ: وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ يُسَمُّونَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَاتِبَ الْوَحْيِ۔

﴿ صحیح البخاری: ۳۴۴/۸ / سنن الترمذی: ۲۸۳/۵ / مسند احمد: ۱۳/۱ ﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو اُس وقت قرآن (پاک کتاب کی صورت میں) جمع نہیں کیا گیا تھا بلکہ ہڈیوں' کھجور کے پتوں' کھجور کی ٹہنیوں اور شاخوں پہ لکھا ہوا تھا۔ جب حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی' جو اُن چار اصحاب میں سے تھے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان لوگوں سے قرآن (کا علم) حاصل کرو۔ (اُن کی شہادت کے بعد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: (جنگ یمامہ میں) بہت سے قراء شہید ہو گئے ہیں' حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: (جنگ یمامہ میں) بہت سے قراء شہید ہو گئے ہیں' حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ مسلمانوں کو کوئی اور جنگ لڑنا پڑ گئی تو اُس میں بھی (قراءِ حضرات) شہید ہو جائیں گے' چنانچہ قرآن کو کسی چیز میں

جمع کر لیجیے' کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں یہ ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ مجھے اس کام کے کرنے کا کیونکر حکم فرما رہے ہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل یہی بات کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس بات کے لیے سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایئے' تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ ان دونوں اصحاب نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے بلایا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ قرآن کو کسی چیز میں جمع کر لیں' لہٰذا آپ بھی ہمارے ساتھ مل جائیں' کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کی کتابت کیا کرتے تھے اور آپ نوجوان اور قوی حافظے کے مالک ہیں۔ میں نے اُن سے کہا: آپ ایسا کام کیوں کرنے لگے ہیں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی بات میں نے کہی تھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں مسلسل مجھے آمادہ کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا بھی اس کام کے لیے سینہ کھول دیا جس کے لیے ان دونوں کا سینہ کھول دیا تھا۔ پھر ہم نے اسے جمع کرنا شروع کر دیا اور (ایک جگہ) لکھ لیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿592﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: نا سَلَّامٌ الطَّوِيلُ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يَؤُمَّهُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِهِ ۔ ﴿مضی الحدیث اطول منہ برقم: ۲۱۶﴾

کسی بھی نبی کا اُس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک کہ اُس کی اُمت میں سے کوئی شخص اُن کی امامت نہیں کرا لیتا۔

﴿593﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قثنا الْمُحَارِبِيُّ. عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَخَذَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي . ﴿مضی برقم: ۲۵۸﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری اُمت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور میں بھی اُسے دیکھ لیتا۔ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! بے شک میری اُمت میں سب سے پہلے آپ ہی جنت میں داخل ہوں گے۔

﴿594﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قثنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ نَذَرَتْ إِنِ اللَّهُ رَدَّ رَسُولَهُ مِنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا أَنْ تَضْرِبَ عِنْدَهُ بِالدُّفِّ، فَرَجَعَ وَقَدْ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: اضْرِبِي، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَلَمَّا سَمِعَتْ حِسَّهُ أَلْقَتِ الدُّفَّ وَجَلَسَتْ مُنْقَمِعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا هَا هُنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ، إِنِّي لَأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ. ﴿مضی برقم:۴۸۰﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک سیاہ فام عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوے سے (بہ خیر و عافیت) واپس لوٹا دیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف بجائے گی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ غنیمت سے بھی نوازا، اُس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی نذر کے متعلق) بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بجالو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو پھر بھی وہ بجاتی رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جب اُس نے (آپ کے قدموں کی) آہٹ سنی تو دف کو پھینک دیا اور پردے کی اوٹ میں جا کر بیٹھ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں میں، ابوبکر اور عثمان موجود تھے، لیکن اے عمر! مجھے لگتا ہے شیطان آپ سے ڈرتا ہے۔

﴿595﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا مُسَدَّدٌ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: مَا أَنَا وَمَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا لَكَ. ﴿مضی برقم:۲۵﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابوبکر کے مال سے ہوا ہے۔ (یہ سننے کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی اور میرا مال بھی آپ ہی کے لیے تو ہے۔

﴿596﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا مُسَدَّدٌ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى أَحَدُكُمْ

الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا. ﴿مضیٰ برقم:۱۳۱،۱۶۴﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو اُن سے کم تر درجات کے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ ان میں سے کوئی شخص آسمان کے اُفق پر چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتا ہے، اور بے شک ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿597﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ الْكُوفِيُّ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، نا مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ سَقَطَ مِنْ كِتَابِ ابْنِ مَالِكٍ اسْمُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ لَا يُبْغِضُ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّهُمَا مُنَافِقٌ

﴿الفوائد لابی قاسم الرازی:۲/۲۳۵﴾

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں، جس کا نام ابن مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے ساقط ہوگیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر اور عمر سے کوئی مومن بغض نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی کوئی منافق ان دونوں سے محبت رکھ سکتا ہے۔

﴿598﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُصَيْنٍ يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ وَاللَّهِ مَا وُلِدَ لِآدَمَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ.

﴿تاریخ بغداد:۲/۹۸﴾

حضرت ابوحصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! اولادِ آدم میں نبیوں اور رسولوں کے بعد حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل کوئی نہیں ہے۔

﴿599﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ أَبُو إِسْحَاقَ الطَّائِيُّ قَالَ: نا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي خَالِدٍ يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ نَظَرَتْ عَائِشَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَبُوكِ سَيِّدُ كُهُولِ الْعَرَبِ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ شَبَابِ الْعَرَبِ. .... ﴿المستدرک للحاکم:۳/۱۲۴/ مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۱۳۱﴾

حضرت ابن ابی خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا تو کہا: اے عرب کے سردار۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، اور مجھے کوئی فخر نہیں، اور تمہارے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) عرب کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں اور علی (رضی اللہ عنہ) عرب کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

﴿600﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ: أنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: ائْتِنِي بِكِتَابٍ؛ حَتَّى أَكْتُبَ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُخْتَلَفَ عَلَى رَأْيِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. ﴿مضیٰ برقم: ۲۰۵﴾

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جس وقت نبی کریم ﷺ کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: میرے پاس لکھنے کی کوئی چیز لاؤ، تاکہ میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے لیے ایک تحریر لکھ دوں، جس پر اختلاف نہ کیا جائے۔ جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور مومنوں نے اس بات کا انکار کردیا کہ ابوبکر پر اختلاف کیا جائے گا (یعنی سب ہی آپ کو قبول کرلیں گے)۔

﴿601﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنْ تَكُونَ السَّكِينَةُ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﴿مضیٰ برقم: ۳۱۰﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اِس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی، (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿602﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ

يَسَارِهِ فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . ﴿مضیٰ برقم:۷۷﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اِسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔

﴿603﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْعُصْفُرِيُّ قثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِي وَمُؤْنِسِي فِي الْغَارِ، سُدُّوا كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ . ﴿صحیح البخاری:۱/۵۵۸/ مسند احمد:۱/۲۷۰﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر (ہجرتِ مدینہ کے وقت) غار میں میرے ساتھی اور میرے غم خوار تھے' (لہٰذا) ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ مسجد میں (کھلنے والی) ہر کھڑکی کو بند کردو۔

﴿604﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَارِيُّ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ أَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُثَابُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِثَوَابِ مَا يُعْطَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَا بَلَّغْتُ . ﴿التاریخ الکبیر:۱/۳۵﴾

حضرت ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سب سے پہلے اِسلام پر جسے ثواب عطا کیا گیا وہ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں اور اگر میں تمہیں وہ ثواب بیان کروں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کو دیا گیا تو میں وہ بیان نہیں کرسکوں گا۔

﴿605﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ ارْتَدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ إِذَا مَرَّ عَلَى الْمَلَأِ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ مَعَكَ؟ فَيَقُولُ: هٰذَا رَجُلٌ يَهْدِينِي السَّبِيلَ.

﴿صحیح البخاری:۷/۲۴۹﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھے، جب آپ قریش کے سرداروں کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے کہا: اے ابوبکر! تمہارے ساتھ یہ آدمی کون ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ آدمی مجھے راستہ دکھا رہے ہیں۔

﴿606﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: نا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ الْأَسَدِيُّ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

[متنِ حدیث] إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَالْعَنُوهُمْ ۔ ﴿سنن الترمذی: ۶۹۷/۵﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو کہ جو میرے صحابہ کو گالی دیتے ہوں تو اُن پر لعنت (بھیج) دیا کرو۔

﴿607﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

[متنِ حدیث] إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ خَلِيلٌ، أَلَا إِنَّ خَلِيلِي أَبُو بَكْرٍ ﴿مضی برقم: ۷۳﴾

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل نے مجھے دوست بنایا ہے، جس طرح اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا۔ بے شک ہر نبی کا اُس کی اُمت میں سے ایک دوست رہا ہے، سنو! بلاشبہ میرا دوست ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

﴿608﴾ [سندِ حدیث] نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قثنا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ:

[متنِ حدیث] صَدَرَ عُمَرُ، يَعْنِي: ابْنَ الْخَطَّابِ مِنْ آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَأَتَى الْبَطْحَاءَ، فَكَوَّمَ كَوْمًا مِنَ الْبَطْحَاءِ، ثُمَّ اسْتَلْقَى فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَيْهَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِي، وَتَخَوَّفْتُ الْعَجْزَ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ، وَلَا مَفْتُونٍ. قَالَ: فَقَامَ مِنْ مَضْجَعِهِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ ۔۔۔ يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْإِهَابِ الْمُمَزَّقِ

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا ۔۔۔ بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ

فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ

فَمَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ بِكَفَّيْ سَبَنْتِيٍّ أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

ثُمَّ وَلَّى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ: عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَطُلِبَ فَلَمْ يُوجَدْهُ فَظَنَّ عُمَرُ أَنَّ الرَّجُلَ مِنَ الْجِنِّ نَعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَمَا لَبِثَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أُصِيبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿مضیٰ برقم: ۳۶۱، ۳۶۲﴾

حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آخری حج سے واپس آئے تو بطحا مقام پر آ کر مٹی کا ایک ٹیلہ سا بنایا' پھر اُس پر اپنا سر رکھ کر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر فرمایا: اے اللہ! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں' میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں' میری رعایا منتشر ہو چکی ہے اور میں بے بسی سے ڈرتا ہوں' لہٰذا مجھے بے بس ہونے اور کسی فتنے کا شکار ہونے سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لے۔ اس کے بعد جب آپ وہاں سے اُٹھے تو آپ سے ایک آدمی ملا' اُس نے یہ اشعار پڑھے:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْإِهَابِ الْمُمَزَّقِ

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ

فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ

فَمَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ بِكَفَّيْ سَبَنْتِيٍّ أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

''اللہ تعالیٰ اس امیر المومنین کو اچھا بدلہ دے اور برکات کا نزول ہو کہ جسے پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی۔ (اے امیر المؤمنین!) آپ نے ان اُمور کو ادا کر دیا ہے' پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں۔ پس جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے اُمور کو بھی پا لیتا ہے۔ میں یہ بالکل اُمید نہیں کرتا تھا کہ آپ کی وفات ایسے سنگدل شخص کے ہاتھوں ہو گی جس کی آنکھیں زرد ہیں اور فطرت کا کمینہ ہے''۔

یہ اشعار پڑھ کر وہ آدمی آپ کے پاس سے غائب ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کو ڈھونڈ کر میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اُسے تلاش کیا گیا لیکن وہ نہ ملا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسے لگا کہ جیسے وہ جن تھا اور آپ کو آپ کی موت کی اطلاع دے کر گیا ہے (کیونکہ اُس نے آپ کے قاتل کا حلیہ بھی بیان کر دیا تھا) پس اس کے بعد مدینے میں آپ کو کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔

﴿609﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَقْبَلَ أَحَدُهُمَا آخِذًا بِيَدِ صَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدَيْ كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ الْمُقْبِلَيْنِ۔ ﴿مضی برقم: ۹۳، ۱۲۹﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ چنانچہ (ایک روز) ان میں سے ایک صاحب دوسرے کا ہاتھ پکڑے آرہے تھے' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی خواہش ہو کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے دوسرداروں کو دیکھے تو وہ ان آنے والے دوصاحبوں کو دیکھ لے۔

﴿610﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ أَبِي الدُّمَيْكِ قثنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ قثنا خَالِدُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

◀ متن حدیث ▶ (وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا) (التحریم 3:) قَالَ: أَسَرَّ إِلَيْهَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي . اللَّهُ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿تفسیر القرطبی: ۱۸، ۱۸۷﴾

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا'' اور جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی ایک بیوی سے راز کی بات کہی۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) سے یہ بات کہی تھی کہ میرے بعد ابوبکر میرے خلیفہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ' جبرائیل اور نیک اہل ایمان اس کے دوست و مددگار ہیں۔

﴿611﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا خَالِدُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ السَّائِبِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4:): أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ﴿مضی برقم: ۹۸، ۱۶۱﴾

حضرت فرات بن سائب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4:) ''اور اگر تم نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ' جبرائیل اور نیک اہل ایمان اس کے دوست و مددگار ہیں'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ 'نیک اہل ایمان' سے مراد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

﴿612﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ:

﴿متن حدیث﴾ مَا كَتَمَ أَحَدٌ الْعِلْمَ فَأَفْلَحَ۔ ﴿الدر المنثور: ۲/۲۹﴾

حضرت حسن بن سہل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے علم چھپایا ہوا اور کامیاب ہو گیا ہو۔

﴿613﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ الْكُوفِيُّ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قثنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قَرَأَ الْحَسَنُ هَذِهِ الْآيَةَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ) (المائدة:54) حَتَّى قَرَأَ الْآيَةَ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: فَوَلَّاهَا أَبَا بَكْرٍ وَأَصْحَابَهُ "
﴿الحلیۃ لابی نعیم: ۸/۲۱۱/ السنۃ لابی بکر بن الخلال: ۲/۴۸۲/ الشریعۃ للآجری: ۴/۲۸۷﴾

حضرت سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت پڑھی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ" اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے' وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے' جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے' یہ اللہ کا فضل ہے' جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا اور بہ خوبی علم رکھنے والا ہے۔"
اس کے بعد امام حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کو اس آیت کا مصداق بنایا۔

﴿614﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا أَبِي قَالَ: قُرِءَ عَلَى ابْنِ السَّمَّاكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ﴿مضیٰ برقم: ۲۷۲﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ہم اِس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿615﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا أَبِي قَالَ: قُرِءَ عَلَى ابْنِ السَّمَّاكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ۔ ﴿مضیٰ برقم: ۲۷۲﴾

حضرت قیس بن ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

﴿616﴾ سندحدیث حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ قثنا ابْنُ الْيَمَانِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ ﴿سنن الترمذی:۶۲۴/۵/سنن ابن ماجہ:۴۰/۱﴾

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور جنت میں میرا ساتھی عثمان ہوگا۔

﴿617﴾ سندحدیث حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا أَبِي قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

متنِ حدیث خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ ثُمَّ سَكَتَ. ﴿مضی برقم:۴۰﴾

حضرت عبدخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت کے بہترین شخص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر آپ خاموش ہوگئے۔

﴿618﴾ سندحدیث حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا أَبِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ ﴿مضی برقم:۴۱۲﴾

اِس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

﴿619﴾ سندحدیث قَالَ أَبِي: قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ. ﴿التاریخ الکبیر:۱۷۱/۱﴾

اِس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

﴿620﴾ قَالَ: ونا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ ﴿شرح اصول اعتقاد اهل السنة:۱۴۰۶/۷﴾

اِس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

﴿621﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا أَبِي قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَكَتَ سَكْتَةً ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ۔ ﴿مسند احمد:۲/۲۰۰﴾

◆ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿622﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الضَّبِّيُّ قثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ، وَوَاصِلٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قِيلَ لِعَلِيٍّ: أَلَا تُوصِي؟ قَالَ: مَا أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُوصِي، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا فَسَيَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ، كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ عَلَى خَيْرِهِمْ.

﴿کنز العمال:۱۱/۵۴۴/السنۃ لابن ابی عاصم:۱۱۲/فضائل الصدیق لابن العشاری:ص۵﴾

◆ حضرت شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ وصیت نہیں کریں گے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی جو میں بھی کروں، البتہ اگر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا چاہی تو عنقریب انہیں بہتر شخص پر متفق کر دے گا، جس طرح کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے بہترین شخص (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر متفق کیا تھا۔

﴿623﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ: نا نَصْرٌ، عَنْ حُسَامٍ يَعْنِي ابْنَ مِصَكٍّ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أُمِرْتُ أَنْ أُوَلِّيَ الرُّؤْيَا أَبَا بَكْرٍ۔ ﴿ضعیف الجامع:۱/۳۸۵/الفتح الکبیر:۱/۲۶۱﴾

◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے حکم دیا گیا کہ میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے خواب کی تعبیر کراؤں۔

﴿624﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قثنا السَّرِيُّ، يَعْنِي: ابْنَ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كَانَ رِجَالٌ عَلَى بَابِ عُمَرَ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جَارِيَةٌ فَقَالُوا: هَذِهِ سَرِيَّةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: إِنِّي لَا أَحِلُّ، إِنِّي مِنْ مَالِ اللَّهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا لِعُمَرَ مِنْ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ حُلَّتَاهُ: حُلَّةُ شِتَائِهِ وَقَيْظِهِ وَمَطِيَّتُهُ الَّتِي يَتَبَلَّغُ عَلَيْهَا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ وَقُوتُهُ كَقُوتِ رَجُلٍ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا أَدْرِي قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، أَوْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَيْسَ بِأَرْفَعِهِمْ وَلَا بِأَخَسِّهِمْ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۷۵/۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کچھ آدمی کھڑے تھے' اُن کے پاس ایک لونڈی گزری تو اُنہوں نے کہا: یہ امیر المؤمنین کی کنیز ہے' تو اُس نے کہا: میں حلال نہیں ہوں' میں تو اللہ کا مال ہوں۔ جب اِس بات کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے مال میں سے عمر کا کیا حصہ ہے؟ یہ دو حُلّے' ایک سردیوں کے لیے اور ایک گرمیوں کے لیے' ایک سواری: جس پر سوار ہو کر وہ حج یا عمرے کے لیے جا سکے اور ایک عام آدمی جتنا راشن۔

﴿625﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نا يُونُسُ، عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ اَللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ۔

﴿المستدرک للحاکم: ۸۳/۳/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۶۱/۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ابوجہل بن ہشام کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے اِسلام کی مدد فرما (یعنی اِن دونوں میں سے کسی ایک کو اِسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرما) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِسلام قبول کرلیا' پھر وہ (علانیہ طور پر) نکلے اور مسجد حرام میں نماز پڑھی۔

﴿626﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: نا عُبَادَةُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مُوسَى الْأَسَدِيُّ قَالَ نا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ الْمَدَنِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَخَذْتُهَا رَغْبَةً فِيهَا، وَلَا إِرَادَةَ اسْتِئْثَارٍ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا حَرَصْتُ عَلَيْهَا يَوْمًا وَلَا لَيْلَةً قَطُّ، وَلَا سَأَلْتُهَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً، وَلَقَدْ تَقَلَّدْتُ أَمْرًا عَظِيمًا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُعِينَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ. ﴿المستدرک للحاکم: ۶۶/۳﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے اِسے (یعنی عہدۂ خلافت کو) رغبت کے ساتھ قبول نہیں کیا، نہ ہی کسی مسلمان پر ترجیح وفوقیت پانے کا ارادہ تھا، نہ ہی میں نے ایک بھی دن یا ایک بھی رات اِس کی لالچ رکھی اور نہ ہی میں نے اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ یا علانیہ طور پر اِس کا سوال کیا، بے شک مجھے ایسے عظیم کام کی ذِمہ داری اُٹھانا پڑ گئی جس کی مجھ میں طاقت نہیں تھی، سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ میری اس پر مدد فرمائے۔

﴿627﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قثنا أَبُو مُحَمَّدٍ، يَعْنِي أُسَيْدًا، قثنا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَوَّاهًا حَلِيمًا، وَإِنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ اللَّهُ، وَقَدْ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ، يَعْنِي عَلَى لِسَانِ عُمَرَ، وَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَهَابُهُ أَنْ يَأْمُرَهُ بِالْخَطِيئَةِ ﴿مضیٰ برقم: ١١٢، ١٧٨﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل اور بڑے بردبار تھے اور بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔ بے شک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ رائے رکھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی ہے اور یقیناً ہم یہ بھی سمجھا کرتے تھے کہ شیطان انہیں گناہ کی طرف مائل کرنے سے ڈرتا ہے۔

(سکینت یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿628﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قثنا أَبُو مُحَيَّاةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ابْنِ أَخِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شَيْخٍ كَانَ فِيهِمْ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ سِنِينَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ، فَخَرَجَ إِلَى حَدِيقَةٍ مِنْ حَدَائِقِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِ قَالَ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَقَّ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَإِنَّهُ الْوَالِي مِنْ بَعْدِي، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَنَّهُ هُوَ الْوَالِي مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَبَقَتْهُ عَيْنَاهُ وَدَخَلَ فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ فَدَقَّ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَأَنَّهُ سَيَلِي مِنْ بَعْدِي، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَنَّهُ سَيَلِي مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَشَهَقَ

شَهْقَةً ظَنَنْتُ أَنَّ رَأْسَهُ انْصَدَعَ مِنْهَا، قَالَ: وَدَخَلْتُ وَغَلَّقْتُ الْبَابَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۳۰/ الفضائل لابن خیثمۃ: ۲۴۷﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سات برس تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مدینے کے ایک باغ میں لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں داخل ہو گئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے کے بعد اُس باغ کا دروازہ بند کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی' اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بنے۔ وہ اندر آئے تو میں نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو' یقیناً یہ میرے بعد نگران بنیں گے۔ میں نے اُن کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی' اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نگران بنے۔ پھر آپ کا سانس گھٹ سا گیا' مجھے لگا کہ آپ کا سر اس سے پھٹ جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں اندر آ گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

﴿629﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ، سَنَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ وَمَاتَ فِيهَا، قثنا زُنْبُورٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّعْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◄ متنِ حدیث ► مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَصُبَّ عَلَيْهِ مِنْ مَاءٍ سَبْعَ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، قَالَتْ: فَوَضَعْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، ثُمَّ شَنَنَّا عَلَيْهِ الْمَاءَ، حَتَّى أَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ كُفُّوا، قَالَتْ: ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَسُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ كُلَّهَا فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنَّهُ لَيْسَ امْرُؤٌ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي إِخَائِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. ﴿مضی برقم: ۶۷، ۱۳۴، ۵۱۲﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالیں جن کے سربند نہ کھولے گئے ہوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے لگن (یعنی کپڑے دھونے کے بڑے برتن) میں بٹھا دیا' پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالنے لگیں' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بس کر دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! ان تمام دروازوں

کو بند کردو جو مسجد میں راستے بنے ہوئے ہیں، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے، کیونکہ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کا اپنے بھائی چارے اور اپنی قربانیوں کے سلسلے میں ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر مجھ پر احسان کیا ہو۔

﴿630﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ قثنا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. ﴿سنن ابن ماجہ: ۳۹/۱/ المستدرک للحاکم: ۸۴/۳/ العلل المتناھیۃ: ۱۹۲/۱﴾

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ کرے گا...... سب سے پہلے جسے سلام کہے گا...... اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

﴿631﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْأَخْيَلِ الْعَنْسِيُّ قثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَنْظُرُونَ إِلَى أَهْلِ الدَّرَجَاتِ فَوْقَهُمْ كَمَا يَنْظُرُ أَحَدُكُمْ إِلَى الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ فِي الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ أُولَئِكَ، وَأَنْعَمَا. ﴿مسند ابی یعلی الموصلی: ۳۶۹/۲﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (عام) جنتی لوگ اپنے سے اوپر فائز بلند و بالا درجات والوں کو اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم میں سے کوئی شخص آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھتا ہے، اور بے شک ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (بلند و بالا درجات والے) لوگوں میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿632﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ السِّمْسَارُ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ الْأَدَمِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّهْقَانُ -وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاشِدٍ- قثنا بَشَّارُ بْنُ مُوسَى الْخَفَّافُ، نا شَرِيكٌ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ

وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ . ﴿مفتی برقم:٩٣﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے علی! یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

﴿633﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى قثنا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، قَالَا: نا عُبَيْدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قثنا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مُقْبِلَيْنِ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ:

متنِ حدیث: يَا عَلِيُّ، هَذَانِ الْمُقْبِلَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ بِذَلِكَ . ﴿راجع الحدیث السابق﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو فرمایا:

اے علی! یہ جو دو صاحب آرہے ہیں یہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم ان کو یہ بات مت بتلانا۔

﴿634﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

متنِ حدیث: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَكُونُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ﴿مفتی برقم:٣١٠﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اِس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت ہوتی ہے۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿635﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ التَّمَّارُ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ سُوَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

متنِ حدیث: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم:١١٩٣﴾

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

اِس اُمت کے بہترین شخص' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' حضرت ابوبکر' عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿636﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ يُبْعَثُونَ مَعِي، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أُحْشَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ ﴿مضیٰ برقم: ۵۰۷﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا' پھر ابوبکر وعمر (کی قبروں) کو (کھولا جائے گا)' پھر اہل بقیع (یعنی جنت البقیع میں دفن ہونے والوں کو) اُٹھایا جائے گا' پھر اہل مکہ کو' پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔

﴿637﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ طَيْفُورٍ النَّسَوِيُّ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا. ﴿مضیٰ الحدیث من طرق کثیرۃ﴾

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

﴿638﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ هَذَا فَقَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا، فَقُلْتُ: إِنَّهُ كَانَ لَكَ صَاحِبَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، لَمْ يَفْعَلَا ذَلِكَ قَالَ: هُمَا الْمَرْآنِ أَقْتَدِيهِمَا. ﴿صحیح البخاری: ۳/۴۵۶﴾

حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک میرا ارادہ ہے کہ میں کوئی سونا اور چاندی نہ چھوڑوں' مگر اسے تقسیم کردوں۔ (شیبہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا: آپ کو دونوں ساتھیوں (یعنی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو ایسا نہیں کیا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں ایسے بزرگ تھے کہ میں ان ہی کی پیروی کروں گا۔

﴿639﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سُئِلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: مَا أَشَدُّ مَا رَأَيْتَ الْمُشْرِكِينَ نَالُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ:أَشَدُّ مَا رَأَيْتُ مِنْهُمْ نَالُوا مِنْهُ قَطُّ أَنَّهُمْ عَدَوْا عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَخَذُوهُ وَهُوَ يَطُوفُ، يَعْنِي بِالْبَيْتِ، فَأَخَذُوا بِجُمْعِ رِدَائِهِ فَلَبَّبُوهُ وَقَالُوا:أَنْتَ الَّذِي تَسُبُّ آلِهَتَنَا، وَتَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا؟ فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَعَمْ، أَنَا ذَاكَ، وَأَبُو بَكْرٍ مُحْتَضِنُهُ إِلَيْهِ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ:يَا قَوْمِ، أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ:رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ؟ قَالَ:وَعَيْنَاهُ تَسْفَحَانِ. ﴿صحیح البخاری:۷/۱۶۵﴾

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے تنگ کرنے کی سب سے سخت صورت کیا دیکھی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نے ان کی طرف سے جو سخت ترین تکلیف دیکھی وہ یہ تھی کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو وہ آپ پر ٹوٹ پڑے اور آپ کی ساری چادر کو پکڑ کر اُسے کھینچنے لگے اور کہنے لگے: تم ہی وہ آدمی ہو جو ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتے ہو اور ہمیں ان کی پرستش سے منع کرتے ہو جن کی پوجا ہمارے آباء واجداد کرتے رہے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ہاں! میں ہی ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو حصار میں لیے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہے تھے: اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ تمہارے پاس واضح دلائل بھی آچکے ہیں۔ (یہ کہتے ہوئے) اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

﴿640﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، وَأَزْوَاجِي، وَأَصْهَارِي

﴿مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۱۶/ المطالب العالیة:۴/۱۰۱/ الکامل لابن عدی:۲/۱۰۸﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ، میری ازواجِ مطہرات اور میرے دامادوں کے معاملات میں میرا خیال رکھا کرو۔

﴿641﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اهْدَئِي فَمَا عَلَيْكِ

إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ . ﴿مضیٰ برقم:۸۲۸۱﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر موجود تھے، اتنے میں پہاڑ حرکت کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رُک جاؤ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

﴿642﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِهِ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ) (آل عمران 135:) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. ﴿تفسیر ابن جریر الطبری:۶۳/۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بے شک میں جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے جس قدر چاہتا فائدہ بخشتا اور جب آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدمی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا، پس جب وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا، اور (یہ حدیث) مجھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کی ...... اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سچ ہی بولتے ہیں ...... اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی مسلمان آدمی کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے، پھر اُٹھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ''اور جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اسی وقت انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے، پھر وہ اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر کبھی اپنے کیے پر اصرار بھی نہیں کرتے''۔

﴿643﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً فَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا، فَأَقْبَلَتْ بِهِ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ " فَقَالَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ، وَقَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِشَاةٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَطَلَبَهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ لَفَظَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ يَكُونُ لَهَا غَيْرِي؟ "فَقَالَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ۔ ﴿مضی برقم:۱۸۲﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک شخص گائے کو ہانکنے لیے جا رہا تھا' پھر وہ اُس پر سوار ہو گیا' تو وہ گائے اُس کی جانب متوجہ ہو کر بولی: یقیناً ہم اِس کے لیے پیدا نہیں کیے گئے' ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے لوگوں نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! (یعنی اُنہوں نے حیرت اور تعجب کا اِظہار کیا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں' ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اُس وقت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیا آ گیا اور ایک بکری اُٹھا کر لے گیا۔ چرواہا اُس کے پیچھے بھاگا' جب اُس نے اُسے دبوچ لیا تو بھیڑیے نے بکری کو پھینک دیا' پھر آدمی کی طرف متوجہ ہو کر بولا: درندوں والے دن اسے کون بچائے گا' جس دن میرے علاوہ اِن کا اور کوئی چرواہا نہیں ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے لوگوں نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! (یعنی اُنہوں نے حیرت اور تعجب کا اِظہار کیا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں' ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔

﴿644﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ طَيْفُورَ قثنا قُتَيْبَةُ قثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ":

متنِ حدیث: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ بَعْثٌ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ مِنَ النَّاسِ بَعْثٌ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَحَدٌ؟ فَلَا يُوجَدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ "، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ فَلَوْ سَمِعُوا بِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِي مِنْ وَرَاءِ الْبُحُورِ لَالْتَمَسُوهُ ثُمَّ لَا يَجِدُونَهُ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي:۱۸/۱۰﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اِن میں سے ایک جنگی دستہ بھیجا جائے گا اور لوگ کہیں گے: دیکھو کہ تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدمی ہے؟ تو ایک آدمی مل جائے گا' چنانچہ اسی کی برکت سے لوگوں کو فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں میں سے ایک دستہ بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا: دیکھو' کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

میں سے کوئی ہے؟ تو کوئی بھی نہیں ملے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عنقریب لوگوں پر ایسا دن آئے گا کہ اگر لوگ سمندر پار بھی میرے کسی صحابی کی موجودگی کا سنیں گے تو اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے لیکن انہیں کوئی نہیں ملے گا۔

﴿645﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قثنا أَسَدٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ:

◄ متن حدیث ► وَمَنْ أَبْغَضَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَهُوَ مُنَافِقٌ۔ ﴿تاریخ بغداد ۱۶۴/۴﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے بغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔

﴿646﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قثنا ابْنُ أَبِي الْجَوْنِ نا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَنْظُرُونَ إِلَى عِلِّيِّينَ كَمَا تَنْظُرُونَ إِلَى الْكَوْكَبِ الطَّالِعِ فِي السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا . ﴿مضی الحدیث من طرق کثیرہ﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

بے شک بلند درجات والے لوگ بہت بالا درجات والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿647﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ قثنا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، أَخْبِرْنِي عَنْ سَلَفِنَا حَتَّى كَأَنِّي عَايَنْتُهُمْ، قَالَ: تَسْأَلُنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ؟ كَانَ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أَخِي تَقِيًّا يُرَى الْخَيْرُ فِيهِ مِنْ رَجُلٍ يُصَادَى مِنْهُ غَرْبُهُ قَالَ: يَعْنِي الْحِدَّةَ تَسْأَلُنِي عَنْ عُمَرَ؟ كَانَ وَاللَّهِ فِي عِلْمِي قَوِيًّا تَقِيًّا قَدْ وُضِعَتْ لَهُ الْحَبَائِلُ بِكُلِّ مَرْصَدٍ، فَهُوَ لَهَا حَذِرٌ مِنْ رَجُلٍ سَوْقُهُ عَنِيفٌ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔ ﴿تاریخ المدینۃ لابن الشبۃ: ۲۵۹/ التاریخ للفسوی: ۴۸۲/۱﴾

حضرت عیسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور کہا: اے ابوعباس! مجھے ہمارے اسلاف کے بارے میں اس طرح

بتلایئے کہ گویہ میں ان کا مشاہدہ کرلوں۔ انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہو (تو سنو) اے بھتیجے! اللہ کی قسم! وہ بہت ہی متقی شخص تھے' ان میں اس آدمی کی بہ نسبت زیادہ خیر و بھلائی نظر آتی تھی جس کے مزاج میں کچھ سختی پائی جاتی تھی۔ تم مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہو تو سنو! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق وہ بہت طاقت ور اور پرہیز گار شخصیت تھے' ان کے لیے ہر گھات پر رسیاں بچھائی گئی ہوتی تھیں لیکن وہ ان سے اس آدمی کی بہ نسبت بہت بچ کر گزرتے تھے جس کے ہانکنے میں سختی ہو' اور حدیث بیان کی۔

﴿648﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُقَاتِلًا يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحريم 4:)، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ۔

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ' جبرائیل اور نیک اہل ایمان' نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دوست و مددگار ہیں۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ 'نیک اہل ایمان' سے مراد حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿649﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ نَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى: إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ لِلنَّاسِ وُجُوهٌ يَرْفَعُونَ بِحَوَائِجِ النَّاسِ، فَأَكْرِمْ وُجُوهَ النَّاسِ، فَبِحَسْبِ الْمُسْلِمِ الضَّعِيفِ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ يُنْصَفَ فِي الْعَطِيَّةِ وَالْقِسْمَةِ.

حضرت ابوعمران عبدالملک بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام یہ مراسلہ لکھا کہ لوگوں کے ہمیشہ کچھ چہرے ہوتے ہیں جو وہ ضروریات کی بنا پر ہی اُٹھاتے ہیں (یعنی کچھ لوگ ہمیشہ ضرورت مند رہتے ہیں اور ضرورت کی بنا پر ہی مانگتے ہیں) لہٰذا لوگوں کے چہروں کی عزت کرو اور کمزور مسلمان کے لحاظ سے عدل کرو اور عطیہ دیتے ہوئے (یا مال) تقسیم کرتے ہوئے انصاف کیا جائے۔

﴿650﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْبَزَّازُ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ الرَّقِّيُّ السَّرَّاجُ قثنا ابْنُ فُضَيْلٍ قثنا سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صُهْبَانَ وَكَثِيرٌ النَّوَّاءُ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، أَلَا وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا ﴿الحديث من طرق كثيرة﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو' سنو! یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے' بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿651﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ يَعْنِي الْقَطَّانَ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُنْبَزُونَ الرَّافِضَةَ 'يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيَلْفِظُونَهُ 'فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ۔ ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۲/۱۰/ زيادات المسند: ۱۰۳/۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں ''رافضی'' کا لقب دیا جائے گا' وہ اِسلام سے کنارہ کش رہیں گے اور اس کے بارے میں دریدہ دہنی کریں گے۔ تم انہیں قتل کر دینا' کیونکہ بلاشبہ وہ مشرک ہوں گے۔

﴿652﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْبَصْرِيُّ، قثنا الْقَعْنَبِيُّ، قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الصَّادِقَ ' عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: لَمَّا غُسِّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكُفِّنَ وَحُمِلَ عَلَى سَرِيرِهِ ' وَقَفَ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجَّى ﴿مضیٰ برقم: ۳۴۵﴾

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا' کفن پہنایا گیا اور انہیں چارپائی پر لٹا دیا گیا تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! رُوئے زمین پر اس کپڑا لپٹے شخص سے بڑھ کر کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق میری یہ خواہش ہو کہ میں اُس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملوں۔

﴿653﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قثنا أَبُو الْأَصْبَغِ الرَّمْلِيُّ قثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ قثنا ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْأَوْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ:

متن حدیث: لَوْ وُزِنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ بِإِيمَانِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِمْ

﴿المطالب المسندة: ۳/۲۵۱ / المقاصد الحسنة للسخاوی: ص ۳۴۹﴾

حضرت ہزیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ان کے مقابلے میں یہ وزنی ہو جائے گا۔

﴿654﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قثنا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

[متن حدیث] لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ. ﴿مضی برقم: ۵﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک مُد بلکہ آدھے مُد (صدقے کے اجر و ثواب) کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

﴿655﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

[متن حدیث] أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقُلْتُ: مَا قَوْلُكَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَدْ حَلَّى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ سَيْفَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: وَتَقُولُ الصِّدِّيقُ؟ قَالَ: فَوَثَبَ وَثْبَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ: نَعَمُ الصِّدِّيقُ، نَعَمُ الصِّدِّيقُ، نَعَمُ الصِّدِّيقُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَمَنْ لَمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيقُ، فَلَا صَدَّقَ اللَّهُ لَهُ قَوْلًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ. ﴿فضائل الصدیق للدارقطنی: ۲۲﴾

حضرت عروہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: تلواروں کو زیور ڈالنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تلوار کو زیور پہنایا تھا۔ میں نے کہا: آپ ''صدیق'' کہہ رہے ہیں؟ تو وہ جلدی سے اُٹھے اور قبلہ کی جانب رُخ کیا، پھر فرمایا: ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں۔ اُنہوں نے تین مرتبہ ایسے کہا۔ (پھر فرمایا:) جو شخص انہیں صدیق نہ مانے، اللہ تعالیٰ دُنیا و آخرت میں اُس کی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔

﴿656﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قثنا الزَّنْجِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أُمَيَّةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مُؤْمِنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ.

﴿مضی برقم: ۲۶۱، ۲۷۳﴾

حضرت اسماعیل بن اُمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے، یعنی سب سے پہلے جو مسلمان ہوئے، وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

﴿657﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قثنا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ ﴿مضی برقم: ۲۹۷﴾

حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے شخص ہیں۔

﴿658﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا. ﴿مضی برقم: ۶۹﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

﴿659﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قثنا أَبُو الْحَارِثِ الْوَرَّاقُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ لَيَكْرَهُ أَنْ يُخَطَّأَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْأَرْضِ۔

﴿المطالب العالیۃ: ۴/۲۱۳/۳، اللآلی المصنوعۃ: ۱/۳۰۰، الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۲۱۹﴾

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل آسمان میں اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ زمین میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو غلط قرار دیا جائے۔

﴿660﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: نا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ:

◄ [متن حدیث] ► أَيُّكُمْ أَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا' قَالَ: أَيُّكُمْ عَادَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا' قَالَ: أَيُّكُمْ شَيَّعَ جِنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا' قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَنِيئًا مَنْ كَمُلَتْ لَهُ هَذِهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. ﴿مضیٰ برقم: ۵۸۵﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے جنازے میں کس نے شرکت کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبارک ہو! جس میں یہ خصلتیں کامل طور پر موجود ہوں: اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

﴿661﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قثنا فُضَيْلٌ، يَعْنِي: ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ [متن حدیث] ► إِنَّ لِكُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْبِرِّ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ' فَإِذَا اسْتَغْلَبَ عَلَى عَمَلِ الرَّجُلِ مِنْهَا شَيْءٌ دَعَاهُ ذَلِكَ الْبَابُ' وَبَابُ الصَّوْمِ يُدْعَى الرَّيَّانُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَدْعُونِي شَيْءٌ مِنْهَا؟ قَالَ: إِنَّهَا لَتَدْعُوكَهُ وَإِنَّكَ لَتَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شِئْتَ. ﴿مضیٰ برقم: ۲۱۳﴾

حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی کے ہر کام کے لیے جنت کا ایک دروازہ مختص ہے' پس جب آدمی کے عمل پر ان میں سے کوئی چیز غالب آ جاتی ہے (یعنی جب آدمی کسی ایک عمل کا زیادہ اہتمام کرتا ہے) تو وہ اُسے اُسی دروازے سے بلائے گا اور روزے والے دروازے کو ''ریان'' کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ان اعمال میں سے کوئی مجھے بھی (جنت کے کسی دروازے سے) بلائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ آپ کو بلائیں گے اور آپ ان میں سے جس دروازے سے چاہو گے (جنت میں) داخل ہو سکو گے۔

﴿662﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِمَكَّةَ -

وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا -عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ":

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ أَتَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَيْرٍ، أَوْ قَالَ: أَفْضَلَ، مِنْ أَبِي بَكْرٍ." ﴿مضی برقم:۱۳۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس شخص سے آگے چل رہے ہو جو دُنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ نبیوں اور رسولوں کے بعد کسی ایسے شخص پر سورج طلوع یا غروب نہیں ہوا جو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہو یا فرمایا کہ افضل ہو۔

﴿663﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ السَّعِيدِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ قَالَ

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي ابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَنْتَ دَرَجَةً فَسَبَقْتُكَ بِمِرْقَاتَيْنِ وَنِصْفٍ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ حَتَّى تَرَى مَا يَسُرُّكَ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ

قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي ابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَنْتَ دَرَجَةً فَسَبَقْتُكَ بِمِرْقَاتَيْنِ وَنِصْفٍ، قَالَ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ حَتَّى يُقِرَّ عَيْنَكَ وَتَرَى مَا يَسُرُّكَ، فَأَعَادَهَا الثَّالِثَةَ

فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي ابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَنْتَ دَرَجَةً فَسَبَقْتُكَ بِمِرْقَاتَيْنِ وَنِصْفٍ، قَالَ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ إِلَى رَحْمَتِهِ وَمَغْفِرَتِهِ، وَأَبْقَى بَعْدَكَ سَنَتَيْنِ وَنِصْفًا

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُرُ. ﴿الطبقات لابن سعد:۳/۱۷۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام ابن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس (خواب) کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تب تک زندہ سلامت رکھے گا جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دن نہ دیکھ لیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوبارہ یہ خواب بیان کیا اور فرمایا: اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تب تک زندہ سلامت رکھے گا جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی نہ کردے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دن نہ دیکھ لیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کردیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رحمت و مغفرت تک باقی رکھے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (مجھے) اڑھائی سال تک زندہ رکھے گا۔

حضرت امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر کیا کرتے تھے۔

﴿664﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي الْبُورَانِيُّ قثنا الِاحْتِيَاطِيُّ قثنا عَلِيُّ بْنُ جَمِيلٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ [متن حدیث] ► مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ وَرَقَةٍ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، عُمَرُ الْفَارُوقُ، عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ.

﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/٥٨/ الحلية لابي نعيم: ٣/٣٤/ الموضوعات لابن الجوزي: ١/٣٣٦﴾

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں جو بھی درخت ہے اُس کے ہر پتے پر یہ (اسمائے گرامی) لکھے ہوئے ہیں: محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، ابو صدیق، عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین (رضی اللہ عنہم)۔

﴿665﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ قثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي الصِّدِّيقَ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، وَإِلَى عُمَرَ فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، وَإِلَى عُثْمَانَ فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ﴿مضى برقم: ٢٠٧﴾

◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو میں نے انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو میں نے انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی۔

﴿666﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا عُبَيْدُ بْنُ الصَّبَّاحِ

قثنا فُضَيْلٌ، عَنْ خِرَاشٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مُقْبِلَيْنِ فَقَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ هٰذَانِ الْمُقْبِلَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ. ﴿مضی برقم: ۹۳﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو فرمایا:

یہ آنے والے دو صاحب نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسید جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں نہ بتلانا۔

﴿667﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قثنا الْأَعْمَشُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صُهْبَانَ وَكَثِيرٌ النَّوَّاءُ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَسَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا ﴿مضی برقم: ۱۶۵﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو اُن سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور یقیناً ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿668﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَمِينَانِ وَوَزِيرَانِ، فَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَأَمِينَايَ وَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ﴿مضی برقم: ۱۰۵﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کے دو امین اور دو وزیر رہے ہیں، پس میرے وزیر اہل آسمان میں سے ہیں: جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام اور میرے امین اہل زمین میں سے ہیں: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

﴿669﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ

قثنا ابْنُ عَطِيَّةَ قثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ▶ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ حَبْوَتِهِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُ يَبْتَسِمُ إِلَيْهِمَا وَيَبْتَسِمَانِ إِلَيْهِ.

﴿مسند احمد:۳/۱۵۰/سنن الترمذی:۵/۶۱۲/مسند ابوداود الطیالسی:۲/۱۳۹﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی شریف میں تشریف لایا کرتے اور مہاجرین وانصار بھی وہاں موجود ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی اپنا سر اُوپر نہ اُٹھاتا تھا' سوائے حضرات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی جانب دیکھ کر مسکرا دیتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکرانے لگتے۔

﴿670﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متن حدیث] ▶ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. " ﴿مضی برقم:۱۹۸،۲۹۳،۲۹۴﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد ان دو اصحاب کی اقتدا کرنا: ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما)۔

﴿671﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا يَعْقُوبُ نا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متن حدیث] ▶ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. ﴿مضی برقم:۱۵۷﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آگاہ رہو! بے شک میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں' البتہ اگر اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا' اور بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

﴿672﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا يَعْقُوبُ قثنا وَكِيعٌ، نا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ:

◀ [متن حدیث] ▶ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قَالَ: إِنَّمَا أَقُولُ مِنَ الرِّجَالِ، قَالَ: أَبُوهَا.

﴿سنن الترمذی:۵/۷۰۶/السنن الکبریٰ للنسائی:۸/۱۵۷/سنن ابن ماجہ:۱/۳۸﴾

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ذات السلاسل سے واپس آئے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں سے زیادہ کون محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں نے صرف مردوں میں سے پوچھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کا باپ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

﴿673﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي قثنا يَعْقُوبُ قثنا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الْأُفُقِ -وَقَالَ عَمْرٌو: فِي الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ- وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا." ﴿مضیٰ برقم:۱۶۵﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (جنت میں) اونچے درجے والے لوگوں کو اُن سے کم تر درجوں کے لوگ اِس طرح دیکھیں گے جس طرح تم اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ عمرو نے ''آسمان کے اُفق میں'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان میں سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿674﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا يَعْقُوبُ قثنا وَكِيعٌ قثنا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ: (فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ) (المائدة:54)، قَالَ: هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَأَصْحَابُهُ.

﴿الحلیۃ لابی نعیم: ۸/۲۱۱/ السنۃ: لابی بکر بن الخلال: ۲/۲۸۲/ الشریعۃ للآجری: ۴/۱۸۷﴾

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ''عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ لوگ اُس سے محبت کرتے ہوں گے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اِس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب ہیں۔

﴿675﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ النُّعْمَانِ قثنا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄ متن حدیث ► لَا يَجْمَعُ حُبَّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا قَلْبُ مُؤْمِنٍ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ.

﴿المطالب العالیۃ: ۴/۸۴/ الریاض النضرۃ: ۱/۵۴/ الصواعق المحرقۃ: ص ۷۸﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان چار لوگوں کی محبت صرف مومن دل میں ہی جمع ہو سکتی ہے: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی (رضی اللہ عنہم)۔

﴿676﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ قثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ قثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

﴿اللآلی المصنوعة: ۳۰۲/۱/ الفوائد المجموعة: ص ۳۳۷/ الموضوعات لابن الجوزی: ۳۲۰/۱﴾

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تم میں مجھے مبعوث نہ کیا جاتا تو عمر بن خطاب کو مبعوث کیا جاتا۔

﴿677﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ﴿الحلیة لابی نعیم: ۳۳۳/۶/ الصواعق المحرقة: ص ۹۷﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنتیوں کے چراغ ہیں۔

﴿678﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ":

◀ متن حدیث ▶ يَا عَمَّارُ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ حَدَّثْتُكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ مِثْلَ لَبْثِ نُوحٍ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا، مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ."

﴿مجمع الزوائد للهیثمی: ۶۸/۹/ الموضوعات لابن الجوزی: ۳۲۱/۱﴾

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عمار! میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو میں نے کہا: اے جبرائیل! مجھے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے آسمان میں (بیان کیے جانے والے) فضائل بتلاؤ۔ تو انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر میں آپ کو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے آسمان میں (بیان کیے جانے والے) فضائل اتنے عرصے تک بتلاتا رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں گزارا تھا

(یعنی) ساڑھے نو سو سال تک' تو تب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی بہ نسبت ایک نیکی ہے۔

﴿679﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قثنا بَهْزٌ قثنا هَمَّامٌ، نا قَتَادَةُ قثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ":

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ' ثُمَّ سِرْتُ سَاعَةً فَرَأَيْتُ قَصْرًا هُوَ أَحْسَنُ مِنَ الْقَصْرِ الْأَوَّلِ' فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ' وَإِنَّ فِيهِ لِمَنَ الْحُورِ الْعِينِ' فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلَّا مَا عَرَفْتُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ " فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أُغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ﴿مضی برقم: ۴۵۱﴾

✿ ◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک محل دیکھا' میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کس کا محل ہے؟ تو اُنہوں نے بتلایا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔ پھر میں تھوڑا سا آگے چلا تو مجھے ایک اور محل دکھائی دیا جو پہلے محل سے بھی زیادہ اچھا تھا' پس میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کس کا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ بھی عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا ہے۔ اُس محل میں حور عین تھیں۔ اے ابوحفص! مجھے اُس محل کے اندر جانے سے صرف اِس بات نے روک دیا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟

﴿680﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، يَعْنِي: ابْنَ حَيَّانَ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ، فَأَبَوْا أَنْ يُزَوِّجُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ رَجُلٌ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ.

﴿الریاض النضرۃ: ۲/۲۵/المطالب العالیۃ: ۴/۴۱﴾

✿ ◆ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے گھر اُن کی صاحبزادی سے نکاح کا پیغام بھیجا تو اُنہوں نے انکار کر دیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مدینے کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہو۔

﴿681﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قثنا هُشَيْمٌ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ، أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4:)،

قَالَ:عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿مضیٰ برقم:٩٨﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ کے فرمان:وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم:4)(نیک اہل ایمان) سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿682﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا زِيَادٌ قثنا هُشَيْمٌ قَالَ:أنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ":

◄ [متن حدیث] ◄ وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ:قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ،لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)(البقرة125:)، قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ:(عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ)(التحريم 5:)، فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ. ﴿مضیٰ برقم:٤٣٤﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی (یعنی جیسا میں نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اُسی طرح حکم جاری فرمادیا:

(پہلی بات یہ تھی کہ):میں نے کہا:یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ''اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو''

(دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا:یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں وہاں آپ کی ازواجِ مطہرات بھی ہوتی ہیں، کاش کہ آپ انہیں پردے کا حکم فرمادیں۔تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔

اور (تیسری بات یہ تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں (ایک بار) جوش میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھی ہوگئیں (اور خرچے میں اضافے کا مطالبہ کرنے لگیں)، تو میں نے (انہیں) کہا:عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ ''ہوسکتا ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔'' تو (میری بات) اسی طرح (آیتِ قرآن بن کر) نازل ہوگئی۔

﴿683﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ ﴿مضی برقم:۳۱۳﴾

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور ان کے دل پر حق کو رکھ دیا۔

﴿684﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.
﴿مضی برقم:۳۱۴﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی کے مثل فرمان منقول ہے۔

﴿685﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، نا عَبْدُ اللَّهِ نا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ، بَعْدَ النَّبِيِّينَ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْكَ يَا عُمَرُ. ﴿سنن الترمذی:۶۶۹/۵﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! انبیاء کے بعد کسی بھی ایسے آدمی پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے جگہ نہیں دی جو تجھ سے بہتر ہو۔

﴿686﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، نا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ قثنا رَجُلٌ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ ﴿سنن الترمذی:۶۱۳/۵/ المستدرک للحاکم:۶۹/۳﴾

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں سُننے اور دیکھنے (کی حیثیت رکھتے) ہیں۔

﴿687﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نا عَبْدَةُ وَيَعْلَى، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَغُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ﴿مضی برقم:۳۱۶،۳۱۷﴾

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل نے عمر کی زبان پر حق کو رکھ دیا ہے۔

﴿688﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ تَمِيمٍ النَّهْشَلِيُّ قثنا خَازِمُ بْنُ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ:

متن حدیث: يَا أَبَا بَكْرٍ، وَيَا عُمَرُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمَا، وَوَاللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَيُحِبُّكُمَا لِحُبِّي إِيَّاكُمَا، وَوَاللَّهِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُحِبُّكُمَا لِحُبِّ اللَّهِ إِيَّاكُمَا، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّكُمَا، وَوَصَلَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكُمَا، قَطَعَ اللَّهُ مَنْ قَطَعَكُمَا، أَبْغَضَ اللَّهُ مَنْ أَبْغَضَكُمَا. ﴿تفرد به المؤلف﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

اے ابوبکر اور اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک میں تم دونوں سے محبت کرتا ہوں اور اللہ کی قسم! بے شک اللہ تعالیٰ بھی تم دونوں سے اِس وجہ سے محبت کرتا ہے کیونکہ مجھے تم سے محبت ہے اور اللہ کی قسم! بے شک فرشتے بھی تم دونوں سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تم سے محبت ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرمائے جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس شخص سے تعلق جوڑے جو تم دونوں سے تعلق جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے تعلق توڑے جو تم دونوں سے تعلق توڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرے جو تم دونوں سے نفرت کرتا ہے۔

﴿689﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قثنا الْوَضَّاحُ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَانِي ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِهِ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَاكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِي مُنْذُ يَوْمِ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

﴿فضائل الصدیق لابن العشاری: ص ٦/ تاریخ بغداد: ٢٥٦/٤/ العلل المتناهیہ لابن الجوزی: ١٨٤/١﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دن سے لے کر روزِ قیامت تک مجھے اس کا ثواب عطا فرمائے گا جو اس پر ایمان لایا' اور اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ مجھے معبوث فرمانے کے دِن سے لے کر روزِ قیامت تک آپ کو اس کے ثواب سے نوازے گا جو مجھ پر ایمان لائے گا۔

﴿690﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا لُؤْلُؤُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الْعَوْفِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) (الفتح:29)، قَالَ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (وَالَّذِينَ مَعَهُ) (الفتح:29) أَبُو بَكْرٍ، (أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ) (الفتح:29) عُمَرُ (رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) (الفتح:29) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، (تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا) (الفتح:29) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، (يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا) (الفتح:29)، طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، (سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ) (الفتح:29) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدٌ، (ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ) (الفتح:29) الْمُؤْمِنُونَ الْمُحِبُّونَ لَهُمْ، (لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ) (الفتح:29) الْمُبْغِضُونَ لَهُمْ، (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) (الفتح:29).

﴿الدر المنثور: ۶/۸۳/ الریاض النضرۃ: ۱/۳۲۸﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے مراد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ﴿وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾ "اور جولوگ اس کے ساتھ ہیں۔" سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ "کافروں پر بہت سخت ہیں۔" سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ "آپس میں بہت رحم دِل ہیں۔" سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا﴾ "آپ انہیں رکوع وسجود کی حالت میں دیکھیں گے۔" سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا﴾ "وہ اللہ کا فضل اور خوشنودی تلاش کرتے ہیں۔" سے مراد طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ "ان کی پہچان ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہیں۔" سے مراد عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد رضی اللہ عنہما ہیں۔ ﴿ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ﴾ "یہ تورات میں ان کی مثال دی گئی ہے اور انجیل میں ان کی مثال یوں بیان ہوئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے۔" سے مراد ایسے مومنین جوان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں۔ ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ "تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔" سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ "اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔" ﴿الفتح: ۲۹﴾

﴿691﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرٍ الْمَكِّيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَارِيُّ قثنا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ دَعْلَجٍ، وَأَبِي الْجُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ جَاءُوا بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَ حَدًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: مَا تَرَوْنَ فِيهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَرَى أَنْ تُوجِعَ قَرْنَيْهِ، فَقَالَ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ إِنْ تُطِعْ عُمَرَ فِي أُمَّتِكَ تَشْتَدَّ عَلَيْهِمْ، وَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ النَّاسَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمَرُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ عُمَرَ، وَأَحِلُّ حَيْثُ يَحِلُّ عُمَرُ، وَدَعَا بِالْأَنْصَارِيِّ فَأَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگ ایک انصاری شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں لے کر آئے' اُس نے کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کیا تھا' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے استفسار فرمایا تم اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہو؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ اس کے سینگوں کو تکلیف دیں (یعنی اس پر حد لاگو کریں) یہ سن کر انصار نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اپنی اُمت کے بارے میں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی بات مانیں گے تو ان پر سختی کر بیٹھیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب نے اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے غلبہ عطا فرمایا ہے' اِس لیے وہی بات معتبر ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کو خبر دی' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر مجھ سے ہے اور میں عمر سے ہوں' میں بھی مسئلے کا وہی حل نکالتا ہوں جو عمر نکالتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کو بلایا اور اس پر حد جاری فرمائی۔

﴿692﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قثنا عَبْدُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامٍ قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِاللَّهِ، وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَلَا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللَّهِ، مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ﴿مضى برقم: ۴۸۲﴾

حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ کی معرفت رکھنے والا' کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور دین کی سمجھ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿693﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، وَهُوَ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثَمَانِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لِمَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَفِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ثَمَانُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَلْعَنُونَ مَنْ أَبْغَضَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

﴿اللآلی المصنوعة: ۲/ ۳۰۷/ الموضوعات لابن الجوزی: ۱/ ۳۲۴﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً آسمانِ دُنیا میں اَسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے لیے مغفرت کی دُعائیں کرتے ہیں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت کرتا ہے اور دوسرے آسمان میں اسی ہزار ایسے فرشتے ہیں جو اس شخص پر لعنت برساتے ہیں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے نفرت کرتا ہے۔

﴿694﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ النَّهْشَلِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قثنا وَهْبُ اللَّهِ قثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﴿مضى برقم: ٦٧٦﴾

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

﴿695﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قثنا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يَأْتِيهِ بِكِسْرَتِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْهَا: مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَهُ؟ قَالَ: أَصَبْتُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، فَأَتَى لَيْلَةً بِكَسْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ قَدْ طَالَ صِيَامُهُ فَنَسِيَ أَنْ يَسْأَلَهُ، فَوَضَعَ يَدَهُ فَأَكَلَ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِأَبِي بَكْرٍ: كُنْتَ تَسْأَلُنِي كُلَّ لَيْلَةٍ عَنْ كَسْبِي إِذَا جِئْتُكَ فَلَمْ أَرَ سَأَلْتَنِي عَنْ كَسْبِي اللَّيْلَةَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِقَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمْ يُعْطُونِي أَجْرَ كَهَانَتِي، حَتَّى كَانَ الْيَوْمُ فَلَقِيتُهُمُ الْيَوْمَ فَأَعْطَوْنِي، وَإِنَّمَا كَانَ كَذِبَةً، قَالَ: فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ أُصْبُعَهُ فِي حَلْقِهِ فَجَعَلَ يَتَقَيَّأُ، قَالَ: فَذَهَبَ الْغُلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيهِ، أَكْذَبْتَ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: فَضَحِكَ، أَحْسَبُهُ قَالَ: ضَحِكًا شَدِيدًا وَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ بَطْنَهُ إِلَّا طَيِّبٌ.

﴿تفرد به المؤلف﴾

حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا' وہ روزانہ آپ کے پاس پنیر کا ٹکڑا لاتا تھا اور آپ اُس سے اِس کے متعلق پوچھتے تھے کہ تجھے یہ کہاں سے ملا؟ تو وہ کہتا: میں نے یہ فلاں فلاں کام کر کے حاصل کیا ہے۔ ایک رات وہ اپنی کمائی سے لے کر آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت دیر سے روزے میں تھے' جس وجہ سے آپ اُس سے پوچھنا بھول گئے۔ اُس نے (پنیر کا وہ ٹکڑا) آپ کے ہاتھ پہ رکھا اور آپ کھا گئے۔ غلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں روزانہ جب بھی آپ کے پاس آتا ہوں تو آپ مجھ سے میری کمائی کے متعلق پوچھتے ہیں لیکن آج کی کمائی کے متعلق آپ نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے بتلاؤں یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک قوم کے لیے کہانت کی تھی تو انہوں نے مجھے میری کہانت کی اُجرت نہیں دی تھی' آج میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے اُجرت دی' جبکہ (میں نے جو کہانت کی تھی) وہ سراسر جھوٹ تھی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق میں اُنگلی ڈالی اور قے کرنے لگے۔ وہ غلام' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو بتلایا' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوہ! تو نے ابوبکر کو جھوٹا بنانا چاہا۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر وہ غلام بہت زیادہ ہنسا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس! ابوبکر اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں کہ ان کے پیٹ میں پاکیزہ چیز کے علاوہ کچھ داخل ہو۔

﴿696﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قثنا زُهَيْرٌ قثنا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ، وَقَدْ ذَكَرَ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَيْسَ هَذَا مَقَامُ خَلِيلِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: أَلَا نَتَّخِذُهُ مُصَلًّى؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة 125:)، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوا.

✿ ♦ ✿ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ ہمارے پروردگار کے دوست کا مقام نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تو اُنہوں نے کہا: کیا ہم اسے نماز کی جگہ نہ بنالیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی موافقت میں یہ حکم) نازل فرمادیا: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ''اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو۔'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمادیا کہ وہ اسے نماز کی جگہ بنالیں۔

﴿697﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قثنا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ، وَسَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَجَفَ أُحُدٌ، فَقَالَ:

◄ متن حدیث ► اسْكُنْ حِرَاءَ عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ، الصِّدِّيقُ أَبُو بَكْرٍ، وَالشَّهِيدَانِ

عُمَرُ وَعُثْمَانُ.

شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ ﴿مضی برقم:۸۱﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا' تجھ پر نبی' صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ صدیق سے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور دو شہیدوں سے مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿698﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ حَسَّانَ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الْغُصْنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الْغُصْنِ يَقُولُ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْأَكْبَرَ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَادَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ:

متن حدیث: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، نُبِّئْتُ أَنَّكُمْ تُكْثِرُونَ فِيَّ وَفِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر:47).

﴿تفسیر ابن جریر الطبری:۱۴/۲۶/الدر المنثور:۴/۱۰۱﴾

حضرت ابوغصن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوفے کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' تو آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا:

اے لوگو! مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہو' حالانکہ میری اور اس کی مثال بلاشبہ اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ (الحجر 47) ''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے' وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

﴿699﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيُّ قثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ:

متن حدیث: وَلِيَنَا أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ خَلِيفَةِ اللَّهِ أَبَرُّهُ وَأَحْنَاهُ عَلَيْنَا. ﴿معجم الصحابہ للبغوی:ص ۳۲۶﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بنے' جو کہ اللہ کے خلیفہ ہیں' اس کی بہت نیکی کرنے والے اور ہم پر بڑی شفقت کرنے والے ہیں۔

﴿700﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ قثنا كَوْثَرُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الشَّامِ، فَمَشَى مَعَهُ نَحْوًا مِنْ مِيلَيْنِ فَقِيلَ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، لَوِ انْصَرَفْتَ، فَقَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُمَا اللَّهُ عَلَى النَّارِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَغَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادِيًا فَيُنَادِي: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ شَيْءٌ فَلْيَقُمْ، فَيَقُومُ أَهْلُ الْعَفْوِ فَيُكَافِئُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَفْوِهِمْ۔

﴿تاریخ بغداد: ۴۲۰/۱۰/ الریاض النضرۃ: ۲۱۳/۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ دو میل جتنی مسافت چل کر گئے۔ کسی نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! اگر آپ واپس چلے جائیں (تو کوئی حرج نہیں)۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں' بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس شخص کے قدم راہِ خدا میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں قدموں کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (مزید) فرمایا: میرے احاطہء علم میں یہ حدیث بھی آئی ہے کہ اللہ عزوجل روزِ قیامت ایک منادی کو حکم دے گا' وہ آواز لگائے گا کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے ذِمے کوئی چیز ہے وہ کھڑا ہو جائے' تو معاف کر دینے والے کھڑے ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ ان کے معاف کر دینے کا انہیں صلہ عطا فرمائے گا۔

﴿701﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ قثنا عُبَيْدٌ الْمُكَتِّبُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كُنْتُ مَعَهُ فِي الْكُنَاسَةِ فَرَأَى رَجُلًا فَقَالَ: تَعْرِفُ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: هَذَا الْمُكْمِلُ فِي الشَّرِّ، قُلْتُ: لِمَ سُمِّيَ هَذَا الْمُكْمِلَ فِي الشَّرِّ؟ قَالَ: يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، لَيْسَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ يَنْتَقِصُهُمَا غَيْرُهُ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبید مکتب' ابو معشر کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

میں کناسہ میں ان کے ساتھ تھا تو اُنہوں نے ایک آدمی کو دیکھا اور پوچھا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے کہا: یہ برائی میں کمال پانے والا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کو ایسے کیوں کہا جاتا ہے کہ یہ برائی میں کمال پانے والا ہے۔ اُنہوں نے کہا: یہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بدگوئی کرتا ہے' اور کوفے میں اس کے علاوہ کوئی بھی شخص ان دونوں اصحاب کے متعلق بدگوئی نہیں کرتا۔

﴿702﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ زَيْدٍ

التَّغْلِبِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث ◀ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُنْبَزُونَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيَلْفِظُونَهُ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۲۲/ زيادات المسند: ۱/۱۰۳﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں ''رافضی'' کا لقب دیا جائے گا' وہ اِسلام سے کنارہ کش رہیں گے اور اس کے بارے میں دریدہ ذہنی کریں گے۔ تم انہیں قتل کر دینا' کیونکہ بلاشبہ وہ مشرک ہوں گے۔

﴿703﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِي قَالَ: أنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ: أنا أَبُو جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

متنِ حدیث ◀ يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَنَا يَنْتَحِلُونَ شِيعَتَنَا وَلَيْسُوا بِشِيعَتِنَا، لَهُمْ نَبَزُوا آيَةً، ذَلِكَ أَنَّهُمْ يَشْتِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۲/۱۱۰﴾

حضرت ابوسلیمان الہمدانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہمارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو ہمارے شیعہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کریں گے' حالانکہ وہ ہمارے شیعہ نہیں ہوں گے' ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بدزبانی کیا کریں گے' پس جہاں بھی تم اُن سے ملو انہیں قتل کر دینا' کیونکہ بے شک وہ مشرک ہیں۔

﴿704﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ حَسَّانَ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الْغُصْنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبِي، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْسٍ، صَاحِبِ الطَّائِفِ، اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْتَ مَرِضْتَ قَدَّمْتَ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ:

متنِ حدیث ◀ لَيْسَ أَنَا أُقَدِّمُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُقَدِّمُهُ. ﴿مضیٰ برقم: ۲۹۸﴾

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اسی دوران اُم المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے' تو اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے انہیں (امامت کے لیے) آگے نہیں کیا بلکہ اللہ عزوجل نے انہیں آگے کیا ہے۔

﴿705﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ، قَدِمَ عَلَيْنَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ إِلَى بَغْدَادَ، قثنا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ

الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَرَوَاهُ غَيْرُ أَبِي قُتَيْبَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿مضی برقم: ۲۰۰﴾

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(ایک مرتبہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

﴿706﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ الْعَتَكِيُّ قثنا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا. وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ. ﴿مضی برقم: ۱۳۱، ۱۶۴، ۱۶۵، ۵۹۶، ۶۶۷﴾

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ جنتیوں میں سے ایک (عام) آدمی اہل جنت کو اس طرح نظریں اُٹھا کر دیکھے گا جیسے وہ آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے ہوں، اور بے شک ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿707﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قثنا حُمَيْدُ بْنُ الْأَصْبَغِ بِعَسْقَلَانَ قثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسَ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ﴿مضی برقم: ۳۱۰﴾

❁ حضرت ابوعمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت نازل ہوتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے گفتگو فرماتے تھے کہ ہمیں دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿708﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا وَرْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ مَعَنَا إِلَّا اللَّهُ، فَرَأَى أَبَا

بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔ ﴿مضیٰ برقم:٩٣﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور تیسرا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر پڑی تو فرمایا: یہ دونوں' نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

﴿709﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا يَحْيَى قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، نا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَبُو إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِ صَاحِبِهِ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ. ﴿تاریخ بغداد:١٣/٣﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(ایک مرتبہ) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تشریف لا رہے تھے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحبان کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں' انبیاء و رُسل کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! ان کو اس بات کا نہ بتلانا۔

﴿710﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا يَحْيَى قثنا أَبُو حَصِينٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، نا أَبِي، نا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَقْبَلَا آخِذًا أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدَيْ كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ الْمُقْبِلَيْنِ. ﴿مضیٰ برقم:٢٠٩﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا: ایک دن یہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ (باقی تمام) اگلے پچھلے عمر رسیدہ جنتیوں کے سرداروں کو دیکھے' تو وہ آنے والے ان دو اصحاب کو دیکھ لے۔

﴿711﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا أَبُو عَقِيلٍ قثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ كَثِيرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى فَمِ عُمَرَ، وَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّ شَيْطَانَ عُمَرَ يَهَابُ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَ بِمَعْصِيَةٍ. ﴿الجزء الاول مضی برقم: ٣١٠، والجزء الثانی تفرد بہ المؤلف﴾

۞ ◆ ۞ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اِس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منہ پر سکینت بولتی ہے اور ہم دیکھا کرتے تھے کہ شیطان کسی نافرمانی کے کام کا حکم دینے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خوف کھاتا تھا۔

(سکینت یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے گفتگو فرماتے تھے کہ ہمیں دِلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿712﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قثنا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ إِلَى جَانِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ، قَالَ: هَلْ لَكَ نَسَبٌ فِي غَيْرِهِمْ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، قَالَ: بَلَى وَاللَّهِ، حَتَّى تَحَالَفَا، حَتَّى لَكَأَنِّي وَجَدْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: أَعْزِمُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْلَمُ أَنَّ لَهُ نَسَبًا فِي غَيْرِ أَهْلِ نَجْرَانَ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَدَّتُهُ أَوْ جِدَّةُ أَبِيهِ، مِنْ غَيْرِ أَهْلِ نَجْرَانَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، إِنَّا نَقْفُو الْآثَرَ، ثَلَاثًا.

﴿الطبقات لابن سعد: ٣/ ٢٨٩﴾

۞ ◆ ۞ حضرت حکم ابن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا کہ اسی وقت ان کے پاس ایک آدمی آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا تعلق کن سے ہے؟ اُس نے کہا: اہل نجران سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ بھی کسی سے تمہاری نسبت ہے؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں (تمہاری ان کے علاوہ کسی اور سے بھی نسبت ہے)۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے اس قدر قسمیں اُٹھائیں کہ میرے دل میں امیرالمؤمنین کے متعلق عجیب سا خیال آنے لگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر ایسے مسلمان کو حکم دیتا ہوں جو یہ جانتا ہو کہ اس کا اہل نجران کے علاوہ کسی اور میں بھی نسب ہے: وہ کھڑا ہو جائے۔ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: اے امیرالمؤمنین! اس کی دادی، یا (اس نے کہا کہ) اس کے باپ کی دادی اہل نجران کے علاوہ (کسی اور) سے تھی۔ اس پر حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوڑو، ہم تو اس کی ٹوہ میں لگ گئے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

﴿713﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ، قثنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قثنا ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَقَالَ":

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا بِلَالُ، بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي، فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُرَبَّعٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، قُلْتُ: فَأَنَا مُحَمَّدٌ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، قُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قُلْتُ: أَنَا قُرَشِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ." ﴿مسند احمد: ۳۶۰/۵ / سنن الترمذی: ۶۲۰/۵﴾

◆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:

اے بلال! کس عمل کی بنا پر تم جنت میں مجھ پر سبقت لے گئے ہو؟ کیونکہ گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔ پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک محل کے پاس آیا جو کہ چہار گوشہ تھا' میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ اُمت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں' یہ کس کا محل ہے؟ اُنہوں نے کہا: عرب کے ایک آدمی کا۔ میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں' یہ کس کا محل ہے؟ اُنہوں نے کہا: ایک قریشی آدمی کا۔ میں نے کہا: میں بھی قریشی ہی ہوں' لیکن یہ محل کس کا ہے؟ اُنہوں نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔

﴿714﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، أَوْ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّهُ قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ، وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللَّهُ الْجَنَّةَ كُلَّنَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ عُمَرُ ﴿مسند احمد: ۱۶۵/۳﴾

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمت میں سے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری اِس تعداد میں اضافہ کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کر کے فرمایا: اتنے افراد مزید جنت میں جائیں گے۔ اُنہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور بھی اضافہ فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنے ہی اور۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوبکر! بس کیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! مجھے مت روکو' آپ کو کیا اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہی جنت میں داخل کر دے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو

اپنی ساری مخلوق کو ایک ہی ہاتھ میں لے کر جنت میں داخل کر دے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا۔

﴿715﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى، هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ":

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ." ﴿مضی برقم: ۴۵۱﴾

✿ ◆ ✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سونے کا ایک محل دکھائی دیا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: ایک قریشی نوجوان کا۔ میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا، تو فرشتوں نے بتلایا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔

﴿716﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نا أَبِي، وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهَا فِي دِينِ اللَّهِ عُمَرُ

﴿مسند احمد: ۱۸۴/۳/سنن الترمذی: ۶۶۴/۵/سنن ابن ماجہ: ۵۵/۱﴾

✿ ◆ ✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اُمت میں سب سے رحم دل شخص ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں سب سے سخت عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

﴿717﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبِي، قثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أُتِيَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا لَقِينَا رَجُلًا يَسْأَلُ عَنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَمْكِنِّي مِنْهُ، قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ يُغَدِّي النَّاسَ إِذْ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَعِمَامَةٌ، فَغَدَّاهُ، ثُمَّ إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، (وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا) (الذاریات 2:)، قَالَ عُمَرُ: أَنْتَ هُوَ؟ فَمَالَ إِلَيْهِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاحْمِلُوهُ حَتَّى تُقْدِمُوهُ بِلَادَهُ، ثُمَّ لِيَقُمْ خَطِيبًا ثُمَّ لِيَقُلْ: إِنَّ صَبِيغًا ابْتَغَى الْعِلْمَ فَأَخْطَأَ، فَلَمْ يَزَلْ وَضِيعًا فِي قَوْمِهِ حَتَّى هَلَكَ، وَكَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ. ﴿الشریعۃ للآجری: ۴۸۱/۱/تفسیر القرطبی: ۱۴/۴/تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ۱۴۶﴾

✿ ◆ ✿ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (اپنے متعلق) بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہماری ملاقات ایسے آدمی سے ہوئی ہے جو قرآن کی تاویل کے متعلق سوال کرتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: اے اللہ! اس کو میرے قابو میں کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ اسی وقت وہ آدمی آپ کے پاس آیا' اُس نے ایک کپڑا اوڑھ رکھا تھا اور پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی کھانا کھلایا' پھر جب وہ فارغ ہوگیا تو اُس نے کہا: امیر المومنین! وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ''قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اُڑانے والی ہیں' پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اُٹھانے والی ہیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہو وہ آدمی؟ پھر آپ اُس کی طرف لپکے اور اس کی کہنیوں سے کپڑا ہٹا کر اُسے کوڑے مارنے لگے' اور اس قدر مارا کہ آپ رضی اللہ عنہ کا عمامہ گر گیا۔

پھر فرمایا: اِس کو اُٹھاؤ اور اسے اس کے علاقے میں بھیج دو۔

پھر ایک خطیب کھڑا ہو کر کہے: ایک رنگ ریز نے علم کی جستجو کی اور غلطی کر لی۔ پھر وہ مرتے دم تک اپنی قوم میں ذلیل و بے حیثیت ہوگیا' حالانکہ وہ اپنی قوم کا سردار ہوا کرتا تھا۔

﴿تشریح﴾ تاویل سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک کی تفسیر کرتے ہوئے قرآن و حدیث اور اقوالِ صحابہ کرام کی بجائے اپنی رائے اور نظریات کو بنیاد بنا کر اپنی خواہشات اور اختراعات سے قرآنِ کریم کے مطالب کو متعین کرے' یہ سراسر گناہ اور غلط عمل ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب

﴿718﴾ **سندِ حدیث** قَالَ ابْنُ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا مَنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيَّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالِهِ الْمُسَمَّيْنَ قَالُوا: مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رِيَاحِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ- قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ: لَيْسَ كَذَا نَسَبُ عُمَرَ هَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، إِنَّمَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحٍ.

﴿سیرۃ ابن ھشام: ۶۸۳/۱/ انساب العرب لابن حزم: ص۱۵۰/ الاستیعاب: ۴۵۸/۲/ الاصابۃ: ۵۱۸/۲﴾

ایک بدری صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یوں بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن عبد اللہ بن قرط بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی۔ البتہ ابراہیم الحربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اِس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے: عمر بن خطاب بن عبد اللہ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح۔

فَضَائِلُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿719﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ مَالِكٍ الْقَطِيعِيُّ ,قثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:أنا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَتَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دُومَةٍ، وَعِنْدَهُ كَاتِبٌ يُمْلِي عَلَيْهِ، فَقَالَ:أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ:فِيمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ:أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ:فِيمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ، فَعَرَفْتُ أَنَّ عُمَرَ لَا يُكْتَبُ إِلَّا فِي خَيْرٍ، فَقَالَ:أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ:نَعَمْ، فَقَالَ:يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتَنٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ؟ قُلْتُ:لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَقَالَ:فَكَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرَى تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُولَى فِيهَا انْتِفَاخَةُ أَرْنَبٍ؟ قُلْتُ:لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، قَالَ:اتَّبِعُوا هَذَا، وَرَجُلٌ مُقَفًّى حِينَئِذٍ، فَانْطَلَقْتُ فَسَعَيْتُ فَأَخَذْتُ بِمَنْكِبَيْهِ، فَأَقْبَلْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ:أَهَذَا؟ -وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً:هَذَا؟ -قَالَ:نَعَمْ، يَعْنِي وَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ﴿مسند احمد:۴/۱۰۹/مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۱۷۵﴾ ﴿مسند احمد:۴/۱۰۹/مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۱۷۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کاتب تھا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لکھوا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس بارے میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض فرمایا اور کاتب پر جھک کر اُسے لکھوانے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک میری جانب اُٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس بارے میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض فرمایا اور کاتب پر جھک کر اُسے

لکھوانے لگے۔ پھر میں نے دیکھا تو اُس تحریر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا' یہ دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام خیر کے ہی کام میں لکھا جا سکتا ہے' چنانچہ جب تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف واکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں' تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کیا اختیار فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگلا سوال پوچھتے ہوئے) فرمایا: اس کے بعد جب دوسرا فتنہ بھی فوراً ہی نمودار ہو جائے گا تو تب تم کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کیا اختیار فرمایا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس شخص کی پیروی کرنا۔ اُس وقت (ایک) آدمی پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا' میں دوڑتا ہوا گیا اور اُسے شانوں سے پکڑا اور اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور عرض کیا: کیا یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی حکم دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اور وہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿720﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قثنا أَبُو هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ تَهِيجُ عَلَى الْأَرْضِ فِتَنٌ كَصَيَاصِي الْبَقَرِ ' فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ ' فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَكَشَفْتُ قِنَاعَهُ وَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ هَذَا؟ قَالَ: هُوَ هَذَا ' قَالَ: فَإِذَا بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ.

﴿مسند احمد: ۴/۲۳۵/ سنن الترمذی: ۵/۶۲۸/ المستدرک للحاکم: ۴/۴۳۳﴾

حضرت مرۃ البہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین پر فتنے اِس طرح زور پکڑیں گے جس طرح گائے کے سینگ ہوتے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی گزرا جس نے چادر سے منہ ڈھانپا ہوا تھا' اُسے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس روز یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ میں اُٹھ کر اُس آدمی کی جانب گیا اور اُس کا سرپوش ہٹا کر اُس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور عرض کیا: يَا رَسُوْلَ الله صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہی وہ شخص ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ شخص ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿721﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قثنا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا وَعَظَّمَهَا ' قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فِي مِلْحَفَةٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ ' قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا أَوْ مُحْضِرًا، فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا

رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذَا، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ﴿مسند احمد: ۲۴۲/۴/ سنن ابن ماجہ: ۴۱/۱﴾

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا کہ وہ قریب ہی ہے اور بہت بڑا ہوگا۔ پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا جس نے چادر میں اپنا منہ چھپایا ہوا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی اُس روز حق پر ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں جلدی سے گیا اور اُس (شخص) کے شانوں کو پکڑ لیا اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) یہی۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿722﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أنا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فَقَالَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَحَوَّلْتُ وَجْهَهُ إِلَيْهِ وَكَشَفْتُ عَنْ رَأْسِهِ فَقُلْتُ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ﴿سنن الترمذی: ۶۲۸/۵/ سنن ابن ماجہ: ۴۱/۱﴾

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا اور بتلایا کہ وہ وقت قریب ہی ہے۔ پھر منہ چھپائے ایک آدمی (وہاں سے) گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُس روز ہدایت پر ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں اُس کے پیچھے چل دیا' یہاں تک کہ اُس کے شانوں کو پکڑ کر اُس کا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کر دیا اور اُس کے سر سے چادر اُتار کر پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿723﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَفَّانُ ثنا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمِّي حَبِيبَةَ

◀ متن حدیث ▶ أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ، فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ": إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا، أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً " فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِينِ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ. ﴿مسند احمد: ۳۴۵/۲/ المستدرک للحاکم: ۹۹/۳﴾

حضرت ابواُمّی حبیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ اُس گھر میں داخل ہوئے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقید تھے اور اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ لوگوں کے ساتھ بات کرنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگ رہے تھے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

بے شک تم میرے بعد فتنے اور اختلاف میں پڑ جاؤ گے۔ یہ سن کر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس صورت میں ہمارا راہنما کون ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تم پر امین اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ فرما رہے تھے۔

﴿724﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قثنا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً، فَمَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا الْمُقَنَّعُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُومًا، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ﴿مسند احمد: ۱۱۵/۲/سنن الترمذی: ۶۳/۵﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا تو ایک صاحب وہاں سے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہتھیار بند شخص اُس روز مظلومانہ طور پر شہید کر دیا جائے گا۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿725﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: نا شُعْبَةُ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ:

◄ متن حدیث ► اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَارِيَةٌ تَضْرِبُ بِالدُّفِّ، فَدَخَلَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَدَخَلَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَأَمْسَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ۔ ﴿مسند احمد: ۳۵۳/۴﴾

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی' اُس وقت ایک باندی دَف بجا رہی تھی۔ پھر وہ اندر آ گئے (اور وہ دف بجاتی رہی) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور اندر آ گئے (وہ پھر بھی دف بجاتی رہی) پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو اُس نے دف بجانا روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان حیادار آدمی ہیں۔

﴿726﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قثنا مِسْعَرٌ قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ اسْمَعُوا نُحَدِّثْكُمْ عَمَّا جِئْتُمُونَا لَهُ إِنَّكُمْ عَتَبْتُمْ عَلَى عُثْمَانَ فِي ثَلَاثِ خِلَالٍ: فِي إِمَارَةِ الْفَتَى، وَمَوْضِعِ الْغَمَامَةِ، وَضَرْبِهِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا، حَتَّى إِذَا مُصْتُمُوهُ مَوْصَ الثَّوْبِ بِالصَّابُونِ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ الْفِقَرَ الثَّلَاثَ: حُرْمَةَ الْبَلَدِ، وَحُرْمَةَ الْخِلَافَةِ، وَحُرْمَةَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَإِنْ كَانَ عُثْمَانُ لَأَحْصَنَهُمْ فَرْجًا، وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۸۲/۳/ تاریخ مدینۃ لابن شبۃ: ۲/ ۲۷۷﴾

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

سنو! ہم تمہیں اس کا جواب دیتے ہیں جو سلوک تم نے ان سے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے) کیا ہے۔ تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تین اُمور میں اعتراض کیا: نوجوان کی حکمرانی، غمامہ کی جگہ اور چمڑے کے چابک اور لاٹھی سے مارنا یہاں تک کہ تم ان پر کپڑے میں صابن کے گھس جانے کی طرح چڑھ دوڑے اور تم نے ان پر تین چیزوں کو پامال کیا: شہر کی حرمت، خلافت کی حرمت اور ماہِ حرام کی حرمت۔ جبکہ بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ پاکدامن اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

﴿727﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَافِعًا حِضْنَيْهِ يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ ﴿المستدرک للحاکم: ۳/ ۱۰۳﴾

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں بازو اُٹھا کر یہ فرماتے سنا:

اے اللہ! یقیناً میں تیرے سامنے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون (قتل) سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔

﴿728﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ أَبُو أَحْمَدَ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَسَاكَ يَوْمًا قَمِيصًا، وَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعْهُ. ﴿مسند احمد: ۶/ ۷۵/ سنن ابن ماجہ: ۱/ ۴۱﴾

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

بے شک اللہ عز و جل تمہیں ایک روز (خلافت کی) قمیض پہنائے گا اور اگر منافقین اس قمیض کو تم سے اُتارنا چاہیں تو تم اسے نہ اُتارنا۔

﴿729﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عُمَرَ بِنْتُ حَسَّانَ بْنِ يَزِيدَ أَبِي الْغُصْنِ -قَالَ أَبِي:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ وَكَانَتْ عَجُوزَ صِدْقٍ -قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْأَكْبَرَ، مَسْجِدَ الْكُوفَةِ، قَالَ: وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تُكْثِرُونَ فِي عُثْمَانَ، فَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:). ﴿مضیٰ برقم: ۶۹۸﴾

۞ ⬥ ۞ حضرت حسان بن یزید ابوالغصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں کوفے کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا: اے لوگو! اے لوگو! اے لوگو! بلا شبہ تم میرے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہو، حالانکہ میری اور اُن کی مثال اِس طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) ''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

﴿730﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عُمَرَ بِنْتُ حَسَّانَ -قَالَ أَبِي: عَجُوزُ صِدْقٍ -قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَيَّ مِائَةُ رَاحِلَةٍ، ثُمَّ قَالَ: أَقِلْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَقَالَهُ، فَقَالَ عَلَيَّ عَدَدُهَا مِنَ الْخَيْلِ، فَسَرَّ ذَاكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ كَلَامًا حَسَنًا. فَحَفِظَهُ أَبُوهَا وَنَسِيَتْهُ أُمُّ عُمَرَ، قَالَتْ: وَسَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِنَّ عُثْمَانَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مَرَّتَيْنِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۲۵/۵/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲: ۱۷۰/سنن النسائی: ۶/ ۴۷﴾

۞ ⬥ ۞ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص جیش عسرہ کو سامان فراہم کرے گا اُسے جنت ملے گی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک سو سواریاں دیتا ہوں۔ پھر اُنہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! میرا یہ عطیہ مجھے واپس کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا، تو انہوں نے کہا: میں اتنی ہی تعداد میں گھوڑے دیتا ہوں۔ اس بات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کو خوش کر دیا۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اچھی بات فرمائی' جسے اُم عمر تو بھول گئیں لیکن ان کے والد کو یاد رہی۔ اُم عمر بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش عسرہ کو دو بار سامان فراہم کیا تھا۔

﴿731﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ: مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلَاهَا ذِي فُوقٍ ﴿مضی برقم: ۳۹۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبداللہ بن سنان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم نے تیر کے سوفار کے بہ قدر بھی اپنے سے اعلیٰ (شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دِکھائی۔

﴿732﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَهُوَ الرَّازِيُّ، قَالَ: نَا جَرِيرٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

❁ ⬥ ❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا:

اِس طویل وکشادہ راستے سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔ تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نمودار ہو گئے۔

﴿733﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ عَائِشَةَ تَلْعَنُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ فِي الْمِرْبَدِ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ: وَأَنَا أَلْعَنُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ، لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ، قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

﴿التاریخ المدینہ لابن شبۃ: ۲/۳۸۲﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''مربد'' کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اِس بات کا پتا چلا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت بھیجتی ہیں تو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا' یہاں تک کہ انہیں اپنے چہرے کے برابر کرلیا' پھر فرمایا: میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت بھیجتا ہوں' اللہ تعالیٰ اُن پر آسان ودُشوار (یعنی ہر مقام اور ہر وقت) لعنت فرمائے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ یوں ہی فرمایا۔

﴿734﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالُوا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبِرِينَا عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: فَاسْتَجْلَسَتِ النَّاسَ، فَحَمِدَتِ اللَّهَ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّا نَقَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ ثَلَاثًا: إِمْرَةَ الْفَتَى، وَالْحِمَى، وَضَرْبَهُ السَّوْطَ، ثُمَّ تَرَكْتُمُوهُ حَتَّى إِذَا مُصْتُمُوهُ مَوْصَ الثَّوْبِ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ الْفِقَرَ الثَّلَاثَ: حُرْمَةَ دَمِهِ الْحَرَامِ، وَحُرْمَةَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، لَعُثْمَانُ كَانَ أَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ، وَأَحْصَنَهُمْ لِلْفَرْجِ، وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲/۲۷۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اے اُم المؤمنین! ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلایئے' تو اُنہوں نے لوگوں کو بیٹھ جانے کو کہا' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تین الزام لگائے: نوجوان کی حکمرانی' چراگاہ کا مسئلہ اور چمڑے کے چابک سے مارنا۔ پھر تم لوگوں نے انہیں تب تک نہ چھوڑا جب تک کہ تم ان پر کپڑے میں صابن کے گھس جانے کی طرح چڑھ نہ دوڑے اور تم نے ان پر تین چیزوں کو پامال کیا: اُن کے حرام خون کی حرمت' شہر حرام کی حرمت' یقیناً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ رب سے ڈرنے والے' سب سے زیادہ پاکدامن اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

﴿735﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، يَعْنِي: ابْنَ عُبَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَيْتُ بَابَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَذَكَرَ هُشَيْمٌ قِصَّةً فِيهَا قَالَ: ذَهَبُوا لِيَقْتُلُوهُ، قُلْتُ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ قُلْتُ: فَأَيْنَ قَتَلَتُهُ؟ قَالَ: فِي النَّارِ، يَعْنِي قَتَلَةَ عُثْمَانَ.

❁ ◆ ❁ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا اور تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ ملی۔ اس سے آگے ہشیم نے مکمل واقعہ ذکر کیا ہے جس میں اُنہوں نے بیان کیا کہ پھر باغی اُنہیں (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو) شہید کرنے کے لیے چلے گئے۔ (حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: جنت میں۔ میں نے کہا: اُن کے قاتل کہاں ہوں گے۔ اُنہوں نے فرمایا: جہنم میں۔ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل۔

﴿736﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ،

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ، وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، وَمَا أَخْفَيْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے اور پچھلے، پوشیدہ وعلانیہ، مخفی وظاہری اور قیامت تک سرزد ہونے والے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں۔

(737) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مِصْرَ قَدْ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَى فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ تُحَدِّثُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ يَعْنِي تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ حَتَّى أُخْبِرَكَ وَأُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ لَكَ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، فَبَعَثَ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأُخْرَى عَلَيْهَا فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَذِهِ الثَّلَاثِ مَعَكَ. (مسند احمد: ۷/۳۶۳/سنن الترمذی: ۵/۶۲۹)

حضرت عثمان بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ایک مصری آدمی آیا' اُس نے بیت اللہ کا حج کیا' پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے بتلایا کہ یہ قریش ہیں۔ اُس نے کہا: ان میں سے بزرگ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ وہ (ان کے پاس) آیا اور بولا: اے ابن عمر! اگر میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے بتلائیں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اُس نے کہا: میں آپ کو اِس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے روز میدان چھوڑ گئے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اُس نے کہا: آپ کو یہ بھی علم ہے کہ وہ غزوۂ بدر سے بھی غائب تھے' اس

میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اُس نے کہا: آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ بیعتِ رضوان میں بھی موجود نہیں تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس آدمی نے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہا۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: آؤ اب میں تمہیں بتلاؤں اور تمہارے سوالات کے جوابات کی وضاحت بھی کروں: ان کا غزوۂ اُحد میں میدان سے جانے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا ہے اور بخش دیا ہے۔ ان کے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے عقد (نکاح) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اسی شخص کے برابر اجر ملے گا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا اور (مالِ غنیمت سے) تمہارا حصہ بھی تمہیں ملے گا۔ اور جہاں تک بیعتِ رضوان میں شریک نہ ہونے کی بات ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے بھیجتے، لیکن آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہی بھیجا، اور بیعتِ رضوان کا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ جانے کے بعد ہوا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیعت لیتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ نیچے رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے، پھر اس پر دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہوگئی۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس آدمی سے فرمایا: اب یہ تینوں جواب اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔

{738} ◄ {سندِ حدیث} ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

◄ {متنِ حدیث} ► جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي ثَوْبِهِ حِينَ جَهَّزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ قَالَ: فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا وَهُوَ يَقُولُ: مَا ضَرَّ ابْنَ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ، يُرَدِّدُ ذٰلِكَ مِرَارًا.

{مسند احمد: ۶۳/۵/ سنن الترمذی: ۶۲۶/۵/ المستدرک للحاکم: ۱۰۲/۳/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۸۵/۹}

❁ ◆ ❁ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لشکر کی تیاری فرمارہے تھے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں انڈیل دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اُلٹنے پلٹنے لگے اور فرمارہے تھے: آج کے بعد ابن عفان کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ آپ یہ بات بار بار فرمارہے تھے۔

{739} ◄ {سندِ حدیث} ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: نا حَمَّادٌ يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَرَارُ بْنُ سُوَيْدٍ الْكُوفِيُّ، عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ عَلَى شَاطِءِ الْفُرَاتِ، فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ مَرْفُوعٌ شِرَاعُهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ) (الرحمن24:)، وَالَّذِي أَنْشَأَهَا فِي بَحْرٍ مِنْ بِحَارِهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ، وَلَا مَالَأْتُ عَلَى قَتْلِهِ. ﴿سنن سعید بن منصور: ۳۲۴/۲/ الفتن لابی نعیم: ۴۱﴾

◆ حضرت عمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم دریائے فرات کے کنارے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ ایک کشتی گزری، جس کا بادبان اُوپر کو اُٹھایا ہوا تھا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ﴾ ''اور اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح (چل پھر رہے) ہیں۔'' (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم جس نے اس کشتی کو اپنے سمندر میں چلایا! نہ تو میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور نہ ہی میرا ان کے قتل کا کوئی ارادہ تھا۔

﴿740﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، وَهُوَ الْكُوفِيُّ، قَالَ نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ زَمْعَةَ بْنَ صَالِحٍ قَالَ: سَمِعَ طَاوُسٌ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ لِرَجُلٍ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ شَرًّا مِنْكَ فَقَالَ لَهُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتَ لَمْ تَرَ قَاتِلَ عُثْمَانَ. ﴿الریاض النضرۃ: ۱۰۴/۳﴾

◆ حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے یہ کہتے سنا کہ میں نے تجھ سے زیادہ برا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس سے فرمایا:

تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کو نہیں دیکھا۔

﴿741﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قثنا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ قَالَ أنا عِيسَى بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَئِنْ أَكُونُ يَوْمَئِذٍ قُتِلْتُ مَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا كَذَا.

﴿المعارف لابن قتیبة: ۲۳۱﴾

◆ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرہ بن شراحیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک اگر میں اُس دن ہوتا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں شہید کر دیا جاتا تو یہ مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہوتا۔

﴿742﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ لَا يُوقِظُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ يَقْظَانَ فَيَدْعُوهُ فَيُنَاوِلُهُ وَضُوءَهُ، وَكَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ. ﴿الزهد لا مام احمد: ص ۱۲۶/ الزهد لا بن المبارک: ص ۴۳۸﴾

❂ ◆ ❂ حضرت زبیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو رات کے وقت بیدار نہیں کیا کرتے تھے، ہاں اگر کسی کو جاگتا ہوا دیکھتے تو اُسے (نوافل پڑھنے کی) دعوت دیتے، پھر اُسے وضو کا پانی پیش کرتے، اور آپ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

﴿743﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ كَتَبَ عُثْمَانُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يَعْزِمُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَضَعَ كِتَابَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَشْخَصَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأُتِيَ بِالْكِتَابِ فَجَعَلَ يَذْهَبُ وَيَجِيءُ وَالْكِتَابُ فِي يَدِهِ، لَا يَقْرَؤُهُ، فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ: أَيْنَ تَذْهَبُ وَالْكِتَابُ فِي يَدِكَ؟ افْتَحِ الْكِتَابَ فَاقْرَأْهُ فَقَالَ: يَا بِنْتَ الْكَافِرِينَ، أَتُرِيدِينَ أَنْ أَبِيتَ عَاصِيًا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ أَشْخَصَ مِنْ لَيْلَتِي. ﴿المیزان: ۲۶۶/۱﴾

❂ ◆ ❂ حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام پیغام لکھ کر انہیں یہ حکم دیا کہ وہ جب تک ان کے پاس واپس نہیں آ جاتے تب تک وہ ان کی تحریر اپنے ہاتھ سے نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ وہ جہاں بھی آتے جاتے وہ تحریر ان کے ہاتھ میں ہی رہتی اور اسے پڑھتے نہیں تھے۔ ان کی والدہ نے ان سے کہا: تم جہاں بھی جاتے ہو یہ تحریر تمہارے ہاتھ میں ہی ہوتی ہے، تم اسے کھول کر پڑھ لو ناں۔ اُنہوں نے کہا: اے کافروں کی بیٹی! کیا تم چاہتی ہو کہ میں امیر المؤمنین کی نافرمانی کر کے رات گزاروں یا میں اس رات واپس چلا جاؤں۔

﴿744﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أنا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُهَاجِرٍ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا عُثْمَانَ، فَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهُ مِنْ خِيَارِنَا.

❂ ◆ ❂ حضرت مہاجر التیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ بلاشبہ ہم انہیں اپنے بہترین لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے۔

﴿745﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَوْ هَلَكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي بَعْضِ الزَّمَانِ لَهَلَكَ عِلْمُ الْفَرَائِضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَقَدْ جَاءَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ وَمَا يَعْلَمُهَا غَيْرُهُمَا ۔ ﴿سنن الدارمی:۲۸۹۴﴾

حضرت امام ابن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر کسی زمانے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس دُنیا سے (اکٹھے) رحلت فرما جاتے تو قیامت تک علم وراثت ختم ہو جاتا اور لوگوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ ان دونوں کے علاوہ کسی کو وراثت کا علم ہی نہ تھا۔

﴿746﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، قَالَ لَيْثٌ: حَدَّثَنَاهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ، لَرُمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُمِيَ قَوْمُ لُوطٍ ﴿مجمع الزوائد للھیثمی:۹/۹۷﴾

حضرت ملیح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اگر تمام لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اکٹھے ہو جاتے تو بے شک اُن پر اسی طرح پتھر برسائے جاتے جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسائے گئے تھے۔

﴿747﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

◀ متن حدیث ▶ أَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ، وَلَمْ نَأْلُ۔ ﴿المعجم الکبیر للطبرانی:۹/۱۸۸﴾

حضرت نزال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عہدۂ خلافت سونپا گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم نے باقی رہ جانے والے لوگوں میں سے بہترین شخص کو امیر منتخب کیا ہے اور ہم نے چنداں ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

﴿748﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ أَبِي الْيَعْفُورِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، وَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَذِنَ لَهُمْ، وَجَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاسْتَأْذَنَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَتَحَدَّثُوا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَخَلَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، وَأَنْتَ فِي هَيْئَتِكَ لَمْ تَحَرَّكْ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ؟ قَالَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ ﴿مسند احمد: ٦/٢٨٨﴾

ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا مبارک اپنی دونوں پنڈلیوں کے درمیان میں رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا درست فرمالیا، پھر انہیں اجازت دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کچھ دیر بات چیت کی، پھر چلے گئے، تو میں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے پاس ابوبکر، عمر، علی رضی اللہ عنہم اور آپ کے دیگر صحابہ کرام آئے اور آپ اپنی اسی حالت میں بیٹھے رہے اور حرکت نہیں کی، لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کپڑا درست فرمالیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! کیا میں اُس سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں؟

﴿749﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَتْ:

◄ متن حدیث ► كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ وَضَعَ ثَوْبًا بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ عُمَرُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ أَبِي مُعَاوِيَةَ. ﴿مسند احمد: ٦/١٥٥﴾

سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلیوں کے درمیان میں کپڑا رکھا ہوا تھا، اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (ملاقات کی) اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ ہوا۔ اس سے آگے راوی نے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

﴿750﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَجَّاجٌ قثنا لَيْثٌ قَالَ: حَدَّثَنِي

عَقِيلٌ يَعْنِي:ابْنَ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ:

◀ متنِ حدیث ▶ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ' فَأَمَّا الَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ فَوَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يُنْتَهَكَ مِنْ عُثْمَانَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا انْتُهِكَ مِنِّي مِثْلُهُ، حَتَّى لَوْ أَحْبَبْتُ قَتْلَهُ قُتِلْتُ ' يَا عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ ' لَا يَغُرَّنَّكَ أَحَدٌ بَعْدَ الَّذِي تَعْلَمُ، فَوَاللَّهِ مَا احْتَقَرْتُ أَعْمَالَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَجَمَ النَّفَرُ الَّذِينَ طَعَنُوا فِي عُثْمَانَ فَقَالُوا قَوْلًا لَا يُحْسَنُ مِثْلُهُ ' وَقَرَءُوا قِرَاءَةً لَا يُحْسَنُ مِثْلُهَا ' وَصَلَّوْا صَلَاةً لَا يُصَلَّى مِثْلُهَا ' فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ الصَّنِيعَ إِذَنْ وَاللَّهِ مَا تَقَارَبُوا أَعْمَالَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' فَإِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ قَوْلِ امْرِءٍ فَقُلِ:(اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ)(التوبة:105)، وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ۔

﴿خلق افعال العباد للبخاری:ص ۲۵﴾

حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

اے کاش! میں بھولی بسری ہوتی' کیونکہ جو کچھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا ہے: اللہ کی قسم! میں یہی پسند کرتی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جس معاملے کی بے حرمتی کرنی ہے اس کی جگہ میری اپنی بے حرمتی ہو جائے' یہاں تک کہ اگر میں انہیں شہید کرنا پسند کرتی تو مجھے ہی قتل کر دیا جاتا۔ اے عبیداللہ بن عدی! یہ بات جان لینے کے بعد کوئی تجھے بالکل دھوکے میں نہ ڈالے: اللہ کی قسم! میں نے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو کبھی کمتر نہیں سمجھا تھا' یہاں تک کہ وہ جماعت ظاہر ہوئی جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق طعن و تشنیع کی' اُنہوں نے ایسی بات کی کہ اس جیسی اچھی بات کسی نے نہیں کہی' انہوں نے (قرآن کی) اس طرح قرأت کی کہ اس جیسی اچھی قرأت کسی نے نہیں کی اور انہوں نے اس انداز میں نماز پڑھی کہ اسکے مثل نماز نہیں پڑھی گئی۔ پھر جب میں نے (ان کے) کرتوتوں کو غور سے دیکھا تو تب مجھے اندازہ ہوا کہ اللہ کی قسم! یہ تو اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کے قریب بھی نہیں ہیں' پس جب تمہیں کسی آدمی کی اچھی بات بھلی لگے تو تم یوں کہو: ''عمل کرتے رہو' عنقریب اللہ' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین تمہارا عمل دیکھ لیں گے۔'' اور کسی کا نیک عمل تمہیں بالکل دھوکے میں نہ ڈالے۔

﴿751﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:نَا أَبُو قَطَنٍ قثنا يُونُسُ، يَعْنِي:ابْنَ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَشْرَفَ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِرَاءٍ إِذِ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ: اسْكُنْ حِرَاءُ ' لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ ' أَوْ صِدِّيقٌ ' أَوْ شَهِيدٌ ' وَأَنَا مَعَهُ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ' فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ : هَذِهِ يَدِي وَيَدُ عُثْمَانَ ، فَبَايَعَ لِي؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ : أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا هَذَا الْبَيْتَ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ، قَالَ:وَأَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ:مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً ؟ ، فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي؟ قَالَ:فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ، قَالَ:وَأَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا ابْنَ السَّبِيلِ ، فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا ابْنَ السَّبِيلِ؟ قَالَ:فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.

﴿مسند احمد:۱/۵۹/سنن النسائی:۶/۲۳۶/سنن الترمذی:۵/۶۲۷﴾

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے جھانک کر دیکھا جبکہ وہ حصار میں تھے' اور انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ حراء کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون شریک تھا جب پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا' تجھ پر نبی' صدیق اور شہید موجود ہیں۔ اور میں بھی (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو متعدد لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعتِ رضوان کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا (پھر صحابہ سے بیعت کرتے ہوئے) فرمایا: یہ میرا ہاتھ ہے اور عثمان کا ہاتھ ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا ہاتھ اوپر رکھ کر) میری طرف سے بیعت لے لی؟ تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو اس گھر (کو خرید کر مسجد میں شامل کر کے اس) مسجد کو ہمارے لیے وسیع کرے گا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جہادی لشکر کی تیاری کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو آج (اللہ کی راہ میں) قبول ہونے والی چیز خرچ کرے؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کو سامان مہیا کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رومہ (کنویں والے واقعہ کے وقت) کون موجود تھا' جس کا پانی مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا' لیکن میں نے اس کو خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

﴿752﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ أَبَا سَلَمَةَ يَذْكُرُ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: عَلَامَ تَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ": لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ، أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ، أَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ " فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأُقِيدَ نَفْسِي مِنْهُ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ﴿سنن الترمذی: ۴۶۰/۴/سنن ابن ماجہ: ۸۴۸/۲/مسند احمد: ۶۱/۱﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو جھانک کر دیکھا جبکہ آپ محصور تھے اور فرمایا: تم کس جرم میں مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مسلمان کا خون صرف ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہوتا ہے: وہ آدمی جس نے شادی کے بعد زنا کیا: اس پر رجم کی حد لاگو ہوتی ہے' یا اُس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اُسے بدلے میں قتل کیا جائے گا' یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تو اُسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اِسلام میں' میں نے کسی کی جان بھی نہیں لی کہ بدلے میں مجھے قتل کر دیا جائے اور نہ ہی میں مرتد ہوا ہوں جب سے میں نے اِسلام قبول کیا ہے'

إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

﴿753﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أنا أَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ أَبُو يُوسُفَ قَالَ أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أنا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ وَرَجُلًا آخَرَ مَعَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَاسْتَأْذَنَاهُ فِي الْحَجِّ فَأَذِنَ لَهُمَا، ثُمَّ قَالَا: مَعَ مَنْ نَكُونُ إِنْ ظَهَرَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، قَالَا: أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَكَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ، وَكَانَتِ الْجَمَاعَةُ فِيهِمْ؟ قَالَ: الْزَمُوا الْجَمَاعَةَ حَيْثُ كَانَتْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَلَمَّا بَلَغْنَا بَابَ الدَّارِ لَقِينَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ دَاخِلًا، فَرَجَعْنَا عَلَى أَثَرِ الْحَسَنِ لِنَنْظُرَ مَا يُرِيدُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا طَوْعُ يَدِكَ، فَمُرْنِي بِمَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: يَا ابْنَ أَخِي، ارْجِعْ فَاجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ، فَلَا حَاجَةَ لِي فِي هِرَاقَةِ الدِّمَاءِ. ﴿الریاض النضرۃ: ۸۸/۳﴾

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھ ایک اور انصاری شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ گھر میں محصور تھے۔ ان دونوں نے حج کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی' پھر ان دونوں نے پوچھا: اگر یہ قوم غلبہ پالیتی ہے تو پھر ہم کس کا ساتھ دیں؟ آپ نے فرمایا: تم جماعت کے ساتھ رہنا۔ انہوں نے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر یہ آپ پر حملہ کر دیتے ہیں اور جماعت بھی ان میں موجود ہو تو پھر؟ آپ نے فرمایا: جماعت کو لازم پکڑنا' خواہ وہ جہاں بھی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے اور جب ہم گھر کے دروازے پر پہنچے تو ہماری ملاقات حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو گھر میں داخل ہو رہے تھے' ہم بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہی لوٹ آئے تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ کس ارادے سے آئے ہیں۔ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تو کہا: اے امیر المؤمنین! ہم آپ کے اشارے کے پابند ہیں' آپ ہمیں جو چاہے حکم فرما دیجئے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: اے بھتیجے! واپس چلے جاؤ اور اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ فرما دے' کیونکہ مجھے خون بہانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

﴿754﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، قَالَ: وَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، قَالَ: فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُنْتَقِعًا لَوْنُهُ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونِي بِالْقَتْلِ آنِفًا، قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِيمَانِهِ، أَوْ زَنَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ"، فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا تَمَنَّيْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللَّهُ لَهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟

﴿مسند احمد: ۱/۶۵/ تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲/۳۵۸/ المنتقی لابن الجارود: ص ۲۸۴﴾

◆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا جبکہ آپ محصور تھے۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے' پھر تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور فرمانے لگے: ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے' ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں

میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے' یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے' یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں' جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے' تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿755﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► إِنِّي لَمَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، فَدَخَلَ يَوْمًا ذَاكَ الْمَدْخَلَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا مِنْ إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ"، فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي لَهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ ﴿مسند احمد: ۶۲/۱﴾

◆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں گھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب وہ گھر میں قید تھے' تو جب بھی ہم کمرے میں داخل ہوا کرتے تھے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے' پھر باہر تشریف لائے تو ان (کے چہرے کا) رنگ متغیر تھا انہوں نے فرمایا: یہ لوگ مجھے کیوں قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کسی بھی مسلمان کا خون حلال نہیں ہوتا' سوائے ان تین امور میں سے کسی ایک کے پائے جانے پر: وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کرے' یا شادی کرنے کے بعد زنا کرے' یا کسی کو قصاص کے بغیر قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں' جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ مجھے اس دین کے بدلے میں ساری دُنیا مل جائے اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے' تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿756﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَفَّانُ ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، يَعْنِي: ابْنَ رَافِعٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ.

﴿التقریب: ۱۹۸/۱﴾

حضرت حمران رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تب سے وہ روزانہ ایک مرتبہ غسل کیا کرتے تھے۔

﴿757﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قثنا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

﴿سنن الترمذی: ۵/۶۲۴﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھی وہاں عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿758﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ فَقَالَ:

متن حدیث: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَعُثْمَانُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:) ﴿مضی برقم: ۶۹۸﴾

حضرت عبدالرحمن بن شرید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا:

بلا شبہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان (جنت میں) اسی طرح ہوں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

﴿759﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ، قثنا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنُ سَلَمَةَ، قثنا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ:

متن حدیث: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَارَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْكُوفَةِ ثَمَانِيًا حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَاتَ، فَلَمْ يُرَ يَوْمٌ أَكْثَرُ نَشِيجًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، وَإِنَّا اجْتَمَعْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَأْلُ عَنْ خَيْرِنَا ذِي فُوقٍ، فَبَايَعْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ، فَبَايِعُوهُ۔ ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲/۲۷۷، التاریخ للفسوی: ۲/۷۶۰﴾

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے کوفہ کی جانب آٹھ میل تک مسافت طے کی تھی جب حضرت عثمان

بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ اس روز سے زیادہ سسکیاں لے کر روئے جانے والا کوئی دن نہیں دیکھا گیا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے تیر کے سوفار کے بہ قدر بھی اپنے سے اعلیٰ (شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ چنانچہ ہم نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' پس تم بھی ان کی بیعت کر لو۔

﴿760﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ' قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أنا مَعْمَرٌ ' عَنِ الزُّهْرِيِّ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ' عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ اسْتَأْذَنَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي مِرْطٍ وَاحِدٍ ' ثُمَّ خَرَجَ ' وَآخَرُ ' قَالَتْ: فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ' وَهُوَ مَعِي فِي الْمِرْطِ ' ثُمَّ خَرَجَ ' ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ' عَلَى تِلْكَ الْحَالِ ' ثُمَّ خَرَجَ ' ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ ' فَأَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ ' فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ' ثُمَّ خَرَجَ ' فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ ' اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ أَبُوبَكْرٍ ' فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ تِلْكَ ' ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُمَرُ فَقَضَى حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ ' ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ عَلَيْكَ فَكَأَنَّكَ احْتَفَظْتَ ' فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ ' وَإِنِّي لَوْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ خَشِيتُ أَلَّا يَقْضِيَ إِلَيَّ حَاجَتَهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَيْسَ كَمَا يَقُولُ الْكَذَّابُونَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟

﴿صحیح مسلم: ۴/۱۸۶۶/ مسند احمد: ۶/۱۵﴾

◆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی' اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی چادر میں تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہیں اجازت دی گئی' انہوں نے اپنی حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میرے ساتھ چادر میں تشریف فرما ہوئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ چادر سے باہر نکلے اور انہیں بھی اجازت دے دی' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضروری بات چیت کی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تشریف فرما تھے' پھر وہ بھی چلے گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا مزید اہتمام فرمایا اور انہیں بھی اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی' انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا اہتمام نہ فرمایا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا اہتمام نہ فرمایا' انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے' لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے خوب اہتمام فرمایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان حیادار آدمی ہے' اگر میں اسے بھی اسی حالت میں اجازت دے دیتا تو مجھے خدشہ تھا کہ وہ مجھ سے اپنی حاجت بیان نہ کرسکتے۔

امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (صحیح الفاظ یہی ہیں) اس طرح نہیں ہیں جس طرح جھوٹے راویوں نے بیان کیے ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں بھی اس شخص سے حیا کیوں نہ محسوس کروں جس سے فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔

﴿761﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ' قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ' عَنْ رَجُلٍ ' عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَقِيتُ عَلِيًّا بِهَذَا الْحَزِيزِ فَقَالَ: أَحُبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا ' مَرَّتَيْنِ ' فَلَمَّا تَنَفَّسَ عَنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: إِنْ تُحِبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ خَيْرَنَا وَأَوْصَلَنَا. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۸/ صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: ۳۰۶/۱﴾

حضرت مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس پتھریلی زمین میں ملا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روکے رکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دومرتبہ یہی فرمایا: پھر جب آپ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے تو فرمایا: اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو بے شک وہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور ہم سے زیادہ تعلقات کو نبھانے والے ہیں۔

﴿762﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ' قثنا رَوْحٌ قثنا سَعِيدٌ ' عَنِ الْخَلِيلِ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ ' عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَقِيتُ عَلِيًّا بِهَذَا الْحَزِيزِ ' أَيْ بِهَذِهِ الصَّحْرَاءِ بَعْدَ الْجَمَلِ ' وَهُوَ فِي مَوْكِبِهِ ' فَأَسْرَعَ بِدَابَّتِهِ ' قَالَ: فَقُلْتُ: أَنَا كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ أُسْرِعَ إِلَيْكَ ' فَقَالَ: أَحُبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَجَعَلْتُ أَعْتَذِرُ إِلَيْهِ ' فَقَالَ: أَحُبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّ أَصْحَابَهُ لَا يَسْمَعُونَ مَقَالَتَهُ قَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ أَحْبَبْتَهُ إِنْ كَانَ لَخَيْرَنَا وَأَفْضَلَنَا. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں:

مَیں جنگ جمل کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحرائی علاقے میں ملا' آپ اونٹ پر سوار تھے' چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ جلدی سے نیچے اُتر آئے' تو میں نے عرض کیا: حق تو میرا بنتا تھا کہ میں جلدی سے آپ کے پاس آتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روکے رکھا؟ میں آپ سے معذرت کرنے لگا' تو آپ نے پھر سے فرمایا: کیا عثمان کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روکے رکھا؟ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ آپ کے ساتھی آپ کی بات کو نہیں سن رہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم اُن سے محبت کرتے ہو تو (اچھا کرتے ہو'

کیونکہ) یقیناً وہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور افضل بھی ہیں۔

﴿763﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي ' نا رَوْحٌ قثنا ابْنُ عَوْنٍ ' عَنْ نَافِعٍ:

◄ متن حدیث ► أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَبِسَ يَوْمَئِذٍ الدِّرْعَ مَرَّتَيْنِ ' يَعْنِي يَوْمَ الدَّارِ ۔

﴿البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر: ۷/۱۸۲﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن دو مرتبہ زرہ پہنی۔

﴿764﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ:قثنا بَشَّارُ بْنُ مُوسَى قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قثنا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كَانُوا لَا يَفْقِدُونَ الْخَيْلَ الْبُلْقَ فِي الْمَغَازِي حَتَّى قُتِلَ عُثْمَانُ ' فَلَمَّا قُتِلَ فُقِدَتْ فَلَمْ يُرَ مِنْهَا شَيْءٌ ' قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَهَا الْمَلَائِكَةَ ' قَالَ:وَكَانُوا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الْأَهِلَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُثْمَانُ ' فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ لُبِسَتْ عَلَيْهِمْ ' قَالَ: وَكَانَتِ الصَّدَقَةُ تُدْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ' وَإِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ' وَإِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ اخْتَلَفُوا فَرَأَى قَوْمٌ يَقْسِمُونَهَا بِرَأْيِهِمْ ' وَرَأَى قَوْمٌ يَرْفَعُونَهَا إِلَى السُّلْطَانِ ' قَالَ ابْنُ عَوْنٍ:وَسَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَقُولُ:لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) (الزمر:31) قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُصُومَتُنَا هَذِهِ؟ وَإِنَّمَا نَحْنُ إِخْوَانٌ ' فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ قَالُوا:هَذِهِ هَذِهِ. ﴿الدر المنثور للسیوطی: ۵/۳۲۷﴾

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

لوگ غزوات میں سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے موجود پاتے تھے' یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ پس جب اُن کی شہادت ہوئی تو یہ گھوڑے بھی غائب ہو گئے اور (اس کے بعد) ایسی کوئی چیز دکھائی نہ دی۔ لوگوں کے خیال کے مطابق یہ فرشتے ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ چاند کے معاملے میں اختلاف کا شکار نہیں ہوا کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' پس جب اُن کی شہادت ہو گئی تو چاند اُن پر خلط ملط ہونے لگا۔ صدقے کی صورتِ حال پہلے یہ ہوتی تھی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا یا جس نے صدقہ کرنے کا کہا ہوتا تھا' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا یا جس نے صدقہ کرنا ہوتا تھا' لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو لوگ اختلاف کا شکار ہو گئے' کچھ لوگ اپنی رائے کے مطابق ہی اسے تقسیم کرنے لگے اور کچھ لوگ اسے حکمران کے ہاں بھیجنا مناسب سمجھنے لگے۔ ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ''پھر یقیناً تم قیامت کے روز

اپنے پروردگار کے ہاں جھگڑا کرو گے۔'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پوچھا: ہمارے اس جھگڑے سے کیا مراد ہے؟ جبکہ ہم تو باہم بھائی بھائی ہیں۔ لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اس سے مراد یہی ہے۔

﴿765﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ أَبُو عَمْرٍو الْعَنْبَرِيُّ ' قثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَالَ أَبِي: نا أَبُو نَضْرَةَ ' عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعَ عُثْمَانُ أَنَّ وَفْدَ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا ' قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمْ ' قَالَ: وَكَانَ فِي قَرْيَةٍ لَهُ خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ ' أَوْ كَمَا قَالَ ' فَلَمَّا سَمِعُوا بِهِ أَقْبَلُوا نَحْوَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي هُوَ فِيهِ ' أُرَاهُ قَالَ: وَكَرِهَ أَنْ يَقْدَمُوا عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ أَوْ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ ' قَالَ: فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: ادْعُ لَنَا بِالْمُصْحَفِ ' فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ ' فَقَالُوا لَهُ: افْتَحِ السَّابِعَةَ ' قَالَ: وَكَانُوا يُسَمُّونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ ' قَالَ: فَقَرَأَهَا حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِ هَذِهِ الْآيَةِ (قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ) (یونس 59:)، قَالَ: قَالُوا لَهُ: قِفْ ' قَالَ: قَالُوا لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا حَمَيْتَ مِنَ الْحِمَى ' آللَّهُ أَذِنَ لَكَ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرِي؟ قَالَ: فَقَالَ: أَمْضِهِ ' نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ' قَالَ: وَأَمَّا الْحِمَى فَإِنَّ عُمَرَ حَمَى الْحِمَى قَبْلِي لِإِبِلِ الصَّدَقَةِ ' فَزِدْتُ فِي الْحِمَى لَمَّا زَادَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ' أَمْضِهِ ' قَالَ: فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَهُ بِالْآيَةِ فَيَقُولُ: أَمْضِهِ نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ' قَالَ: وَالَّذِي يَلِي كَلَامَ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ فِي سِنِّكَ ' قَالَ: يَقُولُ أَبُو نَضْرَةَ: يَقُولُ لِي ذَاكَ أَبُو (ص471:) سَعِيدٍ ' قَالَ أَبُو نَضْرَةَ: وَأَنَا فِي سِنِّكَ يَوْمَئِذٍ ' قَالَ: وَلَمْ يَخْرُجْ وَجْهِي يَوْمَئِذٍ ' لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ قَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً ' قَالَ: وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَشُقُّوا عَصَا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا يُفَارِقُوا جَمَاعَةً مَا أَقَامَ لَهُمْ شَرْطَهُمْ ' أَوْ كَمَا أَخَذُوا عَلَيْهِ ' قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ: وَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ لَا يَأْخُذَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَطَاءً ' فَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ ' وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ' قَالَ: فَرَضُوا وَأَقْبَلُوا مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ رَاضِينَ، قَالَ: فَقَامَ فَخَطَبَ قَالَ: أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ ' وَمَنْ كَانَ لَهُ ضَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ ' أَلَا إِنَّهُ لَا مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا ' إِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' قَالَ: فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوا: مَكْرُ بَنِي أُمَيَّةَ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ الْوَفْدُ الْمِصْرِيُّونَ رَاضِينَ ' فَبَيْنَا هُمْ بِالطَّرِيقِ ' إِذَا هُمْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ' ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ وَيَسُبُّهُمْ ' قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: مَا لَكَ؟ إِنَّ لَكَ لَأَمْرًا ' مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: أَنَا رَسُولُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَامِلِهِ بِمِصْرَ ' قَالَ: فَفَتَّشُوهُ فَإِذَا هُمْ بِالْكِتَابِ عَلَى لِسَانِ عُثْمَانَ عَلَيْهِ خَاتَمُهُ إِلَى عَامِلِ مِصْرَ أَنْ يَصْلُبَهُمْ ' أَوْ يَقْتُلَهُمْ ' أَوْ يَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ' قَالَ: فَأَقْبَلُوا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ' قَالَ: فَأَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: أَلَمْ تَرَ أَنَّهُ كَتَبَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا ؟ فَمُرَّ مَعَنَا إِلَيْهِ ' قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ مَعَكُمْ ' قَالُوا: فَلِمَ كَتَبْتَ إِلَيْنَا؟ قَالَ: لَا

وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ، قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلِهٰذَا تُقَاتِلُونَ، أَوْ لِهٰذَا تَغْضَبُونَ؟ قَالَ: وَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى قَرْيَةٍ، وَانْطَلَقُوا حَتّٰى دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَالُوا: كَتَبْتَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: إِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ، أَنْ تُقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ يَمِينِي بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا كَتَبْتُ وَلَا أَمْلَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ، قَالَ: وَقَالَ: قَدْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلَى لِسَانِ الرَّجُلِ، وَقَدْ يُنْقَشُ الْخَاتَمُ عَلَى الْخَاتَمِ. قَالَ: حَصَرُوهُ فِي الْقَصْرِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: فَمَا أَسْمَعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّ عَلَيْهِ، إِلَّا أَنْ يَرُدَّ رَجُلٌ فِي نَفْسِهِ، قَالَ: فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي يُسْتَعْذَبُ بِهَا؟ قَالَ: فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعَلَامَ (ص472:) تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أُفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: وَأَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ فَزِدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مُنِعَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ قَبْلِي؟ قَالَ: وَأَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَذْكُرُ شَيْئًا فِي شَأْنِهِ، وَذَكَرَ أُرَى كِتَابَةُ الْمُفَصَّلَ - قَالَ: فَفَشَا النَّهْيُ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: قَالَ: مَهْلًا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مَهْلًا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَفَشَا النَّهْيُ، قَالَ: فَقَامَ الْأَشْتَرُ قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَيَوْمَئِذٍ أَمْ يَوْمٌ آخَرُ؟ قَالَ: فَلَعَلَّهُ قَدْ مُكِرَ بِي وَبِكُمْ، قَالَ: فَوَطِئَهُ النَّاسُ حَتّٰى أُلْقِيَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ثُمَّ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً أُخْرَى، فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ، فَلَمْ تَأْخُذْ فِيهِمُ الْمَوْعِظَةُ، قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ تَأْخُذُ فِيهِمُ الْمَوْعِظَةُ أَوَّلَ مَا يَسْمَعُونَهَا، فَإِذَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَأْخُذْ فِيهِمْ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: وَرَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ فَتَحَ الْبَابَ وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: فَزَعَمَ الْحَسَنُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: لَقَدْ أَخَذْتَ مِنِّي مَأْخَذًا، أَوْ قَعَدْتَ مِنِّي مَقْعَدًا، مَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ لِيَقْعُدَهُ، أَوْ لِيَأْخُذَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، قَالَ: وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ: فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ: وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَيَهْوِي إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا أَدْرِي أَبَانَهَا أَمْ قَطَعَهَا وَلَمْ يُبِنْهَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَأَوَّلُ كَفٍّ قَدْ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ، قَالَ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْمَوْتُ الْأَسْوَدُ، قَالَ: فَخَنَقَهُ، وَخَنَقَهُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ قَبْلَ أَنْ يَضْرِبَ السَّيْفَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ هُوَ أَلْيَنُ مِنْ حَلْقِهِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ خَنَقْتُهُ حَتّٰى رَأَيْتُ نَفْسَهُ مِثْلَ نَفَسِ الْجَانِّ يَتَرَدَّدُ فِي جَسَدِهِ، قَالَ: وَفِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التُّجُوبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مِشْقَصًا، قَالَ: فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هٰذِهِ الْآيَةِ (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة:137)، قَالَ: فَإِنَّهَا فِي

(ص473:) الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، قَالَ: وَأَخَذَتِ ابْنَةُ الْفُرَافِصَةِ - فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ - حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ ، قَالَ: فَلَمَّا أُشْعِرَ وَقُتِلَ تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللَّهُ مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا ، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ أَنَّ أَعْدَاءَ اللَّهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلَّا الدُّنْيَا. ﴿مسند اسحاق بن راهويہ :٩٩/ مجمع الزوائد :٧/٢٢٩/ الرياض النضرة :٣/٨٧﴾

✿◆✿ حضرت ابواُسید انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اہلِ مصر کا ایک وفد آیا ہے۔ آپ نے ان کا استقبال کیا۔ آپ اس وقت مدینہ منورہ کے بیرونی جانب اپنی ایک بستی میں تھے۔ جب وفد کے لوگوں نے آپ کے متعلق سنا تو وہ آپ کے پاس مدینے میں کیوں آئے ہیں۔ پس جب وہ آپ کے پاس آ گئے تو اُنہوں نے کہا: ہمارے لیے ایک مصحف (یعنی قرآنِ کریم) منگوایئے۔ آپ نے مصحف منگوایا تو اُنہوں نے کہا: ساتویں سورت کھولیے۔ وہ سورۂ یونس کو ساتویں سورت کہا کرتے تھے۔ آپ نے اس سورت کو پڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ جب اس آیت کے اختتام پر پہنچے: قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ''کہہ دیجیے: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو رزق نازل فرمایا ہے، تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حصہ حلال قرار دے لیا ہے۔ آپ پوچھیے کہ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی تھی یا تم اللہ پر افتراء کرتے ہو؟'' اُنہوں نے آپ سے کہا: ٹھہر جایئے۔ پھر اُنہوں نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ جو آپ نے چراگاہ بنائی ہے: کیا اللہ نے آپ کو اجازت دی ہے یا آپ اللہ پر افتراء کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کو چھوڑو، کیونکہ یہ آیت تو فلاں فلاں معاملے میں نازل ہوئی ہے اور جہاں تک چراگاہ کا معاملہ ہے تو مجھ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی صدقے کے اونٹوں کے لیے چراگاہ بنائی تھی، میں نے تو بس یہ کیا ہے کہ جب صدقے کے اونٹوں میں اضافہ ہو گیا تو میں نے چراگاہ کو بھی بڑھا دیا، لہٰذا اس بات کو چھوڑو، لیکن وہ لوگ آپ کو اسی آیت کے باعث پکڑ رہے تھے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اسے چھوڑ دو، یہ تو فلاں فلاں بات کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو اس روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث کر رہا تھا وہ تمہاری عمر کا ہی تھا۔ (ابونضرہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ ابوسعید نے کہا تھا۔ ابونضرہ کے الفاظ ہیں: اس روز میں تمہاری عمر کا تھا۔ انہوں نے کہا: اس روز میرے چہرے پر داڑھی نہیں نکلی تھی، مجھے معلوم نہیں کہ اُنہوں نے دوسری مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس روز میں تیس برس کا تھا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے وعدہ لیا کہ وہ اس وقت تک مسلمانوں میں دراڑ نہیں ڈالیں گے اور نہ ہی اجتماعیت سے الگ ہوں گے جب تک وہ ان کی شرائط کو پورا کرتے رہیں گے۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا: تم چاہتے کیا ہو؟ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ مدینے والے ہم سے کوئی مال وصول نہ کریں بلکہ یہ مال اس شخص کو ہی ملنا چاہیے جس کے قتال کی بدولت یہ حاصل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بزرگ لوگوں کو ملنا چاہیے۔ چنانچہ وہ رضامند ہو گئے اور وہ لوگ آپ کے ساتھ راضی وخوشی مدینہ منورہ آ گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سنو! جس کے پاس کوئی کھیتی ہے وہ اپنی کھیتی کے پاس پہنچ جائے اور جس کے پاس مویشی ہیں وہ ان کے پاس چلا جائے۔ خبردار! تمہارے لیے ہمارے پاس اب کوئی مال نہیں ہے۔

یہ مال صرف ان لوگوں کو ملے گا جن کے قتال کی بدولت یہ حاصل ہوا ہے اور نیز یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بزرگ لوگوں کا حق ہوگا۔ یہ سن کر لوگ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے: یہ بنوامیہ کا فریب ہے۔ پھر مصریوں کا وہ وفد راضی خوشی واپس چلا گیا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ پیچھے سے ایک سوار ان تک پہنچا اور انہیں اپنی باتوں کا نشانہ بنانے لگا' پھر وہ انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا' پھر واپس ان کے پاس آیا' پھر انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور انہیں برا بھلا کہتا رہا۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر انہوں نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ کیا تجھے کوئی حکم ملا ہے؟ یا کوئی اور معاملہ ہے؟ اس نے کہا: میں امیر المؤمنین کا ایلچی ہوں اور مصر میں مقرر ان کے گورنر کی جانب جا رہا ہوں۔ جب انہوں نے اس سے پوچھا اور اس کی تلاشی لی تو انہیں اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر ملی جس پر ان کی مہر بھی ثبت تھی (اور اس میں لکھا تھا کہ) ان کو سولی پر چڑھا دیا جائے' یا انہیں قتل کر دیا جائے' یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں۔ وہ یہ دیکھ کر واپس مدینہ آ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے ہمارے بارے میں کیا حکم لکھ کر بھیجا ہے؟ آپ ہمارے ساتھ ان کے پاس چلئے۔ اُنہوں نے کہا: نہیں' اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ کھڑا نہیں ہوں گا۔ اُنہوں نے کہا: پھر آپ نے ہمیں پیغام کیوں لکھ بھیجا تھا؟ آپ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور پھر ایک دوسرے سے بولے: کیا تم اس شخص کے لیے لڑائی کرتے پھرتے ہو؟ یا تم اس شخص کے لیے غصے میں آئے ہوئے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ چل پڑے اور مدینہ سے نکل کر بستی کی طرف روانہ ہو گئے' وہ لوگ بھی (آپ کے ساتھ) چل پڑے' یہاں تک کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے' پھر انہوں نے کہا: ہمارے متعلق آپ نے یہ حکم لکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو ہی باتیں ہیں: یا تو تم مسلمانوں میں سے دو آدمی گواہ لے آؤ یا پھر میں اس اللہ کی قسم اُٹھاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ نہ تو میں نے یہ خط خود لکھا' نہ لکھوایا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ تم جانتے ہو کہ خط تو آدمی کی زبان میں ہی لکھا جاتا ہے اور اختتام پر مہر بھی لگائی جاتی ہے۔ لیکن انہوں نے پھر بھی انہیں محل کے اندر محصور کر دیا۔ ایک روز آپ نے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور ''السلام علیکم'' کہا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سلام کا جواب دیتے کسی کو بھی نہیں سنا' ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے اپنے دل میں ہی جواب دے دیا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے رومہ کا کنواں خرید (کر وقف) کیا تھا' جس سے میٹھا پانی حاصل کیا جاتا تھا؟ اور میں بھی اس سے ایک عام مسلمان آدمی کی طرح ہی اپنا حصہ لیتا تھا۔ آپ کی بات کے جواب میں کہا گیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تم مجھے اس کنویں کا پانی پینے سے کس بنا پر روک رہے ہو' کہ مجھے سمندر کے پانی پر روزہ افطار کرنا پڑ رہا ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے فلاں زمین خرید کر مسجد کی توسیع کے لیے وقف کر دی تھی؟ جواب دیا گیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مجھ سے پہلے اس مسجد میں کسی کو نماز پڑھنے سے روکا گیا ہو؟ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے معاملے میں کچھ بیان کرتے سنا ہے؟ اتنے میں ممانعت کی آوازیں پھیل گئیں (یعنی باغی آپ کو بات کرنے سے روکنے لگے) تو لوگ کہنے لگ گئے: امیر المؤمنین کو چھوڑ دو' امیر المؤمنین کو چھوڑ دو۔ لیکن آپ کو

بولنے سے روکنے کی آوازیں بڑھتی گئیں۔ اتنے میں اشتر کھڑا ہوا اور بولا: میں نہیں جانتا کہ یہ اسی دن ہے یا کسی اور دن؟ آپ نے فرمایا: شاید یہ میرے اور تمہارے متعلق سازش کی گئی ہے۔ دوسری مرتبہ آپ نے جھانک کر لوگوں کو دیکھا' انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں وہی باتیں یاد دلائیں' لیکن انہیں کسی نصیحت کا اثر نہیں ہوا۔ لوگ پہلے پہل تو آپ کی نصیحت سن کر اس کا اثر لیا کرتے تھے لیکن جب انہیں بار بار کی جانے لگی تو ان میں نصیحت کا اثر نہ رہا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور قرآنِ کریم کو اپنے ہاتھوں پر اُٹھا رکھا تھا لیکن (حسن کے مطابق) محمد بن ابی بکر آپ کے پاس آئے اور آپ کی داڑھی پکڑ لی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو فرمایا: تم نے میرے پکڑنے کی جگہ کو پکڑ لیا ہے اور میرے بیٹھنے کی جگہ پر آ بیٹھا ہے' ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے تو وہ کبھی نہ اس کو پکڑتے اور نہ ہی اس پر بیٹھے۔ یہ سن کر وہ باہر نکل گئے اور آپ کو چھوڑ دیا۔ ابوسعید کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس گیا تو آپ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ وہ یہ سن کر باہر نکل گیا اور آپ کو چھوڑ دیا۔ پھر دوسرا آدمی آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہی کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ اس وقت قرآنِ کریم آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ اس آدمی نے تلوار کے ساتھ اسے نیچے گرا دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے قرآن کو (نیچے گرنے سے) بچانا چاہا تو اس نے اسے کاٹ دیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے قرآن کو دو ٹکڑوں میں کر دیا تھا یا صرف کاٹا ہی تھا اور ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے سورتوں کو کاٹا ہے۔ پھر ایک آدمی آپ کے پاس آیا جس کو ''کالی موت'' کہا جاتا تھا' اُس نے آپ کا گلا گھونٹا۔ پھر وہ تلوار مارنے سے پہلے ہی نکل گیا اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ان کے حلق سے زیادہ نرم کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اللہ کی قسم! میں نے ان کا گلا گھونٹا' یہاں تک کہ میں نے ان کی سانس کو ایک سانپ کی سانس کے مثل دیکھا جو اس کے جسم میں پس و پیش ہو رہی ہو۔ ابوسعید کی روایت کے علاوہ دیگر کے الفاظ یہ ہیں کہ پھر تجوبی ان کے پاس گیا اور اس نے چوڑے پھل کے نیزے کے ساتھ آپ پر وار کیا تو آپ کے خون کے چھینٹے اس آیت کریمہ پر گرے: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ''عنقریب انہیں اللہ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ خوب سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔'' وہ خون اسی طرح اس قرآن پر لگا رہا' اس کو صاف نہیں کیا گیا۔ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ ہیں کہ فرافصہ کی بیٹی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل اپنے زیور لیے اور انہیں اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب حملہ ہوا اور آپ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کی طرف دوڑیں' تو کسی (بدبخت نے انہیں دیکھ کر) کہا: اللہ اس کو ہلاک کرے' اس کے سرین کتنے بڑے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے پتا ہے کہ اللہ کے دُشمن تو صرف دُنیا ہی چاہتے ہیں۔

﴿766﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ' حَدَّثَنِي أَبِي ' نَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قثنا أَبُو نَضْرَةَ ' عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► سَمِعَ عُثْمَانُ أَنَّ وَفْدَ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا ' فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: حَصَرُوهُ فِي الْقَصْرِ ' فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ ' فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ ' هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي لِيُسْتَعْذَبَ

مِنْهَا فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعَلَامَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أُفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَتَلَقَّاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا أَدْرِي أَبَانَهَا أَوْ قَطَعَهَا فَلَمْ يُبِنْهَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَأَوَّلُ كَفٍّ قَدْ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ، وَفِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التُّجُوبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مِشْقَصًا فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة:137)، فَإِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، وَأَخَذَتِ ابْنَةُ الْفُرَافِصَةِ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ، فَلَمَّا أُشْعِرَ وَقُتِلَ تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللَّهُ، مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ أَنَّ أَعْدَاءَ اللَّهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلَّا الدُّنْيَا.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اہل مصر کا ایک وفد آیا ہے۔ ..... پھر راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی اور کہا: انہوں نے آپ کا محل میں محاصرہ کر لیا۔ ایک روز آپ نے انہیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے مال سے رومہ کا کنواں خریدا تھا تا کہ اُس سے میٹھا پانی حاصل کیا جا سکے اور میں نے اس میں اپنا حصہ مسلمانوں کے عام آدمی کے حصے کی طرح ہی رکھا تھا؟ جواب آیا: جی ہاں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے اسی کنویں سے پانی پینے سے کیوں منع کر رہے ہو؟ یہاں تک کہ میں نے سمندر کے پانی سے روزہ افطار کروں۔

اس وقت قرآنِ کریم آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ اس آدمی نے تلوار کے ساتھ اسے نیچے گرا دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے قرآن کو (نیچے گرنے سے) بچانا چاہا تو اس نے اسے کاٹ دیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے قرآن کو دو ٹکڑوں میں کر دیا تھا یا صرف کاٹا ہی تھا اور ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے قرآن کے آخری ساتویں حصے پر لکیر کھینچی ہے۔ ابو سعید کی حدیث کے علاوہ (دوسری روایت) میں بیان ہے کہ پھر آپ کے پاس تجوبی آیا اور اُس نے آپ کو چوڑے پھل کا نیزا مارا اور آپ کے خون کے چھینٹے اس آیت پر گرے: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ''عنقریب انہیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

ابو سعید کی روایت کے الفاظ ہیں کہ فرافصہ کی بیٹی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل اپنے زیور لیے اور انہیں اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب حملہ ہوا اور آپ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کی طرف دوڑیں، تو کسی (بدبخت نے انہیں دیکھ کر) کہا: اللہ اس کو ہلاک کرے، اس کے سرین کتنے بڑے ہیں۔ تو اُنہوں نے کہا: مجھے پتا ہے کہ اللہ کے دُشمن تو صرف دُنیا ہی چاہتے ہیں۔

(767) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي، سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اسْتَشَارَنِي عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: مَا تَرَى فِيمَا يَقُولُ الْمُغِيرَةُ بْنُ

الْأَخْنَسِ؟ قُلْتُ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ إِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَخْلَعَ هَذَا الْأَمْرَ، وَتُخَلِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ فَعَلْتَ أَمُخَلَّدٌ أَنْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ هَلْ يَزِيدُونَ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَيَمْلِكُونَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَإِنِّي لَا أَرَى أَنْ تُسِنَّ هَذِهِ السُّنَّةَ فِي الْإِسْلَامِ، كُلَّمَا اسْتَخَطُوا أَمِيرًا خَلَعُوهُ، وَلَا أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصًا أَلْبَسَكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲/۳۷۱﴾

❀ ◆ ❀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مشورہ طلب کیا جبکہ وہ محصور تھے' اُنہوں نے فرمایا: جو بات مغیرہ بن اخنس کہتا ہے آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ کہتا ہے: یہ لوگ صرف یہی چاہتے ہیں کہ آپ اس معاملے کو (یعنی منصب خلافت کو) چھوڑ دیں اور ان کے اور اس (عہدے) کے درمیان سے ہٹ جائیں۔ میں نے عرض کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو دُنیا میں آپ باقی رہیں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کو کیا لگتا ہے کہ اگر آپ ایسا نہ کریں تو یہ لوگ آپ کو شہید کرنے سے زیادہ کچھ کر سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا یہ لوگ جنت اور جہنم کے مالک ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کو اسلام میں یہ طریقہ (یعنی خلافت سے استعفیٰ دینے کا طریقہ) ایجاد کرنا چاہیے' کیونکہ پھر جو بھی امیر سے نالاں ہوگا وہ اسے معزول کردے گا' اور آپ اس قمیض کو مت اُتاریں جو اللہ عزوجل نے آپ کو پہنائی ہے۔

﴿768﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ مِنْ بَابٍ، فَسَدَّدَ الْحَرْبَةَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ، فَوَلَّى وَقَالَ: اللَّهَ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اللَّهَ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ، اللَّهَ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ، ثُمَّ كَفَّ حَتَّى قُتِلَ۔ ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۴/۲۱۴﴾

❀ ◆ ❀ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

لوگ دروازے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اُن میں سے ایک آدمی نے نیزہ سیدھا کیا' پھر جب واپس مڑا تو بولا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو۔ پھر آپ نے لڑائی کا ارادہ ترک کردیا' یہاں تک کہ آپ کو شہید کردیا گیا۔

﴿769﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ لَمْ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا۔

﴿السنۃ لابی بکر بن الخلال: ۲/۳۷۷﴾

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (باغیوں سے) فرمایا: تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو قتل نہ کرو، کیونکہ اگر تم نے اس جرم کا ارتکاب کر لیا تو تم پر کبھی بھی رحمت کا نزول نہیں ہوگا۔

﴿770﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنْ عُثْمَانَ، فَقَالَ:

◀ متن حدیث ▶ هُوَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَلَمْ يَخْتِمِ الْآيَةَ۔

حضرت محمد بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

''وہ ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے، پھر تقویٰ اختیار کیا، پھر ایمان لائے اور پھر تقویٰ اختیار کیا۔''

﴿771﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، نا أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ يَعْنِي (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى) (الأنبياء 101:) مِنْهُمْ عُثْمَانُ۔ ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۷۵/۱۷/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۸﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى ''بلاشبہ وہ لوگ کہ جن کے لیے ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی سبقت لے چکی ہے'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے ایک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿772﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ: قَاتِلْهُمْ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أُحِلَّ لَكَ قِتَالُهُمْ، فَقَالَ لَهُ: وَاللّٰهِ لَا أُقَاتِلُهُمْ أَبَدًا، قَالَ: فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: وَقَدْ كَانَ عُثْمَانُ أَمَّرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الدَّارِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: مَنْ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ طَاعَةٌ فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ۔ ﴿الزہد لاحمد بن حنبل: ص ۱۲۹﴾

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے محاصرہ کے روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ان سے قتال کیجیے، اللہ کی قسم! میں ان سے قتال کرنا آپ کے لیے حلال قرار دیتا ہوں۔ تو انہوں نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان سے کبھی قتال نہیں کروں گا۔ پھر باغی آپ کے گھر میں داخل ہوئے اور آپ کو شہید کر دیا، اور آپ اس دن روزے کی حالت میں تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو گھر کا امیر مقرر کیا تھا، اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس پر میری اطاعت کرنا لازم ہے اُسے چاہیے کہ وہ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرے۔

﴿773﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، أَنَا سَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي الَ:نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ الْقَاصِّ، عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى تَبْتَلَّ لِحْيَتُهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ.

﴿المستدرک للحاکم: ۱/۳۷۱/ سنن ابی داؤد: ۳/۲۱۵/ الترغیب والترھیب للمنذری: ۶/۱۵۷﴾

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تھے تو اِس قدر روتے کہ (آنسوؤں سے) اُن کی داڑھی تر ہو جاتی۔ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ جنت وجہنم کو یاد کر کے روتے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے' اگر کوئی اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والی منازل اس سے بھی آسان ہو جائیں گے اور اگر کسی نے اسی منزل سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد والی منازل اس سے بھی زیادہ سخت ہو جائیں گی۔

قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ۔

اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے جو بھی منظر دیکھا ہے' قبر کا منظر اس سے زیادہ بھیانک ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں:

قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثَبُّتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو اُس کے پاس ٹھہر جاتے' پھر فرماتے: اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دُعا کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دُعا مانگو' کیونکہ اس سے اب سوالات کیے جا رہے ہیں۔

﴿774﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ، يَعْنِي: ابْنَ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ:

◀ متن حدیث ◀ أَنَّهُ أَتَى الْحَجَّاجَ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَهُ الْبَوَّابُونَ فَرَدُّوهُ، فَلَمْ يَتْرُكُوهُ حَتَّى جَاءَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ مَشَى فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، فَأَمَرَ

الْحَجَّاجُ رَجُلَيْنِ مِمَّا يَلِي السَّرِيرَ أَنْ يُوسِعَا لَهُ ' فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ: لِلَّهِ أَبُوكَ هَلْ تَعْلَمُ حَدِيثًا حَدَّثَهُ أَبُوكَ عَبْدَ الْمَلِكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ جَدِّكَ؟ قَالَ: أَيُّ حَدِيثٍ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ قَالَ: حَدِيثُ عُثْمَانَ إِذْ حَصَرَهُ أَهْلُ مِصْرَ فَقَالَ: نَعَمْ ' قَدْ عَلِمْتُ ذَلِكَ الْحَدِيثَ ' فَقَالَ: أَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَصَرَخَ النَّاسُ لَهُ ' حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ ' فَوَجَدَ عُثْمَانَ وَحْدَهُ فِي الدَّارِ ' لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ' قَدْ عَزَمَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَخْرُجُوا عَنْهُ ' فَخَرَجُوا ' فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ' فَقَالَ:السَّلَامُ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ؟ قَالَ: جِئْتُ لِأَبِيتَ مَعَكَ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَكَ أَوْ أُسْتَشْهَدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا أَرَى هَؤُلَاءِ إِلَّا قَاتِلِيكَ ' فَإِنْ يَقْتُلُوكَ فَخَيْرٌ لَكَ وَشَرٌّ لَهُمْ ' قَالَ عُثْمَانُ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا خَرَجْتَ إِلَيْهِمْ، خَيْرٌ يَسُوقُهُ اللَّهُ بِكَ أَوْ شَرٌّ يَدْفَعُهُ اللَّهُ بِكَ، فَسَمِعَ وَأَطَاعَ، فَخَرَجَ إِلَى الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَظَّمُوهُ، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ بِبَعْضِ الَّذِي يَسُرُّهُمْ، فَقَامَ خَطِيبًا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، يُبَشِّرُ بِالْجَنَّةِ وَيُنْذِرُ بِالنَّارِ، فَأَظْهَرَ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ (ص478:) كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ اخْتَارَ اللَّهُ لَهُ الْمَسَاكِنَ فَجَعَلَ مَسْكَنَهُ الْمَدِينَةَ، فَجَعَلَهَا دَارَ الْهِجْرَةِ وَالْإِيمَانِ، وَجَعَلَ بِهَا قَبْرَهُ، وَقَبْرَ أَزْوَاجِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا هُدًى وَرَحْمَةً، فَمَنْ يَهْتَدِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي بِهُدَى اللَّهِ، وَمَنْ يَضِلُّ مِنْهُمْ فَإِنَّمَا يَضِلُّ بَعْدَ السُّنَّةِ وَالْحُجَّةِ، فَبَلَّغَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ، ثُمَّ قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ إِنَّهُ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِذَا قُتِلَ النَّبِيُّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ كَانَتْ دِيَتُهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مُقَاتِلٍ، كُلُّهُمْ يُقْتَلُ بِهِ، وَإِذَا قُتِلَ الْخَلِيفَةُ كَانَتْ دِيَتُهُ خَمْسَةً وَثَلَاثِينَ أَلْفَ مُقَاتِلٍ، كُلُّهُمْ يُقْتَلُ بِهِ، فَلَا تَعْجَلُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِقَتْلِ الْيَوْمَ، فَإِنِّي أُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ نَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ أُقْسِمُ لَكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَقْتُلُهُ رَجُلٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُشَلًّا يَدُهُ مَقْطُوعَةٌ، ثُمَّ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ لِلْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ حَقٌّ إِلَّا لِهَذَا الشَّيْخِ عَلَيْكُمْ مِثْلُهُ، وَقَدْ أُقْسِمُ لَكُمْ بِاللَّهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بِهَذِهِ الْمَدِينَةِ مُنْذُ دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ، وَمَا زَالَ سَيْفُ اللَّهِ مَغْمُودًا عَنْكُمْ مُنْذُ دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَسُلُّوا سَيْفَ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ غُمِدَ عَنْكُمْ وَلَا تَطْرُدُوا جِيرَانَكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ لَهُمْ قَامُوا يَسُبُّونَهُ وَيَقُولُونَ: كَذَبَ الْيَهُودِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ: كَذَبْتُمْ وَاللَّهِ وَأَثِمْتُمْ، مَا أَنَا بِالْيَهُودِيِّ، إِنِّي لَأَحَدُ الْمُؤْمِنِينَ يَعْلَمُ ذَلِكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ، وَلَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ قُرْآنًا فَقَالَ فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ: (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ)(الأحقاف10:)، وَأَنْزَلَ فِيَّ آيَةً أُخْرَى

(قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) (الرعد43:)، فَانْصَرَفُوا مِنْ عِنْدِهِ وَدَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ، فَذَبَحُوهُ كَمَا تُذْبَحُ الْحُمْلَانُ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ حِينَ فَرَغُوا مِنْهُ، وَقَتَلْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ مِصْرَ، يَا قَتَلَةَ عُثْمَانَ، أَقَتَلْتُمْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَايَزَالُ بَعْدَهُ عَهْدٌ مَنْكُوثٌ، وَدَمٌ مَسْفُوحٌ، وَمَالٌ مَقْسُومٌ، أَبَدًا مَا بَقِيتُمْ، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ الْكِنْدِيُّ لَيْلَةَ قُتِلَ فِيهَا مِنْ (ص479:) آخِرِ النَّهَارِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا كَثِيرُ، إِنِّي مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَالَ لَهُ كَثِيرٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ يُعْلِي اللهُ كَعْبَكَ، وَيَكْبِتُ عَدُوَّكَ، فَقَالَ لَهُ الثَّانِيَةَ: يَا كَثِيرُ، إِنِّي مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ يُعْلِي اللهُ كَعْبَكَ وَيَكْبِتُ عَدُوَّكَ، فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ أَيْضًا، فَقَالَ لَهُ كَثِيرٌ، عَمَّنْ تَقُولُ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أَتَانِي أَوَّلَ اللَّيْلِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّكَ مَقْتُولٌ غَدًا، فَأَنَا وَاللهِ يَا كَثِيرُ بْنَ الصَّلْتِ مَقْتُولٌ غَدًا، فَقُتِلَ رَحِمَهُ اللهُ۔

﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۹۳/ التاريخ الكبير للبخاري: ۱/۲۶۲﴾

حضرت محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

وہ حجاج کے پاس آئے تا کہ اُس کے دربار میں جاسکیں' تو دربانوں نے اُن کو اندر جانے سے روک دیا اور واپس بھیج دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عنبسہ بن سعید آئے اور اُنہوں نے داخلے کی اجازت طلب کی تو حجاج نے اُن کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ انہوں نے حجاج کو سلام کہا' اس نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ چل کر پاس گئے اور اس کے سر کو بوسہ دیا۔ حجاج نے اپنے تخت کے پاس بیٹھے دو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو بیٹھنے کی جگہ دیں۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے۔ پھر حجاج نے ان سے کہا: اللہ کے لیے بتاؤ کہ تمہارے علم میں کوئی ایسی حدیث ہے جسے تمہارے والد نے تمہارے دادا عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہوئے امیر المؤمنین عبدالملک سے بیان کی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! کون سی حدیث؟ حجاج نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث' جب کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے تو لوگ ان کو دیکھ کر فریادیں کرنے لگے' یہاں تک کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں اکیلے پایا' ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کے پاس سے چلے جائیں' چنانچہ لوگ چلے گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ امیر المؤمنین نے ان سے پوچھا: اے عبداللہ بن سلام! کس لیے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس لیے آیا ہوں تا کہ رات آپ کے پاس گزاروں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح سے ہمکنار کرے' یا پھر مجھے بھی آپ کے ساتھ ہی شہید کر دیا جائے' کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سب لوگ آپ کو شہید کرنے والے ہیں' لہٰذا اگر یہ آپ کو شہید کر دیں گے تو یہ آپ کے حق میں تو بہتر ہی ثابت ہوگا لیکن ان کے لیے بہت برا ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پر میں جس قدر حق رکھتا ہوں اس

کے باعث میں آپ کو یہ حکم دیتا ہوں کہ (یہاں سے نکل کر لوگوں کے پاس جائیں' کیونکہ) جب آپ (یہاں سے) نکل کر لوگوں کے پاس جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے یا تو خیر کی کوئی صورت نکال دے گا یا پھر برائی کو رفع دفع کر دے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی بات سن کر فرمانبرداری کی اور لوگوں کی طرف نکل گئے۔ جب لوگوں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے بڑی تعظیم کی اور سمجھا کہ یہ ان کے پاس ایسی خبر لائے ہوں گے جو انہیں خوش کر دے گی۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ تمام لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت دیتے اور جہنم سے ڈراتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے مومن پیروکاروں کو تمام ادیان (باطلہ) پر غلبہ عطا فرما دیا' اگرچہ مشرکین کو یہ بات بالکل بھی پسند نہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مساکین (یعنی رہائش کے مقامات) کو چنا' تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن مدینہ منورہ بنا دیا اور پھر اسے دار الہجرت اور دار الایمان بنا دیا' پھر اسی شہر میں اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک اور آپ کی ازواجِ مطہرات کی قبریں بنائیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا' پس اس اُمت میں سے جو شخص (ان کی ہدایت کی) اقتدا کرے گا تو یقیناً وہ سنت اور حجت قائم ہونے کے بعد گمراہ ہوگا (یعنی اس کا کوئی عذر نہیں رہے گا)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیغام (تمام لوگوں تک بہ خوبی) پہنچا دیا جو انہیں دے کر بھیجا گیا تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ بلاشبہ تم سے پہلے اُمتوں میں اگر کسی نبی کو شہید کر دیا جاتا تو اس کی دیت ستر ہزار جنگجو سپاہی ہوتے تھے (یعنی) ان تمام کو نبی علیہ السلام کے قصاص میں قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور جب ان میں کسی خلیفہ کو قتل کر دیا جاتا تو اس کی دیت پینتیس ہزار جنگجو سپاہی ہوتے تھے اور ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا تھا' لہٰذا آج تم بھی اس بزرگ امیر المومنین کے قتل میں جلدی نہ کرو' کیونکہ بلاشبہ میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت آ چکا ہے' کیونکہ ہم نے یہ بات اللہ کی کتاب میں پڑھی ہے۔ پھر میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں ان کی (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی) جان ہے! جو بھی شخص انہیں شہید کرے گا وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ شل ہوا ہوگا اور کٹا ہوگا۔ پھر تم یہ بات بھی جان لو کہ جتنا حق ایک والد اپنی اولاد پر رکھتا ہے اتنا ہی حق یہ بزرگ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر رکھتے ہیں۔ میں تمہیں اللہ کی قسم اُٹھا کر بتاتا ہوں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (مدینہ) شہر میں تشریف لائے ہیں تب سے لے کر آج تک یہاں فرشتے موجود رہتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد سے ہی اللہ تعالیٰ کی تلوار بھی میان میں ہے' لہٰذا اس تلوار کے تم سے میان میں رہنے کے بعد اب تم اس کو خود ہی نہ سونتو (یعنی تم خود اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دو) اور نہ ہی تم اپنے ہمسایوں (یعنی) فرشتوں کو یہاں سے بھگاؤ۔ جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ انہیں یہ سب کہہ چکے تو وہ کھڑے ہوئے اور آپ کو گالیاں دیتے ہوئے کہنے لگے: یہودی نے جھوٹ بولا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! جھوٹے تو تم ہو اور گناہ بھی مول لے رہے ہو' میں یہودی نہیں ہوں' بلاشبہ میں مومن ہی ہوں اور اس بات کو اللہ تعالیٰ' اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مومنین جانتے ہیں' اللہ تعالیٰ

نے تو میرے بارے میں قرآن نازل فرمایا ہے اور قرآن کی اِس آیت میں (میرے متعلق ہی) فرمایا: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ﴾ ''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے کہ اگر یہ (قرآن) اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو۔'' اور اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میرے بارے میں نازل فرمائی تھی: ﴿قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ''کہہ دیجیے! میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے اور وہ بھی کہ جس کے پاس کتاب (یعنی تورات) کا علم ہے۔'' پھر وہ لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہو گئے اور انہیں اس طرح ذبح کر دیا جس طرح جانور کو ذبح کیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ اس (شنیع عمل) سے فارغ ہو گئے اور قاتلین مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے اہلِ مصر! اے قاتلانِ عثمان! کیا تم نے امیر المؤمنین کو قتل کر دیا؟ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے بعد ہمیشہ عہد کو توڑا جائے گا' خون بہایا جائے گا اور مال تقسیم ہوتا رہے گا' جب تک تم زندہ ہو ایسے ہی ہوتا رہے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل دن کے آخری پہر اسی رات میں کہ جب آپ کی شہادت ہوئی' کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کثیر! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ تو کثیر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے امیر المؤمنین! (ایسا نہیں ہوگا) بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے گا اور آپ کے دشمن کو رُسوا کرے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ کہا: اے کثیر! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ بھی یوں ہی فرمایا' تو حضرت کثیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج رات ابتدائی پہر میں (میرے خواب میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! کل تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ تو اے کثیر! اللہ کی قسم! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں کہ پھر ایسا ہی ہوا اور) اگلے روز انہیں شہید کر دیا گیا' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔

﴿775﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قثنا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ طَهُرَتْ قُلُوبُكُمْ مَا شَبِعَتْ مِنْ كَلَامِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿الزھد لاحمد بن حنبل: ص ۱۲۸﴾

حضرت امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تمہارے دل پاکیزہ ہو جائیں تو یہ کلام اللہ (کو سننے) سے کبھی سیر نہ ہوں۔

﴿776﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ: وَقَالَ عُثْمَانُ":

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا أُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيَّ يَوْمٌ وَلَا لَيْلَةٌ إِلَّا أَنْظُرُ فِي كَلَامِ اللّٰهِ، يَعْنِي الْقِرَاءَةَ فِي

الْمُصْحَفِ۔

اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں یہی پسند کرتا ہوں کہ میں ہر شب و روز میں کلام اللہ کو دیکھوں، یعنی قرآنِ کریم پڑھوں۔

﴿777﴾ سندحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَمَلًا إِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ رِدَاءَ عَمَلِهِ۔

﴿الزهد لاحمد بن حنبل: ص ۱۲۶/ التاريخ الكبير: ۹۲/۳/ مشكاة المصابيح: ۶۸۷/۲﴾

حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو بھی شخص کوئی عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے عمل کی چادر پہنائے گا۔

﴿778﴾ سندحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: وَقُتِلَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَكَانَتْ خِلَافَتُهُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا۔

﴿مسند احمد: ۱/۷۱/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۳۲/۷/ تاريخ الطبري: ۱۴۵/۵﴾

حضرت ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعے کے روز، اٹھارہ ذوالحجہ، سن پینتیس ہجری کو ہوئی اور آپ کا دورِ خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہا۔

﴿779﴾ سندحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أنا أَبُو هِلَالٍ قَالَ: نا قَتَادَةُ

متنِ حدیث: أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ سَنَةً أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ.

﴿المعجم الكبير للطبراني: ۳۴/۱/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹۹/۹/ تاريخ الطبري: ۱۴۶/۵﴾

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت نوے یا اٹھاسی برس کی عمر میں ہوئی۔

﴿780﴾ سندحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: أنا

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قُتِلَ عُثْمَانُ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ ، وَكَانَتِ الْفِتْنَةُ خَمْسَ سِنِينَ ، مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ لِلْحَسَنِ. ﴿مسند احمد: ۷۴/۱/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۳۲/۷﴾

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سن پینتیس ہجری میں شہادت ہوئی اور پانچ سال فتنے کے تھے' ان میں سے چار مہینے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے تھے۔

﴿781﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلَى عُثْمَانَ وَدَفَنَهُ ، وَكَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ -

﴿مصنف عبدالرزاق: ۴۷۱/۳/ مسند احمد: ۷۴/۱﴾

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہیں سپردِ خاک کیا' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وصیت بھی انہی کو کی تھی۔

﴿782﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ : ثنا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَلَا أَبُو أَيِّمٍ ، أَلَا وَلِيُّ أَيِّمٍ ، أَلَا أَخُو أَيِّمٍ ، يُزَوِّجُ عُثْمَانَ ، فَلَوْ كَانَتْ عِنْدِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ . ﴿السنة لابن ابی عاصم: ۱۲۵/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۸۳/۹﴾

حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا کسی غیر شادی شدہ عورت کا باپ' ولی یا بھائی (اپنی اس عزیزہ کی) حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ شادی نہیں کرے گا؟ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی بھی شادی عثمان سے کر دیتا اور میں نے آسمان سے وحی کی تعمیل میں ہی (اپنی صاحبزادی کی) اُن سے شادی کی۔

﴿783﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ الْأَنْصَارِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَوْمَ حُوصِرَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ، فَرَأَيْتُ عُثْمَانَ أَشْرَفَ مِنَ الْخَوْخَةِ الَّتِي تَلِي مَقَامَ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَفِيكُمْ طَلْحَةُ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ تَكُونَ فِي جَمَاعَةٍ تَسْمَعُ نِدَائِي ثُمَّ لَا تُجِيبُنِي، أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا طَلْحَةُ تَذْكُرُ يَوْمَ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طَلْحَةُ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَمَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ رَفِيقٌ مِنْ أُمَّتِهِ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ هَذَا، يَعْنِينِي، رَفِيقِي مَعِي فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۹۱/ المستدرک للحاکم: ۳/۹۷﴾

◆ حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس چھوٹے دروازے سے جھانک کر دیکھا جو مقام جبرائیل کے ساتھ تھا اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم میں طلحہ موجود ہیں؟ اس کے بعد راوی نے لمبی حدیث بیان کی اور (اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ آپ ایسی جماعت میں ہوں جو میری آواز سنے' پھر مجھے جواب نہ دے۔ اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اس دن کو یاد کرو جس دن میں اور آپ فلاں مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میرے اور آپ کے علاوہ اور کوئی بھی صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں (مجھے یاد ہے)۔ (پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بتلاؤ کہ کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا نہیں تھا کہ اے طلحہ! ہر نبی کے ساتھ اس کے اصحاب میں سے ایک رفیق ہوتا تھا جو اس کا اُمتی ہی ہوتا تھا اور وہ جنت میں بھی اس کے ساتھ ہوگا' اور بلاشبہ یہ عثمان بن عفان جنت میں میرا رفیق ہوگا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (فرمایا تھا) پھر وہ واپس چلے گئے۔

﴿784﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُهَلَّبُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَكَانَ الرَّجُلُ مِمَّنْ يَحْمَدُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَبَا الْفَضْلِ، أَلَا تُخْبِرُنِي هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ الْبَيْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا: بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ وَبَيْعَةَ الْفَتْحِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: لَا، فَكَبَّرَ الرَّجُلُ وَقَامَ وَنَفَضَ رِدَاءَهُ وَخَرَجَ مُنْطَلِقًا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ قَالَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ: وَاللّٰهِ مَا أَرَاكَ تَدْرِي مَا أَمْرُ الرَّجُلِ، قَالَ: أَجَلْ، وَمَا أَمْرُهُ؟ قَالُوا: فَإِنَّهُ مِمَّنْ يَحْمَدُ عَلِيًّا وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ الصَّالِحَ، إِنَّكَ سَأَلْتَنِي: هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ الْبَيْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا: بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ وَبَيْعَةَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: لَا، فَكَبَّرْتَ وَخَرَجْتَ شَامِتًا، فَلَعَلَّكَ مِمَّنْ يَحْمَدُ

عَلِيًّا وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَمِنْهُمْ، قَالَ: فَاسْمَعْ مِنِّي وَافْهَمْ، ثُمَّ أَرْوِ عَلَيَّ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ كَانَ بَعَثَ عُثْمَانَ فِي سَرِيَّةٍ، وَكَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَحَاجَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ يَمِينِي يَدِي، وَشِمَالِي يَدُ عُثْمَانَ، فَضَرَبَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ فَقَالَ: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، وَإِنِّي قَدْ بَايَعْتُ لَهُ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ فِي الْبَيْعَةِ الثَّانِيَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُثْمَانَ إِلَى عَلِيٍّ، وَكَانَ أَمِيرَ الْيَمَنِ، فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ: يَا فُلَانُ، أَلَا تَبِيعُنِي دَارَكَ أَزِيدُهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بِبَيْتٍ أَضْمَنُهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا لِي بَيْتٌ غَيْرُهُ، فَإِنْ أَنَا بِعْتُكَ دَارِي لَا يُؤْوِينِي وَوَلَدِي بِمَكَّةَ شَيْءٌ، قَالَ: أَلَا بَلْ بِعْنِي دَارَكَ أَزِيدُهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بِبَيْتٍ أَضْمَنُهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ مَا لِي فِي ذَلِكَ حَاجَةٌ وَلَا أُرِيدُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ، وَكَانَ الرَّجُلُ نَدْمَانًا لِعُثْمَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَصَدِيقًا، فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا فُلَانُ، بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْكَ دَارَكَ لِيَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بِبَيْتٍ يَضْمَنُهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَيْتَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَدْ أَبَيْتُ، فَلَمْ يَزَلْ عُثْمَانُ يُرَاوِدُهُ حَتَّى اشْتَرَى مِنْهُ دَارَهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِينَارٍ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَلَغَنِي أَنَّكَ أَرَدْتَ مِنْ فُلَانٍ دَارَهُ لِتَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بِبَيْتٍ تَضْمَنُهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا هِيَ دَارِي فَهَلْ أَنْتَ آخِذُهَا مِنِّي بِبَيْتٍ تَضْمَنُهُ لِي فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ وَضَمِنَ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَأَشْهَدَ لَهُ عَلَى ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ كَانَ مِنْ جِهَازِهِ جَيْشَ الْعُسْرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمْ يَلْقَ فِي غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَاتِهِ مَا لَقِيَ فِيهَا مِنَ الْمَخْمَصَةِ وَالظَّمَأِ وَقِلَّةِ الظَّهْرِ وَالْمَجَاعَاتِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَاشْتَرَى قُوتًا وَطَعَامًا وَأُدْمًا وَمَا يُصْلِحُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَجَهَّزَ إِلَيْهِ عِيرًا، فَحَمَلَ عَلَى الْحَامِلِ وَالْمَحْمُولِ، وَسَرَّحَهَا إِلَيْهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ وَالْأُدْمِ وَمَا يُصْلِحُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَلْوِي بِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ: اللّٰهُمَّ رَضِيتُ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضَ عَنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ادْعُوا لِعُثْمَانَ، فَدَعَا لَهُ النَّاسُ جَمِيعًا مُجْتَهِدِينَ وَنَبِيُّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَمَاتَتْ، فَجَاءَ عُثْمَانُ إِلَى عُمَرَ، وَهُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ إِنِّي خَاطِبٌ فَزَوِّجْنِي بِنْتَكَ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ، خَطَبَ إِلَيْكَ عُثْمَانُ ابْنَتَكَ، زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأَنَا أُزَوِّجُهُ ابْنَتِي، فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ عُمَرَ، وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ، فَهَذَا مَا كَانَ

مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ۔ ﴿التاریخ الکبیر:۳/۵۴﴾

❀ ◆ ❀ حضرت مہلب ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ (وہاں) ایک آدمی اُن لوگوں میں سے تھا جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تعریف وستائش کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے تھے۔ اُس آدمی نے کہا: اے ابوالفضل! کیا آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ کیا عثمان (رضی اللہ عنہ) دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے تھے؟ بیعتِ رضوان میں اور بیعتِ فتح میں؟ تو حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں۔ تو وہ آدمی ''اللہ اکبر'' کہہ کر اُٹھا اور اپنی چادر کو جھاڑ کر نکل گیا۔ جب وہ نکل گیا تو اہل مجلس نے آپ سے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں لگتا ہے کہ آپ کو اس آدمی کے معاملے کا نہیں پتا۔ تو حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہاں (ایسا ہی ہے) لیکن اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے ہیں۔ تو آپ نے (یہ سن کر) کہا: میں اس آدمی کو جواب دوں گا۔ پھر آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا' جب وہ آپ کے پاس آ گیا' تو آپ نے کہا: اے اللہ کے نیک بندے! تو نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے تھے؟ بیعتِ رضوان میں اور بیعتِ فتح میں؟ تو میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو تو نے ''اللہ اکبر'' کہا اور خوش ہوتا ہوا نکل گیا' شاید کہ تو ان لوگوں میں سے ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف وستائش کرتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے ہیں۔ تو اس نے کہا: جی ہاں' بے شک میں انہیں میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر جو میں بتانے لگا ہوں وہ سن اور اچھی طرح سمجھ لے' پھر مجھے بھی بیان کرنا۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں سے درخت کے نیچے بیعت لی (یعنی بیعت رضوان) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر بھیجا ہوا تھا' (یعنی) وہ اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے کام ہی گئے ہوئے تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیعت لیتے ہوئے) فرمایا: آگاہ رہو! بے شک میرا دایاں ہاتھ میرا ہاتھ ہے اور یہ میرا بایاں ہاتھ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ لیا' اور فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور میں نے اس سے بھی بیعت لے لی ہے۔ پھر دوسری بیعت (یعنی بیعت فتح) کا معاملہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا ہوا تھا' اور علی رضی اللہ عنہ (اُن دنوں) یمن کے امیر تھے' تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا (یعنی اپنے بائیں ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دے کر ان سے بیعت لے لی تھی)۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کی (مزید) شان سینے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ میں سے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم مجھے اپنا گھر نہیں بیچ دیتے؟ تاکہ اس سے میں مسجد کعبہ کی توسیع کر دوں اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس اس کے علاوہ کوئی گھر نہیں ہے' اگر میں یہ گھر آپ کو بیچ دیتا ہوں تو پھر مکہ میں مجھے اور میرے بچوں کو جگہ دینے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے یہ گھر دے دو' میں اس سے مسجد کعبہ کو بڑا کر لیتا ہوں' اور اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک گھر کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میرے لیے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ ہی

میں اس کو چاہتا ہوں۔ اس بات کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چل گیا' اور وہ آدمی دورِ جاہلیت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہم نشیں اور دوست ہوتا تھا' چنانچہ آپ اس کے پاس آئے اور کہا: اے فلاں! مجھے پتا چلا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے یہ گھر لینا چاہا ہے تاکہ وہ اسے مسجد کعبہ میں شامل کر دیں اور اس کے بدلے میں جنت کی ضمانت بھی دے رہے ہیں' اور تو نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار کر دیا؟ اس نے کہا: ہاں' میں نے انکار کر دیا ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اُسے راضی کرنے کی کوشش کرنے لگے اور) مسلسل اُسے آمادہ کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے اُس سے دس ہزار دینار کے عوض اس کا گھر خرید لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: يَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے گھر لے کر اسے مسجد میں شامل کرنا چاہا' اور بدلے میں اسے جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے' اب وہ گھر میری ملکیت میں ہے' تو کیا آپ جنت میں گھر کی ضمانت کے بدلے میں وہ گھر مجھ سے قبول کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ گھر قبول کر لیا اور بدلے میں انہیں جنت میں گھر ملنے کی ضمانت دی۔ اور میں اس بات پر مومنوں کو گواہ بنا سکتا ہوں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جیشِ عسرہ کی تیاری کا کارنامہ ہے' کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک لڑنے کی تیاری کی تو اس جیسی فاقہ کشی' بھوک و پیاس' ساز و سامان کی قلت کسی بھی غزوے میں پیش نہ آئی تھی۔ جب اس بات کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے اناج' کھانا اور جو بھی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے صحابہ کو چاہیے تھی' خریدی اور اونٹوں کا ایک قافلہ تیار کر دیا' پھر سوار اور سواری (دونوں) کا سامان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونٹوں کے قافلے کو) اور ان پر لدے کھانے' اناج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی ضرورت کی چیزوں کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو گیا ہوں' تو بھی اُس سے راضی ہو جا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا تین مرتبہ کی۔ پھر فرمایا: اے لوگو! عثمان کے لیے دُعا کرو۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اکٹھے مل کر نہایت خشوع سے ان کے لیے دُعا کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ہمراہ (دُعا کر رہے) تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ فضیلت ملاحظہ کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنی صاحبزادی سے کر دی' پھر جب اُن کا وصال ہو گیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے کہا: اے عمر! میں رشتہ مانگنے آیا ہوں' آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی اور فرمایا: اے عمر! عثمان تم سے تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے' تم (اِس طرح کرو کہ) اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دو اور میں اپنی بیٹی کی شادی اِس سے کر دیتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) سے شادی کر لی اور اپنی صاحبزادی کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ یہ تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان۔

﴿785﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ:

◄ متن حدیث ► أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَّةِ، وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا

تَرَى، وَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا اخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ: إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ فَتُقَاتِلَهُمْ، فَإِنَّ مَعَكَ عَدَدًا وَقُوَّةً وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، وَإِمَّا أَنْ تَخْرِقَ لَكَ بَابًا سِوَى الْبَابِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ فَتَقْعُدَ عَلَى رَوَاحِلِكَ فَتَلْحَقَ بِمَكَّةَ: فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّوكَ وَأَنْتَ بِهَا، وَإِمَّا أَنْ تَلْحَقَ بِالشَّامِ: فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: أَمَّا أَنْ أَخْرُجَ فَأُقَاتِلَ؛ فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِسَفْكِ الدِّمَاءِ، وَأَمَّا أَنْ أَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِي بِهَا؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ": يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ يَكُونُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ، فَلَنْ أَكُونَ إِيَّاهُ، وَأَمَّا أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ؛ فَلَنْ أُفَارِقَ دَارَ هِجْرَتِي وَمُجَاوَرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿مسند احمد: ۱/۶۷/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۷/۲۲۹﴾

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ (یعنی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' جبکہ وہ محصور تھے' اور اُنہوں نے کہا: یقیناً آپ عوام کے امام ہیں' آپ پر ایسی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے جو آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور میں آپ کے سامنے تین باتیں رکھتا ہوں' آپ ان میں سے ایک کو اختیار کر لیں: (۱) یا تو آپ باہر نکل آئیں اور ان (باغیوں) سے قتال کریں' لوگوں کی ایک تعداد بھی آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو قوت بھی حاصل ہے' آپ حق پر ہیں اور وہ باطل پر۔ (۲) یا آپ یوں کریں کہ جس دروازے پر وہ بیٹھے ہوئے ہیں اس کے علاوہ کسی اور دروازے کو توڑ کر نکلیں اور اپنی سواری پر بیٹھ کر مکہ کی جانب نکل جائیں' جب آپ مکہ میں ہوں گے تو وہ آپ کو قتل نہیں کر سکیں گے (۳) یا پھر آپ شام کی طرف نکل جائیں' یقیناً وہ اہل شام ہیں اور معاویہ بھی وہیں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ میں باہر نکلوں اور قتال کروں' تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے خون بہانے والا پہلا شخص ہرگز نہیں بننا چاہتا۔ پھر جہاں تک یہ بات ہے کہ میں مکہ کی جانب نکل جاؤں تو وہاں وہ مجھے قتل نہیں کر پائیں گے' تو (اس کا جواب یہ ہے کہ) بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قریش کا ایک آدمی مکہ میں ظلم و ستم کا سبب بنے گا' اس پر آدھے جہان کا عذاب ہوگا۔ تو میں وہ شخص ہرگز نہیں بننا چاہتا۔ اور جہاں تک یہ بات ہے کہ میں شام کی طرف چلا جاؤں تو یقیناً وہ بھی اہل شام ہی ہیں اور ان میں معاویہ بھی ہے۔ لہٰذا میں اپنی ہجرت کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کا شہر ہرگز نہیں چھوڑ کر جاؤں گا۔

﴿786﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: نا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُجَبَّرٍ:

◄ متن حدیث ► عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى الَّذِينَ حَصَرُوهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: أَفِي الْقَوْمِ طَلْحَةُ؟ قَالَ طَلْحَةُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، أُسَلِّمُ عَلَى قَوْمٍ أَنْتَ فِيهِمْ فَلَا يَرُدُّونَ، قَالَ: قَدْ رَدَدْتُ، قَالَ: أَهٰكَذَا الرَّدُّ؟ أُسْمِعُكَ وَلَا تُسْمِعُنِي، يَا طَلْحَةُ، أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ": لَا يُحِلُّ دَمَ الْمُسْلِمِ إِلَّا وَاحِدَةٌ مِنْ ثَلَاثٍ: أَنْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِيمَانِهِ، أَوْ يَزْنِيَ بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا فَيُقْتَلَ بِهَا "؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَكَبَّرَ عُثْمَانُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَنْكَرْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ عَرَفْتُهُ، وَلَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَدْ تَرَكْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَكَرُّمًا، وَفِي الْإِسْلَامِ تَعَفُّفًا، وَمَا قَتَلْتُ نَفْسًا يَحِلُّ بِهَا قَتْلِي. ﴿مسند احمد: ۱/۱۶۳﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن مُجَبَّر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جھانک کر دیکھا جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا' آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کیا لیکن اُنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب نہیں دیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا لوگوں میں طلحہ موجود ہیں؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ میں نے لوگوں کو سلام کہا اور آپ بھی ان میں موجود ہیں لیکن انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔ اُنہوں نے کہا: میں نے جواب دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس طرح جواب دیتے ہیں؟ میں نے تو آپ کو سلام سنایا ہے لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں سنایا۔ اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہوسکتا ہے: وہ ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے' یا شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے' یا وہ کسی کو قتل کر دے تو بدلے میں اُسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (سنا تھا)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ''اللہ اکبر'' کہا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے جب سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی ہے تب سے اس کا انکار نہیں کیا' میں نے دورِ جاہلیت میں بھی اور قبولِ اسلام کے بعد بھی کبھی زنا نہیں کیا' بلکہ میں نے جاہلیت میں اسے بدکرداری سے بچنے کے لیے چھوڑے رکھا تھا اور اسلام میں پاک دامن رہنے کی وجہ سے اسے چھوڑا تھا' اور میں نے کسی جان کو قتل بھی نہیں کیا کہ جس وجہ سے مجھے قتل کرنا جائز ہو جاتا۔

﴿787﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ:

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا عَلَى ابْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ.

﴿المعجم الاوسط للطبرانی:۹۲۲۲/ المستدرک للحاکم:۱۰۲/۳/ دلائل النبوۃ للبیہقی:۲۱۵/۵﴾

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک میں دینار لے کر آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں اپنے دستِ مبارک سے اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمارہے تھے: اس کے بعد ابن عفان کوئی عمل نہ کرے تو تب بھی اسے کوئی نقصان نہیں۔

﴿788﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَزِيدُ قَالَ: أنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سَلَّامٍ يَقُولُ:

متن حدیث: لَيُحْكَمَنَّ فِي قَتْلَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ ﴿الطبقات لابن سعد:۸۲/۳﴾

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

یقیناً ان کے قتل کا فیصلہ قیامت کے دن ضرور ہوگا۔

﴿789﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمُلْكُ . قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةُ عُمَرَ عَشْرُ سِنِينَ، وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةُ عَلِيٍّ سِتُّ سِنِينَ.

﴿سنن ابی داود:۲۱۱/۴/ سنن الترمذی:۵۰۳/۴/ السنن الکبریٰ للنسائی:۲۲/۴﴾

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال شمار کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دس سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھے سال۔

﴿790﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ مُلْكًا . قَالَ سَفِينَةُ: فَخُذْ سَنَتَيْنِ أَبُوبَكْرٍ، وَعَشْرًا عُمَرُ، وَثِنْتَيْ عَشْرَةَ عُثْمَانُ، وَسِتًّا عَلِيٌّ.

﴿السنۃ لابن ابی عاصم:۱۵﴾

حضرت سفینہ ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:
خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لگاؤ، دس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور چھ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تھے۔

﴿791﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ

◀ متن حدیث ▶ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالَا لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ يُكَلِّمُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ؟ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَاعْتَرَضْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، هِيَ نَصِيحَةٌ، قَالَ: قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا جَاءَنِي رَسُولُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ، فَقَالَا لِي: قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ لِي آنِفًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ، فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَنِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ، فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، قَالَ: فَقَالَ لِي: ابْنَ أُخْتِي، أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ وَالْيَقِينِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَايَعْنَاهُ، فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَنِي اللّٰهُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ سَوْطًا، وَأَمَرَ عَلِيًّا بِجَلْدِهِ، فَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ.

﴿مسند احمد: ۱۷۵۳۱/ صحیح البخاری: ۷/ ۲۶۳﴾

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود رضی اللہ عنہ نے ان سے (یعنی عبیداللہ سے) کہا: تمہارے لیے کون سی چیز مانع ہے کہ تم اپنے ماموں امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ولید بن عقبہ کے بارے میں بات کرو؟ کیونکہ جو اُنہوں نے کیا ہے لوگ اس کے بارے میں بہت باتیں کر رہے ہیں۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے تو میں ان کے سامنے آیا اور عرض کیا: مجھے آپ سے ایک کام ہے، وہ کام ایک نصیحت ہے۔ تو انہوں نے کہا: اے آدمی! میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں (آپ کا یہ جواب سن کر) واپس آ گیا۔ پھر جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں، مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس آ بیٹھا اور میں نے انہیں وہ بات بتائی جو میں نے امیر المؤمنین سے کہی تھی اور جو انہوں نے مجھے جواب دیا۔ تو ان دونوں نے کہا: تو نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو اسی دوران میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد آیا (اور اس نے مجھے کہا کہ تمہیں امیر المؤمنین بلا رہے ہیں) تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: اللہ نے تمہیں آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ میں چل پڑا، یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ کیا نصیحت تھی جو تم نے ابھی مجھے کرنا تھی؟ میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر آپ سے کہا: بے شک اللہ عزوجل نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دین حق دے کر مبعوث کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی، تو آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تسلیم کیا اور ایمان لے آئے، پھر آپ نے پہلی دونوں ہجرتیں بھی کی ہیں، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور طریقے کو بھی دیکھا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ لوگ ولید کے معاملے میں بہت باتیں کر رہے ہیں، آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ اس پر حد قائم کریں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جب ایک کنواری لڑکی تک کو بھی اس کے تمام تر پردوں کے باوجود پہنچ گئے ہیں تو پھر مجھے کیوں نہ پہنچے ہوں گے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا: امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق دے کر مبعوث فرمایا، میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مانا اور جو چیز دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تھا اس پر ایمان لائے (یعنی قرآنِ کریم) پھر میں نے دو ہجرتیں کیں جیسا کہ تو نے بھی کہا، اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور نہ ہی آپ کو دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے ان کے وصال فرمانے تک نہ ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی انہیں دھوکہ دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی نہ تو نافرمانی کی اور نہ ہی انہیں دھوکہ دیا، یہاں تک کہ وہ بھی وصال فرما گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت مجھے سونپ دیا، کیا میرا بھی تم پر وہ حق نہیں ہے جو ان کا مجھ پر تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو پھر تمہاری طرف سے جو باتیں مجھے پہنچ رہی ہیں یہ کس لیے ہیں؟ اور جہاں تک ولید کے معاملے کی بات ہے تو ان شاء اللہ ہم

جلد ہی اس کے بارے میں مؤاخذہ کریں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ کوڑے لگائیں' کیونکہ وہی کوڑے لگایا کرتے تھے۔

﴿792﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَتَيْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ أُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأَخِي، مَرْحَبًا بِأَخِي، مَا يَسُرُّنِي أَنَّكَ وَرَاءَكَ، أَلَا أُحَدِّثُكَ مَا رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْخَوْخَةِ، وَإِذَا خَوْخَةٌ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: حَصَرُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعْطَشُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَدْلَى لِي دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَوِيتُ، فَإِنِّي لَأَجِدُ بَرْدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَبَيْنَ ثَدْيَيَّ، قَالَ: إِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ عِنْدَنَا، فَاخْتَرْتُ أَنْ أُفْطِرَ عِنْدَهُ، قَالَ: فَقُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

﴿سنن سعید بن منصور: ۲/۳۸۹/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۷/۲۳۲/ زیادات المسند: ۱/۷۳﴾

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ محصور تھے' میں نے انہیں سلام کہا تو اُنہوں نے فرمایا: میرے بھائی کو خوش آمدید! میرے بھائی کو خوش آمدید! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ آپ اپنے پیچھے ہوں' کیا میں آپ کو وہ خواب نہ سناؤں جو میں نے گزشتہ رات دیکھا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس چھوٹے دروازے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' میں نے دیکھا تو گھر میں ایک چھوٹا سا دروازہ موجود تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کرلیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے تمہیں پیاسا رکھا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول میری طرف لٹکایا' میں نے اُس سے اتنا پانی پیا کہ سیر ہو گیا' بے شک میں اپنے کندھوں کے درمیان اور سینے پر اس کی ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان کے خلاف تمہاری مدد کی جا سکتی ہے اور اگر چاہو تو ہمارے ہاں روزہ افطار کرنا۔ تو میں نے اسی کو اختیار کرلیا کہ میں آپ کے ہاں روزہ افطار کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اسی روز آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تھا۔

﴿793﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَجَّاجٌ قثنا لَيْثٌ قثنا عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى

فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ: اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ؛ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَا لِي لَمْ أَرَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ .وَقَالَ لَيْثٌ: وَقَالَ جَمَاعَةُ النَّاسِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ ﴿صحیح مسلم: ۸۶۶/۴﴾

◆ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ملاقات کی) اجازت طلب کی اور آپ اس وقت حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے اپنے بستر پر آرام فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (اندر آنے کی) اجازت دے دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں لیٹے رہے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی' اُنھوں نے بھی اپنی حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: چادر کو درست کر دو۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجت پوری کی اور واپس آ گیا۔ اس پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بات ہے؟ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے زیادہ اہتمام فرمایا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان بہت حیادار آدمی ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ میں اسی حالت میں اُسے اجازت دے دیتا اور وہ مجھ سے اپنی حاجت بیان ہی نہ کر سکتے۔

حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت نے یہ الفاظ بیان کیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا میں اس سے حیا محسوس نہ کروں جس سے آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟

﴿794﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْقُوبُ قثنا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ. ﴿مسند احمد: ۷۱/۱﴾

◆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت چاہی اور آپ اس وقت اپنے بستر پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے' پھر راوی نے عقیل کی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

﴿795﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قثنا أَبِي، قثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ قثنا صَفْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ وَغَيْرُهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ كَانَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ سَيْفَ اللّٰهِ مَغْمُودٌ عَنْكُمْ، وَإِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ لَيَحْرُسُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ، مَا مِنْ نِقَابِ الْمَدِينَةِ مِنْ نَقْبٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَالٌّ سَيْفَهُ، فَلَا تَسُلُّوا سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ، وَلَا تُنَفِّرُوا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الَّذِينَ يَحْرُسُونَكُمْ. ﴿التاریخ الکبیر: ۲/۲۳۰﴾

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

اے اہل مدینہ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرو' کیونکہ اللہ کی قسم! بے شک اللہ کی تلوار تم سے میان میں ہے اور اللہ کے فرشتے مدینے کے ہر کونے سے پہرہ دے رہے ہیں۔ مدینے کا جو بھی راستہ ہے اس پر فرشتہ اپنی تلوار تانے کھڑا ہے' لہٰذا تم اللہ کی اس تلوار کو نہ لہراؤ جو تم سے میان میں ہے اور نہ ہی تم اللہ کے ان فرشتوں کو بھگاؤ جو تمہارا پہرہ دے رہے ہیں۔

﴿796﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ ابْنُ أَخِي عَلِيٍّ الرَّاقِمِ قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قثنا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِيُّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً، وَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ، فَقَالَ: هَذَا يُقْتَلُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُومًا، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ﴿مضیٰ برقم: ۷۲۴﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فتنے کا ذکر کیا اور (اسی دوران وہاں سے) ایک ہتھیار بند صاحب گزرے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اس روز مظلومانہ انداز میں شہید کر دیا جائے گا۔ میں نے اُٹھ کر انہیں دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿797﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُهُ أَنَّهُ، سَمِعَ عُثْمَانَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ هَاتَانِ رِجْلَايَ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ تَضَعُوهُمَا فِي الْقُيُودِ فَضَعُوهُمَا. ﴿مسند احمد: ۱/۷۲﴾

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

یہ میری دونوں ٹانگیں ہیں' اگر تو تم کتاب اللہ میں انہیں بیڑیوں میں جکڑنے کا حکم پاتے ہو تو انہیں جکڑ دو۔

﴿798﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْقُوبُ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ لَمَّا حُصِرَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ إِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللهِ أَنْ تَضَعُوا رِجْلَيَّ فِي قُيُودٍ، فَضَعُوهُمَا.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا:

یہ میری دونوں ٹانگیں ہیں، اگر تو تم کتاب اللہ میں انہیں بیڑیوں میں جکڑنے کا حکم پاتے ہو تو انہیں جکڑ دو۔

﴿799﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ قَالَ: أنا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أنا الْحَسَنُ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا اشْتَدَّ أَمْرُهُمْ يَوْمَ الدَّارِ، قَالَ: قَالُوا: فَمَنْ فَمَنْ؟ قَالَ: فَبَعَثُوا إِلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، فَجَاءُوا بِهَا عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ وَمِلْحَفَةٍ قَدْ سَتَرَتْ، فَلَمَّا دَنَتْ مِنَ الْبَابِ قَالُوا: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أُمُّ حَبِيبَةَ، قَالُوا: وَاللهِ لَا تَدْخُلُ، فَرَدُّوهَا. ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۹۴/۷﴾

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محاصرے کے روز جب ان کا (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا) معاملہ نہایت سخت ہو گیا تو وہ کہنے لگے: کون کون (ان کے ساتھ) ہے؟ پھر انہوں نے اُم المؤمنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی جانب کچھ لوگ بھیجے جو انہیں ایک سفید خچر پر لے کر آئے اور انہوں نے چادر سے پردہ کیا ہوا تھا۔ جب وہ دروازے کے قریب پہنچیں تو باغیوں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اندر نہیں جا سکتیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کو واپس بھیج دیا۔

﴿800﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا أَبُو جَعْفَرٍ، يَعْنِي الرَّازِيَّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ عُثْمَانَ قَائِلًا فِي الْمَسْجِدِ فِي مِلْحَفَةٍ لَيْسَ حَوْلَهُ أَحَدٌ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. ﴿الریاض النضرۃ: ۵۸/۳/صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: ۳۰۳/۱﴾

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک چادر اوڑھے مسجد میں دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے اور آپ ان دنوں امیر المؤمنین تھے۔

﴿801﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ بَرَاءَتِي مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، فَإِنْ كَانَ الَّذِينَ قَتَلُوهُ أَصَابُوا بِقَتْلِهِ فَإِنِّي بَرِيءٌ مِنْهُ، وَإِنْ كَانُوا أَخْطَأُوا بِقَتْلِهِ فَقَدْ تَعْلَمُ بَرَاءَتِي مِنْ دَمِهِ، وَسَتَعْلَمُ الْعَرَبُ لَئِنْ كَانَتْ أَصَابَتْ بِقَتْلِهِ لَتَحْتَلِبَنَّ بِذَلِكَ لَبَنًا، وَإِنْ كَانَتْ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهِ لَتَحْتَلِبَنَّ بِذَلِكَ دَمًا، فَاحْتَلَبُوا بِذَلِكَ دَمًا، مَا رُفِعَتْ عَنْهُمُ السُّيُوفُ وَلَا الْقَتْلُ. ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲/۲۷۷﴾

◆ حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو اُنہوں نے فرمایا:

ترجمہ:- اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ جن لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے اگر تو ان کا انہیں قتل کرنا درست اقدام ہے تو تب بھی میں اس قتل سے بری ہوں اور اگر ان کا یہ فعل غلط ہے تو پھر بھی ان کے خون سے میری لاتعلقی تیرے علم میں ہے۔ عرب کو عنقریب پتا چل جائے گا کہ اگر تو انہوں نے ان کا قتل درست کیا ہے تو وہ اس کے ذریعے دودھ دوہیں گے اور اگر انہوں نے یہ غلط کام کیا ہے تو پھر وہ اس کے بدلے میں خون بہائیں گے۔ پس انہوں نے اس کے بدلے میں خون ہی بہائیں (کیونکہ) ان سے تلواریں اور قتل اُٹھایا ہی نہیں گیا (یعنی وہ اس کے بعد کشت وخون میں ہی مبتلا ہیں)

﴿802﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ حَادِيًا يَحْدُو فِي إِمَارَةِ عُمَرَ: أَلَا إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عُثْمَانُ، وَسَمِعْتُهُ يَحْدُو فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ: إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ. ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲/۲۷۳/ الریاض النضرۃ: ۳/۶۶﴾

◆ حضرت حارثہ بن مضرب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عہدِ فاروقی میں ایک حدی خواں کو یہ گنگناتے سنا: سنو! ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے اور میں نے اُسے عہدِ عثمان میں یوں گنگناتے سنا: سنو! ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

﴿803﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَأَصْدَقُهَا حَيَاءً عُثْمَانُ.

﴿مسند احمد: ۳/۱۸۴/ سنن ابن ماجہ: ۱/۵۵﴾

◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب سے زیادہ حیادار انسان عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

﴿804﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قال:نا قَيْسٌ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ◀ ادْعُوا لِي بَعْضَ أَصْحَابِي ' قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا ' قُلْتُ: عُمَرُ؟ قَالَ: لَا ' قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا' قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ ' فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّ ' فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ' فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَحُصِرَ قُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ' أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا 'إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا' وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ ﴿سنن الترمذی:۵/۶۳۱/مسند احمد:۱/۶۹﴾

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے کسی صحابہ کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ کے چچازاد علی رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پس جب وہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: تم ایک طرف ہو جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم راز داری میں ان سے کچھ کہنے لگے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ بدلنے لگا۔ جب بغاوت کا دن آیا اور آپ کا محاصرہ کر لیا گیا تو ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ (ان باغیوں سے) قتال نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ لیا تھا اور میں اس آزمائش پر صبر کا مظاہرہ کروں گا۔

﴿805﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو قَطَنٍ، قثنا يُونُسُ يَعْنِي ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ أَشْرَفَ عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِرَاءَ إِذِ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ: اسْكُنْ حِرَاءُ' لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ' أَوْ صِدِّيقٌ' أَوْ شَهِيدٌ' وَأَنَا مَعَهُ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ' وَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: هَذِهِ يَدِي' وَهَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ ' فَبَايَعَ لِي؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ' قَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بِهَذَا الْبَيْتِ فِي الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ لَهُ فِي الْجَنَّةِ؟ ' فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَالِي فَوَسَّعْتُ بِهِ الْمَسْجِدَ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ' قَالَ: وَأَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ: مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ

مَالِي؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، وَأَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا ابْنَ السَّبِيلِ، فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا ابْنَ السَّبِيلِ؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ﴿مضى برقم: ۷۵۱﴾

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے جھانک کر دیکھا؛ جبکہ وہ محصور تھے اور انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ حراء کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون شریک تھا جب پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ اور میں بھی (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو متعدد لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعتِ رضوان کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا (پھر صحابہ سے بیعت کرتے ہوئے) فرمایا: یہ میرا ہاتھ ہے اور عثمان کا ہاتھ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا ہاتھ اوپر رکھ کر) میری طرف سے بیعت لے لی؟ تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو اس گھر (کو خرید کر مسجد میں شامل کر کے اس) مسجد کو ہمارے لیے وسیع کرے گا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جہادی لشکر کی تیاری کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو آج (اللہ کی راہ میں) قبول ہونے والی چیز خرچ کرے؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کو سامان مہیا کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رومہ (کنویں والے واقعہ کے وقت) کون موجود تھا، جس کا پانی مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا، لیکن میں نے اس کو خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

﴿806﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَفَّانُ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ◄ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ، فَدَخَلَ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَهُ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، قَالَ: فَدَخَلَ ذَلِكَ الْمَدْخَلَ وَخَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّهُمْ يَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ آنِفًا، قَالَ: قُلْنَا يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا " فَوَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللَّهُ، وَلَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ

يَقْتُلُونِي؟ ﴿مسند احمد: ۶۵/۱/ تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۳۶۸/۲/ المنتقیٰ لابن الجارود: ص ۲۸۴﴾

حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا جبکہ وہ محصور تھے۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے' پھر تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور فرمانے لگے: ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے' ہم نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت وحفاظت فرمائے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے' یا شادی ہونے کے باوجود زنا کرے' یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں' جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے' تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿807﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ أَبَا سَلَمَةَ يَذْكُرُ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: عَلَامَ تَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ، أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ أَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ " فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأُقِيدَ نَفْسِي مِنْهُ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿مضیٰ برقم: ۵۲۷﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو جھانک کر دیکھا جبکہ آپ محصور تھے اور فرمایا: تم کس جرم میں مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مسلمان کا خون صرف ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہوتا ہے: وہ آدمی جس نے شادی کے بعد زنا کیا: اس پر رجم کی حد لاگو ہوتی ہے' یا اس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا' یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں' میں نے کسی کی جان بھی نہیں لی کہ بدلے میں مجھے قتل کر دیا جائے اور نہ ہی میں مرتد ہوا ہوں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

﴿808﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ:قثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:قَالَ عُثْمَانُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► إِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَضَعُوا رِجْلَيَّ فِي الْقَيْدِ، فَضَعُوهُمَا.

﴿مضی برقم:۷۹۷، ۷۹۸﴾

◆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تم کتاب اللہ میں میری ٹانگوں کو بیڑیوں میں جکڑنے کا کوئی حکم پاتے ہو تو جکڑ دو۔

﴿809﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي الْيَعْفُورِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَدَعَا سَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، قَالَ:إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي النَّوْمِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِنَّهُمْ قَالُوا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ﴿مسند احمد بن حنبل/مجمع الزوائد للهيثمي:۷/۲۳۲﴾

◆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مسلم ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (شہادت کے دن) بیس غلام آزاد کیے اور شلوار منگوا کر (پہنی) اور اسے مضبوطی سے باندھ لیا، حالانکہ انہوں نے (اس سے پہلے) نہ دورِ جاہلیت میں شلوار پہنی تھی اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور ان سب نے مجھ سے کہا: صبر کیجئے: کل کا روزہ آپ ہمارے ساتھ افطار کریں گے۔ پھر آپ نے قرآنِ کریم منگوایا اور اسے اپنے سامنے کھول لیا (یعنی تلاوت کرنے لگے) اور جب آپ کی شہادت ہوئی تو قرآنِ کریم آپ کے سامنے ہی پڑا تھا۔

﴿810﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قثنا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ بِدِمَائِهِ، وَلَمْ يُغَسَّلْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

﴿صفة الصفوة لابن الجوزي:۱/۳۰۵/الرياض النضرة:۳/۹۵﴾

◆ حضرت عبداللہ بن فروخ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے (جنازے میں) حاضر ہوا، آپ کو خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا اور غسل بھی نہیں دیا گیا۔

﴿811﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قثنا زُهَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ هِلَالِ بِنْتِ وَكِيعٍ، عَنْ نَائِلَةَ بِنْتِ الْفُرَافِصَةِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَتْ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ نَعَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ، فَأَغْفَى، فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: لَيَقْتُلُنَّنِي الْقَوْمُ، قُلْتُ: كَلَّا، لَمْ تَبْلُغْ ذَلِكَ، إِنَّ رَعِيَّتَكَ اسْتَعْتَبُوكَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالُوا: تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ. ......﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۳۷۲/۲﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نائلہ بنت فرافصہ بیان کرتی ہیں:

امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُونگھ آئی، پھر ہلکی سی نیند آ گئی، جب بیدار ہوئے تو فرمایا: مجھے لوگ قتل کر کے ہی چھوڑیں گے۔ میں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، وہ اس حد تک نہیں پہنچیں گے، بے شک آپ کی رعایا آپ کو رضا مند کر لے گی۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور انہوں نے فرمایا: آج کی افطاری آپ ہمارے پاس کریں گے۔

﴿812﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، وَهُوَ يَسْتَخْبِرُ النَّاسَ يَسْأَلُهُمْ عَنْ أَخْبَارِهِمْ وَأَسْعَارِهِمْ. .... ﴿مسند احمد: ۷۳/۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سنا، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔ آپ لوگوں سے ان کے حالات معلوم کر رہے تھے اور اشیاء کی قیمتوں کے نرخ دریافت کر رہے تھے۔

﴿813﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ، هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حَدَّثَتْنِي أُمِّي، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ، وَأَرْسَلَهَا عَمُّهَا، فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَ بَنِيكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ شَتَمُوهُ، فَقَالَتْ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَهُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَيَّ، وَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيُوحِي إِلَيْهِ الْقُرْآنَ، إِنَّهُ لَيَقُولُ لَهُ: اكْتُبْ يَا عُثَيْمُ، فَمَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُنْزِلَهُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ إِلَّا وَهُوَ

كَرِيمٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ - .... ﴿مسند احمد: ٦/ ٢٥٠﴾

حضرت فاطمہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا کہ انہیں ان کے چچا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کا ایک بیٹا آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور آپ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق (آپ کی رائے) پوچھتا ہے' کیونکہ لوگ انہیں برا بھلا کہتے ہیں۔ تو حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت فرمائے جو اُن پر لعنت کرتا ہے' اللہ کی قسم! وہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت کی میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ پر قرآن کی وحی لاتے ہیں اور آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: یا عُثَیْم! لکھو۔ پس اللہ تعالیٰ یہ مقام ومرتبہ اسی شخص کو عنایت فرما سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں معزز ہو۔

﴿814﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يُونُسُ، هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، قثنا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أُمِّي تُحَدِّثُ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ أُمَّهَا انْطَلَقَتْ إِلَى الْبَيْتِ حَاجَّةً، وَالْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ لَهُ بَابَانِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ طَوَافِي دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَعْضَ بَنِيكِ بَعَثَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، وَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِي عُثْمَانَ، فَمَا تَقُولِينَ فِيهِ؟ قَالَتْ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَهُ لَا أَحْسَبُهَا إِلَّا قَالَتْ ثَلَاثَ مِرَارٍ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِدٌ فَخِذَهُ إِلَى عُثْمَانَ، فَإِنِّي لَأَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ جَبِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ زَوَّجَهُ ابْنَتَيْهِ، إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى، وَإِنَّهُ لَيَقُولُ: اكْتُبْ عُثَيْمُ، قَالَتْ: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُنْزِلَ عَبْدًا مِنْ نَبِيِّهِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ إِلَّا عَبْدًا عَلَيْهِ كَرِيمًا. ﴿مسند احمد: ٦/ ٢٦١/ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ٨٦﴾

حضرت عمر بن ابراہیم یشکری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے سنا:

ان کی والدہ حج کرنے کی غرض سے بیت اللہ گئی اور ان دنوں بیت اللہ کے دو دروازے ہوتے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے اپنا طواف مکمل کیا تو میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اُم المؤمنین! آپ کے ایک بیٹے نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور (یہ بھی پوچھا ہے کہ) لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت بدزبانی کرتے ہیں' پس آپ اُن کے متعلق کیا فرماتی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت فرمائے جو اُن پر لعنت کرتا ہے۔ (راویہ بیان کرتی ہیں کہ) میرے حساب سے آپ نے یہی بات تین مرتبہ فرمائی (اور پھر فرمایا:) یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران مبارک کی ٹیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ لگائی ہوئی تھی اور میں آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھ رہی تھی' اور اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی' اور آپ فرمانے لگے: عُثَیْم! لکھو۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

ایک صاحبزادی کے بعد دوسری کی شادی بھی ان ہی کے ساتھ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی نسبت سے اس شرف اور مقام سے صرف اسی شخص کو نواز سکتا ہے جو اس کی نظر میں قابل عزت ہو۔

﴿815﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا، فَقُلْتُ: أَلَا أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: ثُمَّ دَعَا وَصِيفًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَارَّهُ فَذَهَبَ، قَالَتْ: فَإِذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَنَاجَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ مُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ، وَلَا كَرَامَةَ يَقُولُهَا لَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ....

﴿مسند احمد: ۶/۷۵/ سنن ابن ماجہ: ۱/۴۱/ المستدرک للحاکم: ۳/۹۹﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا (تو وقت گزر جاتا)۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیجوں (کہ وہ آ جائیں)؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا (تو وقت گزر جاتا)۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیجوں (کہ وہ آئیں)؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی خاموش رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم کو بلا کر اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ چلا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر وہ اندر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی دیر تک ان سے باتیں کیں، پھر فرمایا: اے عثمان! اللہ تمہیں (خلافت کی) قمیص پہنائے گا، اگر منافقین چاہیں کہ تم اُسے اُتار دو تو اُن کے کہنے پر اسے نہ اُتارنا، یہ عزت والی بات نہیں ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات ان سے دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

﴿816﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَتْ إِحْدَانَا عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَ مِنْ آخِرِ كَلَامٍ كَلَّمَهُ أَنْ ضَرَبَ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى أَنْ يُلْبِسَكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ حَتَّى تَلْقَانِي. يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ عَسَى أَنْ يُلْبِسَكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ

الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ حَتَّى تَلْقَانِي ثَلَاثًا' فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ' فَأَيْنَ كَانَ هَذَا عَنْكِ؟ قَالَتْ: نَسِيتُهُ وَاللَّهِ فَمَا ذَكَرْتُهُ' قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ. ﴿مسند احمد: ۱۴۹/۶/سنن الترمذی: ۶۲۸/۵/سنن ابن ماجہ: ۴۱/۱﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کی جانب متوجہ ہوتے) دیکھا تو ہم ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گفتگو کے آخر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھوں کے درمیان مارا اور فرمایا: اے عثمان! بے شک اللہ عزوجل جلد ہی تمہیں (خلافت کی) قمیض پہنائے گا' اگر منافقین تم سے وہ قمیض اُتروانا چاہیں تو اسے نہ اُتارنا' یہاں تک کہ (جنت میں) مجھ سے آملو۔ اے عثمان! بے شک اللہ عزوجل عنقریب تجھے (خلافت کی) کی قمیض پہنائے گا' اگر منافقین تم سے وہ قمیض اُتروانا چاہیں تو اسے نہ اُتارنا' یہاں تک کہ (جنت میں) مجھ سے آملو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات تین مرتبہ فرمائی۔ (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے اُم المؤمنین! آپ نے اب تک یہ بات کیوں نہیں بیان فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اسے بھول گئی تھی اور مجھے یاد نہیں رہی تھی۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ بات حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو بتلائی۔

﴿817﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ حَوْثَرَةُ بْنُ أَشْرَسَ قَالَ نا جَعْفَرُ بْنُ كَيْسَانَ أَبُو مَعْرُوفٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ أَرْطَاةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ:

◄ متن حدیث ► خَرَجْتُ مَعَ عَائِشَةَ سَنَةَ قُتِلَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ' فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ وَرَأَيْنَا الْمُصْحَفَ الَّذِي قُتِلَ وَهُوَ فِي حِجْرِهِ' فَكَانَتْ أَوَّلُ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ دَمِهِ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة 137:)، قَالَتْ عَمْرَةُ: فَمَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَوِيًّا ﴿الزہد لاحمد بن حنبل: ص ۱۲۷﴾

حضرت عمرہ بنت ارطاۃ العدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی: اُسی سال میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مکہ روانہ ہوئی۔ ہم مدینہ میں سے گزرے تو ہم نے وہی مصحف دیکھا جو شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور ان کے خون کا پہلا قطرہ اس آیت پر گرا تھا ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ ''عنقریب انہیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ خوب سننے والا' بہت جاننے والا ہے۔'' عمرہ بیان کرتی ہیں کہ ان (باغیوں) میں سے کوئی بھی آدمی آرام سے نہیں مرا۔

﴿818﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نا أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا سَعِيدٌ، نا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ

◄ متن حدیث ► أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ لَهُ: اسْكُنْ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ۔ ﴿صحیح البخاری: ۲۲/۷/ مسند احمد: ۱۱۲/۳﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے، تو پہاڑ نے ان کو زور زور سے ہلایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ سے فرمایا: ٹھہر جا، (تجھ پر) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (سوار ہیں)۔

﴿819﴾ سندِ حدیث: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ رَجَفَ أُحُدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اسْكُنْ أُحُدُ، مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ﴿مسند احمد: ۳۳۱/۵﴾

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم اُحد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ لرزنے لگا (یعنی وجد میں آ گیا)، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُحد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

﴿820﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ كَانَ يُجَالِسُ مِسْعَرَ بْنَ كِدَامٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. .... ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرا ساتھی عثمان بن عفان ہے۔

وَمِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ شُيُوخِهِ سِوَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل

﴿821﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ قثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قثنا الْوَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ الْأَنْبَارِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ:

◄ [متن حدیث] ◄ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا، وَأَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ وَأَظُنُّهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ

﴿المطالب العالية: ۵۶۱/۴/ المستدرک للحاکم: ۹۷/۳﴾

◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

دُنیا میں بھی تم میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی تم میرے دوست ہو۔

﴿822﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قثنا سَكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْقُرَشِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ فَرْقَدٍ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ السُّلَمِيِّ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ إِنِّي لَتَحْتَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَضَّضَ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، ثُمَّ حَضَّضَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، ثُمَّ حَضَّضَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَبَّابٍ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ . ﴿مسند احمد: ۷۵/۴﴾

◆ حضرت عبدالرحمٰن بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے نیچے تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو) جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لیے لشکر کی تیاری) پر اُبھارا، لیکن کسی نے جواب نہ دیا، تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور

کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! اس لشکر کی مدد کے لیے ایک سو اونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے فراہم کرنا میرے ذِمے ہے۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دلائی' لیکن (اس بار بھی) کسی نے جواب نہ دیا' حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (دوبارہ) کھڑے ہوئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! اس لشکر کی مدد کے لیے دو سو اونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے مہیا کرنا میرے ذِمے ہے۔ آپ ﷺ نے ایک بار پھر (لوگوں کو تعاون کے لیے) اُبھارا' لیکن کسی نے جواب نہ دیا' تو (اس بار پھر) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! اس لشکر کی مدد کے لیے تین سو اونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے دینا میرے ذِمے ہے۔

عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو دیکھ رہا ہوں (جس سے آپ دُعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: عثمان اگر آج کے بعد کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں۔

﴿823﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قثنا السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ فَرْقَدٍ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۴۰﴾

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث منقول ہے۔

﴿824﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ، فَقَالَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ﴿مسند ابی داود الطیالسی: ۶/۷۷۵/ شعب الایمان للبیہقی: ۲/۵۶۰﴾

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا کہ وہ قریب ہی ہے۔ پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا جس نے اپنا منہ چھپایا ہوا تھا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی اُس روز حق پر ہوں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اس آدمی کی طرف گئے اور اس کے شانوں کو پکڑ لیا' اور اس کا رُخ نبی کریم ﷺ کی جانب کرتے ہوئے پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) یہی۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿825﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قثنا حَمَّادٌ، هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَحْتَ دَوْمَةٍ، وَهُوَ يَكْتُبُ النَّاسَ، فَرَفَعَ

رأْسَهُ فقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ ' قُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ ثُمَّ جعَلَ يُمْلِي عَلَى الْكَاتِبِ' ثُمَّ رفَعَ رأْسَهُ فقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ ' فَقُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ ثُمَّ جعَلَ يُمْلِي عَلَى الْكَاتِبِ' ثُمَّ رفَعَ رأْسَهُ فقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ فَقُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ ثُمَّ جعَلَ يُمْلِي عَلَى الْكَاتِبِ' ثُمَّ رفَعَ رأْسَهُ فقَالَ: أَكْتُبُكَ؟ فَقُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ' فجعَلَ يُمْلِي عَلَى الْكَاتِبِ' فَنَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ فَإِذَا فِيهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ' فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا لَمْ يُكْتَبَا إِلَّا فِي خَيْرٍ' قَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ' فَكَتَبَنِي' ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ أَنْتَ وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بِأَقْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي الْبَقَرِ' وَالَّتِي تَلِيهَا كَنَفْخَةِ أَرْنَبٍ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ' قَالَ: فَإِنَّهُ يَوْمَئِذٍ وَمَنْ مَعَهُ عَلَى الْحَقِّ' قَالَ: فَذَهَبْتُ فَلَفَتُّهُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ' فَقُلْتُ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فقَالَ: نَعَمْ' قَالَ: وَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَدْخُلُ عَلَيَّ رَجُلٌ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ' مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ" قَالَ: فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ﴿ مغنی برقم:۷۱۹ ﴾

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو کچھ لکھوا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کاتب کو لکھوانے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سے کاتب کو لکھوانے لگ گئے۔ پھر سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا میں تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ پھر کاتب کو لکھوانے لگ گئے' پھر سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا: کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے پھر وہی جواب عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سے لکھوانے لگ گئے۔ میں نے تحریر پر نظر ڈالی تو اس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نام تھے' میں سمجھ گیا کہ ان دونوں کے نام کسی اچھے سلسلے میں ہی لکھے جا سکتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی لکھ دیا۔ پھر فرمایا: اے بن حوالہ! اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف واکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی دوسرا فتنہ اس طرح آئے گا جیسے' تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اُس روز حق پر قائم ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پوچھا: یَا رَسُولَ اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وسلم! یہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

اور ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک جنتی شخص آیا جس نے دھاری دار یمنی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور وہ لوگوں سے بیعت لے رہا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کو خلیفہ منتخب کرنے کے لیے) اکٹھے ہوئے تو وہ دھاری دار یمنی چادر اوڑھ کر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

﴿826﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، قثنا حَجَّاجٌ، قثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: قُرَيْشٌ، قَالَ: مَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، أَنْشُدُكَ اللَّهَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَبَّرَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ كُلَّ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَتْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بَعَثَهُ مَكَانَهُ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِلرَّجُلِ: اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ ﴿مسند احمد: ۳۶۳/۷/سنن الترمذی: ۶۲۹﴾

◆ حضرت عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مصری آدمی آیا' اُس نے بیت اللہ کا حج کیا' پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے کہا: ان میں سے بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ اس نے کہا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں: آپ مجھے اس کا جواب دیجئے۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے روز میدان چھوڑ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ کو یہ بھی علم ہے کہ وہ غزوۂ بدر سے بھی غائب تھے' اس میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ بیعتِ رضوان میں بھی موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس آدمی نے ''اللہ اکبر'' کہا۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: آؤ اب میں تمہارے

تمام سوالات کی وضاحت بھی کر دوں: ان کا غزوۂ اُحد میں میدان سے جانے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور بخش دیا ہے۔ ان کے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے عقد نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اسی شخص کے برابر اجر ملے گا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا اور (مالِ غنیمت سے) تمہارا حصہ بھی تمہیں ملے گا۔ اور جہاں تک بیعتِ رضوان میں شریک نہ ہونے کی بات ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جگہ اسے بھیجتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا اور (بیعت لیتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے، پھر اس پر دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہوگئی۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: اب اپنے ساتھ یہ وضاحت لے کر جاؤ۔

﴿827﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ جَاوَانَ: لِمَ كَانَ اعْتَزَلَ الْأَحْنَفُ؟ قَالَ: قَالَ (ص507:) الْأَحْنَفُ انْطَلَقْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنْزِلِنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ فَزِعُوا فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبِي، فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَتَخَلَّلْتُهُمْ حَتَّى قُمْتُ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قُعُودٌ، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ جَاءَ عُثْمَانُ يَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ قَدْ رَفَعَهَا، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ، فَلَمَّا دَنَا قَالُوا: هَذَا ابْنُ عَفَّانَ، قَالَ: أَهَاهُنَا عَلِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَهَاهُنَا طَلْحَةُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَهَاهُنَا سَعْدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ؟ فَابْتَعْتُهُ -قَالَ حُصَيْنٌ: أَحْسَبُهُ قَالَ: بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا- فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدِ ابْتَعْتُهُ، قَالَ: فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ قَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَالَ: مَنْ يُجَهِّزْ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خِطَامًا وَلَا عِقَالًا؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ، ثُمَّ انْصَرَفَ. ﴿مسند احمد: ۱/۷۰/سنن النسائی: ۶/۲۳۳/السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۸﴾

حضرت حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عمرو بن جاوان سے پوچھا: احنف کیوں الگ تھلگ ہو گئے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: احنف کا بیان ہے کہ ہم حج کرنے کی غرض سے روانہ ہوئے اور ہم مدینہ منورہ کے پاس سے گزرے‘ تو اس دوران کہ ہم اپنی منزل میں تھے تو ہمارے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: لوگ مسجد میں بہت گھبرائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ میں اور میرا ساتھی (مسجد میں) گئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے درمیان میں ایک جماعت کے پاس جمع ہیں۔ میں لوگوں میں سے راستہ بناتا ہوا اُن کے پاس جا کھڑا ہوا۔ دیکھا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ‘ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ‘ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے‘ اُنہوں نے زرد چادر زیب تن کر رکھی تھی‘ جسے انہوں نے اُٹھایا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم یہیں رہنا‘ میں دیکھ کر آتا ہوں کہ یہ کیا لے کر آئے ہیں۔ جب میں قریب گیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت علی (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت طلحہ (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کون ہے جو بنوفلاں کے اونٹوں کا باڑہ خرید دے؟ تو میں نے اُسے بیس ہزار‘ یا (فرمایا کہ) پچیس ہزار کے عوض خریدا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے خرید لیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ہماری مسجد میں شامل کر دو اور تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کون ہے جو رومہ کا کنواں خرید دے‘ (اس کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ تو میں نے کنواں اتنے اتنے (درہم یا دینار) میں خرید لیا تھا‘ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے رومہ کا کنواں خرید لیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو اور تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کی تیاری کے روز تنگی حالات کی صورت میں) لوگوں کے چہروں پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: کون ہے جو انہیں سامان فراہم کر دے‘ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ تو میں نے لوگوں کو سامان فراہم کر دیا‘ یہاں تک کہ نہ تو اُن کے لیے کوئی لگام کم ہوئی اور نہ رسی (یعنی ہر چیز دستیاب کر دی تھی)۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا‘ اے اللہ! گواہ رہنا‘ اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

828 ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قثنا حَمَّادٌ، وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ

أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ خُطَبَاءَ بِالشَّامِ فِي الْفِتْنَةِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، أَوِ ابْنُ كُعَيْبٍ قَالَ: لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَقُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِتْنَةً كَائِنَةً فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فَقَالَ:

◀ متن حدیث ▶ هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

(مسند احمد: ۲۳۵/۴/سنن الترمذی: ۶۲۸/۵)

حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش آنے والے فتنے کا ذکر فرمارہے تھے کہ وہاں سے ایک ہتھیار بند صاحب گزرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا:

یہ اور اس کے ساتھی اُس روز ہدایت پر ہوں گے۔ وہ صاحب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

(829) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قثنا أَبُو هِلَالٍ قثنا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَهِيجُ عَلَى الْأَرْضِ فِتْنَةٌ كَصَيَاصِي الْبَقَرِ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فَقَالَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذْتُ بِمَجَامِعِ ثَوْبِهِ فَقُلْتُ: هُوَ ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هُوَ ذَا، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. (مضی برقم: ۷۲۰)

حضرت مرہ بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زمین پر فتنے اس طرح زور پکڑیں گے جس طرح گائے کے سینگ ہوتے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی گزرا جس نے چادر سے منہ ڈھانپا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس روز یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ میں اُٹھ کر اس آدمی کی جانب گیا اور اس کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہی وہ شخص ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ شخص ہے۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

(830) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ، وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ كَانَ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، فَدَخَلَهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ آنِفًا، فَقُلْنَا يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ" فَوَاللَّهِ

مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللّٰهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ ﴿مسند احمد: ۶۵/۱/ تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۳۵۸/۲/ المنتقی لابن الجارود: ص ۲۸۴﴾

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھے جبکہ وہ محصور تھے۔ گھر میں ایک کمرہ تھا' جو بھی اس میں داخل ہوتا وہ چوکی پر بیٹھنے والوں کی گفتگو سن لیتا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہوئے' پھر نکل کر ہمارے پاس آئے تو ان کا رنگ بدلا ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان سے آپ کی کفایت وحفاظت فرمائے گا۔ آپ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے' یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے' یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں' جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے' تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿831﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ لَقِيَ عَطَاءً قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُرِّ الْأُمَوِيُّ قَالَ: لَمَّا مَاتَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّانِيَةُ عِنْدَ عُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ أَلَا أَبُو أَيِّمٍ، أَلَا وَلِيُّ أَيِّمٍ يُنْكِحُ عُثْمَانَ، إِنِّي أَنْكَحْتُهُ ابْنَتَيَّ، وَلَوْ كَانَتْ عِنْدِي ثَالِثَةٌ لَأَنْكَحْتُهُ وَمَا أَنْكَحْتُهُ إِحْدَى ابْنَتَيَّ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۵/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۸۳/۹﴾

حضرت عبداللہ بن حُر اُموی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں رہنے والی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی وصال فرما گئیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا کسی غیر شادی شدہ عورت کا باپ' ولی یا بھائی (اپنی اس عزیزہ کی) عثمان کے ساتھ شادی نہیں کرے گا؟ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان سے کر دیتا اور میں نے آسمان سے وحی کی تعمیل میں ہی (اپنی صاحبزادی کی) اس سے شادی کی۔

﴿832﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا سُلَيْمَانُ الشَّاذَكُونِيُّ قثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِفَرْدٍ إِلَّا لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ،

فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يَعْنِي يَدْعُو حَتَّى رَأَيْتُ ضَبْعَيْهِ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اکیلے شخص کے لیے دُعا کرتے نہیں دیکھا' پس بے شک میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دُعا کرتے دیکھا' (دُعا کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے ہاتھ بلند فرمائے) یہاں تک کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلیں نظر آ گئیں۔

﴿833﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ قَالَ: نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ عَنْ مَطَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ، إِذْ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى الْهُدَى، قَالَ: فَلَحِقْتُهُ فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَمَيَّلْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذَا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ۔ ﴿مضیٰ برقم: ۷۲۱﴾

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اس دوران کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ وہ جلد ہی آئے گا۔ پھر منہ ڈھانپے ایک آدمی آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز یہ اور اس کے متبعین ہدایت پر ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے پیچھے ہولیا اور اس کے شانوں سے پکڑ کر اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب گھما دیا اور پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) یہی شخص۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿834﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ قَالَ: نا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ دَخَلْتُ عَلَى رُقَيَّةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِي يَدِهَا مُشْطٌ، فَقَالَتْ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا رَجَّلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قُلْتُ: كَخَيْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: أَكْرِمِيهِ، فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. ﴿الریاض النضرۃ: ۱۴۳/۳﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر

ہوا' ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی' انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ ابھی میرے پاس سے گئے ہیں: میں نے آپ کے سر میں کنگھی کی تھی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ابوعبداللہ (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ) کو تم نے کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اچھے لوگوں جیسا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی عزت کرنا' کیونکہ وہ اخلاق کے اعتبار سے میرے صحابہ میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

﴿835﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ هُوَ الْوَاسِطِيُّ، قثنا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► سَأَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ عَهِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ؟ فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ، غَيْرَ أَنِّي سَأُحَدِّثُكَ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ: يَا حَفْصَةُ، نَشَدْتُكِ اللّٰهَ أَنْ تُكَذِّبِينِي بِحَقٍّ أَوْ تُصَدِّقِينِي بِبَاطِلٍ، قَالَتْ: أَفْعَلُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: هَلْ تَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: أُفْرِغُ؟ قُلْتِ: لَا أَدْرِي، فَأَفَاقَ فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ، فَقُلْتُ: أَبِي؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتِ أَنْتِ: أَبِي؟ فَسَكَتَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، أَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقُلْتِ: أَتَعْلَمِينَ أَنَّ عَلَى الْبَابِ لَرَجُلًا مَا هُوَ بِأَبِي وَلَا بِأَبِيكِ، فَانْظُرِي مَنْ هُوَ؟ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَدَخَلَ فَقَالَ: ادْنُهْ ثَلَاثًا، حَتَّى اتَّكَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَعَلَهَا مِنْ وَرَاءِ عُنُقِهِ ثُمَّ سَارَّهُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: فَهِمْتَ؟ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَى قَلْبِي، حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ حَفْصَةُ: نَعَمْ. ﴿مسند احمد: ۲۶۳/۶/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹۰/۹﴾

حضرت ابوبکر عدوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمانے سے پہلے اپنے صحابہ میں سے کسی کو خاص وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ! البتہ میں تمہیں عنقریب کچھ بتلاؤں گی۔ پھر وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی جانب متوجہ ہوئیں اور کہا: اے حفصہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ یا آپ سچ بول کر مجھے جھوٹا کر دینا یا غلط بات کہہ کر مجھے سچا کر دینا۔ تو انہوں نے کہا: میں بتلاتی ہوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ جانتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تھی تو میں نے کہا تھا: میں پانی ڈالوں؟ تو آپ نے کہا تھا: مجھے نہیں معلوم۔ پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: دروازہ کھولو: اسے اندر آنے دو۔ میں نے عرض کیا: میرے والد کو؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر آپ نے کہا تھا: میرے والد کو؟ تو آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ پر تیسری مرتبہ غشی طاری ہوگئی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل بات کہی تو آپ (یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا) نے کہا تھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ دروازے پر جو شخص موجود ہیں وہ نہ میرے والد ہیں اور نہ آپ کے والد ہیں' جائیں دیکھیں وہ کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اندر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے ان کا آسرا لیا اور ہاتھ کو ان کی گردن کے پیچھے سے لا کر ان سے کوئی سرگوشی کی' جب آپ ﷺ فارغ

ہوئے تو استفسار فرمایا: سمجھ گئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور دل نے یاد کر لیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درست کہا ہے)۔

﴿836﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ:

◀ متن حدیث ◀ وَهُوَ جَدُّ مُوسَى أَبُو أُمِّهِ، قَالَ: بَعَثَنِي الزُّبَيْرُ إِلَى عُثْمَانَ، وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، وَهُوَ عَلَى فُرُشٍ ذِي ظَهْرٍ، وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَرَاكِنُ مَاءٍ مَمْلُوءَةٌ، وَرِيَاطٌ مُطْرَحَةٌ، فَقُلْتُ: بَعَثَنِي إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنِّي عَلَى طَاعَتِكَ لَمْ أُبَدِّلْ وَلَمْ أَنْكُثْ، فَإِنْ شِئْتَ دَخَلْتُ الدَّارَ مَعَكَ، فَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، وَإِنْ شِئْتَ أَقَمْتُ، وَإِنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَعَدُونِي أَنْ يُصْبِحُوا عَلَى بَابِي، ثُمَّ يَمْضُوا لِمَا آمُرُهُمْ بِهِ، فَلَمَّا سَمِعَ الرِّسَالَةَ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَصَمَ أَخِي، أَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ الدَّارَ لَا يَكُونُ إِلَّا رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَمَكَانُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَعَسَى أَنْ يَدْفَعَ اللّٰهُ بِكَ عَنِّي، فَلَمَّا سَمِعَ الرِّسَالَةَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَامَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ وَأُمُورٌ وَأَحْدَاثٌ، قُلْنَا: فَأَيْنَ الْمَنْجَا مِنْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِلَى الْأَمِينِ وَحِزْبِهِ وَأَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا: قَدْ أَمْكَنَتْنَا الْبَصَائِرُ، فَأْذَنْ لَنَا فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: عَزَمْتُ عَلَى مَنْ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ طَاعَةٌ أَلَّا يُقَاتِلَ، قَالَ: فَبَادَرَ الَّذِينَ قَتَلُوا عُثْمَانَ مِيعَادَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَقَتَلُوهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ﴿مسند احمد: ۲/۳۴۵﴾

حضرت ابوحبیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا: جب وہ محصور تھے۔ چنانچہ میں گرمی کے دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت ٹیک والے پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس حضرت حسن بن علی، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے اور آپ کے سامنے پانی سے بھرے ہوئے ٹب پڑے تھے اور ایک پاٹ کی چادریں رکھی ہوئی تھیں (یعنی جن میں جوڑ نہیں ہوتا)۔ میں نے عرض کیا: مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کی جانب بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کا مطیع ہوں، نہ میں بدلوں گا اور نہ بیعت توڑوں گا، لہٰذا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ گھر میں آجاتا ہوں اور قوم میں شامل ہو جاتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو میں یہیں قیام کرتا ہوں۔ نیز بنو عمرو بن عوف نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ صبح میرے دروازے پر آجائیں گے، پھر میں انہیں جو بھی حکم

کروں گا وہ اسی پر عمل کریں گے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سن لیا تو فرمایا: اللہ اکبر! تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے بھائی کو محفوظ رکھا! انہیں میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا کہ وہ (یہاں ہمارے ساتھ) گھر میں آ جائیں اور وہ قوم کے ہی ایک فرد بن جائیں، کیونکہ آپ کا رتبہ وحیثیت مجھے زیادہ محبوب ہے اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے مجھ سے یہ آزمائش ٹال دے۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سنا تو وہ کھڑے ہو گئے اور کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: میرے بعد فتنے (عجیب وغریب) معاملات اور نئے نئے اُمور رونما ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے نجات پانے کی جگہ کہاں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امین اور اس کی جماعت کے پاس۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کیا تھا۔ پھر لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: ہمیں بصیرت حاصل ہو گئی ہے، پس آپ مجھے جہاد کی اجازت دیجئے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بھی شخص پر میری اطاعت لازم ہے، میں اسے حکم دیتا ہوں کہ وہ قتال نہیں کرے گا۔ پھر آپ کے قاتلوں نے بنو عمرو بن عوف کے وعدے کا وقت آنے سے پہلے ہی آپ کو شہید کر دیا۔

﴿837﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْكُوفِيُّ قثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عِمْرَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيمَتَيَّ عُثْمَانَ .

﴿مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۸۳/ کنز العمال: ۱/۳۲۷﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی فرمائی کہ میں اپنی دو پیاری بیٹیوں کی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے شادی کر دوں۔

﴿838﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، نا عَبَّادٌ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَرْحَمُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَإِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ . ﴿مضی برقم: ۷۱۶﴾

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے زیادہ شفیق ومہربان شخص ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے زیادہ باحیا شخص عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) ہے۔

﴿839﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قثنا أَبُو عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، قَالُوا: نا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ قثنا ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ عُثْمَانُ، يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ، بِدَنَانِيرَ فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ وَيَقُولُ: مَا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا. ﴿مضیٰ برقم: ۷۸۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دینار لے کر آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں اپنے دستِ مبارک سے اُلٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: عثمان اس کے بعد کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کچھ نہیں ہوگا۔

﴿840﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَرَّانِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ عَلَى رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا مُشْطٌ، فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي آنِفًا فَرَجَّلْتُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي عُثْمَانَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: كَخَيْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: أَكْرِمِيهِ، فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا ﴿مضیٰ برقم: ۸۳۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ رُقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی' انہوں نے بتلایا کہ ابھی میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کی تھی' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے ابوعبداللہ یعنی عثمان کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اچھے لوگوں جیسا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی عزت کرنا' کیونکہ وہ اخلاق کے اعتبار سے میرے صحابہ میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

﴿841﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ نا شَيْخٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي الْجَنَّةِ.

﴿مضی برقم: ۶۱۶، ۸۲۰﴾

✿ ✿ حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور جنت میں میرا ساتھی عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿842﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْكُوفِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيُّ قثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَلَسْتُ أَنَا وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، وَسَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ الْقَاضِي إِلَى فُلَانِ بْنِ سَعِيدٍ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ، قَالَ:

متن حدیث: فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرِنَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّبِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَعُثْمَانُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ﴿مضی برقم: ۸۲۸۱﴾

✿ ✿ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جنتی شخص دکھلائیے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی جنتی ہے...... آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان (رضی اللہ عنہ) جنتی ہے۔

﴿843﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قثنا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قثنا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ﴿مضی برقم: ۷۵۷﴾

✿ ✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھی وہاں عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿844﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو مَرْوَانَ قثنا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ:

متن حدیث: يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا ﴿تاریخ الفسوی: ۱۵۹/۳﴾

✿ ✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عثمان! یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شادی اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے رُقیہ (رضی اللہ عنہا) کے مہر کے برابر مہر پر کر دی ہے' اِس شرط پر کہ اِس کے ساتھ بھی ویسا ہی اچھا سلوک کرنا جیسا اُس کے ساتھ کرتے تھے۔

﴿845﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ يَهْجُمُونَ عَلَى رَجُلٍ يُبَايِعُ النَّاسَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ. ﴿المستدرک للحاکم: ۹۸/۳﴾

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگ ایسے آدمی کے پاس جوق در جوق آئیں گے جو دھاری دار یمنی چادر اوڑھے لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا اور وہ جنتی شخص ہوگا۔ پھر ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جوق در جوق حاضر ہوئے اور آپ دھاری دار یمنی چادر اوڑھے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

﴿846﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ يَتَجَهَّزُ إِلَى غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَفِي كُمِّهِ أَلْفُ دِينَارٍ، فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّى، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا

﴿مسند احمد: ۲۰۶۳۰/المعجم الاوسط للطبرانی: ۲۳۵/۶﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

غزوۂ تبوک میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ اس وقت غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آستین میں ایک ہزار دینار تھے' جنہیں اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیا' پھر واپس چلے گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ انہیں اپنے ہاتھ سے گود میں ہی اُلٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اس کے بعد عثمان (رضی اللہ عنہ) کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

﴿847﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ، نا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۹/۱۲۷۹/ الحلیۃ لابی نعیم: ۱/۵۹﴾

❂ ◆ ❂ اس سند کے ساتھ اُسی کے مثل حدیث منقول ہے۔

﴿848﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حَمَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِمِائَةٍ وَأَرْبَعِينَ بَعِيرًا، ثُمَّ جَاءَ بِسِتِّينَ فَرَسًا فَأَتَمَّ بِهَا الْأَلْفَ. ﴿الشریعۃ للآجری: ۱۴۱۵﴾

❂ ◆ ❂ حضرت امام ابن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک میں سواری کے لیے نوسو چالیس، اونٹ دیے، پھر وہ ساٹھ گھوڑے لے آئے اور ایک ہزار کا وعدہ پورا کر دیا۔

﴿849﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَهُوَ الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ وَأُحِيطَ بِدَارِهِ، أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ انْتَفَضَ حِرَاءٌ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ مُعْسِرُونَ مُجْهَدُونَ، فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذَلِكَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يُشْرَبُ مِنْهَا إِلَّا بِثَمَنٍ، فَابْتَعْتُهَا بِمَالِي فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ فِي أَشْيَاءَ حَدَّثَهَا۔ ﴿مضٰی برقم: ۷۵۱﴾

❂ ◆ ❂ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا اور ان کے گھر کو گھیر لیا گیا تو وہ لوگوں کے سامنے آئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ جس وقت حراء پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی والے غزوہ کے وقت فرمایا تھا کہ کون ہے جو قبول ہونے والا مال خرچ کرے؟ اور لوگ ان دنوں بہت تنگدست اور سخت حالات میں تھے، تو میں نے

اپنے مال سے اس لشکر کا ایک تہائی سامان فراہم کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رومہ (کنویں) سے صرف قیمت ادا کر کے ہی پانی پیا جا سکتا تھا، تو میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر مالدار، فقیر اور مسافر (یعنی ہر طرح کے شخص کے لیے) وقف کر دیا؟ تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ انہوں نے جتنی بھی باتیں بیان کیں، لوگوں نے ان سب کی تصدیق کی۔

﴿850﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا صَدَقَةُ نا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ، وَهُوَ الذِّمَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَفْتَتِحُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِالْبَقَرَةِ إِلَى الْمَائِدَةِ وَبِالْأَنْعَامِ إِلَى هُودٍ، وَيُوسُفَ إِلَى مَرْيَمَ، وَبِطَهَ إِلَى طسم فِرْعَوْنَ وَبِالْعَنْكَبُوتِ إِلَى ص، وَتَنْزِيلَ إِلَى الرَّحْمَنِ، ثُمَّ يَخْتَتِمُ، فَيَفْتَتِحُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَخْتِمُ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ۔ ﴿الطبقات لابن سعد: ۷۵/۳﴾

حضرت قاسم ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جمعے کی رات کو (قرآن پڑھنا) شروع کرتے تھے اور (ہفتے کے روز) سورہ البقرۃ سے لے کر سورۃ المائدۃ تک ...... (اتوار کے روز) سورۃ انعام سے سورۃ ھود تک ...... (سوموار کے روز) سورۃ یوسف سے سورۃ مریم تک ...... (منگل کے روز) سورۃ طٰہٰ سے سورۃ القصص تک ...... (بدھ کے روز) سورۃ عنکبوت سے سورۃ ص تک ...... اور (جمعرات کے روز) سورۃ زمر سے سورۃ الرحمٰن تک ...... پھر قرآنِ پاک مکمل کر کے جمعے کی رات کو پھر سے شروع کر دیتے تھے اور جمعرات کو مکمل کرتے تھے۔

﴿851﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو ابْنَةُ حَسَّانَ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الْغُصْنِ قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ سَمِعْتُ أَبَا الْغُصْنِ يَقُولُ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْأَكْبَرَ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَخْطُبُ النَّاسَ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَادَى ثَلَاثَ مِرَارٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، نُبِّئْتُ أَنَّكُمْ تُكْثِرُونَ فِيَّ وَفِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47) وَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِنَّ عُثْمَانَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مَرَّتَيْنِ۔

﴿مضیٰ برقم: ۶۹۸، ۷۲۹﴾

حضرت ابوغصن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں کوفے کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، تو آپ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا: اے لوگو! مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرے اور عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں بہت باتیں

کرتے ہو حالانکہ بے شک میری اور ان کی مثال اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے' وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ اُم عمرو بنت حسان کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش عسرۃ (یعنی غزوہ تبوک) کو سامان فراہم کیا تھا۔ آپ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

﴿852﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ الْكُوفِيُّ، نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْوَزِيرِ قَالَ نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى كَتِفِ عُثْمَانَ وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا قَتَلْتُمْ إِمَامَكُمْ، وَتَجَالَدْتُمْ بِأَسْيَافِكُمْ، وَوَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ؟ فَبُؤْسٌ لِأُمَّتِي، فَبُؤْسٌ إِذَا فَعَلُوهُ. ﴿الریاض النضرۃ:۳/۲۷﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم اپنے امام کو قتل کر دو گے اور تم اپنی تلواروں سے لڑنے لگو گے' اور تمہاری دُنیا کے وارث تمہارے بدترین لوگ بن جائیں گے؟ میری اُمت کے برے حالات آجائیں' جو لوگ اس جرم کا ارتکاب کریں گے ان کے برے حالات آجائیں گے۔

﴿853﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قثنا أَبُو إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ، وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، وَمَا أَخْفَيْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ وَمَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے پچھلے' پوشیدہ و علانیہ' مخفی و ظاہری اور قیامت تک ہونے والے تمام گناہ بخش دیے ہیں۔

﴿854﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► مَنْ زَادَ بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ:

فَفَعَلَ ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ۔
ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ. ﴿المیزان:۲/۲۱۷﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:
جو مسجد میں گھر کا اضافہ کرے گا اُسے جنت ملے گی اور جو غزوۂ تبوک کے لشکر کو سامان فراہم کرے گا اُسے بھی جنت ملے گی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ (دونوں ہی) کام کر دیے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان (اگر آج کے بعد) کوئی عمل نہ بھی کرے تو پھر بھی اسے کوئی نقصان نہیں، اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا۔

﴿855﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ قثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قثنا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قثنا عِيسَى بْنُ فَرْوَةَ الْأَنْصَارِيُّ قثنا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَأَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: اطَّلَعَ عُثْمَانُ مِنَ الْكُوَّةِ الَّتِي نَاجَى مِنْهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِطَلْحَةَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَنَا مَعَهُ وَأَنْتَ مَعَهُ جَالِسٌ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ؟ قَالَ، يَعْنِي طَلْحَةَ: أَمَا إِذْ نَشَدْتَنِي بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ. ﴿مضیٰ برقم:۷۸۲﴾

حضرت سعید بن عقبہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس روشن دان سے نمودار ہوئے جہاں سے جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیا کرتے تھے، اور آپ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، تو کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے نہیں سنا تھا کہ بلاشبہ ہر نبی کا قیامت کے دن ایک رفیق ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہوگا؟ تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب آپ نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو سنو! بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

﴿856﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْبَزَّازُ قثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ:

متنِ حدیث: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِي ابْنَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَبُو أَيِّمٍ، أَلَا أَخُو أَيِّمٍ، يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، لَوْ كَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ زَوَّجْنَاهُ. ﴿تاریخ بغداد:۳۰۴/۱۴/ السنۃ لابن ابی عاصم:۱۳۱﴾

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اپنی دو بیٹیوں کی شادی کی، پہلے ایک کی، پھر دوسری کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کسی

غیر شادی شدہ عورت کا بھائی عثمان سے اس کی شادی نہیں کرے گا؟ اگر میرے پاس کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی اسی سے کر دیتا۔

﴿857﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ أَبُو شُعَيْبٍ قَالَ نا يَزِيدُ بْنُ قُرَّةَ تثنا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، فَيَبْلُغُ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُنْكِرُهُ.

﴿مضی برقم: ۵۶﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم عہد رسالت میں یہ بات کیا کرتے تھے کہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتا چلتا لیکن آپ اس کا انکار نہ فرماتے۔

﴿858﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ تثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ تثنا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرِيلُ يَقُولُ لِي عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُكَ أُمَّ كُلْثُومٍ عَلَى مِثْلِ مَا زَوَّجْتُكَ رُقَيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا." ﴿مضی برقم: ۸۴۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: اے عثمان! یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے اللہ کا پیغام دے رہے ہیں کہ میں اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا) کا آپ سے اسی حق مہر پر نکاح کر دوں جس پر رقیہ (رضی اللہ عنہا) کا کیا تھا' اس شرط پر کہ ان سے بھی اسی طرح حسن سلوک کرنا جس طرح رقیہ (رضی اللہ عنہا) سے کرتے تھے۔

﴿859﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ، فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، تثنا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْكَلْبِيُّ تثنا زَافِرٌ، يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيَّ، تثنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَأَبَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا عَلَى هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا يُبْغِضُ عُثْمَانَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. ﴿اللآلی المصنوعۃ: ۱/۳۱۵/ الکامل لابن عدی: ۶/۱۴۳/ الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۳۲﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے ایک صحابی کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔ پوچھا گیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنی اُمت میں سے صرف اسی شخص کا جنازہ چھوڑا ہے (کیا بات ہے)؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عثمان سے نفرت کرتا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا۔

﴿860﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قثنا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ كَانَ يُجَالِسُ مِسْعَرَ بْنَ كِدَامٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ - ﴿مضیٰ برقم:٦١٦﴾

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور جنت میں میرا ساتھی عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿861﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي الْبُورَانِيُّ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قثنا ابْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَعُثْمَانُ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ - ﴿مضیٰ برقم:٨٢٠﴾

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور عثمان جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

﴿862﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو إِلَّا لِعُثْمَانَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَنْسَ هَذَا الْيَوْمَ لِعُثْمَانَ . ﴿مضیٰ برقم:٨٣٢﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہی ایسی دُعا کرتے دیکھا کہ اے اللہ! عثمان کا یہ دن نظر انداز نہ کرنا۔

﴿863﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا أَبُو عِيسَى مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ نا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ دُعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، قَالَ: فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى هٰذَا؟ قَالَ: كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ. ﴿مضیٰ برقم:۸۵۹﴾

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کا جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا جنازہ نہ پڑھایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کا جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عثمان سے نفرت کیا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرتا ہے۔

﴿864﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ نا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَفَّانَ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي تُفَّاحَةٌ، قَالَ: فَانْفَلَقَتْ عَنْ حَوْرَاءَ مَرْضِيَّةٍ كَأَنَّ أَشْفَارَ عَيْنَيْهَا مَقَادِيمُ أَجْنِحَةِ النُّسُورِ " فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا لِلْخَلِيفَةِ الْمَقْتُولِ مِنْ بَعْدِكَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. " ﴿اللآلی المصنوعۃ:۱/۳۱۳/ الموضوعات لابن الجوزی:۱/۳۲۹﴾

◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے آسمان پر معراج کرائی گئی اور میں جنتِ عدن میں داخل ہوا تو میری ہتھیلی پر ایک سیب رکھ دیا گیا۔ اُس نے پھوٹ کر ایک خوش نما حور کی شکل اختیار کر لی' اُس کی آنکھوں کی پلکیں ایسی تھیں جیسے ''نسور'' پرندے کے پر ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا: تم کس کے لیے ہو؟ اُس نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شہادت پانے والے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لیے ہوں۔

﴿865﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَصْدَقُكُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ۔ ﴿مضیٰ برقم:۸۰۳﴾

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم سب سے زیادہ حیادار آدمی عثمان (رضی اللہ عنہ) ہے۔

﴿866﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثُنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ.

﴿سنن الترمذی: ۶۲۷/۴/ المستدرک للحاکم: ۱۰۳/۳﴾

❁ حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) ربیعہ اور مضر قبیلے جتنی تعداد میں لوگوں کی سفارش کرے گا۔

﴿867﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ.

﴿مسند احمد: ۳۴۶/۵﴾

❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہاڑ پر) بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو پہاڑ نے حرکت کی (یعنی وجد میں آ گیا)، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: حراء! ٹھہر جا، بلاشبہ تجھ پر صدیق اور شہید ہی موجود ہیں۔

﴿868﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا وَضَّاحٌ قَالَ نا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا، وَأَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ. ﴿مضی برقم: ۸۲۱﴾

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

دُنیا میں بھی تم میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی تم میرے دوست ہو۔

﴿869﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ثنا رَوْحٌ ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِرَاءً، أَوْ أُحُدًا، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ الْجَبَلُ، فَقَالَ: اثْبُتْ، نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ. ﴿مسند احمد: ۲۲/۷ / مسند احمد: ۱۱۲/۳﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حراء یا اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو پہاڑ لرز اُٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (تجھ پر موجود ہیں)۔

﴿870﴾ ◄ سندِ حدیث ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ التَّمَّارُ الْوَاسِطِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَنا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ◄ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِأَصْهَارِي الْجَنَّةَ فَأَعْطَانِيهَا الْبَتَّةَ.

﴿ضعیف الجامع للالبانی: ۲۰۸/۳ / الموضوعات لابن الجوزی: ۲۱۳/۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے اپنے پروردگار سے جنت میں اپنے داماد مانگے تو اُس نے مجھے یہ لوگ دے دیے۔

﴿871﴾ ◄ سندِ حدیث ◄ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّرَّاعُ، نا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

◄ متنِ حدیث ◄ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَ مُوَاخَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ فَقَالَ: ادْنُ يَا أَبَا عَمْرٍو، ادْنُ يَا أَبَا عَمْرٍو، فَلَمْ يَزَلْ يَدْنُو مِنْهُ حَتَّى أَلْصَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى عُثْمَانَ وَكَانَتْ إِزَارُهُ مَحْلُولَةً، فَزَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اجْمَعْ عِطْفَيْ رِدَائِكَ عَلَى نَحْرِكَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَكَ شَأْنًا فِي أَهْلِ السَّمَاءِ، أَنْتَ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَى حَوْضِي، وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا، فَأَقُولُ: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ فَيَقُولُ: فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ، وَذَلِكَ كَلَامُ جِبْرِيلَ، إِذَا هَاتِفٌ يَهْتِفُ مِنَ السَّمَاءِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ عُثْمَانَ أَمِيرٌ عَلَى كُلِّ مَخْذُولٍ" ثُمَّ تَنَحَّى عُثْمَانُ. ﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۳۸۶/۲ / الریاض النضرۃ: ۷۵/۳﴾

حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد راوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے درمیان مواخات (بھائی چارہ قائم کرنے) کی حدیث ذکر کی (اور کہا:) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:

اے ابوعمرو! قریب ہو جاؤ' اے ابوعمرو! قریب ہو جاؤ۔ وہ مسلسل آپ کے قریب ہوتے گئے' یہاں تک کہ ان کے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ مل گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ '' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا' ان کا تہہ بند ڈھیلا ہوا پڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے اسے مضبوط کیا' پھر فرمایا: اپنی چادر کے دونوں کنارے اپنے سینے پر اکٹھے کرلو۔ پھر فرمایا: اہل آسمان میں آپ کا ایک مقام ہے آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو میرے حوض پر آئیں گے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا' میں پوچھوں گا: تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا؟ وہ کہیں گے: فلاں بن فلاں نے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کی کلام ہوگی۔ اتنے میں آسمان سے ایک غیبی آواز آئے گی کہ سنو! عثمان ہر بے یارو مددگار کا امیر ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک طرف کو ہو گئے۔

﴿872﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ ثنا مُزَاحِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أنا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ:

◄ متن حدیث ► أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَّةِ وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَهُوَ ذَا يُصَلِّي بِنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، وَأَنَا أُحَرِّجُ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: إِنَّ الصَّلَاةَ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، فَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ. ﴿صحيح البخاري: ۱۸۸/۲﴾

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جس وقت وہ محصور تھے' اور انہوں نے آپ سے کہا: آپ عوام کے امام ہیں اور آپ پر ایسی آزمائش آن پڑی ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں' صورتِ حال یہ ہے کہ ہمیں امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے اور میں اس کے ساتھ نماز پڑھنے سے تنگ ہوتا ہوں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بے شک نماز لوگوں کا سب سے اچھا عمل ہے' پس جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ اچھے کام میں شامل ہو جاؤ' اور جب وہ کوئی برا کام کریں تو ان کے برے کام سے الگ تھلگ رہو۔

﴿873﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ﴿تاريخ المدينة لابن شبة: ۲۱۷/۴﴾

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿874﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، نا أَبِي ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، سَمِعَ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ عُمَرَ؟ ثُمَّ سَكَتَ. قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ ذٰلِكَ. ﴿مضی برقم: ۴۱۱﴾

حضرت ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص نہ بتلاؤں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

﴿875﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهُمْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَالثَّالِثُ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُ. ﴿مضی برقم: ۴۱۸﴾

حضرت ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفے میں برسر منبر یہ فرماتے سنا:

بے شک اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخصیت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿876﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قثنا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمًا فَقَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ.

حضرت ابوجحیفہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک روز خطبہ دیا تو فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کی بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿مضی برقم: ۳۹۹﴾

﴿877﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ يَا وَهْبُ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَذَكَرَهُ. ﴿مضی برقم: ۴۰۵﴾

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے وہب! کیا میں تمہیں اس اُمت کے پیغمبر کے بعد سب سے افضل شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر راوی نے وہی حدیث بیان کی۔

أَخْبَارُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَزُهْدِهِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمودات اور زہد

﴿878﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قثنا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلِيًّا مُؤْتَزِرًا بِإِزَارٍ مُرْتَدِيًا بِرِدَاءٍ مَعَهُ الدِّرَّةُ كَأَنَّهُ أَعْرَابِيٌّ يَدُورُ بَدَوِيٌّ، حَتَّى بَلَغَ أَسْوَاقَ الْكَرَابِيسِ فَقَالَ: يَا شَيْخُ، أَحْسِنْ بَيْعِي فِي قَمِيصٍ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَلَمَّا عَرَفَهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ أَتَى آخَرَ فَلَمَّا عَرَفَهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَتَى غُلَامًا حَدَثًا فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، ثُمَّ جَاءَ أَبُو الْغُلَامِ فَأَخْبَرَهُ، فَأَخَذَ أَبُوهُ دِرْهَمًا ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَقَالَ: هَذَا الدِّرْهَمُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا الدِّرْهَمِ؟ قَالَ: كَانَ قَمِيصًا ثَمَنَ دِرْهَمَيْنِ، قَالَ: بَاعَنِي رِضَايَ وَأَخَذَ رِضَاهُ. ﴿مسند احمد: ۱/ ۱۵۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی: ۵/ ۱۱۹﴾

❀ حضرت ابومطر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تہہ بند باندھے ہوئے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے' ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور یوں دِکھائی دے رہے تھے جیسے کوئی دیہاتی گشت کر رہا ہو۔ یہاں تک کہ آپ کپڑے کے بازار میں پہنچ گئے اور (ایک دوکاندار سے) کہا: اے بزرگ! مجھے تین درہم میں ایک اچھا سا قمیض دے دو۔ جب اُس نے آپ کو پہچان لیا تو آپ نے اس سے کچھ نہ خریدا۔ پھر آپ دوسرے کے پاس آئے تو اس نے بھی آپ کو پہچان لیا' چنانچہ آپ نے اس سے بھی کچھ نہ خریدا۔ پھر آپ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے تو اُس سے آپ نے تین درہم میں قمیض خرید لیا۔ پھر جب اس لڑکے کا والد آیا اور اس نے اسے بتلایا تو اس کے والد نے ایک درہم پکڑا اور لاکر آپ کو دے دیا اور کہا: اے امیر المومنین! یہ دِرہم لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا: اس نے میری رضامندی سے مجھے بیچا ہے اور اپنی رضامندی سے قیمت وصول کی ہے۔

﴿879﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ خَرَجَ عَلِيٌّ إِلَى ظَهْرِ الْكُوفَةِ فَرَأَى حُمَّرَةً تَطِيرُ فَقَالَ:

يَا لَكِ مِنْ حُمَّرَةٍ بِمَعْمَرِ ... خَلَا لَكِ الْجَوُّ فَبِيضِي وَاصْفِرِي

وَزَادَ فِيهِ غَيْرُ عَلِيٍّ:

وَنَقِّرِي مَا شِئْتِ أَنْ تُنَقِّرِي. ﴿(اسنادہ صحیح) الزہد لوکیع: ۱/۳۹۶﴾

حضرت یحییٰ بن ہانی بن عروہ مرادی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفے کی جانب نکلے اور ایک پرندے کو اُڑتے دیکھا تو فرمایا:

يَا لَكِ مِنْ حُمَّرَةٍ بِمَعْمَرِ

خَلَا لَكِ الْجَوُّ فَبِيضِي وَاصْفِرِي

''اے پرندے! تجھے تو بہت کشادہ اور شاداب ماحول میسر ہے' تیرے لیے فضا بھی خالی ہے' لہٰذا ہر طرف کھلم کھلا اُڑ اور کھلی فضا میں سیٹی بجا کر مزے لے۔''

اور علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے اس میں یہ اضافہ کیا:

وَنَقِّرِي مَا شِئْتِ أَنْ تُنَقِّرِي

''اور جہاں بھی تو انڈے دینا چاہتا ہے' دے لے۔''

﴿تشریح﴾ حُمَّرَة چڑیوں کی ہی ایک قسم کا پرندہ ہوتا ہے' اسے چنڈول بھی کہتے ہیں۔

﴿880﴾ **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ نا عُمَرُ بْنُ مُنَبِّهٍ السَّعْدِيُّ، عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تُعْرَفُوا بِهِ، وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ زَمَانٌ يُنْكِرُ الْحَقَّ فِيهِ تِسْعَةُ أَعْشَارِهِمْ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كُلُّ نُوَمَةٍ أُولَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ، لَيْسُوا بِالْعُجُلِ الْمَذَايِيعِ بُذُرًا. ﴿سنن الدارمی: ۱/۸۱۔ الزہد لابن المبارک: ص ۵۰۴﴾

حضرت اوفی بن دلہم عدوی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

علم حاصل کرو' یہ تمہاری پہچان بن جائے گا اور عمل کیا کرو' اس سے تم علم کے اہل بن جاؤ گے' تمہارے بعد عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ جس میں ہر دس میں سے نو آدمی حق بات کا انکار کریں گے اور اس سے صرف وہی شخص نجات پائے گا جو گم نام ہوگا۔ یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہوں گے۔ یہ لوگ نہ تو جلد باز ہوں گے' نہ ہر بات کو چہار سو پھیلا دینے والے اور نہ ہی فضول گو۔

﴿881﴾ **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ وَكِيعٌ، وَنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُهَاجِرٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمُ اثْنَتَانِ: طُولُ الْأَمَلِ، وَاتِّبَاعُ الْهَوَى، فَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ، وَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ وَلَّتْ مُدْبِرَةً، وَالْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابٌ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ. (الزهد لاحمد بن حنبل: ص ۱۳۰۔ الحلیۃ لابی نعیم: ۱/۷۶۔ شعب الایمان للبیہقی: ۱۳/۲۸۱)

حضرت مہاجر عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے زیادہ مجھے جن اُمور میں تمہارے مبتلا ہو جانے کا ڈر ہے وہ دو ہیں: لمبی آرزوئیں اور خواہشات کی پیروی۔ لمبی آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے۔ آگاہ رہو! دُنیا پیٹھ پھیر کر جانے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہوتے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو دُنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج عمل کا موقع میسر ہے اور حساب کا وقت نہیں ہے جبکہ کل حساب کا وقت ہوگا اور عمل کا موقع میسر نہیں ہوگا۔

(882) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قثنا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► أَعْطَى عَلِيٌّ النَّاسَ فِي سَنَةٍ ثَلَاثَ عَطِيَّاتٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ مَالٌ مِنْ أَصْبَهَانَ فَقَالَ: هَلُمُّوا إِلَى عَطَاءِ الرَّابِعِ فَخُذُوا، ثُمَّ كَنَسَ بَيْتَ الْمَالِ وَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ: يَا دُنْيَا غُرِّي غَيْرِي، قَالَ: وَقَدِمَ عَلَيْهِ حِبَالٌ مِنْ أَرْضٍ، فَقَالَ: إِيشْ هَذَا؟ قَالَ: حِبَالٌ جِيءَ بِهَا مِنْ أَرْضِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: أَعْطُوهَا النَّاسَ، قَالَ: فَأَخَذَ بَعْضُهُمْ وَتَرَكَ بَعْضُهُمْ، فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ كَتَّانٌ يُعْمَلُ، فَبَلَغَ الْحَبْلُ آخِرَ النَّهَارِ دَرَاهِمَ.

حضرت مسلم بن ہرمز رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک سال میں لوگوں کو تین عطیات دیئے پھر آپ کے پاس اصبہان سے مال آیا تو آپ نے فرمایا: آؤ چوتھا عطیہ بھی وصول کر لو۔ پھر آپ نے بیت المال کو صاف کر دیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا: اے دُنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دینا (یعنی میں تیرے لالچ میں آنے والا نہیں ہوں)۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس کسی علاقے سے رسیاں آئیں تو آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ بتلایا کہ یہ رسیاں ہیں جو فلاں علاقے سے لائی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: اسے لوگوں کو دے دو۔ پس کچھ لوگوں نے لے لیں اور کچھ نے نہ لیں۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ توسن کا ریشہ ہے جس کو کام میں لایا جا سکتا ہے چنانچہ دن کے آخر تک ایک رسی درہموں تک پہنچ گئی۔

(883) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا لَيْثٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ مَا أَصْبَحَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ إِلَّا نَاعِمًا، إِنَّ أَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةً لَيَأْكُلُ مِنَ الْبُرِّ، وَيَجْلِسُ فِي الظِّلِّ، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ. ﴿الزھد لھناد:۲/۱۰۷﴾

◆ عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کوفہ میں ہر کوئی آسودگی کی زندگی ہی گزارتا ہے۔ ان کا ادنیٰ شخص بھی گندم کھاتا ہے، سائے میں بیٹھتا ہے اور دریائے فرات کا پانی پیتا ہے۔

﴿884﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَهْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ جَاءَهُ ابْنُ التَّيَّاحِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، امْتَلَأَ بَيْتُ مَالِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى ابْنِ التَّيَّاحِ حَتَّى قَامَ عَلَى بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ، وَكُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ، يَا ابْنَ التَّيَّاحِ، عَلَيَّ بِأَشْيَاخِ الْكُوفَةِ، قَالَ: فَنُودِيَ فِي النَّاسِ، فَأَعْطَى جَمِيعَ مَا فِي بَيْتِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا صَفْرَاءُ، يَا بَيْضَاءُ، غُرِّي غَيْرِي هَاوَهَا وَهُوَ يَقُولُ: يَا صَفْرَاءُ، يَا بَيْضَاءُ، غُرِّي غَيْرِي هَاوَهَا، حَتَّى مَا بَقِيَ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، ثُمَّ أَمَرَ بِنَضْحِهِ وَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

﴿الصفوۃ لابن الجوزی:۱/۱۴۱/۳۱۴/ الذخائر للمحب الطبری: ص۲۰۱﴾

◆ حضرت علی بن ربیعہ والبی رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ

ابن تیاح آپ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! مسلمانوں کا بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے۔ آپ نے "اللہ اکبر" کہا' پھر ابن تیاح کا آسرا لیتے ہوئے اُٹھے اور مسلمانوں کے بیت المال کے پاس آ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ میری جمع پونجی ہے اور اس کی بہترین چیزیں بھی اسی میں ہیں' جبکہ ہر صاحب مال کا ہاتھ اس کے منہ پر ہوتا ہے۔ اے ابن تیاح! کوفے کے بزرگوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ لوگوں میں اعلان کر دیا گیا اور آپ نے مسلمانوں کے بیت المال میں موجود تمام چیزیں (لوگوں کو) دے دیں اور آپ فرما رہے تھے: اے سونے! اے چاندی! میرے علاوہ کسی اور کو لالچ دینا۔ آپ دونوں ہاتھوں سے خرچ کیے جا رہے تھے' یہاں تک کہ اس میں کوئی درہم و دینار باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے اس میں پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔

﴿885﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، نا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِي بَحْرٍ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ إِزَارًا غَلِيظًا، قَالَ: اشْتَرَيْتُهُ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ، فَمَنْ أَرْبَحَنِي فِيهِ دِرْهَمًا بِعْتُهُ، وَرَأَيْتُ مَعَهُ دَرَاهِمَ مَصْرُورَةً فَقَالَ: هَذِهِ بَقِيَّةُ نَفَقَتِنَا مِنْ يَنْبُعَ۔ ﴿الزھد لاحمد: ص۱۳۰﴾

حضرت ابو بحر رضی اللہ عنہ اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موٹا تہبند پہنے دیکھا' آپ نے فرمایا: میں نے اسے پانچ درہم کے عوض خریدا تھا' پس جو شخص مجھے ایک درہم بھی نفع دے گا تو میں اسے یہ فروخت کردوں گا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں درہموں کی منہ بند تھیلی تھی اور آپ نے فرمایا: یہ یَنْبُعَ (مقام) کے ہمارے خرچ کا بقیہ مال ہے۔

﴿886﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَمِّعٌ وَهُوَ التَّيْمِيُّ:

متن حدیث: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ بِبَيْتِ الْمَالِ فَيُكْنَسُ، ثُمَّ يُنْضَحُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَجَاءَ أَنْ يَشْهَدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ لَمْ يَحْبِسْ فِيهِ الْمَالَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ۔ ﴿الزهد لاحمد: ص ۱۳۱﴾

حضرت مجمع تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال کے متعلق حکم فرمایا کرتے تھے تو اسے صاف کر دیا جاتا (یعنی اس میں موجود سارا مال تقسیم کر دیا جاتا) پھر اس میں پانی چھڑکا جاتا' پھر آپ اس اُمید کے ساتھ وہاں نماز پڑھتے کہ روزِ قیامت وہ جگہ آپ کے حق میں گواہی دے کہ اس نے مسلمانوں سے مال کو روکا نہیں تھا۔

﴿887﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا بَهْزٌ هُوَ ابْنُ أَسَدٍ، قثنا جَعْفَرٌ، هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، قثنا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ:

متن حدیث: حَدَّثَتْنِي عَجُوزٌ مِنَ الْحَيِّ: زَوَّجَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ بَعْضَ بَنِيهِ، فَأَوْلَمَ عَلَيْهِ، فَدَعَا النَّاسَ، قَالَتْ: فَأَتَى عَلِيٌّ قِيلَ: جَاءَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَفُتِحَتْ بَابُ الدَّارِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفِي يَدِهِ دِرَّةٌ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ لَيْسَ لَهُ جُرُبَّانٌ۔ ﴿اخرجه البغوی فی معجمه: ۴۱۹﴾

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

مجھ سے حی قبیلے کی ایک بڑھیا نے بیان کیا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کی شادی کی' پھر اُس کا ولیمہ کیا تو لوگوں کو مدعو کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ انہیں بتلایا گیا کہ امیر المؤمنین بھی تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ گھر کا دروازہ کھولا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے' اس وقت ان کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا اور انہوں نے ایک قمیض زیب تن کیا ہوا تھا جس کا گریبان نہیں تھا۔

تشریح: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عجز وانکساری تھی کہ آپ کبھی دُنیوی زینت وآرائش کو خاطر میں نہیں لائے اور ولیمے جیسے اہم تقریب میں' کہ جہاں لوگ نسبتاً خاصے اہتمام سے تیار ہو کر جاتے ہیں لیکن آپ وہاں بھی

ایسا قمیض زیب تن کر کے تشریف لے گئے جس کا گریبان بھی نہیں تھا، یعنی آپ نے اس میں چنداں عار نہیں سمجھی۔

﴿888﴾ ◄ [سند حدیث] ► نا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قثنا مِنْدَلٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► مَا تَقُولُونَ إِنَّ أَعْلَمَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْفَرَائِضِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

﴿اخبار القضاة لوکیع: ۸۹/۱﴾

حضرت سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بلا شبہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ وراثت کے مسائل جاننے والے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿889﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: نا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ:

◄ [متن حدیث] ► أَنَّ عَلِيًّا كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ هَذِهِ اشْتَرَى لَحْمًا بِنِصْفِ دِرْهَمٍ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ هَذِهِ اشْتَرَى لَحْمًا بِنِصْفِ دِرْهَمٍ. ﴿الرياض النضرة: ۲۷۱/۳/ ذخائر العقبى للطبرانى: ص ۱۰۱﴾

حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، جب ایک بیوی کا دن ہوتا تو آپ آدھے دینار کا (اُس کے لیے) گوشت خریدتے اور جب دوسری بیوی کا دن ہوتا تو آپ (اُس کے لیے بھی) آدھے دینار گوشت خریدتے۔

﴿890﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قثنا بِشْرٌ، يَعْنِي: ابْنَ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◄ [متن حدیث] ► تَدْرُونَ كَيْفَ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: قُلْنَا كَنَحْوِ هَذِهِ الْأَبْوَابِ، قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهَا هَكَذَا، وَوَضَعَ يَدَهُ فَوْقَ وَبَسَطَ أَبُو عَمْرٍو يَدَهُ عَلَى يَدِهِ. ﴿(اسنادہ صحیح) الزہد لاحمد: ص ۱۳۱﴾

حضرت حطان بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کے دروازے کیسے ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ان ہی دروازوں جیسے ہوں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ اس طرح کے ہوں گے، آپ نے (سمجھانے کی غرض سے) اپنا ہاتھ اوپر رکھا اور ابو عمرو نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر پھیلا دیا۔

﴿891﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ لَمَّا أَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى عَلِيٍّ فِي الْيَعَاقِيبِ وَجَدَهُ مُتَّزِرًا بِعَبَاءَةٍ مُحْتَجِزًا الْعِقَالَ. وَهُوَ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ ﴿زیادات الزھد لعبداللہ بن احمد: ص ۱۳۱﴾

حضرت ابن ابی مُلیکہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یعاقبہ فرقے کے لوگوں کے متعلق (رائے جاننے کے لیے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب آدمی بھیجا تو اس نے دیکھا کہ آپ نے چادر کو تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور نکیل کو ہاتھ میں تھامے اپنے اونٹ کو چارہ کھلا رہے تھے۔

﴿892﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ:
﴿متن حدیث﴾ كَانَ عَلِيٌّ يُغَدِّي وَيُعَشِّي، وَيَأْكُلُ هُوَ مِنْ شَيْءٍ يَجِيئُهُ مِنَ الْمَدِينَةِ.

حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح اور شام (دو وقت) کھانا کھایا کرتے تھے اور آپ وہ چیز کھاتے تھے جو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینے سے آتی تھی۔

﴿893﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ:
﴿متن حدیث﴾ قِيلَ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لِمَ تَرْقَعُ قَمِيصَكَ؟ قَالَ: يَخْشَعُ الْقَلْبُ، وَيَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُ. ﴿الحلیۃ لابی نعیم: ۱/۸۳/ زیادات الزھد لعبداللہ بن احمد: ص ۱۳۱﴾

حضرت عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنی قمیض کیوں اُٹھا کر رکھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے دِل میں خشوع پیدا ہو جاتا ہے اور مومن اسی کی پیروی کرتا ہے۔

﴿894﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ:
﴿متن حدیث﴾ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِفَالُوذَجَ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ الْفَالُوذَجَ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ أَكَلَهُ قَطُّ، يَعْنِي أَبَاهُ رَحِمَهُ اللَّهُ ﴿الزھد لھناد: ۲/۱۰۶/ الزھد لاحمد: ص ۱۳۱﴾

حضرت عدی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا لیکن آپ نے نہیں کھایا۔

﴿895﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا عِمْرَانُ، وَهُوَ الْقَطَّانُ، قثنا زِيَادُ بْنُ مَلِيحٍ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِشَيْءٍ مِنْ خَبِيصٍ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ الْإِسْلَامَ لَيْسَ بِبَكْرٍ ضَالٍّ، وَلَكِنْ قُرَيْشٌ رَأَتْ هَذَا فَتَنَاحَرَتْ عَلَيْهِ. ﴿السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۲/۵۵۵﴾

حضرت زیاد بن ملیح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا کچھ حلوہ پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا اور وہ کھانے لگے، تو آپ نے فرمایا: اسلام کوئی گم شدہ اونٹ نہیں ہے لیکن قریش نے اسے دیکھا تو اس پر ٹوٹ پڑے۔

﴿896﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، نا شَرِيكٌ، عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ جِئْتُ إِلَى حَائِطٍ، أَوْ بُسْتَانٍ، فَقَالَ لِي صَاحِبُهُ: دَلْوٌ وَتَمْرَةٌ، فَدَلَّوْتُ دَلْوًا بِتَمْرَةٍ فَمَلَأْتُ كَفِّي ثُمَّ شَرِبْتُ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِلْءِ كَفِّي، فَأَكَلَ بَعْضَهُ وَأَكَلْتُ بَعْضَهُ. ﴿المراسیل: ص ۱۲۵﴾

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک باغ میں گیا تو اُس کے مالک نے مجھ سے کہا: ڈول اور کھجوریں لے لو۔ چنانچہ میں نے کھجوروں سے ڈول بھر لیا۔ میں نے ہاتھ بھر کر کھجوریں کھائیں، پھر کچھ پانی پیا، پھر میں ہاتھ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی لے آیا، ان میں سے کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائیں اور کچھ میں نے۔

﴿897﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ قثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَمِّعٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مِحْجَنٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ وَهُوَ بِالرَّحَبَةِ، فَدَعَا بِسَيْفٍ فَسَلَّهُ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي سَيْفِي هَذَا؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنُ إِزَارٍ مَا بِعْتُهُ. ﴿الزہد لاحمد: ص ۱۳۱﴾

حضرت امام مِحْجَن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور آپ اُس وقت رحبہ مقام پر تھے۔ آپ نے ایک تلوار منگوائی اور اسے سونت کر فرمایا: میری اس تلوار کو کون خریدے گا؟ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی میں اسے نہ بیچتا۔

﴿898﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَسَدِيُّ عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ تثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبَايَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أُحَاجُّ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِتِسْعٍ: بِإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالْعَدْلِ فِي الرَّعِيَّةِ، وَالْقَسْمِ بِالسَّوِيَّةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَأَشْبَاهِهِ. ﴿التاریخ الکبیر: ۳/۱۴۱﴾

◆ حضرت عبایہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں روزِ قیامت لوگوں سے نو عملوں کے متعلق جھگڑوں گا: نماز قائم کرنا' زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا' اچھے کام کی ترغیب دینا' برے کام سے روکنا' رعایا کے بارے میں عدل کرنا' برابری کی بنیاد پر (مال وغیرہ) تقسیم کرنا' راہِ خدا میں جہاد کرنا' حدود کا نفاذ کرنا اور اس جیسے دیگر اُمور۔

﴿899﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ تثنا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► سَمِعْتُ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لَأَرْبُطُ عَلَى بَطْنِي الْحَجَرَ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ﴿الخصائص للسیوطی: ۲/۲۴۰﴾

◆ حضرت محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا تھا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

﴿900﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، تثنا أَبُو مَعْمَرٍ تثنا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَنَّ عَلِيًّا سَأَلَ رَجُلًا عَنْ حَدِيثٍ فِي الرَّحَبَةِ فَكَذَّبَهُ فَقَالَ: إِنَّكَ قَدْ كَذَّبْتَنِي، فَقَالَ: مَا كَذَّبْتُكَ، قَالَ: فَأَدْعُو اللَّهَ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ قَدْ كَذَّبْتَنِي أَنْ يُعْمِيَ اللَّهُ بَصَرَكَ، قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعْمِيَهُ فَعَمِيَ. ﴿زیادات الزہد لعبد اللہ بن احمد: ص ۱۳۲/ ذخائر العقبیٰ للطبری: ص ۹۶﴾

◆ حضرت زاذان ابو عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے بیان کیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کھلے دالان میں ایک حدیث کے متعلق سوال کیا تو اُس نے آپ کی تکذیب کر دی' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے میری تکذیب کی ہے۔ اُس نے کہا: میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی تکذیب نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے خلاف بددُعا کرتا ہوں کہ اگر تم نے میری تکذیب کی ہے تو اللہ تجھے اندھا کر دے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے اندھا کر دے، تو وہ اندھا ہو گیا۔

﴿901﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَإِذَا هِيَ تَمْشُطُ فِي سِتْرٍ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، فَجَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَدَخَلَا عَلَيْهَا وَهِيَ جَالِسَةٌ تَمْتَشِطُ فَقَالَا: أَلَا تُطْعِمُونَ أَبَا صَالِحٍ شَيْئًا؟ قَالَ: فَأَخْرَجُوا لِي قَصْعَةً فِيهَا مَرَقٌ بِحُبُوبٍ قَالَ: فَقُلْتُ: تُطْعِمُونِي هَذَا وَأَنْتُمْ أُمَرَاءُ؟ فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ: يَا أَبَا صَالِحٍ، كَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَعْنِي عَلِيًّا، وَأُتِيَ بِأُتْرُجٍّ، فَذَهَبَ حَسَنٌ يَأْخُذُ مِنْهُ أُتْرُجَّةً، فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَقُسِمَ بَيْنَ النَّاسِ.

﴿الریاض النضرۃ: ۳/۲۸۱﴾

حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ کنگھی کر رہی ہیں، ان کے اور میرے درمیان پردہ حائل تھا، پھر سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور وہ اس وقت بھی بیٹھی کنگھی کر رہی تھی۔ ان دونوں نے پوچھا: کیا آپ نے ابوصالح کو کچھ کھلایا نہیں؟ پھر انہوں نے ایک بڑا سا پیالہ نکالا جس میں دانوں کا شوربہ تھا۔ میں نے کہا: آپ لوگ مجھے یہ کھلا رہے ہیں حالانکہ آپ تو اُمراء ہو۔ تو سیدہ ام کلثوم نے کہا: اے ابوصالح! تم نے یہ کیسے سوچ لیا؟ اگر آپ امیر المومنین، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے کہ جب ان کے پاس لیموں لائے گئے اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) اس میں سے کچھ لیموں لینے لگے تو اُنہوں نے ان کے ہاتھ سے وہ چھین لیے، پھر ان کے حکم پر انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

﴿902﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا أَبُو عَامِرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► سَمِعْتُ عَلِيًّا إِذَا جِيءَ بِالْأَمْوَالِ وَضَعَهَا فِي الرَّحْبَةِ يَقُولُ:

هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ ۔۔۔ إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ

﴿(لم اجد زبید بن الحارث والیاقون ثقات) الاموال لابن عبید: ص ۳۸۴﴾

زُبید اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں

اُنہوں نے بیان کیا: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا اور اُنہوں نے اُسے کھلے دالان میں رکھ دیا تو میں نے اُنہیں فرماتے سنا:

هٰذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ
إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلٰى فِيهِ

''یہ میری جمع پونجی ہے اور اس کی بہترین چیزیں بھی اسی میں ہیں' جبکہ ہر صاحبِ مال کا ہاتھ اس کے منہ پر ہوتا ہے۔''

﴿903﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ أَتَى عَلِيٌّ دَارَ فُرَاتٍ فَقَالَ لِخَيَّاطٍ: أَتَبِيعُ الْقَمِيصَ، أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ، فَأَتَى آخَرَ فَقَالَ: أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: بِعْنِي قَمِيصَ كَرَابِيسَ، قَالَ: فَبَاعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مُدَّ يَدَ الْقَمِيصِ، فَلَمَّا بَلَغَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ قَالَ: اقْطَعْ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ وَكَفَّهُ وَلَبِسَهُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَتَوَارَى بِهِ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي خَلْقِهِ. ﴿التاریخ الکبیر:۳/۱۱۸/ زیادات الزہد لعبد اللہ: ص۱۳۲﴾

◆ حضرت عثمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ دادی سے اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرات کے گھر میں آئے اور ایک درزی سے فرمایا: کیا تم قمیض بیچو گے؟ (پھر اُس سے پوچھا:) کیا تم مجھے جانتے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ دوسرے کے پاس آئے اور پوچھا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے موٹے کپڑے کی قمیض دے دو۔ اُس نے آپ کو وہ قمیض فروخت کر دی۔ پھر آپ نے اُس سے فرمایا: قمیض کے بازوؤں کو پھیلاؤ۔ جب وہ آپ کی انگلیوں کے کناروں تک پہنچا تو آپ نے فرمایا: اس سے اوپر کا حصہ کاٹ دو۔ اُس نے بخیے کے اوپر سلائی کر دی اور آپ نے اُسے پہن لیا' پھر فرمایا: تمام تر تعریفات اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا' جس سے میں اپنا جسم ڈھانپ سکا ہوں اور اس کے ذریعے اس کی مخلوق میں خوبصورتی پا سکا ہوں۔

﴿904﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ عُبَادَةُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مُوسَى قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْعَطَّارُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَنَةً، ثُمَّ صَحِبْتُ عَلِيًّا، فَكَانَ فَضْلُ عَلِيٍّ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْعِلْمِ، كَفَضْلِ الْمُهَاجِرِ عَلَى الْأَعْرَابِيِّ ﴿مضی برقم: ۵۶۱﴾

◆ حضرت عبیدہ سلمانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک سال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا' پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت بھی اختیار کی' تو علم کے سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اسی طرح فضیلت حاصل تھی جس طرح مہاجر کو اعرابی پر فضیلت

حاصل ہے۔

﴿905﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: قثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، يَعْنِي: الْهَمْدَانِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ كَانَ إِذَا أَتَى بَيْتَ الْمَالِ قَالَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ: غُرِّي غَيْرِي، فَيَقْسِمُهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ، ثُمَّ يَكْنِسُهُ وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. ﴿مضیٰ برقم: ۸۸۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں تشریف لاتے تو (مال کو مخاطب کرتے ہوئے) فرماتے: میرے علاوہ کسی اور کو لالچ دینا۔ پھر آپ اسے تقسیم کرنے لگتے' یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہ بچتا' پھر آپ اس کی صفائی کرتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

﴿906﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَاهُ جَرِيرٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ فَاكْظِمُوا عَلَيْهِ، وَلَا تَخْلِطُوهُ بِضَحِكٍ فَتَمُجَّهُ الْقُلُوبُ. قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: إِنَّ جَرِيرًا حَدَّثَنَا بِهِ عَنْكَ، فَمِمَّنْ سَمِعْتَهُ أَنْتَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ حَسَنُ بْنُ حَيٍّ. ﴿(ضعیف لاعضالہ ورجالہ ثقات) سنن الدارمی: ۱/۱۴۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

علم حاصل کرو' پھر جب تم اسے حاصل کر لو تو اس پر ضبط اختیار کرو اور اسے ہنسی مذاق میں گڈمڈ مت کرو' ورنہ (تمہارے) دِل اس کو اُگل دیں گے (یعنی اپنے اندر محفوظ نہیں رکھیں گے)۔

﴿907﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قثنا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِهَرَاةَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَمْشِي إِلَى الْعِيدِ. ﴿المیزان: ۲/۱۴۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوسنان شیبانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ عید (کی نماز کے لیے) چل کر جا رہے تھے۔

﴿908﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ وَهُوَ عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى وَفْدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْ رُءُوسِ الْخَوَارِجِ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اتَّقِ اللّٰهَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَقَدْ عَلِمْتَ سَبِيلَ الْمُحْسِنِ، يَعْنِي بِالْمُحْسِنِ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، بَلْ مَقْتُولٌ قَتْلًا ضَرْبَةً عَلَى هَذَا يُخَضَّبُ، هَذِهِ قَضَاءٌ مَقْضِيٌّ، وَعَهْدٌ مَعْهُودٌ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى، ثُمَّ عَاتَبَهُ فِي لَبُوسِهِ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَلْبَسَ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلِلَّبُوسِ، إِنَّ لَبُوسِي هَذَا أَبْعَدُ مِنَ الْكِبْرِ وَأَجْدَرُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ الْمُسْلِمُ.

﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱/۱۳۳/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۲/۴۴۷﴾

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے ایک وفد کے پاس آئے' اُن میں سے ایک آدمی خوارج کے سرداروں میں سے تھا اور اس کا نام جعد بن بعجہ تھا۔ اس نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: اے علی! اللہ سے ڈرو' یقیناً تم نے بھی مرجانا ہے' اور تمہیں محسن کے حال کا بھی بہ خوبی علم ہے۔ اس کی محسن سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' پھر اُس نے کہا: یقیناً آپ مرنے والے ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں' بلکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے! (میں مروں گا نہیں) بلکہ ایسی ضرب سے شہید ہوں گا جو اس (داڑھی کو خون سے) رنگین کردے گی۔ یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے۔ بے شک وہ شخص ناکام ونامراد ہوگا جو جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ پھر اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی اور بولا: تمہیں (اچھا) لباس پہننے سے کون روکتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں میرے لباس سے کیا مطلب؟ بے شک میرا یہ لباس (مجھے) تکبر سے بہت دُور رکھتا ہے اور اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ مسلمان اس کی وجہ سے (میری) اقتدا کریں۔

﴿909﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أنا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: أنا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ زَيْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْخَوَارِجِ فِيهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَلِيُّ، فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلْ مَقْتُولٌ قَتْلًا ضَرْبَةً عَلَى هَذَا تُخَضِّبُ هَذِهِ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ، عَهْدٌ مَعْهُودٌ، وَقَضَاءٌ مَقْضِيٌّ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى، وَعَاتَبَهُ فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَلِلِبَاسِي؟ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْكِبْرِ، وَأَجْدَرُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِيَ الْمُسْلِمُ. ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۴۳﴾

حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ میں سے کچھ خارجیوں کے پاس آئے جن میں جعد بن بعجہ نامی ایک آدمی تھا' اُس نے آپ سے کہا: اے علی! اللہ سے ڈرجاؤ' تم نے ایک دن مرنا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مرنا نہیں) بلکہ ایسی ضرب سے

شہید ہونا ہے جو اس کو یعنی داڑھی اور سر کو (خون سے) رنگین کر دے گی۔ یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے۔ بے شک وہ شخص ناکام و نامراد ہوگا جو جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی' تو آپ نے فرمایا: تمہیں میرے لباس سے کیا سروکار ہے؟ یہ (مجھے) تکبر سے بہت دُور رکھتا ہے اور یہ اس لائق ہے کہ مسلمان میری پیروی کریں۔

﴿910﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قثنا أَبُو غَسَّانَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ حَبَّةَ وَهُوَ الْعُرَنِيُّ، عَنْ عَلِيٍّ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّهُ أُتِيَ بِفَالُوذَجَ فَوُضِعَ قُدَّامَهُ فَقَالَ: إِنَّكَ لَطَيِّبُ الرِّيحِ، حَسَنُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الطَّعْمِ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُعَوِّدَ نَفْسِي مَا لَمْ تَعْتَدْ. ﴿زیادات الزہد لعبداللہ: ص۱۳۳/ ذخائر العقبیٰ للطبری: ص۱۰۲﴾

حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں:

آپ کے پاس فالودہ لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا' تو آپ نے (اسے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: بے شک تمہاری مہک بہت عمدہ ہے' رنگ بہت اچھا ہے' ذائقہ بھی بڑا لذیذ ہے' لیکن میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میں اپنے نفس کو اس چیز کا عادی بناؤں جس کی اسے عادت نہیں ہے۔

﴿911﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا مَطِيرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ التَّمِيمِيُّ قثنا أَبُو النَّوَّارِ بَيَّاعُ الْكَرَابِيسِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَتَانِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ فَاشْتَرَى مِنِّي قَمِيصَ كَرَابِيسَ، قَالَ لِغُلَامِهِ: اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا، وَأَخَذَ عَلِيٌّ الْآخَرَ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَقَالَ: اقْطَعِ الَّذِي يَفْضُلُ مِنْ قَدْرِ يَدِي، فَقَطَعَهُ وَكَفَّهُ فَلَبِسَهُ وَذَهَبَ. ﴿صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: ۳۱۸/۱/ الریاض النضرۃ: ۳۶۹/۳﴾

حضرت ابوالنوار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ نے مجھ سے موٹے کپڑے کی ایک قمیض خریدی اور اپنے غلام سے کہا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ اس نے ان میں سے ایک لے لی اور دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لے لی اور اسے پہن لیا۔ پھر اپنا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: میرے ہاتھ کی مقدار سے جو زائد ہے اسے کاٹ دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے کاٹ دیا اور اس کے بخیے کے اوپر سلائی کر دی۔ پھر آپ نے اُسے پہنا اور چلے گئے۔

﴿912﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعِ بْنِ رَاشِدٍ قثنا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَزْدِيِّ:

◀ متن حدیث ▶ وَكَانَ إِمَامًا مِنْ أَئِمَّةِ الْأَزْدِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَتَى السُّوقَ فَقَالَ: مَنْ عِنْدَهُ

قَمِيصٌ صَالِحٌ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي، فَجَاءَ بِهِ فَأَعْجَبَهُ قَالَ: فَلَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنْ ذَاكَ، قَالَ: لَا ذَاكَ ثَمَنُهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ عَلِيًّا يَقْرِضُ رِبَاطَ الدَّرَاهِمِ مِنْ ثَوْبِهِ، فَأَعْطَاهُ فَلَبِسَهُ فَإِذَا هُوَ يَفْضُلُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ مَا فَضَلَ عَنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ. ﴿الزہد لھناد:۲/۱۱۵﴾

حضرت ابوسعید الازدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ بازار میں آئے اور فرمایا: کسی کے پاس تین درہم قیمت کی کوئی مناسب سی قمیض ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میرے پاس ہے۔ وہ آپ کے پاس قمیض لے کر آیا تو آپ کو وہ اچھی لگی۔ آپ نے فرمایا: شاید یہ اس قیمت سے بہتر ہے۔ اس نے کہا: یہی اس کی قیمت کی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کپڑے سے درہموں کی پٹی کھولی اور اسے قیمت ادا کی۔ پھر آپ نے قمیض پہنی تو دیکھا کہ وہ آپ کی انگلیوں کے کناروں سے بھی زائد تھی۔ چنانچہ آپ کے حکم پر درزی نے انگلیوں کے کناروں سے زائد حصہ کاٹ دیا

﴿913﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ:

متن حدیث: أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ مَا فِي بَيْتِ الْمَالِ عَلَى سَبْعَةِ أَسْبَاعٍ، ثُمَّ وَجَدَ رَغِيفًا فَكَسَرَهُ سَبْعَ كِسَرٍ، ثُمَّ دَعَا أُمَرَاءَ الْأَجْنَادِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ. ﴿التاریخ الکبیر:۴/۲۲۹﴾

حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) بیت المال میں جتنا بھی مال تھا اُسے سات حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر آپ کو روٹی کی ایک ٹکیہ ملی تو آپ نے اس کے سات ٹکڑے کیے، پھر لشکروں کے اُمراء کو بلایا اور ان کے درمیان تقسیم کر دیے۔

﴿914﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ الْغَنَمَ تَيْعَرُ فِي بَيْتِ مَالِ عَلِيٍّ، فَيَقْسِمُهُ

حضرت ابوالجعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے مال میں بکری کو چرتے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی تقسیم کر دیا۔

﴿915﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ

متن حدیث: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا قَسَمَ مَا فِي بَيْتِ الْمَالِ نَضَحَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

﴿مضیٰ برقم:۸۸٦﴾

حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت المال میں موجود تمام مال تقسیم کر دیتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ اُس میں پانی چھڑکتے' پھر اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

﴿916﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قثنا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ صَالِحٍ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ، عَنْ أُمِّهِ أَوْ جَدَّتِهِ قَالَتْ:

◄ متن حدیث ► رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اشْتَرَى تَمْرًا بِدِرْهَمٍ' فَحَمَلَهُ فِي مِلْحَفَتِهِ' فَقَالُوا: نَحْمِلُ عَنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَا' أَبُو الْعِيَالِ أَحَقُّ أَنْ يَحْمِلَ. ﴿الزهد لاحمد: ص۱۳۲﴾

حضرت صالح رضی اللہ عنہ اپنی والدہ یا اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے کچھ درہموں کے عوض خشک کھجوریں خریدیں' پھر انہیں اپنی چادر میں باندھ کر اُٹھالیا۔ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کی بہ جائے ہم اُٹھالیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں' ابو العیال کا ہی زیادہ حق بنتا ہے کہ اُٹھائے۔

﴿917﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قثنا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى، خَادِمٍ كَانَتْ لِعَلِيٍّ، قَالَ:

◄ متن حدیث ► قُلْتُ: يَا أُمَّ مُوسَى' فَمَا كَانَ لِبَاسُهُ؟ يَعْنِي عَلِيًّا' قَالَتْ: الْكَرَابِيسُ السُّنْبُلَانِيَّةُ.

﴿الریاض النضرۃ: ۳/۲۷۱﴾

حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خادمہ اُم موسیٰ سے روایت کرتے ہیں:

میں نے پوچھا: اے اُم موسی! حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لباس کیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: سنبلانی کپڑے کا موٹا لباس۔

﴿918﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجٌ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، وَهُوَ ابْنُ الْيَزِيدِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► رَأَيْتُ قَمِيصَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ كَرَابِيسَ سُنْبُلَانِيَّةً' وَرَأَيْتُ أَثَرَ دَمِهِ عَلَيْهِ كَهَيْئَةِ الدُّرْدِيِّ. ﴿(لم اجد الضحاک والباقون ثقات) الریاض النضرۃ: ۳/۲۷۱/ ذخائر العقبیٰ للطبری: ص۱۰۲﴾

حضرت ضحاک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قمیض دیکھا جس میں آپ شہید ہوئے تھے' وہ سنبلانی کپڑے کی موٹی قمیض تھی' اور میں نے اُس پر "دُردی" جیسے ان کے خون کے نشانات دیکھے۔

﴿تشریح﴾ "دُردِی" سے مراد وہ گھاڑا مادہ ہے جو کسی مشروب یا تیل وغیرہ میں نیچے جم جاتا ہے۔

﴿919﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ وَهُوَ حَوْثَرَةُ بْنُ أَشْرَسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ أَبُو خُرَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متنِ حدیث﴾ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِشَطِّ الْكَلَّا يَسْأَلُ عَنِ الْأَسْعَارِ.

﴿(رجالہ ثقات عدا ابی الصہباء) ذخائر العقبیٰ للطبری: ص۱۰۹﴾

حضرت ابو خریم باہلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھاس کے کنارے پر نرخوں کے متعلق سوال کرتے تھے۔

﴿920﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي فَضَالَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ الطَّابِيَةِ قَالَتْ:

﴿متنِ حدیث﴾ كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الْوَرْسَ بِالْكُوفَةِ، قَالَ فَضَالَةُ: حَمَلْنَاهُ عَلَى الْعَدْلِ مِنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ﴿التاریخ الکبیر: ۱۲۶/۴﴾

حضرت کریمہ بنت ہمام طابیہ رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں: رحمۃ اللہ علیہ

کوفے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم میں وَرس تقسیم کیا کرتے تھے۔ فضالہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آپ سے عدل و انصاف پر ہی وصول کیا۔

﴿تشریح﴾ "ورس" ایک قسم کا پودا ہے جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے اور ہندوستان کے علاوہ عرب اور حبشہ میں پیدا ہوتا ہے۔ نیز ہلدی اور زعفران کو بھی "ورس" کہا جاتا ہے۔

﴿921﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ:

﴿متنِ حدیث﴾ كُفُّوا عَنِّي عَنْ خَفْقِ نِعَالِكُمْ، فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِقُلُوبِ نُوكَى الرِّجَالِ.

﴿سنن الدارمی: ۴۵۲/۱﴾

حضرت امام ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

تم مجھ سے اپنے جوتوں کی آواز روک کر رکھو (یعنی میرے ساتھ چلتے ہوئے جوتوں کی آواز نہ پیدا ہونے دو) کیونکہ یہ آواز بے وقوف لوگوں کے دِلوں میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے۔

﴿922﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَشِيٍّ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ أَمْسُ، مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا أَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبْعَثُهُ وَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ كَانَ يَرْصُدُهَا لِخَادِمِ أَهْلِهِ.

﴿مسند احمد: ۱/۱۹۹/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۷۹/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۱۴۶﴾

حضرت عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جا سکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے اور وہ تب تک واپس نہیں آتے تھے جب تک فتح حاصل نہ کر لیتے۔ انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے جو وہ اپنے گھر کے لیے خادم (خریدنے) کے لیے جمع کیا کرتے تھے۔

﴿923﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ ثَوْبٌ مَرْقُوعٌ، فَعُوتِبَ فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ: يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ، وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ

﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۱۲۸/ الزهد لهناد: ۲/۱۱۱﴾

حضرت عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیوند لگا ہوا لباس زیب تن کیے دیکھا تو آپ کے لباس میں نکتہ چینی کی جانے لگی، تو آپ نے فرمایا: (ایسا عاجزانہ لباس پہننے سے) مومن اقتدا کرتا ہے اور دل ڈرتا رہتا ہے۔

﴿924﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ بَعْجَةَ عَاتَبَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهِ، فَقَالَ: يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ، وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ

﴿شعب الایمان للبیهقی: ۱۳/۲۸۲﴾

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

بعجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس سے) مومن اقتدا کرتا ہے اور دل ڈرتا رہتا ہے۔

﴿925﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: وأنا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُجَمِّعٍ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ خَرَجَ عَلِيٌّ مَعَهُ سَيْفٌ إِلَى السُّوقِ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي هَذَا؟ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنُ إِزَارٍ لَمْ أَبِعْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَا أَبِيعُكَ وَأُنْسِئُكَ إِلَى الْعَطَاءِ. ﴿التاریخ للفسوی:۶۸۳/۲﴾

مجمع ابورجاء بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ تلوار لے کر بازار کی جانب نکلے اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون خریدے گا؟ اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو (قمیض) فروخت کر دیتا ہوں اور (آپ کو) وظیفہ ملنے تک آپ سے اُدھار کر لیتا ہوں۔

﴿926﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا تَرَكَ عَلِيٌّ إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا ﴿مضی برقم:۹۲۲﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے وظیفے میں سے صرف سات سو درہم چھوڑ کر گئے، جن سے آپ ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔

﴿927﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا حَجَّاجٌ قثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرْبُطُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ﴿مضی برقم:۸۹۹﴾

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اس حالت میں بھی) دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوتا تھا، جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

﴿928﴾ ◀ سند حدیث ▶ حدثنا عبداللہ، قال: حدثنی أبی، نا عُبَيْدة و هو ابن حُميد، قال: حدثنی عمار الدهنی، عن حبيب بن أبی ثابت :

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ حُسَيْنًا كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ مَعَهُ أَصْحَابُهُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ طِيبًا فَادَّهَنُوا بِهِ وَادَّهَنَ هُوَ بِزَيْتٍ۔ ﴿تفرد به المؤلف﴾

حضرت حبیب بن ابو ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے احرام باندھنا چاہا، اُس وقت آپ کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھی بھی تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خوشبو پیش کی، جسے اُنہوں نے لگایا اور خود آپ رضی اللہ عنہ نے تیل لگا لیا۔

نَسَبُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسبت

﴿929﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ:

◄ متنِ حدیث ► عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَاسْمُ أَبِي طَالِبٍ عَبْدُ مَنَافِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاسْمُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ شَيْبَةُ بْنُ هَاشِمٍ، وَاسْمُ هَاشِمٍ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ، وَاسْمُ عَبْدِ مَنَافٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ قُصَيٍّ، وَاسْمُ قُصَيٍّ زَيْدُ بْنُ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ. ﴿البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ۷/۳۳۲﴾

◆ حضرت عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: علی بن ابی طالب، ابو طالب کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب تھا، عبدالمطلب کا نام شیبہ بن ہاشم تھا، ہاشم کا نام عمرو بن عبد مناف تھا، عبد مناف کا نام مغیرہ بن قصی تھا، قصی کا نام زید بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر تھا۔

﴿930﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِي قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً

﴿تاریخ بغداد: ۶/۲۰۴﴾

◆ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿931﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: أنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قثنا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ جَعْفَرٌ:

◄ متنِ حدیث ► قُتِلَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، يَعْنِي سَنَةً. ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۴۵﴾

◆ حضرت امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھاون برس کی عمر میں شہادت پائی۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ونسب

﴿932﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَّانُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قثنا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، وَهُوَ الشَّعْبِيُّ، قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ ﴿تاریخ بغداد: ۱۱۷/۵﴾

﴿933﴾ ◀ سند حدیث ◀ قَالَ: وَذَكَرَ مُصْعَبٌ الزُّبَيْرِيُّ أَنَّ:

◀ متن حدیث ◀ أُمَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ، وَهِيَ أَوَّلُ هَاشِمِيَّةٍ وَلَدَتْ هَاشِمِيًّا، وَهَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَتْ وَشَهِدَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿معجم الصحابہ للبغوی: ۴۱۸﴾

حضرت امام مصعب زبیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام سیدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھا۔ وہ پہلی ہاشمی خاتون تھیں جنہوں نے ہاشمی بچے کو جنم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کی۔ جب ان کی وفات ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازے میں شرکت فرمائی۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک

﴿934﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قثنا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَبِي:

◀ متن حدیث ◀ يَا بُنَيَّ، تُرِيدُ أَنْ أُرِيَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ يَعْنِي عَلِيًّا، قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَفَعَنِي عَلَى يَدَيْهِ، فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ أَبْيَضِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، أَصْلَعَ، عَظِيمِ الْبَطْنِ، عَرِيضِ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ.

﴿الریاض النضرۃ: ۱۳۸/۳﴾

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ دکھلاؤں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے مجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھایا تو مجھے ایک آدمی دکھائی دیا جس کے سر اور داڑھی کے بال

سفید تھے' اُن کے سر کے اگلے بال گرے ہوئے تھے' پیٹ بڑھا ہوا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان کافی چوڑائی تھی۔

﴿935﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، قثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ التَّيْمِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا نَبِيعُ الثِّيَابَ عَلَى عَوَاتِقِنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَأَيْنَا عَلِيًّا قَدْ أَقْبَلَ قُلْنَا: بوذا شكنب فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُونَ؟ فَقِيلَ لَهُ: يَقُولُونَ: عَظِيمُ الْبَطْنِ، قَالَ: أَجَلْ، أَعْلَاهُ عِلْمٌ، وَأَسْفَلُهُ طَعَامٌ. ﴿معجم الصحابہ للبغوی:۴۱۹/۱۹ الریاض النضرۃ:۱۳۷/۳﴾

حضرت ابوسعد تیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ہم بچپن میں اپنے کندھوں پر کپڑے لاد کر بازار میں فروخت کیا کرتے تھے' (ایک روز) ہم نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (بازار میں) تشریف لائے ہیں' تو ہم نے کہا: ''بوذاشکنب'' (یہ فارسی زبان کا لفظ ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو آپ کو بتلایا گیا کہ یہ کہہ رہے ہیں: بڑے پیٹ والے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں' اس کے اوپر والے حصے میں علم اور اس کے نچلے حصے میں کھانا (بھرا ہوا) ہے۔

﴿936﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قثنا أَبُو هِلَالٍ، نا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْفَرَ اللِّحْيَةِ ﴿الطبقات لابن سعد:۲۶/۳﴾

حضرت سوادہ بن حنظلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُن کی داڑھی نسبتاً زرد تھی۔

﴿937﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ مُدْرِكٍ أَبِي الْحَجَّاجِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ عَلِيًّا لَهُ وَفْرَةٌ، وَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

حضرت مدرک ابوالحجاج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' آپ کے بال کانوں سے لگ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بچے کو لایا گیا' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کے لیے برکت کی دُعا فرمائی اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

﴿938﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أنا أَبُو نُعَيْمٍ قثنا حُرُّ بْنُ جُرْمُوزٍ الْمُرَادِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْرُجُ مِنَ الْقَصْرِ وَعَلَيْهِ قِطْرِيَّتَانِ، إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَرِدَاؤُهُ مُشَمَّرٌ قَرِيبًا مِنْهُ، وَمَعَهُ الدِّرَّةُ، يَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ، وَيَأْمُرُهُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَحُسْنِ الْبَيْعِ، وَيَقُولُ: أَوْفُوا

الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ، وَلَا تَنْفُخُوا اللَّحْمَ. ﴿ذخائر العقبیٰ للطبری:ص۱۰۱﴾

حضرت جرموز مرادی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ محل سے نکل رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دو قطری کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی چادر اس کے قریب تک چڑھی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بازار میں چلے جارہے تھے اور لوگوں کو اللہ سے ڈرنے اور اچھے انداز میں خرید و فروخت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمارہے تھے: پورا پورا ماپ تول کرو اور گوشت کو ہڈی سے الگ نہ کرو۔

﴿تشریح﴾ ''قطری'' کپڑے کی ایک قسم کا نام ہے، جو نقش ونگار والا ہوتا ہے اور اس میں سرخ دھاریاں بھی ہوتی ہیں، یہ کپڑا ذرا کھردرا ہوتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

﴿939﴾ سند حدیث: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قثنا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَالَ أَبِي، حَدَّثَنِي حُرَيْثُ بْنُ مِخَشٍّ

متن حدیث: أَنَّ عَلِيًّا قُتِلَ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

﴿التاریخ الکبیر:۲/۷۰/تاریخ الطبری:۶/۸۸﴾

حضرت حریث بن مخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ماہِ رمضان کی اکیسویں تاریخ کی صبح کو شہید کیا گیا۔

﴿940﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ:

متن حدیث: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُلْجَمٍ ضَرَبَ عَلِيًّا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ عَلَى دَهْشٍ بِسَيْفٍ كَانَ سَمَّهُ بِالسُّمِّ، وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ وَدُفِنَ بِالْكُوفَةِ. ﴿(اسنادہ صحیح الی اللیث) الریاض النضرۃ:۳/۳۰۰﴾

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عبدالرحمٰن بن ملجم نے صبح کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نازک حصے پر ایسی تلوار سے وار کیا جسے اُس نے زہر کی پان چڑھائی تھی، آپ اُسی روز وصال فرما گئے اور کوفہ میں دفن کیے گئے۔

﴿941﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ: نا حَفْصٌ قثنا أَبُو رَوْقٍ، مَوْلًى لِعَلِيٍّ

متن حدیث: أَنَّ الْحَسَنَ كَبَّرَ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا ...... ﴿الطبقات لابن سعد:۳/۳۷﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہیں (یعنی نمازِ جنازہ پڑھایا)۔

﴿942﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ قثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ قُتِلَ عَلِيٌّ فِي رَمَضَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي تِسْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ، وَكَانَتْ يَعْنِي خِلَافَتَهُ خَمْسَ سِنِينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ...... ﴿المستدرک للحاکم: ۱۱۴/۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابو معشر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سن چالیس ہجری میں ماہِ رمضان کی اُنیس تاریخ کو جمعہ کے روز شہید کیا گیا اور آپ کی خلافت پانچ سال اور تین مہینے تک رہی۔

﴿943﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ مِسْكٌ، فَوَصَّى أَنْ يُحَنَّطَ بِهِ وَقَالَ: فَضْلٌ مِنْ حَنُوطِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ...... ﴿الریاض النضرة: ۳۰۱/۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ہارون بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کستوری تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ آپ کو (وفات کے بعد) اسی کی خوشبو لگائی جائے اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لگائی جانے والی خوشبو سے بچی تھی۔

﴿944﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قثنا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ الْمَوْصِلِيُّ قثنا الْحَسَنُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ عَلِيًّا قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ خَرَجَ عَلِيٌّ إِلَى الْفَجْرِ فَأَقْبَلْنَ الْوَزُّ يَصِحْنَ فِي وَجْهِهِ، فَطَرَدُوهُنَّ عَنْهُ فَقَالَ: ذَرُوهُنَّ، فَإِنَّهُنَّ نَوَائِحُ، فَضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، خَلِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مُرَادٍ، فَلَا تَقُومُ لَهُمْ رَاعِيَةٌ أَوْ رَاغِيَةٌ أَبَدًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنِ احْبِسُوا الرَّجُلَ، فَإِنْ أَنَا مُتُّ فَاقْتُلُوهُ، وَإِنْ أَعِشْ فَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ.

﴿(لم اجد کثیرا والباقون ثقات) معجم الصحابۃ للبغوی: ۴۱۹/ ذخائر العقبیٰ: ۱۱۲﴾

❁ ◆ ❁ حضرت حسن بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا تھا، وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے نکلے تو مرغابیاں آگئیں اور آپ کے سامنے چیخنے لگیں، لوگوں نے انہیں آپ سے دُور ہٹا دیا تو آپ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ نوحہ کرنے والیاں ہیں۔ پھر ابن ملجم نے آپ پر وار کر دیا تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارے اور مراد کے درمیان سے آپ ہٹ جائیے (یعنی ہمیں ان سے آپ کا انتقام لینے دیجئے) نہ ان کے حق میں کوئی نیزہ اُٹھے گا اور نہ کبھی ان کا کوئی محافظ بنے گا۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، البتہ تم اس آدمی کو قید کر لو، اگر تو میری

موت ہوگئی تو اسے قتل کر دینا اور اگر میں زندہ رہا تو زخموں کا قصاص لیا جائے گا۔

﴿945﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ قثنا مَطِيرُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَهْدَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرَيْنِ بَيْنَ رَغِيفَيْنِ، فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ الطَّيْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ، وَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عَلِيٌّ، فَقَالَ: فَافْتَحْ لَهُ، فَفَتَحْتُ، فَأَكَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّيْرَيْنِ حَتَّى فَنِيَا. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۲۶/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۳۰﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آٹے کی دو ٹکیوں کے درمیان میں دو پرندے (یعنی ان کا گوشت) رکھ کر تحفے میں دیا۔ اُس نے وہ گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اس شخص کو لے آ جو تجھے اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہو۔ (اتنے میں کوئی آدمی آ گیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ اُس نے کہا: علی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ پھر اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان پرندوں کا گوشت کھایا اور دونوں دُنیا سے پردہ فرمانے تک اس کا اثر محسوس کرتے رہے۔

﴿946﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ بَعَثَ إِلَيْهِ فَرَدَّهُ وَقَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَبَعَثَ عَلِيًّا.

﴿مسند احمد: ۳/۲۱۲/ سنن الترمذی: ۵/۲۷۵﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی جانب لاتعلقی کا پیغام دے کر بھیجا، جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا: اس پیغام کو میرے اہل بیت میں سے ہی کوئی شخص لے کر جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

❁ ⬥ ❁❁ ⬥ ❁
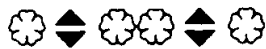
فَضَائِلُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿947﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ قثنا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

﴿مسند احمد: ۳۵۸/۵/سنن الترمذی: ۶۳۳/۵/سنن ماجہ: ۴۳/۱/المستدرک للحاکم: ۱۱۰/۳﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اس فرمان سے مراد یہ تھی کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے اپنا دوست رکھتا ہے، اس کو چاہیے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرے اور ان سے بھی دوستی رکھے۔ گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وولایت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت وولایت کی متقاضی ہے۔

﴿948﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.

﴿مسند احمد: ۱۲۸/۱/سنن الترمذی: ۶۴۳/۵/سنن ابن ماجہ: ۱۴۲/۱﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ہی تم سے نفرت کرے گا۔

﴿949﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنَا عَنْهُ قَالَ: فَرَفَعَ حَاجِبَيْهِ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ۔ ﴿ذخائر العقبیٰ: ۹۶﴾

حضرت عطیہ بن سعد العوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ

ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُس وقت آپ کی بھنویں آپ کی آنکھوں پر گر چکی تھیں (یعنی آپ بہت بزرگ ہو گئے تھے) ہم نے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا اور میں نے عرض کیا: ہمیں ان کے بارے میں بتلائیے۔ تو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بھنویں اُوپر اُٹھائیں اور فرمایا: وہ بہترین انسان تھے۔

﴿950﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ:

◄ متن حدیث ► كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ، فَقِيلَ لِي: لَوْ سَأَلْتَهُ عَنْ هَذَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيَّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدُ، قَالَ: وَقَالَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ، قَالَ: فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ، فَبَعَثَ عَلِيًّا. ﴿احمد:۱/۱۳۳/سنن ابن ماجہ:۱/۴۳﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو گپ شپ کیا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے اور گرمیوں میں سردیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ کسی نے کہا کہ آپ سے اس کی وجہ تو پوچھئے۔ چنانچہ میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز مجھے بلایا اور اُس روز میری آنکھیں خراب تھیں' میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تو آشوبِ چشم کا مرض ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دُور کر دے۔ چنانچہ اس کے بعد مجھے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوئی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: میں لازماً ایسے شخص کو بھیجوں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' نیز وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے والا نہیں۔ لوگ اُٹھ کر سامنے آنے لگے (کہ شاید ہمیں یہ سعادت نصیب ہو جائے) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

﴿951﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، أَوْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ شَكَّ الْأَعْمَشُ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◄ متن حدیث ► يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ.

﴿المستدرک للحاکم:۳/۱۲۳/مجمع الزوائد للھیثمی:۹/۱۳۳﴾

❁ ⬥ حضرت ابوالبختری یا عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میرے بارے میں دو آدمی ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں' غلو کی حد تک محبت رکھنے والا اور دوسرا تہمت و بہتان لگانے کی حد تک نفرت کرنے والا۔

﴿952﴾ ◀ [سندحدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◀ [متن حدیث] ▶ لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۹۷﴾

❁ ⬥ حضرت ابوالسوار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بے شک مجھ سے کچھ لوگ اِس قدر محبت کریں گے کہ وہ میرے ساتھ (غلو آمیز) محبت کی وجہ سے جہنم میں چلے جائیں گے اور کچھ لوگ میرے ساتھ اِس قدر نفرت کریں گے کہ وہ میرے ساتھ نفرت رکھنے کے باعث جہنم میں چلے جائیں گے۔

﴿953﴾ ◀ [سندحدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ قُدَامَةَ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متن حدیث] ▶ يَا عَلِيُّ، تَدْرِي مَنْ شَرُّ الْأَوَّلِينَ؟ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، تَدْرِي مَنْ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: عَاقِرُ النَّاقَةِ، قَالَ: تَدْرِي مَنْ شَرُّ، وَقَالَ مَرَّةً: مَنْ أَشْقَى الْآخِرِينَ؟ "قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قَاتِلُكَ.

﴿مسند احمد: ۲۶۳/۴/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۳۶/۹﴾

❁ ⬥ حضرت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ (اس اُمت سے) پہلے لوگوں میں سے بدترین شخص کون تھا؟ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں میں سے بد بخت شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں سے) اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آخری لوگوں میں سے بدترین' یا فرمایا کہ بد بخت ترین شخص کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا قاتل۔

﴿954﴾ ◀ [سندحدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

◀ متن حدیث ◀ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

(صحیح البخاری: ۷/۱۷/صحیح مسلم: ۴/۱۸۷۰/سنن الترمذی: ۵/۶۴۱/سنن ابن ماجہ: ۱/۴۲/مسند احمد: ۱/۱۷۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

تشریح ◀ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام اور تم میں فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو اور ہارون علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے۔ اس کے علاوہ تمہارا مقام میرے لیے وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تھے تب اپنے پیچھے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے خلیفہ کے طور پر چھوڑ گئے تھے اور بعینہٖ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو اپنے خلیفہ کے طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ گئے تھے۔

ایک مماثلت یہ بھی ہے کہ حضرت حضرت ہارون علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔

(955) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ◀ رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَئِنْ تَكُنْ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، زَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ، وَوَلَدَتْ لَهُ، وَسُدَّتِ الْأَبْوَابُ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ.

(صحیح البخاری: ۷/۱۷/صحیح مسلم: ۴/۱۸۷۰/سنن الترمذی: ۵/۶۴۱/مسند احمد: ۲/۲۶/المستدرک للحاکم: ۳/۱۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد نبوت میں یہ کہا کرتے تھے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے بہترین ہستی ہیں، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین ایسی خوبیاں عطا کی گئی تھیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہو جاتی تو یہ میرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہوتی: (پہلی خوبی یہ تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کی شادی ان سے کی اور ان کے بطن سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔ (دوسری خوبی یہ ہے کہ) مسجد میں (کھلنے والے دیگر صحابہ کے) تمام دروازے بند کر دیے گئے، سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔ اور (تیسری خوبی انہیں یہ حاصل تھی کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر کے روز جھنڈا دیا تھا۔

﴿956﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَا: نا ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ فَدَخَلْتُ عَلَى سَعْدٍ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ حُدِّثْتُهُ عَنْكَ، حَدَّثَنِيهِ حِينَ اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ فَكَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَهُ أَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَنِيهِ فَيَغْضَبَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا إِلَّا وَأَنَا مَعَكَ، فَقَالَ: أَوَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. ﴿مسند احمد: ۱/۱۷۷/ مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۲۲۶﴾

⬥ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا امیر مقرر کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو بس یہی چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جدھر بھی جائیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿957﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، قِيلَ لِسُفْيَانَ: غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، قَالَ: نَعَمْ. ﴿التاریخ للخطیب: ۳/۲۸۹/ العلل المتناهية لابن الجوزی: ۱/۲۲۵﴾

⬥ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا: (اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

﴿958﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ، قَالَا:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ إِلَى عَلِيٍّ لَمْ يَجِدْ أَوْ تَجِدْ عِنْدَهُ إِلَّا رَمْلًا مَبْسُوطًا وَوِسَادَةً وَجَرَّةً وَكُوزًا، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ: لَا تَقْرَبِ امْرَأَتَكَ حَتَّى آتِيَكَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ نَضَحَ بِهِ صَدْرَ عَلِيٍّ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَقَامَتْ إِلَيْهِ تَعَثَّرُ فِي ثَوْبِهَا، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: فِي مِرْطِهَا، مِنَ الْحَيَاءِ، فَنَضَحَ عَلَيْهَا أَيْضًا وَقَالَ لَهَا: أَمَا إِنِّي لَمْ آلُ أَنْ أُنْكِحَكِ أَحَبَّ أَهْلِي إِلَيَّ، فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادًا وَرَاءَ الْبَابِ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ، قَالَ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَعَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ كَرَامَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَدَعَا لِي دُعَاءً إِنَّهُ لَأَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: دُونَكَ أَهْلَكَ، ثُمَّ وَلَّى فِي حُجْرَةٍ، فَمَا زَالَ يَدْعُو لَهُمَا حَتَّى دَخَلَ فِي حُجْرَةٍ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۵/۴۸۵/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۰۹/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۰۹﴾

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یزید مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا گیا تو انہوں نے ان کے پاس صرف ایک بچھی ہوئی چٹائی، تکیہ، مٹی کا گھڑا اور ایک پیالہ ہی پایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ جب تک میں نہ آؤں تب تک اپنی بیوی کے قریب نہ جانا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، پھر اُس میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے اور سینے پر اس پانی کے چھینٹے مارے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا تو وہ آپ کے سامنے کھڑی ہو کر شرم کے مارے اپنے کپڑے میں، اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی چادر میں ہی لپٹے جا رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی چھینٹے مارے اور ان سے فرمایا: سنو! میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے اُس شخص سے کیا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے پیچھے سیاہ چیز (یعنی سایہ) دیکھا تو پوچھا: کون ہے؟ جواب آیا کہ اسماء۔ آپ نے پوچھا: اسماء بنت عمیس؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرتے ہوئے ان کی صاحبزادی کے ساتھ آئی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی، جو میری نظر میں میرا سب سے پختہ عمل ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس چلے جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان دونوں کے لیے دُعا فرماتے رہے، یہاں تک کہ وہ کمرے میں داخل ہو گئے۔

﴿959﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ﴿انظر رقم: ۹۴۸﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُ مِثْلَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ مُحَمَّدٌ: أَظُنُّهُ قَالَ: فَكَتَمَهُ۔

﴿(اسنادہ صحیح) انظر رقم: ۹۴۸﴾

﴿960﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. ﴿مسند احمد: ۱۸۲/۱﴾

◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی' تو اُنہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿961﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ نُمَيْرٍ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَاللّٰهِ إِنَّ لَمِمَّا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ، وَلَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ ﴿مسند احمد: ۸۴/۱﴾

◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جو باتیں تاکید کے ساتھ بتائیں اُن میں سے یہ بھی ہے کہ مجھ سے صرف منافق شخص بغض رکھے گا اور صرف مومن شخص محبت رکھے گا۔

﴿962﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قثنا عَامِرُ بْنُ السِّبْطِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْجَحَّافِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عَلِيُّ، إِنَّهُ مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِي.

﴿المستدرک للحاکم: ۱۲۳/۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۳۵/۹﴾

◆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی! جس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کی اُس نے اللہ سے علیحدگی اختیار کر لی' اور جس نے تم سے علیحدگی اختیار کی

اُس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کرلی۔

﴿963﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ▶ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ عَلِيًّا حُبًّا لَمْ أُحِبَّهُ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ: نِعْمَ مَا رَأَيْتَ، أَحْبَبْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أَبْغَضْهُ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ: بِئْسَ مَا رَأَيْتَ، أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

﴿مسند احمد: ۱/۱۸۷/ السنن الکبریٰ للنسائی: ۴/۷/ سنن ابی داؤد: ۴/۲۱/ سنن الترمذی: ۵/۶۵۱/ سنن ابن ماجہ: ۱/۴۸﴾

◆ حضرت عبداللہ بن ظالم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت کرتا ہوں کہ اتنی محبت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: تیری رائے بہت اچھی ہے، تو ایک جنتی شخص سے محبت کرتا ہے۔ پھر ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس قدر نفرت کرتا ہوں کہ اتنی نفرت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی تو اُنہوں نے فرمایا: تیری رائے بہت بری ہے، تو ایک جنتی شخص سے نفرت کرتا ہے۔

﴿964﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ▶ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُفْرِطٌ غَالٍ، وَمُبْغِضٌ قَالٍ.

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۱۳۳﴾

◆ حضرت ابومریم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں: ایک غلو کی حد تک افراط (حد سے زیادہ محبت) کرنے والا اور دوسرا مقام سے گرانے جیسی نفرت رکھنے والا۔

﴿965﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ▶ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ لَمْ يُعْطِ سِلَاحَهُ إِلَّا عَلِيًّا، أَوْ أُسَامَةَ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/۳۲۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۵/۲۸۳﴾

◆ حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنگ میں بہ ذاتِ خود شریک نہیں ہوتے تھے تو اپنے ہتھیار حضرت علی یا حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہما کے سوا کسی کو نہیں دیتے تھے۔

﴿966﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متن حدیث] ◀ لَيَنْتَهِيَنَّ بَنُو وَلِيعَةَ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي، يُمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي، يَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَمَا رَاعَنِي إِلَّا بَرْدُ كَفِّ عُمَرَ فِي حُجْزَتِي مِنْ خَلْفِي، فَقَالَ: مَنْ تُرَاهُ يَعْنِي؟ قُلْتُ: مَا يَعْنِيكَ، وَلَكِنْ يَعْنِي خَاصِفَ النَّعْلِ ﴿سنن الترمذی: ۶۳۴/۵/مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۶۳/۹﴾

◆ حضرت زید بن یثیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو ولیعہ لازمی طور پر باز آجائیں ورنہ میں ان کی طرف اپنے جیسا ایک آدمی بھیجوں گا جو ان میں میرا حکم جاری کرے گا، جنگجوؤں سے قتال کرے گا اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنائے گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیچھے سے میری کوکھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی ٹھنڈک لگی تو میں ڈر گیا۔ اُنہوں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کون شخص ہے؟ میں نے کہا: آپ مراد نہیں ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد جوتا گانٹھنے والے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ہیں۔

﴿تشریح﴾ ◀ بنو ولیعہ سے مراد حضر موت کے بادشاہ تھے جو غیر مسلم تھے اور ان میں سے چند کے نام یہ تھے: جمد، مخوس اور مشرح۔

﴿967﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قثنا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيطٍ النَّخَعِيُّ، عَنْ رِيَاحِ الْحَارِثِ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا فَقَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عُرْبٌ؟ قَالُوا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ. قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا اتَّبَعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. ﴿مسند احمد: ۴۱۹/۵﴾

◆ حضرت ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رحبہ کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت آئی انہوں نے کہا: اے ہمارے مولا! السلام علیک۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارا مولا کیسے ہوسکتا ہوں، تم تو عرب قوم ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے۔ ریاح کہتے ہیں کہ جب وہ چلے گئے تو میں

اُن کے پیچھے گیا اور پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ انصار کی جماعت ہے' اور ان میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

﴿968﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، وَهُوَ دَاخِلٌ عَلَى الْمُخْتَارِ أَوْ خَارِجٌ مِنْ عِنْدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ؟ .قَالَ: نَعَمْ. ﴿مسند احمد: ۳۷۱/۴﴾

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ اس وقت مختار کے پاس جارہے تھے یا آرہے تھے' میں نے اُن سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میں تم میں دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

﴿969﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ السَّاعَةَ، قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَأَخَذْتُ بِوَسَطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلِّ لَا أُمَّ لَكَ، قَالَ: فَأَتَى عَلِيٌّ الدَّارَ وَقَدْ قُتِلَ الرَّجُلُ، فَأَتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَأَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: لَا تُرِيدُونِي، فَإِنِّي لَكُمْ وَزِيرٌ خَيْرٌ مِنِّي لَكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ: فَإِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ. ﴿الرياض النضرة للمحب الطبری: ۲۹۴/۳﴾

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت) محصور تھے' تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المومنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور بولا: ابھی امیر المؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے کچھ کر گزرنے سے ڈرتے ہوئے آپ کو درمیان سے پکڑ لیا' تو آپ نے فرمایا: ہٹ جاؤ تمہاری ماں نہ رہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس گھر میں آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پڑے

تھے۔ آپ اُن کے گھر میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر لوگ آپ کے پاس آئے اور دروازہ مار گرایا' پھر وہ آپ کے پاس اندر آ گئے اور انہوں نے کہا: یہ صاحب تو شہید کر دیے گئے ہیں' اب لوگوں کے لیے خلیفہ (کا انتخاب) ناگزیر ہے اور ہم اس منصب کے لیے آپ سے زیادہ حق دار کسی کو نہیں سمجھتے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم مجھے (خلیفہ بنانے کا) ارادہ نہ رکھو' کیونکہ بلاشبہ میں تمہارا وزیر ہوں اور یہ میرے لیے تمہارا امیر ہونے سے بہتر ہے۔ تو لوگوں نے کہا: نہیں' اللہ کی قسم! ہم اس منصب کے لیے آپ سے زیادہ حق دار کسی کو نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم نہیں مان رہے تو پھر میری بیعت پوشیدہ نہیں ہوگی' بلکہ میں مسجد میں جاؤں گا اور جو میری بیعت کرنا چاہے وہ کر لے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

﴿970﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قُتِلَ عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَمَالَ النَّاسُ إِلَى طَلْحَةَ، قَالَ: فَانْصَرَفَ عَلِيٌّ يُرِيدُ مَنْزِلَهُ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ عِنْدَ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ قَتَلَ ابْنَ عَمِّهِ، وَسَلَبَ مُلْكَهُ، قَالَ: فَوَلَّى رَاجِعًا فَرَقَى فِي الْمِنْبَرِ فَقِيلَ: ذَاكَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَمَالَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَبَايَعُوهُ وَتَرَكُوا طَلْحَةَ.

﴿الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢٩٣/٣﴾

◆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے۔ لوگ (بیعت کرنے کے لیے) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی جانب مائل ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس ہو گئے اور اپنے گھر جا رہے تھے کہ جنازہ گاہ کے پاس ایک قریشی آپ سے ملا اور بولا: اس آدمی کی طرف دیکھو جس نے اپنے چچا زاد کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت چھین لی۔ آپ یہ سن کر واپس پلٹ آئے اور منبر پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ کسی نے آواز لگائی کہ منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں' تو لوگ آپ کے پاس آ کر آپ کی بیعت کرنے لگے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

﴿971﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ:

◄ متن حدیث ► يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. ﴿صحيح البخاري: ٩٥/٧﴾

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ان کے اہل بیت کے بارے میں خاص لحاظ رکھو۔

﴿972﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:

حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ:سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَا تَسُبُّوا عَلِيًّا وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، إِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَوْا هَذَا الْفَاسِقَ ابْنَ الْفَاسِقِ؟ إِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُ يَعْنِي الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَرَمَاهُ اللَّهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنِهِ، فَطَمَسَ اللَّهُ بَصَرَهُ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی:۳/۹، مجمع الزوائد للھیثمی:۹/۱۹۶﴾

◈ حضرت قرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا:

تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا مت کہو اور نہ ہی اس گھر والوں کو۔ بَنِي الْهُجَيْمِ کا ہمارا پڑوسی کوفے سے آیا اور اُس نے کہا: کیا تم اس فاسق ابن فاسق کو نہیں دیکھتے کہ اللہ نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اس کی مراد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ (اس کے ایسا کہنے پر) اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ میں دو دو کیل (میخ) پھینکے اور اسے اندھا کر دیا۔

﴿973﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَهُ عَلِيًّا فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مُبْغِضِيهِ أَشَدَّ لَهُ بُغْضًا وَلَا مُحِبِّيهِ أَشَدَّ لَهُ حُبًّا، وَلَمْ أَرَهُمْ يَجِدُونَ عَلَيْهِ فِي حُكْمِهِ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:(وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا)(البقرة:269).

﴿تفرد بہ المؤلف﴾

◈ حضرت منذر بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ربیع بن خثیم کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ان سے نفرت کرنے والوں سے بڑھ کر کسی سے نفرت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور ان سے محبت کرنے والوں سے زیادہ کسی سے محبت کرنے والوں سے بڑھ کر کسی سے نفرت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور ان سے محبت کرنے والوں سے زیادہ کسی سے محبت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا' ان دونوں قسم کے لوگوں کو ان کے فیصلے کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی اعتراض کرتے نہیں دیکھا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾

''جسے حکمت عطا کر دی گئی' اُسے بہت سی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا۔''

﴿974﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ أُكَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَقِيتُ عَلْقَمَةَ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا مَثَلُ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ؟ قَالَ: قُلْتُ:وَمَا مَثَلُهُ ؟

قَالَ: مَثَلُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، أَحَبَّهُ قَوْمٌ حَتَّى هَلَكُوا فِي حُبِّهِ، وَأَبْغَضَهُ قَوْمٌ حَتَّى هَلَكُوا فِي بُغْضِهِ.

﴿الاستیعاب لابن عبدالبر: ۳/۶۵﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس اُمت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیا مثال ہے؟ میں نے پوچھا: کیا مثال ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جیسی، کہ ان سے کچھ لوگوں نے اس قدر محبت کی کہ ان کی (غلو آمیز) محبت میں ہلاک ہو گئے اور کچھ لوگوں نے ان سے اس قدر نفرت کی کہ ان کی نفرت میں ہی تباہ و برباد ہو گئے۔

﴿975﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نا وَكِيعٌ قَالَ نا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ:

◀ متن حدیث ▶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: إِنَّ لَنَا أَخْطَارًا وَأَحْسَابًا، وَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَقُولَ فِيهِ مَا يَقُولُ بَنُو عَمِّنَا، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَجُلًا تِلْعَابَةً، يَعْنِي مَزَّاحًا، قَالَ: وَكَانَ إِذَا فُزِعَ، فَزِعَ إِلَى ضَرْسٍ حَدِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ: مَا ضَرْسٌ حَدِيدٌ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ، وَفِقْهٌ فِي الدِّينِ، وَشَجَاعَةٌ، وَسَمَاحَةٌ. ﴿الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۳/۲۵۵﴾

حضرت سعید بن عمرو القرشی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عیاش زرقی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتلایئے، تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے ظریف اور زندہ دل انسان تھے، یعنی بہت مزاح کرنے والے تھے، آپ پر جب بھی کوئی خوف طاری ہوا تو آپ سخت ٹیلے کی آڑ لے لیتے تھے۔ میں نے پوچھا: سخت ٹیلے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: قرآن کی قرأت، دین کی سوجھ بوجھ، شجاعت و بہادری اور نرمی و ملائمت۔

﴿976﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: نا مُحَمَّدٌ، يَعْنِي: ابْنَ رَاشِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ، فَذَكَرُوا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ جَوْشَنٍ الْغَطَفَانِيُّ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، إِنَّمَا أَزْرَى بِأَبِي مُوسَى اتِّبَاعُهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَغَضِبَ الْحَسَنُ حَتَّى تَبَيَّنَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ قَالَ: فَمَنْ يَتَّبِعُ؟ قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ مَظْلُومًا، فَعَمَدَ النَّاسُ إِلَى خَيْرِهِمْ فَبَايَعُوهُ، فَمَنْ يَتَّبِعُ، حَتَّى رَدَّدَهَا مِرَارًا. ﴿(اسنادہ صحیح الی الحسن) تفرد بہ المؤلف﴾

حضرت عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ شروع کر دیا، تو ابن جوش غطفانی نے کہا: اے ابوسعید! میں تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کرنا اُن کی ذلت سمجھتا ہوں۔ یہ سن کر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اس قدر غصے میں آ گئے کہ ان کے چہرے پر غصہ واضح ہونے لگا اور انہوں نے فرمایا: پھر کس کی پیروی کی جاتی؟ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا اور لوگوں نے سب سے بہترین شخص کو منتخب کر کے ان کی بیعت کر لی، وگرنہ کس کی پیروی کی جاتی؟ انہوں نے یہ بات بار بار دوہرائی۔

﴿977﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

◀ [متن حدیث] ◀ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ " فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَطْلُعُ، أَوْ يَدْخُلُ شَكَّ يَزِيدُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَطْلُعُ، أَوْ يَدْخُلُ، عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا، فَجَاءَ عَلِيٌّ.

﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۴۳۳﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ یا فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی شخص داخل ہو رہا ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، یا فرمایا کہ داخل ہو رہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، یا (فرمایا کہ) داخل ہو رہا ہے۔ (اور ساتھ ہی آپ یہ دُعا فرمانے لگے:) اے اللہ! اب علی کو بھیجنا، اے اللہ! اب علی آئے۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔

﴿978﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَهُوَ الْقَرْقَسَانِيُّ، قثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَشَتَمُوهُ فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَلَمَّا قَامُوا قَالَ لِي: لِمَ شَتَمْتَ هَذَا الرَّجُلَ؟ قُلْتُ: رَأَيْتُ الْقَوْمَ شَتَمُوهُ فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، آخِذًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ حَتَّى دَخَلَ فَأَدْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسَ حَسَنًا

وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ: كِسَاءً، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) (الأحزاب33:)، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ.

﴿مسند احمد: ۴/۱۰۷/سنن الترمذی: ۵/۳۵۱/المستدرک للحاکم: ۳/۱۴۷﴾

حضرت شداد ابوعمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا تو میں نے بھی ان کے ساتھ انہیں برا بھلا کہہ دیا۔ جب لوگ اُٹھ کر چلے گئے تو واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم نے ان صاحب کو کیوں برا بھلا کہا؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے ان کو برا بھلا کہا تو اس کے ساتھ میں نے بھی کہہ ڈالا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے ہیں۔ میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے، ان دونوں شہزادوں میں سے ہر ایک نے آپ کا ہاتھ مبارک تھاما ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہو گئے اور سیدنا علی و سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہما کو قریب کر کے اپنے سامنے بٹھا لیا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک کو اپنی ایک ایک ران مبارک پر بٹھا لیا، پھر ان پر اپنا کپڑا، یا چادر تان دی، پھر یہ آیت پڑھی:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے''

پھر فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت ہی زیادہ حق دار ہیں۔

﴿979﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِي الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا۔ ﴿سیاتی برقم: ۱۰۸۶﴾

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم انصار کے منافقوں کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کے باعث ہی پہچان لیا کرتے تھے۔

﴿980﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ مَا رَمِدَتْ عَيْنِي مُنْذُ تَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِي.

﴿مسند احمد: ۱/۸۷/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/ ۱۲۳﴾

◆ حضرت اُم موسیٰ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا تب سے مجھے آشوبِ چشم کا مرض نہیں ہوا۔

﴿981﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَعْقُوبُه نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذٰلِكَ، حَتَّى وَجَدْتُ عَلَيْهِ فِي نَفْسِي، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شِكَايَةً فِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَآنِي أَحَدَّنِي عَيْنَيْهِ، يَقُولُ: حَدَّدَ إِلَيَّ النَّظَرَ، حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ: يَا عَمْرُو، أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي، قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أُوذِيَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. ﴿مسند احمد: ۳/ ۴۸۳/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/ ۱۲۹﴾

◆ حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی جانب روانہ ہوا تو اُنہوں نے اس سفر میں میرے ساتھ کچھ سخت رویہ اپنایا، جس کی بناء پر میرے دل میں ان کے لئے کچھ ناراضگی سی پیدا ہوگئی۔ چنانچہ جب میں (واپس) آیا تو میں نے (اپنی اس) شکایت کا مسجد میں اظہار کر دیا، یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ پھر میں اگلی صبح مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو آپ نے اپنی نگاہوں سے مجھے گھور کر دیکھا۔
راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھورتے رہے، یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! سنو! اللہ کی قسم تم نے مجھے تکلیف دی ہے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کو تکلیف دوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اُس نے یقیناً مجھے تکلیف پہنچائی۔

﴿982﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: أنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ النَّاسِ فِي عَلِيٍّ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ قَدْ جَالَسْنَاهُ وَحَادَثْنَاهُ وَوَاكَلْنَاهُ، وَشَارَبْنَاهُ وَقُمْنَا لَهُ عَلَى الْأَعْمَالِ، فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ شَيْئًا مِمَّا تَقُولُونَ، أَوَلَا يَكْفِيهِمْ أَنْ يَقُولُوا: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَتَنُهُ، وَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، وَشَهِدَ بَدْرًا ﴿(اسنادہ صحیح) تفرد بہ المؤلف﴾

حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوگوں کے نظریات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ بات چیت کی ہے، ہم نے اُن کے ساتھ کھایا پیا ہے اور اُن کی عائد کردہ ذِمہ داریاں نبھائی ہیں، لیکن ہم نے تو ان سے ایسی کوئی بات نہیں سنی جو تم کہتے ہو، کیا لوگوں کو (ان کے متعلق) یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد تھے، آپ کے داماد تھے، وہ بیعتِ رضوان اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔

﴿983﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: أَتَى رَجُلٌ عَلِيًّا يَمْدَحُهُ وَقَدْ كَانَ يَقَعُ فِيهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا كَمَا تَقُولُ، وَإِنِّي لَخَيْرٌ مِمَّا فِي نَفْسِكَ. ﴿البدایۃ والنہایۃ: ۸/۷﴾

حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ آپ کی تعریف وستائش کرنے لگا جبکہ (درحقیقت) وہ آپ کے متعلق ہرزہ سرائی کیا کرتا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ویسا نہیں ہوں جیسا تم کہہ رہے ہو، البتہ میں اس سے بہتر ہوں جو تمہارے دل میں ہے۔

﴿984﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متن حدیث: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا شَابٌّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ أَقْضِي بَيْنَهُمْ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: ادْنُ، فَدَنَوْتُ، فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ، وَثَبِّتْ لِسَانَهُ، قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ.

﴿مسند احمد: ۱/۸۳/ سنن ابن ماجہ: ۲/۷۷۴/ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۰/۸۶/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱/۲۸۶/ خصائص علی للنسائی: ۱۰﴾

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی جانب بھیجا اور اس وقت میں نوجوان تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اس قوم کے پاس ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں جبکہ مجھے فیصلہ کرنے کا کچھ علم نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ میں قریب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! اِس کے دل کی راہنمائی فرمانا اور اس کی زبان کو ثابت رکھنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے مجھے دو آدمیوں کے

درمیان فیصلہ کرنے میں دُشواری نہیں ہوئی۔

﴿985﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عَوْفُ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا: سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ أُنَاسٌ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَإِنِّي مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.

﴿مسند احمد: ۴/۳۶۹/ مجمع الزوائد للہیثمی: ۹/۱۱۴/ الخصائص للنسائی: ۱۳﴾

◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کے (گھروں کے) دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا: علی کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دو۔ لوگوں نے اس سلسلے میں کچھ چہ مگوئیاں کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: امابعد! میں نے علی کے دروازے کے علاوہ ان دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا تو تم میں سے کسی نے اعتراض کیا ہے' میں خود نہ کسی چیز کو بند کرتا ہوں اور نہ ہی کھولتا ہوں' البتہ مجھے (اللہ کی جانب سے) جو حکم دیا جاتا ہے میں اس کی پیروی کرتا ہوں۔

﴿986﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا عَوْفُ عَنْ أَبِي الْمُعَدَّلِ عَطِيَّةَ الطُّفَاوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَتِ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قُومِي فَتَنَحَّيْ لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَهُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ، قَالَتْ: فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا، وَاعْتَنَقَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَفَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى، فَقَبَّلَ فَاطِمَةَ فَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي، قَالَ: قُلْتُ: وَأَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَنْتِ۔ ﴿مسند احمد: ۶/۳۰۴﴾

◆ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ خادمہ نے آ کر بتلایا کہ علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما دروازے پر ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اُٹھو اور تھوڑی دیر کے لیے مجھے میرے اہل بیت کے پاس تنہا چھوڑ دو۔ چنانچہ میں اُٹھی اور گھر

تھے۔آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑا اور انہیں اپنی گود میں بٹھا کر چومنے لگے۔آپ ﷺ نے ایک ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گردن میں ڈالا اور دوسرا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی' پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور ان سب پر کالی کملی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! میں اور میرے اہل بیت تیری جانب ہی رہیں' نہ کہ جہنم کی جانب۔ میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ! میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی۔

میں قریب ہی ایک جگہ پر الگ ہوگئی۔ پھر علی' فاطمہ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم اندر آئے' حسن وحسین رضی اللہ عنہما اس وقت چھوٹے بچے

﴿987﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ► أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا فَقَالَ: مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا؟ فَقَالَ فُلَانٌ: أَنَا، فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَأُعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ، فَانْطَلَقَ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَجَاءَ بِعَجْوَتِهَا وَقَدِيدِهَا.

﴿مسند احمد: ۱۶/۳/سنن الترمذی: ۶۳/۵/مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۴۴/۹/خصائص علی للنسائی: ۵﴾

◆ ✿ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ خیبر کے موقع پر) جھنڈا پکڑا' اُسے ہلایا اور پھر فرمایا: اس کا حق ادا کرنے کے لیے کون اسے پکڑے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: میں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: تم رہنے دو۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی رہنے دو۔ پھر ایک اور آدمی اُٹھا اور اُس نے بھی حامی بھری لیکن آپ ﷺ نے اُسے بھی بٹھا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے رُوئے محمد (ﷺ) کو عزت بخشی ہے! یقیناً میں یہ جھنڈا ضرور اُس شخص کو دوں گا جو اسے لے کر (میدانِ جنگ سے) راہِ فرار اختیار نہیں کرے گا' (پھر فرمایا:) اے علی! یہ لو جھنڈا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس جھنڈے کو تھام لیا' پھر (جنگ کے لیے) روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فدک اور خیبر کی فتح سے نوازا' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں کی عجوہ کھجوریں اور قدید لے کر آئے۔

﴿988﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

◄ متن حدیث ► لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَدَعَا عَلِيًّا وَإِنَّهُ لَأَرْمَدُ مَا يُبْصِرُ مَوْضِعَ قَدَمِهِ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِهِ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۲۸/۱۱﴾

◆ ✿ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا:

میں جھنڈا لازماً اُس شخص کے حوالے کروں گا جس سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ محبت کرتے ہیں' یا (فرمایا کہ) وہ

اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا' ان دِنوں انہیں آشوبِ چشم کا مرض لاحق تھا اور وہ اپنے پاؤں کی جگہ کو بھی نہیں دیکھ پاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر تھوک مبارک لگایا' پھر جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب فرمائی۔

﴿989﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ .

﴿مسند احمد: ۵/۳۴۷/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۱۰/ الخصائص للنسائی: ۱۱﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف ایک غزوے میں شریک ہوا تو میں نے ان میں کچھ سختی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی یہ خامی بیان کر دی' تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھا کہ وہ متغیر ہو رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

جس کا دوست میں ہوں' پس علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿990﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

◄ متن حدیث ► إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي: الثَّقَلَيْنِ، وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابَ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ."قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: انْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا .

﴿مسند احمد: ۳/۵۹/ سنن الترمذی: ۵/۶۶۳﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے تھامے رکھو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے' وہ دو بھاری

(یعنی نہایت اہم) چیزیں ہیں' ان میں سے ایک چیز دوسری سے بڑی ہے: ایک کتاب اللہ ہے' جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت' سنو! یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے' یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آ جائیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

﴿991﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحَبَةِ وَهُوَ يُنْشِدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ؟ فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ .

﴿مسند احمد: ۸۴/۱/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۰۷/۹﴾

◆ حضرت زاذان ابو عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے مقام پر لوگوں کو اعلانیہ انداز میں یہ فرماتے سنا: غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون حاضر تھا جو وہ بات بتا سکے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی؟ (یہ سن کر) تیرہ لوگ کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس کا دوست میں ہوں' علی بھی اس کا دوست ہے' اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

﴿992﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنَّ خَتَنًا لِي حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيثٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيكُمْ مَا فِيكُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنِّي بَأْسٌ، قَالَ: نَعَمْ كُنَّا بِالْجُحْفَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ظُهْرًا وَهُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ . قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ. ﴿مسند احمد: ۳۶۸/۴﴾

◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا

کندھا پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

﴿993﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أَحْمَدَ، هُوَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَا: نا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدُ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ مُفْتَرِي، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: وَلَقَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ. ﴿سنن ابن ماجہ: ۱/۴۴، السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۰، خصائص علی للنسائی: ۱/۳۲﴾

حضرت عباد بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس کے رسول ﷺ کا بھی ہوں۔ (ابن نمیر اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ) میں صدیق اکبر ہوں، میرے بعد یہ بات وہی کہے گا جو انتہائی جھوٹا ہوگا۔ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (ابواحمد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:) میں لوگوں سے سات سال پہلے اسلام لے کر آیا۔

﴿994﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أنا ابْنُ نُمَيْرٍ قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ تَذْكُرُ

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهَا فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيهَا حَرِيرَةٌ، فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: ادْعِي لِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَجَلَسُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تِلْكَ الْحَرِيرَةِ، وَهُوَ عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ عَلَى دُكَّانٍ، تَحْتَهُ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، قَالَتْ: وَأَنَا فِي الْحُجْرَةِ أُصَلِّي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:33). قَالَتْ: فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ بِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَّتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَّتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْبَيْتَ قُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ، إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ ﴿مسند احمد: ۶/۲۹۲﴾

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی کریم ﷺ اُن کے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر آئیں جس میں آٹے اور دودھ گھی سے بنا ہوا حلوہ تھا۔ انہوں نے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے خاوند اور دونوں

بیٹوں کو بھی میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ حضرت علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور بیٹھ کر وہ حلوہ کھانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے سونے کی جگہ ایک چبوترے پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے ایک خیبری چادر تھی۔ میں کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا بقیہ حصہ پکڑا اور ان سب پر ڈال دیا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک نکالا اور اس سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس کمرے میں اپنا سر داخل کر کے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بہتر کی جانب ہو، تم بہتر کی جانب ہو۔

﴿995﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِي بِهَا أَبُو لَيْلَى، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ عَطَاءٍ سَوَاءً ...... ﴿اسنادہ صحیح﴾

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

﴿996﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ أَبُو الْجَحَّافِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً ......

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

﴿997﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: نا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ۔

﴿سنن الترمذی: ۶۴۲/۵ / مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۸۰/۲ / المستدرک للحاکم: ۱۳۶/۳﴾

حضرت مقسم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے۔

﴿تشریح﴾ ◄ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

﴿998﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَغَيْرِهِ

◄ [متن حدیث] ◄ أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ بَعْدَ خَدِيجَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً أَوْ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً۔ ﴿المصنف لابن ابی شیبۃ: ۲۲۶/۱۱/ المستدرک للحاکم: ۱۱۱/۳/ شرح السنۃ للبغوی: ۴۱۸﴾

◆ حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اور اس وقت آپ کی عمر پندرہ یا سولہ سال تھی۔

﴿999﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◄ [متن حدیث] ◄ أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿مسند احمد: ۱۴۱/۱/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۸۰/۲/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۰۳/۹﴾

◆ حضرت حبہ العرنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں وہ (شخص) ہوں جس نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

﴿تشریح﴾ ◄ یعنی بچوں میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور جوان مردوں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1000﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّخَعِيِّ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿مضی برقم ۔۔۔﴾

◆ حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے پہلے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے۔ ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔

﴿تشریح﴾ ◄ عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا' بچوں میں

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب پہلے اسلام قبول کیا' غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

﴿1001﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي' ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: أنا أَبُو زُمَيْلٍ' أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ كَاتِبُ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۳۴۲/۵﴾

حضرت ابوزمیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا:

حدیبیہ کے دن وحی کے کاتب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1002﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: مَنْ كَانَ كَاتِبَ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ، وَلَوْ سَأَلْتَ هٰؤُلَاءِ قَالُوا: عُثْمَانُ، يَعْنِي بَنِي أُمَيَّةَ. ﴿مصنف عبدالرزاق. ۳۴۳/۵﴾

حضرت معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: حدیبیہ کے روز کتاب اللہ کا کاتب کون تھا؟ وہ ہنس پڑے اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ 'اور اگر تم ان لوگوں سے سوال کرتے تو یہ کہتے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ 'یعنی بنواُمیہ۔

﴿1003﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِي، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' أَوْ أَسْلَمَ. ﴿مسند احمد. ۱۴۱/۱﴾

حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی' یا (فرمایا کہ) اسلام لایا۔

﴿1004﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّخَعِيِّ' فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ' فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ وَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ. ﴿مضی برقم: ۲۶۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابوحمزہ کہتے ہیں کہ) میں نے اس بات کا تذکرہ امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ عمرو کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس بات کا ذکر ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1005﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ

◀ [متن حدیث] ◀ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟. ﴿مسند احمد: ۱/۱۷۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟

﴿1006﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قثنا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا:

◀ [متن حدیث] ◀ أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَعَلِيٌّ يَبْكِي يَقُولُ: تُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا النُّبُوَّةَ؟.

﴿مسند احمد: ۱/۱۷۰﴾

❁ ◆ ❁ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (باہر) نکلے یہاں تک کہ جب آپ ثنیہ الوادع مقام پر پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے کہنے لگے: آپ مجھے جنگ میں شریک نہ ہونے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے نبوت کے۔

﴿ **تشریح** ﴾ ◀ یعنی حضرت ہارون علیہ السلام اور تم میں فرق صرف یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو اس کے علاوہ تمہارا مقام میرے لیے وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام تھا۔

﴿1007﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ عَلِيًّا، خَرَجَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ مَعَهُ، فَعَتَبَ عَلَى عَلِيٍّ فِي بَعْضِ الشَّيْءِ، فَشَكَاهُ بُرَيْدَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ. ﴿مصنف عبدالرزاق:۱/۲۲۵﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ روانہ ہوئے، پھر کسی بات پر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، تو یقیناً علی بھی اُس کا دوست ہے۔

﴿1008﴾ سندِ حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ:

متنِ حدیث قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ ثَقِيفٍ حِينَ جَاءُوهُ: "وَاللّٰهِ لَتُسْلِمُنَّ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي، أَوْ قَالَ: مِثْلَ نَفْسِي، فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَكُمْ، وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّكُمْ، وَلَيَأْخُذَنَّ أَمْوَالَكُمْ" قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا اشْتَهَيْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، جَعَلْتُ أَنْصِبُ صَدْرِي لَهُ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ: هٰذَا، فَالْتَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَخَذَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: هُوَ هٰذَا، هُوَ هٰذَا مَرَّتَيْنِ

﴿مصنف عبدالرزاق:۱۱/۲۲۶/ مجمع الزوائد للهيثمي:۹/۱۳۴/ الرياض النضرۃ للمحب الطبری:۳/۱۵۳﴾

حضرت مُطلب بن عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اللہ کی قسم! یا تو تم اسلام قبول کر لو، یا میں تمہاری طرف اپنے ایسے آدمی کو بھیجوں گا، یا فرمایا کہ اپنے جیسے آدمی کو بھیجوں گا جو تمہاری گردنیں اُڑا دے گا، تمہاری بیویوں اور بچوں کو قیدی بنا لے گا اور تمہارے مال قبضے میں لے لے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھے صرف اسی دِن امارت کی خواہش ہوئی، چنانچہ میں نے اس اُمید کے ساتھ اپنا سینہ باہر نکالا تاکہ آپ کہیں: وہ یہ آدمی ہے۔ لیکن آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ یہ آدمی ہے، وہ یہ آدمی ہے۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا۔

﴿1009﴾ سندِ حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَاصَرْنَا خَيْبَرَ فَأَخَذَ اللِّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي دَافِعٌ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ، وَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسُنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدٌ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَدَعَا بِاللِّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِّهِمْ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ قَالَ بُرَيْدَةُ: وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا. ﴿مسند احمد: ۳۵۳/۵/ الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۱۹۳/۳/ الخصائص للنسائی: ۵﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور (لشکر کی کمان سنبھالی) لیکن فتح حاصل کیے بغیر واپس لوٹ آئے‘ پھر اگلے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور (لشکر لے کر) نکل پڑے لیکن وہ بھی فتح حاصل کیے بغیر ہی لوٹ آئے۔ لوگوں کو اس روز بہت مشقت اور تھکان کا سامان کرنا پڑا‘ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً کل میں جھنڈا اُس شخص کے حوالے کرنے والا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے‘ وہ تب تک واپس نہیں لوٹے گا جب تک کہ اُسے فتح حاصل نہ ہو جائے۔ ہم نے اسی خوشی میں رات بسر کی کہ یقیناً کل فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی‘ پھر کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوایا۔ لوگ صفوں میں اپنی جگہوں پر ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا‘ حالانکہ ان کو آشوبِ چشم کا مرض لاحق تھا‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن مبارک لگایا اور جھنڈا اُن کے حوالے کر دیا اور اُنہیں فتح حاصل ہو گئی۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو اس (جھنڈے کے ملنے) کی اُمید لگائے ہوئے تھے۔

﴿1010﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، وَابْنُ آدَمَ، يَعْنِي يَحْيَى، قَالَا: نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ ابْنُ آدَمَ: السَّلُولِيُّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يَقْضِي عَنِّي دَيْنِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ، قَالَ ابْنُ آدَمَ: وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ. ﴿مسند احمد: ۱۶۴/۴/ سنن ابن ماجہ: ۴۴/۱/ الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۱۷۱/۳/ الخصائص للنسائی: ۲۰﴾

حضرت ابن آدم سلولی رضی اللہ عنہ‘ جو کہ حجۃ الوداع میں شریک تھے‘ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور میری طرف سے میرا قرض صرف میں یا علی ہی چکائے گا۔ ابن آدم نے یہ

الفاظ بیان کیے ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میری طرف سے صرف میں یا علی ادا کرے گا۔

تشریح یہ اپنائیت اور محبت کی بلند تر معراج ہے کہ آدمی کسی سے اپنا اس قدر تعلق سمجھے کہ اس سے پوچھے بغیر بھی اس کو اپنے دُکھ درد اور اپنے مسائل میں شریک کار بنالے۔ اور خاص طور پر اپنا مالی بار کسی کے سپرد کرنا' یہ تو سراسر قریبی تعلق اور خاص لگاؤ کی علامت ہوتی ہے کہ اگر میں اپنا قرض ادا نہ بھی کر پایا تو میری طرف سے فلاں ادا کر دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرض کی ادائیگی کے الفاظ بیان کر کے صرف اپنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تعلق اور لگاؤ ظاہر فرمایا۔

﴿1011﴾ **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ:

متن حدیث دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِي: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. ﴿مسند احمد: ٦/٣٢٣/ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/١٣٠﴾

حضرت ابو عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی جا رہی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ! (ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟) یا (کہا:) سبحان اللہ' یا راوی نے اسی کے مثل کوئی کلمہ بیان کیا۔ تو اُنہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس شخص نے علی (رضی اللہ عنہ) کو گالی دی تو اس نے بے شک مجھے گالی دی۔

﴿1012﴾ **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: نا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عِرَارٍ قَالَ:

متن حدیث سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ، فَقَالَ: أَمَّا عَلِيٌّ، فَهَذَا بَيْتُهُ لَا أُحَدِّثُكَ عَنْهُ بِغَيْرِهِ، وَأَمَّا عُثْمَانُ، فَإِنَّهُ أَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَنْبًا عَظِيمًا فَغَفَرَهُ لَهُ، وَأَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ ذَنْبًا صَغِيرًا فَقَتَلْتُمُوهُ. ﴿(اسنادہ صحیح) مصنف عبدالرزاق: ١١/٢٣٢/ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/١١٥/ الخصائص للنسائی، ص: ٢٨﴾

حضرت علاء بن عرار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک علی رضی اللہ عنہ کی بات ہے تو یہ ان کا گھر ہے' میں تمہیں ان کے بغیر ان کے متعلق کچھ نہیں بتلا سکتا' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سنیے کہ ان سے اپنے اور اللہ کے درمیان ایک عظیم گناہ کا ارتکاب ہوگیا تھا لیکن اللہ نے ان کا وہ گناہ معاف فرما دیا'

جبکہ ان سے تمہارے متعلق ایک چھوٹی سی غلطی سرزد ہوگئی تو تم نے انہیں قتل کر دیا۔

﴿1013﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَشِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ:لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ أَمْسُ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا أَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبْعَثُهُ وَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ مَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ كَانَ يَرْصُدُهَا لِخَادِمٍ لِأَهْلِهِ. ﴿مضی برقم:۹۲۲﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عمرو بن حبشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہوگیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جا سکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تے اور وہ تب تک واپس نہیں آتے تھے جب تک فتح حاصل نہ کر لیتے۔ انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا' سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے' جو وہ اپنے گھر کے لیے (خادم) خریدنے کے لیے جمع کیا کرتے تھے۔

﴿1014﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ونا إِسْحَاقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَطَبَنَا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ لَيْسَ فِيهِ: مَا تَرَكَ

❁ ◆ ❁ حضرت امام ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے) ہمیں خطبہ دیا...... پھر انہوں نے اسی کے مثل روایت بیان کی' لیکن اس میں مَاتَرَكَ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ﴿اسنادہ حسن لغیرہ﴾

﴿1015﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ:حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّ أَخَاكُمَا يُقْرِئُكُمَا السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكُمَا: هَلْ وَجَدْتُمَا عَلَيَّ فِي حَيْفٍ فِي حُكْمٍ، أَوْ فِي اسْتِئْثَارٍ فِيَّ أَوْ فِي كَذَا، قَالَ: فَقَالَ

الزُّبَيْرُ: وَلَا فِي وَاحِدَةٍ مِنْهَا، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ. ﴿اسنادہ صحیح﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے روز مجھے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی جانب بھیجا، میں نے ان دونوں سے کہا: آپ کے بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ دونوں سے کہتے ہیں: کیا تم نے مجھے کسی فیصلے میں ظلم کرتے پایا ہے اپنے ذاتی یا کسی بھی معاملے میں خود کو ترجیح دیتے دیکھا ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں سے تو کوئی بات ہم نے آپ میں نہیں دیکھی، البتہ خوف کے ساتھ خواہشات کی شدت رہتی ہے۔

﴿1016﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَفَّانُ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ، فَنُودِيَ فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ﴿مسند احمد: ۲۸۱/۴/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۴۴﴾

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا، تو ہم میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مصلیٰ) کے لیے دو درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ میں مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے بڑھ کر اس پر حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے اللہ! جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہے، اے اللہ! جو اِس سے دوستی رکھے اُس کو تو بھی دوست بنا لے اور جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے ملے تو فرمایا: اے ابن ابی طالب! تجھ کو مبارک ہو، تو (جب

بھی) صبح اور شام کرے گا تو ہر مومن مرد وعورت کا دوست ہو گا۔

﴿1017﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا عَفَّانُ نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِیرَةِ عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ عَنْ مَیْمُونٍ أَبِی عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: قَالَ زَیْدُ بْنُ أَرْقَمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَادٍ یُقَالُ لَہُ: وَادِی خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاھَا بِھَجِیرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَظُلِّلَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ عَلَی شَجَرَةِ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ، أَوَلَسْتُمْ تَشْھَدُونَ، أَنِّی أَوْلَی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہِ؟ قَالُوا: بَلَی، قَالَ: فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَإِنَّ عَلِیًّا مَوْلَاہُ، اللّٰھُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاہُ، وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ. ﴿مسند احمد: ۳۷۲/۴/ المستدرک للحاکم: ۱۱۰/۳﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ''وادیٔ خم'' میں پڑاؤ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (کی تیاری) کا حکم فرمایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور دھوپ سے بچنے کے لیے ببول کے درخت پر کپڑا ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو؟ کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ مجھے ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق حاصل ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے، اے اللہ! اس شخص سے دُشمنی فرما جو اس سے دُشمنی رکھے اور اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔

﴿1018﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، نا سُفْیَانُ عَنْ أَبِی مُوسَی، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ فِینَا وَاللّٰہِ أُنْزِلَتْ (وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِھِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَی سُرُرٍ مُتَقَابِلِینَ) (الحجر 47:) ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۲۵/۱۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! (یہ آیت) ہمارے بارے میں نازل ہوئی:

وَنَزَعْنَا مَافِی صُدُورِھِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَی سُرُرٍ مُتَقَابِلِینَ

''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش وکینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔'' ﴿الحجر: ۴۷﴾

﴿1019﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ:

حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَبَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ، فَآخَى بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ

(سنن الترمذی: ۶۳۶/۵)

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم باقی بچ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔

(1020) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَقَالَ رَفِيقِي أَبُو سَهْلٍ: كَمْ لَكِ؟ قَالَتْ: سِتٌّ وَثَمَانُونَ سَنَةً، قَالَ: مَا سَمِعْتِ مِنْ أَبِيكِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ:

متن حدیث: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ (مسند احمد: ۳۶۹/۶)

سیدہ اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ہارون علیہ السلام کی نسبت تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(1021) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ:

متن حدیث: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (مسند احمد: ۱۱۸/۱)

حضرت سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یاد دلایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے پانچ یا چھ لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

(1022) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ،

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا ذَا مُرٍّ، وَزَادَ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: أَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ. ﴿اسنادہ حسن لغیرہ﴾

❖ حضرت عمرو الھمد انی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق) ارشاد فرمایا:

اے اللہ! اُس شخص سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اس سے دُشمنی فرما جو اس سے دُشمنی روا رکھے اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔ شعبہ کہتے ہیں: یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے نفرت فرما جو اس سے نفرت کرے۔

﴿1023﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ. قَالَ شَرِيكٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: أَيْنَ سَمِعْتَ مِنْهُ؟ قَالَ: مَوْضِعَ كَذَا، لَا أَحْفَظُهُ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۲۰﴾

❖ حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں میری طرف سے (میرا قرض) صرف میں یا علی چکائے گا۔

﴿تشریح﴾ ◀ ''علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں'' کا مفہوم ملاحظہ کیجئے۔ لغت عرب میں لفظ مِنْ مختلف معانی کے لیے آتا ہے۔ یہاں پہلا مِنْ تبعیض کے لیے آیا ہے یعنی یہ ثابت کرتا ہے کہ دونوں میں سے ایک دوسرے کا جزو ہے۔ لہٰذا یہاں پہلا مِنْ تبعیض کے لیے ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میں کُل ہوں اور میرا جزو ہے۔ اور دوسرا مِنْ بیان کے لیے ہے کیونکہ یہاں بھی اگر پہلے جیسا مفہوم لیا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کُل ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جزو ہیں تو یہ بے ادبی اور گستاخی ہوگا بلکہ کفریہ معنی ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کو ''بیان'' کے معنی میں لیں گے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میں ایسے ہی ہوں جیسے علی ہے۔

﴿1024﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نا شَرِيكٌ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَفْدُ لِيَشْرَحَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُقِيمُنَّ الصَّلَاةَ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا يَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ،

قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ أَنَا' أَوْ هَذَا' وَانْتَشَلَ بِيَدِ عَلِيٍّ.

حضرت عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل یمن کا ایک وفد آیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا: یا تو تم نماز قائم کرنے لگ جاؤ یا پھر میں تمہاری طرف ایسے آدمی کو بھیجوں گا' جو جنگجوؤں سے قتال کرے گا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں' یا یہ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

(1025) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ نَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: مَثَلِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ' أَحَبَّتْهُ طَائِفَةٌ وَأَفْرَطَتْ فِي حُبِّهِ فَهَلَكَتْ' وَأَبْغَضَتْهُ طَائِفَةٌ وَأَفْرَطَتْ فِي بُغْضِهِ فَهَلَكَتْ' وَأَحَبَّتْهُ طَائِفَةٌ فَاقْتَصَدَتْ فِي حُبِّهِ فَنَجَتْ۔

حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس اُمت میں میری مثال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی سی ہے' ان سے ایک جماعت نے محبت کی اور ان کی محبت میں اس قدر غلو کیا کہ ہلاکت کا شکار ہو گئے اور ایک جماعت نے ان سے نفرت کی تو نفرت میں اس قدر بڑھ گئے کہ تباہ و برباد ہو گئے' البتہ ایک جماعت نے محبت کی اور ان کی محبت میں میانہ روی اختیار کی تو وہ نجات پا گئے۔

(1026) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ' وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ

حضرت ابورزین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور اس وقت انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا' تو انہوں نے فرمایا: بے شک تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جا سکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔

(1027) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا بَهْزٌ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثنا

سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمُلْكُ . قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ.

﴿مکرر برقم: ۷۸۹﴾

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال شمار کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دس سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھے سال۔

﴿1028﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي طُفَيْلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ:

◀ متن حدیث ▶ يَا عَلِيُّ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا، فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ .

﴿مسند احمد: ۱/۱۵۹/ سنن الدارمی: ۲/۲۹۸/ مجمع الزوائد للہیثمی: ۴/۲۷۷/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۳/ الدر المنثور للسیوطی: ۵/۴۰﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی! بے شک تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم جنت کے دو کناروں والے ہو (کسی نامحرم پر) ایک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تیرے لیے (معاف) ہے جبکہ دوسری نظر ڈالنا تیرے لیے (معاف) نہیں ہے۔

﴿1029﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ:

◀ متن حدیث ▶ ائْتِينِي بِزَوْجِكِ وَابْنَيْكِ، فَجَاءَتْ بِهِمْ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ كِسَاءً فَدَكِيًّا، قَالَتْ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَرَفَعْتُ الْكِسَاءَ لِأَدْخُلَ مَعَهُمْ، فَجَذَبَهُ مِنْ يَدِي وَقَالَ: إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ .

﴿مسند احمد: ۶/۳۲۳﴾

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے) ارشاد فرمایا:
اپنے خاوند اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ انہیں لے کر آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر فدک چادر ڈال دی، پھر اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ آلِ محمد ہیں، لہٰذا اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرمادے، بے شک تو بہت قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے چادر اُٹھائی تاکہ میں ان کے ساتھ داخل ہو جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے چادر کھینچ لی اور فرمایا: تم خیر و بھلائی پر ہو۔

(1030) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ، نا وُهَيْبٌ، قثنا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

متن حدیث: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا وَاسْتَشْرَفْتُ رَجَاءَ أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ: قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يُفْتَحَ عَلَيْكَ، فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَادَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَامَ أُقَاتِلُ؟ قَالَ: حَتَّى يَشْهَدُوا أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ. (مسند احمد: ۲/۳۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:
میں جھنڈا لازماً اُس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دِن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی، چنانچہ میرے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی اور میں اس اُمید سے کہ آپ جھنڈا میرے حوالے کر دیں، سامنے آ گیا۔ لیکن جب اگلا دِن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا اُن کے حوالے کر کے فرمایا: لڑتے رہنا اور تب تک نہ مڑنا جب تک کہ تم فتح یاب نہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل کر قریب ہی گئے تھے کہ انہوں نے پکارا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس بنیاد پر قتال کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور اپنے اموال بچا لیں گے، البتہ ان کا جو حق اور حساب ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کے ذِمے ہے۔

(1031) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا حَسَنٌ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ

إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَامَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ لِلْعَزْمَةِ، فَقَالَ: عَلَامَ أُقَاتِلُ؟ ﴿(اسنادہ صحیح) مضی برقم: ۹۸۸﴾

اس سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے۔

﴿1032﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ." ﴿مضی برقم: ۱۷۰﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک کتاب اللہ، جو آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی ہے، یا فرمایا کہ آسمان سے زمین تک، اور دوسری میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آجائیں۔

﴿1033﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/ ۱۱۶/ الرياض النضرة للمحب الطبری: ۳/ ۲۱۳﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ فضیلت کے حامل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿1034﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا عَوْفٌ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَوْحٌ الْكُرْدِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ:

متن حدیث: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ، وَنَهَضَ مَعَهُ النَّاسُ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ، فَإِذَا مَرْحَبٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَرْتَجِزُ، وَإِذَا هُوَ يَقُولُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ \ أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ بِأَضْرَاسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ، قَالَ: فَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى فُتِحَ لِأَوَّلِهِمْ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ فَفُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ "

﴿مسند احمد: ۳۵۸/۵/ الخصائص للنسائی، ص: ۵﴾

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اہل خیبر کے پڑاؤ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں جھنڈا اُس آدمی کے سپرد کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جب اگلا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں پر اپنا لعابِ دہن مبارک لگایا اور انہیں جھنڈا دے دیا۔ لوگ بھی تیزی سے اُٹھ کر ان کے ساتھ چل دیے اور اہل خیبر کے سامنے جا پہنچے۔ وہاں ان کے سامنے مرحب یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ   شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ   أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ

''خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب طاقت و مضبوطی دکھانے کا وقت آتا ہے تو پھر شعلے اُٹھتے ہیں، پھر میں کبھی نیزے سے وار کرتا ہوں اور کبھی تلوار سے''

پھر دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے سر پر (اس قوت سے) وار کیا کہ تلوار اُس کے جبڑوں تک دھنس گئی، اور سارے لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ ابھی لشکر کا دوسرا حصہ خیبر نہیں پہنچا تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔

﴿1035﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَعَفَّانُ الْمَعْنِيُّ، وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَا: نا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الرِّشْكُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَحْدَثَ شَيْئًا فِي سَفَرِهِ، فَتَعَاهَدَ، قَالَ عَفَّانُ: فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرُوا أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عِمْرَانُ: وَكُنَّا إِذَا قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ بَدَأْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ

اللّٰهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّابِعِ وَقَدْ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَقَالَ: دَعُوا عَلِيًّا، دَعُوا عَلِيًّا، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي۔ ﴿مسند احمد: ۴/۴۳۷، الخصائص للنسائی، ص: ۲۳، مجمع الصحابہ للبغوی: ۴۲۰﴾

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی دستہ بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اُن کا امیر مقرر کیا، تو انہوں نے اپنے سفر میں کچھ ایسے نئے کام کیے کہ جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ نے ایک دوسرے سے یہ پختہ عہد کیا کہ وہ ان کے اس کام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کریں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم سفر سے واپس آئے تو ہم سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو سلام عرض کیا۔ پھر جب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں ایک کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اِس اِس طرح کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کیا، پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس اس طرح کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، پھر چوتھا کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ یہ کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدلا ہوا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کو چھوڑ دو، علی کو چھوڑ دو، بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿1036﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو النَّضْرِ قَالَ: نا عِكْرِمَةُ بْنُ (ص606:) عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ:

◄ متن حدیث ◄ بَارَزَ عَمِّي يَوْمَ خَيْبَرَ مَرْحَبًا الْيَهُودِيَّ، فَقَالَ مَرْحَبٌ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَمِّي عَامِرٌ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ، وَذَهَبَ يَسْفُلُ لَهُ، فَرَجَعَ السَّيْفُ عَلَى سَاقِهِ، فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، قَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: فَلَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ، قَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ؟ قَالَ: مَنْ قَالَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ

مَرَّتَيْنِ، إِنَّهُ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ جَعَلَ يَرْتَجِزُ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوْقُ الرِّكَابَ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَمَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

إِنَّ الَّذِيْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا ... فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عَامِرٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَمَا اسْتَغْفَرَ لِإِنْسَانٍ قَطُّ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، فَاسْتُشْهِدَ "قَالَ سَلَمَةُ: ثُمَّ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: فَجِئْتُ بِهِ أَقُوْدُهُ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَخَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ ... كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ بِالسَّيْفِ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ

﴿صحیح البخاری: ۴۶۳/۷/ صحیح مسلم: ۱۴۷/۳/ مسند احمد: ۴۲/۴، ۵۱/ مسند ابی عوانۃ: ۲۸۳/۴﴾

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ جب خیبر کے دن مرحب یہودی کے مقابلے کے لئے نکلے تو مرحب نے کہا:

"خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں، جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اُٹھاتی ہیں"

(اس کے جواب میں) میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرُ

شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ

"خیبر کو علم ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور جانباز شہسوار ہوں"

پھر دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا تو مرحب کی تلوار حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑھی اور عامر نے نیچے سے اُس پر وار کرنا چاہا لیکن اُن کی تلوار انہی کو آ لگی اور ان کی شہ رگ کٹ گئی، جس سے اُن کی شہادت ہو گئی۔ حضرت سلمہ بن اکوع

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملا جو کہہ رہے تھے کہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا' اُنہوں نے خودکشی کی ہے' تو میں روتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عامر کا عمل ضائع ہو گیا ہے؟ کیا اُس نے خودکشی کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کس نے کہا: میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ نے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی یہ کہا ہے اُس نے جھوٹ کہا ہے' بلکہ عامر کو تو دوہرا اجر ملے گا' بے شک جس وقت حضرت عامر رضی اللہ عنہ خیبر کی جانب نکلے تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجزیہ اشعار سناتے ہوئے آرہے تھے اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے' وہ سواریوں کو چلا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

تَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَمَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
اِنَّ الَّذِيْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

''اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ بے شک ان (کافر) لوگوں نے ہم پر ظلم و زیادتی کی ہے لیکن جب بھی انہوں نے ہم کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنا چاہا ہم نے انکار کر دیا (اور بھرپور دفاع کیا) ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں' لہٰذا جب ہمارا دُشمن سے آمنا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا' اور ہم پر اطمینان نازل فرمانا''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ اشعار سن کر) استفسار فرمایا: یہ کون ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں عامر ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے عامر!) تمہارا رب تمہاری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص کے لیے خصوصی طور پر مغفرت کی دُعا کرتے تھے تو اُسے شہادت نصیب ہو جاتی تھی۔ جب اس بات کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو اُنہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش کہ آپ ہمیں عامر کے ذریعے فائدہ پہنچاتے۔ پھر حضرت عامر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج یہ جھنڈا ضرور ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' یا (فرمایا کہ) اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر لے کر آیا' کیونکہ اُنہیں آشوبِ چشم کا مرض تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا' پھر اُنہیں جھنڈا تھما دیا۔ پھر مرحب غرور سے تلوار لہراتا ہوا نکلا اور بولا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

''خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورماں ہوں، جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اُٹھاتی ہیں''
(اس کے جواب میں) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ''حیدر'' رکھا ہے، اُس شیر کے مثل جو جنگلوں میں ہوتا ہے اور اُس کی شکل نہایت ڈراونی ہوتی ہے (یعنی اُسے دیکھتے ہی خوف آنے لگتا ہے) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے پورا پورا تول کر ایک سندرہ دیتا ہوں''
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلوار کے وار سے اُس کا سرتن سے جدا کر دیا اور یوں اُن کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

تشریح ''صاع'' اور ''سندرہ'' عرب کے دو پیمانے تھے۔ ''صاع'' چھوٹا پیمانہ تھا اور ''سندرہ'' بڑا پیمانہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شعر کا مطلب ہے کہ اگر کوئی مجھ پر خفیف وار کرے گا تو میں اُس پر اُس سے بڑھ کر سخت وار کروں گا اور جو مجھ پر سخت حملہ کرے گا تو اُس کا کام ہی تمام کر دوں گا۔

(1037) **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ:

متن حدیث أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطِي. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

(صحیح البخاری: ۷/۷۶، صحیح مسلم: ۴/۱۸۷۲، مسند احمد: ۵/۳۳۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا: میں کل جھنڈا لازماً اُس شخص کو عطا کروں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا

فرمائے گا' اُس کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت ہے اور اللہ و رسول ﷺ کو اس سے محبت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے رات یوں بسر کی کہ سب رات بھر بے چین رہے کہ آپ ﷺ کس کو جھنڈا تھماتے ہیں۔ پھر جب لوگ صبح کو اُٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے۔ ہر ایک کو اُمید تھی کہ جھنڈا اُسے دیا جائے گا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ تو کسی نے جواب دیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا' تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کی آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا اور اُن کے لیے دُعا فرمائی۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح (ٹھیک ٹھاک) ہو گئے کہ جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! کیا میں ان سے اُس وقت تک لڑائی کروں جب تک کہ وہ ہمارے مثل نہیں ہو جاتے؟ (یعنی جب تک اسلام قبول نہیں کر لیتے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں ہی چلے جاؤ اور جب تم ان کی سرحد پر اُترو تو انہیں اِسلام کی دعوت دینا اور انہیں وہ اُمور بتلانا جو ان پر (اسلام کے ناطے) واجب ہوتے ہیں' اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے ایک بھی آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

﴿1038﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو أَحْمَدَ وَهُوَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: نا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ:

◄ متن حدیث ► كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَهَنَّيْنَاهُ.

﴿مسند احمد: ۳/۳۳۱﴾

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے ہاں موجود تھے جس نے ہماری کھانے کی دعوت کی تھی' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی) اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا سر مبارک کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے داخل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو بھی چاہتا ہے تو یہ علی ہو۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ تو ہم نے ان کو (جنت کی) مبارک باد دی۔

وَمِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ شُيُوخِهِ غَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل

﴿1039﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْبَصْرِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْآخِرِ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ، قثنا أَبُو عَاصِمٍ وَهُوَ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ، عَنْ أُمِّ شَرَاحِيلَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي سَرِيَّةٍ، فَرَأَيْتُهُ رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا ﴿سنن الترمذی: ۶۴۳/۵﴾

سیدہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کی کمان دے کر بھیجا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! مجھے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے "علی" نہ دکھا دے۔

﴿1040﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا أَبُو الْوَلِيدِ قثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، يَعْنِي: ابْنَ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

﴿مضی برقم: ۱۰۰۴﴾

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز ادا کی وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1041﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، قثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: نا حَمَّادٌ، يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ وَأَنَا أَهَابُكَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أَخٍ، إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا فَسَلْنِي عَنْهُ وَلَا تَهَبْنِي، فَقُلْتُ: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ حِينَ خَلَّفَهُ فِي الْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تُخَلِّفُنِي فِي الْخَالِفَةِ فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ؟ قَالَ: بَلَى، فَرَجَعَ مُسْرِعًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارِ قَدَمَيْهِ يَسْطَعُ. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۴۴﴾

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَیں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کے متعلق پوچھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھ نہیں سکتا' اُنہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! ایسا نہ کرو' جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس (اس مسئلے کا) علم ہے تو پھر مجھ سے پوچھ لیا کرو' مجھ سے ڈرا نہ کرو۔ میں نے کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وہ فرمان کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں انہیں پیچھے مدینہ میں چھوڑ گئے تھے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اِس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ تو اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر وہ اس جلدی سے واپس لوٹے کہ میں (چشمِ تصور سے) ان کے قدموں کی غبار کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اُڑ رہی تھی۔

﴿1042﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا حَجَّاجٌ قثنا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَازِبٍ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ► أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتَّى كُنَّا بِغَدِيرِ خُمٍّ، فَنُودِيَ فِينَا: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: هَذَا مَوْلَى مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.

﴿مضیٰ برقم: ۹۴۷﴾

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے' یہاں تک کہ جب ہم غدیرِ خم مقام پر پہنچے تو ہم میں یہ آواز لگائی گئی کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے' سب اکٹھے ہو جاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو درختوں کے نیچے جگہ صاف کی گئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی ذات سے مقدم نہیں ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اس کا دوست ہونا چاہیے جس کا

دوست میں ہوں' اے اللہ! اس کو اپنا دوست بنا لے جو اس سے دوستی رکھے اور اس کو اپنا دُشمن بنا لے جو اس سے عداوت رکھے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو' آپ کی صبح وشام یوں ہوئی کہ آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہیں۔

﴿1043﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا حَجَّاجٌ، نا حَمَّادٌ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَلَسْتُ أَبْسَطَ مِنْكَ لِسَانًا' وَأَحَدَّ مِنْكَ سِنَانًا' وَأَمْلَأَ مِنْكَ حَشْوًا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ)(السجدة18:).

﴿تفسیر ابن جریر الطبری:۶۸/۲۱/الدر المنثور للسیوطی:۱۷۷/۵﴾

حضرت عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ولید بن عقبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تم سے زیادہ کشادہ زبان نہیں ہوں؟ کیا میں تم سے زیادہ تیز دندان نہیں ہوں؟ اور کیا میں تم سے زیادہ شکم سیر نہیں ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

''کیا بھلا ایک مومن اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو فاسق ہو؟ وہ برابر نہیں ہوسکتے۔''

﴿1044﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قثنا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ لَأَدْفَعَنَّ اللِّوَاءَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ' فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ' فَتَطَاوَلْتُ لَهَا' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا عَلِيُّ ' فَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ قَالَ: اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ ' فَقَالَ عَلِيٌّ: عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ﴿مضیٰ برقم:۹۸۷﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:

میں جھنڈا لازماً اس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارات کی خواہش نہیں کی' چنانچہ میرے دل میں اس کی اُمنگ پیدا ہوگئی' لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور مڑ کر نہ دیکھنا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح عطا.

فرمادے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں لوگوں سے کس بنیاد پر قتال کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس بنیاد پر کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

﴾1045﴿ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

◀ [متن حدیث] ▶ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى . قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهُ قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. ﴾مضی برقم: ۱۰۴۱﴿

❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:
تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ بھی) فرمایا: سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴾1046﴿ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ الشُّعَيْثِيُّ قثنا ابْنُ عَوْنٍ قثنا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي:

◀ [متن حدیث] ▶ لَا أُنَبِّئُكَ إِلَّا مَا أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: فِيهِمْ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَأَنْبَأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، يَعْنِي ثَلَاثًا

﴾مسند احمد: ۱/۱۲۱/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۸۷/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۸۷/ الخصائص للنسائی، ص: ۳۷﴿

❁ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
ان میں (یعنی خوارج میں) ایک شخص ایسا ہے جس کا ہاتھ ناقص ہے، یا (فرمایا کہ) چھوٹا سا ہے، یا (فرمایا کہ) ادھوار ہے، اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم فخر کرنے لگو گے تو میں تمہیں بتا دیتا کہ انہیں قتل کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کیا (کچھ انعامات اور اجر و ثواب کا) وعدہ کر رکھا ہے۔
راوی کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: کیا آپ نے یہ بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے (براہِ راست) سنی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! آپ نے تین مرتبہ کہا۔

﴾1047﴿ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قثنا أَبُو مَسْعُودٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ

عَقِيلٍ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ قثنا عِيسَى، ذَكَرَهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

◀ متن حدیث ▶ تُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ، فَتَرْكَبُهَا وَرُكْبَتُكَ مَعَ رُكْبَتِي، وَفَخِذُكَ مَعَ فَخِذِي، حَتَّى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ. ﴿ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری، ص:۹۱/ شرح نهج البلاغة: ۲/۴۳۱﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

روزِ قیامت جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی لائی جائے گی، پھر تم اس پر سوار ہو جاؤ گے اور تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ملی ہوگی، یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

﴿1048﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ

◀ متن حدیث ▶ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جِنَازَةً، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: أَبَا عَامِرٍ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لِعَلِيٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو لَيْلَى: فَقُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ قَالَهَا لَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ "

﴿مضی برقم: ۹۶۰﴾

حضرت ابولیلیٰ کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

ہم ایک جنازے کے انتظار میں تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے سوال کیا: اے ابو عامر! کیا آپ نے غدیر خم کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرماتے سنا تھا کہ جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

﴿1049﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قثنا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ قثنا أَبُو الْجَارُودِ الرَّحَبِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ بَدْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَسْتَقِي لَنَا مِنَ الْمَاءِ؟ فَأَحْجَمَ النَّاسُ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَاحْتَضَنَ قِرْبَةً ثُمَّ أَتَى بِئْرًا بَعِيدَةَ الْقَعْرِ مُظْلِمَةً فَانْحَدَرَ فِيهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ: تَأَهَّبُوا لِنَصْرِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحِزْبِهِ، فَهَبَطُوا مِنَ السَّمَاءِ لَهُمْ لَغَطٌ

يُذْعِرُ مَنْ سَمِعَهُ، فَلَمَّا حَاذَوُا الْبِئْرَ سَلَّمُوا عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ إِكْرَامًا وَتَجْلِيلًا.

﴿ذخائر العقبی للمحب الطبری، ص:۶۹/ شرح نہج البلاغۃ:۲/۴۳۰﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب غزوۂ بدر کی رات تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا؟ لوگ پیچھے ہٹ گئے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چمڑے کا مشکیزہ اُٹھایا' پھر ایک کنویں پر گئے جو بہت گہرا اور اندھیرے والا تھا۔ آپ اُس میں (سے پانی نکالنے کے لیے اُس میں) اُتر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل کو حکم فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی جماعت کی امداد کے لیے تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ آسمان سے اُترے۔ اُن کی شور وغل والی آوازیں تھیں' جو سننے والوں کو خوف زدہ کر رہی تھیں۔ پھر جب وہ کنویں کے برابر آئے تو انہوں نے آپ کو عزت اور عظمت بخشتے ہوئے سلام کیا۔

﴿1050﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمَخْزُومِيُّ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الْأَقْطَعُ قثنا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ لَيْلَةً، فَقَالَ لَهُمْ: أَلَا تُصَلُّونَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا وَهُوَ يَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف:54). ﴿صحیح البخاری:۳/۱۰/ صحیح مسلم:۱/۵۳۷/ مسند احمد:۱/۷۷﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اُن سے فرمایا: کیا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں' اگر وہ ہمیں اُٹھانا چاہے گا تو اُٹھا دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوبارہ کچھ نہ کہا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (الكهف:54)

''اِنسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

﴿تشریح﴾ ► نمازِ تہجد چونکہ نفلی نماز ہے' اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں زور نہیں دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جواب پر خاموشی اختیار کی اور مزید بات کیے بغیر تشریف لے گئے۔

﴿1051﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ قثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ

◀ [متن حدیث] ▶ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ خَطَبَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: إِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ. ﴿سنن النسائی:٦/٦٢/المعجم الکبیر للطبرانی:٤/٤٠/مجمع الزوائد للهیثمی:٩/٢٠٤﴾

◆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چھوٹی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کردی۔

﴿1052﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الدُّورِيُّ قثنا شَاذَانُ قثنا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَنَسٍ، يَعْنِي: ابْنَ مَالِكٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ▶ قُلْنَا لِسَلْمَانَ: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَصِيُّهُ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ وَصِيُّكَ؟ قَالَ: يَا سَلْمَانُ، مَنْ كَانَ وَصِيَّ مُوسَى؟ قَالَ: يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، قَالَ: فَإِنَّ وَصِيِّي وَوَارِثِي يَقْضِي دَيْنِي، وَيُنْجِزُ مَوْعُودِي: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ " ﴿ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری:١٧﴾

◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی کون ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: يَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: اے سلمان! (حضرت) موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون تھا؟ اُنہوں نے کہا: یوشع بن نون۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرا وصی اور میرا وارث میرا قرض چکائے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا (وہ) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ ہیں)۔

﴿1053﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ قثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قثنا الْفَضْلُ، يَعْنِي: ابْنَ مُوسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

◀ [متن حدیث] ▶ أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً إِذَا دَعَوْتَ بِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

﴿سنن الترمذی:٥/٥٢٩/شعب الایمان للبیهقی:١/٣٥٦﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسی دُعا نہ سکھلاؤں کہ جب بھی تم وہ دُعا مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دے' اگرچہ تجھے بخش ہی دیا گیا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بہت بلند' عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بہت بردبار' بڑے کرم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے' جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔''

﴿1054﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ قثنا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ قثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يَقُولُ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا؟ قَالَ: فَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ، لَأُعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ بِهَا، هَاكَ يَا عَلِيُّ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَفَدَكَ.

﴿مضی برقم: ۹۸۷﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا اٹھایا اور اُسے لہرا کر فرمایا: کون ہے جو اِسے اِس کے حق کے ساتھ پکڑے؟ (یعنی اِسے لے کر اس کا حق ادا کرے) تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رہنے دو۔ پھر دوسرا آدمی آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی رہنے دو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے رُوئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عزت بخشی! میں یہ جھنڈا لازماً اُس شخص کو دوں گا جو اِسے لے کر میدان نہیں چھوڑے گا' اے علی! یہ لو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں خیبر اور فدک کی فتح نصیب فرمائی۔

﴿تشریح﴾ ◀ ''فدک'' ایک مقام کا نام ہے جو حجاز مقدس کے قریب ہی واقع تھا' اس مقام کے اور مدینہ منورہ کے درمیان اُس وقت دو دِن کی مسافت کا فاصلہ تھا۔

﴿1055﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا أَبُو عَمْرٍو سَهْلُ بْنُ زَنْجَلَةَ الرَّازِيُّ قثنا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَ عَلِيًّا حَتَّى بَقِيَ آخِرُهُمْ

لَا يَرَى لَهُ أَخًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، آخَيْتَ بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكْتَنِي؟ قَالَ "وَلِمَ تَرَانِي تَرَكْتُكَ؟ إِنَّمَا تَرَكْتُكَ لِنَفْسِي، أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ، فَإِنْ ذَاكَرَكَ أَحَدٌ فَقُلْ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، لَا يَدَّعِيهَا بَعْدُ إِلَّا كَذَّابٌ."

(مسند ابی یعلی الموصلی: ۲۶۴/۴)

حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا' یہاں تک کہ صرف آخری شخص (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ہی رہ گئے' اُنہوں نے جب اپنا کوئی بھائی نہ دیکھا تو عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے متعلق یہ کیسے سوچ لیا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے؟ میں نے تو تمہیں صرف اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے (یعنی) تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں' پس اگر کوئی شخص تم سے کوئی بات کرے تو تم کہنا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں' میرے بعد اس بات کا دعویٰ صرف جھوٹا شخص ہی کر سکتا ہے۔

(1056) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْفِرْيَابِيُّ، سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

متنِ حدیث: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ: قُمْ، فَدَفَعَ اللِّوَاءَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ لِلْعَزِيمَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَلَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. (مضی برقم: ۹۸۷، ۱۰۳۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:

میں کل لازماً جھنڈا اُس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دِن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی' چنانچہ میرے دِل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی اور میں اس اُمید سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھنڈا میرے حوالے کر دیں' سامنے آ گیا۔ لیکن جب اگلا دِن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا اُن کے حوالے کر کے فرمایا: لڑتے رہنا اور تب تک نہ مڑنا جب تک کہ تم فتح یاب نہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل کر قریب ہی گئے تھے کہ اُنہوں نے پکارا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس بنیاد پر قتال کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے

رسول ہیں، چنانچہ جب وہ یہ اقرار کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور اپنے اموال بچالیں گے البتہ ان کا جو حق اور حساب ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ذِمے ہے۔

﴿1057﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، نا أَبِي، نا الْأَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:). ﴿اسنادہ صحیح﴾

◆ حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ مجھے اُمید ہے کہ میں، عثمان، طلحہ اور زبیر (رضی اللہ عنہم) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿الحجر: ۴۷﴾

''ان کے دِلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے''

﴿1058﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: نا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ. ﴿التاریخ للخطیب: ۴۳۹/۹﴾

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے بنو ہاشم کی جماعت! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر معبوث فرمایا ہے! اگر میں نے جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑا تو تم ہی سے ابتدا کروں گا۔

﴿1059﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ

﴿سنن الترمذی: ۶۳۵/۵ / مسند احمد: ۲۹/۶ / السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۰﴾

◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

کوئی مومن تجھ سے نفرت نہیں کرے گا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔

﴿1060﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قثنا أَبُو خَيْثَمَةَ، وَهُوَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ،

قثنا عفّانُ بنُ مُسلِمٍ قثنا جعفرُ بنُ سُلیمانَ قال:أخبرَنی یزیدُ الرِّشْكُ عَنْ مُطرِّفٍ عَنْ عِمرانَ بنِ حُصَینٍ قالَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً، فَاسْتَعْمَلَ یَعْنِی عَلِیًّا، فَصَنَعَ شَیْئًا أَنْکَرُوہُ، فَتَعَاقَدُوا أَرْبَعَۃٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِی شَکَاتَہُ، وَکَانُوا إِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَیْہِ، وَنَظَرُوا إِلَیْہِ، ثُمَّ یَنْصَرِفُونَ إِلَی رِحَالِھِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِیَّۃُ سَلَّمُوا عَلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَۃِ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ، أَلَمْ تَرَ إِلَی عَلِیٍّ صَنَعَ کَذَا وَکَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْہُ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ مِنْھُمْ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ، أَلَمْ تَرَ إِلَی عَلِیٍّ صَنَعَ کَذَا وَکَذَا؟ فَأَقْبَلَ إِلَیْہِ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ الْغَضَبُ فِی وَجْھِہِ وَقَالَ: مَا تُرِیدُونَ مِنْ عَلِیٍّ؟ عَلِیٌّ مِنِّی، وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ، وَعَلِیٌّ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِی. ﴿مکرر برقم:۱۰۳۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی دستہ بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اُن کا امیر مقرر کیا' تو اُنہوں نے کچھ ایسا کام کیا جس کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انکار کیا۔ چنانچہ چار اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے سے پختہ عہد کر لیا' یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنے کا۔ جب وہ سفر سے واپس آئے تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا۔ پھر سب لوگ اپنی رہائشوں کی طرف لوٹ گئے۔ جب جنگی دستہ آیا اور اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ پھر ان چار اصحاب میں سے ایک کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''علی'' کو نہیں دیکھا کہ اُس نے ایسے ایسے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر ان میں سے دوسرا شخص اُٹھا اور اُس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے ''علی'' کو نہیں دیکھا کہ اُس نے اِس اِس طرح کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر غصہ دکھائی دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں' اور علی میرے بعد ہر مومن کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿1061﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُھَیْلِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ أَبِیہِ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلَی حِرَاءٍ ھُوَ وَأَبُو بَکْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِیٌّ، وَطَلْحَۃُ، وَالزُّبَیْرُ، فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اھْدَئِی فَمَا عَلَیْکِ إِلَّا نَبِیٌّ، وَصِدِّیقٌ، وَشَھِیدٌ. ﴿مضی برقم:۸۱،۸۲﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر موجود تھے کہ پہاڑ کی چٹان حرکت کرنے لگی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

(1062) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَاسِبُ، سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قثنا أَبُو عِمْرَانَ الْوَرْكَانِيُّ قثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ مُخْتَارٍ التَّمَّارِ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ الْبَصْرِيِّ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا أَتَى أَصْحَابَ التَّمْرِ وَجَارِيَةٌ تَبْكِي عِنْدَ التَّمَّارِ فَقَالَ: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: بَاعَنِي تَمْرًا بِدِرْهَمٍ، فَرَدَّهُ مَوْلَايَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، قَالَ: يَا صَاحِبَ التَّمْرِ، خُذْ تَمْرَكَ وَأَعْطِهَا دِرْهَمَهَا، فَإِنَّهَا خَادِمٌ وَلَيْسَ لَهَا أَمْرٌ، فَدَفَعَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ: تَدْرِي مَنْ دَفَعْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالُوا: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَبَّ تَمْرَهَا وَأَعْطَاهَا دِرْهَمَهَا، قَالَ: أُحِبُّ أَنْ تَرْضَى عَنِّي، قَالَ: مَا أَرْضَانِي عَنْكَ إِذَا أَوْفَيْتَ النَّاسَ حُقُوقَهُمْ.

(الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۳/۲۷۸)

حضرت ابو مطر بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھجوریں بیچنے والوں کے پاس آئے تو ایک کھجور فروش کے پاس ایک لڑکی بیٹھی رو رہی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے (اُس لڑکی سے) پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اُس نے کہا: اِس نے مجھے ایک درہم کے بدلے کھجور فروخت کی لیکن میرے مالک نے اُسے واپس کر دیا ہے اور اب یہ اسے واپس نہیں لے رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کھجوروں والے! اپنی کھجور پکڑ اور اسے اس کا درہم واپس کر، کیونکہ یہ تو نوکرانی ہے، اس کے بس میں تو کچھ نہیں ہے۔ لیکن اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات نہ مانی۔ مسلمانوں نے اُس شخص سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ جس کی بات تم نہیں مان رہے یہ کون ہیں؟ اُس نے کہا: نہیں۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ امیر المومنین ہیں۔ پھر اُس نے اُس لڑکی کی کھجور واپس کر کے اُسے اس کا درہم دے دیا۔ پھر اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے خوش ہو کر جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کو ان کے پورے حقوق ادا کرو گے تو میں تم بہت زیادہ خوش ہوں گا۔

(1063) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا الْوَرْكَانِيُّ قثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَضَّاحِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ عَلِيًّا مَرَّ بِجَارِيَةٍ تَبْتَاعُ مِنْ لَحَّامٍ، فَقَالَتْ: زِدْنِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَقَالَ:

زِدْهَا، وَيْحَكَ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِبَرَكَةِ الْبَيْعِ.

❁ ⬥ حضرت ابووضاح شیبانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا:
میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک بچی کے پاس سے گزرے جو گوشت فروش سے گوشت خرید رہی تھی اور اس نے کہا: مجھے اور بھی دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گوشت فروش کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اسے مزید دے دو تجھ پر افسوس ہو! بے شک یہ تجارت کی برکت کے لیے عظیم تر ہے۔

﴿1064﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ نا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ نا عَبْدُ الْغَفُورِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُمْسِكُ الشُّسُوعَ بِيَدِهِ، يَمُرُّ فِي الْأَسْوَاقِ فَيُنَاوِلُ الرَّجُلَ الشِّسْعَ، وَيُرْشِدُ الضَّالَّ، وَيُعِينُ الْحَمَّالَ عَلَى الْحَمُولَةِ، وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ) (القصص83:)، ثُمَّ يَقُولُ: هَذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ فِي الْوُلَاةِ وَذَوِي الْقُدْرَةِ مِنَ النَّاسِ. ﴿تاریخ بغداد: ۱۱/۱۳۰﴾

❁ ⬥ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں جوتوں کے تسمے پکڑے ہوئے بازار میں چلے جا رہے تھے، پھر وہ (جس) آدمی کو (ضرورت ہوتی اُسے) تسمہ دے دیتے، جسے راستے کا نہ پتا ہوتا اُس کی راہنمائی کرتے اور بوجھ اُٹھانے والوں کی بوجھ اُٹھانے پر مدد فرماتے، اور یہ آیت پڑھتے:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔

"یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے، اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے"

پھر فرماتے: یہ آیت حکمرانوں کے متعلق اور لوگوں میں سے صاحب قدرت افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

﴿1065﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، قَالُوا: نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَ قُوَّةِ رَجُلَيْنِ، يَعْنِي مِنْ

غَيْرِه. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: يُرِيدُ بِذَلِكَ نُبْلَ الرَّأْيِ

﴿مسند احمد:۴/۸۱/ المعجم الکبیر للطبرانی:۲/۱۱۵/ المستدرک للحاکم:۴/۷۲/ مجمع الزوائد للھیثمی:۱۰/۲۶﴾

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک ایک قریشی کو دو آدمیوں کے برابر طاقت حاصل ہے یعنی قریش کے علاوہ کے مقابلے میں۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد صائب الرائے ہونا تھا۔ (یعنی اچھی رائے اور درست موقف ہونے کے سلسلے میں ایک قریشی دو غیر قریشی آدمیوں کے برابر ہے)

﴿1066﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمَسْمُولِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا، وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا وَلَا تُعَلِّمُوهَا، قُوَّةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَعْدِلُ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَأَمَانَةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَعْدِلُ أَمَانَةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أُوصِيكُمْ بِحُبِّ ذِي أَقْرَبِيهَا: أَخِي وَابْنِ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ فَإِنَّهُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي عَذَّبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ."

﴿مصنف عبد الرزاق:۱۱/۵۵/ مناقب الشافعی للبیہقی:۱/۲۰/ مجمع الزوائد للھیثمی:۱۰/۲۵﴾

حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جمعے کا خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش کو آگے کرو اور تم ان سے آگے نہ بڑھو انہیں نہ سکھاؤ بلکہ ان سے سیکھو۔ قریش کے ایک آدمی کی قوت ان کے علاوہ (کسی اور قبیلے کے) دو آدمیوں کی قوت کے برابر ہے اور قریش کے ایک آدمی کی امانت داری ان کے علاوہ دو آدمیوں کی امانت داری کے برابر ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں ان کے قرابت داروں سے محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے بھائی اور چچا زاد علی بن ابی طالب سے صرف مومن ہی محبت رکھتا ہے اور صرف منافق ہی اُن سے نفرت کرتا ہے۔ جس شخص نے اُن سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اُن سے نفرت کی اُس نے مجھ سے نفرت کی، اور جس نے مجھ سے نفرت کی اُسے اللہ تعالیٰ عذاب سے دوچار کرے گا۔

﴿1067﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ قثنا جَعْفَرُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ:

◀ متن حدیث ▶ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَبَا الرَّيْحَانَتَيْنِ مِنَ الدُّنْيَا، فَعَنْ قَلِيلٍ يَذْهَبُ رُكْنَاكَ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا أَحَدُ الرُّكْنَيْنِ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ قَالَ: هُوَ الرُّكْنُ الْآخَرُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اے دُنیا کے دو خوشبودار پھولوں کے والد! تھوڑے ہی عرصے میں تمہارے دونوں رُکن ختم ہو جائیں گے اور تجھ پر اللہ ہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ان دو رُکنوں میں سے ایک ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ دوسرا رُکن ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

تشریح ◀ ''دو خوشبودار پھولوں'' سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ جیسا کہ ایک اور روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے متعلق یہ فرمان مذکور ہے:

هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

''یہ دونوں دُنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں'' ﴿صحیح البخاری: ۳۷۵۳﴾

﴿1068﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَائِشَةَ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ، فَقَالَ: "أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَأَزْوَاجُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا، وَعَنْ شَمَائِلِنَا، وَذَرَارِيُّنَا خَلْفَ أَزْوَاجِنَا، وَشِيعَتُنَا مِنْ وَرَائِنَا." ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲۹/۱/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۳۱/۹﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کے میرے ساتھ حسد کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم چار افراد میں سے چوتھے ہو؟ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ میں صلی اللہ علیہ وسلم، تم رضی اللہ عنہ اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) ہوں گے، ہماری ازواج ہمارے دائیں اور بائیں طرف ہوں گی، ہماری اولاد ہماری ازواج کے پیچھے اور

ہمارے پیروکار ہمارے پیچھے ہوں گے۔

﴿1069﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قثنا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ أُمَّ كُلْثُومٍ فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي أُرْصِدُهَا لِابْنِ أَخِي جَعْفَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْكِحْنِيهَا، فَوَاللَّهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يَرْصُدُ مِنْ أَمْرِهَا مَا أَرْصُدُ، فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ، فَأَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: أَلَا تُهَنِّئُونِي؟ فَقَالُوا: بِمَنْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بِأُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ، وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي، فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ وَنَسَبٌ. ﴿المستدرک للحاکم: ۱۴۲/۳/ مناقب الشافعی للبیهقی: ۱۴/۱/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۷۳/۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں اُم کلثوم سے شادی کا پیغام بھیجا اور کہا: اُن کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اُسے اپنے بھتیجے جعفر کے لیے رکھا ہوا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کا مجھ سے نکاح کر دیجئے، اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو ان کا اس طرح خیال رکھے گا جس طرح میں ان کا خیال رکھوں گا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے اور کہا: کیا تم مجھے مبارک نہیں دو گے؟ انہوں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کس بات کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی اُم کلثوم کے ساتھ شادی کی، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قیامت کے روز ہر نسب اور سبب ٹوٹ جائے گا، سوائے اس کے جو میرے نسب اور سبب سے ہو گا۔ چنانچہ میں نے چاہا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سبب اور نسب قائم ہو جائے۔

﴿1070﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ نا شَرِيكٌ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنِ الْمُسْتَظِلِّ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أُمَّ كُلْثُومٍ، فَاعْتَلَّ عَلَيْهِ بِصِغَرِهَا، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرِدِ الْبَاهَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي، كُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ، مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ؛ فَإِنِّي أَنَا

أَبُوهُمْ وَعَصَبَتُهُمْ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۷۳/۹﴾

حضرت مُسْتَظِل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (ان کی صاحبزادی) اُم کلثوم سے شادی کا پیغام بھیجا تو اُنہوں نے اُن کی کم عمری کا عذر پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میرا ازدواجی تعلقات کا ارادہ نہیں ہے بلکہ (میں تو صرف اس لیے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: روزِ قیامت ہر سبب اور نسب منقطع ہو گا' سوائے میرے سبب اور نسب کے' ہر باپ کی اولاد اپنے باپ کی عصبہ ہوتی ہے' سوائے فاطمہ کی اولاد کے' کیونکہ میں ہی ان کا باپ اور عصبہ ہوں۔

﴿1071﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قثنا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ يُصْلِحُهَا، ثُمَّ مَشَى فَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَخَرَجْتُ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُكَبِّرْ بِهِ فَرَحًا، كَأَنَّهُ شَيْءٌ قَدْ سَمِعَهُ.

﴿مسند احمد: ۸۲/۳/ المستدرک للحاکم: ۱۲۲/۳﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رحمۃ اللہ علیہ

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے جارہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا تاکہ وہ اسے درست کردیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے اور فرمایا: یقیناً تم میں سے کوئی شخص لازماً قرآن کی تفسیر پر اسی طرح قتال کرے گا' جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر قتال کیا ہے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نکلا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خوشخبری سنائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو اُنہوں نے یہ سن کر خوشی سے ''اللہ اکبر'' نہیں کہا' گویا کہ یہ ایسی بات تھی جو اُنہوں نے سنی ہوئی تھی۔

﴿1072﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ جُمَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ الصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ: حَبِيبُ بْنُ مُرِيِّ النَّجَّارُ مُؤْمِنُ آلِ يَاسِينَ، وَخِرْبِيلُ مُؤْمِنُ

آلِ فِرْعَوْنَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ الثَّالِثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ " ﴿الجامع الصغیر للسیوطی: ۵۰/۲﴾

◆ حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدیق تین ہیں: حبیب بن مُری النجار: جو کہ آلِ یاسین میں سے مؤمن تھا' خرتیل: جو کہ آلِ فرعون میں سے مومن تھا' اور تیسرا علی بن ابی طالب: اور یہ ان سب سے افضل ہے۔

﴿1073﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا بُهْلُولُ بْنُ مُوَرِّقٍ السَّامِيُّ قثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄ متن حدیث ► قَالَ لِي جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، قَلَبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ وَلَدَ أَبٍ خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. " ﴿مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۷/۴/۹، الجامع الصغیر للسیوطی: ۸۴/۲﴾

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے زمین کے مشرق ومغرب تک پھرا ہوں لیکن میں نے بنو ہاشم سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿1074﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّهِ سَلْمَى قَالَتْ:

◄ متن حدیث ► اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّضْتُهَا، فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَا كَانَتْ، فَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أُمَّتَاهُ، اسْكُبِي لِي مَاءً غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا فَقَامَتْ فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: هَاتِي ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا فَلَبِسَتْهَا ثُمَّ جَاءَتْ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فَقَالَتْ: قَدِّمِي الْفِرَاشَ إِلَى وَسَطِ الْبَيْتِ، فَقَدَّمْتُهُ فَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ: يَا أُمَّتَاهُ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَإِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ، فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، وَقُبِضَتْ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يَكْشِفُهَا أَحَدٌ، ثُمَّ حَمَلَهَا بِغُسْلِهَا ذَلِكَ فَدَفَنَهَا. ﴿مسند احمد: ۶/۴۶۰/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۱۰﴾

◆ حضرت سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں تو میں ان کی بیمار پرسی کے لیے گئی۔ ایک روز وہ اسی کیفیت میں تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ باہر نکلے' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) کہا: اے اماں جان! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دیجیے۔ تو میں نے اُن کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ پھر وہ اُٹھیں اور بڑے اچھے طریقے سے غسل کیا جیسے

آلِ فِرْعَوْنَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الثَّالِثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ " ﴿الجامع الصغیر للسیوطی:۲/۵۰﴾

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدیق تین ہیں: حبیب بن مُری النجار: جو کہ آلِ یاسین میں سے مؤمن تھا' خرتیل: جو کہ آلِ فرعون میں سے مومن تھا' اور تیسرا علی بن ابی طالب: اور یہ ان سب سے افضل ہے۔

﴿1073﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قثنا بُهْلُولُ بْنُ مُوَرِّقٍ السَّامِيُّ قثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ قَالَ لِي جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، قَلَبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ وَلَدَ أَبٍ خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ . " ﴿مجمع الزوائد للهيثمی:۹/۱۷۴/ الجامع الصغیر للسیوطی:۲/۸۴﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے زمین کے مشرق و مغرب تک پھرا ہوں لیکن میں نے بنو ہاشم سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿1074﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّهِ سَلْمَى قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّضْتُهَا، فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَا كَانَتْ، فَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أُمَّتَاهُ اسْكُبِي لِي مَاءً غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا فَقَامَتْ فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: هَاتِي ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا فَلَبِسَتْهَا ثُمَّ جَاءَتْ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فَقَالَتْ: قَدِّمِي الْفِرَاشَ إِلَى وَسَطِ الْبَيْتِ، فَقَدَّمْتُهُ فَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ: يَا أُمَّتَاهُ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَإِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ، فَلَا يَكْشِفْنِي أَحَدٌ، وَقُبِضَتْ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يَكْشِفُهَا أَحَدٌ، ثُمَّ حَمَلَهَا بِغُسْلِهَا ذَلِكَ فَدَفَنَهَا. ﴿مسند احمد:۶/۴۶۰/ مجمع الزوائد للهيثمی:۹/۲۱۰﴾

حضرت سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں تو میں ان کی بیمار پرسی کے لیے گئی۔ ایک روز وہ اسی کیفیت میں تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ باہر نکلے' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) کہا: اے اماں جان! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دیجیے۔ تو میں نے اُن کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ پھر وہ اُنھیں اور بڑے اچھے طریقے سے غسل کیا جیسے

وہ کرتی تھیں۔ پھر کہا: میرے نئے کپڑے لا دیجئے۔ تو میں نے انہیں (نئے کپڑے) لا دیے۔ انہوں نے وہ پہن لیے۔ پھر اسی گھر میں آ گئیں جس میں وہ تھیں اور کہا: گھر کے درمیان میں میرا بستر لگا دو۔ تو میں نے لگا دیا۔ پھر وہ لیٹ گئیں اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے بولیں: اے اماں جان! بلاشبہ اب میری رُوح قبض ہونے والی ہے اور میں نے غسل بھی کر لیا ہے' لٰہذا مجھے کوئی بے پردہ نہ کرے۔ اور (پھر ایسا ہی ہوا کہ) آپ کی روح پرواز کر گئی۔ پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے انہیں بتلایا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہیں کوئی بے پردہ نہیں کرے گا۔ پھر آپ نے انہیں ان کے غسل کے ساتھ اُٹھایا اور انہیں دفن کر دیا۔

﴿1075﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْأَشْقَرُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِ مَرْحَبٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مرحب کا سر لے کر آیا' اللہ اُس پر لعنت فرمائے۔

﴿1076﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ◀ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْطُبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ أَنْ لَا شَيْءَ لِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ عَائِدَتَهُ وَصِلَتَهُ فَخَطَبْتُهَا فَقَالَ: وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي كُنْتُ أَعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي، قَالَ: فَأْتِ بِهَا، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَنْكَحَنِيهَا فَلَمَّا أَنْ دَخَلَتْ عَلَيَّ قَالَ: لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى آتِيَكُمَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا كِسَاءٌ أَوْ قَطِيفَةٌ فَتَحَشْحَشْنَا فَقَالَ: مَكَانَكُمَا، عَلَى حَالِكُمَا، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عِنْدَ رُءُوسِنَا فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَأُتِيَ بِهِ، فَدَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ رَشَّهُ عَلَيْنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ هِيَ؟ قَالَ: هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. ﴿سنن ابی داؤد: ۲/۲۴۰/سنن النسائی: ۶/۱۲۹/مسند احمد: ۱/۸۰﴾

حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفے کے منبر پر یہ فرماتے سنا:

جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے) نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا تو مجھے یاد آیا کہ میرے

پاس تو (حق مہر دینے کے لیے) کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی اور صلہ رحمی یاد آئی تو میں نے پیغام نکاح بھیج دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز موجود ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری وہ حطمی زِرہ کہاں ہے جو میں نے فلاں دن تمہیں دی تھی؟ میں نے کہا: وہ تو میرے پاس ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی لے آؤ۔ چنانچہ میں وہ لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ پھر جب وہ میرے پاس آ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ابھی تمہارے پاس آتا ہوں تم میرا انتظار کرنا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نے ہم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی' اُس وقت ہم چادر یا کمبل اوڑھے ہوئے تھے تو ہم جلدی سے اُٹھ بیٹھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو' اسی حالت میں رہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا ایک برتن منگوایا۔ وہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دُعا فرمائی' پھر ہم پر اُس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہوں یا یہ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھے تمہاری نسبت زیادہ محبوب ہے لیکن تم میری نظر میں اس سے زیادہ معزز ہو۔

﴿1077﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ قثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► طَلَبْتُ عَلِيًّا فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: ذَهَبَ يَأْتِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَاءَا جَمِيعًا فَدَخَلَا، وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَأَجْلَسَ عَلِيًّا عَنْ يَسَارِهِ، وَفَاطِمَةَ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ الْتَفَعَ عَلَيْهِمْ بِثَوْبِهِ قَالَ": (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:33)، اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي، اللَّهُمَّ أَهْلِي أَحَقُّ"، قَالَ وَاثِلَةُ: فَقُلْتُ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَأَنْتَ مِنْ أَهْلِي، قَالَ وَاثِلَةُ: فَذَلِكَ أَرْجَا مَا أَرْجُو مِنْ عَمَلِي. ﴿مضی برقم:۹۷۸﴾

◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اُن کے گھر آیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے گئے ہیں۔ پھر آپ دونوں اکٹھے تشریف لائے اور (گھر میں) داخل ہوئے۔ میں بھی آپ دونوں کے ساتھ اندر آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں جانب بٹھالیا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بائیں جانب اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے بٹھا لیا' پھر اپنا کپڑا ان پر ڈال کر فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۔

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپا کی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''

اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ! میرے اہل بیت کا زیادہ حق ہے۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک گوشے سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سے ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی میرے اہل سے ہو۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سب سے اُمید والا عمل ہے جس عمل سے میں (نجات کی) اُمید کر سکتا ہوں۔

﴿1078﴾ ◄ [سندِ حدیث] ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نا قَنَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄ [متنِ حدیث] ► مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي ﴿سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۳۷۴/۵﴾

◆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے علی کو تکلیف دی بے شک اس نے مجھے تکلیف دی۔

﴿1079﴾ ◄ [سندِ حدیث] ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونُ نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ:

◄ [متنِ حدیث] ► أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ؟ قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِذَلِكَ سَعْدًا، فَلَقِيتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا ذَكَرَنِي عَامِرٌ، قَالَ: فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اسْتَكَّتَا إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿الخصائص للنسائی، ص: ۱۵﴾

◆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا:

کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿1080﴾ ◄ [سندِ حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي طَرِيفُ بْنُ عِيسَى، وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ► لَقِيتُ ثَوْبَانَ، فَرَأَى عَلَيَّ ثِيَابًا فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهَذِهِ الثِّيَابِ؟ وَرَأَى فِي يَدَيَّ خَاتَمًا فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهَذَا الْخَاتَمِ؟ إِنَّمَا الْخَوَاتِيمُ لِلْمُلُوكِ، قَالَ: فَمَا اتَّخَذْتُ بَعْدَهُ خَاتَمًا، قَالَ: فَحَدَّثَنَا ثَوْبَانُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ فَذَكَرَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَغَيْرَهُمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمِنْ أَهْلِ

الْبَيْتِ أَنَا؟ قَالَ: فَسَكَتَ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنَا؟ قَالَ: فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: نَعَمْ، مَا لَمْ تَقُمْ عَلَى سُدَّةٍ، أَوْ تَأْتِي أَمِيرًا تَسْأَلُهُ.

حضرت یوسف بن عبد الحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو اُنہوں نے مجھے کپڑے زیب تن کیے دیکھا تو پوچھا: تم ان کپڑوں سے کیا کرتے ہو؟ پھر انہوں نے میرے ہاتھوں میں انگوٹھی دیکھی تو پوچھا: تم اس انگوٹھی سے کیا کرتے ہو؟ انگوٹھیاں تو صرف بادشاہوں کے لیے ہوتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد انگوٹھی نہیں پہنی۔ پھر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے لیے دُعا فرمائی اور سید علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اور ان کے علاوہ کسی اور کا بھی تذکرہ کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے پھر عرض کیا: کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: ہاں، جب تک کہ تم گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے نہیں ہوگے یا کسی امیر کے پاس آ کر اس سے مانگو گے نہیں۔

(1081) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّومِيُّ قَالَ: نا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا (سنن الترمذی: ۶۳۷/۵)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں حکمت و دانائی کا گھر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے۔

(1082) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: نا كَثِيرٌ النَّوَّاءُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ، وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ، قِيلَ لِعَلِيٍّ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا، وَابْنَايَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَعَقِيلٌ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. (مضی برقم: ۱۰۹، ۲۷۴، ۲۷۵)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کو سات ساتھی دیے گئے جبکہ مجھے چودہ سے نوازا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے حسن و حسین، حمزہ، جعفر، عقیل، ابو بکر، عمر، عثمان، مقداد، سلمان، عمار، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم۔

﴿1083﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قثنا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ:نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ، وَانْقَطَعَتْ شِسْعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهَا عَلِيًّا يُصْلِحُهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ النَّعْلِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ، يَعْنِي عَلِيًّا، بِالرَّحَبَةِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلْ كَانَ مِنْ حَدِيثِ النَّعْلِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَقَدْ بَلَغَكَ؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ مِمَّا كَانَ يُخْفِي إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

﴿العلل المتناهيه لابن الجوزی:۱/۲۳۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درست کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے، اور فرمایا: بیشک تم میں ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح مزاحمت کرے گا جس طرح میں اُس کے نازل ہونے پر کرتا تھا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَـا رَسُوْلَ اللّٰـه صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یَـا رَسُوْلَ اللّٰـه صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ میں ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ جوتا (ٹھیک کرنے) والا ہے (یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)۔

﴿1084﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:حَدَّثَنِي ابْنُ زَنْجُوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: أنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنِ الْحَكَمِ، وَالْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ، وَكَانَ يَسْمُرُ مَعَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنْكَرُوا مِنْكَ أَنَّكَ تَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ فِي مُلَاءَيْنِ، وَفِي الْحَرِّ فِي الْحَشْوِ وَفِي الثَّوْبِ الثَّقِيلِ، فَقَالَ لَهُ: أَوَلَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِخَيْبَرَ؟ فَقَالَ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللّٰهُ لَهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ، قَالَ: فَتَفَلَ فِي

عَيْنِي ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ أَذَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ، قَالَ: فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا. لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

وہ (یعنی ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو باتیں کیا کرتے تھے، تو انہوں نے آپ سے کہا: بیشک لوگ آپ کے اس عمل کو بہت عجیب سمجھتے ہیں کہ آپ سردی میں اوڑھنے کی دو ہی چادریں استعمال کرتے ہیں اور گرمیوں میں رُوئی کے موٹے کپڑے زیب تن کر لیتے ہیں۔ تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے کہا: بلاشبہ (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں جھنڈا لازماً اُس شخص کو عطا کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ اُسے فتح سے ہمکنار کرے گا اور وہ میدان سے فرار ہونے والا بھی نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میری آنکھوں میں تکلیف تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعابِ دہن مبارک میری آنکھوں میں لگایا، پھر فرمایا: اے اللہ! اس کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے کافی ہو جا۔ چنانچہ مجھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت سے) گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوتی۔

﴿1085﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ قثنا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ، فَذَكَرَ قِصَّةَ مُؤَاخَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ، يَعْنِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ذَهَبَتْ رُوحِي، وَانْقَطَعَتْ ظَهْرِي، حِينَ رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَإِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ سَخَطٍ عَلَيَّ، فَلَكَ الْعُتْبَى وَالْكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، فَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: وَمَا أَرِثُ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا وَرَّثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي، قَالَ: وَمَا وَرَّثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكَ؟ قَالَ "كِتَابَ اللّٰهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِي فِي قَصْرٍ فِي الْجَنَّةِ، مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47)، الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ." ﴿ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری: ۷۹﴾

حضرت زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا...... پھر اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کا واقعہ بیان کیا...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یقیناً میری جان نکل گئی اور کمر

ٹوٹ گئی جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے (تمام) صحابہ کے ساتھ ایسا کیا ہے (یعنی سب میں بھائی چارہ قائم کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا) اگر تو یہ میرے ساتھ کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو یہ آپ کی مرضی اور حق ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں نے تجھے صرف اپنے لیے مؤخر کیا ہے' کیونکہ تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا' سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا' تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وارث مجھ سے پہلے انبیاء نے بنایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے کس چیز کا وارث بنایا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت۔ تم جنت کے محل میں میرے اور میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گے' تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ

''(وہاں سب) بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے''

﴿1086﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السُّلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا

﴿مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۱۳۲/ الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۳/۲۴۲﴾

حضرت محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ہم انصار کی جماعت میں سے منافقین کو صرف اس علامت سے پہچان لیا کرتے تھے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھتے تھے۔

﴿1087﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَا: نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متن حدیث] ◀ يَا عَلِيُّ، فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى، أَبْغَضَتْهُ يَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ الْمَنْزِلَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ

﴿الخصائص للنسائی: ۲۷/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۱۳۳/ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی: ۱/۲۲۳/ التاریخ الکبیر للبخاری: ۲/۲۵۷﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی! تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ایک بات پائی جاتی ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو اُن کا نہیں تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

وَقَالَ عَلِيٌّ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي. لَفْظُ سُرَيْجِ بْنِ يُونُسَ.

میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) محبت کرنے والا' جو مجھے ایسے تعریف و ستائش سے متصف کرے جو مجھ میں موجود ہی نہ ہو اور (دوسرا مجھ سے) نفرت کرنے والا' جسے میری دُشمنی اس بات پر اُبھارے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔

﴿1088﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو الْجَهْمِ الْعَلَاءُ بْنُ مُوسَى الْبَاهِلِيُّ، سَنَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَالَ: نا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ بَرَاءَةَ عَلَى الْمَوْسِمِ وَأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ إِلَى النَّاسِ، فَلَحِقَهُ عَلِيٌّ فِي الطَّرِيقِ، فَأَخَذَ السُّورَةَ وَالْكَلِمَاتِ، فَكَانَ عَلِيٌّ يُبَلِّغُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَإِذَا قَرَأَ السُّورَةَ نَادَى: أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَقْرَبُ الْمَسْجِدَ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِ هَذَا، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْدٌ فَأَجَلُهُ مُدَّتُهُ، حَتَّى قَالَ رَجُلٌ: لَوْلَا أَنْ يُقْطَعَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَ ابْنِ عَمِّكَ مِنَ الْحِلْفِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَمَرَنِي أَلَّا أُحْدِثَ شَيْئًا حَتَّى آتِيَهُ لَقَتَلْتُكَ. ﴿مسند احمد: ۳/۱/سنن الترمذی: ۲۷۶/۵﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام حج میں حضرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برأت اور چار کلمات دے کر لوگوں کی طرف بھیجا' ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ پیچھے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن سے جا ملے۔ اُنہوں نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے) سورت اور کلمات لے لیے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس سورت کے احکام کی) تبلیغ کرتے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر حج تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورت پڑھ کر سنائی تو پکار کر کہا: خبردار! جنت میں صرف مسلمان جان ہی جائے گی' اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئے اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی

معاہدہ ہے وہ مقررہ مدت تک برقرار رہے گا۔ اتنے میں ایک آدمی بولا: (ہم یہ سب کچھ اسی صورت میں کریں گے) اگر ہمارے اور تمہارے چچازاد (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان جو حلف ہے اُسے توڑ نہ دیا جائے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم نہ دیا ہوتا کہ میں (واپس) ان کی خدمت میں حاضر ہونے تک کوئی نیا کام نہیں کروں گا' تو بیشک میں تجھے (اس گستاخی پر) قتل کر دیتا۔

﴿ تشریح ﴾ سورۃ برأت کا دوسرا نام سورۃ التوبہ ہے۔ اسے سورۃ برأت اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ جہاد وقتال کے احکام اور ان پر غیظ وغضب کے تذکروں پر مشتمل ہے اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو مشرکوں کے ساتھ واضح طور پر اعلانِ برأت کرنے کا حکم فرما دیا تھا' وہی اعلانِ برأت مشرکین کو سنانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

﴿1089﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْبَصْرِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ: نا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ:

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِمَحْضَرٍ مِنْ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تَعْرِفُ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ؟ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَا تَذْكُرْ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّكَ إِنْ أَبْغَضْتَهُ "آذَيْتَ هَذَا فِي قَبْرِهِ. ﴿الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۱۵۸/۳﴾

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نامناسب گفتگو کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس آدمی سے فرمایا: کیا تم اس قبر میں موجود شخصیت کو جانتے ہو؟ یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوطالب کے بیٹے اور حضرت عبدالمطلب کے پوتے ہیں' پس تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ صرف اچھے الفاظ میں ہی کیا کرو' کیونکہ یقینی بات ہے کہ اگر تم ان سے نفرت کرو گے تو تم اِس قبر میں موجود پاک ہستی کو تکلیف پہنچاؤ گے۔

﴿1090﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ بَعَثَ إِلَيْهِ فَرَدَّهُ وَقَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَبَعَثَ عَلِيًّا.

﴿مسند احمد: ۲۱۲/۳/سنن الترمذی: ۲۷۵/۵﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ التوبۃ دے کر اہل مکہ کی جانب بھیجا۔ جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ان کے پیچھے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا: اس سورت کو میرے اہل بیت کا ہی کوئی آدمی لے کر جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

﴿1091﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ:

◀ متن حدیث ▶ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ. ﴿مسند احمد: ٣٦٩/٦﴾

حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿1092﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قثنا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، وَسَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَحَبِيبُكَ حَبِيبُ اللَّهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللَّهِ، الْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ مِنْ بَعْدِي.

﴿للخطیب: ۴۱/۴/ الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۱۵۶/۳﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلانے بھیجا اور پھر اُن سے فرمایا:

تم دُنیا و آخرت میں سردار ہو، جس نے تم سے محبت کی بیشک اُس نے مجھ سے محبت کی، تم سے محبت کرنے والا اللہ کا محبوب ہے، تمہارا دُشمن میرا دُشمن ہے اور میرا دُشمن اللہ کا دُشمن ہے، اس شخص کی تباہی و بربادی ہے جو میرے بعد تم سے نفرت کرے گا۔

﴿1093﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ، سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قثنا

يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قثنا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّهُ ذُكِرَ عَلِيٌّ عِنْدَ رَجُلٍ وَعِنْدَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَتَذْكُرُ عَلِيًّا، إِنَّ لَهُ مَنَاقِبَ أَرْبَعًا، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. وَذَكَرَ حُمْرَ النَّعَمِ وَقَوْلَهُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، وَقَوْلَهُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى "، وَقَوْلَهُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَنَسِيَ سُفْيَانُ وَاحِدَةً. ﴿التاريخ الكبير للبخاري: ۲/۲۸۱/ السنة لابن ابی عاصم: ۱۳۳۲﴾

حضرت ربیعہ الجرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی اُس کے پاس موجود تھے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: کیا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہے ہو؟ ان کو چار ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو یہ مجھے اتنے اتنے (مال) سے بھی زیادہ پسند ہوتا' اور انہوں نے (مال میں) سرخ اونٹوں کا ذکر کیا (یعنی ان چار خوبیوں میں سے کسی ایک کا حاصل ہو جانا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میں (علی رضی اللہ عنہ کو) لازماً جھنڈا دوں گا۔ (دوسری فضیلت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ (تیسری فضیلت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جس کا میں دوست ہوں اُس کا علی بھی دوست ہے۔ اور حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ ایک فضیلت بھول گئے۔

﴿1094﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قثنا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَكَانَ عَمِّي يَرْتَجِزُ وَهُوَ يَقُولُ:

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا ۔۔۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا ۔۔۔ فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: عَامِرٌ، قَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عَامِرُ، وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ خَصَّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ خَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ۔۔۔ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَبَرَزَ لَهُ عَامِرٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرُ   شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ، وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، وَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ عَامِرٌ نَفْسَهُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ   شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ عَلِيٌّ:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ   كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ: فَضَرَبَهُ، فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْ عَلِيٍّ " ﴿مکرر برقم:۱۰۳۶﴾

حضرت سلمہ اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم زکوٰۃ ادا کرتے اور نہ ہی نماز پڑھ سکتے تھے۔ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، لہٰذا جب ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا، اور ہم پر اطمینان نازل فرمانا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ اشعار سن کر) استفسار فرمایا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عامر ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عامر! اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص کے لیے خصوصی طور پر مغفرت کی دُعا کرتے تھے تو اُسے شہادت نصیب ہو جاتی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم!) کاش کہ آپ ہمیں عامر کے ذریعے فائدہ پہنچاتے۔ پھر جب ہم خیبر میں آئے تو مرحب اپنی تلوار کو بڑے غرور سے لہراتے ہوئے نکلا اور وہ کہہ رہا تھا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ   شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

''خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں' ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اُٹھاتی ہیں۔''

تو عامر رضی اللہ عنہ نے اُسے للکارتے ہوئے کہا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُحَاذِرُ

''خیبر کو علم ہے کہ میں عامر ہوں' ہتھیار بند رہتا ہوں اور جانباز شہسوار ہوں۔''

پھر ان دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا تو مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے اُس پر وار کرنا چاہا لیکن ان کی تلوار انہی کو آلگی اور ران کی شہ رگ کٹ گئی' جس سے اُن کی شہادت ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کہنے لگے کہ عامر کا عمل ضائع ہوگیا' عامر کا عمل ضائع ہوگیا' اس نے خودکشی کی ہے۔ تو میں روتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عامر کا عمل ضائع ہوگیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ایسا کس نے کہا: میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی یہ کہا ہے اُس نے جھوٹ کہا ہے' بلکہ اس کو تو دوہرا اجر ملے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا تو انہیں آشوبِ چشم کی بیماری لگی ہوئی تھی۔ پھر میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن مبارک لگایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لیے) مرحب نکلا اور بولا۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

''خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں' ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں' جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اُٹھاتی ہیں''

تو (اُس کے جواب میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ''حیدر'' رکھا ہے' اُس شیر کے مثل جو جنگلوں میں ہوتا ہے اور اُس کی شکل ایسی ہوتی ہے جسے دیکھتے ہی خوف آنے لگتا ہے میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے پورا پورا تول کر ایک سندرہ دیتا ہوں''

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے سر (پر وار کر کے) اُسے پھاڑ دیا اور اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ یوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

تشریح ◄ ''صاع'' اور ''سندرہ'' عرب کے ماپ تول کے لئے دو پیمانے تھے۔ ''صاع'' چھوٹا پیمانہ تھا اور ''سندرہ'' بڑا پیمانہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مجھ سے تھوڑا سا وار کرے گا تو میں اُس

پر اُس سے بڑھ کر سخت وار کروں گا اور جو کوئی مجھ پر سخت حملہ کرے گا تو میں اُس کا کام ہی تمام کر دوں گا۔

﴿1095﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، نا سُفْيَانُ قثنا الْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أُتِيَ عَلِيٌّ بِالْيَمَنِ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ وَقَعُوا عَلَى جَارِيَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَوَلَدَتْ وَلَدًا، فَادَّعَوْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَحَدِهِمْ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، وَقَالَ لِآخَرَ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، وَقَالَ لِلْآخَرِ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: أَرَاكُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ، إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ، فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ أَغْرَمْتُهُ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ وَأَلْزَمْتُهُ الْوَلَدَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَجِدُ فِيهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ

﴿مسند احمد: ۳۷۳/۴/سنن ابی داؤد: ۲۸۱/۲/سنن النسائی: ۱۸۲/۶/سنن ابن ماجہ: ۷۸۶/۲/المستدرک للحاکم: ۱۳۵/۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن میں تین ایسے لوگوں کے پاس لایا گیا جنہوں نے ایک ہی طہر (یعنی وقت) میں ایک لونڈی سے ہم بستری کی تھی اور اُس کے بطن سے ایک بچے نے جنم لیا تھا۔ اب ان تینوں نے دعویٰ کر دیا (کہ یہ بیٹا میرا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے کہا: کیا تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے دوسرے سے کہا: کیا تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہو؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے میں باہم ضد رکھنے والے شریک ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں، جس کے نام قرعہ نکل آئے گا اُسے دیت کا دو تہائی دینا ہوگا اور بچہ اُسے مل جائے گا۔ لوگوں نے اس فیصلے کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی اس کا وہی فیصلہ لگتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

﴿1096﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُرَاسَانِيُّ قثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَا: نا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي شَابٌّ وَتَبْعَثُنِي إِلَى ذَوِي أَسْنَانٍ، فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ. هَذَا لَفْظُ أَبِي الرَّبِيعِ، وَزَادَ دَاوُدُ فِي حَدِيثِهِ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: ثَبَّتَكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي الرَّبِيعِ: فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ بَعْدَ ذَلِكَ الْقَضَاءُ ﴿مضیٰ برقم: ۹۸۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے) قاضی کے طور پر (یمن) بھیجا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو نوجوان

ہوں اور آپ مجھے پختہ عمر کے لوگوں کی طرف بھیج رہے ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بہت سی دُعائیں دیں۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم اور راہِ راست پر رکھے۔

ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ حضرت حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دُعا کے بعد مجھ پر کوئی فیصلہ مشکل نہیں ہوا۔

﴿1097﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قثنا أَبُو قَطَنٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۶/۱﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم یہ بیان کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل شخصیت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿1098﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أُرَاهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَلُونِي، إِلَّا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. ﴿الفقیہ والمتفقہ للخطیب: ۲/۱۶۷/ الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۳/۲۱۲/ الذخائر العقبیٰ للمحب الطبری: ۸۳﴾

حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے علم کے سوا کوئی ایسا نہیں تھا جو کہتا ہو کہ مجھ سے پوچھو۔

﴿تشریح﴾ ◀ اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم کی پختگی بیان کی گئی ہے کہ وہ اس قدر علم رکھتے تھے کہ بے جھجک لوگوں سے فرما دیتے تھے کہ جو بھی پوچھنا ہے مجھ سے پوچھ سکتے ہو۔اور ایسا صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے جسے جو وسیع علم کا حامل ہو۔

﴿1099﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قثنا أَبُو حَرْبِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَجُلٌ آخَرُ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَا:

◀ [متنِ حدیث] ◀ سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ: إِنِّي أُحَدِّثُ بِنِعْمَةِ رَبِّي، كُنْتُ وَاللّٰهِ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتُدِيتُ، فَبَيْنَ الْجَوَانِحِ مِنِّي عِلْمٌ جَمٌّ.

﴿سنن الترمذی: ۵/۶۳۷/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۵/ الخصائص للنسائی: ۳۰﴾

حضرت ابو اسود اور زاذان رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن کی ذات کے متعلق سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: بیشک میں اپنے پروردگار کی نعمت کا اِظہار کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں جب بھی (کسی سے کچھ) مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب خاموشی چھا جاتی ہے تو میں پہل کرتا ہوں، میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ''علم'' بھرا پڑا ہے۔

تشریح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان: ''بیشک میں اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کرتا ہوں'' سے ان کی مراد یہ تھی کہ اپنے علم کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے میرا مطلوب یہ نہیں ہے کہ میں اپنے علم کی چرچا کرنا چاہتا ہوں بلکہ یہ علم تو میرے رب تعالیٰ کی مجھ سے بہت بڑی نعمت ہے اور میں بس اس کی اس نعمت کا اظہار کرتا ہوں۔

{1100} سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: نا مُؤَمَّلٌ قثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُو حَسَنٍ. {معجم البغوی: ۴۱۸}

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے ناقابل حل مسئلے سے پناہ مانگا کرتے تھے کہ جس کے (حل) کے لیے ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) میسر نہ ہوں۔

{1101} سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: يَا عَلِيُّ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا، فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ.

{مسند احمد: ۱/۱۵۹/ سنن الدارمی: ۲/۲۹۸/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۴/۲۷۷/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۳/ الدر المنثور للسیوطی: ۵/۴۰}

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی! بیشک تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم جنت کے دو کناروں والے ہو، (کسی نامحرم پر) ایک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تیرے لیے (معاف) ہے جبکہ دوسری نظر ڈالنا تیرے لیے (معاف) نہیں ہے۔

﴿1102﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْأَخْنَسِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ قثنا أَبُو نَصْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۲۰۲/۱ /معجم البغوی: ۴۱۹﴾

حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا تم سے مومن کے سوا کوئی شخص محبت نہیں کرے گا اور تم سے منافق کے سوا کوئی شخص نفرت نہیں کرے گا۔

﴿1103﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَمَرَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، إِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ، إِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ. ﴿المستدرک للحاکم: ۱۳۰/۳ /حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱۷۲/۱ /الخصائص للنسائی: ۳۰۶﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے چار لوگوں سے محبت کرنے کا حکم فرمایا: اور مجھے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ اے علی! بیشک تم بھی ان میں سے ہو اے علی! بیشک تم بھی ان میں سے ہو۔

﴿1104﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبُو الرَّبِيعِ قثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا يَزِيدُ الرِّشْكُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي ﴿مضی برقم: ۱۰۳۵﴾

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔

﴿1105﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، نا شَرِيكٌ قثنا مَنْصُورٌ -وَلَوْ أَنَّ غَيْرَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي مَا قَبِلْتُهُ مِنْهُ وَلَقَدْ سَأَلْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُحَدِّثَنِي، فَلَمَّا جَرَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَعْرِفَةُ كَانَ هُوَ الَّذِي دَعَانِي إِلَيْهِ، وَمَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَلَكِنْ هُوَ ابْتَدَأَنِي بِهِ -قَالَ: حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ، قثنا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ قَوْمًا لَحِقُوا بِكَ فَارْدُدْهُمْ عَلَيْنَا، فَغَضِبَ حَتَّى رُئِيَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: لَتَنْتَهُنَّ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ، امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى الدِّيْنِ، قِيْلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قِيْلَ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْحُجْرَةِ. ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَلِجِ النَّارَ.

﴿مضیٰ برقم:۹۶۶﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قریش کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے، ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ اُنہوں نے کہا: اے محمد! کچھ لوگ تمہارے ساتھ آ ملے ہیں، لہٰذا ان کو ہمیں واپس کر دو۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس قدر غصہ آیا کہ ایسا غصہ آپ کے رُوئے مبارک پر کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! تم باز آ جاؤ، یا پھر میں تمہارے اوپر تم ہی میں سے ایسے آدمی کو بھیجوں گا، جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے امتحان لیا ہے، وہ دین کی بنیاد پر تمہاری گردنیں اُڑا دے گا۔ پوچھا گیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا: کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ حجرے میں جوتا گانٹھنے والا شخص ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ)۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو، بیشک جو شخص جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے گا اُسے جہنم میں ہی جانا چاہیے۔

﴿1106﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، نا أَبُو شَيْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَلِيٌّ يَأْخُذُ رَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ الْحَكَمُ: يَوْمَ بَدْرٍ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا ﴿المستدرک للحاکم:۳/۱۱۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے روز (ایک اور روایت میں ہے کہ) تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تھاما کرتے تھے۔

﴿1107﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. (مضی برقم: ۹۴۸، ۱۰۵۹، ۱۱۰۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ عہد دیا:

تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔

(1108) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، نا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، ح وَنا عَبْدُ اللَّهِ نا أَبُو خَيْثَمَةَ قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قثنا شَرِيكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْاَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء 214:)، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَآكِلًا جَذَعَةً، وَإِنْ كَانَ شَارِبًا فَرَقًا، فَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ رِجْلًا، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دَيْنِي وَمَوَاعِيدِي، وَيَكُونُ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي؟ فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ يَقْضِي عَنِّي دَيْنِي، وَيُنْجِزُ مَوَاعِيدِي. وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِلْحِمَّانِيِّ، وَبَعْضُهُ لِحَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ.

(مسند احمد: ۱/۱۱۱/ تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۹/۲۷/ تفسیر ابن کثیر: ۳/۳۴۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب یہ آیت: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ''(اے نبی!) اپنے خاندان کے قریبی لوگوں کو ڈراؤ۔'' (الشعراء: ۲۱۴) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت میں سے کچھ آدمیوں کو بلایا' اُن میں سے جس آدمی نے جو کچھ بھی کھانا یا پینا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیش کر دیا۔ جب وہ کھا پی کر خوب سیر ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے قرض کو چکانے اور میرے وعدوں کو نبھانے کی ذمہ داری کون لے گا؟ (اس کے بدلے میں) وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو یہ پیشکش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: میں! ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے قرض کو چکائے گا اور میرے وعدوں کو نبھائے گا۔

(1109) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، نا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ نا الْفَضْلُ بْنُ عَمِيرَةَ أَبُو قُتَيْبَةَ الْقَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونٌ الْكُرْدِيُّ أَبُو نُصَيْرٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَتَيْنَا عَلَى حَدِيْقَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ الْحَدِيْقَةَ فَقَالَ: مَا أَحْسَنَهَا وَلَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا، ثُمَّ أَتَيْنَا عَلَى حَدِيْقَةٍ أُخْرَى فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيْقَةٍ فَقَالَ: لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا، حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى سَبْعِ حَدَائِقَ أَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَحْسَنَهَا وَيَقُولُ: لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا.

﴿التاريخ الكبير للبخاري: ۴/۱۱۷/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۱۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں مدینے شریف کی ایک گزرگاہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا رہا تھا کہ ہم ایک باغ میں پہنچ گئے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس قدر خوبصورت باغ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو یہ کتنا خوبصورت ہے، جبکہ جنت میں تمہارے لیے اِس سے بھی خوبصورت باغ ہوگا۔ پھر ہم ایک اور باغ کے پاس آئے تو میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ باغ بھی کتنا پیارا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں تمہیں اس سے بھی پیارا باغ ملے گا۔ ہم چلتے چلتے سات باغوں کے پاس پہنچے اور میں (ہر باغ کو دیکھا کر) یہی کہتا رہا کہ یہ کتنا اچھا باغ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ جنت میں تمہارے لیے اِس سے بھی اچھا باغ ہوگا۔

﴿1110﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: نا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ قثنا أَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ) (آل عمران 144:)، وَاللّٰهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللّٰهُ، وَلَئِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأُقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى أَمُوتَ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخُوهُ وَوَلِيُّهُ وَابْنُ عَمِّهِ وَوَارِثُهُ وَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي؟ ﴿ذخائر العقبى للمحب الطبري: ۱۰۰/ الدر المنثور للسيوطي: ۲/۸۱/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۳۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

''وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اگر وصال فرما جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو تم دین سے برگشتہ ہو جاؤ گے؟''

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے ہمیں ہدایت سے نوازنے کے بعد ہم دین سے برگشتہ نہیں ہو سکتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما

جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو بیشک میں مرتے دم تک اسی بنیاد پر قتال کروں گا جس بنیاد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کیا ہے‘ اللہ کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچازاد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہوں‘ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھ سے زیادہ حق کون رکھتا ہے؟

﴿1111﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبُو خَيْثَمَةَ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ جَعَلَ عَلِيٌّ يُغَسِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ مِنْهُ شَيْئًا مِمَّا يُرَى مِنَ الْمَيِّتِ، وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا أَطْيَبَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا. ﴿المستدرک للحاکم: ۵۹/۳/ الخصائص للسیوطی: ۲۷۶/۲﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ‘ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کو غسل دے رہے تھے تو انہیں آپ میں ایسا کچھ بھی دکھائی نہیں دیا جو میت میں نظر آتا ہے‘ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں بھی اور وصال فرمانے کے بعد بھی کس قدر پاک وصاف رکھا ہے۔

﴿1112﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَتَذْكُرُونَ رَجُلًا كَانَ يَسْمَعُ وَطْءَ جِبْرِيلَ فَوْقَ بَيْتِهِ. ﴿ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری ص: ۹۴﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: بیشک تم ایسے آدمی کا تذکرہ کر رہے ہو جو اپنے گھر کے اوپر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز سنا کرتے تھے۔

﴿1113﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: نا مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو أَنَسٍ الْأَنْصَارِيُّ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاءٌ قَضَى بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْجَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِينَا الْحِكْمَةَ أَهْلَ الْبَيْتِ.

﴿ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری: ۲۰﴾

حضرت حمید بن عبداللہ یزید مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے فیصلے کا ذکر کیا گیا جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ بہت پسند آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل بیت! اُس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں حکمت سے نوازا۔

{1114} سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ الْكُوفِيُّ قثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ قثنا عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) (البقرة104:)، إِلَّا وَعَلِيٌّ رَأْسُهَا وَأَمِيرُهَا وَشَرِيفُهَا' وَلَقَدْ عَاتَبَ اللَّهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فِي الْقُرْآنِ' وَمَا ذَكَرَ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ.

{ذخائر العقبی للمحب الطبری:۸۹/ الریاض النضرۃ للمحب الطبری:۳/۲۲۹}

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

قرآن میں جو بھی آیت: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا} "یعنی اے ایمان والو" {البقرۃ:۱۰۴} کے الفاظ سے آئی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے سربراہ' امیر اور معزز شخص ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر عتاب فرمایا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اچھے الفاظ میں ہی کیا۔

{1115} سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ قثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الضَّبِّيُّ قثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ السَّوَّارِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ قَالَ أَبُو مُكْرَمٍ عُقْبَةُ: وَكَانَ مِنَ الشِّيعَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي لَيْلَتِي فَغَدَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ' فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَبْشِرْ' فَإِنَّكَ وَأَصْحَابُكَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ . وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

{التاریخ للخطیب:۱۲/۲۸۹/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۴/۳۲۹/ مجمع الزوائد للھیثمی:۱۰/۲۱، ۲۲}

حضرت اُم المومنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میری باری کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں موجود تھے کہ صبح سویرے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سید مولا علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! خوش ہو جاؤ' بیشک تم' تمہارے ساتھی اور تمہاری جماعت کے لوگ جنت میں جائیں گے۔

{1116} سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو

عَاصِمٍ النَّبِيلُ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ، عَنْ أُمِّ شَرَاحِيلَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي سَرِيَّةٍ، فَرَأَيْتُهُ رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. (سنن الترمذی: ۶۴۳/۵)

سیدہ اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کی کمان دے کر بھیجا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا فرماتے سنا: اے اللہ! تو مجھے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی نہ دکھا دے۔

(1117) ◀ سند حدیث ▶ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَّامٍ الْكُوفِيُّ، يَذْكُرُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى الْمَكْفُوفَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: أنا عَمْرُو بْنُ جَمِيعٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ متن حدیث ▶ الصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ: حَبِيبٌ النَّجَّارُ مُؤْمِنُ آلِ يَاسِينَ الَّذِي قَالَ: (يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ) (يس 20:)، وَحِزْقِيلُ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ الَّذِي قَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ) (غافر 28:)، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الثَّالِثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ " (مضیٰ برقم: ۱۰۷۲)

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدیق تین ہیں:

(پہلے) حبیب النجار' آلِ یاسین کا وہ مومن شخص جس نے کہا تھا: اے قوم! رسولوں کی اتباع کرو۔

(دوسرے) حزقیل' آلِ فرعون کا وہ مومن شخص جس نے کہا تھا: کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کر دینا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟

(تیسرے) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تیسرے ہیں' اور یہ اُن سب سے افضل ہیں۔

(1118) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ أَبِي عَوْفٍ قثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصُّهْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ طَلَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي فِي حَائِطٍ نَائِمًا، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ قَالَ: قُمْ، فَوَاللَّهِ لَأُرْضِيَنَّكَ، أَنْتَ أَخِي، وَأَبُو وَلَدِي، تُقَاتِلُ عَلَى سُنَّتِي، مَنْ مَاتَ عَلَى عَهْدِي فَهُوَ فِي كَنْزِ اللَّهِ، وَمَنْ مَاتَ عَلَى عَهْدِكَ فَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ، وَمَنْ مَاتَ يُحِبُّكَ بَعْدَ مَوْتِكَ خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ مَا

طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ . ﴿مجمع الزوائد للهیثمی :۱۲۲﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تلاش میں نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک باغ میں سوتا ہوا پایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا پاؤں مبارک لگایا اور فرمایا: اُٹھو! اللہ کی قسم! بیشک میں تجھ سے راضی ہوں' تم میرے بھائی ہو اور میرے نواسے کے باپ ہو' تم میری سنت (کی حفاظت) کی بنیاد پر قتال کرو گے' جس شخص کو میرے عہد پر قائم رہتے ہوئے موت آئے گی وہ اللہ کے خزانے میں ہوگا اور جسے تیرے عہد پر قائم رہتے ہوئے موت آئے گی تو یقیناً اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا' اور جو شخص تمہارے وصال کے بعد بھی تم سے محبت کرتے ہوئے مرے گا' تو جب تک سورج طلوع اور غروب ہوتا رہے گا تب تک اللہ تعالیٰ اس پر امن اور ایمان کی مہر ثبت فرما دے گا۔

﴿1119﴾ ◄ سند حدیث ► فِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ مُطَيْنٌ، يَذْكُرُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حَكِيمٍ الْأَوْدِيَّ حَدَّثَهُمْ قثنا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

◄ متن حدیث ► لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ أَصْحَابَ الْأَلْوِيَةِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذِهِ لَهِيَ الْمُوَاسَاةُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، قَالَ جِبْرِيلُ: وَأَنَا مِنْكُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۶۳۵/۳/ الرياض النضرة للمحب الطبری: ۱۶۸/۳﴾

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوۂ اُحد کے روز جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جھنڈے والوں کو موت کے گھاٹ اُتارا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک یہی اصل ہمدردی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ (علی) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ دونوں میں سے ہوں۔

﴿1120﴾ ◄ سند حدیث ► وَكَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُمْ قثنا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◄ متن حدیث ► لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَفَرَّ النَّاسُ فَقُلْتُ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَفِرَّ، فَحَمَلْتُ عَلَى الْقَوْمِ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِنَّ هَذِهِ لَهِيَ الْمُوَاسَاةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: وَأَنَا مِنْكُمَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب غزوۂ اُحد کا دن تھا اور لوگ میدان چھوڑنے لگے تو میں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہیں ہیں کہ وہ میدان چھوڑ جائیں۔ چنانچہ میں لوگوں پر اس طرح چڑھ دوڑا جیسے میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ یہ دیکھ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یقیناً یہی اصل ہمدردی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

یہ (علی) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ دونوں میں سے ہوں۔

﴿1121﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► وَكَتَبَ إِلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قثنا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبَّادٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ جعفرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَاهَى بِكُمْ وَغَفَرَ لَكُمْ عَامَّةً، وَلِعَلِيٍّ خَاصَّةً، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ غَيْرَ مُحَابٍ بِقَرَابَتِي، إِنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ حَقَّ السَّعِيدِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ.

﴿المعجم الكبير للطبرانی: ١٠٢٦/ الرياض النضرة للمحب الطبری: ١٧٦/٣/ مجمع الزوائد للهيثمی: ١٣٢/٩﴾

◆ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرفہ کی شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر فخر کیا اور تم سب کو عام مغفرت سے نواز دیا اور علی کو خاص طور پر، میں اقربا پروری سے ہٹ کر تمہاری جانب اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، بیشک بہ درجہ کمال اور کما حقہٗ سعادت مندی کا حامل وہ شخص ہے جو علی (رضی اللہ عنہ) کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی اس سے محبت رکھے۔

﴿1122﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ طَيْفُورٍ قثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَتَشَارَفْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ، حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ، قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا، ثُمَّ وَقَفَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ

عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مضیٰ برقم:۱۰۳۱، ۱۰۵۴، ۹۸۷﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:

بیشک میں جھنڈا اُس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے (اور) اللہ تعالیٰ اُسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صرف اسی دن امارت کی خواہش ہوئی' چنانچہ میں اِس اُمید کے ساتھ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) سامنے آیا کہ مجھے اس کے لیے بلایا جائے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا انہیں عطا کیا اور فرمایا: (لشکر کو لے کر) چل پڑو اور اِدھر اُدھر نہ دیکھنا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح سے نواز دے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا ہی چلے تھے کہ پھر کھڑے ہو گئے اور واپس مڑے بغیر ہی بلند آواز کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس بنیاد پر ان لوگوں سے قتال کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے اُس وقت تک قتال کرنا جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو تجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال بچا لیں گے' البتہ ان کا جو حق اور حساب ہو گا وہ اللہ کے ذِمے ہے۔

تشریح اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کمالِ اطاعت ثابت ہو رہا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو روانہ ہونے اور اِدھر اُدھر نہ دیکھنے کا حکم فرمایا تو تھوڑا ہی چلنے کے بعد آپ کے ذِہن میں ایک سوال پیدا ہوا جو آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا چاہا' لیکن اس کے لیے بھی واپس مڑ کر دیکھنا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی تصور کیا' اِسی لیے انہیں پیروں پر کھڑے کھڑے اپنا منہ پیچھے کیے بغیر ہی اپنا سوال پوچھ لیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ویسے تو مجھے کبھی امارات کی آرزو نہیں ہوئی لیکن اس دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کی قیادت کرنے والے کی اس قدر فضیلت بیان فرمائی تو مجھ میں بھی خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش! یہ جھنڈا میرے حوالے کر دیا جائے۔

﴿1123﴾ **سندِ حدیث** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ طَيْفُورٍ قثنا قُتَيْبَةُ نا يَعْقُوبُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ:

متنِ حدیث لَقَدْ أُوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثًا' لَأَنْ أَكُونَ أُوتِيتُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِعْطَاءِ حُمْرِ النَّعَمِ: جِوَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ "، وَالثَّالِثَةُ نَسِيَهَا سُهَيْلٌ۔

﴿مسند احمد: ۹۴/۱/ المستدرک للحاکم: ۵۰۸/۱/ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱۳۴﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین ایسے امور سے نوازا گیا کہ اگر مجھے ان میں سے کوئی ایک بھی مل جاتا تو مجھے سرخ اونٹ دیئے جانے سے زیادہ پسند ہوتا:

(۱) مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی (۲) غزوۂ خیبر کے دن جھنڈا ملنا

(۳) تیسری بات راوی سہیل کو بھول گئی

﴿1124﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قثنا قُتَيْبَةُ نا يَعْقُوبُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَقَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَأَمَرَنِي إِنْ نَزَلَ بِي كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ أَنْ أَقُولَهَا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ سُبْحَانَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُلَقِّنُهَا الْمَيِّتَ، وَيَنْفُثُ بِهَا عَلَى الْمَوْعُوكِ، وَيُعَلِّمُهَا الْمُغْتَرِبَةَ مِنْ بَنَاتِهِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کلمات سکھلائے اور حکم فرمایا کہ جب مجھے کوئی تکلیف یا دُشوار معاملہ درپیش ہو تو میں ان کلمات کو پڑھوں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ سُبْحَانَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اللہ کریم وحلیم کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ نہایت پاک ذات ہے، اللہ بڑا بابرکت ہے، وہ عرشِ عظیم کا رب ہے، تمام تر تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ قریب المرگ شخص کو ان کلمات کی تلقین کیا کرتے تھے...... بخار میں مبتلا آدمی کو پڑھ کر دم کرتے تھے......اور اپنی نادار بیٹیوں کو سکھاتے تھے۔

﴿1125﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، نا قُتَيْبَةُ نا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

◀ متن حدیث ▶ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَنْتَقِصُونَ حَتَّى لَا يَقُولَ أَحَدٌ: اللَّهُ اللَّهُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوبُ الدِّينِ بِذَنَبِهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بَعَثَ إِلَيْهِ بَعْثًا يَتَجَمَّعُونَ عَلَى أَطْرَافِ الْأَرْضِ، كَمَا تَتَجَمَّعُ قَزَعُ الْخَرِيفِ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ، وَمَنَاخَ رِكَابِهِمْ۔

حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ (دین کے معاملات میں) مسلسل کوتاہی برتتے جائیں گے' یہاں تک کہ ''اللہ' اللہ'' کرنے والا کوئی نہیں رہ جائے گا۔ جب یہ صورتِ حال ہو جائے گی تو دین کا سرکردہ شخص اپنی غلطیوں کے باعث ڈنگ مارے گا۔ جب یہ ہوگا تو وہ لشکر بھیجے گا اور لوگ زمین کے اطراف پر اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خزاں کا بادل جمع ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! بیشک میں ان کے امیر کا نام بھی جانتا ہوں اور ان کے ٹھہرنے کی جگہ کو بھی جانتا ہوں۔

﴿1126﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قثنا أَسَدٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ

﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۰/۳﴾

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ہم اہل بیت سے نفرت کرتا ہے وہ منافق ہے۔

﴿1127﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ قثنا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ [متن حدیث] ◀ أُعْطِيتُ فِي عَلِيٍّ خَمْسًا' هُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: أَمَّا وَاحِدَةٌ' فَهُوَ تُكَأَيَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ' وَأَمَّا الثَّانِيَةُ' فَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِهِ' آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ وُلِدَ تَحْتَهُ' وَأَمَّا الثَّالِثَةُ' فَوَاقِفٌ عَلَى عُقْرِ حَوْضِي يَسْقِي مَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّتِي' وَأَمَّا الرَّابِعَةُ' فَسَاتِرُ عَوْرَتِي وَمُسَلِّمِي إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ' وَأَمَّا الْخَامِسَةُ' فَلَسْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ أَنْ يَرْجِعَ زَانِيًا بَعْدَ إِحْصَانٍ' وَلَا كَافِرًا بَعْدَ إِيمَانٍ."

﴿شرح نہج البلاغۃ: ۴۳۱/۲﴾

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کے متعلق مجھے پانچ اُمور سے نوازا گیا ہے' وہ اُمور مجھے ساری دُنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں:

۱)...... یہ اللہ کے سامنے میری ٹیک ہوگا۔ (یعنی اللہ کے سامنے میں اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوں گا) یہاں تک کہ اللہ حساب سے فارغ ہو جائے گا۔

۲)......لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) اس کے ہاتھ میں ہوگا اور (حضرت) آدم علیہ السلام اور ان کی ساری اولاد اس کے

نیچے ہوگی۔

۳)......وہ میرے حوضِ کوثر کے درمیان میں کھڑا ہوگا اور میرے اُمتیوں کو پہچان کر انہیں (پانی) پلا رہا ہوگا۔

۴)......وہ میرے قابلِ ستر اُمور کو چھپائے گا اور میرے پروردگار کے ہاں میرا تسلیم کنندہ ہوگا۔

۵)...... مجھے اس کے متعلق یہ خوف نہیں ہے کہ وہ پارسائی کے بعد بدکاری کا مرتکب ہوسکتا ہے اور نہ ہی ایمان لانے کے بعد وہ کافر بن سکتا ہے۔

﴿1128﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ قثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قثنا زُهَيْرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَمْرٍو الْأَصَمِّ قَالَ:

قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الشِّيعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا مَبْعُوثٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: كَذَبُوا وَاللّٰهِ، مَا هَؤُلَاءِ بِالشِّيعَةِ، لَوْ عَلِمْنَا أَنَّهُ مَبْعُوثٌ مَا زَوَّجْنَا نِسَاءَهُ، وَلَا قَسَمْنَا مَالَهُ. ﴿المعجم الكبير للطبرانی:۱۳/۳/ المستدرک للحاکم:۱۴۵/۳﴾

حضرت عمرو اصم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ شیعہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ روزِ قیامت سے پہلے دُنیا میں بھیجے جائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ یہ شیعہ ہیں ہی نہیں (یعنی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماننے والے نہیں ہیں) اگر ہمیں علم ہوتا کہ وہ دوبارہ دُنیا میں آئیں گے تو نہ ہم ان کی ازواج کی شادیاں کرتے اور نہ ان کا مال تقسیم کرتے۔

﴿1129﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قثنا أَبِي قثنا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ الْوَفَاةُ قَالَ:

[متنِ حدیث] اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

﴿الریاض النضرۃ للمحب الطبری:۱۶۷/۳﴾

حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بہ وقتِ وصال فرمایا:

اے اللہ! میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت کے صدقے تیرا تقرب حاصل کرتا ہوں۔

[تشریح] اِس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام خصوصاً مولا علی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خصوصی عمل رہا ہے، جو کہ آج بھی اہل سنت و جماعت کا طریقہ ہے۔

﴿1130﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قثنا الْفُضَيْلُ بْنُ

عِيَاضٍ قثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ، فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ جُزْءَيْنِ، فَجُزْءٌ أَنَا، وَجُزْءٌ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

﴿الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۳/ ۵۴﴾

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:
حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علی، اللہ کے سامنے نور تھے پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ میں صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور دوسرا حصہ علی علیہ السلام ہے۔

﴿1131﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ رَاشِدٍ الطُّفَاوِيُّ، وَالصَّبَّاحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو بِشْرٍ، جَارُ بَدَلِ بْنِ الْمُحَبَّرِ، يَتَقَارَبَانِ فِي اللَّفْظِ وَيَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَا: نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قثنا سَعْدٌ الْخَفَّافُ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ مَحْدُوجِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، أَمَا عَلِمْتَ يَا عَلِيُّ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُدْعَى بِي، فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فِي ظِلِّهِ، فَأُكْسَى حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُدْعَى بِالنَّبِيِّينَ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ، فَيَقُومُونَ سِمَاطَيْنِ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَيُكْسَوْنَ حُلَلًا خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنِّي أُخْبِرُكَ يَا عَلِيُّ أَنَّ أُمَّتِي أَوَّلُ الْأُمَمِ يُحَاسَبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَبْشِرْ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى بِكَ لِقَرَابَتِكَ مِنِّي، وَمَنْزِلَتِكَ عِنْدِي، وَيُدْفَعُ إِلَيْكَ لِوَائِي، وَهُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ، فَتَسِيرُ بِهِ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ، آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمِيعُ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَطُولُهُ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ سِنَانُهُ يَاقُوتَةٌ حَمْرَاءُ، قُضُبُهُ فِضَّةٌ بَيْضَاءُ، زُجُّهُ دُرَّةٌ خَضْرَاءُ، لَهُ ثَلَاثُ ذَوَائِبَ مِنْ نُورٍ، ذُؤَابَةٌ فِي الْمَشْرِقِ، وَذُؤَابَةٌ فِي الْمَغْرِبِ، وَالثَّالِثَةُ وَسَطَ الدُّنْيَا، مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَسْطُرٍ الْأَوَّلُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَالثَّانِي: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالثَّالِثُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، طُولُ كُلِّ سَطْرٍ أَلْفُ سَنَةٍ، وَعَرْضُهُ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ، فَتَسِيرُ بِاللِّوَاءِ وَالْحَسَنُ عَنْ يَمِينِكَ، وَالْحُسَيْنُ عَنْ يَسَارِكَ، حَتَّى تَقِفَ بَيْنِي وَبَيْنَ إِبْرَاهِيمَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: نِعْمَ الْأَبُ أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ، وَنِعْمَ الْأَخُ أَخُوكَ

عَلِيُّ، أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ، إِنَّكَ تُكْسَى إِذَا كُسِيتُ، وَتُدْعَى إِذَا دُعِيتُ، وَتُحَيَّا إِذَا حُيِّيتُ ."

﴿ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری:۵۷/شرح نھج البلاغۃ:۴۳۰/۲﴾

حضرت محدوج بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا' پھر ارشاد فرمایا:

اے علی! تو میرا بھائی ہے' تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کا تھا' بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اے علی! کیا تجھے معلوم نہیں کہ قیامت کے دن جس شخص کو سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ میں ہی ہوں گا' چنانچہ میں عرش کی دائیں جانب اُس کے سائے میں کھڑا ہو جاؤں گا' پھر مجھے جنتی حُلّوں میں سے سبز رنگ کا ایک حُلّہ پہنایا جائے گا' پھر یکے بعد دیگرے تمام انبیاء کرام کو بلایا جائے گا' وہ سب عرش کی دائیں جانب دو صفوں میں کھڑے ہو جائیں گے اور انہیں بھی جنتی حلّوں میں سے سبز رنگ کے حُلّے زیب تن کرائے جائیں گے۔ اے علی! آگاہ رہو! میں تمہیں بتلا رہا ہوں کہ بیشک میری اُمت کا تمام اُمتوں سے پہلے حساب لیا جائے گا' اور خوش ہو جاؤ' کیونکہ پھر تمہاری مجھ سے قرابت داری اور میری نظر میں تمہارا مقام و مرتبہ ہونے کی وجہ سے تمہیں بلایا جائے گا اور میرا جھنڈا تمہارے حوالے کر دیا جائے گا' وہ جھنڈا ''لواء الحمد'' ہوگا' تو اس جھنڈے کو لے کر (انبیاء کرام کی) دنوں صفوں کے درمیان چلنے لگے گا اور ساری مخلوقِ خدا قیامت کے دن میرے اس جھنڈے کے نیچے سایہ حاصل کرے گی۔ اس جھنڈے کی لمبائی ایک ہزار سال کی مسافت جتنی ہوگی۔ اس کا اوپر والا حصہ سرخ یاقوت کا ہوگا' اُس کی شاخیں سفید چاندی کی ہوں گی اور اُس کا نیچے والا حصہ سبز موتی کا ہوگا' نور سے بنی ہوئی اس کی تین پٹیاں ہوں گی: ایک پٹی مشرق میں ہوگی' دوسری مغرب میں اور تیسری پٹی دُنیا کے درمیان میں ہوگی۔ اس پر تین سطریں لکھی ہوں گی:

پہلی سطر میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ''

دوسری سطر میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ''

اور تیسری سطر میں ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' لکھا ہوگا

ہر سطر کی لمبائی ایک ہزار سال اور چوڑائی بھی ایک ہزار سال کی مسافت کے بقدر ہوگی۔ تو وہ جھنڈا لے کر چلے گا' حسن تیرے دائیں جانب اور حسین تیرے بائیں جانب ہوگا' یہاں تک کہ تو عرش کے سائے میں میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان میں آکر ٹھہر جائے گا۔ پھر تجھے جنت کا سبز حُلّہ پہنایا جائے گا' پھر عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ یہ آواز لگائے گا کہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے) باپ بھی اچھے ہیں (یعنی) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھائی بھی اچھے ہیں (یعنی) حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ اے علی! خوش ہو جاؤ' جب مجھے حُلّہ پہنایا جائے گا تب تجھے بھی پہنایا جائے گا' جب مجھے بلایا جائے گا تب تجھے بھی

بلایا جائے گا اور جب مجھے سلام کہا جائے گا تب تجھے بھی سلام کیا جائے گا۔

﴿1132﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ، نا شَرِيكٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

[متن حدیث] مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمْسِكَ بِالْقَضِيبِ الْأَحْمَرِ الَّذِي غَرَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بِيَمِينِهِ، فَلْيَتَمَسَّكْ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. ﴿الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۸۷﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ اس سرخ شاخ کو مضبوطی سے تھام لے جسے اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن میں اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے اُگایا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی محبت کو مضبوطی سے تھام لے۔

﴿1133﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الزَّهْرَانِيُّ قثنا أَبِي قثنا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

[متن حدیث] بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمْ يَجِدْ مَجْلِسًا، فَتَزَحْزَحَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ، فَسُرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا صَنَعَ ثُمَّ قَالَ: أَهْلُ الْفَضْلِ أَوْلَى بِالْفَضْلِ، وَلَا يَعْرِفُ لِأَهْلِ الْفَضْلِ فَضْلَهُمْ إِلَّا أَهْلُ الْفَضْلِ.

﴿التاریخ للخطیب: ۳/۱۰۵/ الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۸۰﴾

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ اسی دوران حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہیں بیٹھنے کے لیے جگہ نہ ملی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے، پھر انہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اس عمل سے بڑی خوشی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب مرتبہ ہی عزت واحترام کے زیادہ لائق ہوتا ہے اور مقام ومرتبہ کے لائق لوگوں کی فضیلت کو صرف وہی لوگ پہچانتے ہیں جو خود صاحب مرتبہ (ومقام) ہوتے ہیں۔

﴿1134﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى حَمْزَةُ بْنُ دَاوُدَ الْأُبُلِّيُّ بِالْأُبُلَّةِ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ النَّهْدِيُّ الْكُوفِيُّ قثنا كَادِحُ بْنُ رَحْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

[متن حدیث] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَأَيْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا

اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ، عَلِیٌّ أَخُو رَسُولِ اللّٰہِ"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بھائی ہیں۔''

﴿1135﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو یَعْلَی حَمْزَةُ قثنا سُلَیْمَانُ بْنُ الرَّبِیعِ، قثنا كَادِحٌ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِی جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِیثَ وَقَالَ فِی آخِرِہِ:

متنِ حدیث: عَلِیٌّ أَخِی، وَصَاحِبُ لِوَائِی ﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۲۸۸/۱﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علی میرا بھائی اور میرا جھنڈا اُٹھانے والا ہے۔

﴿1136﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِیُّ قثنا أَبُو جَعْفَرٍ النُّفَیْلِیُّ قثنا ابْنُ زِیَادٍ الثَّقَفِیُّ، عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ:

متنِ حدیث: اللّٰھُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا قَالٍ، وَكُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ

﴿الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۲۴۸/۲/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۹۷﴾

حضرت سُدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ہم سے نفرت کرنے والے ہر دریدہ دہن شخص پر اور ہم سے غلو آمیز محبت کرنے والے پر لعنت فرما۔

﴿1137﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِیُّ قثنا أَبُو عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِیُّ الْبَصْرِیُّ، فِی جُمَادَی الْأُولَی سَنَةَ إِحْدَی وَثَلَاثِینَ وَمِائَتَیْنِ، قَالَ: نا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ: نا یَزِیدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شُرَحْبِیلَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَبِی أَوْفَی قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَہُ فَقَالَ: أَیْنَ فُلَانٌ؟ أَیْنَ فُلَانٌ؟ فَجَعَلَ یَنْظُرُ فِی وُجُوہِ أَصْحَابِہِ، وَیَتَفَقَّدُھُمْ وَیَبْعَثُ إِلَیْھِمْ، حَتَّی تَوَافَوْا عِنْدَہُ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَأَثْنَی عَلَیْہِ، فَآخَی بَیْنَھُمْ، وَذَكَرَ الْحَدِیثَ حَدِیثَ الْمُؤَاخَاةِ بَیْنَھُمْ، فَقَالَ عَلِیٌّ: لَقَدْ ذَھَبَتْ رُوحِی، وَانْقَطَعَ ظَھْرِی، حِینَ رَأَیْتُكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَیْرِی، فَإِنْ كَانَ ھَذَا مِنْ سَخَطٍ عَلَیَّ فَلَكَ الْعُتْبَی وَالْكَرَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: مَا أَرِثُ مِنْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا وَرَّثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي، قَالَ: وَمَا وَرَّثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكَ؟ قَالَ": كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِي فِي قَصْرِي فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:)، الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. ﴿ذخائر العقبی للمحب الطبری، ص ۹۲﴾

حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ رہے تھے: فلاں کہاں ہے؟ فلاں کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہرں کی جانب دیکھ رہے تھے اور جن لوگوں کو غیر حاضر پاتے انہیں بلانے کے لیے آدمی کو بھیج دیتے، یہاں تک کہ سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا (یعنی انصار ومہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا)...... پھر روای نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کا واقعہ بیان کیا۔..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک میری جان نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی جب میں نے دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے (تمام) صحابہ کے ساتھ ایسا کیا ہے (یعنی سب میں بھائی چارہ قائم کیا ہے لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا) اگر تو یہ میرے ساتھ کسی ناراضگی کی بنا پر ہے تو یہ آپ کی مرضی اور حق ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر معبوث کیا ہے! میں نے تجھے صرف اپنے لیے بچا کر رکھا ہے، کیونکہ تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وارث مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام نے بنایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام نے کس چیز کا وارث بنایا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ

''(وہاں سب) بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔''

((اس سے مراد) رضائے الٰہی کی خاطر باہم محبت کرنے والے لوگ ہیں، جو ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے)

﴿1138﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيُّ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَيْرُوزَ قثنا الْحُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ:

◄ متن حدیث ► شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَقَدْ صَلَّى بِأَهْلِ الْكُوفَةِ

الصُّبْحَ أَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكُمْ، فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ، شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّؤُهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا، فَقَالَ لِابْنِ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَأَخَذَ السَّوْطَ فَضَرَبَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ: أَمْسِكْ، جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

﴿سنن الدار قطنی:۲۰۹/۴/السنن الکبریٰ للبیہقی:۳۱۶/۸/شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۵۲/۳﴾

حضرت حصین بن منذر رقاشی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ ولید بن عقبہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔حمران اور ایک دوسرے آدمی نے اس کے خلاف گواہی دی، ایک نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو (شراب پینے کی وجہ سے) قے کرتے دیکھا ہے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے شراب پی ہے، تبھی تو قے کی ہے۔چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس پر حد قائم کیجئے۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ اس پر حد قائم کر دو۔تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے خلافت کا مزہ اُٹھایا ہے اس کی شدت کا بار بھی وہی اُٹھائے۔تو آپ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس پر حد قائم کرو۔انہوں نے کوڑا پکڑا اور اُسے مارنے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتے رہے، یہاں تک کہ چالیس کوڑے ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: بس کرو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے ہیں۔

عبدالعزیز فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اَسی کوڑے مارے۔یہ سب سنت ہیں، لیکن یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

﴿1139﴾ ◄ [سندِ حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ [متنِ حدیث] ► يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ۔ ﴿مضی برقم:۱۰۵۸﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے بنو ہاشم کی جماعت! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے دینِ حق دے کر مبعوث فرمایا! اگر میں جنت کے دروازے کا ایک حصہ پکڑ لوں تو میں (جنت میں لوگوں کو داخل کرنا) تم ہی سے شروع کروں گا۔

﴿1140﴾ ◄ [سندِ حدیث] ► حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قثنا زَكَرِيَّا بْنُ

يَحْيَى الْكِسَائِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ، نا أَشْعَثُ ابْنُ عَمِّ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، وَكَانَ يُفَضَّلُ عَلَيْهِ، نا مِسْعَرٌ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ متنِ حدیث ▶ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ، قَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ السَّمَاوَاتُ بِأَلْفَيْ سَنَةٍ ." ﴿حلیۃ الأولیاء لابی نعیم: ۷/۲۵۶/ العلل المتناهیۃ لابن الجوزی: ۱/۲۳۵/ التاریخ للخطیب: ۷/۳۷۸﴾

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر یہ لکھا جا چکا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علی (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بھائی ہیں۔

﴿1141﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، يَذْكُرُ أَنَّ حَرْبَ بْنَ الْحَسَنِ الطَّحَّانَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: نا حُسَيْنٌ الْأَشْقَرُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ لَمَّا نَزَلَتْ (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى) (الشوری 23:)، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتُنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهَا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۶۸/ الدر المنثور للسيوطي: ۶/۷﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى

''(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں، البتہ قرابت کی محبت ضرور چاہتا ہوں''

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان قرابت داروں سے کون لوگ مراد ہیں کہ جن سے محبت رکھنا ہم پر واجب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں صاحبزادے (رضی اللہ عنہم)۔

﴿1142﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، يَذْكُرُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكُوفِيَّ حَدَّثَهُمْ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَأَعِنِّي، قَالَ

عَلِيٌّ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صَبِرٍ دَنَانِيرَ لَأَدَّاهُنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

﴿سنن الترمذی: ۵/۵۶۰/ المستدرک للحاکم: ۱/۵۳۸﴾

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اپنی مکاتبت سے عاجز آچکا ہوں، آپ میری مدد فرمایئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے، اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ سے وہ قرض چکا دے گا؟ اُس نے کہا: کیوں نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ دُعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

''اے اللہ! مجھے اپنے حلال رِزق کے ذریعے اپنے حرام کردہ مال سے بے نیاز کردے اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کردے۔''

﴿تشریح﴾ مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ اُس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم اتنی رقم ادا کردو گے تو آزاد ہو جاؤ گے۔

﴿1143﴾ **﴿سند حدیث﴾** وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ أَنَّ يَزِيدَ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَهُمْ قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

﴿متن حدیث﴾ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ﴿السنة لابن ابی عاصم: ۱۳۲۰﴾

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

﴿1144﴾ **﴿سند حدیث﴾** وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا أَيْضًا يَذْكُرُ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ أَسَدٍ الْبَجَلِيَّ ابْنَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَهُمْ قثنا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الشِّيعَةِ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ هُمُ الذُّبْلُ الشِّفَاهُ، تُعْرَفُ فِيهِمُ الرَّهْبَانِيَّةُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شیعہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ بھینچے ہوئے ہونٹوں والے ہوں گے اور ان میں رہبانیت کے آثار دکھائی دیتے ہوں گے۔

﴿1145﴾ [سند حدیث] وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا أَيْضًا يَذْكُرُ أَنَّ يُوسُفَ بْنَ نَفِيسٍ حَدَّثَهُمْ قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، إِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۷۴/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۴۹﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آسمان والوں کے لیے ستارے امان ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے، اور (اسی طرح) میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں، پس جب میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

﴿1146﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ أَبُو إِسْحَاقَ الطَّائِيُّ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ:

[متن حدیث] قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ فِيكُمْ؟ قَالَ: ذَلِكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ، مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ إِيَّاهُ.

حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ لوگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کیا مقام و مرتبہ تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ بہترین انسان تھے، ہم منافقین کی پہچان صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن کے بغض کی وجہ سے ہی کرتے تھے۔

﴿1147﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا هَيْثَمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، وَجَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

[متن حدیث] يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرِي. ﴿مضی برقم: ۹۵۱﴾

حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میرے بارے میں دو آدمی ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں، غلو کی حد تک محبت رکھنے والا اور دوسرا تہمت و بہتان لگانے کی حد تک نفرت کرنے والا۔

﴿1148﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا هَيْثَمٌ، قثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قثنا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ، فَقَالَتِ: ائْتِ عَلِيًّا فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ مِنْ أَوَّلِ نَهَارِكَ، أَجْزَأَكَ يَوْمَكَ وَلَيْلَتَكَ تَمْسَحُ ﴿مسند احمد:۶/۱۱۰﴾

◆ حضرت شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مسح کے متعلق پوچھا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو' کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا' تو انہوں نے فرمایا: جب تم دن کے اوّل وقت میں اچھی طرح وضو کرلو تو ایک دن اور ایک رات تک مسح کرنا تمہیں کفایت کر جائے گا۔

﴿1149﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْحَنَفِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► وَقَدْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَغَضِبَ وَاثِلَةُ وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَزَالُ أُحِبُّ عَلِيًّا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَفَاطِمَةَ أَبَدًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ يَقُولُ فِيهِمْ مَا قَالَ، قَالَ وَاثِلَةُ: رَأَيْتُنِي ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ وَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَّلَهُ وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِعَلِيٍّ فَجَاءَ، ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ كِسَاءً خَيْبَرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ) (الأحزاب33:) أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" فَقُلْتُ لِوَاثِلَةَ: مَا الرِّجْسُ؟ قَالَ: الشَّكُّ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مسند احمد:۴/۱۰۷﴾

◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر لایا گیا تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے ایک شامی آدمی ملا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس دن سے ہمیشہ حضرت علی' سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم سے محبت کررہا ہوں جب سے

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں وہ بات کرتے سنا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرنے لگے کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی دائیں ران پر بٹھا لیا اور ان کا منہ چوما' پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی بائیں ران پر بٹھا لیا اور ان کا بھی منہ چوما' پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ بھی تشریف لے آئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام پر خیبری چادر ڈال دی۔ میں اب بھی گویا (چشم تصور سے) وہ منظر دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''

(شداد کہتے ہیں کہ) میں نے واثلہ سے پوچھا: ناپاکی سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق شک میں مبتلا ہونا۔

﴿1150﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ سَالِمٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَابِقٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

◄ متن حدیث ► أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالشَّاهِدِ مَعَ الْيَمِينِ بِالْحِجَازِ، وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ ﴿سنن الترمذی: ۶۲۸/۳/ سنن ابن ماجہ: ۷۹۳/۲/ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۷۰/۱۰/ سنن الدار قطنی: ۲۱۲/۴﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاز میں ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی طرز پر کوفہ میں فیصلہ فرمایا۔

﴿تشریح﴾ مدعی کے پاس جب صرف ایک گواہ ہو تو مالی اُمور میں اُس سے قسم لے کر فیصلہ کیا جاتا ہے' یہ قسم دوسرے گواہ کے قائم مقام ہوتی ہے۔

اِس روایت سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی موافقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں سے ہوتی تھی۔

﴿1151﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَعْدِ قثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ سَدَاهَا حَرِيرٌ، قَالَ: فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: مَاذَا أَصْنَعُ بِهَا أَلْبَسُهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: إِنِّي لَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، وَلٰكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا لِلْفَوَاطِمِ. ﴿الرياض النضرة للمحب الطبري:۳/۲۴۷/مجمع الزوائد للهيثمي:۵/۱۴۲/مسند ابي داؤد الطيالسي:۱/۳۵۵﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رواجی حُلّہ تحفے میں پیش کیا گیا جس پر ریشم کا تانا استعمال ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حُلّہ مجھے بھیج دیا۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اس کا کیا کروں؟ پہن لوں یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا اُسے تمہارے لیے بھی پسند نہیں کرسکتا، البتہ اس سے تم چھوٹے بچوں کا لباس بنا دو۔

﴿1152﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: نا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ قثنا الْهَيْثَمُ الْبَكَّاءُ قثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ لَمَّا مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ رَبَّكَ أَنْ يَشْفِيَنِي، فَإِنَّ رَبَّكَ يُطِيعُكَ، وَابْعَثْ إِلَيَّ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِ الْجَنَّةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنْتَ يَا عَمِّ، إِنْ أَطَعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطَاعَكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

جب حضرت ابو طالب کو وہ مرض لاحق ہوا جس میں اُن کی وفات ہوگئی تھی، تو اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیجا کہ اپنے رب سے دُعا کیجئے کہ وہ مجھے شفا دے دے، کیونکہ تیرا رب تیری بات مانتا ہے اور مجھے جنت کے درختوں سے ٹوٹے ہوئے پھل بھیج۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جوابی پیغام بھیجا کہ اے چچا! اگر آپ بھی اللہ کی بات مان لیں تو وہ آپ کی بات بھی مان لے گا۔

﴿1153﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نا وَهْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ النَّمَرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ: سَلْ عَنْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَوَابُكَ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَوَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَلُؤْمَ مَا جِئْتَ بِهِ، لَقَدْ كَرِهْتَ رَجُلًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُرُّهُ الْعِلْمَ غَرًّا، وَلَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَأْخُذُ مِنْهُ،

وَلَقَدْ شَهِدْتُ عُمَرَ وَقَدْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ: هَا هُنَا عَلِيٌّ، قُمْ لَا أَقَامَ اللَّهُ رِجْلَيْكَ.

﴿الریاض النضرۃ للمحب الطبری:۳/۲۰۶﴾

حضرت قیس بن ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ایک آدمی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُس نے آپ سے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا' تو آپ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کرو' وہ (میری بہ نسبت) زیادہ جانتے ہیں۔ تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس مسئلہ کے بارے میں میرے نزدیک آپ کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جواب سے زیادہ محبوب ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے بہت بری بات کہی ہے اور تو نے قابل ملامت حرکت کی ہے' تو نے ایسے شخص کو ناپسند کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے علم کو سراہا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب کسی چیز کے بارے میں مشکل پیش آتی تو وہ بھی ان ہی سے راہنمائی لیتے تھے۔

﴿1154﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِخَطِّ يَدِهِ: نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا الرَّبِيعُ بْنُ مُنْذِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ مَنْ دَمَعَتَا عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثْوَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ

﴿ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری' ص:۱۹﴾

حضرت منذر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

ہمارے حق میں جس شخص کی آنکھ سے ایک آنسو یا ایک قطرہ بھی نکل آیا' اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں ٹھہرائے گا۔

﴿1155﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَيْفِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْمُخَرِّمِيُّ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ شَدَّادٍ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نا قَيْسٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ يُولَدُ لَكَ ابْنٌ قَدْ نَحَلْتُهُ اسْمِي وَكُنْيَتِي.

﴿تاریخ بغداد للخطیب:۱۱/۲۱۸/ العلل المتناهية لابن الجوزی:۱/۲۴۵﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

تیرے ہاں بچے کی پیدائش ہوگی جسے میں اپنا نام اوراپنی کنیت دوں گا۔

﴿1156﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ الْكُوفِيُّ، يَذْكُرُ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ وَهْبٍ الْوَاسِطِيَّ حَدَّثَهُمْ قثنا بِشْرُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو عَلِيٍّ الدَّارِسِيُّ قَالَ: نا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَبَلِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ صِغَارًا تَنْتَفِعُوا بِهِ كِبَارًا، تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لِيَصِرْ لِذَاتِ اللّٰهِ.

◆ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بچپن میں ہی علم حاصل کرلو تا کہ بڑے ہوکر اُس سے فائدہ اُٹھاسکو اللہ کے غیر سے علم سیکھو تا کہ وہ بھی اللہ کے لیے ہی ہوجائے۔

﴿1157﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا، يَذْكُرُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَهُمْ، نا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ اشْتَكَى أَبُو الْأَسْوَدِ الْفَالِجَ، فَنُعِتَ لَهُ ثَعْلَبٌ، فَطَلَبْنَاهَا فِي خَرِبِ الْبَصْرَةِ، فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَبُو حَرْبِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، فَقَالَ: أَقْرِءْ أَبَاكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فُلَانٍ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لَأَذُودَنَّ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ عَنْ حَوْضِ رَسُولِ اللّٰهِ رَايَاتِ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ، كَمَا تُذَادُ غَرِيبَةُ الْإِبِلِ عَنْ حِيَاضِهَا.

﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۳۵﴾

◆ حضرت ابوحرب بن ابواسود الدولی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ کو فالج کی شکایت ہوگئی تو اُنہوں نے بہ طورِ علاج کسی نے لومڑ کا بتلایا۔ ہم اُسے بصرہ کے ویرانوں سے تلاش کر کے لائے۔ پھر (ایک روز) میں چکر لگا رہا تھا تو میرا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہا تھا' اُس نے مجھے اشارہ کیا تو میں اس کے پاس آیا' اُس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ ابوحرب بن ابوالاسود۔ اس نے کہا: اپنے والد کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا کہ عبداللہ بن فلاں آپ کو سلام کہتا تھا اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: بیشک میں اپنے ان دو چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض مبارک سے کفار کے جھنڈے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح اونٹوں کے تالابوں سے اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

﴿1158﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ أَيْضًا، يَذْكُرُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ

يَعْقُوبَ حَدَّثَهُمْ قثنا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ خَثْعَمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

◀ متن حدیث ▶ اللَّهُمَّ أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي مُوسَى: اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي، عَلِيًّا أَخِي، اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي، وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي، كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا، وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا، إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا."

(الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۱۵۰/۳/ الدر المنثور للسیوطی: ۲۹۵/۴)

حضرت سیدہ اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

اے اللہ! میں بھی اسی طرح دُعا کرتا ہوں جس طرح میرے بھائی (حضرت) موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی: ''اے اللہ! میرے اہل بیت میں سے ہی میرا وزیر بنا دے' یعنی میرے بھائی علی کو' اس کے ذریعے سے میرا ہاتھ مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے' تاکہ ہم خوب تیری تسبیح بیان کریں اور کثرت سے تیرا ذکر کریں' یقیناً تو ہمیشہ ہمارے حال پر نگران رہا ہے''

(1159) ◀ سند حدیث ▶ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا يَذْكُرُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ قثنا أَبُو مَالِكٍ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ سَبْعَةً وَسَبْعِينَ رَجُلًا، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ. وَكَانَ صَاحِبَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. (المستدرک للحاکم: ۱۱۱/۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

غزوۂ بدر کے روز مہاجرین کی تعداد ستتر (۷۷) تھی ...... آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: (اس روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اُٹھایا ہوا تھا۔

(1160) ◀ سند حدیث ▶ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ يَذْكُرُ أَنَّ مُوسَى بْنَ زِيَادٍ حَدَّثَهُمْ قثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ بَسَّامٍ الصَّيْرَفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ حَبَّةَ وَهُوَ الْعُرَنِيُّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ نَحْنُ النُّجَبَاءُ، وَأَفْرَاطُنَا أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ، وَحِزْبُنَا حِزْبُ اللَّهِ، وَحِزْبُ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ حِزْبُ الشَّيْطَانِ، وَمَنْ سَوَّى بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَدُوِّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت حبہ عرنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ہم ممتاز اور ستودہ صفات لوگ ہیں' ہمارے ساتھ دلچسپی رکھنے والے لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے

ہیں اور ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے، جبکہ باغی گروہ کی جماعت شیطان کی جماعت ہے، اور جو شخص ہم میں اور ہمارے دُشمن میں برابری پیدا کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

﴿1161﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ قثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ أَبُو طُوَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ زَيْنَبَ وَابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ شَكَى عَلِيٌّ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، النَّاسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ لَهُوَ أَخْيَشْنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ

﴿مسند احمد: ۸۶/۳/ المستدرک للحاکم: ۱۳۴/۳﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کی کوئی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے اور میں نے آپ کو فرماتے سنا: اے لوگو! علی کو تنگ نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ کی قسم! بیشک یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور راہِ خدا سے متعلقہ اُمور میں بہت سخت ہے۔

﴿1162﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَزَوَّرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَرْيَمَ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ:

◀ [متن حدیث] ◀ يَا عَلِيُّ، طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ، وَصَدَقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ، وَكَذَبَ فِيكَ

﴿مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۳۲/۹﴾

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے سُنا:

اے علی! اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو تجھ سے محبت کرے اور تمہارے متعلق سچ بولے، اور اس شخص کے لیے جہنم کی وادی ہے جو تجھ سے نفرت کرے اور تمہارے متعلق جھوٹ بولے۔

﴿1163﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سَيَّارٌ، يَعْنِي: ابْنَ حَاتِمٍ، قَالَ: نا جَعْفَرٌ، يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا مَالِكٌ يَعْنِي: ابْنَ دِينَارٍ، قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: كَأَنَّكَ رَخِيُّ الْبَالِ ' فَغَضِبْتُ وَشَكَوْتُهُ إِلَى إِخْوَانِهِ مِنَ الْقُرَّاءِ قُلْتُ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سَعِيدٍ؟ إِنِّي سَأَلْتُهُ: مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: إِنَّكَ لَرَخِيُّ الْبَالِ' قَالُوا: أَرَأَيْتَ حِينَ تَسْأَلُهُ وَهُوَ خَائِفٌ مِنَ الْحَجَّاجِ قَدْ لَاذَ بِالْبَيْتِ' كَانَ حَامِلَهَا عَلِيٌّ.

﴿المستدرک للحاکم: ۳/ ۱۳۷﴾

حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

مَیں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اُٹھانے والے کون صحابی تھے؟ انہوں نے میری طرف دیکھا اور بولے: لگتا ہے تم فارغ البال ہو۔ مجھے ان کے (اس جواب سے) بہت غصہ آیا اور میں نے ان کے قراء ساتھیوں کو ان کی شکایت کی اور کہا: کیا آپ کو سعید کی اس بات سے تعجب نہیں ہوگا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اُٹھانے والے کون صحابی تھے؟ تو وہ میری طرف دیکھ کر بولے: لگتا ہے تم فارغ البال ہو۔ تو انہوں نے (یعنی ان کے قراء ساتھیوں نے) جواب دیا: کیا آپ کو خیال نہیں ہے کہ آپ نے ان سے ایسے حالات میں یہ سوال کیا ہے کہ جب انہیں حجاج کا ڈر ہے اور انہوں نے گھر میں پناہ لے رکھی ہے (آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ) جھنڈا اُٹھانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1164﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، وَدَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ يَوْمًا ضَحِكًا لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَذَكَرَ الْحَدِيثَ' قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَالَ: فَقَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدٌ سَبْعًا " ﴿المستدرک للحاکم: ۳/ ۱۱۲﴾

حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دن اس طرح ہنستے دیکھا کہ میں نے انہیں اس سے زیادہ ہنستے کبھی نہیں دیکھا تھا' ہنستے ہنستے ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا...... آگے انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں مانتا کہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس اُمت میں سے کوئی بندہ ایسا ہوگا کہ جس نے مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے متعدد بار یہی کہا اور پھر فرمایا: میں نے سات دن تک

نماز ادا کی، قبل اس کے کہ کوئی نماز پڑھتا۔

﴿1165﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، نا أَبِي، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین سال تک نماز پڑھی اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔

﴿1166﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قثنا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ◀ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

میں نے لوگوں میں سے کسی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے سے قبل تین سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

﴿1167﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالَا: نا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ جَمَعَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثُونَ مِنَ النَّاسِ، قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَقَامَ أُنَاسٌ كَثِيرٌ فَشَهِدُوا حِينَ قَالَ لِلنَّاسِ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. ﴿مضی برقم: ۹۴۷، ۹۵۴، ۹۶۱﴾

حضرت ابو طفیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ میں جمع کیا، پھر فرمایا: میں ہر اس مسلمان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے روز کوئی بات سنی تھی وہ کھڑا ہو جائے۔ تو تیس لوگ کھڑے ہو گئے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم! جی ہاں (علم ہے)۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، تو یہ علی بھی اُس کا دوست ہے، اے اللہ! جو اِس سے دوستی رکھے تو بھی اُس کو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت کرے تو بھی اُس سے عداوت رکھ۔

﴿1168﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قثنا أَبُو عَوَانَةَ، قثنا (ص683:)أَبُو بَلْجٍ قثنا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذْ أَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ قَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا، وَإِمَّا أَنْ تَخْلُوَ بِنَا عَنْ هَؤُلَاءِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَنَا أَقُومُ مَعَكُمْ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ قَبْلَ أَنْ يَعْمَى، قَالَ: فَابْتَدَءُوا فَتَحَدَّثُوا فَلَا نَدْرِي مَا قَالُوا، قَالَ: فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أُفْ وَتُفْ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ، قَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحَى يَطْحَنُ، قَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَطْحَنُ؟ قَالَ: فَجَاءَ وَهُوَ أَرْمَدُ لَا يَكَادُ أَنْ يُبْصِرَ، قَالَ: فَنَفَثَ فِي عَيْنِهِ ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ (ص684:)بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَ:ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، وَقَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ: أَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَعَلِيٌّ جَالِسٌ مَعَهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا، قَالَ: فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ:(إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:33)، قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ، قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، وَعَلِيٌّ نَائِمٌ، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ:يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ فَأَدْرِكْهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، قَالَ: وَجُعِلَ عَلِيٌّ يُرْمَى بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمَى نَبِيُّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالُوا: إِنَّكَ لَلَئِيمٌ، كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ، وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ، وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ، قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ؟ قَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، فَبَكَى عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا

وَأَنْتَ خَلِيفَتِي ، قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وَمُؤْمِنَةٍ ، قَالَ: وَسَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ (ص685:) عَلِيٍّ، قَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ ، قَالَ: وَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ ، قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ، هَلْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: وَقَالَ: نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِينَ قَالَ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ ، قَالَ": وَكُنْتَ فَاعِلًا ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ." ﴿مسند احمد: ۱/۳۳۱/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۳۲/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۱۱۹﴾

حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ کے پاس نو افراد پر مشتمل ایک جماعت آئی، انہوں نے کہا: اے ابوعباس! یا تو آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہو جائیں یا پھر آپ ہمیں ان لوگوں سے تنہا کر دیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اس وقت آپ بالکل تندرست تھے اور یہ آپ کے نابینا ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ باتیں کرنا شروع ہو گئے اور ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا باتیں کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے کو جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: اُف، افسوس! یہ لوگ اُس شخص کے بارے میں عیب جوئی کر رہے ہیں جسے دس خصلتیں حاصل ہیں:

۱﴿...... یہ اُس شخص کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر کے وقت) فرمایا: میں ضرور اس شخص کو (امیر بنا کر) بھیجوں گا جسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی (شکست سے) رُسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ کچھ لوگ نگاہیں اُٹھا کر دیکھنے لگے (کہ شاید ہمیں امیر بنا دیا جائے) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ چکی میں بیٹھے غلہ پیس رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی غلہ کیوں نہیں پیس لیتا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کی آنکھیں خراب تھیں، انہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن مبارک کے چھینٹے لگائے اور تین مرتبہ جھنڈے کو حرکت دی، پھر وہ انہیں تھما دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو لے کر آئے۔ پھر فلاں شخص کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا اور اس کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، تو انہوں نے اس سے وہ سورت یاد کی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سورت کو صرف وہی شخص یاد کر کے جائے گا جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

۲﴿...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دُنیا و آخرت میں میرا والی بنے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دُنیا و آخرت میں آپ کا والی بنتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کے لیے برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر لوگوں میں سے ایک ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میں کون ہے جو دُنیا وآخرت میں میرا والی بنے گا؟ تو سب نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم دُنیا وآخرت میں میرے دوست ہو۔

۳ ...... حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ تھے (اور ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا پکڑا اور اُسے علیؓ، فاطمہ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم پر ڈال کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''

۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ کے مکہ سے ہجرت کرتے وقت) اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر نبی کریم ﷺ کے کپڑے پہنے اور آپ ﷺ کی جگہ پر سو گئے، اور مشرکین سمجھ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی لگا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، چنانچہ انہوں نے کہا: یا نبی اللہ ﷺ، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کے نبی بئر میمون کی طرف گئے ہیں، لہٰذا آپ بھی ان کے پیچھے ہی چلے جائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چل دیے اور آپ کے ساتھ غار میں جا داخل ہوئے۔ اِدھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی طرح پتھر مارے جانے لگے جس طرح اللہ کے رسول ﷺ کو مارے جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تڑپتے رہے لیکن اپنا سر کپڑے میں ہی چھپائے رکھا (تاکہ دُشمنوں کو پتا نہ چل جائے کہ یہ نبی ﷺ نہیں ہیں) یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو مشرکین نے کہا: تو بہت ہی برا شخص ہے، تمہارے صاحب کو تو ہم پتھر مارتے تھے تو وہ تڑپتا ہی نہیں تھا لیکن تم تڑپتے رہے ہو اور ہمیں یہ عجیب لگ رہا تھا (کہ اگر یہ محمد ﷺ ہے تو تڑپ کیوں رہا ہے)

۵ ...... نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک میں لوگوں کو لے کر نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا مجھ سے وہی تعلق ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا، سوائے اس کے کہ تم نبی نہیں ہو گے؟ بے شک یہ بات بھی ضروری ہے کہ میں جاؤں اور تم میرے خلیفہ کی حیثیت سے رہو۔

۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بعد ہر مومن مرد و عورت کے ولی ہو۔

۷ ...... آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد (میں کھلنے والے تمام لوگوں) کے دروازے بند کر دیے تھے۔ چنانچہ آپ جنبی حالت میں بھی مسجد میں آجایا کرتے تھے، کیونکہ آپ کا وہی راستہ تھا، اس کے سوا آپ کا کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔

۸ ...... اور آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جس کا میں دوست ہوں اُس کا علی بھی دوست ہے۔

۹ ...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم میں یہ خبر دی ہے کہ وہ اصحابِ شجرہ (بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والوں) سے راضی ہوگیا ہے اور جو ان کے دلوں میں ہے وہ اس نے جان لیا، تو کیا اس نے ہمیں یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس کے بعد ان پر ناراض ہوا ہے؟

۱۰ ...... نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب انہوں نے (ایک شخص کے بارے میں) کہا: مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرو گے؟ حالانکہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جھانک کر فرمایا تھا کہ تم جو چاہو عمل کرو (میں نے تمہیں معاف فرما دیا ہے)

1169 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسَاوِرٌ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ

متنِ حدیث: لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ (مضی برقم: ۱۰۵۹)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کوئی مومن تجھ سے نفرت نہیں کرے گا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔

1170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَهْرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَعَنَتْ أَهْلَ الْعِرَاقِ فَقَالَتْ:

متنِ حدیث: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ، غَرُّوهُ وَذَلُّوهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ غُدَيَّةً بِبُرْمَةٍ قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فِيهَا عَصِيدَةً تَحْمِلُهَا فِي طَبَقٍ لَهَا حَتَّى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ، قَالَ: اذْهَبِي فَادْعِيهِ، وَائْتِينِي بِابْنَيْهِ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَقُودُ ابْنَيْهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدٍ، وَعَلِيٌّ يَمْشِي فِي أَثَرِهِمَا، حَتَّى دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ، وَجَلَسَ عَلِيٌّ عَلَى يَمِينِهِ، وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَلَى يَسَارِهِ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَاجْتَبَذَ كِسَاءً خَيْبَرِيًّا كَانَ بِسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِينَةِ، فَلَفَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، فَأَخَذَ بِشِمَالِهِ طَرَفَيِ الْكِسَاءِ، وَأَلْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ أَهْلِي أَذْهِبْ

عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: بَلَى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَمَا قَضَى دُعَاءَهُ لِابْنِ عَمِّهِ عَلِيٍّ وَابْنَيْهِ وَابْنَتِهِ فَاطِمَةَ ﴿مسند احمد: ۶/ ۲۹۸/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/ ۱۱۴﴾

حضرت شہر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک آئی تو اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کوفیوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا' اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے' انہوں نے اسے دھوکہ دیا اور اسے رُسوا کیا' اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت فرمائے۔ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک صبح آپ کی خدمت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر حاضر ہوئیں' انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آٹے اور گھی کا حلوہ بنایا تھا۔ وہ اسے اپنے ایک تھال میں اُٹھائے لائیں اور لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہارا چچا زاد (علی) کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ اور اس کے صاحبزادوں کو بھی ساتھ لیتی آنا۔ وہ اپنے دونوں بچوں کا ایک ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے آ رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے' بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کی جگہ (یعنی ہمارے بستر) کا بچھونا ہوا کرتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر ان سب پر ڈال دی' پھر اپنے بائیں ہاتھ سے چادر کے دونوں کنارے تھامے اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک پروردگار کی جانب اُٹھا کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں' ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں' ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں' ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں' تم بھی چادر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بھی چادر میں داخل ہو گئی اور آپ اس سے پہلے اپنے چچا زاد علی (رضی اللہ عنہ) ان کے دونوں صاحبزادوں اور اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا کر چکے تھے۔

﴿1171﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قثنا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ: جَاءَ عَلِيٌّ؟ مِرَارًا، قَالَتْ فَاطِمَةُ: كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ، قَالَتْ: فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ وَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا ﴿مسند احمد: ٣٠٠/٦/ المستدرک للحاکم: ١٣٨/٣﴾

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

اُس ذات کی قسم جس کے نام کی میں قسم اُٹھاتی ہوں! بیشک آخری وقت میں تمام لوگوں سے زیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرب رہا ہے۔ ہم لوگ روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار پوچھتے کہ علی آ گیا ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غالباً انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آ گئے، میں سمجھ گئی کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے، چنانچہ ہم گھر سے نکل کر دروازے کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور میں دروازے پر سب سے زیادہ قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی میں راز کی باتیں کرنے لگے۔ پھر اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا۔ چنانچہ آخری وقت میں تمام لوگوں سے زیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرب رہا ہے۔

﴿1172﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ (ص687:) قثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذِي الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ فَنِمْنَا، فَوَاللّٰهِ مَا أَهَبَّنَا إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا أَبَا تُرَابٍ لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ - يَعْنِي قَرْنَهُ - حَتَّى تَبُلَّ مِنْهُ هَذِهِ يَعْنِي لِحْيَتَهُ.

﴿مسند احمد: ۴/۲۶۳/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۴۰/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/ ۱۳۶﴾

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَیں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ ذی العشیرہ میں رفیق سفر تھے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا اور وہاں قیام فرمایا تو ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے باغات کے چشموں میں کام کررہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے ابویقظان! آؤ ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھتے ہیں کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے قریب چلے گئے۔ تھوڑی دیر تک ان کا کام دیکھا' پھر ہمیں نیند کے جھونکے آنے لگے' تو ہم واپس آ گئے اور کھجوروں کے ایک باغ کے کنارے بنجر زمین پر مٹی کے اوپر ہی لیٹ گئے۔ اللہ کی قسم! ہم اسی طرح بے خبر لیٹے ہوئے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگ مبارک سے ہلاتے ہوئے اُٹھایا' اور ہم اس مٹی میں لت پت ہوئے پڑے تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''اے ابوتراب'' کہا تھا' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر مٹی لگی دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت دو آدمی نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا: يَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تو قوم ثمود کا وہ سرخ وسپید آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں اور دوسرا وہ آدمی جو اے علی! تمہارے سر پر وار کرکے تمہاری داڑھی کو خون سے تر کردے گا۔

﴿1173﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ الْحَرَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَزِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ الْعَشِيْرَةِ' فَمَرَرْنَا بِرِجَالٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي نَخْلٍ' فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

مَیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ عشیرہ میں ساتھ ساتھ (محوِ سفر) تھے کہ ہمارا گزر بنو مدلج کے کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو باغ میں کام کاج کررہے تھے۔ پھر راوی نے عیسیٰ بن یونس کی (گزشتہ) حدیث کے ہم معنی ہی بیان کیا۔

﴿1174﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

◄ متن حدیث ► أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ.

﴿مضیٰ برقم:۱۰۰۹﴾

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:
بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا تھا۔

﴿1175﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ:

﴿متنِ حدیث﴾ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ، عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: إِذَا لَقِيتُمْ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ، وَإِنِ افْتَرَقْتُمَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِهِ، قَالَ: فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَيْنَا الذُّرِّيَّةَ، فَاصْطَفَى عَلِيٌّ امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ لِنَفْسِهِ، قَالَ بُرَيْدَةُ: فَكَتَبَ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعْتُ الْكِتَابَ، فَقُرِئَ عَلَيْهِ، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا مَكَانُ الْعَائِذِ، بَعَثْتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أُطِيعَهُ، قَدْ بَلَّغْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقَعْ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي. ﴿مسند احمد:۵/۳۵۶﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو دستے روانہ فرمائے' جن میں ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جبکہ دوسرے کا امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب تم لوگ ایک جگہ جمع ہو تو تم سب کا امیر علی ہو گا اور جب تم جدا جدا ہو تو پھر ہر ایک دستے کا امیر ہو گا۔ پھر اہل یمن کے قبیلہ بنو زید سے ہمارا آمنا سامنا ہو گیا' چنانچہ ہم نے قتال کیا تو مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ حاصل ہوا۔ ہم نے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنا لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قیدیوں میں سے ایک عورت اپنے لیے منتخب کر لی۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھ کر اس بات کی خبر دی۔ تو جب میں (وہ خط لے کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط پڑھ کر سنایا گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے' میں نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آدمی کے ہمراہ بھیجا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ میں اس کی اطاعت کروں' چنانچہ میں نے تو وہی کیا ہے جو مجھے کہہ کر بھیجا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار نہ ہونا' کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں' اور میرے بعد وہ تمہارا دوست ہو گا۔

﴿1176﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: أنا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَمَرَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي ، أُرَى شَرِيكٌ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ ، عَلِيٌّ مِنْهُمْ ، عَلِيٌّ مِنْهُمْ ، وَأَبُو ذَرٍّ ، وَسَلْمَانُ ، وَالْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ . ﴿مسند احمد: ۵/۳۵۶﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے میرے صحابہ میں سے چار لوگوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا اور اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ علی بھی ان میں سے ہے، علی بھی ان میں سے ہے، اور (باقی تین) ابوذر، سلمان اور مقداد کندی (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

﴿1177﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِي، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاوَلُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى عَلِيٍّ شَيْءٌ ، وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ ، فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا ، قَالَ: فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ لِنَفْسِهِ ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: دُونَكَ ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ ، ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ ، قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا ، قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ . ﴿مسند احمد: ۵/۳۵۸﴾

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

وہ (یعنی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو (اس میں بیٹھے لوگ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں چہ مگوئیاں کررہے تھے، انہوں نے (ان سے) کہا: بے شک میرے دل میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ غلط فہمی تھی اور یہی کیفیت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تھی (ہوا یوں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک جنگی مہم میں بھیجا جس کی قیادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ تھی۔ ہمیں (مال غنیمت میں) لونڈیاں ملیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک لونڈی اپنے لیے رکھ لی۔ جس پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا۔ پھر جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جو کچھ ہوا تھا وہ (سب روئیداد) میں بتانے لگا۔ پھر میں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس کے مال میں سے ایک لونڈی

اپنے لیے رکھ لی تھی۔ میں ایسا شخص تھا کہ اپنی نگاہیں نیچی ہی رکھتا تھا۔ چنانچہ جب میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک (کا رنگ ناراضگی کے باعث) متغیر ہوگیا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا دوست میں ہوں، اُس کا علی بھی دوست ہونا چاہیے۔

《تشریح》 یہ جنگی مہم نبی کریم ﷺ نے یمن کے علاقے میں بھیجی تھی اور اس کی قیادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ نبی کریم ﷺ نے جب اپنے پیارے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق شکوے شکایت سنے تو آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور غصے سے آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا: ''جس کا میں دوست ہوں، اس کا علی بھی دوست ہونا چاہیے۔'' یعنی جس کو میرے ساتھ محبت ہے اُس کو علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص میری عزت واحترام کرتا ہے اُس کو علی (رضی اللہ عنہ) کی عزت واحترام بھی کرنا چاہیے۔

《1178》 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِي، نا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ، نا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ سَلِيطٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: لَمَّا خَطَبَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِيمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: عَلَيَّ كَبْشٌ، وَقَالَ فُلَانٌ: عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرَةٍ. 《مسند احمد: ۳۵۹/۵》

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لئے پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک شادی کے لیے ولیمہ ضروری ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مینڈھا میرے ذِمے ہے۔ اور فلاں نے کہا: میرے ذِمے اتنے جو ہیں۔

《1179》 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِي، نا رَوْحٌ، نا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيَقْسِمَ الْخُمُسَ - وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: لِيَقْبِضَ بَعْضَ الْخُمُسِ - قَالَ: فَأَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ: أَلَا تَرَى مَا يَصْنَعُ هٰذَا، أَوْ مَا صَنَعَ هٰذَا؟ قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، قَالَ: وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا، قَالَ: فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُبْغِضْهُ - قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: فَأَحِبَّهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ." 《صحيح البخاري: ۶۶/۸ / مسند احمد: ۳۵۹/۵》

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خمس کی تقسیم کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا۔ روح نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ خمس کا کچھ حصہ لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے جو اس نے کیا ہے؟ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت ہوا کرتی تھی چنانچہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ سب بتلایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے نفرت نہ کرو۔ روح نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) بلکہ اس سے محبت کرو۔ یقیناً خمس میں اس کا حصہ اس سے بھی زیادہ بنتا ہے۔

﴿1180﴾ ◄ [سندِ حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قثنا عَبْدُ الْجَلِيلِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْقَةٍ فِيهَا أَبُو مِجْلَزٍ وَابْنَا بُرَيْدَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ◄ أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بُغْضًا لَمْ أُبْغِضْهُ أَحَدًا قَطُّ، قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أُحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا، قَالَ: فَبَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ مَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا، فَأَصَبْنَا سَبْيًا، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْعَثْ إِلَيْنَا مَنْ يُخَمِّسُهُ، قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ هِيَ مِنْ أَفْضَلِ السَّبْيِ، فَخَمَّسَ وَقَسَمَ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقُلْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبْيِ، فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَّسْتُ، فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَوَقَعْتُ بِهَا، قَالَ: وَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ، فَقُلْتُ: ابْعَثْنِي مُصَدِّقًا، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ: صَدَقَ، قَالَ: فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ قَالَ: أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تُبْغِضْهُ، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازْدَدْ لَهُ حُبًّا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ، قَالَ: فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ.

﴿مسند احمد: ۵/۳۵۰﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قدر نفرت تھی کہ اتنی نفرت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی تھی بلکہ میں ایک قریشی آدمی سے صرف اس وجہ سے محبت کرتا تھا کہ اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت تھی۔ ایک مرتبہ اُس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا۔ ہم نے کچھ قیدی پکڑے اور

اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیجیں جو مالِ غنیمت کا خمس وصول کر لے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ ان قیدیوں میں وصیفہ نامی لونڈی بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اُسے تقسیم کر دیا' پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا: اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: تم نے وہ وصیفہ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی' میں نے خمس وصول کیا تو وہ بھی خمس میں شامل تھی' پھر وہ اہل بیت نبوت میں آ گئی اور وہاں سے آلِ علی میں آ گئی' اور میں نے اس سے مجامعت بھی کر لی ہے۔ اس (قریشی) آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھ کر اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو۔ چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لیے بھیج دیا۔ میں بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ آپ ﷺ نے خط پر سے میرے ہاتھ کو ہٹا کر فرمایا: کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے نفرت نہ کرو' بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو' کیونکہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! خمس میں آلِ علی کا حصہ وصیفہ سے بھی افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

﴿1181﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ شَرِيكٍ قثنا أَبُو رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ ﴿مضیٰ برقم: ۱۱۰۳، ۱۱۶۷﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ میرے صحابہ میں سے چار لوگوں سے محبت کرتا ہے' اس نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں بھی ان سے محبت کروں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک علی بھی ان میں سے ہے۔

﴿1182﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ، صَالِحُهُمْ تَبَعٌ لِصَالِحِهِمْ، شِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ

﴿البخاری:٦/٥٢٧/صحیح مسلم:٣/١٤٥١/مسند احمد:١/١٠١/السنن الکبریٰ للبیھقی:٨/١٤١/مسند ابی داؤد الطیالسی:٢/١٦٤/مسند البزار:٢/٢٧٠/مجمع الزوائد للھیثمی:٥/١٩١﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا اور میرے دل میں محفوظ ہو گیا:

لوگ (امارت کے معاملے میں) قریش کے تابع ہیں۔ نیک لوگ ان کے نیک لوگوں کے تابع ہیں اور برے لوگ ان کے برے لوگوں کے تابع ہیں۔

﴿1183﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَفَّانُ، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْرَقِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى الْمَنَامَةِ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ لَنَا بَكِيءٍ فَحَلَبَهَا فَدَرَّتْ، فَجَاءَ الْحَسَنُ فَنَحَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ اسْتَسْقَى قَبْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي، وَإِيَّاكِ، وَهَذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

﴿مسند احمد:١/١٠١/مجمع الزوائد للھیثمی:٩/١٦٩/مسند ابی داؤد الطیالسی:٢/١٢٩﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں خواب گاہ میں سو رہا تھا۔ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے کچھ مانگ لیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ایک بکری کی طرف بڑھے جو بہت کم دودھ دیتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دودھ دوہا تو وہ بہت زیادہ نکل آیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک طرف بٹھا لیا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! لگتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں میں سے اس کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے، دراصل اس نے اس سے پہلے مانگا تھا۔ پھر فرمایا: قیامت کے دن میں، تم، یہ دونوں اور یہ سونے والا ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

﴿1184﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - كَتَبْتُ إِلَيْكَ بِخَطِّي وَخَتَمْتُ الْكِتَابَ بِخَاتَمِي - يَذْكُرُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَّ الْحُسَيْنَ حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ: أَلَا تُصَلُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف54:).

﴿مضیٰ برقم: ۱۰۵۰﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم (تہجد) نماز نہیں پڑھتے؟ تو میں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے گا تو اُٹھادے گا۔ جب میں نے یہ جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرماتے سنا کہ:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿الکہف: ۵۴﴾

''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے''

﴿1185﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا، كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۴۱/۵/ مسند احمد: ۲۵/۲﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: جس شخص نے مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کی، وہ روزِ قیامت میرے درجے میں میرے ساتھ ہی ہوگا۔

﴿1186﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ وَفَاطِمَةُ، وَذَاكَ مِنَ السَّحَرِ،

حَتَّى قَامَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَا تُصَلُّونَ؟ فَقُلْتُ مُجِيبًا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا نُفُوسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، قَالَ: فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعِ إِلَيَّ الْكَلَامَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ يَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف 54:). ﴿مضی برقم: ۱۰۵۰، ۱۱۸۴﴾

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں سو رہا تھا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی سو رہی تھیں اور یہ سحری کا وقت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم (تہجد) کی نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے آپ کو جواب دیتے ہوئے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں تو صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں، پس جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے گا تو اُٹھا دے گا۔ یہ جواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور دوبارہ مجھ سے بات نہ کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿الکہف: ۵۴﴾

''اِنسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے''

﴿1187﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا مُحَمَّدٌ، يَعْنِي: ابْنَ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ أَبُو فَضَالَةَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ ثَقُلَ مِنْهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: مَا يُقِيمُكَ بِمَنْزِلِكَ هَذَا، لَوْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ لَمْ يَلِكَ إِلَّا أَعْرَابُ جُهَيْنَةَ، تُحْمَلُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ وَلِيَكَ أَصْحَابُكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنِّي لَا أَمُوتُ حَتَّى أُؤَمَّرَ ثُمَّ تُخْضَبُ هَذِهِ - يَعْنِي لِحْيَتَهُ - مِنْ دَمِ هَذِهِ - يَعْنِي هَامَتَهُ - فَقُتِلَ وَقُتِلَ أَبُو فَضَالَةَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ.

﴿مسند احمد: ۱/۱۰۲/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۳۶﴾

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں اپنے والد (ابوفضالہ بدری رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا، وہ کچھ بیمار ہو گئے تھے اور اس سے ان کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔ میرے والد نے ان سے کہا: بیماری نے آپ کا کیا حال کر رکھا ہے، اگر آپ کا آخری وقت آ پہنچا تو آپ کے پاس جہینہ کے دیہاتوں کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا جو آپ کو مدینہ منورہ لے جائیں گے لہٰذا اگر آپ کا وصال ہو جائے تو آپ کے ساتھیوں کو آپ کا خیال کرنا چاہیے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتا رکھی ہے کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک میں خلیفہ نہ بن جاؤں' اس کے بعد یہ داڑھی سر کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں شہید ہوئے' جبکہ ابو فضالہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو کر جنگ صفین کے موقع پر شہید ہوئے۔

﴿1188﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا' وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ' إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ' اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ' أَنْتَ رَبِّي' وَأَنَا عَبْدُكَ' ظَلَمْتُ نَفْسِي' وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي' فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا' لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ' وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ' لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ' وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا' لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ' لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ' وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ' وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ' أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ' تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ' أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ' وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ' وَلَكَ أَسْلَمْتُ' خَشَعَ لَكَ سَمْعِي' وَبَصَرِي' وَمُخِّي' وَعِظَامِي' وَعَصَبِي' وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ' وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا' وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ' وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ' وَبِكَ آمَنْتُ' وَلَكَ أَسْلَمْتُ' سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ' فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ' فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ' وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ' وَمَا أَخَّرْتُ' وَمَا أَسْرَرْتُ' وَمَا أَعْلَنْتُ' وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي' أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ' لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

﴿صحیح مسلم: ۱/۵۳۴/ مسند احمد: ۱/۱۰۲/ سنن ابی داؤد: ۱/۲۰۱/ سنن الترمذی: ۵/۴۸۵/ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۳۲﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو ''اللہ اکبر'' کہتے' پھر یہ دعائیں پڑھتے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ ...... الخ

''میں نے یکسو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا' اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز' میری قربانی' میرا جینا اور میرا مرنا اُس اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں'

مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تیرے سوا کوئی بھی بخشنے والا نہیں۔ سب سے عمدہ اخلاق اپنانے کے لیے میری راہنمائی فرما، اس کی عمدگی کے لیے صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے، اور مجھ سے برے اخلاق کو دُور لے جا، اسے دُور بھی صرف تو ہی لے جا سکتا ہے۔ میں حاضر ہوں اور کامل توجہ سے حاضر ہوں، ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، اور برائی کی نسبت تیری جانب نہیں کی جا سکتی۔ میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانہ تیری ہی طرف ہے۔ تو بڑی برکتوں والا اور رفعتوں والا ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کر رہا ہوں۔"

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ ......الخ

"اے اللہ! میں تیرے لیے جھک گیا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تیرا مطیع ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میری ہڈیاں، گودا اور پٹھے سب ہی تیرے سامنے عاجزی کا مظہر ہیں۔"

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع سے) سر اُٹھاتے تو فرماتے:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ...... الخ

"اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی۔ اے ہمارے رب! تیری ہی تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر میں، اور ان کے مابین بھر کر اور اس کے بعد اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔"

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اِس طرح فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ ......الخ

اے اللہ! میں تیرے حضور سجدہ ریز ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، اور (تو نے مجھے) بہترین شکل دی، اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ بڑی برکتوں والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے"

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیرتے تو یہ دُعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی مَا قَدَّمْتُ ......الخ

"اے اللہ! میرے سب گناہ اور میری تمام تقصیریں معاف فرما دے، جو میں پہلے کر چکا اور جو میں نے بعد میں کیں، جو چھپے ہوئے کیں اور جو ظاہر میں کیں، جو میں حد سے بڑھ رہا اور جن کا تو مجھ سے زیادہ باخبر ہے۔ تو ہی (نیکی اور خیر میں) آگے کرنے والا ہے اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"

﴿1189﴾ ◀ ﴿سند حديث﴾ ▶ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بَلَغَنَا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ:

◀ ﴿متن حديث﴾ ▶ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ ' قَالَ: لَا يُتَقَرَّبُ بِالشَّرِّ إِلَيْكَ.

❁ ◆ حضرت نضیر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

(وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ) کا مطلب ہے کہ لَا يُتَقَرَّبُ بِالشَّرِّ إِلَيْكَ یعنی کسی برے ذریعے سے تیرا تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

﴿1190﴾ ◀ ﴿سند حديث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا حُجَيْنٌ، هُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

◀ ﴿متن حديث﴾ ▶ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا. ﴿مسند احمد: ۱/۱۰۳﴾

❁ ◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ پڑھتے: میں نے اپنے چہرے کو متوجہ کیا...... آگے انہوں نے اسی (گذشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا' البتہ اس میں یہ الفاظ بیان فرمائے کہ: وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا ''مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے۔''

﴿1191﴾ ◀ ﴿سند حديث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ قَالَ: نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مَسْلَمَةُ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حديث﴾ ▶ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ.

﴿زیادات المسند: ۱/۱۰۳/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۰/۲۰۰﴾

❁ ◆ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جس کی خوب آزمائش کی گئی ہو اور جو بہت زیادہ توبہ کرنے والا ہو۔

﴿1192﴾ ◀ ﴿سند حديث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حديث﴾ ▶ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنْ

كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، قَالَ: فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَافِهِ، أَوِ اللّٰهُمَّ اشْفِهِ -شَكَّ شُعْبَةُ- قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي ذَاكَ بَعْدُ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۰۷/سنن الترمذی: ۵/۵۶۰﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَیں (ایک مرتبہ) بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں یہ دُعا کر رہا تھا: ''اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو مجھے راحت عطا فرما اور اگر (میری موت کا وقت) مؤخر ہے تو مجھے (بستر مرض سے) اُٹھا لے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرما۔'' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیسے دُعا کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دُعا کو دوہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا پاؤں مبارک لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: اے اللہ! اسے شفا عطا فرما۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی وہ تکلیف نہیں ہوئی۔

﴿1193﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: أنا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متن حدیث: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ، فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ أَبَدًا.

﴿مسند احمد: ۱/۱۰۷/السنن الکبری للبیہقی: ۹/۲۸۸/المستدرک للحاکم: ۴/۲۲۹/سنن ابی داود: ۳/۹۴/سنن الترمذی: ۴/۸۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کروں، چنانچہ میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

﴿1194﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا زَائِدَةُ نا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متن حدیث: جَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ. قَالَ مُعَاوِيَةُ: إِذْخِرٌ، قَالَ أَبِي: الْخَمِيلُ: الْقَطِيفَةُ الْمُخَمَّلَةُ. ﴿مسند احمد: ۱/۹۳/دلائل النبوۃ للبیہقی: ۳/۱۶۰﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جھالر دار چادر، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا، جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔

﴿1195﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ أَسَنَّ مِنِّي، وَأَنَا حَدَثٌ لَا أُبْصِرُ الْقَضَاءَ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ، وَاهْدِ قَلْبَهُ، يَا عَلِيُّ، إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ مَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ، قَالَ: فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ، أَوْ مَا أَشْكَلَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ. ﴿مضی برقم:۹۸۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی جانب بھیجا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں، جو مجھ سے زیادہ عمر کے ہیں جبکہ میں نوعمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کی بھی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! اس کی زبان کو قائم رکھنا اور اس کے دل کو ہدایت سے روشناس فرما۔ (پھر فرمایا:) اے علی! جب تیرے پاس جھگڑے کے دو فریق آ کر بیٹھیں تو تم تب تک اُن کا فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ دوسرے فریق سے بھی اس کا اسی طرح مؤقف نہ سن لو جیسے پہلے کا سنا ہو پس جب تم ایسا کر لو گے تو تمہارے سامنے فیصلہ ازخود واضح ہو جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نصیحت کے بعد کوئی فیصلہ مجھ پر مشکل ثابت نہیں ہوا۔

﴿1196﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، نا أَبِي، نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء 214:) جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا، قَالَ: قَالَ لَهُمْ: مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دَيْنِي وَمَوَاعِيدِي، وَيَكُونُ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي؟ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا مَنْ يَقُومُ بِهَذَا؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِآخَرَ، قَالَ: فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا. ﴿مضی برقم:۱۱۰۸﴾

حضرت عبداللہ بن اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

''اور اپنے خاندان کے قریبی لوگوں کو ڈرائیے۔''

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ تیس آدمی جمع ہوئے اور جب وہ کھا پی چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے قرض کو چکانے اور میرے وعدوں کو نبھانے کی ذِمہ داری کون لے گا؟ (اس کے بدلے میں) وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا۔ ایک آدمی' کہ جس کا راوی نے نام ذکر نہیں کیا' بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک سمندر ہیں' بھلا یہ ذِمہ داری کون اُٹھائے گا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے کو کہا' پھر یہی پیشکش آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: میں (یعنی یہ ذِمہ داری میں قبول کرتا ہوں)۔

﴿1197﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أنا يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِيهِ:

◄ [متن حدیث] ► لَأَبْعَثَنَّكَ فِيمَا بَعَثَنِي فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ أُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ، وَأَنْ أَطْمِسَ كُلَّ صَنَمٍ ﴿مسند احمد:۱/۹۶/سنن ابی داود:۳/۲۱۵/سنن الترمذی:۳/۳۶۶﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت جریر بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے والد (حیان رحمۃ اللہ علیہ) سے فرمایا: بیشک میں تجھے لازماً اس کام کے لیے بھیجوں گا جس کام کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا (وہ کام یہ تھا کہ) میں ہر قبر کو برابر کردوں اور ہر بت کو مسمار کردوں۔

﴿1198﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ نا الْأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ:

◄ [متن حدیث] ► إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ، وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿مسند احمد:۱/۸۱/مسند البزار:۲/۱۶۴﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے یہ بات کہ میں آسمان سے (زمین پر) گر پڑوں' اس بات کی بہ نسبت زیادہ پسند ہوگی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کروں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو' لیکن جب میں تم سے اس معاملے کے بارے میں بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو (میں اس

حدیث:)''یقیناً جنگ ایک چال ہے''(کو دلیل بناتے ہوئے کچھ بھی کہہ سکتا ہوں)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عنقریب (خلافت راشدہ کے) آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی' وہ لوگ کم عمر اور کم عقل ہوں گے' وہ (ظاہری طور پر) مخلوق کی سب سے بہترین بات کہیں گے' قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا' وہ دین کے اندر سے اس طرح تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے جس طرح زوردار تیز کار میں سے نکل جاتا ہے۔ تمہارا ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دینا' جس نے ان کو قتل کیا' بیشک اُس کے لیے قیامت کے دن اللہ کے ہاں اجر ہے۔

(1199) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ:

متن حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَتِ: ائْتِ عَلِيًّا فَهُوَ أَعْلَمُ مِنِّي' قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ' قَالَ: فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ يَوْمًا وَلَيْلَةً' وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا. (سنن النسائی: ۱/۸۴/ سنن ابن ماجہ: ۱/۱۸۳)

حضرت شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مسح کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ مجھ سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کریں جبکہ مسافر کے لیے تین دن کا حکم فرماتے تھے۔

(1200) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ. (مضیٰ برقم: ۱۱۹۴)

حضرت حنش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں۔

(1201) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا عَمْرُو بْنُ

طَلْحَةَ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ بِبَرَاءَةَ فَقَالَ

◀ متن حدیث ▶ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِنِ، وَلَا بِالْخَطِيبِ، قَالَ: مَا بُدٌّ أَنْ يَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ، قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ، فَسَأَذْهَبُ أَنَا، قَالَ: انْطَلِقْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ، قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۰﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورۃ البراء سنانے (یعنی مشرکین سے براءت) کا اعلان کرنے کے لیے بھیجا تو اُنہوں نے (بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں) عرض کیا:

یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نہ تو فصیح و بلیغ ہوں اور نہ ہی خطیب ہوں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام کے لیے مجھے کیوں بھیج رہے ہیں؟) اس کے لیے ضروری ہے کہ یا تو میں اسے لے کر جاؤں یا پھر تم اسے لے جاؤ۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ضروری ہی ہے تو پھر میں ہی لے جاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو جمائے اور تمہارے دل کو راست روی پر قائم رکھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک ان کے منہ پر رکھا۔

﴿1202﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ اَللَّهُمَّ بِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أَحُلُّ، وَبِكَ أَسِيرُ

﴿مسند احمد: ۱/۹۰/ سنن ابی داؤد: ۳/۴۲/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۱۳۰﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے رختِ سفر باندھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا پھرتا ہوں۔

﴿1203﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، ثُمَّ دَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَدْرِكْ أَبَا بَكْرٍ، فَحَيْثُ مَا لَحِقْتَهُ فَخُذِ الْكِتَابَ مِنْهُ، فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَاقْرَأْهُ عَلَيْهِمْ، فَلَحِقْتُهُ بِالْجُحْفَةِ، فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ، وَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ:

لَا، وَلَكِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: لَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ." ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۱/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۷/۲۹﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

جب سورۃ البراءۃ (سورۃ التوبہ) کی دس آیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ آیات دے کر بھیجا تاکہ وہ اہل مکہ کو سنا کر آئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: ابوبکر کے پیچھے جاؤ اور جہاں بھی تم اُن سے ملو اُن سے وہ تحریر لے لینا اور اسے لے کر تم خود اہل مکہ کے پاس جانا اور انہیں وہ آیات سنانا۔ چنانچہ (میں جحفہ مقام پر انہیں جا ملا اور ان سے وہ تحریر وصول کر لی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور کہا: یَا رَسُولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے متعلق کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا: یہ ذمہ داری صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ادا کر سکتے ہیں یا پھر وہ شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہی ہو۔

﴿1204﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، نا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قِيلَ لِعَلِيٍّ: إِنَّ رَسُولَكُمْ كَانَ يَخُصُّكُمْ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ عَامَّةً قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ النَّاسَ بِهِ إِلَّا شَيْءٌ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ أَسْنَانِ الْإِبِلِ، وَفِيهَا: إِنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ مِنْ ثَوْرٍ إِلَى عَايِرٍ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى مَوْلًى بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ." ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۱/ سنن ابی داود: ۴/۱۸۰/ سنن النسائی: ۸/۲۴﴾

حضرت حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: بے شک آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عام لوگوں سے ہٹ کر آپ کو کوئی خاص بات بھی بتلائی ہوگی۔ تو اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسی کوئی خصوصی بات نہیں بتلائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نہ بتلائی ہو سوائے ایک چیز کے جو میری اِس تلوار کی میان میں موجود ہے۔ پھر انہوں نے ایک صحیفہ نکالا جس میں دیت کے طور پر ادا کیے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا اندراج تھا اور اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ ثَوْر پہاڑ سے لے کر عَایِر تک مدینہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے گا یا کسی بدعتی کو پناہ دے گا، تو بے شک اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت

ہے' روزِ قیامت اس کی کوئی فرض ونفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔اور مسلمانوں پر یہ ذِمہ داری مشترکہ طور پر عائد ہوتی ہے (کہ وہ اس حکم کا پاس ولحاظ رکھیں)۔ جو شخص مسلمانوں کے عہد کو توڑے اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' اس کی کوئی فرض ونفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔اور جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی اور سے موالات کا رشتہ بنا لے (یعنی اس کو اپنا مالک بنا لے) تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' اس کی بھی کوئی فرض ونفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

﴿ تشریح ﴾ اس حدیث پاک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے متعلق یہ بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا' گویا آپ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص علمی وارث تھے۔

حرم سے مراد وہ تمام جگہ جو قابل احترام اور لائق تقدیس ہو۔

مذکورہ حدیث میں بیان حرم مدینہ کی حد تقریباً بارہ میل بنتی ہے' اس ساری حد کے اندر شکار کرنا' درخت اُکھاڑنا اور گھاس کاٹنا حرام ہے۔

البتہ کسی ناگزیر صورت کے لیے گھاس وغیرہ کاٹنا جائز ہے' جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِذخر بوٹی کو کاٹنے کی اجازت لی تھی' کیونکہ اس سے وہ چمڑوں کی دباغت کیا کرتے تھے۔

﴿1205﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ قَوْمًا يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ' يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ' طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ' عَلَامَتُهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ. ﴿مسند احمد: ۱/۸۸﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک کچھ لوگ اسلام سے اس طرح (تیزی کے ساتھ) نکل جائیں گے جس طرح تیر اس چیز سے نکل جاتا ہے جس پر اس سے نشانہ لگایا گیا ہوتا ہے' وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلے سے آگے نہیں بڑھے گا۔اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو انہیں قتل کرے گا اور وہ اسے شہید کر دیں گے۔ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ادھورے ہاتھ والا ایک شخص ہوگا۔

﴿1206﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ ثنا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ' وَرَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَلِيٍّ' عَنْ عَلِيٍّ' أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ:

◀ متن حدیث ▶ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. قَالَ فَزَادَ النَّاسُ بَعْدُ: اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۲﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز ارشاد فرمایا:

جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ ان الفاظ کے بعد لوگوں نے یہ بھی اضافہ کیا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے اس سے تو بھی دوستی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

﴿1207﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: يَا ابْنَ أَعْبُدَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا حَقُّهُ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: تَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا، قَالَ: وَمَا تَدْرِي مَا شُكْرُهُ إِذَا فَرَغْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا شُكْرُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ؟ كَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَكْرَمِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ زَوْجَتِي، فَجَرَتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ الرَّحَى بِيَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتِ الْقِرْبَةُ بِنَحْرِهَا، وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَأَوْقَدَتْ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَنِسَتْ ثِيَابُهَا، فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضُرٌّ، فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ أَوْ خَدَمٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلِيهِ خَادِمًا يَقِيكِ حَرَّ مَا أَنْتِ فِيهِ، فَانْطَلَقَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ خَدَمًا أَوْ خُدَّامًا، فَرَجَعَتْ وَلَمْ تَسْأَلْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوَيْتِ إِلَى فِرَاشِكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْ رَأْسَهَا فَقَالَتْ: رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، مَرَّتَيْنِ. فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، أَوْ نَحْوَهُ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۳/سنن ابی داؤد: ۴/۳۱۵/مجمع الزوائد للہیثمی: ۵/۲۲﴾

حضرت ابن اعبد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن اعبد! کیا تم جانتے ہو کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اے ابن ابی طالب! (آپ ہی بتلا دیجیے کہ) اس کا کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اس کا حق یہ ہے کہ) تم یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا

اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! جوتو نے ہمیں رزق عطا کیا ہے اس میں ہمارے لیے برکت فرما دے۔''

(پھر فرمایا:) کیا تم جانتے ہو کہ کھانے سے فراغت کے بعد شکر کیسے ادا کیا جاتا ہے؟ میں نے پوچھا: (فرمایئے) شکر ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) تم یوں کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا

''تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔''

پھر فرمایا: کیا میں تجھے اپنے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں آپ کے اہل خانہ میں سب سے زیادہ لائق عزت تھیں اور میری اہلیہ محترمہ تھیں۔ انہوں نے اتنی چکی چلائی کہ ان کے ہاتھوں میں اس کے نشان پڑ گئے اور مشکیزے بھی اس قدر ڈھوئے کہ گردن پر نشان پڑ گئے، گھر کو اتنا سنوارا کہ اپنے کپڑے غبار آلود ہو گئے اور ہانڈی کے نیچے آگ اتنی جلائی کہ کپڑے بیکار ہو گئے، جس سے انہیں جسمانی طور پر شدید اذیت ہوئی۔ اتفاقاً انہیں دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی یا خادم آئے۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم کی درخواست کرو تاکہ تم اس گرمی سے تو بچ جاؤ۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یا کئی خادم موجود ہیں، لیکن وہ اپنی درخواست پیش نہ کر سکیں اور واپس آ گئیں ..... اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں ذکر کیا کہ (جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خادم کی درخواست کی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتلاؤں؟ (وہ یہ ہے کہ) جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ ''سبحان اللہ'' ۳۳ مرتبہ ''الحمد للہ'' اور ۳۴ مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھ لیا کرو۔ یہ سن کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سر نکالا اور دو مرتبہ کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوں۔

(1208) ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَأَعِنِّي، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صَبِرٍ دَنَانِيرَ لَأَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

(سنن الترمذی: ۵/۵۶۰/ المستدرک للحاکم: ۱/۵۳۸)

حضرت ابووائل سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المومنین! میں اپنی مکاتبت سے عاجز آچکا ہوں' لہٰذا آپ میری مدد فرمایئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے' اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ سے وہ قرض چکا دے گا؟ اُس نے کہا کیوں نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ دُعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے اپنے حلال رزق کے ذریعے اپنے حرام کردہ مال سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے''

﴿ تشریح ﴾ مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ اُس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم اتنی رقم ادا کر دو گے تو آزاد ہو جاؤ گے۔

﴿1209﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَفَّانُ، نا حَمَّادٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ الْجَنْبِيِّ:

متن حدیث: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَذَهَبُوا بِهَا لِيَرْجُمُوهَا فَلَقِيَهُمْ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا لِهٰذِهِ؟ فَقَالُوا: زَنَتْ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَانْتَزَعَهَا عَلِيٌّ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَرَدَّهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَا رَدَّكُمْ؟ قَالُوا: رَدَّنَا يَعْنِي عَلِيٌّ، قَالَ: مَا فَعَلَ هٰذَا عَلِيٌّ إِلَّا لِشَيْءٍ قَدْ عَلِمَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ: فَجَاءَ وَهُوَ شِبْهُ الْمُغْضَبِ، فَقَالَ: مَا لَكَ رَدَدْتَ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتّٰى يَكْبُرَ، وَعَنِ الْمُبْتَلٰى حَتّٰى يَعْقِلَ"؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ عَلِيٌّ: هٰذِهِ مُبْتَلَاةُ بَنِي فُلَانٍ، فَلَعَلَّهُ أَتَاهَا وَهُوَ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: وَأَنَا لَا أَدْرِي، فَلَمْ يَرْجُمْهَا.

﴿مسند احمد: ۱/۱۵۵/سنن ابی داؤد: ۴/۱۴۰/صحیح ابن خذیمۃ: ۴/۲۴۸/سنن الداری قطنی: ۳/۱۳۹﴾

حضرت ابو ظَبْيَانَ الْجَنْبِيِّ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے زنا کیا تھا' آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا: لوگ اس عورت کو رجم کرنے کے لیے لے گئے۔ راستے میں انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے پوچھا: اس عورت کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ اس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھوں سے عورت کو کھینچ لیا اور انہیں واپس بھیج دیا۔ وہ واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں

نے پوچھا: تمہیں کس نے واپس بھیج دیا؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس بھیج دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی نے ایسا ضرور کسی ایسی بات کی وجہ سے کیا ہو گا جوان کے علم میں ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تشریف لائے تو ان کی کیفیت ایسی تھی کہ جیسے کسی شخص کو غصہ دلایا گیا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے آپ نے ان لوگوں کو واپس کیوں بھیج دیا؟ تو انہوں نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اُٹھالیا گیا ہے (یعنی ان کا گناہ اور سزا نہیں لکھی جاتی بلکہ ان سے درگزر کیا جاتا ہے:) سوئے ہوئے شخص سے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا' بچے سے جب تک کہ وہ بڑا نہیں ہو جاتا اور پاگل سے جب تک کہ وہ عقلمند نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں (میں نے یہ فرمان سنا ہوا ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی پاگل عورت ہے' ہوسکتا ہے کہ جب کسی نے اس کے ساتھ بدفعلی کی ہو اس وقت یہ اپنے ہوش میں نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ تو نہیں پتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھی نہیں پتا۔ تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم نہیں کیا۔

﴿1210﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ' قثنا عَفَّانُ ' نا أَبُو عَوَانَةَ ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مُوسَى، فَأَتَانَا عَلِيٌّ فَقَامَ عَلَى أَبِي مُوسَى فَأَمَرَهُ بِأَمْرٍ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": قُلْ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ اللَّهُمَّ اهْدِنِي ' وَسَدِّدْنِي ' وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ ' وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَ السَّهْمِ " ' وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ ' وَأَهْوَى أَبُو بُرْدَةَ إِلَى السَّبَّابَةِ أَوِ الْوُسْطَى ' قَالَ عَاصِمٌ: أَنَا الَّذِي اشْتَبَهَ عَلَيَّ أَيَّتَهُمَا عَنَى ' وَنَهَانِي عَنِ الْمِيثَرَةِ وَالْقَسِّيَّةِ ' قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ' مَا الْمِيثَرَةُ وَمَا الْقَسِّيَّةُ؟ قَالَ: الْمِيثَرَةُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ ' لِيَجْعَلُوهُ عَلَى رِحَالِهِمْ ' وَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ كَانَتْ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوِ الْيَمَنِ ' شَكَّ عَاصِمٌ ' فِيهَا حَرِيرٌ ' فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ. قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّبَنِيَّ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۴/سنن ابی داؤد/۴/۹۰/سنن النسائی: ۸/۲۱۹﴾

✿ ◆ ✿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

دُعا مانگا کرو کہ اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے درستگی سے نواز۔ ہدایت سے مراد راہِ راست کی ہدایت لیا کرو اور درستگی سے تیر کا درست نشانے پر لگنا مراد لیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شہادت یا درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا' نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ''مثیرہ'' اور ''قسّیہ'' سے منع فرمایا۔

ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! مثیرہ اور قسّیہ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: عورتیں اپنے

شوہروں کی سواری کے کجاوے پر رکھنے کے لیے ایک چیز بناتی تھیں (جسے زین پوش کہا جاتا ہے) اس سے وہ مراد ہے۔ پھر ہم نے پوچھا کہ قَسِّیّہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: شام کے وہ کپڑے جن میں ''اترج'' جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے۔ابو بردہ کہتے ہیں کہ جب میں نے کتان کے بنے ہوئے کپڑے دیکھے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں۔

﴿1211﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ، فَوَاللّٰهِ لَنُبِيرَنَّهُ أَوْ لَنُبِيرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَنْ يُقْتَلَ بِي غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

﴿مسند احمد: ۱/۱۵۶/ ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری: ۱۱۲/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۱۳۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا! یہ داڑھی اس سر کے خون سے رنگین ہو کر رہے گی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمیں بتلائیے کہ وہ (بدبخت) کون ہے (جو آپ کو شہید کرے گا؟) ہم اس کی نسل تک مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کہیں میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو نہ قتل کر دینا۔ لوگوں نے کہا: جب آپ کو معلوم ہے تو پھر کوئی خلیفہ ہی مقرر کر دیجیے۔ فرمایا: نہیں، میں تمہیں اسی کیفیت پر چھوڑ کر جاؤں گا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں چھوڑ کر گئے تھے (یعنی تم خود ہی مقرر کرو گے)۔

﴿1212﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ بَعَثْتَنِي إِلَى قَوْمٍ وَهُمْ أَسَنُّ مِنِّي، لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: اذْهَبْ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ. ﴿مسند احمد: ۱/۸۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی قوم (کے اختلافی اُمور) میں فیصلے کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں کہ جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو (حق بات پر) ثابت رکھے گا اور تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا۔

﴿1213﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قثنا هَاشِمٌ، يَعْنِي: ابْنَ الْبَرِيدِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ أَخَذَ بِيَدِي عَلِيٌّ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي حَتَّى جَلَسْنَا عَلَى شَطِّ الْفُرَاتِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ سَبَقَ لَهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شَقَاءٌ أَوْ سَعَادَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فِيمَ إِذَنْ نَعْمَلُ؟ قَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى) (الليل:6). ﴿صحیح البخاری: ۸/۷۰۸/صحیح مسلم: ۲۰۳۹/۴/مسند احمد: ۱/۱۵۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چہل قدمی کرتے ہوئے چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم فرات کے کنارے پر جا بیٹھے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا بد بخت یا خوش ہونا اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم عمل کس لیے کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کیا کرو' کیونکہ ہر شخص کے لیے وہی عمل آسان کیا جاتا ہے جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں:

فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ○ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ○

''جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا' اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا' تو ہم بھی اسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی' اور نیک بات کی تکذیب کی' تو ہم بھی اسے تنگی و مشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔''

﴿1214﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ نا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَطَرٍ الْبَصْرِيُّ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ عَلِيًّا، أَنَّ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَلَمَّا لَبِسَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ، وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔ ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۷/مجمع الزوائد للهیثمی: ۵/۱۱۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابومطر بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم کے عوض ایک کپڑا خریدا' جب وہ زیب تن کیا تو یہ دُعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی رَزَقَنِی مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِی بِهٖ عَوْرَتِی۔

''تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ شاندار لباس عنایت فرمایا' جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی اختیار کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔''

پھر فرمایا: میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے سنا تھا۔

﴿1215﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قثنا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ التَّمَّارُ، عَنْ أَبِی مَطَرٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّهُ رَأَى عَلِیًّا أَتَى غُلَامًا حَدَثًا فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِیصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَلَبِسَهُ مَا بَیْنَ الرُّصْغَیْنِ إِلَى الْكَعْبَیْنِ، یَقُولُ وَلَبِسَهُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی رَزَقَنِی مِنَ الرِّیَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِی النَّاسِ، وَأُوَارِی بِهِ عَوْرَتِی، فَقِیلَ: هٰذَا شَیْءٌ تَرْوِیهِ عَنْ نَفْسِكَ، أَوْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هٰذَا شَیْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُهُ عِنْدَ الْكِسْوَةِ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۵۷﴾

حضرت ابو مطر رحمۃ اللہ علیہ ہی سے روایت ہے:

اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک نوجوان غلام کے پاس آئے اور اس سے تین درہم کے عوض ایک قمیض خریدا' جسے انہوں نے کلائیوں سے ٹخنوں تک کے درمیانی حصے میں پہنا (یعنی وہ قمیض سارے جسم کو محیط تھا) اور پہنتے ہوئے وہ یہ دُعا پڑھ رہے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِی مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِی بِهٖ عَوْرَتِی۔

''تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ شاندار لباس عنایت فرمایا' جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی اختیار کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں''

آپ سے پوچھا گیا: کیا یہ دُعا آپ اپنی طرف سے ہی پڑھ رہے ہیں یا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے اس دُعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لباس پہنتے ہوئے پڑھتے سنا ہے۔

﴿1216﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا أَبُو سَعِیدٍ مَوْلَى بَنِی هَاشِمٍ قثنا إِسْرَائِیلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَیْلَى، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ

الْعَظِيْمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ."

﴿مسند احمد:۱۵۸/ المستدرک للحاکم:۳/۱۳۸/ السنۃ لابن ابی عاصم:۱۲۹﴾.

❁ ⬥ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جب تم انہیں پڑھو گے تو تمہیں بخش دیا جائے گا' باوجودیکہ تمہیں بخش دیا گیا ہو (وہ کلمات یہ ہیں:)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بہت بالا اور بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بہت بردبار اور بڑی عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے' وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے''

﴿1217﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نا حَجَّاجٌ نا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرْبُطُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ﴿مضی برقم:۸۹۹﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اس حالت میں بھی) دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوتا تھا' جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

﴿1218﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَسْوَدُ، نا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَإِنَّ صَدَقَةَ مَالِي لَتَبْلُغُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ.

❁ ⬥ ❁ اس کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث منقول ہے اور اس میں یہ بھی فرمایا:

یقیناً میرے مال کی زکوٰۃ چالیس ہزار دینار تک پہنچ جاتی ہے۔

﴿1219﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: أنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّاهُ بِعَمِّهِ جَعْفَرٍ، قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ. فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا. (اسنادہ حسن) مسند البزار: ۱۵/۲/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۵۲۸/۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت امام حسن (رضی اللہ عنہ) کی ولادت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام حمزہ رکھ دیا۔ پھر جب حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کی ولادت ہوئی تو انہوں نے ان کا نام ان کے چچا کی نسبت سے جعفر رکھ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں ان دونوں کے نام تبدیل کر دوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام حسن اور حسین رکھ دیے۔

(1220) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَفَّانُ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ وَيَشْرَبُ الْفَرَقَ، قَالَ: فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، قَالَ: وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ، ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ فَشَرِبُوا حَتَّى رَوَوْا، وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ أَوْ لَمْ يُشْرَبْ، فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ خَاصَّةً وَإِلَى النَّاسِ عَامَّةً وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟ قَالَ:

فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ: فَقُمْتُ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ: اجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي: اجْلِسْ، حَتَّى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى يَدَيَّ.

(خصائص علی للنسائی/ ۶۶ الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۱۵۹/۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو اکٹھا کیا' یا بلایا۔ ان میں کچھ لوگ تو ایسے تھے کہ بکری کا پورا بچہ کھا جاتے اور سولہ رطل کے برابر پانی پی جاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی دعوت میں صرف ایک ''مد'' کھانا تیار کروایا۔ ان لوگوں نے کھانا شروع کیا تو اتنے سے کھانے میں ہی وہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا ویسے ہی بچا رہا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کھانے کو کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پانی منگوایا' وہ بھی سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا' لیکن پانی بھی اسی طرح بچا رہا

اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو یا کسی نے پیا ہی نہ ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں تمہاری جانب بالخصوص اور دیگر لوگوں کی جانب بالعموم بھیجا گیا ہوں، تم نے کھانے کا یہ معجزہ بھی دیکھ لیا ہے، اب تم میں سے کون مجھ سے اس بات پر بیعت کرے گا کہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی بنے گا؟ یہ سن کر کوئی بھی آدمی کھڑا نہ ہوا۔ اتنے میں مَیں کھڑا ہو گیا، جبکہ میں سب لوگوں سے چھوٹی عمر کا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ وہی بات فرمائی۔ ہر بار میں ہی کھڑا ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کہتے: بیٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھوں پر مارا (یعنی مجھ سے بیعت لے لی)۔

﴿1221﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ قثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى أَبْغَضَتْهُ يَهُودُ حَتّٰى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتّٰى أَنْزَلُوهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي لَيْسَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ، مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي۔

﴿الخصائص للنسائی، ص: ۲۷/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/ ۱۳۳/ العلل المتناهية لابن الجوزی: ۱/ ۲۲۳/ التاريخ الكبير للبخاری: ۲/ ۲۵۷﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ایک بات پائی جاتی ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو اُن کا نہیں تھا۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي۔

میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) محبت کرنے والا، جو مجھے ایسی تعریف و ستائش سے متصف کرے جو مجھ میں موجود ہی نہ ہو اور (دوسرا مجھ سے نفرت) نفرت کرنے والا، جسے میری دُشمنی اس بات پر اُبھار دے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔

﴿1222﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيحٍ قثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قثنا أَبُو غَيْلَانَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ فِيكَ مِنْ عِيسَى مَثَلًا، أَبْغَضَتْهُ يَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ، أَلَا وَإِنَّهُ يَهْلِكُ فِيَّ اثْنَانِ: مُحِبٌّ مُطْرِي يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي، أَلَا إِنِّي لَسْتُ بِنَبِيٍّ وَلَا يُوحَى إِلَيَّ، وَلَكِنِّي أَعْمَلُ بِكِتَابِ اللهِ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ مَا اسْتَطَعْتُ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ فَحَقٌّ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي، فِيمَا أَحْبَبْتُمْ وَكَرِهْتُمْ ﴿مسند احمد ۲/۲۵۷﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا:

بے شک تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی جلتی ایک بات ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو اُن کا نہیں تھا۔ (یہ بیان کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) آگاہ رہنا! میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) حد درجہ کی محبت کرنے والا' جو میرے ایسے خصائص و محاسن بیان کرے جو مجھ میں موجود ہی نہیں اور (دوسرا مجھ سے) نفرت کرنے والا' جسے میری دُشمنی اس بات پر اُبھارے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔ البتہ میں نہ تو نبی ہوں اور نہ ہی مجھ پر وحی آتی ہے' لیکن میں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بقدرِ استطاعت عمل کرتا ہوں' پس جو بھی میں تمہیں اطاعتِ الٰہی سے متعلقہ حکم دوں تو تم پر میری بات ماننا لازم ہے' ان تمام اُمور میں جسے تم پسند کرو اور جنہیں تم ناپسند کرو۔

﴿1223﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا عَائِشَةَ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ كَأَنَّ يَدَيْهِ ثَدْيُ حَبَشِيَّةٍ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۶/۲۳۸/ السنة لابن ابی عاصم: ۸۷﴾

حضرت کلیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی اور موجود نہ تھا' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو طالب کے بیٹے! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تمہارا ایسی ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قوم ہوگی جو مشرق سے نکلے گی' وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا' وہ لوگ دین سے اس تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔ ان میں ایک آدمی ایسا ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا' اور اس کے

دونوں ہاتھ ایسے ہوں گے جیسے حبشی عورت کے پستان ہوتے ہیں۔

(1224) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَارَ عَلِيٌّ إِلَى النَّهْرَوَانِ فَقَتَلَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: اطْلُبُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيمَاهُمْ أَوْ فِيهِمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ، مُخْدَجُ الْيَدِ فِي يَدِهِ شَعَرَاتٌ سُودٌ، إِنْ كَانَ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ قَالَ: قَالَ: ثُمَّ إِنَّا وَجَدْنَا الْمُخْدَجَ قَالَ: فَخَرَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيٌّ سَاجِدًا مَعَنَا. (مسند احمد: ۱/۱۴۷، الخصائص للنسائی، ص: ۴۵)

حضرت طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہروان کی جانب گئے اور خوارج کو قتل کیا، پھر فرمایا: یہ جہاں کہیں بھی ہیں انہیں تلاش کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو (بظاہر) حق بات کہیں گے لیکن (درحقیقت حق کی بات خود) ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ اسلام سے (اس تیزی سے) نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ بننے والے جانور میں سے نکل جاتا ہے۔ ان کے چہرے (سیاہ ہوں گے) یا فرمایا کہ ان میں ایک نہایت سیاہ آدمی ہوگا، اُس کا ہاتھ ادھورا ہوگا، اس کے ہاتھ میں سیاہ بال ہوں گے، اگر تو یہ علامات ان میں ہوں (اور تم ان کو قتل کر دو) تو تم لوگوں میں سے بدترین لوگوں کو قتل کرو گے اور اگر یہ علامات ان میں نہ ہوں (اور تم ان کو قتل کر دو) تو تم بہترین لوگوں کو قتل کرو گے (یعنی انہیں ناحق مار دو گے)۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے (جب خوارج سے جنگ کی تو) ان میں ایک ادھورے ہاتھ والا شخص دیکھا، تو ہم (رب تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے) سجدے میں گر گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ سجدۂ شکر ادا کیا۔

(1225) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا فِطْرٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَافِعٍ النَّوَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُلَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ":

◀ متن حدیث ▶ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ وُزَرَاءَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حَمْزَةَ، وَجَعْفَرًا، وَعَلِيًّا، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ (مکرر برقم: ۲۷۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں تھا کہ جسے سات ممتاز اور ہونہار وزراء یعنی ساتھی نہ دیے گئے ہوں جبکہ مجھے

چودہ دیے گئے ہیں: حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین ......اور راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

﴿1226﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ الشِّيعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا يَرْجِعُ، قَالَ: كَذَبَ أُولَئِكَ الْكَذَّابُونَ، لَوْ عَلِمْنَا ذَاكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ، وَلَا قَسَمْنَا مِيرَاثَهُ. ﴿مسند احمد: ۱۴۸/۱﴾

حضرت عاصم بن ضمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ شیعوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوبارہ واپس آئیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ کذاب لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوتا تو ان کی بیویاں (دوسری) شادیاں نہ کرتیں اور نہ ہی ہم ان کی میراث تقسیم کرتے۔

﴿1227﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قثنا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ قَالَ: نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، وَنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ، وَنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، قَالُوا: نا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ وَأَنَا حَدَثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: ثَبَّتَكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ، إِذَا جَاءَكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ إِنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ۔ قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا. وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ كَلَامًا مِنْ بَعْضٍ ﴿مسند احمد: ۱۴۹/۱﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوجوان ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا بھی علم نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم رکھے اور درستگی پر قائم رکھے، جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو تم پہلے کی ہی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا، جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق و مناسب ہوگا کہ تمہارے سامنے فیصلہ خوب واضح ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ (اسی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے) فیصلے کرتا رہا۔

﴿1228﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ثنا النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ، فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا) (مریم 85:) قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا عَلَى أَرْجُلِهِمْ يُحْشَرُونَ، وَلَكِنْ بِنُوقٍ، لَمْ تَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا عَلَيْهَا رَحَائِلُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَرْكَبُونَ عَلَيْهَا حَتَّى يَضْرِبُوا أَبْوَابَ الْجَنَّةِ. ﴿المستدرک للحاکم:۳۷۲/۲/تفسیر ابن جریر الطبری:۹۶/۱۶/ الدر المنثور للسیوطی:۲۸۵/۴﴾

حضرت نعمان بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا

''جس دن ہم متقی لوگوں کو مہمانوں کی صورت میں رحمٰن کے حضور میں پیش کریں گے۔''

اس کے بعد انہوں نے فرمایا: نہیں' اللہ کی قسم! انہیں ان کے قدموں پر (یعنی پیدل) اکٹھا نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اونٹنیوں پر آئیں گے' وہ ایسی اونٹنیاں ہوں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی اونٹنیاں دیکھی ہی نہیں ہوں گی۔ ان کے اوپر سونے کے کجاوے ہوں گے' وہ ان پر سوار ہو کر آئیں گے' یہاں تک کہ جنت کا دروازہ آ کھٹکھٹائیں گے۔

﴿1229﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أنا أَيُّوبُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

◀ متن حدیث ▶ جُعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ جُوعًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلَ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدَرًا، فَظَنَنْتُهَا تُرِيدُ بَلَّهُ فَأَتَيْتُهَا فَقَاطَعْتُهَا كُلَّ ذَنُوبٍ عَلَى تَمْرَةٍ، فَمَدَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذَنُوبًا حَتَّى مَجَلَتْ يَدَايَ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَأَصَبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفِّي هَكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا - وَبَسَطَ إِسْمَاعِيلُ يَدَيْهِ وَجَمَعَهَا - فَعَدَّتْ لِي سِتَّ عَشْرَةَ تَمْرَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلَ مَعِي مِنْهَا. ﴿مجمع الزوائد للهیثمی:۹۷/۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ مجھے سخت بھوک لگی تو میں مدینہ کے گرد و نواح میں کوئی مزدوری وغیرہ ڈھونڈنے کے لیے نکل پڑا۔ اچانک میں ایسی عورت کے پاس سے گزرا جس نے گارا اکٹھا کر رکھا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اسے پانی میں تر بتر کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے پاس آ کر اس سے یہ معاہدہ کیا کہ ایک ڈول کھینچنے کے بدلے میں تم مجھے ایک کھجور دو گی۔ پھر میں نے سولہ ڈول کھینچے' یہاں تک کہ میرے ہاتھ جواب دے گئے۔ پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا اور اس کے بعد

عورت کے پاس جا کر اپنے ہاتھ پھیلا دیے تو اس نے گن کر مجھے سولہ کھجوریں دے دیں۔ میں وہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ بھی سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میرے ساتھ وہ کھجوریں کھائیں۔

﴿1230﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ قثنا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمُوَرِّعِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَقَالَ:

◄ متنِ حدیث ► مَنْ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَلَا يَدَعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا يَطْلِخُهَا وَلَا وَثَنًا إِلَّا كَسَّرَهُ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا، ثُمَّ هَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَجَلَسَ، قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ أَدَعْ بِالْمَدِينَةِ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا صُورَةً إِلَّا طَلَخْتُهَا، وَلَا وَثَنًا إِلَّا كَسَّرْتُهُ قَالَ: فَقَالَ "مَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، يَا عَلِيُّ لَا تَكُونَنَّ فَتَّانًا، أَوْ قَالَ: مُخْتَالًا، وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ، فَإِنَّ أُولَئِكَ هُمُ الْمَسْبُوقُونَ فِي الْعَمَلِ." ﴿مسند احمد: ۱/۱۳۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کون ہے جو مدینے جا کر کوئی بھی قبر (اونچی) نہ چھوڑے مگر اسے برابر کر دے اور جو بھی تصویر دیکھے اس کو مٹا دے اور جو بھی بت نظر آئے اس کو توڑ دے؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں۔ پھر وہ اہل مدینہ سے خوفزدہ ہو گیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ کام کرنے کے لیے) میں چل پڑا۔ پھر (جب فارغ ہو کر) میں آیا تو عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے مدینہ میں کوئی بھی قبر ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے برابر نہ کر دیا ہو کوئی بھی تصویر ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے مٹا نہ دیا ہو اور کوئی بھی بت ایسا نہیں چھوڑا کہ جسے توڑ نہ دیا ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ان کاموں میں سے دوبارہ کوئی کیا (یعنی اونچی قبر بنائی یا تصویر بنائی یا بت بنایا) تو بیشک اُس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے۔ اے علی! تم فتنہ پرداز اور متکبر ہرگز نہ ہو جانا اور نہ ہی تاجر بننا البتہ خیر و بھلائی کے تاجر بن جانا کیونکہ بلاشبہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ دوسرے لوگ عمل کرنے میں ان سے آگے نکل جاتے ہیں۔

﴿1231﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نا جَمِيلُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا حَيْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► الْتَمِسُوا الْمُخْدَجَ، فَطَلَبُوهُ فِي الْقَتْلَى، فَقَالُوا: لَيْسَ نَجِدُهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَالْتَمِسُوهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَرَجَعُوا فَالْتَمَسُوهُ فَرَدَّ ذَلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا

كُذِبْتُ، فَانْطَلَقُوا فَوَجَدُوهُ تَحْتَ الْقَتْلَى، فِي طِينٍ فَاسْتَخْرَجُوهُ فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ: أَبُو الْوَضِيءِ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيًّا عَلَيْهِ ثُدَيَانِ إِحْدَى ثُدَيَيْهِ، مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ مِثْلُ شَعَرَاتٍ تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ.

﴿مسند احمد:۱۳۹/سنن ابی داود:۲۴۵/۴﴾

❁ ◆ حضرت ابوالوضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب اُنہوں نے اہل نہروان کو قتل کیا' تو ارشاد فرمایا:

(ان مقتولوں میں سے) اُدھورے ہاتھ والے شخص کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے اُسے قتل ہونے والوں میں تلاش کیا اور کہا: ہمیں وہ نہیں ملا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ڈھونڈو' اللہ کی قسم! نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ واپس گئے (اور تلاش کیا' لیکن نہ ملا) چنانچہ بالآخر انہوں نے آ کر یہی جواب دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر بار اللہ کی قسم اُٹھا کر فرماتے کہ نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ تلاش کرنے لگ گئے تو انہیں وہ مقتولوں کے نیچے مٹی میں پڑا ہوا نظر آ گیا' تو انہوں نے اُسے نکالا اور آپ کے پاس لے آئے۔ ابوالوضی کہتے ہیں کہ میں گویا (اب بھی چشم تصور سے) اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہ فام تھا اور اس کے دو پستان تھے' جن میں سے ایک پستان عورت کے پستان کی مانند تھا' اس پر اس طرح بال اُگے ہوئے تھے جس طرح چوہے کی دم پر بال ہوتے ہیں۔

﴿1232﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ:

◄ متن حدیث ► أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرَادَ أَنْ يَرْجُمَ مَجْنُونَةً فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا لَكَ ذَلِكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الطِّفْلِ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ يَعْقِلَ. فَدَرَأَ عَنْهَا عُمَرُ. " ﴿مسند احمد:۱۹۶/۱/ ۱۱۸/سنن الترمذی:۳۲/۴﴾

❁ ◆ حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک پاگل عورت کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ایسا نہیں کر سکتے' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اُٹھا لیا گیا ہے (یعنی ان کا گناہ اور سزا نہیں لکھی جاتی بلکہ ان سے درگزر کیا جاتا ہے): سوئے ہوئے شخص سے جب تک کہ وہ بیدار نہیں ہو جاتا' بچے سے جب تک کہ وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور پاگل سے جب تک کہ اُس کا پاگل پن ختم نہیں ہو جاتا' یا فرمایا کہ جب تک وہ عقلمند نہیں ہو جاتا۔ یہ

سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو چھوڑ دیا۔

﴿1233﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ شَرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةَ أَتَتْ عَلِيًّا فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ، فَقَالَ: لَعَلَّكِ غَيْرَى، لَعَلَّكِ رَأَيْتِ فِي مَنَامِكِ، لَعَلَّكِ اسْتُكْرِهْتِ فَكُلُّ ذٰلِكَ تَقُولُ: لَا، فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۴۰﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

شراحہ ہمدانیہ نامی عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے کہا: میں نے زنا کیا ہے۔ آپ فرمانے لگے: شاید کہ تجھے وہم ہوا ہے، شاید تو نے نیند میں کچھ دیکھا ہوگا، شاید تجھے کسی نے مجبور کر دیا ہوگا۔ لیکن وہ ہر بار یہی کہتی رہی کہ نہیں۔ چنانچہ آپ نے جمعرات کے روز اسے کوڑے لگائے اور جمعے کے دن اس کو سنگسار کر دیا، اور فرمایا: میں نے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق اس کو کوڑے لگائے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق اس کو سنگسار کیا ہے۔

﴿1234﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّ أَبَا الْوَضِيءِ عَبَّادًا حَدَّثَهُ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ مِنْ حَرُورَاءَ، شَذَّ مِنَّا نَاسٌ كَثِيرٌ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ أَمْرُهُمْ فَإِنَّهُمْ سَيَرْجِعُونَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ قَائِدَ هٰؤُلَاءِ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ عَلَى ثَدْيِهِ شَعَرَاتٌ، حَلَمَةُ ثَدْيِهِ شَعَرَاتٌ، كَأَنَّهُنَّ ذَنَبُ الْيَرْبُوعِ "فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: إِنَّا لَمْ نَجِدْهُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَ يَقُولُ: اقْلِبُوا ذَا، اقْلِبُوا ذَا، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: هُوَ ذَا، قَالَ عَلِيٌّ: اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَأْتِيكُمْ أَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مَنْ أَبُوهُ؟ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: هٰذَا مَالِكٌ، هٰذَا مَالِكٌ يَقُولُ عَلِيٌّ ابْنُ مَنْ؟. ﴿مسند احمد: ۱/۱۴۱، الخصائص للنسائی، ص: ۴۳/۴۸﴾

حضرت ابوالوضی عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم کوفہ جانے کے ارادے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم "حروراء" نامی مقام سے دو یا تین راتوں کی مسافت پر رہ گئے تو ہم سے بہت سارے لوگ جدا ہو کر چلے گئے۔ ہم نے اس بات کا ذکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا تو

انہوں نے فرمایا: ان کے جانے سے آپ بالکل پریشان نہ ہوں‘ کیونکہ وہ جلد ہی واپس آ جائیں گے۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں کہا: پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور فرمایا: بلاشبہ میرے دوست (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتلایا کہ ان لوگوں کا قائد ایسا شخص ہوگا جس کا ہاتھ ادھورا ہوگا اور اس کے پستان کی گھنڈی پر اس طرح بال ہوں گے کہ جیسے چوہے کی دم ہوتی ہے۔ پھر لوگوں نے اُسے ڈھونڈا تو انہیں نہ ملا۔ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ہمیں وہ نہیں ملا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ڈھونڈو! اللہ کی قسم! نہ تو میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے کہا: ہمیں وہ ملا ہی نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خود تشریف لائے اور فرمانے لگے: اس کو پلٹ کر دیکھو‘ اس کو پلٹ کر دیکھو۔ یہاں تک کہ ایک کوئی شخص آیا اور اس نے کہا: یہ ہے وہ شخص۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر ''اللہ اکبر'' کا نعرہ لگایا اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آیا ہے کہ جو تمہیں یہ بتلائے کہ اس کا باپ کون ہے؟ تو لوگ کہنے لگے: اس کا نام مالک ہے‘ اس کا نام مالک ہے۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھ رہے تھے کہ یہ کس کا بیٹا ہے؟ ﴿لیکن اس کا جواب کوئی نہیں دے رہا تھا﴾

﴿1235﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَا: نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ يَا فَرُّوخُ: أَنْتَ الْقَائِلُ: لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ أَخْطَأَتِ اسْتُكَ الْحُفْرَةَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ، وَإِنَّمَا رَخَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَفَرَجُهَا بَعْدَ الْمِائَةِ ﴿صحیح البخاری: ۲/۳۲۷/ صحیح مسلم: ۱۹۶۹/۴/ مسند احمد: ۱۴۰/۱/ مسند البزار: ۱۲۱/۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت نعیم بن دجاجہ اسدی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ان کے پاس ابو مسعود رضی اللہ عنہ آئے‘ تو آپ نے ان سے فرمایا: اے فروخ! کیا آپ ایسا کہتے ہیں کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزرنے سے پہلے پہلے زمین پر کوئی آنکھ ایسی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتیں ہوں؟ (یعنی سب مر جائیں گے۔) اس میں آپ سے غلطی ہوئی ہے‘ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان ہے‘ وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں‘ سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی کہ وہ جھپکتی ہو (یعنی قیامت مراد نہیں ہے) بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سو سال بعد تو اس اُمت کو خوش حالی اور آسودگی ملنی ہے۔

﴿1236﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ

عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاصِلُ مِنَ السَّحَرِ إِلَى السَّحَرِ -

﴿مسند احمد: ۱۴۱۱/۱/ مصنف عبدالرزاق: ۲۶۸/۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سحری سے دوسری سحری تک وصال کیا کرتے تھے۔

﴿تشریح﴾ ◀ ''وِصال'' سے مراد بغیر افطار کیے روزے رکھنا ہے' یعنی ایک دن سحری کی' اس کے بعد کچھ نہ کھایا اور نہ پیا' افطاری کے وقت افطاری بھی نہ کی اور دوبارہ اگلے دن سحری کے وقت ہی کھانا کھایا وصال کہلاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سحری سے دوسری سحری تک وصال کی اجازت دی ہے' خود آپ کا عمل بھی یہی تھا۔ اس سے زیادہ وقت تک وصال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ﴿صحیح البخاری: ۱۹۶۳/ صحیح مسلم: ۱۱۰۴﴾

﴿1237﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ إِلَى عَلِيٍّ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبِي: "اذْهَبْ بِهَذَا الْكِتَابِ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَكَوْا سُعَاتَكَ وَهَذَا أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ فَمُرْهُمْ فَلْيَأْخُذُوا بِهِ "قَالَ: فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ' قَالَ: فَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا عُثْمَانَ بِشَيْءٍ لَذَكَرَهُ يَوْمَئِذٍ - يَعْنِي بِسُوءٍ ﴿صحیح البخاری: ۲۱۳/۶﴾

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں کی شکایت کی' تو مجھ سے میرے والد صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ خط حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا کہ لوگ آپ کے مقرر کردہ گورنروں کی شکایت کر رہے ہیں اور یہ زکوٰۃ کی وصولی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ہیں' لہٰذا ان (گورنروں) سے کہیے کہ وہ اسی کے مطابق ہی زکوٰۃ وصول کریں۔

راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو یہ بات بتلائی۔ حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نامناسب انداز میں تذکرہ کرنا ہوتا تو اُس روز کرتے۔

﴿1238﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ

الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ إِنَّ أَبَا الْوَضِيءِ عَبَّادًا حَدَّثَهُ إِنَّهُ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُخْدَجِ. قَالَ عَلِيٌّ: فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ ثَلَاثًا' فَقَالَ عَلِيٌّ أَمَا إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ ثَلَاثَةَ إِخْوَةٍ مِنَ الْجِنِّ هٰذَا أَكْبَرُهُمْ، وَالثَّانِي لَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ، وَالثَّالِثُ فِيهِ ضَعْفٌ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۴۱﴾

حضرت ابوالوضی عباد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ روانہ ہوئے..... پھر راوی نے اس ہاتھ کٹے خارجی والی حدیث بیان کی (اور آخر میں یہ الفاظ بیان کیے کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ کی قسم! نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ کو جھوٹ بتلایا گیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! میرے دلی دوست (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتلایا تھا کہ جنات میں تین بھائی ہیں: یہ ان میں سب سے بڑا ہے' دوسرے کے پاس بھی جم غفیر ہے اور تیسرا کمزور ہے۔

﴿1239﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ثنا إِسْرَائِيلُ ثنا سِمَاكٌ عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَوْمٍ قَدْ بَنَوْا زُبْيَةً لِلْأَسَدِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ يَتَدَافَعُونَ إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ، ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِآخَرَ، حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةً فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ، فَانْتَدَبَ لَهُ رَجُلٌ بِحَرْبَةٍ فَقَتَلَهُ، وَمَاتُوا مِنْ جِرَاحَتِهِمْ كُلُّهُمْ، فَقَامَ أَوْلِيَاءُ الْأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْآخَرِ، فَأَخْرَجُوا السِّلَاحَ لِيَقْتَتِلُوا، فَأَتَاهُمْ عَلِيٌّ عَلَى تَفِيئَةِ ذٰلِكَ، فَقَالَ: تُرِيدُونَ أَنْ تَقَاتَلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ إِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءً إِنْ رَضِيتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ وَإِلَّا حَجَزَ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ، حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَكُونُ هُوَ الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكُمْ، فَمَنْ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا حَقَّ لَهُ اجْمَعُوا مِنْ قَبَائِلِ الَّذِينَ حَفَرُوا الْبِئْرَ رُبُعَ الدِّيَةِ، وَثُلُثَ الدِّيَةِ، وَنِصْفَ الدِّيَةِ، وَالدِّيَةَ كَامِلَةً، فَلِلْأَوَّلِ الرُّبُعُ لِأَنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ فَوْقَهُ، وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَلِلثَّالِثِ نِصْفُ الدِّيَةِ، فَأَبَوْا أَنْ يَرْضَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ وَاحْتَبَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنَّ عَلِيًّا قَضَى فِينَا فَقَصُّوا عَلَيْهِ فَأَجَازَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿السنن الکبریٰ للبیهقی: ۸/۱۱۱/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۶/۲۸۷﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا' میں ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہوں نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر

اُسے ڈھانپ رکھا تھا (شیر آیا اور اس میں گر پڑا) ابھی وہ یہ کام کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس گڑھے میں گر گیا۔ اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا، حتیٰ کہ چار آدمی گر گئے۔ اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا۔ شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دُنیا سے چل بسے۔ مقتولین کے والی (ورثاء) ہتھیار نکال کر جنگ کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے۔ اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں اور تم ان کے ہوتے ہوئے ہی آپس میں لڑائی کرنے لگے ہو؟ اگر میں تمہاری تسلی نہ کر سکا تو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس جھگڑے کا فیصلہ کروا لینا، وہ تمہارے درمیان اس کا فیصلہ کر دیں گے، اس کے بعد جو زیادتی کرے گا وہ حق پر نہیں ہوگا۔ فیصلہ یہ ہے کہ جن قبیلوں کے لوگوں نے اس کھدائی میں حصہ لیا ہے ان سے چوتھائی دیت، تہائی دیت، نصف دیت اور کامل دیت لے کر جمع کرو، پھر جو شخص گڑھے میں پہلے گر کر شیر سے زخمی ہوا ہے، اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو۔ ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا) چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقامِ ابراہیم کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ گوٹھ مار کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارا فیصلہ کیا ہے۔ پھر اُنہوں نے ان کا فیصلہ سنایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی فیصلے کو نافذ کر دیا۔

(1240) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَمَّادٌ قَالَ: أنا سِمَاكٌ عَنْ حَنَشٍ

◄ متن حدیث ► إِنَّ عَلِيًّا قَالَ: وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةُ كَامِلَةً

حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کنویں میں گرنے والے چوتھے شخص کے لیے فرمایا اسے مکمل دیت دی جائے۔ (مسند احمد: ۱/ ۱۹)

(1241) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ، وَأَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَا: نا ابْنُ لَهِيعَةَ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ، أَنَّهُ قَالَ:

◄ متن حدیث ► دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَسَنٌ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَزِيرَةً فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ لَوْ قَرَّبْتَ إِلَيْنَا هَذَا الْبَطَّ يَعْنِي الْوَزَّ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَكْثَرَ الْخَيْرَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ زُرَيْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ اللّٰهِ، إِلَّا قَصْعَتَانِ، قَصْعَةٌ يَأْكُلُهَا هُوَ وَأَهْلُهُ وَقَصْعَةٌ يَضَعُهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ۔ (مسند احمد: ۱/ ۷۸)

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن زریر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

مَیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یہ عیدالاضحیٰ کا دن تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خزیرہ رکھا تو میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے' اگر آپ یہ بطخ ہمارے سامنے پیش کرتے تو کیا ہو جاتا؟ اب تو اللہ نے مالِ غنیمت کی بھی فراوانی کر رکھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے ابن زریر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے اللہ کے مال میں صرف دو پیالے ہی حلال ہیں: ایک وہ پیالہ جس میں سے وہ خود اور اس کے اہل خانہ کھا سکیں اور دوسرا وہ پیالہ جسے وہ لوگوں کے سامنے (یعنی مہمان نوازی کے لیے) پیش کر سکیں۔

﴿ تشریح ﴾ ''خزیرہ'' عرب کی ایک ڈش تھی۔ گوشت کو چھوٹا چھوٹا کاٹ کر اس میں بہت سا پانی ڈال دیا جاتا تھا' جب وہ خوب پک جاتا تو اس پر آٹا چھڑک دیا جاتا تھا تو وہ (خزیرہ) بن جاتا۔ عرب اسے شوق سے کھاتے تھے۔

﴿1242﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ يَا عَلِيُّ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ، وَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ، وَلَا تُنْزِ الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ، وَلَا تُجَالِسْ أَصْحَابَ النُّجُومِ. ﴿سنن النسائی ۶/۲۲۴/ مسند احمد: ۱/۷۸/ شرح معانی الآثار للطحاوی: ۴/۲۷۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اے علی! کامل وضوء کیا کرو' خواہ اس سے تمہیں مشقت ہی ہو' صدقہ نہ کھانا' گدھے کو گھوڑے پر مت کدوانا اور نہ ہی نجومیوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا۔

﴿1243﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو النَّضْرِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّهِ سَلْمَى قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا ذَلِكَ قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ أَعْطِينِي ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ فَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ

مَكَانَهَا قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَخْبَرْتُهُ." ﴿مضی برقم:۱۰۷۴﴾

حضرت سیدہ اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس بیماری میں مبتلا ہوئیں جس میں وہ وصال فرما گئی تھیں۔ میں ان کی بیمار پرسی کے لیے جایا کرتی تھی۔ ایک روز وہ اسی کیفیت میں تھیں جس تکلیف میں انہیں میں نے دیکھا تھا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کسی ضروری کام کی غرض سے باہر نکلے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) کہا: اے اماں جان! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دیجیے۔ تو میں نے ان کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ چنانچہ انہوں نے بڑا اچھا غسل کیا، جیسے میں انہیں غسل کرتے دیکھتی ہوتی تھی۔ پھر انہوں نے کہا: اے اماں جان! مجھے نئے کپڑے لا کر دیجیے۔ تو میں نے انہیں (نئے کپڑے) لا دیے۔ انہوں نے وہ پہن لیے۔ پھر انہوں نے کہا: اے اماں جان! گھر کے درمیان میں میرا بستر لگا دیجیے۔ تو میں نے لگا دیا۔ پھر وہ لیٹ گئیں اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے اپنا ہاتھ اپنے رُخسار کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا: اے اماں جان! بلا شبہ اب میری رُوح قبض ہونے والی ہے، میں (غسل کر کے) پاک صاف ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی بے پردہ نہ کرے۔ پھر اسی جگہ ان کی رُوح پرواز کر گئی۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے انہیں بتلایا۔

﴿1244﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ نَحْوَهُ ﴿مسند احمد:٦/٤٦٢﴾

اس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

﴿1245﴾ سند حدیث: قَالَ ابْنُ مَالِكٍ: نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قثنا أَبُو مَعْشَرٍ هُوَ الْمَدِينِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا لَهُ: مَا صَبَرْتُمْ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ إِلَّا خَمْسًا وَعِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: "قَدْ كَانَ صَبْرًا وَخَيْرًا" فَذَكَرَ صَبْرًا وَخَيْرًا، وَلَكِنْ مَا جَفَّتْ أَقْدَامُكُمْ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى قُلْتُمْ: (يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ) (الأعراف:138)" ﴿الرياض النضرة للمحب الطبري:٣/٢٥٦﴾

حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

کچھ یہودی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: تم اپنے نبی (کے وصال) کے بعد پندرہ برس بھی نہیں گزارنے پائے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ گئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں نے صبر کیا ہے اور بہتر صبر کیا ہے۔ پھر آپ نے صبر و خیر کی مثالیں بیان کیں (اور یہودیوں سے فرمایا:) تمہارے تو ابھی سمندر (کے پانی) سے

پاؤں بھی خشک نہیں ہوئے تھے اور تم نے کہہ دیا تھا:

يَامُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ○

''اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنادے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں' تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: بیشک تم تو بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔''

﴿1246﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ جُبْرَةَ أَوْ خُبْرَةَ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ، عَنْ أَبِيهَا، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ. ﴿ضعیف الجامع للالبانی: ۱/۲۸۹﴾

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اچھی صورتوں والے لوگوں کے ہاں بھلائی تلاش کیا کرو۔

﴿ تشریح ﴾ ◄ اس سے مراد ظاہری طور پر صورت اچھی ہونے کے ساتھ ساتھ ہنستے مسکراتے رہنے والے اور خندہ پیشانی سے ملنے والے لوگ ہیں' جنہیں دیکھ کر خیر و بھلائی کے حصول کی اُمید لگے' خواہ ان کی ظاہری صورت کیسی ہی ہو۔

﴿1247﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي غَيْلَانَ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نا أَبُو الْيَمَانِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ السَّرِيَّ بْنَ يَحْيَى قَالَ: نا شُجَاعُ بْنُ أَبِي فَاطِمَةَ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► قَالَ عُثْمَانُ لِابْنِ مَسْعُودٍ: أَلَا آمُرُ لَكَ بِعَطَائِكَ؟ قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي بِهِ، قَالَ: يَكُونُ لِبَنَاتِكَ قَالَ: إِنِّي قَدْ أَمَرْتُ بَنَاتِي أَنْ يَقْرَأْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ -أَوْ قَالَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ- سُورَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا. قَالَ السَّرِيُّ، وَكَانَ أَبُو فَاطِمَةَ لَا يَدَعُهَا كُلَّ لَيْلَةٍ

﴿عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی' ص: ۲۵۲/ التذکار فی افضل الاذکار' ص: ۱۷۸/ العلل المتناهیۃ لابن الجوزی: ۱/۱۰۵/ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق: ۱/۳۰۱﴾

حضرت شجاع بن ابو فاطمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے عطیات کا حکم نہ دوں؟ اُنہوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری بیٹیوں کے کام آجائیں گے۔ تو اُنہوں نے کہا: میں نے اپنی بیٹیوں سے کہہ رکھا ہے کہ وہ روزانہ رات کو سورۃ واقعہ پڑھا کریں' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص روزانہ رات کو سورۃ واقعہ پڑھتا ہے' اُسے کبھی فاقہ نہیں آتا۔

فَضَائِلُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1248﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

◄ متنِ حدیث ► أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَلَمْ يُعْطِهِ مَعَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَبْكِي، فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا مَعَهُمْ وَلَمْ يُعْطِنِي، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا مَنَعَهُ مَوْجِدَةٌ وَجَدَهَا عَلَيَّ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِي سَخْطَةٌ عَلَيْهِ، وَلٰكِنِّي وَكَلْتُهُ إِلَى إِيمَانِهِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۳۳/۱۱/ الرياض النضرة للمحب الطبری: ۸۳/۴﴾

◆ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی ایک جماعت کو عطیات دیئے اُن میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو کچھ نہ دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روتے ہوئے باہر نکلے تو اُنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے اُنہوں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو عطیات دیے ہیں، میں بھی اُن میں شامل تھا، لیکن مجھے کچھ نہیں دیا، مجھے اِس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کسی ناراضگی کی وجہ سے ایسا نہ کیا ہو۔ یہ سن کر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بات بتلائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُس سے کوئی ناراضگی نہیں ہے، بلکہ میں نے تو اُسے اُس کے ایمان کے سپرد کیا ہے۔

﴿1249﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِي، قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قثنا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ:

◄ متنِ حدیث ► أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ

دِينَارٍ فَقَسَمَ فِي فُقَرَاءِ بَنِي زُهْرَةَ وَفِي ذِي الْحَاجَةِ مِنَ النَّاسِ، وَفِي أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ' قَالَ الْمِسْوَرُ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ بِنَصِيبِهَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: مَنْ أَرْسَلَ بِهَذَا؟' قُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحْنَأُ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ' سَقَى اللَّهُ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ

﴿سنن الترمذی: ۶۴۸/۵/ مسند احمد: ۱۳۵/۶/ المستدرک للحاکم: ۳۱۰/۳﴾

حضرت اُمِ بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار کے عوض اپنی زمین فروخت کی' پھر وہ دینار بنوزہرہ کے غریبوں' ضرورت مندلوگوں اور اُمہات المؤمنین میں تقسیم کر دیے۔ مسور بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حصہ لے کر اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے پوچھا: یہ کس نے بھیجا ہے؟ میں نے بتلایا: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے' تو اُنہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد صبر کرنے والے ہی تم پر مہربانی کریں گے' اللہ تعالیٰ ابن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی نہر سے مشروب پلائے۔

﴿1250﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نا أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ بَكْرٍ:

[متن حدیث] أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:قَالَتْ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحْنَأُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿مسند احمد: ۱۳۵/۶﴾

حضرت اُمِ بکر رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین فروخت کی ...... اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ان الفاظ میں ذکر کیا کہ سنو! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بعد تم پر صبر کرنے والے ہی مہربانی کریں گے۔

﴿1251﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:نا أَبِي، قثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، وَقثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:قَالَ الْمِسْوَرُ:

[متن حدیث] بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي رَكْبٍ بَيْنَ عُثْمَانَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قُدَّامِي وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ صَاحِبُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ؟ قَالُوا: عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَنَادَانِي عُثْمَانُ فَقَالَ: يَا مِسْوَرُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ خَيْرٌ مِنْ خَالِكَ فِي الْهِجْرَةِ الْأُولَى، وَفِي الْهِجْرَةِ الْآخِرَةِ فَقَدْ

كَذَبَ ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۹﴾

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رحمۃ اللہ علیہ

میں ایک قافلے میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان میں چل رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دھاری دار کرتے والا کون ہے؟ تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: اے مسور! جو شخص سمجھے کہ وہ پہلی ہجرت میں تیرے ماموں عبدالرحمٰن سے بہتر ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔

﴿1252﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نا أَبِی، نا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: إِنَّ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَزْوَاجِي - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً :- عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ - إِنَّ الَّذِي يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ بَعْدِي فَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ "قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَحُجُّ بِهِنَّ، وَيَجْعَلُ عَلَى هَوَادِجِهِنَّ الطَّيَالِسَةَ وَيُنْزِلُهُنَّ الشِّعْبَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مَنْفَذٌ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۸/۲۱﴾

حضرت ابن أَبِي نَجِيح رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک جو شخص میرے بعد میری ازواج (اُمہات المؤمنین) کا خیال رکھے گا، وہ سچا اور نیکوکار شخص ہو گا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان (اُمہات المؤمنین) کو حج کروایا کرتے تھے اور اُن کے ہودجوں پر سبز رنگ کی شالیں رکھواتے تھے اور راستے میں ان کا قیام بھی عام گزرگاہ سے ہٹ کر کروایا کرتے تھے۔

تشریح: سبز رنگ کی شالیں رکھنے سے مقصود یہ ہوتا تھا کہ اُمہات المؤمنین کے بیٹھنے کے لیے جگہیں آرام دہ ہو جائیں اور عام گزرگاہ میں اِس لیے قیام نہیں کرواتے تھے تاکہ لوگوں کے گزرنے سے وہ بے آرام اور پریشان نہ ہوں۔

﴿1253﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا زَكَرِيَّا، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ لَمْ يَنْزِلْ مَنْزِلَهُ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا ." ﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۱۳۱﴾

حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لاتے تھے تو کسی ایسی جگہ پر نہیں ٹھہرتے تھے جہاں وہ دورِ جاہلیت میں ٹھہرا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ مکہ سے نکل جاتے۔

﴿1254﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: اذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ بِبِطْنَتِكَ لَمْ يَتَغَضْغَضْ مِنْهَا شَيْءٌ . ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۷/المعجم الکبیر للطبرانی: ۱/۸۹﴾

❁ ⬍ ❁ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اُن کے جسدِ خاکی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابن عوف رضی اللہ عنہ! دُنیا سے اپنی ساری عادات لے جا، ان میں سے کچھ بھی نہ چھوڑ کر جانا۔

﴿1255﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ يَوْمَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: اذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكْتَ صَفْوَهَا وَسَبَقْتَ رَنْقَهَا . ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۱/۸۹/المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۶﴾

❁ ⬍ ❁ حضرت ابراہیم بن قارظ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ دُنیا سے پردہ فرما گئے تو میں نے سُنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف رضی اللہ عنہ! تم نے اس کے انتخاب کو پالیا اور اس کی آب و تاب پر فوقیت لے گئے ہو۔

﴿1256﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: أنا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ لَقَدْ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فِي جِنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عِنْدَ قَائِمَتَيِ السَّرِيرِ فَجَعَلَ يَقُولُ: وَاجَبَلَاهُ . ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۸﴾

❁ ⬍ ❁ حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

(آپ فرماتے کہ) میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے جنازے میں چارپائی کے پایوں کے پاس دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے: ہائے علم کے پہاڑ۔

﴿1257﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا یَعْقُوبُ قثنا أَبِیہِ عَنْ جَدِّہِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ یَقُولُ یَوْمَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اذْھَبِ ابْنَ عَوْفٍ: فَقَدْ أَدْرَکْتَ صَفْوَھَا وَسَبَقْتَ رَنْقَھَا۔ ﴿مضی برقم: ۱۲۵۵﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقع پر فرمایا:

اے ابن عوف! تم نے اس کے انتخاب کو پالیا اور اس کی آب وتاب پر فوقیت لے گئے ہو۔

﴿1258﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قثنا أَبِی، قثنا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ: أنا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ قثنا صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَرْمَلَۃَ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبُو سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ عَائِشَۃَ أُمِّ الْمُؤْمِنِینَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ لَھُنَّ: إِنَّ أَمْرَکُنَّ لَمِمَّا یُھِمُّنِی بَعْدِی، وَلَنْ یَصْبِرَ عَلَیْکُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ ثُمَّ تَقُولُ لِی: سَقَی اللّٰہُ أَبَاکَ مِنْ سَلْسَبِیلِ الْجَنَّۃِ تُرِیدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَکَانَ أَعْطَی نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالًا بِیعَ بِأَرْبَعِینَ أَلْفًا وَصَلَھُنَّ بِہِ۔ ﴿سنن الترمذی: ۶۴۸/۵/ المستدرک للحاکم: ۳۱۲/۳/ صحیح ابن حبان: ۵۴۷﴾

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات سے ارشاد فرمایا کرتے تھے: تمہارا معاملہ ان اُمور میں سے ہے جو میرے بعد (کے معاملات کے متعلق) مجھے پریشان کر دیتے ہیں اور تمہارا خیال صرف صبر کرنے والے ہی رکھیں گے۔ پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مجھ سے فرماتیں: اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کی نہر سے مشروب پلائے۔ ان کی مراد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو وہ مال (یعنی باغ) دیا تھا، جو چالیس ہزار دینار میں فروخت ہوا تھا۔

﴿1259﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قثنا أَبِی، قثنا أَبُو سَعِیدٍ مَوْلَی بَنِی ھَاشِمٍ قثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَرَأْتُ کِتَابًا لِأَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، یُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ أَبِیہِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنْ ضَرَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بِإِحْدَی یَدَیْہِ عَلَی الْأُخْرَی فَبَایِعُوہُ۔

حضرت محمد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اگر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ماریں تو تم ان سے بیعت کر لینا۔

فَضَائِلُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1260﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنٌ قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَوَّلُ مَنْ سَلَّ سَيْفَهُ فِي ذَاتِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَبَيْنَمَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ قَائِلٌ فِي شِعْبِ الْمَطَابِخِ إِذْ سَمِعَ نَغْمَةً: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ، فَخَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ مُتَجَرِّدًا بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا، فَلَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَفَّةً كَفَّةً" فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ يَا زُبَيْرُ؟ "قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّكَ قُتِلْتَ، قَالَ: فَمَا كُنْتُ صَانِعًا؟ قَالَ: أَرَدْتُ وَاللَّهِ أَنْ أَسْتَعْرِضَ أَهْلَ مَكَّةَ قَالَ: فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ. قَالَ سَعِيدٌ أَرْجُو إِنْ لَا تَضِيعَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿المستدرک للحاکم:۳/۳۶۰﴾

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں جس شخص نے تلوار اُٹھائی وہ حضرت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک بار حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کسی کی آواز سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا' تو آپ تلوار میان سے نکالے ہوئے گھر سے نکلے' آپ کے ہاتھ میں تیز تلوار تھی' تو انہیں (راستے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا اور پوچھا: اے زبیر! تجھے کیا ہوا؟ اُنہوں نے کہا: میں نے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کیا کرنے جا رہے تھے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اہلِ مکہ سے اپنی پروا کیے بغیر جا کر لڑوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے دُعائے خیر فرمائی۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے (کامل) یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا رد نہیں ہو گی۔

﴿تشریح﴾ ◄ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے سبب اللہ تعالیٰ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خیر و بھلائی سے ضرور ہمکنار فرمائے گا۔

﴿1261﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ

إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ شَكَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ مَا لَكَ وَمَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. ﴿مکرر برقم:١٢﴾

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد! تمہارا اور اس مہاجر شخص (یعنی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا کیا معاملہ ہے؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی خرچ کرو تو پھر بھی تم اس کے عمل کو نہیں پہنچ سکو گے۔

﴿1262﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ: أنا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ. سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ:

﴿متن حدیث﴾ وَلَا إِخَالُهُ يُتَّهَمُ عَلَيْنَا قَالَ: كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ عُثْمَانَ وَقَدْ أَصَابَهُ رُعَافٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَوْصَى، وَمَنَعَهُ مِنَ الْحَجِّ قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَدْ قِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الرَّجُلُ قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ، قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلَفْتَ أَحَدًا؟ قَالَ عُثْمَانُ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ الزُّبَيْرُ قَالَ عُثْمَانُ: أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ﴿صحیح البخاری: ٧/٩٧/ مسند احمد: ١/٦۴﴾

حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں ایک دن حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ کو بہت سخت نکسیر پھوٹ گئی (تکلیف اس قدر شدید تھی کہ) آپ رضی اللہ عنہ نے (موت کے ڈر سے) وصیت کردی۔ اتنے میں قریش کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! خلیفہ مقرر کردیجیے۔ آپ نے پوچھا: کیا اِس بارے میں باتیں ہورہی ہیں؟ تو وہ آدمی خاموش ہوگیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا، اُس نے بھی وہی بات کی۔ پھر قریش کا ہی ایک اور آدمی آیا، اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ رضی اللہ عنہ نے کسی کو خلیفہ مقرر کردیا ہے؟ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! بیشک تمہیں بھی علم ہے کہ وہ تم میں سے بہترین شخص ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

﴿1263﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

عَنْ أَبِیهِ وَیَحْیَی، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَإِنَّ حَوَارِيِّي الزُّبَيْرُ وَابْنُ عَمَّتِي. ﴿السنۃ لابن ابی عاصم:۱۳۶۰﴾

حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور یقیناً میرا حواری زبیر اور میرا چچازاد ہے۔

﴿1264﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ نَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

﴿صحیح البخاری:۶/۵۲، صحیح مسلم:۴/۱۸۷۹، سنن الترمذی:۵/۶۴۶، سنن ابن ماجہ:۱/۴۵، مسند احمد:۳/۳۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱/۷۹، مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۱۴۵﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے روز (دشمن کی خبر لانے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) دعوت دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: لبیک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو دعوت دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے خود کو پیش کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو دعوت دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: لبیک۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نبی کا ایک حواری (جاں نثار ساتھی) ہوتا ہے' میرا حواری ''زبیر'' ہے۔

﴿ تشریح ﴾ ◀ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے حواری ہوتے تھے' جیسا کہ قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ذکر ہوا ہے:

قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ ﴿الصف:۱۴﴾

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا: اللہ کی دعوت میں میرا کون مددگار بنے گا؟ تو حواریوں نے کہا: ہم ہیں اللہ (کی دعوت میں آپ علیہ السلام) کے مددگار۔''

حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہونے کا اعزاز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے۔

﴿1265﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ: أنا

هِشَامٌ، قَالَ:

◀ {متن حدیث} ◀ أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ، وَقُتِلَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَسِتِّينَ.

{المستدرک للحاکم: ۳/۳۵۹/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۸۹/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۱۵۱}

حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سولہ سال کی عمر میں اِسلام قبول کیا اور آپ کسی بھی ایسے غزوے سے پیچھے نہیں رہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی ہو، ساٹھ سے کچھ زائد برس کی عمر میں آپ کی شہادت ہوئی۔

{1266} ◀ {سند حدیث} ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قَالَ: نا حَمَّادٌ قَالَ: أنا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ {متن حدیث} ◀ إِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفَهُ فِي اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، نَفْخَةٌ نَفَخَهَا الشَّيْطَانُ، أُخِذَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ قَالَ: مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّكَ أُخِذْتَ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ. {مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۲۴۱/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۸۹}

حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں جس شخص نے تلوار اُٹھائی وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ شیطان نے یہ افواہ اُڑا دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ سن کر نکلے اور اپنی تلوار سے لوگوں کو چیرتے ہوئے آئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: اے زبیر! تجھے کیا ہوا؟ اُنہوں نے کہا: مجھے بتلایا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رحمت کی دُعا فرمائی اور ان کی تلوار کو بھی دُعا دی۔

{1267} ◀ {سند حدیث} ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

◀ {متن حدیث} ◀ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

{صحیح البخاری: ۷/۸۰/ صحیح مسلم: ۴/۱۸۸۰/ سنن الترمذی: ۵/۶۴۶/ مسند احمد: ۱/۱۶۴}

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔

{تشریح} ◀ ماں باپ کو جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غزوۂ اُحد کے روز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بڑی

جواں مردی سے لڑ رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمایا تھا:

''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''

بے شک یہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے بہت بڑی سعادت اور اعزاز کی بات تھی۔

﴿1268﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ كَانَتْ عَلَى الزُّبَيْرِ رَيْطَةٌ صَفْرَاءُ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ نَزَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَيْهَا عَمَائِمُ صُفْرٌ

﴿سنن سعید بن منصور: ۲۲۲/۳/المستدرک للحاکم: ۳۶۱﴾

❂ ◆ ❂ حضرت عباد بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے (غزوۂ بدر کے دن اپنے سر پر) زرد رنگ کا باریک وملائم کپڑا اوڑھا ہوا تھا اور فرشتے بھی بدر کے دن زرد پگڑیاں ہی پہن کر اُترے تھے۔

﴿1269﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قَالَ: نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ إِنَّ الزُّبَيْرَ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهَا عَمَائِمُ صُفْرٌ

❂ ◆ ❂ حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے روز زرد عمامہ پہن رکھا تھا اور جب فرشتے اُترے تو اُنہوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے پہنے ہوئے تھے۔

﴿1270﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سُنْبُلَةَ عَنْ مَوْلَاتِهَا قَالَتْ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ جَاءَ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ، وَأَنَا عِنْدَ عَلِيٍّ جَالِسَةٌ يَسْتَأْذِنُ فَجَاءَ الْغُلَامُ فَقَالَ: هٰذَا قَاتِلُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: لِيَدْخُلْ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ النَّارَ قَالَتْ: وَجَاءَ قَاتِلُ طَلْحَةَ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ الْغُلَامُ: هٰذَا قَاتِلُ طَلْحَةَ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: لِيَدْخُلْ قَاتِلُ طَلْحَةَ النَّارَ. ﴿التاریخ للفسوی: ۸۱۶/۲﴾

❂ ◆ ❂ حضرت سنبلہ رحمۃ اللہ علیہا اپنی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتی ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل آ کر ملاقات کی اجازت طلب کرنے لگا، اتنے میں ایک غلام آیا اور اُس نے بتلایا کہ یہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبیر کے قاتل کو جہنم

میں ہی چلے جانا چاہیے۔ راویہ بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل (اندر) آ گیا' جو اجازت مانگ رہا تھا' تو اسی غلام نے بتلایا کہ یہی ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلحہ کے قاتل کو بھی جہنم میں ہی چلے جانا چاہیے۔

﴿1271﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ قَالَ: نا زَائِدَةُ قَالَ: نا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. ﴿حلية الاولياء لابی نعیم: ۱۸۶/۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

﴿1272﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ قثنا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ اسْتَأْذَنَ ابْنُ جُرْمُوزٍ عَلَى عَلِيٍّ، وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: عَلِيٌّ بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

﴿سنن الترمذی: ۶۴۶/۵/ المستدرک للحاکم: ۳۶۷/۳﴾

حضرت زِر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ابن جرموز نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی' اور میں بھی اُن کے پاس موجود تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کے قاتل (ابن جرموز) کو جہنم کی بشارت دے دو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

﴿1273﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ اسْتَأْذَنَ ابْنُ جُرْمُوزٍ عَلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: ابْنُ جُرْمُوزٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ لِيَدْخُلْ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ النَّارَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

حضرت زِر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ابن جرموز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون

ہے؟ تو اس نے کہا: ابن جرموز اجازت کا طلبگار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو (اندر آنے کی) اجازت دے دو' زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو جہنم میں ہی جانا چاہیے (کیونکہ) بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بے شک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بلاشبہ میرا حواری زبیر ہے۔

﴿1274﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبِي، قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أنا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ. أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: مَنْ كَانَ عَلَى الْجَبَلِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ يَقُولُونَ: لِبَعْضِ الْجَنَّةُ وَبَعْضٌ فِي النَّارِ، فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَلْفِ إِنْسَانٍ، لَرَأَيْتُ أَنِّي صَادِقٌ. ﴿مضی برقم: ۸۲/۸۱﴾

حضرت منصور بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کے احاطہ علم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آیا ہے کہ اے حراء! ٹھہر جا' تجھ پر ایک نبی' صدیق اور شہید موجود ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اس دن پہاڑ پر کون کون تھے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت علی' عثمان' طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم۔

﴿1275﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَقُولُ: أَنَا بُنَيُّ حَوَارِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كُنْتَ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ وَإِلَّا فَلَا. ﴿المعجم الكبير للطبراني: ۷۸/۱﴾

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کی اولاد ہوں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ہو تو (پھر ہم تمہیں خصوصی عزت سے نوازیں گے) اور اگر تم اُن کی آل میں سے نہیں ہو تو پھر (ہم خصوصی اعزاز) نہیں دیں گے۔

فَضَائِلُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1276﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: أَرْسِلْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا أَمِينًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَأُرْسِلُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا أَمِينًا، قَالَ: فَجَثَا لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّكَبِ: قَالَ: فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ."

﴿مسند احمد:۵/۴۰۱/سنن الترمذی:۵/۶۶۷/سنن ابن ماجہ:۱/۴۸/المستدرک للحاکم:۳/۲۶۷/مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۱۵۹﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عاقب اور سید (نجران کے سردار) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہمارے ساتھ ایسے آدمی کو بھیجئے جو امین ہو' امین ہو' امین ہو' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں عنقریب تمہارے ساتھ ایسے آدمی کو ہی بھیجوں گا جو امین ہوگا' امین ہوگا' امین ہو گا۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام دوزانو بیٹھ کر دیکھنے لگے کہ شاید انہیں میں سے کسی کو بھیجا جائے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

﴿1277﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

◄ [متن حدیث] ◄ أَخِلَّائِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثَةٌ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

﴿مضی برقم:۳۵۸﴾

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اِس اُمت میں سے تین بندے میرے گہرے دوست ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

﴿1278﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثنا أَبِي، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حديث﴾ ▶ اسْتَعْمَلَ عُمَرُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ: فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: بُعِثَ عَلَيْكُمْ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ﴿مسند احمد: ۹۰/۴/المعجم الكبير للطبرانی: ۱۲۹/۴﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر کر دیا' تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے (شامیوں سے) کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس اس اُمت کے امین کو بھیج رہے ہیں' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اِس اُمت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: (حضرت) خالد (رضی اللہ عنہ) اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور (اپنے) خاندان کا بہت اچھا فرد ہے۔

﴿1279﴾ ◀ ﴿سند حديث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

◀ ﴿متن حديث﴾ ▶ إِنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلُوهُ أَنْ يَبْعَثَ مَعَهُمْ رَجُلًا يُعَلِّمُهُمْ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ وَقَالَ: هُوَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ ۔ ﴿مسند احمد: ۱۲۵/مسند ابی داود الطیالسی: ۱۵۹/۲﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

جب یمنی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیج دیجیے جو اُنہیں تعلیم دے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا اور فرمایا: یہ اس اُمت کا امین ہے۔

﴿1280﴾ ◀ ﴿سند حديث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قثنا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ:

◀ ﴿متن حديث﴾ ▶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا لِمَنْ حَوْلَهُ: تَمَنَّوْا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَتَمَنَّى لَوْ أَنَّ هَذِهِ الدَّارَ مَمْلُوءَةٌ ذَهَبًا فَأُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: تَمَنَّوْا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَتَمَنَّى لَوْ أَنَّهَا مَمْلُوءَةٌ لُؤْلُؤًا أَوْ زَبَرْجَدًا أَوْ جَوْهَرًا، فَأُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَتَصَدَّقُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: تَمَنَّوْا، فَقَالُوا: مَا نَدْرِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ

عُمَرُ: أَتَمَنَّى لَوْ أَنَّهَا مَمْلُوءَةٌ رِجَالًا مِثْلَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ. ﴿المستدرک للحاکم:۳/۲۲۶/صفة الصفوة لابن الجوزی:۱/۳۶۷﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اردگرد بیٹھے لوگوں سے فرمایا: اپنی خواہش ظاہر کرو۔ ایک نے کہا: میری خواہش ہے کہ یہ گھر سونے سے بھرا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: اور خواہش بتلاؤ۔ ایک اور آدمی نے کہا: میری خواہش ہے کہ یہ گھر زبرجد اور جواہرات سے بھرا ہو اور میں اسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں اور صدقہ و خیرات کر دوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور کوئی خواہش ہو تو ظاہر کرو، تو لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نہیں جانتے کہ کیا خواہش کریں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ گھر ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جیسے آدمیوں سے بھرا ہو۔

﴿1281﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ ﴿مسند احمد:۴/۲۰۳/سنن ابن ماجہ:۱/۳۸﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا: مردوں میں سے کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کے والد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ اُنہوں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہ)۔

﴿1282﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ لِمُعَاذٍ رَتْوَةً بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ۔

❁ ⬥ ❁ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک علماء کے سامنے معاذ کا باعزت مقام ہے۔ ﴿المستدرک للحاکم:۳/۲۶۸/مجمع الزوائد للھیثمی:۹/۳۱۱﴾

﴿1283﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا حَسَنٌ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَزِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي إِلَّا لَوْ شِئْتُ آخُذُ عَلَيْهِ خُلُقَهُ إِلَّا أَخَذْتُ، لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اگر میں اس کے اخلاق پر مواخذہ کرنا چاہوں تو کر نہ سکوں، سوائے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے۔ ﴿التاریخ للفسوی: ۱/۴۸۸/ کنز العمال: ۱۱/۱۴۱۷﴾

﴿1284﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنْتَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: "مَا كُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَؤُمَّنَا فَأَمَّنَا حَتَّى مَاتَ."

حضرت أبی البَخْتَری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا: ہاتھ دیجئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپ اس اُمت کے امین ہیں۔ تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے شخص سے مقدم نہیں ہوسکتا، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا کہ وہ ہماری امامت کروائیں (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) تو انہوں نے ہماری امامت کروائی، یہاں تک کہ اُن کا وصال مبارک ہوگیا۔

﴿مسند احمد: ۱/۳۵/ المستدرک للحاکم: ۳/۲۶۷﴾

﴿1285﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ثنا جَعْفَرٌ قَالَ: نا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ لَوْ أَدْرَكْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَاسْتَخْلَفْتُهُ وَمَا شَاوَرْتُ فِيهِ فَإِنْ سُئِلْتُ عَنْهُ قُلْتُ: اسْتَخْلَفْتُ أَمِينَ اللَّهِ وَأَمِينَ رَسُولِهِ."

حضرت ثابت بن حجاج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر میں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو پالیا تو میں انہیں خلیفہ منتخب کرلوں گا اور اس بارے میں کسی سے مشاورت بھی نہیں کروں گا، پس اگر کسی نے اس کے متعلق مجھ سے سوال کیا تو میں کہوں گا: میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ منتخب کیا ہے۔ ﴿مسند احمد: ۱/۱۸﴾

﴿1286﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثنا أَبِي، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أنا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَ؟ قَالَتْ: "أَبُو بَكْرٍ. قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ ." قَالَ: ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا

حضرت ابی بن ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا' جبکہ اُن سے سوال کیا گیا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو کسے کرتے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر اُن سے پوچھا گیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر اُن سے پوچھا گیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو۔ بس آپ نے یہیں تک بتایا۔ ﴿صحیح مسلم: ۱۸۵۶/۴﴾

﴿1287﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَا الْحَدِيثَ نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:

◀ متن حدیث ▶ لَوِ اسْتَخْلَفْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ لَقُلْتُ: "رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ " وَلَوِ اسْتَخْلَفْتُ سَالِمًا مَوْلَى حُذَيْفَةَ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ لَقُلْتُ: "رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ " وَلَوِ اسْتَخْلَفْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ لَقُلْتُ: "رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ إِذَا حَضَرُوا رَبَّهُمْ كَانَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ رَتْوَةً بِحَجَرٍ ." ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۲۵۹/۱/ تاریخ الطبری: ۳۳/۵/ سیر اعلام النبلاء للذهبی: ۱۶۵/۱۲﴾

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کردوں اور (روزِ قیامت جب) میرا رب مجھ سے اِس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے اس کام پر کس چیز نے مجبور کیا؟ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بلاشبہ یہ اس اُمت کا امین ہے۔ اور اگر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کردوں اور میرا پروردگار جب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے اُبھارا؟ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے دِل سے سچی محبت کرتا ہے۔ اور اگر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کردوں اور میرا رب جب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے اس کام کی کس چیز نے ترغیب دلائی؟ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بے شک علماء جب اپنے رب تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے تو ان کے آگے آگے یہ عزت وشرف والا عالم ہوگا۔

باب:- فَضَائِلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1288﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ قَالَ: فَلَمَّا صَعِدَ فِي الْجَبَلِ انْتَهَى إِلَى صَخْرَةٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ إِنْ يَصْعَدَهَا. قَالَ: فَجَاءَ طَلْحَةُ فَبَرَكَ لَهُ، فَصَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ إِنْ يَضْرِبَهُ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَوَقَاهُ طَلْحَةُ بِيَدِهِ فَشُلَّتْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ. ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۷۴﴾

حضرت ابو بکر بن حفص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ اُحد کے دِن دو زرہیں پہنے تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو چٹان کے پاس پہنچ کر اُوپر چڑھنے سے رُک گئے' پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی پشت پر سوار ہو گئے۔ اتنے میں ایک دُشمن آیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کا وار کرنا چاہتا تھا' لیکن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچالیا' جس کی وجہ سے اُن کا ہاتھ شل ہو گیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

﴿1289﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَوْمَئِذٍ: أَبْشِرْ يَا طَلْحَةُ بِالْجَنَّةِ الْيَوْمَ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے طلحہ! آج تم جنت کی بشارت حاصل کر لو۔

﴿1290﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَعْقُوبُ ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ حِينَ صَنَعَ

بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ - يَعْنِي حِينَ بَرَكَ لَهُ طَلْحَةُ فَصَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِهِ. ﴿سنن الترمذی:۴/۲۰۱/صحیح ابن حبان:۵۴۵/مسند البزار:۳۲۲/۲/مجمع الزوائد للهیثمی:۱۰۸/۶﴾

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قربانی کا کمال مظاہرہ کیا' یعنی جب وہ آپ ﷺ کے لیے گھٹنوں کے بل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی پشت پر سوار ہو گئے' تو اُس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

﴿1291﴾ سند حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن حدیث اسْتَأْذَنَ ابْنُ جُرْمُوزٍ الَّذِي قَتَلَ الزُّبَيْرَ أَوْ أَشْرَكَ فِي قَتْلِهِ عَلَى عَلِيٍّ، فَرَأَى فِي الْإِذْنِ جَفْوَةً فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ قَالَ: أَمَّا فُلَانٌ فُلَانٌ فَيُؤْذَنُ لَهُمَا وَأَمَّا أَنَا فَلَا، قَاتِلُ الزُّبَيْرِ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: "بِفِيكَ التُّرَابُ بِفِيكَ التُّرَابُ إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ أَكُونَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر:47)." ﴿تفسیر ابن جریر الطبری:۱۴/۲۵﴾

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ابن جرموز' جس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا یا اُن کو شہید کرنے میں شرکت کی تھی' نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی تو اُس نے اجازت دینے میں ناگواری دیکھی' پھر جب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو بولا: فلاں فلاں شخص کو تو اجازت دے دی جاتی ہے' لیکن مجھے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی' حالانکہ میں زبیر کا قاتل ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تیرے منہ میں خاک' تیرے منہ میں خاک' بے شک مجھے اُمید ہے کہ زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○ ﴿الحجر:۴۷﴾

''ان کے دِلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے' وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

﴿1292﴾ سند حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: نا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ، وَقَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

﴿صحیح البخاری: ۷/۸۲/ مسند احمد: ۱/۱۶۱/ سنن ابن ماجہ: ۱/۴۶/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱/۹۶/ سنن سعید بن منصور: ۳/۳۳۱﴾

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا' اُنہوں نے اس سے غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا تھا۔

﴿1293﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا رَوْحٌ قثنا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ:

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بَاعَ أَرْضًا لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاتَ لَيْلَةً عِنْدَهُ ذٰلِكَ الْمَالُ، فَبَاتَ أَرِقًا مِنْ مَخَافَةِ ذٰلِكَ الْمَالِ حَتَّى أَصْبَحَ فَفَرَّقَهُ. ﴿الزہد لاحمد بن حنبل: ۱۴۵/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۸۹﴾

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے سات لاکھ کے عوض اپنی زمین فروخت کی تو اُنہوں نے اِس حالت میں رات گزاری کہ وہ مال ان کے پاس موجود تھا' تو اُنہوں نے اُس مال کے ڈر سے وہ رات بے خوابی میں ہی گزاری' یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو اُنہوں نے سارا مال (راہِ خدا) میں تقسیم کر دیا۔

﴿1294﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا أَبِي، قثنا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ:

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ طَلْحَةَ ضُرِبَتْ كَفُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: حَسِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قُلْتَ: بِسْمِ اللّٰهِ، لَرَأَيْتَ يُبْنَى لَكَ بِهَا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ حَيٌّ فِي الدُّنْيَا." ﴿سنن الترمذی: ۵/۶۴۴﴾

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوۂ اُحد کے دن جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کٹا تو اُنہوں نے "حس" کی آواز نکالی (یعنی درد کی ہلکی سی آواز)' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر تم "بِسْمِ اللّٰهِ" کہتے تو تم دیکھتے کہ اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا' باوجودیکہ تم دُنیا میں زندہ ہوتے۔

﴿1295﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ يَعْنِي: ابْنَ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَبِيبَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ جَاءَ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ، إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: "هَا هُنَا يَا ابْنَ أَخِي، فَأَجْلَسَهُ عَلَى

طِنْفِسَةٍ وَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَأَبُوكَ كَمَنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:)، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ: اللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِدِرَّتِهِ فَضَرَبَهُ فَقَالَ: أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ وَأَصْحَابُكَ يُنْكِرُونَ هٰذَا ."

حضرت ابوحبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضرت عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! یہاں آؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں دری پر بٹھالیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک مجھے اُمید ہے کہ میں اور آپ کے والد ایسے ہی ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○ ﴿الحجر: ۴۷﴾

''ان کے دِلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے' وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

تو ابن الکواء نے آپ سے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اُٹھے اور اس کو مارا اور فرمایا: تیری ماں نہ رہے! تو اور تیرے ساتھی اس کا انکار کرتے ہیں۔

﴿1296﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: نا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وَلَدِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَقُولُ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ جُرِحَ طَلْحَةُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جِرَاحَةً .

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیس سے زائد زخم لگے۔

﴿1297﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْهُ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ طَلْحَةُ فَقَالَ: هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ ."

﴿السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۸/ اسباب النزول للواحدی: ۲۰۳﴾

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے ہے جنہوں نے اپنا

وعدہ نبھادیا ہے۔

﴿ تشریح ﴾ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان قرآنِ کریم کی اِس آیت مقدسیہ کی طرف اشارہ ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

''مومنوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا' ان میں سے بعض نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور بعض انتظار میں ہیں''

﴿1298﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ مَوْلَى طَلْحَةَ قَالَ:

﴿متنِ حدیث﴾ دَخَلَ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ عَلَى عَلِيٍّ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَمَلِ قَالَ: فَرَحَّبَ بِهِ، وَقَالَ": إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَنِي اللّٰهُ وَأَبَاكَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47)" قَالَ: وَرَجُلَانِ جَالِسَانِ عَلَى نَاحِيَةِ الْبِسَاطِ فَقَالَا: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَلُ مِنْ ذٰلِكَ تَقْتُلُهُمْ بِالْأَمْسِ، وَتَكُونُونَ إِخْوَانًا فِي الْجَنَّةِ؟، قَالَ عَلِيٌّ: قُومَا أَبْعَدَ أَرْضٍ وَأَسْحَقَهَا، فَمَنْ هُوَ؟ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَنَا وَطَلْحَةُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِعِمْرَانَ كَيْفَ أَهْلُكَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِ أَبِيكَ، أَمَا إِنَّا لَمْ نَقْبِضْ أَرْضَكُمْ هٰذِهِ السِّنِينَ، وَنَحْنُ نُرِيدُ أَنْ نَأْخُذَهَا إِنَّمَا أَخَذْنَاهَا مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَهِبَهَا النَّاسُ، يَا فُلَانُ اذْهَبْ مَعَهُ إِلَى ابْنِ قَرَظَةَ فَمُرْهُ فَلْيَدْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَغَلَّةَ هٰذِهِ السِّنِينَ، يَا ابْنَ أَخِ جِئْنَا فِي الْحَاجَةِ إِذَا كَانَتْ لَكَ. ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۶ ۳۷/تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۴/۲۵﴾

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوحبیبہ سے روایت ہے:

حضرت عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جبکہ آپ اصحابِ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: بے شک مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کے والد (طلحہ رضی اللہ عنہ) کو ان لوگوں میں شامل فرمائے گا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ ﴿الحجر: ۴۷﴾

''وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

راوی کہتے ہیں کہ دو آدمی چٹائی کے کونے پر بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے' ہم نے کل ان لوگوں کو قتل کر دیا ہے اور آپ جنت میں بھائی بھائی بنے ہوں گے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اُٹھو اور اس علاقے سے کہیں دُور چلے جاؤ' اگر وہ لوگ (یعنی اِس آیت کے مصداق لوگوں میں سے) میں اور طلحہ نہیں ہیں تو

پھر اور کون ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمران سے فرمایا: میں انہیں کیونکر ہلاک کر سکتا ہوں جو تمہاری اُمہات میں سے زندہ بچ گئی ہیں' سنو! ہم تمہاری اس زمین کو قبضے میں نہیں لیں گے' ہم نے تو صرف اس لیے اس کو لے لیا تھا کہ کہیں لوگ نہ لوٹ کر لے جائیں۔ اے فلاں! ان کے ساتھ ابن قرظہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ان کو ان کی زمین اور اس کا اناج واپس کر دے۔ (پھر فرمایا) اے بھتیجے! جب بھی آپ کو کوئی کام ہوگا تو ہم حاضر ہو جائیں گے۔

تشریح حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالف فریق میں سے تھے' اس لیے ان دو آدمیوں نے ایسا کہا تھا کہ ہم نے کل انہیں قتل کر دیا ہے اور آپ جنت میں بھائی بھائی ہونے کی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایمان کا کمال دیکھیں کہ اِس قدر اختلافات کے باوجود بھی ان کی عظمت اور فضیلت کے معترف رہے۔ ہمیں اِس بات پر یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اجتہادی کوتاہیوں سے صرفِ نظر فرمائے گا۔

(1299) **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: ثَنِي سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَجَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَا:

متن حدیث جَاءَ ابْنُ جُرْمُوزٍ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَلِيٍّ فَحَجَبَهُ طَوِيلًا' ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ: أَمَّا أَهْلُ الْبَلَاءِ فَتَجْفُوهُمْ' فَقَالَ عَلِيٌّ: "بِفِيكَ التُّرَابُ' إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ' وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:)"

(تفسیر ابن جریر الطبری: ۲۵/۱۴)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والا ابن جرموز آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بہت دیر تک اُس کو اجازت نہ دی' پھر اس کو اجازت دی تو اُس نے کہا: جو لوگ آزمائش اور مصیبت پر پڑے ہیں آپ ان سے ناروا سلوک کرتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے منہ میں خاک' تیرے منہ میں خاک' بے شک مجھے اُمید ہے کہ مَیں' زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○ (الحجر: ۴۷)

''ان کے دِلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے' وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

(1300) **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ

اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ :

◀ متن حدیث ▶ إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ أَكُونَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:(وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:)."قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ فَقَالَ: اللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ ذٰلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَصَاحَ بِهِ عَلِيٌّ صَيْحَةً: إِنَّ الْقَصْرَ يُدْهِدِهُ لَهَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ هُمْ؟ إِذَا لَمْ نَكُنْ نَحْنُ هُمْ؟ . ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۲۵/۱۴﴾

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں یہ اُمید کرتا ہوں کہ میں، زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ ﴿الحجر: ۴۷﴾

''ان کے دِلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

راوی کہتے ہیں کہ ہمدان کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (اُس کا مطلب تھا، لازمی نہیں ہے کہ اِس آیت کا مصداق زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما ہوں) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس طرح چیخ پڑے کہ جیسے ان پر کوئی عمارت گر گئی ہو، پھر اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ لوگ ہم نہیں ہیں تو پھر اور کون ہیں؟

فَضَائِلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1301﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَا بِنْتُ الْمُهَاجِرِ الَّذِي فَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْأَبَوَيْنِ

﴿مصنف عبدالرزاق: ۳۳۶/۱۱﴾

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میں اُس مہاجر کی بیٹی ہوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز اپنے والدین کو فدا کیا تھا۔

﴿1302﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قثنا يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. ﴿صحیح البخاری: ۳۵۸/۷﴾

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔

﴿تشریح﴾ ◄ ماں باپ کو فدا کرنے اور جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بڑے جوش اور مہارت سے تیر اندازی کر رہے تھے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمایا تھا: تیر چلاؤ' میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ ﴿صحیح البخاری: ۶۱۸۴﴾

﴿1303﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ لَقَدْ مَكَثَ أَبِي يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ' وَإِنَّ لَهُ لَثُلُثَ الْإِسْلَامِ۔

﴿صحیح البخاری: ۸۳/۷/ المستدرک للحاکم: ۴۹۸/۳﴾

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
بیشک ایک دن میرے والد رات تک اِسلام کا ایک تہائی حصہ رہے ہیں۔

تشریح اِسلام کا ایک تہائی سے مراد مسلمانوں کی تعداد کا ایک تہائی یعنی جب آپ نے اِسلام قبول کیا تو آپ سے قبل صرف دو افراد اِسلام لائے تھے اور آپ کے اِسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد تین ہوگئی' یوں آپ مسلمانوں کی تعداد کا ایک تہائی تھے۔ پھر اس دن رات تک کوئی اور شخص مسلمان نہیں ہوا۔ یہاں آپ کے تیسرے نمبر پر اسلام لانے سے مراد جواں مردوں میں سے آپ کا تیسرا نمبر تھا' ورنہ مجموعی طور پر اور بھی کئی لوگ حلقہ بگوش اِسلام ہو چکے تھے' مثال کے طور پر عورتوں میں سے اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا' بچوں میں سے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور غلاموں میں سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' البتہ جواں مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' ان کے بعد ایک اور صاحب مسلمان ہوئے اور پھر تیسرے نمبر پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اِسلام لائے۔

(1304) **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ:

متن حدیث سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُولُ: ارْمِ يَا سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

(صحیح البخاری: ۹۳/۶/صحیح مسلم: ۱۸۷۶/۴/مسند احمد: ۹۲/۱/سنن الترمذی: ۶۵۰/۵/سنن ابن ماجہ: ۴۷/۱)

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے نہیں سنا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ اُحد کے روز یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! تیر چلاؤ' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(1305) **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ:

متن حدیث أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهِيَ إِلَى جَنْبِهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا شَأْنُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذٰلِكَ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ غَطِيطَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ

﴿صحیح البخاری:٦/٨١/صحیح مسلم:٤/١٨٧٥/سنن الترمذی:٦/٦٥٠/مسند احمد:٦/١٤١﴾

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آ رہی تھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے قریب تشریف فرما تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرا پہرہ دے۔ ہم ابھی اسی کیفیت میں تھے کہ اچانک ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون؟ جواب آیا میں سعد بن مالک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کس لیے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر آرام کی نیند سوئے کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

﴿1306﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أنا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ أَبِي وَاللّٰهِ الَّذِي جَمَعَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَوَيْنِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

اللہ کی قسم! میرے والد وہ ہیں جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز اپنے والدین کو جمع کیا تھا۔

﴿1307﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قثنا إِسْمَاعِيلُ قثنا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا يَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي

﴿صحیح البخاری:٧/٨٣/صحیح مسلم:٤/٢٢٧٧/سنن الترمذی:٥/٥٨٢/سنن ابن ماجہ:١/٤٧﴾

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بیشک میں عرب کا پہلا شخص ہوں جس نے راہِ خدا میں تیراندازی کی' ہماری یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ لڑا کرتے تھے اور ہمارے پاس انگور کی بیل اور ببول کے درخت کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا' یہاں تک کہ جب ہم پاخانہ کرتے تھے تو وہ بھی ایسا آتا کہ جیسے بکری مینگنی کرتی ہے۔ مگر اب بنواَسد کا حال یہ ہے کہ وہ دین کے احکام پر عمل کرنے میں مجھ میں عیب نکالتے ہیں' اِس صورت میں تو میں ناکام ونامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔

﴿تشریح﴾ بنو اَسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت کی تھی کہ یہ نماز ٹھیک طرح سے نہیں پڑھتے' تب انہوں نے یہ بات بیان فرمائی تھی۔

﴿1308﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قثنا قَيْسٌ قَالَ: أُخْبِرْتُ. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ:

﴿متن حدیث﴾ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَهُ إِذَا دَعَاكَ.

﴿سنن الترمذی: ۵/۶۴۹/ المستدرک للحاکم: ۳/۴۹۹/ دلائل النبوۃ للبیھقی: ۳/۲۰۶﴾

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بتلایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

اے اللہ! جب یہ تجھ سے دُعا کرے تو اس کی دُعا قبول فرمانا۔

﴿1309﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ "أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ:

﴿متن حدیث﴾ انْثُلُوا سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ ارْمِ لَهُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي." ﴿صحیح البخاری: ۷/۳۵۸﴾

حضرت عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے روز ارشاد فرمایا:

سعد کو تیر نکال کر دو' اے اللہ! اس کا نشانہ دُرست جگہ لگانا' (اے سعد!) تیر پھینکو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

﴿1310﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ شَهِدْتُ بَدْرًا وَمَا فِي وَجْهِي غَيْرُ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ أَمَسُّهَا بِيَدِي، ثُمَّ أَكْثَرَ اللّٰهُ لِي بَعْدُ اللِّحَى. ﴿الزھد لاحمد بن حنبل: ۳۱/ الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۴/۱۱۳﴾

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں جب غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا تو میرے چہرے پر (داڑھی کا) صرف ایک ہی بال تھا' جسے میں اپنے ہاتھ سے چھوتا رہتا تھا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری داڑھی کو بڑھا دیا۔

﴿1311﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: نا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَكَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَبَيْنِ سَعْدٍ كَلَامٌ، وَقَالَ: فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ عِنْدَ سَعْدٍ. قَالَ: فَقَالَ: سَعْدٌ إِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا. ﴿حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۹۴/۱﴾

حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت خالد بن ولید اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ بحث وتکرار ہوگئی۔ پھر ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے درمیان جو بھی اختلاف ہے اس سے ہمارے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا۔

﴿1312﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى، عَنْ مُجَالِدٍ قثنا عَامِرٌ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ سَعْدٌ فَقَالَ: هَذَا خَالِي۔

﴿سنن الترمذی:۶۴۹/۵/ المستدرک للحاکم:۴۹۸/۳﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔

﴿1313﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اتَّقُوا دَعَوَاتِ سَعْدٍ ﴿المطالب العالیۃ:۷۹/۴﴾

حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) کی بددعاؤں سے بچو۔

﴿1314﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. ﴿مضی برقم:۱۳۰۴﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو قربان کرتے نہیں سنا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ اُحد کے روز یہ فرماتے سنا: اے سعد! تیر چلاؤ' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

﴿1315﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. ﴿السنة لابن ابی عاصم: ۱۳۸﴾

◆ حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

بلاشبہ عرب میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیراندازی کی۔

﴿1316﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ﴿مسند احمد: ۱/۱۷۴﴾

◆ حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: وہ (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ) پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں تیر چلایا۔

﴿1317﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قثنا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سَعْدٌ

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۴۹۸/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۱۵۵﴾

◆ حضرت ابوخالد والبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی میدانِ جہاد) میں سب سے پہلے جس نے تیر چلایا وہ سعد رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1318﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ قَالَ: نا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ كُنْتُ أَنَا وَسَعْدٌ وَعُمَيْرُ بْنُ مَالِكٍ فِي حَجَفَةٍ وَاحِدَةٍ، وَإِنَّ سَعْدًا لَيُقَاتِلُ فِي يَوْمِ بَدْرٍ قِتَالَ الْفَارِسِ فِي الرِّجَالِ۔

◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوۂ بدر کے روز میں' سعد اور عمیر بن مالک ایک ہی ڈھال میں تھے اور بلاشبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پیادوں میں شہسوار کی طرح لڑ رہے تھے۔

﴿1319﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا الْأَعْمَشُ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ سَعْدًا يُقَاتِلُ يَوْمَ بَدْرٍ قِتَالَ الْفَارِسِ فِي الرِّجَالِ .

﴿الطبقات لابن سعد: ۱۴۱/۳﴾

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
مَیں نے غزوۂ بدر کے دِن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پیادوں میں شہسوار کی طرح لڑ رہے تھے۔

﴿1320﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قثنا هَاشِمٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّهُ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَ لَيَالٍ ثُلُثَ الْإِسْلَامِ

﴿صحیح البخاری: ۸۳/۷﴾

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جس دن میں نے اِسلام قبول کیا تھا اُس دن اور کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا اور سات روز تک میں اِسلام کا ایک تہائی رہا تھا۔

﴿1321﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا بَهْزٌ قَالَ: نا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كَانَ رَأْسُ أَبِي فِي حِجْرِي وَهُوَ يَقْضِي فَبَكَيْتُ فَدَمَعَتْ عَيْنِي عَلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ أَيْ بُنَيَّ؟ قُلْتُ: لِمَكَانِكَ، وَمَا أَرَى بِكَ؟ قَالَ "فَلَا تَبْكِ عَلَيَّ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُنِي أَبَدًا، وَإِنِّي لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدِينُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِحَسَنَاتِهِمْ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ، فَيُخَفِّفُ عَنْهُمْ بِحَسَنَاتِهِمْ مَا عَمِلُوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا نَفِدَتْ قَالَ: لِيَطْلُبْ كُلُّ عَامِلٍ ثَوَابَ عَمَلِهِ مِمَّنْ عَمِلَ لَهُ ."

﴿الطبقات لابن سعد: ۱۴۷/۳﴾

حضرت مُصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
جب میرے والدِ گرامی کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر رہی تھی تو اُن کا سر میری گود میں تھا' میری آنکھ سے آنسو بہہ پڑے' اُنہوں نے میری طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: میرے پیارے بیٹے! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا: آپ کی حالت کی وجہ سے اور جس کیفیت میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: تو مجھ پر نہ رو' کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھے کبھی عذاب نہیں دے گا اور بیشک میں جنتیوں میں سے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ روزِ قیامت مومنوں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دے گا اور جہاں تک کافروں کا معاملہ ہے' تو ان کی نیکیوں کی وجہ سے ان سے عذاب میں کمی کرے گا' جو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کی ہوں گی' پھر جب وہ ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کا ثواب اسی سے جا کر لے جس کے لیے اُس نے عمل کیا تھا۔

فَضَائِلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

﴿1322﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَعْقُوبُ نا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: مَا هٰذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ. ﴿صحیح البخاری: ۱۳۵/۸/ صحیح مسلم: ۱۹۰۴/۴/ مسند احمد: ۷۷/۶﴾

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اُن کے کان میں کوئی بات کہی، جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اُن کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگ گئیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: وہ کون سی بات تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کان میں کہی تھی اور آپ رونے لگ گئیں تھیں، پھر دوبارہ تمہارے کان میں کچھ کہا تو آپ ہنسنے لگ گئیں؟ تو اُنہوں نے بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے وصال کے متعلق بتلایا تو میں رونے لگ گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں مجھے یہ بتلایا کہ میں سب سے پہلے اُن سے ملوں گی، تو میں خوش ہوگئی۔

﴿1323﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَطَبَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ إِلَى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَ: أَعَنْ حَسَبِهَا تَسْأَلُنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ أَعْلَمُ مَا حَسَبُهَا، وَلٰكِنْ أَتَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقَالَ: "لَا، فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَلَا أُحِبُّ أَنْ تَحْزَنَ أَوْ تَجْزَعَ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا آتِي شَيْئًا

تَكْرَهُهُ ." ﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۸/۳﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے چچا حارث بن ہشام کے ہاں اُس کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام بھیجا' اس کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کے حسب ونسب کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ اُنہوں نے کہا: اس کا حسب ونسب تو مجھے معلوم ہی ہے' (میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ) کیا آپ مجھے اس سے شادی کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' فاطمہ میرے جگر کا حصہ ہے' اگر وہ پریشان ہوگی یا روئے گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا کام کبھی نہیں کروں گا جسے آپ پسند نہیں فرمائیں گے۔

﴿1324﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَزِيدُ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَالَ لَهُ أَهْلُهَا: لَا نُزَوِّجُكَ عَلَى ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي . ﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۹/۳﴾

حضرت ابوحنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے اہل مکہ میں سے ایک شخص نے فرمایا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا تو اُس کے گھر والوں نے کہا: ہم تیرے عقد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی موجودگی میں اس کا نکاح تجھ سے نہیں کر سکتے۔ اس بات کا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ تو میرے جگر کا حصہ ہے' پس جو اس کو تکلیف دے گا' بیشک اُس نے مجھے تکلیف دی۔

﴿1325﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

﴿مسند احمد: ۱۳۵/۳/ سنن الترمذی: ۷۰۲/۵/ صحیح ابن حبان: ۵۴۹/ المستدرک للحاکم: ۱۵۷/۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۳۷۷/۴/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۴۴/۲﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت کے لحاظ سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ ہی کافی ہیں...... (رضی اللہ عنہم)

﴿تشریح﴾ ان کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاروں خواتین مراتبِ کمال پر فائز تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے بہت سے مناقب وفضائل مروی ہیں۔ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کو خود اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کہا اور ان کے پاک دامن ہونے کی گواہی دی۔ سیدہ خدیجہ علیہا السلام کی اس سے بڑھ کر کیا شان ہوسکتی ہے کہ انہیں خود اللہ تعالیٰ سلام بھیجتا ہے۔ سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو دُنیا میں شرف ملا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور آخرت میں اس سعادت سے بہرہ مند ہوں گی کہ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی، اور فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام جب ایمان لائیں تو فرعون نے ان پر مظالم کی ایک داستان رقم کردی لیکن حضرت آسیہ علیہا السلام کے پائے استقامت میں ذرا بھی لغزش نہ آئی، اور ان کی اس عظیم قربانی پر اللہ تعالیٰ نے ان کے آخری لمحاتِ زندگی میں انہیں دُنیا میں ہی جنت میں اُن کا مقام دِکھلا دیا تھا۔

﴿1326﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ:

﴿متنِ حدیث﴾ إِنَّ عَلِيًّا أَرَادَ إِنْ يَنْكِحَ الْعَوْرَاءَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ ابْنَةِ عَدُوِّ اللَّهِ، وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي

حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد) ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا:

(حضرت) علی، ابوجہل کی بیٹی عوراء سے نکاح کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اُسے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ کے دُشمن کی بیٹی کو اور اللہ کے رسول کی بیٹی کو (اپنے نکاح میں) اکٹھا رکھے، فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

﴿1327﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أنا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

﴿متنِ حدیث﴾ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا.

﴿مسند احمد: ۴/۵/سنن الترمذی: ۵/۶۹۸/المستدرک للحاکم: ۳/۱۵۹﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا تذکرہ کیا تو اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جو بات اس کو تکلیف دیتی ہے، وہ مجھ کو تکلیف دیتی ہے اور جو اس کو آرام پہنچاتی ہے وہ مجھ کو بھی آرام پہنچاتی ہے۔

﴿1328﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، ثُمَّ قَالَ: لَا آذَنُ فَإِنَّمَا ابْنَتِي مِنِّي، يَرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا." ﴿صحیح البخاری: ۹/۳۲۷/صحیح مسلم: ۱۹۰۲/۴/سنن الترمذی: ۶۹۸/۵/سنن ابی داود: ۲۲۶/۲/مسند احمد: ۳۲۸/۴﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا:

بیشک بنو ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے اس بارے میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب سے کر دیں، تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اجازت نہیں دی، پھر میں نے اجازت نہیں دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ پھر یہی) فرمایا کہ میں نے اجازت نہیں دی، کیونکہ میری بیٹی مجھ سے ہے، اس کو بھی وہی بات پریشان کرتی ہے جو مجھ کو کرتی ہے اور اسے بھی وہی بات تکلیف دیتی ہے جو مجھے دیتی ہے۔

﴿1329﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، إِنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَأَنَا أَكْرَهُ إِنْ يَفْتِنُوهَا، وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ: فَنَزَلَ عَلِيٌّ عَنِ الْخِطْبَةِ. ﴿صحیح البخاری: ۸۵/۷/صحیح مسلم: ۱۹۰۳/۴/سنن ابی داود: ۲۲۵/۲﴾

❁ ◆ ❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا' حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان کے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے لئے غصے میں نہیں آتے' اِسی لیے علی' ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید و رسالت کی گواہی دیتے سنا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امابعد! میں نے اپنی (ایک بیٹی کا) ابوالعاص بن ربیع سے نکاح کیا تو اُس نے مجھ سے جو بات کی اس کو سچ کر دکھایا' اور بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ اور اللہ کی قسم! بیشک اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صاحبزادی اور اللہ کے دُشمن کی بیٹی ایک ہی آدمی کے ہاں کبھی اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

﴿1330﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ حَتَّى وَعَدَ النِّكَاحَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لِأَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا أَبُو حَسَنٍ قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ وَقَدْ وَعَدَ النِّكَاحَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي صِهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَخْشَى أَنْ يَفْتِنُوهَا، وَوَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ تَحْتَ رَجُلٍ قَالَ: فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ وَتَرَكَهُ. ﴿سنن ابی داؤد: ۲/۲۲۶﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا' یہاں تک کہ نکاح کا وعدہ کرلیا۔ جب اس بات کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتا چلا تو انہوں نے اپنے والدگرامی (رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے' جبکہ ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) نے ابوجہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیج دیا ہے' بلکہ نکاح کا وعدہ تک کرلیا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان حمد و ثناء بیان کی' پھر ابوالعاص بن

ربیع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کے اچھا داماد ہونے کی تعریف کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ میرے ہی جگر کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہی رہتا ہے کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس نکاح سے خاموش ہو گئے اور اس ارادے کو چھوڑ دیا۔

﴿1331﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عُثْمَانَ نا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متنِ حدیث ► فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ.

﴿الترمذی: ۱۰۷/۵/ المستدرک للحاکم: ۱۵۴/۳﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیدہ فاطمہ علیہا السلام جنتی عورتوں کی سردار ہوگی، سوائے اس مقام کے جو مریم بنت عمران علیہا السلام کو حاصل ہے۔

﴿1332﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ ﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۷/۳﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت میں یہ خواتین) ہی کافی ہیں: مریم بنت عمران علیہا السلام، خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام اور فاطمہ بنت محمد علیہا السلام۔

﴿ تشریح ﴾ کافی ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان سے افضل کوئی نہیں ہے، تمام جہان کی عورتوں پر ان کی سب سے زیادہ فضیلت ہے۔

﴿1333﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ:

◄ متنِ حدیث ► أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ يَخْطُبُ ابْنَةً لَهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ: فَلْيَأْتِنِي فِي

الْعَتَمَةِ قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ الْمِسْوَرُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَمَا وَاللّٰهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا وَإِنَّ الْأَسْبَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَصِهْرِي وَعِنْدَكَ ابْنَتُهَا لَوْ زَوَّجْتُكَ لَقَبَضَهَا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ. ﴿مسند احمد: ۳۲۳/۴/ المستدرک للحاکم: ۱۵۸/۳/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۰۳/۹﴾

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ، حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت حسن بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ پیغام بھیجا کہ وہ ان کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں، تو انہوں نے قاصد سے کہا: انہیں کہیے کہ وہ عشاء کے وقت میرے پاس آئیں۔ چنانچہ وہ ان سے ملے تو حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: امابعد! اللہ کی قسم! تمہارے حسب ونسب اور سسرال سے زیادہ مجھے کوئی حسب ونسب اور سسرال محبوب نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے وہ ناراض ہوتی ہے اس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے اس سے میں بھی خوش ہوتا ہوں، بیشک روزِ قیامت میرے حسب ونسب اور سسرال کے علاوہ سب نسب نامے ختم ہو جائیں گے۔'' لہٰذا آپ کے نکاح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی پہلے سے موجود ہے، اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کردوں گا تو یہ بات انہیں (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) پریشان کرے گی۔ یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کرلی اور چلے گئے۔

﴿1334﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَوَعَدَ بِالنِّكَاحِ فَأَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَإِنَّ عَلِيًّا قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ "إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ إِنْ يَفْتِنُوهَا، وَذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَأَكْثَرَ الثَّنَاءَ وَقَالَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ بَيْنَ ابْنَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ، وَبِنْتِ عَدُوِّ اللّٰهِ "فَرَفَضَ عَلِيٌّ ذٰلِكَ. ﴿مسند احمد: ۳۲۶/۴﴾

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، پھر نکاح کا وعدہ کرلیا، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا: آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے، جبکہ علی (رضی اللہ عنہ)

نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیج دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے دوسرے داماد) سیدنا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اوران کی بہت تعریف کی' اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پیغمبر خدا کی بیٹی کو اور دشمن خدا کی بیٹی کو اکٹھا نہیں کرے گا۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ اس سے دستبردار ہو گئے۔

﴿1335﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَعْقُوبُ يَعْنِي: ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ

◀ متن حدیث ▶ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا، قَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَهُ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي. إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: "إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَخَافُ إِنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، وَقَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا." ﴿صحیح البخاری:۶/۲۱۲/صحیح مسلم:۴/۱۹۰۳/سنن ابی داؤد:۲/۲۲۵/مسند احمد:۴/۳۲۶﴾

✿ ◆ ✿ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ہم لوگ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے' تو مجھے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ملے اورانہوں نے (مجھ سے) کہا: میرے لائق کوئی خدمت ہوتو حکم فرمائیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار عنائت فرما سکتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کے متعلق قوم کہیں آپ پر غالب نہ آ جائے۔ اللہ کی قسم! اگر آپ یہ مجھے عنایت فرما دیں تو میرے جیتے جی کبھی کوئی اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور آپ کی عترت کی حفاظت اور دفاع ہم پر لازم ہے' اس سلسلے کا ایک واقعہ یہ ہے کہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی کو شادی کا پیغام بھیج دیا۔ میں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے سنا' جبکہ ان دنوں میں بالغ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے فکر ہے کہ کہیں اس کے دین میں کوئی امتحان نہ آ جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبدشمس (یعنی بنواُمیہ) میں سے اپنے داماد (ابوالعاص بن الربیع رضی اللہ عنہ)

کا ذکر کیا اور اس کی تعریف فرمائی اور خوب فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے مجھ سے بات کی تو سچی کی، وعدہ کیا تو پورا کیا۔ میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کرتا۔ لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اس کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک جگہ اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

﴿1336﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي، بِخَطِّ يَدِهِ نا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. وَقَالَ يَعْقُوبُ ابْنَةُ مُزَاحِمٍ

﴿المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۲۳/۹﴾

حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: چار عورتیں اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

﴿1337﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت کے لحاظ سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ ہی کافی ہیں۔

﴿1338﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تجھ کو سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت میں) یہ کافی ہیں۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ روایت) کے مثل بیان کی۔

(1339) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أنا يُونُسُ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ هُوَ ابْنُ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ (المستدرک للحاکم: ۳/۱۶۰/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین میں چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام اور فاطمہ بنت محمد علیہا السلام ہیں۔ اور (پھر راوی نے آگے) باقی حدیث بیان کی۔

(1340) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا حَجَّاجٌ نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ:

◄ متن حدیث ► أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَقُولُ": الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:33)" (المستدرک للحاکم: ۳/۱۵۸/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۶۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے جاتے ہوئے چھ ماہ تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے رہے اور (وہاں پہنچ کر) فرمایا کرتے: نماز' نماز (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرماتے:)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝
''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''

(1341) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا حَجَّاجٌ نا حَمَّادٌ نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ:

◄ متن حدیث ◄ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي بَيْتَ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: "يَا أَهْلَ الْبَيْتِ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:33)"

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ فجر کے لیے نکلتے تھے تو چھ ماہ تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے: اے اہل بیت! نماز (کا وقت ہوگیا)' اے اہل بیت! نماز (کے لیے اُٹھ جاؤ)' (پھر یہ آیت تلاوت فرماتے)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''

﴿1342﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ:

◄ متن حدیث ◄ كُنْتُ فِي زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ فَقَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ ادْعِي لِي أَخِي، فَقَالَتْ: هُوَ أَخُوكَ وَتُنْكِحُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أُمَّ أَيْمَنَ قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ فَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي فَاطِمَةَ قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَعْثُرُ مِنَ الْحَيَاءِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُتِي فَقَدْ أَنْكَحْتُكِ أَحَبَّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ قَالَتْ: وَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهَا قَالَتْ: ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى سَوَادًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: أَسْمَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: جِئْتِ فِي زِفَافِ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ تَكْرُمَةً لَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَدَعَا لِي "

﴿مصنف عبدالرزاق: ۴۸۵/۵/ المستدرک للحاکم: ۱۵۹/۳/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۲۰۹/۹﴾

حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں موجود تھی' جب ہم نے صبح کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس آئے اور فرمایا: اے اُم ایمن! میرے بھائی (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس بلا کر لاؤ تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ آپ کے بھائی ہیں جبکہ آپ نے تو (اپنی صاحبزادی کا) اُن سے نکاح کر دیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اُم ایمن۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر پانی کے چھینٹے مارے اور ان کے لیے دُعا کی۔ پھر فرمایا: فاطمہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ راویہ کہتی ہیں کہ وہ آئیں اور حیا کے باعث پھسلے جا رہی تھیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن

سے فرمایا: ٹھہر جاؤ' میں نے تمہارا نکاح اپنے اہل بیت میں سے اُس شخص سے کیا ہے جو مجھ کو سب سے پیارا ہے۔ راوی کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے اور انہوں نے اپنے آگے سیاہ چیز (یعنی سایہ) دیکھا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اسماء ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اکرام میں ان کی بیٹی کی شادی سے آ رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی۔

﴿1343﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ اجْتَمَعَ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِءُ مِشْيَتُهَا مِشْيَةَ أَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، فَأَقْعَدَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ. فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِنَا بِالسِّرَارِ فَتَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي بِمَا سَارَّكِ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا: أَسْأَلُكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنْ حَقٍّ لَمَّا أَخْبَرْتِينِي، فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، قَالَتْ: سَارَّنِي، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَأَنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى ذَلِكَ إِلَّا عِنْدَ اقْتِرَابِ الْأَجَلِ، فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي، فَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ قَالَ: نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟. ﴿صحیح البخاری: ۱۱/۷۹﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی ازواجِ مطہرات جمع تھیں' اُن میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں' ان کی چال اپنے والد گرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال جیسی تھی۔ وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی! خوش آمدید۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا۔ پھر ان سے سرگوشی کے انداز میں کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں۔ پھر ایک اور بات سرگوشی کے انداز میں کی تو وہ ہنس پڑیں۔ میں نے ان سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تمام میں سے صرف آپ کو ہی سرگوشی کی خصوصیت بخشی' پھر آپ رونے لگ گئیں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر چلے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے بھی وہ بات بتلائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے سرگوشی میں کہی تھی۔ تو اُنہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے پردہ فرما گئے تو میں نے ان سے کہا: آپ پر میرا جو حق ہے' میں اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتلا دیں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ جی ہاں' اب میں بتلا دیتی ہوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلی) سرگوشی کی تھی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآنِ پاک کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اِس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے' اس سے یہی بات میری سمجھ میں آتی ہے کہ میرے وصال کا وقت قریب آچکا ہے' پس تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا' میں تمہارے لیے بہترین میر سفر ہوں گا' یہ سن کر میں رو پڑی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو گی؟ یا فرمایا کہ اس اُمت کی عورتوں کی سردار۔

﴿1344﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرٍ الْكُوفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ فَتَمُرُّ وَعَلَيْهَا رِيطَتَانِ خَضْرَاوَانِ . قَالَ: أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَنَا عِنْدَ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَنَّهُ قَالَ: حَمْرَاوَانِ ﴿المستدرک للحاکم: ۱۶۱/۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۱۲/۹﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب قیامت کا دن ہو گا تو کہا جائے گا: اے اکٹھے ہونے والو! اپنی نگاہیں جھکا لو' تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر جائیں۔ پھر وہ گزریں گی اور انہوں نے دو بڑی سبز چادریں زیب تن کی ہوں گی۔

﴿1345﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، نا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ لِفَاطِمَةَ أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي. ﴿مضیٰ برقم: ۱۳۲۲﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم میرے گھرانے میں سے سب سے پہلے مجھے ملو گی۔

(یعنی جنت میں اہل بیت میں سے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ملیں گی)

﴿1346﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، نا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ قُمْ بِنَا يَا بُرَيْدَةُ نَعُودُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَلَمَّا أَنْ دَخَلْنَا عَلَيْهَا أَبْصَرَتْ أَبَاهَا وَدَمَعَتْ عَيْنَاهَا قَالَ: مَا يُبْكِيكِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: قِلَّةُ الطَّعْمِ وَكَثْرَةُ الْهَمِّ' وَشِدَّةُ السَّقَمِ . قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَرْغَبِينَ إِلَيْهِ يَا فَاطِمَةُ' أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا' وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا' وَاللَّهِ إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔ ﴿حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۴۳/۲﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اے بریدہ! اُٹھو اور ہمارے ساتھ چلو، ہم (سیدہ) فاطمہ (علیہا السلام) کی تیمارداری کر کے آئیں۔
راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے گھر پہنچے اور انہوں نے اپنے والدِ گرامی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا تو رو پڑیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: میری پیاری بیٹی! کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے کہا: خوراک کی قلت، پریشانیوں کی کثرت اور بیماری کی شدت کی وجہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں ایسے ایسے بہترین انعامات ہیں جن کی تم رغبت رکھتی ہو۔ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا، سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور سب سے بڑھ کر حلم و بردباری والا ہے، اللہ کی قسم! تیرے دونوں بیٹے جنتی نوجوانوں میں سے ہیں۔

1347 ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، نا أَبُو سَعِيدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ، وَجَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ كَتَبَ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ إِلَى الْمِسْوَرِ يَخْطُبُ ابْنَةً لَهُ قَالَ لَهُ: تُوَافِينِي فِي الْعَتَمَةِ فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ الْمِسْوَرُ وَقَالَ: مَا مِنْ سَبَبٍ، وَلَا نَسَبٍ، وَلَا صِهْرٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ، وَصِهْرِكُمْ، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا، وَيَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا، وَأَنَّهُ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَسْبَابُ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي، وَتَحْتَكَ ابْنَتُهَا، وَلَوْ زَوَّجْتُكَ أَغْضَبَهَا ذَلِكَ فَذَهَبَ عَاذِرًا لَهُ.

(المستدرک للحاکم: ۱۵۴/۳/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۳۱۸/۳)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ پیغام بھیجا کہ وہ ان کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں، تو انہوں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے عشاء کے وقت ملیں۔ چنانچہ وہ ان سے ملے تو مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد کہا: تمہارے حسب و نسب اور سسرال سے زیادہ مجھے کوئی حسب و نسب اور سسرال محبوب نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے اُس سے میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ ناراض ہوتی ہے اُس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں، بیشک روزِ قیامت میرے حسب و نسب کے علاوہ سب نسب نامے ختم ہو جائیں گے۔" لہٰذا آپ کے نکاح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی پہلے سے موجود ہے، اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کروں گا تو یہ بات انہیں (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) ناراض کرے گی۔ یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور چلے گئے۔

فَضَائِلُ الْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُمَا

حضرت امامین حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴿1348﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ."

﴿صحیح البخاری:۶/۵۶۴/مسند احمد:۴/۳۰۷/سنن الترمذی:۵/۶۵۹/المعجم الکبیر الطبرانی:۳/۱۰﴾

حضرت وہب ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

﴿1349﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لِحَسَنٍ

◄ [متن حدیث] ► اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ ۔

﴿صحیح البخاری:۱۰/۳۳۲/صحیح مسلم:۴/۱۸۸۲/مسند احمد:۲/۲۴۹/سنن ابن ماجہ:۱/۵۱﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں اس لیے تو بھی اس سے محبت فرما اور اُس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔

﴿1350﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نا أَبُو الْجَحَّافِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ:

◄ [متن حدیث] ► أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ .

﴿المعجم الکبیر للطبرانی:۳/۳۰/سنن الترمذی:۵/۶۹۹/سنن ابن ماجہ:۱/۵۲/مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۱۶۹﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حسن وحسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم

کی جانب دیکھا اور فرمایا:

میں اُس کے لیے جنگ کا پیغام ہوں جو تمہارے ساتھ جنگ کرے گا اور میں اُس کے لیے سلامتی کا پیغام ہوں جو تمہارے ساتھ سلامتی سے رہے گا۔

﴿1351﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، نا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيَالٍ وَعَلِيٌّ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَلْعَبُ مَعَ غِلْمَانٍ فَاحْتَمَلَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي شِبْهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ قَالَ: وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. ﴿صحیح البخاری: ۹۵/۷/ المستدرک للحاکم: ۱۶۸/۳/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۵/۳﴾

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک سے کچھ ہی دن بعد میں نمازِ عصر پڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد سے باہر) نکلا اور ان کے ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے آ رہے تھے' اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے وہاں سے گزرے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں اُٹھا کر اپنے کندھوں پر بٹھا لیا اور فرمانے لگے: میرا باپ تم پر فدا ہو! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو' علی کے مشابہ نہیں ہو' یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے۔

﴿1352﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ:

◀ [متن حدیث] ◀ اَللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا ﴿مسند احمد: ۲۱۰/۵/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۹/۳﴾

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑا کرتے اور فرماتے:

اے اللہ! بے شک میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں' لہٰذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

﴿1353﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ

◀ [متن حدیث] ◀ اَللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

﴿مسند احمد: ۲۸۳/۴/ سنن الترمذی: ۶۶۱/۵/ الادب المفرد للبخاری: ۴۴/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۹۳/۲/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۰/۳﴾

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے:

اے اللہ! بے شک میں اِس سے محبت کرتا ہوں' اِس لیے تو بھی اِس سے محبت فرما۔

﴿1354﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ وَقَالَ: سُفْيَانُ مَرَّةً. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَحَسَنٌ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

﴿صحیح البخاری: ۵/۳۰۷/ سنن الترمذی: ۵/۶۵۱/ سنن ابی داؤد: ۴/۲۱۶/ سنن النسائی: ۳/۱۰۷/ مسند احمد: ۵/۳۷/ مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۴۵۲/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۲۲﴾

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک بار حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر نگاہ ڈالی' اور پھر ارشاد فرمایا:

بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے۔

﴿1355﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسٍ، يَعْنِي: ابْنَ سِيرِينَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ كَلَّمَ مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ جَابَرْسَ وَجَابَلْقَ: رَجُلٌ جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ أَحَقَّهُمْ بِذَاكَ أَلَا إِنَّا قَدْ بَايَعْنَا مُعَاوِيَةَ وَلَا أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ۔

﴿مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۴۵۲/ المعجم للطبرانی: ۳/۸۹/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۷۶/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۴/۱۲۷/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۲/۳۹﴾

حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جابرس اور جابلق (یعنی مشرق و مغرب) کے درمیان میرے علاوہ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کا نانا نبی ہو' میں سمجھتا ہوں کہ میں حضرت محمد (مصطفیٰ) صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے درمیان صلح کرواؤں گا

اور میں ہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں' بے شک ہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ شاید یہ تمہارے لیے ایک آزمائش ہے اور ایک خاص وقت تک فائدے کا سامان ہے۔

﴿1356﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: ثنا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، إِنَّ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ حُسَيْنًا وَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ يَشُمُّهُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنَّ لِي ابْنًا قَدْ بَلَغَ مَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ، فَمَا ذَنْبِي؟ ﴿مسند احمد:۲/۲۶۹﴾

◆ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو چوما' انہیں سینے سے لگایا اور انہیں سونگھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری بیٹھا ہوا تھا' وہ یہ دیکھ کر بولا: میرا بھی ایک بیٹا ہے' جو جوان ہو چکا ہے' لیکن میں نے تو اُسے کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی تمہارے دل سے رحم دلی چھین لی ہے تو اِس میں میرا کیا قصور ہے؟

﴿1357﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: وَكِيعٌ شَكَّ هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا:

◀ [متن حدیث] ◀ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ: لِي إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ فَإِنْ شِئْتَ آتِيكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا قَالَ: فَأَخْرَجَ إِلَيَّ تُرْبَةً حَمْرَاءَ."

﴿مسند احمد:۶/۲۹۴/مجمع الزوائد للهيثمي:۹/۱۸۷/المعجم الکبير للطبرانی:۳/۱۱۳/المستدرک للحاکم:۳/۱۷۶﴾

◆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا' جو اِس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا' اُس نے مجھ سے کہا: آپ کے اِس صاحبزادے حسین کو شہید کر دیا جائے گا' اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مٹی بھی لا کر دیتا ہوں جس (مقام) میں ان کی شہادت ہو گی۔ پھر اُس فرشتے نے مجھے سرخ مٹی لا کر دی۔

﴿1358﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ "صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15) نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا."

﴿مسند احمد: ۵/۳۵۴/سنن ابی داود: ۱/۲۹۰/سنن الترمذی: ۵/۶۵۸/سنن النسائی: ۳/۱۰۸/سنن ابن ماجہ: ۲/۱۱۹۰﴾

◆ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے۔ ان دونوں نے سرخ قمیصیں زیب تن کر رکھی تھیں۔ وہ گرتے اُٹھتے چلے آ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے نیچے) اُترے اور ان دونوں کو اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہی کہا ہے:

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

''تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تو بس ایک آزمائش ہیں''

میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ شروع کر دیا۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ گرتے اُٹھتے چلے آ رہے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہوا' یہاں تک کہ میں نے اپنی بات روک کر انہیں اُٹھا لیا۔

﴿1359﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو أَحْمَدَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي، يَعْنِي حَسَنًا، وَحُسَيْنًا۔

﴿مسند احمد: ۲/۲۸۸/سنن ابن ماجہ: ۱/۵۱/المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۴۱/المستدرک للحاکم: ۳/۱۷۱﴾

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ان دونوں سے محبت کی بے شک اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا بے شک اُس نے میرے ساتھ بغض رکھا' (ان دونوں سے مراد) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿1360﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَفَّانُ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ. ﴿مسند احمد:۶۴/۳/ المستدرک للحاکم:۱۶۶/۳/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۷۱/۵﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی، مگر جو فضیلت مریم بنت عمران علیہا السلام کو حاصل ہوگی (وہ اُنہی کا حصہ ہے)

﴿1361﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَفَّانُ نا وُهَيْبٌ نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ قَالَ: فَاسْتَمْثَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غِلْمَانٍ يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهُ، فَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً وَهَا هُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ وَالْأُخْرَى تَحْتَ ذَقْنِهِ وَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اللَّهُمَّ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ. ﴿مسند احمد:۱۷۲/۴/ المستدرک للحاکم:۱۷۷/۳﴾

حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی ایک دعوت میں گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے آگے آگے چل رہے تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑنا چاہا لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر بھاگنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے ہنسی کھیل کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو پکڑ لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے، دوسرا ہاتھ اُن کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور اپنا منہ اُن کے منہ پر رکھ کر بوسہ لے لیا، اور فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اے اللہ! جو حسین سے محبت کرے اُس سے تو بھی محبت فرما، حضرت حسین رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نواسوں میں سے ایک کے نواسے ہیں۔

﴿1362﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَفَّانُ نا وُهَيْبٌ نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ جَاءَ حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ يَسْتَبِقَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ.

﴿مسند احمد: ۴/۱۷۲/سنن ابن ماجہ: ۲/۱۲۰۹/السنن الکبریٰ للبیھقی: ۱/۲۰۲/المستدرک للحاکم: ۳/۱۶۴/المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۲۱﴾.

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے گلے سے لگالیا اور فرمایا:

اولاد بخل اور بزدلی کا باعث بن جاتی ہے۔

﴿تشریح﴾ یعنی انسان اپنے بچوں کے لیے بخیلی اور کنجوسی کرتا ہے، ہر طرف سے پیسے بچاتا ہے، حتیٰ کہ اپنے آپ پر بھی خرچ کرنے سے ہاتھ کھینچے رکھتا ہے تاکہ ان کی تمام ضروریات پوری کر سکے اور انہیں کسی قسم کی کوئی کمی نہ آنے دے، اسی طرح کسی بھی اقدام سے اس لیے گریز کرتا رہتا ہے کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ سو اسی لیے فرمایا کہ اولاد بخل اور بزدلی کا باعث بن جاتی ہے۔

﴿1363﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي سُوَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُحْتَضِنًا أَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتُجَبِّنُونَ، وَتُبَخِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لِمَنْ رَيْحَانِ اللَّهِ تَعَالَى، وَقَالَ سُفْيَانُ: مَرَّةً إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتُجَبِّنُونَ ﴿مسند احمد: ۶/۴۰۹/سنن الترمذی: ۴/۳۱۷﴾

حضرت سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نواسے کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے گود میں اُٹھا کر فرمایا:

اللہ کی قسم! بے شک تم (انسان کو) بزدل اور بخیل بنا دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کی رحمت و مہربانی کا حصہ ہو۔

اور حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر کہا: بے شک تم (انسان کو) بخیل اور بزدل بنا دیتے ہو۔

﴿1364﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي:

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدَائِنِ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، إِنَّ كُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَإِنَّ أَمْرَ اللَّهِ وَاقِعٌ إِذْلَالُهُ، وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ هَذِهِ الْكَلِمَةَ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَزِنُ مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلٍ يُهْرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ مُنْذُ عَقَلْتُ مَا يَنْفَعُنِي.

مِمَّا يَضُرُّنِي فَالْحَقُوا بِمَطِيَّتِكُمْ .

حضرت صدقہ بن مثنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے جدامجد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگ مدائن میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس جمع ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! بیشک ہر وہ دِن جو آنے والا ہے وہ بہت نزدیک ہے اور بیشک اللہ کا حکم واقع ہو کر رہنے والا ہے، خواہ لوگوں کو پسند نہ بھی آئے، اور اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے کسی کام کا اتنا سا بھی نگران بنوں جتنا رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے، جس میں خون بہایا جائے، میں نے تو بس یہ بات سمجھی ہے کہ جو چیز میرے لیے نقصان دہ ہے وہ مجھے کبھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی، لہٰذا اب تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔

﴿1365﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا حَجَّاجٌ قَالَ: أنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ: حَرْبًا قَالَ: هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُونَ شَبَّرٌ، وَشُبَيْرٌ، وَمُشَبِّرٌ .

﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱/۲۳۲/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۶۵/ صحیح ابن حبان: ۱۵/۵۵۱/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۱۰۰﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ کہ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ مَیں نے کہا: اِس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) اِس کا نام حسن ہے۔ پھر جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ اِس کا نام کیا رکھا ہے؟ مَیں نے کہا: اِس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) اِس کا نام حسین ہے۔ پھر جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تیسرے بیٹے نے جنم لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لئے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ کہ اِس کا نام کیا رکھا ہے؟ مَیں نے کہا: اِس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) یہ محسن ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں نے اِن کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں، یعنی شَبّر ... شُبَیر ... مُشَبِّر

تشریح: حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام شبر، شُبیر، مشبر تھے، جو کہ فعل، فعیل، اور مفعل

کے وزن پر تھے، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ناموں کے ساتھ مشابہت کرتے ہوئے انہی اوزان پر اپنے پیارے نواسوں کے نام حسن، حسین اور محسن رکھے۔

﴿1366﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْحَسَنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ."

﴿مسند احمد: ۹۹/۱/سنن الترمذی: ۶۶۰/۵﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر سینے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس سے نیچے کے جسمانی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

﴿1367﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي سَمَّيْتُ ابْنَيَّ هٰذَيْنِ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ بِأَسْمَاءِ ابْنَيْ هَارُونَ شَبَرًا وَشُبَيْرًا۔

حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نے اپنے ان دونوں صاحبزادوں، حسن و حسین کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے دونوں بیٹوں، شبر اور شبیر کے ناموں پر رکھے ہیں۔

﴿1368﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سُفْيَانُهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

﴿1369﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

﴿مسند احمد: ۱۶۴/۳/ سنن الترمذی: ۶۵۹/۵/ المستدرک للحاکم: ۱۶۸/۳/ صحیح ابن حبان: ۵۵۵/ المصنف لابن ابی شیبۃ: ۴۵۳/۱۱﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔

﴿1370﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

﴿متن حدیث﴾ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَلُعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ. ﴿مسند احمد: ۴۴۷/۲/ سنن ابن ماجہ: ۲۱۶/۲﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اُٹھایا ہوا تھا اور اُن کا لعاب آپ پر بہہ رہا تھا۔

﴿1371﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

﴿سنن الترمذی: ۶۵۶/۵/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۸۰/۹/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۹۲/۲﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! بلاشبہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

﴿1372﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثنا أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: دَخَلَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَسْجِدَ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ:

﴿متن حدیث﴾ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدِ شَبَابِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ﴿صحیح ابن حبان: ۵۵۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۸۷/۹﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ جنت کے نوجوانوں کے سردار کو دیکھے تو اُسے اِس شخص (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لینا چاہیے' (کیونکہ) میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

﴿1373﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ الْجِنَّ يَبْكِينَ عَلَى حُسَيْنٍ

قَالَ: وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ." ﴿المعجم الكبير للطبرانی:۱۳۰/۳﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میں نے (حضرت امام) حسین رضی اللہ عنہ کی وفات پر جنوں کو بھی روتے سنا۔

اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے:

میں نے (حضرت امام) حسین رضی اللہ عنہ کی وفات پر جنوں کو نوحہ کرتے سنا۔

﴿1374﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا حَسَنٌ هُوَ ابْنُ مُوسَى، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ رَاهِبَا نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلِمَا تَسْلَمَا ' فَقَالَا: قَدْ أَسْلَمْنَا قَبْلَكَ' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ":كَذَبْتُمَا مَنَعَكُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ ثَلَاثٌ' سُجُودُكُمَا لِلصَّلِيبِ' وَقَوْلُكُمَا: (اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا) (البقرة116:) وَشُرْبُكُمَا الْخَمْرَ "، فَقَالَا: فَمَا تَقُولُ فِي عِيسَى؟ قَالَ":فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ (ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ) (آل عمران58:) إِلَى قَوْلِهِ: (أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) (آل عمران61:) قَالَ: فَدَعَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُلَاعَنَةِ قَالَ: وَجَاءَ بِالْحَسَنِ' وَالْحُسَيْنِ' وَفَاطِمَةَ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ "قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَقْرِرْ بِالْجِزْيَةِ وَلَا تُلَاعِنْهُ قَالَ: فَرَجَعَا' فَقَالَا: نُقِرُّ بِالْجِزْيَةِ وَلَا نُلَاعِنُكَ قَالَ: فَأَقَرَّا بِالْجِزْيَةِ. ﴿دلائل النبوۃ لابی نعیم:۱۴۴/۲/ الدر المنثور للسیوطی:۳۸/۲﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نجران کے دو راہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: اسلام قبول کرلو' سلامتی میں

رہو گے۔ اُنہوں نے کہا: ہم آپ سے بھی پہلے اسلام لا چکے ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو، تمہیں اِسلام لانے سے تین کاموں نے روک رکھا ہے:

(۱) تمہارا صلیب کے آگے سجدہ ریز ہونا۔

(۲) تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کا بیٹا ہے۔

(۳) اور تمہارا شراب پینا۔

اُنہوں نے پوچھا: آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی خاموش ہی تھے کہ قرآنِ پاک کا نزول شروع ہوگیا: ﴿آل عمران: ٦١﴾

''(اے نبی!) یہ آیات اور حکمت سے لبریز تذکرے ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔ یقیناً اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اُسے مٹی سے پیدا کیا اور کہا کہ ہو جا: تو وہ ہوگیا۔ یہ اصل حقیقت ہے جو آپ کے رب کی طرف سے بتائی جا رہی ہے، اور آپ ان لوگوں میں شامل نہ ہوں جو شک کرتے ہیں۔ یہ علم آ جانے کے بعد اب جو کوئی اس معاملے میں آپ سے جھگڑا کرے تو اس سے کہیے کہ آؤ ہم اور تم خود بھی آ جائیں اور اپنے اپنے بال بچوں کو بھی لے آئیں، اور خدا سے دُعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ملاعنہ (ایک دوسرے پر لعنت کی بددُعا کے لیے) بلایا اور اپنے اہل خانہ اور اولاد کے طور پر حضرات حسن و حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ جب وہ دونوں راہب آپ کے ہاں سے نکلے تو ایک نے دوسرے سے کہا: جزیہ ہی مقرر کر لو اور ان سے مباہلہ نہ کرنا۔ چنانچہ وہ دونوں واپس آئے اور بولے: ہم جزیہ کی ادائیگی کرنے پر رضا مند ہیں اور ہم آپ سے مباہلہ نہیں کریں گے۔ پھر ان دونوں نے جزیہ مقرر کر لیا۔

﴿1375﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ◀ كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَلَقِيَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: "أَرِنِي أُقَبِّلُ مِنْكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ، قَالَ: فَقَالَ: بِقَمِيصِهِ قَالَ: فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ."

﴿مسند احمد: ٢/٢٥٥/ المعجم الكبير للطبرانی: ٣/١٩/ المستدرک للحاکم: ٣/١٦٨﴾

◆ حضرت عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ملے اور اُنہوں نے (حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: مجھے اپنے جسم کا وہ حصہ دکھاؤ جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی قمیص کو اوپر کر لیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی ناف پر بوسہ دیا۔

﴿1376﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: أنا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً، وَيَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۶۶/ مسند احمد: ۲/۴۴۰/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۱۷۹﴾

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے' ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس کندھے پر سوار تھا اور ایک اُس کندھے پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اِس کا بوسہ لیتے اور ایک بار اُس کا بوسہ لیتے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پہنچ گئے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے بہت محبت کرتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی اُس نے یقیناً میرے ساتھ محبت کی اور جس نے اِن دونوں سے بغض رکھا اُس نے یقیناً میرے ساتھ بغض رکھا۔

﴿1377﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ رَزِينِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْحَبًا بِالْحَبِيبِ بْنِ الْحَبِيبِ. ﴿التاریخ الکبیر: ۱/۳۲۴﴾

◆ حضرت رزین ابن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے' تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پیارے باپ کے پیارے بیٹے کو خوش آمدید۔

﴿1378﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، نا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: إِنِّي لَشَاهِدٌ يَوْمَ مَاتَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جس روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اُس روز میں بھی وہاں موجود تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

جس نے اِن دونوں سے محبت کی، پس اُس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے اِن دونوں سے بغض رکھا، پس اُس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔

(1379) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، نا سَالِمٌ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ:

متن حدیث: حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ خَيْرٌ مِنِّي، وَلَقَدْ عَلِمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْتَخْلِينِي دُونَهُمَا وَأَنَا صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ

حضرت منذر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں، حالانکہ انہیں علم ہے کہ وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ان کے بجائے مجھ سے علیحدگی میں باتیں کیا کرتے تھے اور سفید خچر کی ذِمہ داری بھی میرے پاس ہی ہوتی تھی۔

(1380) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ، أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ قَالَ عَمَّارٌ: فَحَفِظْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ".

(مسند احمد: ۱/۲۴۳/ المستدرک للحاکم: ۴/۳۹۷/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۱۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

مَیں نے ایک مرتبہ نصف النہار کے وقت خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے وہ تاریخ یاد رکھی، پھر معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

﴿1381﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ نا حَمَّادٌ قَالَ: أنا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قَائِلًا أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ فَلَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ، فَأَحْصَيْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ."

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

مَیں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اُس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ہم نے اس دن کو اپنے ذِہن میں محفوظ کر لیا۔ پھر انہوں نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ان (یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کی) اِسی دن شہادت ہوئی تھی۔

﴿1382﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا أَبُو إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

﴿مسند احمد: ۳/۱۴،۳/ المعجم الكبير للطبرانی: ۳/۶۲﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں اپنے بعد دو نہایت ہی اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' ان میں سے ایک' دوسری سے بڑی ہے: ایک کتاب اللہ ہے' جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے' یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آ جائیں۔

﴿1383﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو النَّضْرِ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي: ابْنَ طَلْحَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، كِتَابَ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِي

أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوا بِمَا تَخْلُفُونِي فِيهِمَا .

﴿مسند احمد: ۱۷/۳/۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۶۳/۳﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک عنقریب مجھے (دُنیا سے) بلا لیا جائے گا اور مجھے جانا پڑے گا' البتہ میں تم میں دو نہایت ہی اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک کتاب اللہ اور دوسری میرے اہل بیت۔ بے شک لطیف وخبیر (یعنی اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتلایا ہے کہ یہ دونوں چیزیں جدا نہیں ہوں گی' یہاں تک کہ یہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آ جائیں' پس دیکھو کہ میرے بعد ان دونوں سے تم کیا سلوک کرتے ہو۔

﴿1384﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ مَرْدَانِبَهِ نا ابْنُ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

﴿مسند احمد: ۳/۳، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۷۱/۵﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

﴿1385﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَحْبُو حَتَّى صَعِدَ عَلَى صَدْرِهِ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ابْنِي ابْنِي" قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ." ﴿مسند احمد: ۳۴۷/۴، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۹۳/۱، مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۸۴/۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۴/۳﴾

حضرت عیسیٰ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں:

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما گھسیٹتے ہوئے آ گئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر چڑھ گئے اور اوپر ہی پیشاب کر دیا۔ ہم جلدی سے لپک کر انہیں پکڑنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا' میرا بیٹا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

﴿1386﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُسْلِمٍ الْبَصْرِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ وَهُوَ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ الْحَسَنَ يَعْنِي: ابْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ: ارْفَعْ ثَوْبَكَ حَتَّى أُقَبِّلَ مِنْكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فَرَفَعَ عَنْ بَطْنِهِ فَوَضَعَ فَمَهُ عَلَى سُرَّتِهِ. ﴿المعجم الكبير للطبراني: ۹۷/۳﴾

حضرت عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو ملے اور فرمایا: اپنا کپڑا اُٹھایئے تاکہ میں آپ کے جسم کے اُس حصے کو بوسہ دے سکوں جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا تھا' تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اُٹھا لیا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ اُن کی ناف پر رکھ دیا۔

﴿1387﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نا أَبُو الْوَلِيدِ، وَسُلَيْمَانُ قَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ. وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا عَزِيمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَدَّثْتُ. ﴿مسند احمد: ۳۶۶/۵/ المستدرک للحاکم: ۱۷۶/۳/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۷۶/۹﴾

حضرت زُہیر بن اقمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ اُنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اُس کو اِس سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو یہاں موجود ہے وہ یہ بات اُس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم نہ ہوتا تو میں یہ بات بیان نہ کرتا۔

﴿1388﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نا حَجَّاجٌ قَالَ أنا شُعْبَةُ قَالَ: أنا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَعْنِي: ابْنَ عَازِبٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں' پس تو بھی اس سے محبت فرما۔

﴿1389﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ، نا حَجَّاجٌ، نا حَمَّادٌ، قثنا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَغْبَرَ أَشْعَثَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ مُنْذُ الْيَوْمَ أَلْتَقِطُهُ فَأُحْصِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ." ﴿المعجم الكبير للطبرانی:۳/۱۱۶﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اُس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کررہا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ دن یاد رکھا تو انہوں نے اسی روز انہیں شہید ہوا پایا۔

﴿1390﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا حَجَّاجٌ وَأَبُو عُمَرَ قَالَا: نا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

﴿المعجم الكبير للطبرانی:۳/۱۲۷/سنن الترمذی:۵/۶۵۴/مسند ابی داود الطیالسی:۲/۱۹۲﴾

حضرت یعقوب بن ابی نعیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب ان سے ایک آدمی نے مچھر کے خون (یعنی مچھر کو مارنے کے گناہ) کے بارے میں سوال کیا؟ تو اُنہوں نے پوچھا: تیرا تعلق کن سے ہے؟ اُس نے جواب دیا: اہل عراق سے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اِس شخص کی طرف دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے' حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ جگر کو شہید کر دیا ہے' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: یہ دونوں (یعنی سیدنا حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما) دُنیا میں میرے دو خوشبو دار پھول ہیں۔

﴿تشریح﴾ ◄ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے لوگ زیادہ تر کوفہ کے باشندے تھے'

کوفہ اُس وقت عراق کا دار الخلافہ تھا۔ ان لوگوں نے بار بار خط لکھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا' اپنی وفاداریوں کا یقین دلایا' لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے تو اُن لوگوں (یعنی کوفیوں نے اپنی وفاداریاں بدل لیں' آپ رضی اللہ عنہ کے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آ کھڑے ہوئے۔ ایسے بدطنیت و بدبخت لوگوں کے بارے میں ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

عربی شعر کا مفہوم: ''جن لوگوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے' کیا وہ روزِ حساب ان کے نانا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت کی اُمید رکھیں گے؟'' (بے شک ایسے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نہیں نصیب ہوگی)

﴿1391﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا حَجَّاجٌ نا حَمَّادٌ عَنْ أَبَانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ مَعِي فَبَكَى' فَتَرَكْتُهُ فَدَنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِبْرِيلُ أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ' وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا' فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَإِذَا الْأَرْضُ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ

﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱۴/۳/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۸۹/۹﴾

❖ حضرت اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور حسین رضی اللہ عنہ میرے ساتھ تھے' وہ رونے لگ گئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اُنہوں نے کہا: بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت عنقریب اسے شہید کر دے گی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس زمین کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جس میں اِن کی شہادت ہوگی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مٹی دکھلائی تو وہ اس زمین کی تھی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

﴿1392﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا حَجَّاجٌ نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ الْفَزَارِيُّ نا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ حِينَ جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ لَعَنَتْ أَهْلَ الْعِرَاقِ وَقَالَتْ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ غَرُّوهُ وَذَلُّوهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ' وَجَاءَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا' وَمَعَهَا ابْنَيْهَا جَاءَتْ بِهِمَا تَحْمِلُهُمَا' حَتَّى وَضَعَتْهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ' فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ قَالَ: اذْهَبِي فَادْعِيهِ وَائْتِينِي بِابْنَيَّ قَالَ: فَجَاءَتْ تَقُودُ ابْنَيْهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي يَدٍ وَعَلِيٌّ

يَمْشِي فِي أَثَرِهَا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَجَلَسَ عَلِيٌّ عَلَى يَمِينِهِ وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَلَى يَسَارِهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَأَخَذَ مِنْ تَحْتِي كِسَاءً كَانَ بِسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِينَةِ فَلَفَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ بِشِمَالِهِ بِطَرَفَيِ الْكِسَاءِ وَأَلْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَهْلِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ فَقَالَ: بَلَى فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَمَا قَضَى دُعَاءَهُ لِابْنِ عَمِّهِ وَابْنَيْهِ وَابْنَتِهِ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ...... ﴿مسند احمد:۶/۲۹۸/ المعجم الکبیر للطبرانی:۳/۱۱۴﴾

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نعش مبارک آئی تو سیدہ اُم مسلمہ رضی اللہ عنہا نے کوفیوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا' اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے' انہوں نے اسے دھوکہ دیا اور اسے رُسوا کیا' اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت فرمائے۔ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر حاضر ہوئیں' اُنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آٹے اور گھی کا حلوہ بنایا تھا۔ وہ اسے اپنے ایک تھال میں اُٹھائے لائیں اور لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اُنہیں بلا کر لاؤ اور صاحبزادوں کو بھی ساتھ لے آنا۔ سیدہ پاک اپنے دونوں بیٹوں کا ایک ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے آ رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے' بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کی جگہ (یعنی ہمارے بستر) کا بچھونا ہوا کرتی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر مبارک ان سب پر ڈال دی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے چادر کے دونوں کنارے تھامے اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک پروردگار کی جناب میں اُٹھا کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں' اِن سے ناپاکی کو دور فرما دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں' ان سے ناپاکی کو دور فرما دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں' تم بھی چادر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بھی چادر میں داخل ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے اپنے چچازاد حضرت علی رضی اللہ عنہ' دونوں صاحبزادوں اور اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا کر چکے تھے۔

﴿1393﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا حَجَّاجٌ نا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► أَنَّ فِتْيَةً مِنْ قُرَيْشٍ خَطَبُوا بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَخَطَبَهَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَشَاوَرَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ لَنَا صَدِيقًا فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فَاهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتِ إِنْ تُقَبِّلِي مُقَبَّلَ رَسُولِ اللَّهِ فَافْعَلِي فَتَزَوَّجَتْهُ.

﴿ ♦ ﴾ حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

قریش کے کچھ نوجوانوں نے سہیل بن عمرو کی صاحبزادی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ اُنہوں نے ہمارے دوست حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا منہ چوم رہے تھے لہٰذا اگر تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ کیا ہوا منہ چومنا چاہتی ہو تو (ان سے شادی) کرلو۔ چنانچہ انہوں نے ان سے شادی کرلی۔

﴿1394﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ هِيَ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبِهِ فِي أَنْفِهِ، وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا، قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۳۵/۳﴾

﴿ ♦ ﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ چھڑی اُن کے ناک میں مار کر کہنے لگا: میں نے اس جیسا حسین نہیں دیکھا، تو میں نے کہا: سنو! بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

﴿1395﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ► حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► شَهِدْتُ ابْنَ زِيَادٍ حَيْثُ أُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِقَضِيبٍ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿صحیح البخاری: ۹۴/۷/المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۳۵/۳﴾

﴿ ♦ ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر آیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی انہیں

مارنے لگا' تو میں نے کہا: سنو! بیشک یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ ہیں۔

﴿1396﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ

◀ [متن حدیث] ▶ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ أَشْعَثُ أَغْبَرُ فِي يَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا الدَّمُ؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ فَأُحْصِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

حضرت عمار بن ابوعمار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اور جسم غبار آلود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خون کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے' میں صبح سے ان کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ اس دن کو یاد رکھ لیا گیا' پھر لوگوں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اسی روز شہید کیے گئے۔

﴿1397﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ▶ لَمَّا أُوتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِقَضِيبٍ فِي يَدِهِ يَقُولُ: إِنْ كَانَ لَحَسَنَ الثَّغْرِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَسُوءَنَّكَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مَوْضِعَ قَضِيبِكَ مِنْ فِيهِ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۱۲۴/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۱۹۵﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب عبیداللہ بن زیاد کے پاس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی انہیں مارتے ہوئے کہنے لگا: اس کا منہ کتنا خوبصورت ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک میں تیرے ساتھ بہت برا کروں گا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر بوسہ کیا تھا جہاں تو منہ پر چھڑی مار رہا ہے۔

﴿1398﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ - شَكَّ أَبُو مُسْلِمٍ:

◀ [متن حدیث] ▶ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت

حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے اور فرمارہے تھے:

اے اللہ! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں' پس تو بھی اس سے محبت فرما۔

﴿1399﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أنا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلٌ الْحَسَنَ، أَوِ الْحُسَيْنَ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ اَللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے اور ارشاد فرمارہے تھے:

اے اللہ! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں' لٰہذا تو بھی اِن سے محبت فرما۔

﴿1400﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، نا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ نَظْرَةً وَإِلَيْهِ نَظْرَةً وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر لوگوں کی جانب دیکھتے اور ایک نظر ان کی طرف' اور فرماتے: بیشک یہ میرا بیٹا سردار ہے' شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

﴿1401﴾ ◀ سندحدیث ▶ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نا أَسْبَاطٌ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَذْهَبُ بِهِمَا إِلَى أُمِّهِمَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَمَا زَالَا فِي ضَوْئِهَا حَتَّى دَخَلَا إِلَى أُمِّهِمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھایا کرتے تھے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر کھیلتے رہتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں انہیں ان کی والدہ کے پاس نہ چھوڑ آؤں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر ایک بجلی سی روشن ہوئی اور وہ دونوں اس روشنی میں چلتے گئے، یہاں تک کہ اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے۔

﴿1402﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ: مَنْ عَرَفَنِي فَأَنَا مَنْ قَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ أَنْكَرَنِي فَأَنَا أَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔

﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۰/۳/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۷/۳/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۶۸/۹/ المعجم الصغیر للطبرانی: ۲۲/۲/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۰۶/۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبے کا دروازہ پکڑ کر کہا: جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں ابوذر رہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے:

خبردار! میرے اہل بیت کی تم میں اسی طرح مثال ہے جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تھی، جو اُس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اُس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

﴿1403﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، جَارُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، نا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْفَضْلُ، عَنْ شَرِيكٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ، كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا يَرِدَانِ عَلَيَّ الْحَوْضَ. ﴿مسند احمد: ۱۸۱/۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت، یہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

﴿1404﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ -سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ-

نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي عُمَيْرِ الدَّهَّانُ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يُحَدِّثُ قَالَ:

◄ متن حدیث ► طَلَبْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: قَدْ ذَهَبَ يَأْتِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلْتُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَأَجْلَسَ فَاطِمَةَ عَلَى يَمِينِهِ وَعَلِيٌّ عَلَى يَسَارِهِ وَحَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَفَعَ عَلَيْهِمْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ": (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:33)."

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اُن کے گھر گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے گئے ہیں۔ اتنے میں آپ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی اندر چلا آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر بیٹھ گئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں جانب' علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں جانب اور حسن حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے بٹھالیا' پھران پر اپنا کپڑا تان کر فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے''

﴿1405﴾ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْوَرَّاقُ، نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَ بِيَدَيِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ وَضَعَ قَدَمَ الْحُسَيْنِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ، تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ.

﴿ المعجم الكبير للطبرانی:۳/۴۲/ مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۱۷۶﴾

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قدم اپنے قدموں کی پشت پر رکھا ہوا تھا اور فرمار ہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے! اوپر چڑھ' اے چھوٹی آنکھ والے! اوپر چڑھ۔

﴿ تشریح ﴾ ◄ جس طرح ہم کسی بچے کے لیے کوئی ایسا لفظ استعمال کرتے ہیں جس سے اُس کا بچپن

اور معصوم ہونا واضح ہوتا ہو اسی طرح یہ کہا گیا ہے نہ کہ حقیقت میں ان کی آنکھ چھوٹی تھی۔

﴿1406﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَمْرٌو الْعَنْقَزِيُّ قثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَتْ لِي أُمِّي: مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: فِي آخِرِهِ: سَيَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْتَغْفِرُ لِي وَلَكِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ قَالَ: فَصَلَّى مَا بَيْنَهُمَا مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعْتُهُ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ عَرَضَ لَهُ عَارِضٌ، فَنَاجَاهُ ثُمَّ مَضَى، وَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: حُذَيْفَةُ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا حُذَيْفَةُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَتْ لِي أُمِّي، فَقَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حُذَيْفَةُ وَلِأُمِّكَ أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي؟ قُلْتُ: بَلَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ": فَإِنَّهُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ لَيْلَتِهِ هَذِهِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَبَشَّرَنِي أَوْ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ."

﴿مسند احمد: ۵/۳۹۱/سنن الترمذی: ۵/۶۶۰/السنن الکبریٰ للنسائی: ۳/۱۰۱/صحیح ابن خزیمۃ: ۲/۲۰۶﴾

۞ ♦ ۞ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) مجھ سے میری والدہ محترمہ نے کہا: تم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کب جاتے ہو؟ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: عنقریب رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں گے تو وہ میرے لیے اور آپ کے لیے دُعائے مغفرت فرمائیں گے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے درمیان والی نماز پڑھی (یعنی نمازِ مغرب کی سنتیں اور نفل ادا کیے)۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا۔ اسی دوران کہ آپ ﷺ چلے جا رہے تھے تو ایک آدمی آپ ﷺ کے سامنے آیا' اُس نے آپ ﷺ سے سرگوشی کی اور چلا گیا۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حذیفہ! کس لیے آئے ہو؟ میں نے انہیں وہ بات بتلائی جو میری والدہ نے مجھ سے کی تھی (یعنی دُعا کی درخواست)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو میرے سامنے آیا تھا؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیوں نہیں (ضرور دیکھا تھا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتہ تھا' جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا تھا' اس نے اپنے پروردگار سے مجھ کو سلام کرنے کی اجازت طلب کیا' پھر اس نے مجھے یہ بشارت دی' یا (فرمایا کہ) مجھے خبر دی کہ بلاشبہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے اور بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

﴿1407﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ قَالَ: أنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَا رَأَيْتُ حَسَنًا قَطُّ إِلَّا دَمَعَتْ عَيْنِي، جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: ادْعُوا لِي لُكَعًا أَوْ أَيْنَ لُكَعٌ؟ فَجَاءَ الْحَسَنُ يَشْتَدُّ حَتَّى أَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهُ عَلَى فِمِهِ أَوْ فَمَهُ عَلَى فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. ﴿صحیح البخاری:۳۳۹/۴/صحیح مسلم:۱۸۸۲/۴/مسند احمد:۵۳۲/۲﴾

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے جب بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو میری آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ننھے بچے کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ یا فرمایا کہ ننھا بچہ کہاں ہے؟ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے آئے' یہاں تک کہ اپنا ہاتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ مبارک اُن کے منہ پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! بیشک میں اِس سے محبت کرتا ہوں' پس جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت فرما۔

﴿1408﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ ﴿صحیح البخاری:۲۴۴/۳/سنن ابن ماجہ:۴۸۴/۱/مسند احمد:۲۸۴/۴﴾

◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں اِس کو دودھ پلانے والی (ایک عورت مقرر) ہوگی۔

﴿تشریح﴾ ◀ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے بیٹے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک شیر خواری کی عمر میں ہی ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ شرف بخشا کہ جنت میں ان کو دودھ پلانے کے لیے حوروں کو مقرر کر دیا۔

﴿1409﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ؟ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَوْ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ لَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ﴿صحیح البخاری:۵۷/۱۰/سنن ابن ماجہ:۴۸۴/۱﴾

◆ حضرت اسماعیل بن ابو خالد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا:

اُن کا بچپن میں ہی وصال ہو گیا تھا اور اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی ہونا ہوتا تو وہی ہوتے۔

فَضَائِلُ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

﴿1410﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قثنا شَدَّادٌ أَبُو طَلْحَةَ قثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَتَتِ الْأَنْصَارُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا - وَذَكَرَ الْقِصَّةَ - ادْعُ اللّٰهَ لَنَا إِنْ يَغْفِرَ لَنَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَأَوْلَادُنَا مِنْ غَيْرِنَا؟ قَالَ: وَأَوْلَادِ الْأَنْصَارِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَوَالِينَا؟ قَالَ: وَمَوَالِي الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَحَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ أُمِّ الْحَكَمِ ابْنَةِ النُّعْمَانِ بْنِ صُهْبَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ وَكَنَائِنِ الْأَنْصَارِ ﴿مسند احمد: ۲۱۶/۳﴾

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمایئے کہ وہ ہمیں معاف کر دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو معاف فرما دے، انصار کے بیٹوں کو معاف فرما دے اور انصار کے پوتوں کو بھی معاف فرما دے۔ اُنہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہماری دیگر اولاد ہم سے الگ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کی اولاد کو بھی معاف فرما دے۔ اُنہوں نے پھر عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے غلام؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے غلاموں کو بھی معاف فرما دے۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور انصار کی بہوؤں اور بھابیوں کو بھی معاف فرما دے۔

﴿1411﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ الْأَنْصَارُ مِحْنَةٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَلَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ - ﴿مسند احمد: ۲۸۵/۵/ مصنف عبدالرزاق: ۵۹/۱۱﴾

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
انصار ایک آزمائش ہیں، چنانچہ جس نے ان سے محبت کی اُس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھا، ان سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔

﴿1412﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَأْسَهُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ:

◀ متن حدیث ▶ أَمَّا بَعْدُ، يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَإِنَّكُمْ قَدْ أَصْبَحْتُمْ تَزِيدُونَ، وَأَصْبَحَتِ الْأَنْصَارُ لَا تَزِيدُ عَلَى هَيْئَتِهَا الَّتِي هِيَ عَلَيْهَا الْيَوْمَ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا، فَأَكْرِمُوا كَرِيمَهُمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. ﴿مسند احمد: ۵۰۰/۳/ مصنف عبدالرزاق: ۶۳/۱۱/ مجمع الزوائد: ۳۹/۱۰﴾

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا:
امابعد! اے مہاجرین کی جماعت! تم لوگوں کی تعداد روز بہ روز بڑھ رہی ہے جبکہ انصار جس حالت میں آج ہیں یہ اس سے نہیں بڑھیں گے اور بلاشبہ انصار میرے ہم راز ہیں، جن کے پاس میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، لہٰذا تم ان کے اچھے لوگوں کی عزت کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

﴿1413﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ النُّعْمَانُ بْنُ مُرَّةَ أَوْ غَيْرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرِكَةً وَضِيعَةً، وَإِنَّ تَرِكَتِي أَوْ ضَيْعَتِي الْأَنْصَارُ، أَلَا وَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ أَلَا فَاقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۳۲/۱۰﴾

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بیشک ہر نبی کی کچھ نہ کچھ وراثت ہوتی ہے اور میری وراثت انصار ہیں۔ خبردار! لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے رہیں گے۔ سنو! ان کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

﴿1414﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

سنن الترمذی: ۱۵/۵/۵، مسند احمد: ۳۴/۳، مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۹/۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے نفرت نہیں کرسکتا۔

1415 ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ عَلِيٌّ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلِلْأَنْصَارِ عَلَيْهِ حَقٌّ.

حضرت عبداللہ بن نجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مومن ہے اُس پر انصار کے حقوق عائد ہوتے ہیں۔

1416 ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ.

مجمع الزوائد للهیثمی: ۳۹/۱۰

حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے انصار سے محبت کی اُس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے وجہ سے اُن سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھا۔

1417 ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَفْلَحَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ حُبُّ الْأَنْصَارِ إِيمَانٌ، وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ.

صحیح البخاری: ۶۲۰/۱، صحیح مسلم: ۸۵/۱، مسند احمد: ۱۳۰/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انصار سے محبت رکھنا ایمان اور ان سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

﴿1418﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنٌ قثنا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ [متنِ حدیث] ► مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ.

﴿مسند احمد: ۲/۵۰۱/ سنن ابن ماجہ: ۱/۵۷/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۳۹﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو انصار سے محبت کرے گا اُس سے اللہ محبت کرے گا اور جو ان سے نفرت کرے گا اس سے اللہ نفرت کرے گا۔

﴿1419﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَنٌ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

◄ [متنِ حدیث] ► أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ زَمَنَ الْحَرَّةِ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَقَوْمِهِ، وَقَالَ: أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

﴿مسند احمد: ۴/۳۷۰/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۳۷/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۵/۲۳۳﴾

حضرت نضر بن انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے واقعۂ حرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد اور قوم کے کچھ لوگوں کی شہادت کی تعزیت کے سلسلے میں ان کے نام خط لکھا اور اس میں کہا: اللہ کی جانب سے اس بشارت پر خوش ہو جائیے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنی تھی کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما' انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما' انصار کی عورتوں کی مغفرت فرما' انصار کے بیٹوں کی بیویوں کی مغفرت فرما اور انصار کے پوتوں کی بیویوں کی مغفرت فرما۔

﴿[تشریح]﴾ ► واقعۂ ''حرہ'' وہ جس میں یزید پلید کی فوج نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا جس میں بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے' خواتین کی عزت کو پامال کیا گیا' مسجد نبوی شریف میں کئی دن تک نہ اذان ہوئی نہ ہی جماعت' یہ یزید پلید کا بہت برا فعل تھا۔

﴿1420﴾ ◄ [سندحدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا بَهْزٌ قثنا حَمَّادٌ قَالَ: أنا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ [متنِ حدیث] ► لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

﴿مسند احمد: ۳/۱۹۱/سنن الترمذی: ۵/۱۲/۷/سنن الدارمی: ۲/۲۴۰﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر ہجرت نہ ہوئی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

﴿1421﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَبُو زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ مَنْ أَخَافَ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى جَنْبَيْهِ. ﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۳۸/مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۰/۳۷﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس قبیلۂ انصار کو خوفزدہ کیا' بیشک اُس نے ان دونوں کے درمیان والے کو خوفزدہ کیا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیاں اپنے پہلوؤں پر رکھیں۔

﴿تشریح﴾ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ جس نے انصار کو خوفزدہ کیا' اُس نے گویا مجھے خوفزدہ کیا۔

﴿1422﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثنا أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ انصار سے نفرت نہیں کر سکتا۔

﴿1423﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. ﴿مسند احمد: ۲/۳۶۴/سنن الترمذی: ۵/۲۷/۷﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
خلافت قریش میں ہے' قضاء (فیصلہ کرنے کی خوبی) انصار میں ہے' اذان حبشہ میں اور تیزی یمن میں ہے۔

﴿1424﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا رَجُلٌ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ زَادَ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ

اس سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ان الفاظ کا اضافہ ہے: اور امانت داری ''ازد'' قبیلے میں ہے۔

﴿1425﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: فَذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ: فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ: اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ وَلَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ، فَهَتَفْتُ بِهِمْ، فَجَاءُوا فَأَطَافُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى: احْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا "قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَانْطَلَقْنَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ مَا شَاءَ، وَمَا أَحَدٌ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ، لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ: فَغَلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَجَرِ، فَاسْتَلَمَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ قَالَ: يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، وَرَأْفَةٌ فِي عَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَجَاءَ الْوَحْيُ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى يَقْضِيَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ؟ "قَالُوا: قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَا اسْمِي إِذًا، كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالَ: فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ، وَيَقُولُونَ: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضَّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ.

﴿صحیح مسلم: ۱۴۰۵/۳/ مسند احمد: ۵۳۸/۲، ۵۳۹/ سنن ابی داود: ۱۶۳/۳﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور

فرمایا:

اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کو میرے پاس (آنے کی) آواز دو اور انصار کے علاوہ کوئی اور میرے پاس نہ آئے۔ چنانچہ وہ سب آپ کے اردگرد جمع ہو گئے' قریش نے بھی اپنے حمایتی اور متبعین کو اکٹھا کر لیا اور کہا: ہم ان کو آگے بھیج دیتے ہیں' اگر انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا تو ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ہم سے جو کچھ مانگا جائے گا دے دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تم قریش کے حمایتیوں اور متبعین کو دیکھ رہے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: (تم چلو اور) مجھے کوہِ صفا پر ملنا۔ ہم چل دیے اور ہم میں سے جو کسی (کافر) کو قتل کرنا چاہتا کر دیتا اور ان میں سے کوئی بھی ہمارا مقابلہ نہ کر پاتا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کی سرداری ختم ہو گئی' آج کے بعد کوئی قریشی نہیں رہے گا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا وہ محفوظ رہے گا اور جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ بھی امن میں رہے گا۔ چنانچہ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا استلام کیا...... آگے راوی نے کچھ حدیث بیان کرنے کے بعد کہا...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے جہاں سے بیت اللہ نظر آ سکتا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا اور جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تب تک ذِکر اور دُعا کرتے رہے۔ انصار اس کے نیچے تھے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی بستی کی محبت اور ان کے خاندان کی چاہت غالب آ گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور جب آپ پر وحی آتی تھی تو کوئی بھی نظر اُٹھا کر آپ کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا' یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ پس جب وحی پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم نے کہا ہے کہ اس شخص پر اپنے شہر کی محبت غالب آ گئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہم نے ایسا کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے' میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں' میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے' اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہی ہو گی۔ یہ سن کر (انصار) روتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ بھی کہا وہ صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی حرص میں کہا تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا اعذر قبول کرتے ہیں۔

﴿1426﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ ﴿مسند احمد: ۳۶۹/۴﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما' ان کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور ان کے پوتوں کی بھی بخشش فرما دے۔

﴿1427﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكُونُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَرَايَةُ الْأَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، وَكَانَ إِذَا اسْتَحَرَّ الْقِتَالُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُونُ تَحْتَ رَايَةِ الْأَنْصَارِ. ﴿مسند احمد: ۱/ ۳۶۸﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا کرتا تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ جب سخت خونریز لڑائی ہونے لگتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں شامل ہو جاتے جو انصار کے جھنڈے تلے ہوتے تھے۔

﴿1428﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: أنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ. ﴿مسند احمد: ۵/ ۱۳۷/ سنن الترمذی: ۵/ ۷۱۱/ المستدرک للحاکم: ۴/ ۷۸﴾

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:
اگر ہجرت نہ ہوئی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلتے تو میں انصار کے ساتھ ہوتا۔

﴿1429﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

﴿متن حدیث﴾ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ، وَالْعَنْ عُضَلًا وَالْقَارَةَ هُمْ كَلَّفُونَا نَقْلَ الْحِجَارَةِ. ﴿سنن الترمذی: ۵/ ۶۹۳/ مسند احمد: ۳/ ۱۱۸/ مصنف عبدالرزاق: ۱۱/ ۶۲﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز ارشاد فرمایا:

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے' تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما اور قبیلہ ''عضل'' اور قبیلہ ''قارہ'' پر لعنت فرما' اُنہوں نے ہمیں پتھر ڈھونے پر مجبور کر دیا۔

﴿1430﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَلَقَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

﴿صحیح البخاری: ۲۶۵/۷/صحیح مسلم: ۳۷۴/۱﴾

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے آپ کا استقبال کیا۔

﴿1431﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أنا شُعْبَةُ، وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ فَقَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنَ أُخْتٍ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُجِيرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا. قَالَ: حَجَّاجٌ وَسَلَكَتْ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ. ﴿صحیح البخاری: ۵۵۲/۶/صحیح مسلم: ۳۳۲/۲/سنن الترمذی: ۱۴۵/۵/مسند احمد: ۲۷۵/۳﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم میں تمہارے علاوہ تو کوئی موجود نہیں ہے؟ اُنہوں نے کہا: نہیں' البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کو جاہلیت اور مصیبت کا دور چھوڑے کچھ ہی وقت ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں انہیں کچھ ساز و سامان دے دیا کروں اور ان کی تالیفِ قلب کر دیا کروں' کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو دُنیا لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ؟ اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھاٹی میں تو میں انصار کی گھاٹی میں ہی چلوں گا۔

﴿1432﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أنا شُعْبَةُ، وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ: حَجَّاجٌ قَالَ:شُعْبَةُ: إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ . ﴿صحیح البخاری:۱۱۸/۷﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک زندگی تو بس آخرت کی ہے۔ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیشک خیر و بھلائی تو بس آخرت کی ہے۔اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔

﴿1433﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ خَدَمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

﴿متن حدیث﴾ اللَّهُمَّ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ: فَأَجَابُوهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار ٹھنڈی صبح میں خندق کھودنے نکلے اور ان کے پاس خادم بھی نہیں تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

''اے اللہ! خیر و بھلائی تو صرف آخرت کی ہی ہے' پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے''

یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب میں کہا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ...عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا "

أَوْ لَا نَفِرُّ أَبَدًا۔

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر تب تک کے لیے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے''

﴿1434﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ :

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَعْصُوبُ الرَّأْسِ، فَتَلَقَّاهُ الْأَنْصَارُ وَنِسَاؤُهُمْ وَأَبْنَاؤُهُمْ، فَإِذَا هُوَ بِوُجُوهِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ":وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوْا مَا عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ مَا عَلَيْكُمْ فَأَحْسِنُوا إِلَى مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ."

﴿مسند احمد:۲۰۵/۳/مصنف عبدالرزاق:۶۱/۱۱﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات انصار اور ان کے بیوی بچوں سے ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! بیشک میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: بیشک انصار کا جو فرض تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا ہے، اب ان کا تم پر حق باقی ہے، لہٰذا ان کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے در گزر کر دیا کرو۔

﴿1435﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي؟ أَوَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي؟ أَوَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُولُونَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ، وَطَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ، وَمَخْذُولًا فَنَصَرْنَاكَ، قَالُوا: بَلْ لِلَّهِ الْمَنُّ عَلَيْنَا وَلِرَسُولِهِ.

﴿صحیح البخاری: ۴۸/۸/ صحیح مسلم: ۲/ ۳۸/۷/ مسند احمد: ۳/ ۱۰۴/ مصنف عبدالرزاق: ۱۱/ ۶۴/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۰/ ۳۰﴾

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے قریش کی جماعت! جب میں تمہارے پاس آیا تو کیا تم گمراہ نہیں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت بخشی۔ جب میں تمہارے پاس آیا تو کیا تم تفرقہ بازی میں نہیں پڑے ہوئے تھے؟ پھر میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دِلوں میں اُلفت ڈال دی۔ تو انہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں (ایسا ہی تھا)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم بھی تو ہمارے پاس ڈرے ہوئے آئے تھے اور ہم نے تمہیں امن بخشا، تم بے گھر آئے تھے اور ہم نے رہنے کو جگہ دی اور تم بے سہارا آئے تھے اور ہم نے تمہاری مدد کی؟ انہوں نے عرض کیا: یہ تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر احسان ہے۔

﴿1436﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَهُمْ رَهْطُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ثُمَّ

بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ' قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ ' قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ ' قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ '

فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذَكَرَنَا رَسُولُ اللهِ آخِرَ أَرْبَعِ آدُرٍ سَمَّاهُمْ ' لَأُكَلِّمَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ ' فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَوَ مَا تَرْضَى أَنْ يَذْكُرَكُمْ آخِرَ أَرْبَعِ آدُرٍ؟ فَوَاللهِ لَمَنْ تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَمْ يَذْكُرْ أَكْثَرُ مِمَّنْ ذَكَرَ قَالَ: فَرَجَعَ سَعْدٌ۔

﴿صحیح البخاری:۳۴۴/۳/صحیح مسلم:۱۹۵۱/۴/مسند احمد:۲۶۷/۲/مسند ابی داؤد الطیالسی:۱۳۶/۲﴾

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا نہ بتلاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنوعبدالاشہل' اور حضرت سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کا قبیلہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنونجار۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوحارث بن خزرج۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوساعدہ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنونجار۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے تمام گھروں میں ہی خیر و بھلائی ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا تذکرہ آخری چار گھروں میں کیا ہے جن کا آپ نے (آخر میں) نام لیا' لہٰذا میں اس بارے میں لازماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کروں گا۔ پھر انہیں ایک صحابی ملے اور انہوں نے اس صحابی سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم اس بات سے ناخوش ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا تذکرہ آخری چار گھروں میں کیا ہے؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے جن لوگوں کا تذکرہ کیا ہی نہیں وہ ان سے زیادہ ہیں جن کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

﴿1437﴾ ◄ سند حدیث ► قَالَ مَعْمَرٌ: أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:

◄ متن حدیث ► بَنُو النَّجَّارِ ' ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ' ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

﴿صحیح البخاری:۴۳۹/۹/سنن الترمذی:۱۶/۵﴾

◆ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ثابت اور قتادہ رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ ان دونوں نے حضرت انس

بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور اس میں یہ الفاظ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنونجار، پھر بنوعبدالاشہل۔

اس کے بعد راوی نے زُہری کی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی روایت بیان کی۔

﴿1438﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ خَرَجَ فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَسَكَتَ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا يُرِيدُكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَا نَكُونُ كَمَا قَالَتْ: بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا حَتَّى تَبْلُغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَكُنَّا مَعَكَ." ﴿صحیح مسلم: ۳/۱۴۰۳/ مسند احمد: ۳/۱۰۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مشورہ لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہ دیکھ کر ایک انصاری صحابی بولے: اے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں کو ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! ہم اس طرح کے نہیں ہیں جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ اللہ کی قسم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے جگر مارتے ہوئے برک الغماد (مقام) تک بھی جا پہنچیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہوں گے۔

﴿1439﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، ثنا أَبِي، ثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ فِي وَادٍ أَوْ شِعْبٍ وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبِهِمْ. ﴿مسند احمد: ۲/۵۰۱/ مسند البزار: ۲/۵۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو بیشک میں انصار کی ہی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔

﴿1440﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَدَّوَا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ. ﴿صحیح البخاری: ۱۲۱/۷/ مسند احمد: ۱۶۱/۳﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک انصار میرے ہم راز ہیں جن کے پاس میں نے قیام کیا' لہٰذا تم انصار کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔ بیشک جو ان کا فرض تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا ہے اور اب کا حق تمہارے ذِمے باقی ہے۔

﴿1441﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ وَالْعَنْ عُضَلًا وَالْقَارَةَ هُمْ كَلَّفُونَا نَقْلَ الْحِجَارَةِ. ﴿صحیح البخاری: ۲۳۹/۷﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک اجر تو آخرت کا ہی ہے' پس (اے خدا!) تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما اور قبیلہ ''عضل'' اور قبیلہ ''قارہ'' پر لعنت فرما' انہوں نے ہمیں پتھر ڈھونے پر مجبور کر دیا۔

﴿1442﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. ﴿مصنف عبد الرزاق: ۶۲/۱۱﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اے اللہ!) انصار کو' انصار کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کی اولادوں کو بھی بخش دے۔

﴿1443﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ مَعْمَرٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِنْ أَهْلِ الدَّعْوَةِ غَيْرِي

❁ ◆ ❁ اس سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مروی ہے۔

﴿1444﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدْ تَبِعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ إِنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا لَهُمْ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ . قَالَ: فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ: زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ ﴿صحیح البخاری: ۱۱۴/۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

انصار نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ وہ ہمارے پیروان ہم ہی میں سے بنادے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمادی کہ وہ ان کے پیروان ان ہی میں سے بنادے۔

﴿1445﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أُصِيبَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُلُّهُمْ يَقُولُ: نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَنَفْسِي دُونَ نَفْسِكَ ."

❁ ◆ ❁ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات انصاری صحابہ کی شہادت ہوئی، اُن میں سے ہر ایک یہی کہہ رہا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کی جگہ میرا سینہ حاضر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی بجائے میری جان قربان ہے۔

﴿1446﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ . ﴿مضی برقم: ۱۴۳۶، ۱۴۳۷﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا نہ بتلاؤں؟ بنونجار کا گھر، پھر بنوعبدالاشہل کا گھر، پھر بنوحارث بن خزرج کا گھر، پھر بنوساعدہ کا گھر اور انصار کے تمام گھروں میں ہی خیر و بھلائی ہے۔

﴿1447﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا يَحْيَى يَعْنِي ابْنُ سَعِيدٍ، إِنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ، إِنَّ يَزِيدَ بْنَ جَارِيَةَ أَخْبَرَهُ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ، فَقَالُوا: كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَلَا أَزِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ ﴿مسند احمد: ۱۰۰/۴/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۳۹/۱۰﴾

حضرت یزید بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وہ انصار کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان کی گفتگو کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے بتلایا کہ ہم انصار کی باتیں کر رہے ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں بھی تمہیں انصار کی ایک بات اور نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیوں نہیں، پھر اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو انصار سے محبت کرے گا، اُس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اور جو انصار سے نفرت کرے گا، اس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت کرے گا۔

﴿1448﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا رَوْحٌ ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا يَضُرُّ امْرَأَةً نَزَلَتْ بَيْنَ بَيْتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ نَزَلَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا.

﴿مسند احمد: ۶/۶۷، ۲۵۱/ المستدرک للحاکم: ۸۳/۴/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۴۱/۱۰/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۲۲۴/۹﴾

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ عورت کوئی نقصان نہیں اُٹھائے گی جو انصاری گھروں میں یا انصاری والدین کے ہمراہ رہے گی۔

﴿1449﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نا وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

﴿صحیح البخاری: ۱۱۷/۷/ مسند احمد: ۳۵۱/۴/ سنن الترمذی: ۴۸۲/۴/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۷/۲﴾

❁ ◆ ❁ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی میں لے جا کر کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی اسی طرح ملازمت نہیں دیں گے جس طرح فلاں کو دی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی' ایسے حالات میں تم صبر کیے رکھنا' یہاں تک کہ مجھے حوضِ کوثر پر آملو۔

﴿1450﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قثنا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ' بَنُو النَّجَّارِ' ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ' ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ قَالَ: حَجَّاجٌ: ابْنُ الْخَزْرَجِ' ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ' وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ' فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا' فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ. ﴿صحیح البخاری: ۱۱۵/۷/ صحیح مسلم: ۱۹۵/۴/ مسند احمد: ۴۹۶/۳/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۶/۲﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انصار کے بہترین گھر بنو نجار' بنو عبد الاشہل اور پھر بنو حارث ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:) پھر بنو ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر و بھلائی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر (دوسرے گھروں کو) فضیلت دی ہے' تو ان سے کہا گیا: بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بہت زیادہ لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

﴿1451﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ' قثنا أَبِي' قثنا عَبْدُ الصَّمَدِ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ' يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِيهِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ الْأَنْصَارَ اشْتَدَّتْ عَلَيْهِمُ السَّوَانِي فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُوَ لَهُمْ' أَوْ يَحْفِرَ لَهُمْ نَهْرًا' فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا إِلَّا أُعْطُوهُ' فَأُخْبِرَتِ الْأَنْصَارُ بِذَلِكَ' فَلَمَّا سَمِعُوا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَالُوا: ادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِالْمَغْفِرَةِ' فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ.

لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. ﴿مسند احمد:۲۱۳/۳/المستدرک للحاکم:۸۰/۴﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انصار پر جب پانی کی تنگی کا معاملہ کافی شدت اختیار کر گیا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے لیے دُعا کر دیں، یا ان کے لیے نہر کھدوا دیں۔ تو اس بات کی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آج مجھ سے جو بھی مانگیں گے وہ ان کو عطا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ جب انصار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان کی اطلاع پہنچی تو وہ کہنے لگے: (یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم!) ہمارے لیے مغفرت کی دُعا فرما دیجئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو، انصار کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کی اولادوں کو بھی بخش دے۔

تشریح اِس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آخرت کی فکر کا پتا چلتا ہے کہ وہ دینی و اُخروی معاملات میں اِس قدر حریص تھے کہ دُنیوی اُمور و فوائد کو بالکل ہیچ سمجھتے اور ان کو یکسر نظر انداز کر کے اپنی نجات و مغفرت کے سامان کو ترجیح دیتے تھے۔

﴿1452﴾ **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قثنا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي لَقَدْ آوَوْهُ، وَنَصَرُوهُ، أَوْ آسَوْهُ، وَنَصَرُوهُ.

﴿مسند احمد:۴۶۹/۲﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر انصار کسی وادی اور گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی اور گھاٹی میں ہی چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ہی آدمی ہوتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان کی کوئی حق تلفی نہیں کی یہ اسی وجہ سے تھا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔ یا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم خوار بنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔

﴿1453﴾ **سند حدیث** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَوَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث خَيْرُ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ: وَفِي

كُلِّ خَيْرٌ ." ﴿مسند احمد: ۳/۴۹۶﴾

حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
انصار کے بہترین گھر بنو نجار، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو ساعدہ ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انصار کے) ہر گھر میں ہی خیر و بھلائی ہے۔

﴿1454﴾ سند حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ زِيَادٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ حَتَّى يَلْقَاهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ حَتَّى يَلْقَاهُ ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۳۰۰﴾

حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو انصار سے محبت کرے گا اُس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرے گا، یہاں تک کہ وہ اس سے جا ملے اور جو انصار سے نفرت کرے گا اُس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت کرے گا، یہاں تک کہ وہ اس سے جا ملے۔

﴿1455﴾ سند حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ:

متن حدیث لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ . قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ؟ قَالَ: إِيَّايَ يُحَدِّثُ ۔ ﴿مسند احمد: ۴/۲۹۲/ مسند ابی داود الطیالسی: ۳/۱۳۷﴾

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے متعلق ارشاد فرمایا:
ان (انصار) سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرے گا اور جو شخص ان سے نفرت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت کرے گا۔

﴿1456﴾ سند حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ:

◀ متن حدیث ◀ هَاجِهِمْ أَوْ اهْجُهُمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

صحیح البخاری:۶/۳۰۴/صحیح مسلم:۴/۱۹۳۳/مسند احمد:۴/۲۸۶

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ان کی ہجو کرو، جبرائیل (علیہ السلام) تمہارے ساتھ ہیں۔

﴿1457﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ◀ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ. صحیح البخاری:۹/۳۳۴/مسند احمد:۳/۱۲۵/مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۱۳۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انصاری کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے علیحدگی میں فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک تم انصار مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

﴿1458﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ◀ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

مضی برقم:۱۴۴۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار صحابہ سے ارشاد فرمایا: بیشک تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، ایسے حالات میں تم صبر کیے رکھنا، یہاں تک کہ مجھے حوضِ کوثر پر آملو۔

﴿1459﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدٌ يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ◀ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ.

مضی برقم:۱۴۱۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو انصار سے محبت کرے گا اُس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرے گا اور جو انصار سے نفرت کرے گا اُس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت کرے گا۔

﴿1460﴾ ◄ [سندِ حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ◄ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِحَشَمِ الْأَنْصَارِ.
﴿مضیٰ برقم: ۱۴۱۲، ۱۴۳۴﴾

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما، انصار کے پوتوں اور تعلق والوں کی مغفرت فرما۔

﴿1461﴾ ◄ [سندِ حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا الْمُطَّلِبُ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ◄ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِ الْأَنْصَارِ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ﴿مضیٰ برقم: ۱۴۱۲، ۱۴۳۴﴾

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
انصار کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

﴿1462﴾ ◄ [سندِ حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: مَاتَ لِأَنَسٍ وَلَدٌ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ◄ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. ﴿مضیٰ برقم: ۱۴۱۹﴾

حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی وفات ہوئی، تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کے نام یہ لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی تھی:
اے اللہ! انصار کی، انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

﴿1463﴾ ◄ [سندِ حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ◄ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ: شُعْبَةُ أَوْ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ

الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. ﴿صحیح البخاری: ۲۲۹/۱۱/ مسند احمد: ۲۷۱/۳﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

﴿1464﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَجَّاجٌ قَالَا: نا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. ﴿صحیح البخاری: ۱۲۱/۷/ صحیح مسلم: ۱۹۴۹/۴/ مسند احمد: ۱۷۶/۳﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ انصار میرے مخلص ساتھی اور میرے ہم راز ہیں' بیشک لوگ عنقریب زیادہ ہونے لگیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے' پس تم ان کے اچھے لوگوں کی عزت کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

﴿1465﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدٍ، يَعْنِي: ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ .... ﴿مسند احمد: ۴۸۱/۲﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قریش' انصار' جہینہ' مزینہ' اسلم' غفار اور اشجع' ان تمام قبیلوں کا مولیٰ (ساتھی اور مددگار) صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔

﴿1466﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمَعْنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ: فَجَاءَ حَيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ تَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَبِلْنَا. ﴿صحیح البخاری: ۹۸/۸/ مسند احمد: ۴۲۶/۴/ سنن الترمذی: ۷۳۲/۵﴾

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بنوتمیم کے لوگ آئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بھی کچھ دیجیے۔ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اتنے میں یمنی لوگوں کا ایک قافلہ آ گیا تو کسی نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا کہ) یمن سے ایک قبیلہ آیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا: تم بشارت کو قبول کرلو جب بنوتمیم قبول نہیں کر رہے تو۔ بنوتمیم کے لوگ بولے: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے قبول کر لی۔

﴿1467﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارُ، وَأَسْلَمُ، وَمُزَيْنَةُ، وَجُهَيْنَةُ مَوَالِيَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، لَا مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ۔ .... ﴿مضیٰ برقم: ۱۴۶۵﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قریش، انصار، اشجع، غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ہی مولیٰ (ساتھی و مددگار) ہیں، ان کے علاوہ ان کا اور کوئی مولیٰ نہیں۔

﴿1468﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ جُهَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَبَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُمْ خَيْرٌ۔ ﴿صحیح البخاری: ۶/۵۴۲/ صحیح مسلم: ۴/۱۹۵۶/ مسند احمد: ۵/۳۹/ سنن الترمذی: ۵/۷۳۳/ المعجم الصغیر للطبرانی: ۱/۵۴﴾

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم اور غفار، بنوتمیم، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو؟ لوگوں نے کہا: یقیناً وہ ہلاکت وخسارے میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے لیے خیر و بھلائی ہے۔

﴿1469﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ. ﴿صحیح البخاری: ۵۴۲/۶/ مسند احمد: ۳۶/۵﴾

❁ ♦ ❁ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم، غفار اور مزینہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بنو اسد، بنو تمیم، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو؟ ایک آدمی نے کہا: بیشک وہ تو ہلاک ہو گئے اور انہوں نے خسارہ پایا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بنو تمیم، بنو عامر بن صعصعہ، بنو اسد اور بنو عبداللہ بن غطفان سے بہتر ہیں۔

﴿1470﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَأَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ ...... ﴿صحیح البخاری: ۵۴۳/۶/ صحیح مسلم: ۱۹۵۰/۴/ مسند احمد: ۴۲۰/۲﴾

❁ ♦ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلم، غفار، جہینہ کے کچھ لوگ اور مزینہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی نظر میں بنو تمیم، اسد بن خزیمہ، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

﴿1471﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شُعْبَةً، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شُعْبَةً، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشُعْبَتَهُمْ .... ﴿مسند احمد: ۵۰۱/۲﴾

❁ ♦ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا آدمی ہوتا، اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو بیشک میں انصار کی وادی اور اُن کی گھاٹی میں ہی چلوں گا۔

﴿1472﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ غِفَارُ وَأَسْلَمُ، وَمُزَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ، خَيْرٌ مِنَ الْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَهَوَازِنُ، وَتَمِيمٌ، دُبُرٌ لَهُمْ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الْخَيْلِ .... ﴿مسند احمد: ۴۵۰/۲﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ ان دو حلیفوں (یعنی) اَسد اور غطفان سے بہتر ہیں اور ھوازن اور تمیم ان کے پیچھے ہیں، کیونکہ یہ گھوڑوں والے ہیں۔

﴿1473﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ ثنا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ متنِ حدیث ▶ لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةُ، أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَهَوَازِنَ، وَتَمِيمٍ." ......﴿مسند احمد: ۲۳۰/۲﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک اسلم، غفار، مزینہ کے کچھ لوگ، جہینہ 'یا (فرمایا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی نظر میں اَسد، غطفان، ھوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

﴿1474﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: أنا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ▶ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ، وَ طِيءٍ، وَغَطَفَانَ.

﴿مسند احمد: ۳۶۹/۲/سنن الترمذی: ۳۲/۵ ۷﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک اسلم، غفار، جہینہ 'مزینہ یا (فرمایا کہ) مزید کے کچھ لوگ اور جہینہ کے کچھ لوگ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اَسد، طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

فَضَائِلُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1475﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، وَابْنِ نُمَيْرٍ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ بِالْحِيرَةِ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ مُؤْتَةَ انْدَقَّ بِيَدِي تِسْعَةُ أَسْيَافٍ، وَصَبَرَتْ بِيَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۱/۴﴾

◆ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حیرہ کے مقام پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے یہ فرماتے سنا:

بیشک جنگ مؤتہ کے دن میں نے خود کو دیکھا کہ میرے ہاتھ میں نو (۹) تلواریں ٹوٹیں، اس کے باوجود میرے ہاتھ نے میری یمنی تلوار تھامے رکھی۔

﴿1476﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ:

◀ متن حدیث ◀ مَا لَيْلَةٌ تُهْدَى إِلَيَّ فِيهَا عَرُوسٌ أَنَا لَهَا مُحِبٌّ أَوْ أُبَشَّرُ فِيهَا بِغُلَامٍ، بِأَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الْجَلِيدِ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ أُصَبِّحُ بِهَا الْعَدُوَّ ﴿مجمع الزوائد للهیثمی: ۳۵۰/۹﴾

◆ حضرت قیس بن ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس رات میں مجھے کوئی ایسی دُلہن تحفے میں ملے جو مجھے بہت زیادہ پسند ہو یا جس میں مجھے بچے کی خوشخبری دی جائے، اُس رات کی بہ نسبت مجھے وہ شدید برفانی رات زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے جس میں مَیں مہاجرین کے لشکر میں ہوتا ہوں اور انہیں لے کر صبح سویرے دُشمن پر دھاوا بولتا ہوں۔

﴿1477﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي

إِسْمَاعِيلُ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ مَنَعَنِي كَثِيرًا مِنَ الْقِرَاءَةِ . قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: مِنَ الْقُرْآنِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ﴿المطالب العالیۃ لابن حجر: ۸۹/۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابن نمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: راہِ خدا میں جہاد کرنے (کے عمل) نے مجھے قرآنِ پاک کی کثرت سے تلاوت نہ کرنے دی۔

﴿1478﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ نَزَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحِيرَةَ عَلَى بَنِي أُمِّ الْمَرَازِبَةِ، فَقَالُوا لَهُ: احْذَرِ السُّمَّ لَا يَسْقِيكَهُ الْأَعَاجِمُ، فَقَالَ: "إِيتُونِي بِهِ فَأُتِيَ مِنْهُ بِشَيْءٍ، فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ اقْتَحَمَهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ فَلَمْ يَضُرَّهُ شَيْئًا ﴿مجمع الزوائد للهیثمی: ۳۵/۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ مقام پر بنو اُم مرازبہ کے ہاں پڑاؤ کیا تو اُنہوں نے آپ سے کہا: زہر سے بچ کر رہیے گا، کہیں عجمی لوگ آپ کو پلا نہ دیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے زہر لا کر دو۔ چنانچہ کچھ زہر لا کر دیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنے ہاتھ میں پکڑا، پھر بغیر سوچے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر اسے پی گئے، تو اُس (زہر) نے آپ کو کوئی بھی نقصان نہ پہنچایا۔

﴿1479﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَا تَسُبُّوا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفٍ صَبَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ.

﴿صحیح الجامع للالبانی: ۱۰۵/۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم خالد کو برا نہ کہا کرو، کیونکہ یہ اللہ کی تلوار ہے جسے (اللہ تعالیٰ) نے کافروں پر مسلط کر رکھا ہے۔

﴿1480﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قثنا الْوَلِيدُ

بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَقَدَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَسَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ. ﴿مسند احمد: ۱/۸، المعجم الكبير للطبراني: ۴/۱۲۰، المستدرک للحاکم: ۳/۲۹۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مرتدوں سے جنگ کرنے کے لیے مقرر کیا اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: خالد بن ولید اللہ تعالیٰ کا بڑا اچھا بندہ اور (اپنے) خاندان کا معزز شخص ہے اور اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اُس نے کافروں اور منافقوں پر مسلط کر رکھا ہے۔

﴿1481﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمِعْتُ خَالِدًا يَقُولُ فَقَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ لَقَدِ انْدَقَّتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَلَمْ يَبْقَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ، وَأُتِيَ بِالسُّمِّ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: السُّمُّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَشَرِبَهُ. "﴿مضی برقم: ۱۴۷۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

جنگ موتہ کے روز میرے ہاتھ میں (۹) تلواریں ٹوٹیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی تلوار ہی باقی رہ گئی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ زہر ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ اُسے "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ" پڑھ کر پی گئے۔

﴿1482﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ

◀ [متن حدیث] ◀ أُتِيَ خَالِدٌ بِسُمٍّ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: سُمٌّ. فَشَرِبَهُ.

❁ ◆ ❁ حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا تو اُنہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کسی نے بتلایا کہ زہر ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے پی لیا۔

﴿1483﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعْتَمِرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا تَحْتَ ثَنِيَّةِ لِفْتٍ طَلَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنَ الثَّنِيَّةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَبِي هُرَيْرَةَ انْظُرْ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا. ﴿سنن الترمذی: ٥/٦٨٧﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم ''لِفت'' پہاڑی کے نیچے پہنچے تو پہاڑی میں سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا: خالد بن ولید ہیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔

﴿1484﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ لَا تُؤْذُوا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى أَعْدَائِهِ

﴿کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: ١١/٦٧٩﴾

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم بھی خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) کو تنگ مت کیا کرو' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے' جسے اللہ نے اپنے دُشمنوں پر مسلط کر رکھا ہے۔
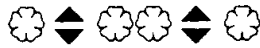
فَضَائِلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1485﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدِ اهْتَزَّ عَرْشُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ۔

﴿صحیح البخاری: ۷/۱۲۳/صحیح مسلم: ۴/۱۹۱۵/مسند احمد: ۳/۳۱۶/المستدرک للحاکم: ۳/۲۰۶/المعجم الکبیر للطبرانی: ۶/۱۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عرش جھوم اُٹھا ہے۔

﴿1486﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قثنا عَوْفٌ قثنا أَبُو نَضْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. ﴿مسند احمد: ۳/۲۴/المستدرک للحاکم: ۳/۲۰۶﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی جھوم اُٹھا۔

﴿1487﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِثَوْبِ حَرِيرٍ، فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ، فَقَالَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ أَوْ خَيْرٌ مِنْهَا

﴿صحیح البخاری: ۷/۱۲۲/صحیح مسلم: ۴/۱۹۱۶/سنن الترمذی: ۵/۶۸۹/سنن ابن ماجہ: ۱/۵۵/مسند احمد: ۴/۲۸۹﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑا لایا گیا تو لوگ اُس کی خوبصورتی اور ملائمت دیکھ کر تعجب کرنے لگے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی افضل یا (فرمایا کہ) بہتر ہوں گے۔

﴿1488﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخَنْدَقِ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: فَلَمَّا طَلَعَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ، فَقَالَ عُمَرُ سَيِّدُنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: أَنْزِلُوهُ فَأَنْزَلُوهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْكُمْ فِيهِمْ. ﴿صحیح البخاری:۱۲۵/۶/صحیح مسلم:۱۳۸۸/۳/مسند احمد:۱۴۱/۶﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا:

اُٹھ کر اپنے سردار کا استقبال کرو اور انہیں نیچے اُتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارا سردار تو اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اُتارو۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں (سواری سے) نیچے اُتارا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے متعلق فیصلہ کریں۔

﴿1489﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ:

◀ متن حدیث ▶ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حِينَ أَمْسَى فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ جَاءَهُ جِبْرِيلُ أَوْ قَالَ: مَلَكٌ فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ مَاتَ اللَّيْلَةَ اسْتَبْشَرَ بِمَوْتِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ؟، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَمْسَى دَنِفًا مَا فَعَلَ سَعْدٌ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ قُبِضَ، وَجَاءَ قَوْمُهُ فَاحْتَمَلُوهُ إِلَى دَارِهِمْ قَالَ: فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ النَّاسُ مَشْيًا حَتَّى إِنَّ شُسُوعَ نِعَالِهِمْ تَقَطَّعُ مِنْ أَرْجُلِهِمْ وَإِنَّ أَرْدِيَتَهُمْ تَسْقُطُ مِنْ عَوَاتِقِهِمْ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَدْ بَتَتَّ النَّاسَ مَشْيًا قَالَ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَسْبِقَنَا إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ كَمَا سَبَقَتْنَا إِلَى حَنْظَلَةَ.

﴿التاریخ الکبیر:۴۲۷/۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات سوئے ہوئے تھے' جب بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ یا راوی نے کہا کہ ایک فرشتہ آیا' اور اُس نے کہا: آج رات آپ کی اُمت میں سے ایسا شخص فوت ہوا ہے کہ جس کی

موت سے آسمان والوں نے بھی خوشی منائی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ شام کے وقت سخت بیمار تھا۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:) سعد کو کیا ہوا؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے قبیلے کے لوگ آئے اور انہیں اپنے گھر لے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے قبیلے کی طرف نکلے اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل روانہ ہوگئے (اور اس قدر تیز چلے کہ) ان کے جوتوں کے تسمے پاؤں میں ہی ٹوٹنے لگے اور ان کے کندھوں سے ان کی چادریں گرنے لگیں، تو ایک آدمی نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چلا چلا کر تھکا دیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں سعد (رضی اللہ عنہ) کے پاس فرشتے ہم سے پہلے نہ پہنچ جائیں، جس طرح وہ حنظلہ (رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت بھی) ہم سے پہلے پہنچ گئے تھے۔

﴿1490﴾ ◄ سند حدیث ► قَالَ مُحَمَّدٌ: فَأَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► فَحَضَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُغَسَّلُ قَالَ: فَقَبَضَ رَسُولُ اللّٰهِ رُكْبَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ مَلَكٌ فَلَمْ يَجِدْ مَجْلِسًا فَأَوْسَعْتُ لَهُ قَالَ: وَأُمُّهُ تَبْكِي وَهِيَ تَقُولُ

وَيْلٌ لِأُمِّ سَعْدٍ سَعْدًا ... بَرَاعَةً وَحَدًّا

بَعْدَ أَيَادٍ يَا لَهُ وَمَجْدًا ... مُقْدِمٌ سَدَّ بِهِ مَسَدًّا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ الْبَوَاكِي يَكْذِبْنَ، إِلَّا أُمَّ سَعْدٍ

حضرت اشعث بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور انہیں غسل دیا جا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا گھٹنا اکٹھا کر دیا اور فرمایا:

''ایک فرشتہ آیا تھا اور اُسے بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی، اس لیے میں نے اُس کے لیے جگہ کشادہ کی ہے۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: ''سعد کی ماں کے لیے ہلاکت ہے! سعد کس قدر کمالِ مہارت رکھتا تھا اور کتنا تعریف کے لائق تھا، اس کی مضبوطی و پختگی کے بعد اب بزرگی کا تاج کس کے سر ہوگا؟ اب تو ایسے شخص کے آنے کا دروازہ ہی بند ہو گیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: تمام رونے والیاں جھوٹ بولتی ہیں، سوائے سعد کی والدہ کے۔

﴿1491﴾ ◄ سند حدیث ► قَالَ مُحَمَّدٌ: فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُخْرِجَ بِجِنَازَةِ سَعْدٍ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ: مَا أَخَفَّ سَرِيرَ سَعْدٍ أَوْ جِنَازَةَ سَعْدٍ قَالَ: فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ :

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ: لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مَا وَطِئُوا الْأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ .

﴿مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۲۳۵/سنن الترمذی: ۵/۶۹۰/ المستدرک للحاکم: ۳/۲۰۷﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز فرمایا: ستر ہزار ایسے فرشتوں نے (آسمان سے) اُتر کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کی ہے کہ جنہوں نے اس دن سے پہلے کبھی زمین پر قدم بھی نہیں رکھا تھا۔

﴿1492﴾ ◀ سند حدیث ▶ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَسَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، وَدَخَلَ عَلَيْنَا الْفُسْطَاطَ وَنَحْنُ نَدْفِنُ وَاقِدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ مَا سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا يَقُولُونَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ: لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا وَفَاةَ سَعْدٍ، مَا وَطِئُوا الْأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ . ﴿التاریخ الکبیر: ۱/۴۲۷﴾

حضرت فسطاط رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے اپنے بزرگوں کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز فرمایا: بیشک ستر ہزار فرشتے اُترے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات (یعنی جنازے) میں شریک ہوئے' انہوں نے اس دن سے پہلے زمین پر قدم نہیں رکھا تھا۔

﴿1493﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ فَقْدًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا مِنْ سَعْدٍ

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ساتھیوں (یعنی حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے وصال فرمانے کے بعد مسلمانوں پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وصال فرمانے سے شدید تر کوئی سانحہ نہیں آیا۔

﴿1494﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرٍو قَالَ:حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً:

◀ متن حدیث ▶ شُرَحْبِيلُ إِنَّ رَجُلًا أَخَذَ مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدٍ قَبْضَةً يَوْمَ دُفِنَ، فَفَتَحَهَا بَعْدُ فَإِذَا هِيَ مِسْكٌ

حضرت محمد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی مٹی اپنی مٹھی میں لی، جس روز انہیں دفن کیا گیا تھا، پھر اس نے مٹھی کھولی تو دیکھا کہ وہ کستوری بنی ہوئی تھی۔

﴿1495﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: وَحَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟، قُلْتُ: أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَكَانَ وَاقِدٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَعْظَمِهِمْ وَأَطْوَلِهِمْ قَالَ: إِنَّكَ لِسَعْدٍ لَشَبِيهٌ، ثُمَّ بَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ وَقَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى سَعْدٍ كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا إِلَى أُكَيْدِرَ دُومَةِ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَوْ جَلَسَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ نَزَلَ فَجَعَلَ يَلْمِسُونَ الْجُبَّةَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ.

﴿سنن الترمذی: ۴/۲۱۸/سنن النسائی: ۸/۱۹۹﴾

حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ واقد عام لوگوں کی بہ نسبت بہت خوبصورت اور لمبے قد کاٹھ کے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہو۔ پھر وہ رو پڑے اور بہت زیادہ روئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ بھی عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے لمبے قد کاٹھ کے مالک تھے۔ پھر انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومۃ الجندل کے حاکم اُکیدر کی طرف ایک لشکر بھیجا تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک حُلّہ بھیجا جس میں سونے کی تارکشی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پہنا اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، لیکن کوئی گفتگو نہ کی اور نیچے تشریف لے آئے۔ لوگ اس حُلّے کو چھونے لگے اور اسے دیکھنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جو رومال ملیں گے وہ اس سے بھی اچھے ہوں گے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

﴿1496﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ اللَّيْثِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لِهَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، شُدِّدَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ۔

◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُس نیک بندے (حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) کے لیے عرش بھی حرکت میں آ گیا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے' پہلے تو اس پر کچھ سختی ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کشادگی سے نواز دیا۔

﴿1497﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قثنا يَزِيدُ بْنُ أُسَامَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ يُدْفَنُ لِهَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ شُدِّدَ عَلَيْهِ ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔

﴿مسند احمد: ٣/٣٢٧/ سنن النسائی: ١٠/٤/ المعجم الکبیر للطبرانی: ٦/١٣﴾

◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور اُنہیں دفن کیا جا رہا تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا:
اِس نیک بندے کے لیے عرش بھی حرکت میں آ گیا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے' پہلے تو اِس پر کچھ سختی ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اِس کو کشادگی سے نواز دیا۔

﴿1498﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَهْدَى أُكَيْدِرُ دُومَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ أَوْ أَحْسَنُ مِنْهَا

﴿صحیح مسلم: ٤/١٩١٥/ مسند احمد: ٣/١١١/ المعجم الکبیر للطبرانی: ٦/١٥﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

دومۃ (الجندل) کے حاکم اُکیدر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حُلّہ تحفہ میں دیا' لوگوں نے اس کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی بہتر' یا (فرمایا کہ) اس سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿1499﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا قَضَى سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ رَجَعَ فَانْفَجَرَتْ يَدُهُ دَمًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي نَفَرٍ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّ سَعْدًا قَدْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ، وَصَدَّقَ رَسُولَكَ وَقَضَى الَّذِي عَلَيْهِ، فَاقْبَلْ رُوحَهُ بِخَيْرِ مَا تَقَبَّلْتَ بِهِ الْأَرْوَاحَ.

﴿الطبقات لابن سعد: ۴۲۷/۳﴾

حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ ایک انصاری شخص سے روایت ہے:

جس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بنوقریظہ کے متعلق فیصلہ کر کے لوٹے تو اُن کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس بات کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ چند لوگ لے کر تشریف لائے اور ان کے پاس گئے' پھر ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر فرمایا: اے اللہ! بیشک سعد رضی اللہ عنہ نے تیری راہ میں جہاد کیا ہے' تیرے رسول کی تصدیق کی ہے اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے' لہٰذا تو اس کی رُوح کو اسی خیر و بھلائی سے قبول فرما جس سے تو (نیک) رُوحوں کو قبول فرماتا ہے۔

﴿1500﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا: أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ سَكَنٍ قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا يَرْقَأُ دَمْعُكِ وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ بِأَنَّ ابْنَكِ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللّٰهُ لَهُ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

﴿مسند احمد: ۴۵۶/۶/ المستدرک للحاکم: ۲۰۶/۳/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۴/۶/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۳۰۹/۹﴾

حضرت سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اُن کی والدہ زور زور سے رونے لگیں' تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے آنسو خشک نہیں ہوئے اور تیری پریشانی ابھی تک گئی نہیں؟ کیونکہ تیرا بیٹا وہ پہلا انسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ

بھی ہنس پڑے اور اس کی موت سے عرش بھی کانپ اُٹھا۔

﴿1501﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ ثنا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ نَاجِيًا مِنْهَا نَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ.

﴿مسند احمد: ٦/٥٥﴾

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک قبر میں دباؤ ہوتا ہے (یعنی قبر ایک دفعہ اپنے اندر آنے والے کو دباتی ہے) اگر اس سے کسی نے نجات پائی تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہی اس سے نجات پائے گا۔

﴿1502﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا انْفَرَجَ جُرْحُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَتِ الدِّمَاءُ تَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَاكَسْرَ ظَهْرِيَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ يَا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. ﴿اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: ٢/٢٩٧﴾

حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم کھل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ لگا لیا تو خون حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے لگا، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: ہائے اس کی تو کمر ٹوٹ گئی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے ابوبکر! ایسے مت کہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔

﴿1503﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ الْأَنْصَارِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَغَيْرِهَا.

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

غزوۂ بدر وغیرہ کے روز حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کا جھنڈا اُٹھائے ہوئے تھے۔

﴿1504﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا بَهْزٌ قَالَ نا حَمَّادٌ قَالَ: أنا سِمَاكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ

◄ [متن حدیث] ◄ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ قَالَ: فَدَعَا لَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ مَرَّتْ بِهِ رِيحٌ طَيِّبَةٌ قَالَ: فَقَالَ: هٰذَا رُوحُ سَعْدٍ قَدْ مَرَّ بِهِ قَالَ: فَلَمَّا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَعْدًا كَانَ رَجُلًا بَادِنًا وَإِنَّا وَجَدْنَاهُ خَفِيفًا قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَسِبْتُمْ أَنَّكُمْ حَمَلْتُمُوهُ وَحْدَكُمْ، أَعَانَتْكُمْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ.

حضرت عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کی اور اُن کے حق میں دُعا فرمائی۔ پھر جب اُن کے ہاں سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک بہت ہی پیاری خوشبو گزری، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سعد رضی اللہ عنہ کی رُوح ہے جسے یہاں سے گزارا گیا ہے۔ جب انہیں قبر میں اُتارا گیا تو لوگوں نے کہا: یَا رَسُولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! ''حضرت سعد رضی اللہ عنہ'' تو بھاری جسم کے تھے لیکن ہمیں تو یہ بہت ہلکے پھلکے محسوس ہوئے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو کہ اسے صرف اکیلے تم ہی لوگوں نے اُٹھا رکھا تھا؟ (نہیں بلکہ) فرشتوں نے بھی اسے اُٹھانے پر تمہاری مدد کی ہے۔

﴿1505﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: أنا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهِ رُمَيْثَةَ قَالَتْ:

◄ [متن حدیث] ◄ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِي مِنْهُ لَفَعَلْتُ يَقُولُ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ يُرِيدُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَوْمَ تُوُفِّيَ.

﴿مسند احمد: ٦/٣٢٩/ مجمع الزوائد للہیثمی: ٩/٣٠٨﴾

حضرت سیدہ رُمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر قریب تھی کہ اگر میں آپ کی انگوٹھی کو چومنا چاہتی تو چوم سکتی تھی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس کے لیے رحمان کا عرش بھی جھوم اُٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اُس دن فرمایا تھا) جس دن اُن کا وصال ہوا تھا۔

﴿1506﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ مَرَّ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَرَجُلٍ مِنْ قَيْسٍ قَالَ: فَجَعَلَ الْأَسَدِيُّ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ، وَلَا يَدَعُهُ الْآخَرُ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ حَتَّى أُعَرِّفَكَ قَوْمَكَ وَتَعْرِفُ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ: دَعِ الرَّجُلَ، قَالَ: لَا حَتَّى أُعَرِّفَهُ قَوْمَهُ وَنَفْسَهُ قَالَ: دَعْهُ فَلَعَمْرِي إِنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ قَالَ: فَأَبَى قَالَ: فَاجْلِسَا وَجَلَسَ

مَعَهُمَا الشَّعْبِيُّ فَقَالَ: يَا أَخَا قَيْسٍ أَكَانَتْ فِيكُمْ أَوَّلُ رَايَةٍ عُقِدَتْ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا' قَالَ: فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ سُبُعُ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: لَا' قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ أَوَّلُ غَنِيمَةٍ كَانَتْ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا' قَالَ: فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَتْ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ بَشَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا' قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَتْ فِيكُمْ امْرَأَةٌ زَوَّجَهَا اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ' كَانَ الْخَاطِبُ رَسُولُ اللّٰهِ' وَالسَّفِيرُ جِبْرِيلُ؟ قَالَ: لَا' قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ فِي بَنِي أَسَدٍ' خَلِّ عَنِ الرَّجُلِ' فَلَعَمْرِي أَنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ' فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَتَرَكَهُ' عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ رَايَةٍ' وَعُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الَّذِي بَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ. .... ﴿مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۴۸﴾

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

عامر شعبی' بنو اَسد کے ایک آدمی اور قیس کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اَسدی اس سے اپنی جان چھڑا رہا تھا لیکن دوسرا اُسے چھوڑ نہیں رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ نہیں' اللہ کی قسم! جب تک میں تیری قوم کا تعارُف نہیں جان لیتا (تب تک تجھے نہیں چھوڑوں گا' لہٰذا) تو اپنا تعارف کروا کہ تیرا کن سے تعلق ہے؟ یہ دیکھ کر عامر نے اُس سے کہا: اس آدمی کو چھوڑ دو۔ اُس نے کہا: نہیں میں اسے تب تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ اس کا ذاتی اور اس کی قوم کا تعارف نہیں جان لیتا۔ اُنہوں نے کہا: اس کو چھوڑ دے' میں قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے تو یہ خود پر فخر کرنے لگے۔ لیکن اُس نے چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر عامر شعبی نے کہا: تم دونوں بیٹھ جاؤ اور شعبی بھی اُن کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قیس قبیلے والے! کیا تم میں کوئی ایسا جھنڈا ہے جو سب سے پہلے اسلام میں گاڑا گیا ہو؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیشک یہ بنو اَسد میں موجود تھے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا غزوۂ بدر کے روز تم میں سے مہاجرین کا ساتواں حصہ لوگ تھے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیشک یہ بنو اسد میں تھے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی غنیمت ہے جو اسلام میں سب سے پہلے حاصل ہوئی تھی؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بنو اَسد میں یہ بھی ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہو؟ اُس نے کہا: نہیں' تو آپ نے فرمایا: ایسا سعادت مند شخص بنو اَسد میں موجود ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جس کی شادی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کی ہو' نکاح کا پیغام بھیجنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور پیغام لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بنو اَسد میں یہ عورت بھی موجود ہے۔ (پھر فرمایا:) اس آدمی کا راستہ چھوڑ دو۔ مجھے قسم ہے کہ اگر اس کو علم ہوتا تو یہ فخر محسوس کرتا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور قیس نے اس کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو اسلام کا پہلا جھنڈا دے کر روانہ فرمایا تھا وہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھے اور جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت سنائی تھی وہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ تھے۔

فَضَائِلُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1507﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ":

◄ متن حدیث ► نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ "فَقَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ. ﴿مسند احمد: ۶/۱۵۱/ مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۱۳۲/ مسند الحمیدی: ۱/۱۳۶﴾

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سویا ہوا تھا تو میں نے خود کو جنت میں دیکھا اور ایک قاری کو قرآن پڑھتے سنا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کا صلہ اسی طرح ملتا ہے، نیکی کا صلہ اسی طرح ملتا ہے۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے زیادہ حسن سلوک کیا کرتے تھے۔

﴿1508﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ، وَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ قَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. ﴿مسند احمد: ۵/۴۳۳﴾

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(فرماتے ہیں کہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور آگے بڑھ گیا، پھر جب واپس آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی واپس تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے ان صاحب کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

فَضَائِلُ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

(1509) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ صُهَيْبًا حِينَ أَرَادَ الْهِجْرَةَ فَقَالَ لَهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: أَتَيْتَنَا صُعْلُوكًا حَقِيرًا، ثُمَّ أَصَبْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَالَ، وَبَلَغْتَ الَّذِي بَلَغْتَ، ثُمَّ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ أَنْتَ وَمَالُكَ؟ وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ: فَقَالَ صُهَيْبٌ أَرَأَيْتُ، إِنْ جَعَلْتُ لَكُمْ مَالِي أَمُخَلُّونَ أَنْتُمْ سَبِيلِي؟ قَالَ: قَالُوا: نَعَمْ، فَخَلَعَ لَهُمْ مَالَهُ قَالَ: فَبَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَبِحَ صُهَيْبٌ رَبِحَ صُهَيْبٌ. (سیرۃ ابن ہشام: ۱/۴۷۷)

حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو اُن سے کفارِ قریش نے کہا: تم ہمارے پاس غربت وافلاس اور حقیر حالت میں آئے تھے، پھر تم نے ہمارے درمیان رہ کر مال ودولت حاصل کر لی اور اب تم اس مقام کو پہنچ چکے ہو اور اب خود بھی جانا چاہتے ہو اور اپنا مال بھی ساتھ لے جا رہے ہو؟ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنا مال تمہیں دے دوں تو تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اُتار کر انہیں دے دیا۔ جب اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صہیب (رضی اللہ عنہ) نے بہت فائدے کا سودا کیا ہے، صہیب (رضی اللہ عنہ) نے بہت فائدے کا سودا کیا ہے۔

فَضَائِلُ الْعَرَبِ

عرب کے فضائل

﴿1510﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، وَالْبَحْرَيْنِ. ...... ﴿مصنف عبدالرزاق: ۵۲/۱۱﴾

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری وصال مبارک ہوا تو تمام عرب مرتد ہو گئے سوائے تین مساجد کے: مسجد حرام، مسجد نبوی اور بحرین۔

﴿1511﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا هُشَيْمٌ ثنا الْعَوَّامُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ لَمَّا كَانَ يَوْمُ ذِي قَارٍ انْتَصَفَتْ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ مِنَ الْفُرْسِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "انْتَصَفُوا مِنْهُمْ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ، مِنَ الْفُرْسِ وَنَحْوِهِمْ قَالَ: هَذَا أَوَّلُ يَوْمٍ فَضَّ اللّٰهُ فِيهِ جُنُودَ الْفُرْسِ بِفَوَارِسَ مِنْ بَنِي ذُهْلِ بْنِ شَيْبَانَ." ...... ﴿كتاب العلل لأحمد بن حنبل، ص: ۳﴾

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

جب ذی قار کا دن تھا تو بکر بن وائل آدھے فارسیوں کو لے کر الگ ہو گیا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکر بن وائل ان میں سے آدھے فارسیوں کو لے کر الگ ہو گیا ہے اور یہ پہلا دن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنو ذھل بن شیبان کے فارسیوں کے ذریعے فارسیوں کے لشکروں کو توڑا ہے۔

﴿1512﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا هُشَيْمٌ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ قَيْسٍ يُقَالُ لَهُ: حَفْصُ بْنُ مُجَاهِدٍ، وَكَانَ عَالِمًا بِأَخْبَارِ النَّاسِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ بِي نُصِرُوا قَالَ: وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حفص بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری وجہ سے ان کی مدد کی گئی ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت کا واقعہ ہے۔

{1513} ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا رَوْحٌ ثنا شُعْبَةُ ثنا قَتَادَةُ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ أَشْعَرُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: قَالُوا: بَنُو فُلَانٍ قَالَ: إِنَّ أَشْعَرَ الْعَرَبِ لِلزُّرْقِ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ فِي أُصُولِ الْعَرْفَجِ قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصُّفْرُ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ الْمُتَفَرِّقَةُ أَعْضَادُهُمْ فِي أُصُولِ الْفَسِيلِ.

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: عرب کے سب سے بڑے شاعر کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: فلاں قبیلے والے۔ آپ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) عرب کے سب سے بڑے شاعر بنوقیس بن ثعلبہ ہیں جو عرفج کی نسل سے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: پھر بنونجار کے صفر، جن کی شاخیں فسیل کی نسل میں الگ الگ ہو جاتی ہیں۔

{1514} ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ ثنا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَمُوصِ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحَدُ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا :

◀ متن حدیث ▶ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: وَأَهْدَيْنَا لَهُ فِيمَا نُهْدِي نَوْطًا أَوْ قِرْبَةً مِنْ تَعْضُوضٍ أَوْ بَرْنِيٍّ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْنَا: هَدِيَّةٌ، قَالَ: فَأَحْسَبُهُ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى تَمْرَةٍ مِنْهَا فَأَعَادَهَا مَكَانَهَا، وَقَالَ: أَبْلِغُوهَا آلَ مُحَمَّدٍ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: أَيُّ هَجَرٍ أَعَزُّ؟ قُلْنَا: الْمُشَقَّرُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ دَخَلْتُهَا وَأَخَذْتُ إِقْلِيدَهَا، أَيُّ الْخَطِّ أَعَزُّ؟ فَقُلْنَا: الزَّارَةُ فَقَالَ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ دَخَلْتُهَا وَأَخَذْتُ إِقْلِيدَهَا قَالَ: وَقَدْ كُنْتُ نَسِيتُ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا فَأَذْكَرَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَرْوَةَ قَالَ: وَقُمْتُ عَلَى عَيْنِ الزَّارَةِ، ثُمَّ قَالَ": اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ قَيْسٍ إِذْ أَسْلَمُوا طَائِعِينَ غَيْرَ كَارِهِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَوْتُورِينَ، إِذْ بَعْضُ قَوْمٍ لَا يُسْلِمُونَ حَتَّى يُخْزَوْا وَيُوتَرُوا قَالَ: وَابْتَهَلَ وَجْهُهُ هَا هُنَا مِنَ الْقِبْلَةِ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: إِنَّ خَيْرَ الْمَشْرِقِ عَبْدُ قَيْسٍ " ......

{مسند احمد: ۲۰۶/۴/ مجمع الزوائد للہیثمی: ۴۹/۱۰}

حضرت ابوالقموص زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عبدالقیس کے وفد میں شامل ایک شخص نے بیان کیا:

ہم لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحائف میں تعضوض یا برنی کھجوروں کی ایک ٹوکری بھی لے کر آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے بتلایا کہ یہ تحفہ ہے۔ غالبا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک کھجور نکال کر دیکھی، پھر واپس رکھ دی اور فرمایا: یہ ٹوکری آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہنچا دو۔ لوگوں نے اِس موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف سوال پوچھے تھے، جن میں سے ایک سوال پینے کے برتنوں سے متعلق بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کدو کے برتن، سبز رنگ کا برتن جس میں روغن ملا گیا ہو، چوبی برتن اور روغن زِفت لگے برتن میں پانی یا نبیذ نہ پیو، بلکہ اُس حلال برتن میں پیا کرو جس کا منہ بندھا ہوا ہو۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ چاروں برتن کیا ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ برتن کیسے ہوتے ہیں، یہ بتاؤ کہ ہجر کا کون سا علاقہ سب سے معزز ہے؟ ہم نے کہا: شقر۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس میں داخل ہوا ہوں اور اس کی چابی بھی پکڑی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں اِس حدیث کا کچھ حصہ بھول گیا تھا، بعد میں عبید اللہ بن ابی جروہ نے یاد دلایا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ) میں ''عین زاراہ'' پر کھڑا ہوا تھا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! عبد القیس کی مغفرت فرما کیونکہ یہ بغیر کسی جبر کے اپنی رضا مندی کے ساتھ مسلمان ہوئے ہیں، اب یہ شرمندہ ہوں گے اور نہ ہی ہلاک، جبکہ ہماری قوم کے کچھ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتے جب تک رُسوا اور ہلاک نہ ہو جائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کا رُخ موڑتے ہوئے قبلہ کی جانب کیا اور فرمایا: بلاشبہ اہل مشرق میں سب سے بہترین لوگ عبد القیس ہیں۔

﴿ تشریح ﴾ اِس روایت میں بیان کردہ چار قسم کے برتنوں میں پانی یا نبیذ پینے سے اس لیے منع فرمایا گیا، کیونکہ اسلام سے پہلے ان میں شراب بنائی جاتی تھی۔

﴿1515﴾ **﴿سند حدیث﴾** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحَدُ الْوَافِدِينَ الَّذِينَ وَفَدُوا:

﴿متن حدیث﴾ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ فَإِنْ لَا يَكُنْ؟ قَالَ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَإِنِّي نَسِيتُ اسْمَهُ، قَالَ: وَأَهْدَيْنَا لَهُ فِيمَا نُهْدِي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: وَابْتَهَلَ يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ وَجْهُهُ هُنَا مِنَ الْقِبْلَةِ يَعْنِي عَنْ يَمِينِ الْقِبْلَةِ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ خَيْرَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ عَبْدُ الْقَيْسِ ...... ﴿مسند احمد: ۲۰۶/۴/ سنن ابی داؤد: ۳۳۱/۳﴾

حضرت ابو القموص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبد القیس کے وفد میں شامل ایک شخص نے بیان کیا:

ہم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحائف لائے تھے...... اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدھر سے قبلہ کی جانب اپنا رُخ مبارک پھیر لیا، یعنی قبیلے کی دائیں جانب سے مڑ کر سیدھا قبلہ رُخ ہو گئے، اور عبدالقیس کے لیے دُعا کرتے ہوئے فرمایا: بیشک اہلِ مشرق میں سب سے بہترین لوگ عبدالقیس ہیں۔

﴿1516﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: ثنا عَفَّانُ قثنا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ نا أَبُو الْوَازِعِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي رَاسِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَهُ إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِي شَيْءٍ لَا يَدْرِي مَهْدِيٌّ مَا هُوَ؟ قَالَ: فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ فَشَكَى ذَاكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ لَوْ أَنَّكَ أَهْلَ عُمَانٍ أَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ۔ ...... ﴿صحیح مسلم: ۱۹۷۱/۴﴾

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ایک قبیلے کی طرف اپنا ایک نمائندہ کسی کام کی غرض سے بھیجا، اس قبیلے والوں نے اس کے ساتھ نازیبا زبان استعمال کی اور مارا پیٹا، اُس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم (سب سے پہلے) عمان والوں کے پاس جاتے تو نہ انہوں نے تمہارے ساتھ نازیبا زبان استعمال کرنا تھی اور نہ ہی تمہیں مارنا تھا۔

﴿1517﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :

◄ متنِ حدیث ► هُمْ بَنُو حَنِيفَةَ أَصْحَابُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ يَعْنِي قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: (سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ) (الفتح:16)." ...... ﴿الدر المنثور للسیوطی: ۶/۷۴﴾

حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ

"عنقریب تمہیں ایسے لوگوں (سے لڑائی کرنے) کی طرف بلایا جائے گا جو بہت زور آور ہیں۔"

سے مراد مسیلمہ کذاب کے ساتھی بنو حنفیہ ہیں۔

﴿1518﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ يَعْنِي الْمَقْبُرِيَّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ فَقَالَ: أَتْقَاهُمْ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا.

﴿صحیح البخاری: ۶/ ۳۸۷/ صحیح مسلم: ۴/ ۱۸۴۶/ مسند احمد: ۲/ ۴۳۱/ سنن الدارمی: ۱/ ۷۳﴾

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان میں سب سے زیادہ رب سے ڈرنے والا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے اس پیغمبر (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے بیٹے ہیں، جو خلیل اللہ (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس بارے میں بھی آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خاندانِ عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ جو زمانۂ جاہلیت میں ان میں سے بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1519﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قثنا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ النَّاسُ مَعَادِنُ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا.

﴿مسند احمد: ۲/ ۲۶۰﴾

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگ چھپے ہوئے دفینوں (یعنی خزانوں) کی طرح ہیں، ان میں سے جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1520﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا رَوْحٌ قثنا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ، وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ، فَذَكَرُوا الْجُدُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ سَكَتُّمْ أَخْبَرْتُكُمْ: جَدُّ بَنِي عَامِرٍ

جَمَلٌ أَحْمَرُ أَوْ آدَمُ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي رَوْضَةٍ وَغَطَفَانُ أَكَمَةٌ خَشْنَاءُ تَنْفِي النَّاسَ عَنْهَا " قَالَ: فَقَالَ: الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَأَيْنَ جَدُّ بَنِي تَمِيمٍ؟ قَالَ: لَوْ سَكَتَ. ﴿مسند احمد: ۳۴۶/۵﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عینیہ بن بدر، اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور اپنے دادوں کا تذکرہ کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم خاموشی اختیار کرو تو میں تمہیں بتلاتا ہوں، بنو عامر کا دادا تو اس سرخ یا گندمی اونٹ کی طرح ہے جو کسی باغ میں مختلف درختوں کے پتے کھا رہا ہو، بنو غطفان کا دادا اُس کھردرے ٹیلے کی طرح ہے جو لوگوں کو اپنے سے دُور رکھتا ہے، اس پر اقرع بن حابس نے کہا: بنو تمیم کا دادا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! یہ خاموش ہی رہتا۔

﴿1521﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا رَوْحٌ أَوْ غَيْرُهُ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

[متن حدیث] خِيَارُ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا. ﴿مسند احمد: ۳۸۳/۳﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اِسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1522﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا رَوْحٌ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

[متن حدیث] اَلنَّاسُ مَعَادِنُ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا۔

﴿مسند احمد: ۳۸۳/۳﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگ چھپے ہوئے دفینوں (خزانوں) کی طرح ہیں، ان میں سے جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اِسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1523﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثنا أَبِي، ثنا أَبُو كَامِلٍ ثنا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ دَغْفَلٍ السَّدُوسِيِّ قَالَ:

[متن حدیث] مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ قَطُّ، إِلَّا كَانَ الْحَقُّ مَعَ مُضَرَ۔ ﴿التاریخ الکبیر: ۲۵۵/۲﴾

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دغفل سدوسی نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کا جب بھی اختلاف ہوا ہے تو حق موقف مضر قبیلے کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

﴿1524﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قثنا سَعِيدٌ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

◀ [متن حدیث] ◀ لَا تَسُبُّوا مُضَرَ فَإِنَّهُ كَانَ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ، وَإِنَّ أَوَّلَ دِينِ إِبْرَاهِيمَ لِعَمْرِو بْنِ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ."

﴿صحیح البخاری:۶/۵۴۷/ مسند احمد:۲/۲۷۵/ الجامع الصغیر للسیوطی:۲/۲۰۰/ المعجم الکبیر للطبرانی:۱۰/۳۹۸/ مجمع الزوائد للهیثمی:۱/۱۱۶﴾

حضرت عبداللہ بن حارث بن ہشام مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مضر کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ یہ دین ابراہیم علیہ السلام پر ہیں اور سب سے پہلے جس نے دین ابراہیم کو تبدیل کیا وہ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔

فَضَائِلُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1525﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّرَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ قَالَ: فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ: إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ ابْنَهُ هَذَا لِمَنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

﴿صحیح البخاری: ۸۶/۷/صحیح مسلم: ۱۸۸۴/۴/مسند احمد: ۲۰/۲/سنن الترمذی: ۶۷۶/۵﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کا امیر بنایا تو لوگ ان کی امارت پر اعتراض کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم ہی کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! بیشک وہ اس امارت کے اہل اور حق دار تھے اور بلاشبہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے جس طرح یہ (اُسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

﴿1526﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَعْقُوبُ ثنا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ أَبِيهِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ مَعِي إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ يَصُبُّهَا عَلَيَّ أَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي۔

﴿مسند احمد: ۲۰۱/۵/سنن الترمذی: ۶۷۷/۵/المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۳/۱/مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۸۶/۹﴾

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب (مرض الوفات میں) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوئی تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے، کسی سے بات نہیں کر رہے تھے۔ پھر اپنا ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اُٹھانے لگے، پھر وہ ہاتھ مجھ پر پھیر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی ہے۔

﴿1527﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبْغِضَ أُسَامَةَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ۔ ...... ﴿مسند احمد:٦/١٥٦﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے یہ فرمان سن لینے کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اُسامہ رضی اللہ عنہ سے نفرت کرے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اُسامہ سے بھی محبت کرے۔

﴿1528﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَّا هُوَ أَمِيرُهَا ...... ﴿مسند احمد:٦/٢٢٧/مسند الحمیدی:١/١٣٠﴾

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جس بھی لشکر میں بھیجا، اُس کا انہیں ہی امیر مقرر کیا۔

﴿1529﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ يَلُومُنِي النَّاسُ فِي تَأْمِيرِي أُسَامَةَ كَمَا لَامُونِي فِي تَأْمِيرِي أَبَاهُ قَبْلَهُ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ، وَأَنَّهُ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ بَعْدَهُ. ...... ﴿مصنف عبدالرزاق:١١/٢٢٤﴾

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا:

لوگ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنانے پر مجھ پہ اعتراض کر رہے ہیں' جس طرح کہ انہوں نے اس سے قبل مجھ پہ اس کے والد کو امیر بنانے پر اعتراض کیا تھا' بیشک اس کا والد تم سب سے زیادہ مجھے محبوب تھا اور اس کے بعد یہ مجھے تم سب سے محبوب ہے۔

﴿1530﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ قَالَ:أنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ قَامَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَتْلِ أَبِيهِ فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الْغَدِ فَقَامَ مَقَامَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أُلَاقِي مِنْكَ الْيَوْمَ، مَا لَقِيتُ مِنْكَ بِالْأَمْسِ۔ ﴿البداية والنهاية لابن كثير:۲۵۵/۴/مجمع الزوائد للهيثمي:۲۷۵/۹﴾

◆ حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کی شہادت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اَشک بار ہو گئیں' پھر وہ اگلے روز آئے اور اُسی جگہ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تجھے دیکھ کر آج بھی وہی یاد آ رہا ہے جو کل یاد آیا تھا۔

﴿1531﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ قَالَ:أنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:حِينَ أَتَاهُ قَتْلُ زَيْدٍ

◀ [متنِ حدیث] ◀ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ۔

◆ حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! زید کی مغفرت فرما' اے اللہ! جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

﴿1532﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ كُنْتُ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَمَرَّ ابْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ هَذَا ابْنُ حِبِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

◆ حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا گزر ہوا تو ابوسلمہ نے کہا:
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی کا بیٹا ہے۔

﴿1533﴾ ◄ [سندِ حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ، سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ◄ مَا عَلِمْنَا أَحَدًا أَسْلَمَ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ـ..... ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۷۴﴾

حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
ہمارے علم میں ایسا کوئی نہیں جس نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اِسلام قبول کیا ہو۔ (یعنی غلاموں میں)

﴿1534﴾ ◄ [سندِ حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◄ [متنِ حدیث] ◄ مَا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ إِلَّا أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ: زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلَاحَهُ زَيْدًا

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی لشکر بھیجا' اس کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہی مقرر فرمایا۔
حضرت امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلَاحَهُ زَيْدًا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود کسی غزوے میں شریک نہ ہو پاتے تھے تو اپنے ہتھیار حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دے دیتے تھے۔

فَضَائِلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1535﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْقُوبُ قثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

[متن حدیث] كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَهَرَ بِالْقُرْآنِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: اجْتَمَعَ يَوْمًا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا سَمِعَتْ قُرَيْشٌ هَذَا الْقُرْآنَ يُجْهَرُ لَهَا بِهِ قَطُّ، فَمَنْ رَجُلٌ يُسْمِعُهُمُوهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَنَا، قَالُوا: إِنَّا نَخْشَاهُمْ عَلَيْكَ، إِنَّمَا نُرِيدُ رَجُلًا لَهُ عَشِيرَةٌ يَمْنَعُونَهُ مِنَ الْقَوْمِ إِنْ أَرَادُوهُ، قَالَ: دَعُونِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَمْنَعُنِي قَالَ: فَغَدَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَى الْمَقَامَ فِي الضُّحَى، وَقُرَيْشٌ فِي أَنْدِيَتِهَا فَقَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ، ثُمَّ قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَافِعًا صَوْتَهُ (الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ) (الرحمن:2) قَالَ: ثُمَّ اسْتَقْبَلَهَا يَقْرَأُ فِيهَا " قَالَ: وَتَأَمَّلُوا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: مَا يَقُولُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالُوا: إِنَّهُ لَيَتْلُو بَعْضَ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ فِي وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ حَتَّى بَلَغَ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَدْ أَثَّرُوا فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوا: هَذَا الَّذِي خَشِينَا عَلَيْكَ قَالَ: مَا كَانَ أَعْدَاءُ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْهُمُ الْآنَ، وَلَئِنْ شِئْتُمْ لَأُغَادِيَنَّهُمْ بِمِثْلِهَا، قَالُوا: حَسْبُكَ فَقَدْ أَسْمَعْتَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ. ﴿سیرۃ ابن ھشام: ۱/۳۱۴/ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: ۳/۲۵۶﴾

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے جس شخص نے بلند آواز میں قرآنِ پاک پڑھ کر سنایا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! قریش نے کبھی بھی اس قرآن کو اس طرح نہیں سنا کہ انہیں اونچی آواز میں پڑھ کر سنایا گیا ہو لہٰذا کون ہے جو انہیں قرآن سنائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: (نہیں) ہم کو تمہارے بارے میں ڈر ہے، ہم تو ایسا آدمی چاہتے ہیں کہ جس کا کنبہ قبیلہ بھی ہو کہ اگر کفارِ قریش اُس کو مارنے پیٹنے لگیں تو اس کی قوم کے لوگ

اس کو ان سے بچالیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں' بیشک اللہ تعالیٰ مجھے بچالے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ اگلی صبح چاشت کے وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مقامِ ابراہیم کے پاس آ گئے اور قریش اپنی مجالس میں مشغول تھے' تو آپ مقامِ ابراہیم کے پاس آ کھڑے ہوئے اور پھر بلند آواز سے بڑھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○

پھر آپ کفار کی جانب رُخ کر کے مقامِ ابراہیم میں ہی قرآنِ پاک پڑھنے لگے۔ کفار نے قدرے تامل کیا' پھر وہ کہنے لگے: ابن اُمِ عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کیا کہہ رہا ہے؟ تو دوسرے لوگوں نے کہا: یہ وہ کلام پڑھ رہا ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لے کر آیا ہے۔ پھر وہ اُٹھ کر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن کے چہرے پر مارنے لگے' جبکہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن پڑھے جا رہے تھے' جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا (آپ نے) اتنا قرآنِ پاک پڑھا' پھر آپ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ گئے۔ ان کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمیں آپ کے بارے میں اسی بات کا ڈر تھا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب مجھے اللہ کے ان دشمنوں کا کوئی ڈر نہیں رہا' اگر تم چاہو تو میں کل پھر ان کے سامنے اسی طرح (قرآنِ پاک) پڑھوں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: بس کافی ہے' آپ نے انہیں وہ سنا دیا ہے جسے وہ ناپسند کرتے ہیں۔

﴿1536﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَكَرِهْتُ لِأُمَّتِي مَا كَرِهَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/۷۷/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۸/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۹۰﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنی اُمت کے لیے اسی کام کو پسند کیا جو ان کے لیے ابن اُمِ عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے پسند کیا اور میں نے اپنی اُمت کے لیے اسی کام کو ناپسند کیا جو ان کے لیے ابن اُمِ عبد نے ناپسند کیا۔

﴿1537﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔

﴿سنن ابن ماجہ: ۱/۴۹/ مسند احمد: ۲/۴۴۶/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۸۸/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۵﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص قرآنِ پاک کو اُسی طرح تروتازہ پڑھنا پسند کرے جس طرح (قرآنِ پاک) نازل کیا گیا تو اُس کو ابن اُم عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔

﴿1538﴾ ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► لَوِ اسْتَخْلَفْتُ أَحَدًا مِنْ غَیْرِ مَشُورَۃٍ لَاسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ.

﴿مسند احمد: ۱/۷۶، ۱۰۷، ۱۰۸/ سنن الترمذی: ۵/۶۷۳/ سنن ابن ماجہ: ۱/۴۹/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۸﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر میں مشورے کے بغیر کسی کو خلیفہ منتخب کروں تو میں ابن اُم عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو لوگوں پر خلیفہ مقرر کروں گا۔

﴿1539﴾ ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا وَکِیعٌ قثنا مَالِکٌ یَعْنِی: ابْنَ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِیدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► رَضِیتُ لِأُمَّتِی مَا رَضِیَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ

حضرت عبدالرحمٰن بن سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں نے اپنی اُمت کے لیے اُسی کام کو پسند کیا جو اس کے لیے ابن اُم عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے پسند کیا۔

﴿1540﴾ ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا یَحْیَی قثنا سُفْیَانُ نا سُلَیْمَانُ، عَنْ عُمَارَۃَ عَنْ حُرَیْثِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► جَاءَ نَعْیُ عَبْدِ اللّٰہِ إِلَی أَبِی الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: مَا تَرَکَ بَعْدَہُ مِثْلَہُ

﴿التاریخ الکبیر: ۲/۶۹﴾.

حضرت حریث بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر ملی تو اُنہوں نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد اپنی مثال نہیں چھوڑی۔

﴿1541﴾ ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، قثنا وَکِیعٌ، عَنْ إِسْرَائِیلَ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ :

◀ متن حدیث ▶ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ " أَخْبِرْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ سَمْتًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ، وَنَسْمَعُ مِنْهُ، فَقَالَ: كَانَ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ ." ﴿صحیح البخاری: ۱۰۲/۷/مسند احمد: ۴۰۱/۵/سنن الترمذی: ۶۷۳/۵/المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۸/۹﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں اُس شخص کے بارے میں بتلایئے جو اخلاق و عادات کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور اس سے کچھ باتیں سنیں تو انہوں نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور اطوار طریقے میں ابن اُم عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

﴿1542﴾ ◀ سند حدیث ▶ وَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ حُذَيْفَةَ :

◀ متن حدیث ▶ قَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ وَسِيلَةً . ﴿مسند احمد: ۳۹۵/۵/سنن الترمذی: ۶۷۳/۵﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جو کہ جھوٹ سے بالکل محفوظ ہیں، وہ یہ خوبی جانتے ہیں کہ ابن اُم عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

﴿1543﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هَدْيًا، وَدَلًّا وَسَمْتًا بِمُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ، لَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ . ﴿مسند احمد: ۳۹۴/۵﴾

حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیشک اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور طور طریقے میں گھر سے نکلنے سے لے آکر واپس لوٹ آنے تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے، البتہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔

﴿1544﴾ حدثنا عبدالله، قال: حدثني أبي، قال: نا يحيى، عن شعبة، و ابن جعفر، قثنا شعبة، قثنا

أبو اسحاق، عن عبدالرحمن بن يزيد، قال:

قلت لحذيفة أخبرنا برجل قريب الهدى والسمت والدل برسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نأخذ عنه، قال: ما أعلم أحداً أقرب سمتاً وهدياً ودلاً برسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى يواريه جدار بيته من ابن ام عبد۔ ﴿المعجم الكبير للطبراني: ۹/۸۸﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے ایسے شخص کے متعلق بتلائیے جو اخلاق و عادات، سیرت وصورت اور طور طریقے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہو، تا کہ ہم اس سے کچھ حاصل کر سکیں تو انہوں نے فرمایا: میرے علم میں تو ابن اُم عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ایسا کوئی نہیں ہے جو اخلاق و عادات، سیرت وصورت اور طور طریقے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریبی ہو، یہاں تک کہ انہیں ان کی گھر کی دیواریں چھپا لیتیں۔

﴿تشریح﴾ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو وہ ہمارے درمیان رہتے، اُن کا ہر کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوتا تھا، جب وہ اپنے گھر چلے جاتے تھے تب کا علم نہیں ہے کہ گھر میں ان کے معمولات کیا ہوتے تھے۔

﴿1545﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، فِي حَدِيثِهِ قَالَ: أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

﴿متن حدیث﴾ لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ وَسِيلَةً. ﴿المعجم الكبير للطبراني: ۹/۸۷﴾

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جو کہ جھوٹ سے بالکل محفوظ ہیں، وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ابن اُم عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

﴿1546﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَّارًا أَمِيرًا، وَعَبْدَ اللَّهِ مُعَلِّمًا وَوَزِيرًا، وَإِنَّهُمَا مِنْ نُجَبَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، اسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا، وَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِهِمَا عَلَى نَفْسِي۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا (اُس میں لکھا تھا کہ) السلام علیکم! امابعد! میں نے تمہارے پاس حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے' یہ دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں میں سے ہیں' لہٰذا ان کی بات سن کر اطاعت بجالانا اور میں نے ان دونوں کی رفاقت سے تم کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے۔

(1547) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ:

متن حدیث: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ هَهُنَا: إِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَّارًا أَمِيرًا، وَبِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مُعَلِّمًا وَوَزِيرًا، وَهُمَا مِنَ النُّجَبَاءِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَاسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا، وَآثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ عَلَى بَيْتِ مَالِكُمْ، وَرَزَقْتُهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً، وَبَعَثَ حُذَيْفَةَ، وَابْنَ حُنَيْفٍ عَلَى السَّوَادِ، فَجَعَلَ لِعَمَّارٍ شَطْرَهَا وَبَطْنَهَا وَجَعَلَ الشَّطْرَ الْبَاقِي بَيْنَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ.

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/۸۵/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۲۹۱/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۹/۲۹۱)

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہمیں یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا کہ میں نے تمہارے پاس حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے یہ دونوں بدری صحابہ میں سے چنیدہ اور پسندیدہ ہیں' لہٰذا تم ان کی بات سن کر اطاعت بجالانا' میں نے ابن اُم عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے تم کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے اور اسے تمہارے بیت المال کا نگران مقرر کیا ہے۔ ان کا حق خدمت روزانہ ایک بکری ہو گا۔ آپ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حنیف رضی اللہ عنہ کو سواد (عراق) میں بھیجا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لیے بکری کا نصف حصہ اور اس کا پیٹ مقرر کیا اور باقی آدھا حصہ ان تینوں اصحاب کے درمیان تقسیم کے لیے رکھا۔

(1548) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

متن حدیث: لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ مِنْ أَقْرَبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَسِيلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسند احمد رحمہ اللہ: ۳۹)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم 'جو کہ جھوٹ سے بالکل پاک ہیں' وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ابن اُمِ عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ وسیلے کے اعتبار سے روزِ قیامت تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ کے قریب اور نزدیک ہوں گے۔

(1549) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ متن حدیث ▶ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ. " قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِهِ (صحیح البخاری: ۷/۱۰۱/ صحیح مسلم: ۹۴۱۳/۴/ سنن الترمذی: ۶۷۴/۵/ مسند احمد: ۱۹۰/۲/ المستدرک للحاکم: ۲۲۵/۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار لوگوں سے قرآنِ پاک کا علم حاصل کرو' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا نام سب سے پہلے لیتے دیکھا' تب سے مجھے ان سے محبت ہوگئی ہے۔

(1550) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَنَا مِنْهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَكَلَّمَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ عُمَرُ: كُنَيْفٌ مُلِئَ عِلْمًا (المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۵/۹)

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ آ گئے' آپ ان کے قریب ہو گئے اور ان پر جھک کر کوئی بات کی' جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چھوٹے سے بدن والا علم سے بھرا ہوا ہے۔

(1551) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخِلَّائِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اِس اُمت میں سے تین بندے میرے گہرے دوست ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

(1552) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنٌ، قثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :

◀ متن حدیث ▶ أَنَّهُ كَانَ يَجْتَنِي سِوَاكًا مِنَ الْأَرَاكِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الرِّيَاحُ تَكْفَؤُهُ وَكَانَ فِي سَاقَيْهِ دِقَّةٌ قَالَ: فَضَحِكَ الْقَوْمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ

(مسند احمد: ۱/۴۲۱/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/۷۵/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۱۲۷/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۷/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۸۹)

حضرت زِرّ بن حُبَیش، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیلو کے درخت کی مسواک توڑ کر لایا کرتے تھے ان کی پنڈلیاں پتلی تھیں، جب ہوا چلتی تو وہ لڑکھڑانے لگتے تھے لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک دونوں پنڈلیاں میزانِ عمل میں اُحد پہاڑ سے بھی وزنی ہیں۔

(1553) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ (التاریخ الکبیر للبخاری: ۳/۳۰۸)

حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص قرآنِ پاک کو اس طرح تر و تازہ پڑھنا پسند کرے جس طرح وہ نازل کیا گیا، تو اس کو ابن اُم عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔

(1554) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ

(مسند احمد: ۱/۷)

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ قرآنِ پاک کو اُس طرح تر و تازہ پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا، تو اُسے چاہئے کہ (قرآنِ پاک) کو ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت کے مطابق پڑھے۔

فَضَائِلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴿1555﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قَالَ الْمُهَاجِرُونَ لِعُمَرَ أَلَا تَدْعُو أَبْنَاءَ نَا كَمَا تَدْعُو ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: ذَاكَ فَتَى الْكُهُولِ، إِنَّ لَهُ لِسَانًا سَئُولًا، وَقَلْبًا عَقُولًا. ﴿المستدرک للحاکم: ۵۳۹/۳/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۲۳/۱۰/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۱۸/۱﴾

حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

مہاجرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (مشاورت میں) بلاتے ہیں، ہمارے بیٹوں کو کیوں نہیں بلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ پختہ عمر کا جوان ہے، اس کے پاس بہت زیادہ سوال کرنے والی زبان اور خوب سمجھنے والا دل ہے۔

﴿1556﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نا رَجُلٌ سَقَطَ مِنْ كِتَابِ ابْنِ مَالِكٍ ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

﴿متن حدیث﴾ نِعْمَ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲﴾

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کے بہترین ترجمان ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

﴿1557﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ:

﴿متن حدیث﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ) (الكهف:22) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا مِنْ أُولَئِكَ الْقَلِيلِ. ﴿اخرجہ ابن سعد: ۳۶۶/۲﴾

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيلٌ ﴿الکہف:۲۲﴾ ''انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ان تھوڑے لوگوں میں ایک میں بھی ہوں۔

﴿1558﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

◀ متن حدیث ▶ نِعْمَ تُرْجُمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ .

﴿تفسیر ابن جریر الطبری:۱/۳۱/المستدرک للحاکم:۳/۵۳۷/مجمع الزوائد للھیثمی:۹/۲۷۶/التاریخ الکبیر:۴/۲۶۴/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱/۳۱۶﴾

حضرت ابوالضحیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔

﴿1559﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ . ﴿المستدرک للحاکم:۳/۵۳۷﴾

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمریں بھی حاصل کر لیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی بھی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ سکتا۔

﴿1560﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِابْنِ عَبَّاسٍ :

◀ متن حدیث ▶ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ

﴿مسند احمد:۱/۲۶۶/المستدرک للحاکم:۳/۵۳۴/المعجم الکبیر للطبرانی:۱۰/۲۹۳﴾

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور اسے تفسیر کا علم سکھا دے۔

﴿تشریح﴾ ◀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا ہی نتیجہ تھا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑے مفسر قرآن تھے۔ آپ کی ذہانت اور قرآن فہمی سے متعلقہ ایک دلچسپ قصہ ملاحظہ کیجیے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بٹھا لیا کرتے تھے' ان میں سے کسی نے اعتراض کر دیا کہ انہیں نہ لے کر آیا کیجیے' کیونکہ یہ تو ہمارے بچوں جیسے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اہمیت بتلانے کے لیے ایک روز ان سے پوچھا کہ سورۂ نصر (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

وَالْفَتْحُ ...... الخ) کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟ یعنی اس میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کس بات کی خبر دی ہے۔ بعض نے کہا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی حمد وثنا بیان کرنے اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہنے کا حکم دیا ہے' کچھ نے کہا کہ اس میں فتح مکہ کے بعد شکر بجالانے کا حکم ہے' جبکہ باقی خاموش رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری جانب توجہ فرمائی اور مجھے اس کی تفسیر کرنے کا حکم دیا' میں نے عرض کیا: (جو کچھ انہوں نے بتایا ہے) ان میں سے کچھ بھی اس سورت کی تفسیر نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا کہ پھر اور کیا مراد ہے؟ تو میں نے کہا: اِس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرما جانے کی خبر ہے' آپ کو اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ نے تبلیغ کا فریضہ بخوبی ادا کر دیا ہے اور اب آپ کی دُنیوی زندگی ختم ہونے کو ہے' لہٰذا اب آپ صرف تسبیح وتحمید اور استغفار میں مشغول رہا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: یہی تفسیر میرے علم میں تھی۔ ﴿صحیح بخاری: ۴۹۷۰﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اِس قدر قرآن فہمی دیکھ کر سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیران رہ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حبر الامۃ (اُمتِ مسلمہ کے عالم) کا لقب ملا تھا۔

﴿1561﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْضَمِ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِكْمَةِ مَرَّتَيْنِ ﴿سنن الترمذی: ۵/ ۶۷۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوجَہْضَم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حکمت کی دُعا بھی دو مرتبہ ہی فرمائی۔

﴿1562﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَوْ بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ نِعْمَ التُّرْجُمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۲/ ۳۶۶/ التاريخ للفسوی: ۱/ ۴۹۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمروں تک پہنچ جاتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ سکتا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآنِ پاک کے بہترین مفسر ہیں۔

❁ ◆ ❁❁❁ ◆ ❁

فَضَائِلُ خَدِيجَةَ وَغَيْرِهَا

اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کے فضائل

﴿1563﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَوَكِيعٌ قَالَا: نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ابْنُ بِشْرٍ فِي حَدِيثِهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ - لَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ ابْنَةُ عِمْرَانَ - وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. ﴿صحیح البخاری: ۶/۴۷۰/صحیح مسلم: ۴/۱۸۸۶/سنن الترمذی: ۵/۷۰۲/السنن الکبریٰ للنسائی: ۷/۳۵۹﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین خدیجہ (علیہا السلام) ہیں۔

﴿التیسیر بشرح الجامع الصغیر: ۱/۵۳۱﴾

﴿1564﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ. قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ أَخْبَرَنِي بَعْضُ وَلَدِي أَنَّهُ قَدْ دُفِنَ مِنْ وَلَدِي، وَوَلَدِ وَلَدِي أَكْثَرُ مِنْ مِائَةٍ. ﴿صحیح البخاری: ۱۱/۱۴۴/صحیح مسلم: ۴/۱۹۲۸/مسند احمد: ۶/۴۳۰/سنن الترمذی: ۵/۶۸۲﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! انس آپ کا خادم ہے‘ اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دُعا فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرما دے اور جو بھی تو اسے عطا فرمائے‘ اس میں برکت ڈال دے۔ حجاج اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ایک بیٹے نے مجھے بتلایا کہ میرے بچے کو دفن کر دیا گیا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے اولاد میں اتنی برکت فرمائی کہ انہیں علم ہی نہ ہوا کہ کسی بچے کی وفات ہوگئی ہے) اور میرے پوتوں کی تعداد ایک سو

سے زائد ہے۔

﴿1565﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدٌ قَالَ: نا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ حَجَّاجٌ: ابْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

❁ ◆ ❁ اس سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

﴿1566﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى ثنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ." ﴿صحیح مسلم: ۱۹۰۸/۴/ مسند احمد: ۱۰۶/۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی' میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ یہ غمیصاء بنت ملحان ہے۔

﴿1567﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ يَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ قَالَ: فَيَتَطَاوَلُ أَبُو طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَقِي بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ.

﴿صحیح البخاری: ۹۳/۶/ صحیح مسلم: ۱۴۴۳/۳/ مسند احمد: ۲۶۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تیر اندازی کر رہے تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے سے سر اُٹھاتے اور دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر گرا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنا سینہ تان کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپانے کے لیے گردن لمبی کر لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کرتے' اور کہتے: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے موجود رہے گا۔

﴿1568﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا هُشَيْمٌ ثنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَإِذَا هِيَ الْغُمَيْصَاءُ ابْنَةُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں جب جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے آگے چلنے کی آواز سنائی دی' دیکھا تو وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ غمیصاء بنت ملحان تھی۔

﴿1569﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ أَبِي: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْعِبَادِيُّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَلْغُمَيْصَاءُ هِيَ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ، وَهِيَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ، وَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ يُرِيدُ أُمَّ حَرَامٍ

حضرت ابو اسحاق عبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
غمیصاء سے مراد اُم حرام بنت ملحان ہے اور یہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں' ان سے عبادہ نے شادی کی تھی۔

﴿1570﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَحْمَسَ. قَالَ: مَا حَيٌّ بَعْدَ قُرَيْشٍ، وَالْأَنْصَارِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكُونَ مِنْهُمْ مِنْ أَحْمَسَ.

حضرت اسماعیل بن ابو خالد حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
اُنہوں نے ایک آدمی سے پوچھا: تیرا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اُس نے کہا: احمس سے' تو اُنہوں نے فرمایا: قریش اور انصار کے بعد احمس سے بڑھ کر کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق مجھے یہ پسند ہو کہ میں ان میں سے ہوں۔

﴿1571﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا وَحَجَّاجٌ قَالَ: أنا شُعْبَةُ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بَنِي نَاجِيَةَ فَقَالَ: هُمْ مِنَّا وَقَالَ سَعْدٌ: يَرْوُونَ، وَقَالَ حَجَّاجٌ: يُرْوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: هُمْ حَيٌّ مِنِّي. قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ: وَأَهْدَوْا إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رِحَالًا عِلَافِيَّةً قَالَ حَجَّاجٌ: عِلَافِيَّةً

﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۵۰/۱۰﴾

حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے بنو ناجیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہیں۔ اور حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: اس قبیلے کے لوگ مجھ سے ہیں۔ حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں ان میں سے ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو علاقی کجاوہ تحفہ میں دیا تھا۔

﴿1572﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا رَوْحٌ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ:

[متنِ حدیث] جَاءَتْ بُنَانَةُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالُوا: نَحْنُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنَّا، فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْ آبَائِي يَذْكُرُ ذٰلِكَ۔

حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

بنانہ قبیلے کے لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم آپ سے ہیں اور آپ ہم سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے آباؤ اجداد میں سے کسی کو بھی یہ بات بیان کرتے نہیں سنا۔

﴿1573﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: أنا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ

[متنِ حدیث] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کیا کرتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی اس کا گوشت بھیجتے۔

﴿1574﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

[متنِ حدیث] أُرِيتُ لِخَدِيجَةَ بَيْتًا مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ: وَهُوَ قَصَبُ اللُّؤْلُؤِ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے (جنت میں) خدیجہ کا موتیوں سے بنا گھر دکھایا گیا' جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل تھا اور نہ کوئی تکلیف تھی۔

﴿1575﴾ [سندِ حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا رَجُلٌ سَقَطَ مِنْ كِتَابِ ابْنِ

مَالِكٍ قَالَ:نا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ "حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ:مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ ، وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ ." (مضی برقم:۱۳۲۵)

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
سارے جہان کی عورتوں سے تجھے (فضیلت کے لحاظ سے) چار عورتیں ہی کافی ہیں: مریم بنت عمران علیہا السلام فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام فاطمہ بنت محمد علیہا السلام اور خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام۔

(1576) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ نا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَيَعْقُوبُ قَالَا:نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ قَالَ:يُقَالُ:قَالَتْ عَائِشَةُ:لِفَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَا أُبَشِّرُكِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

◀ متن حدیث ▶ سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ، وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ ابْنَةُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ بشارت نہ سناؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:
جنتی عورتوں کی سردار یہ چار خواتین ہوں گی: مریم بنت عمران علیہا السلام فاطمہ بنت رسول اللہ علیہا السلام خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم علیہا السلام۔

قَالَ يَعْقُوبُ:ابْنَةُ مُزَاحِمٍ مِنْ هُنَا إِلَى آخِرِ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ عَنِ الشَّيْخِ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُذْهَبِ، وَالْجَوْهَرِيِّ، عَنِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (مضی برقم:۱۳۳۶)

(1577) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ، صَاحِبُ الْهَرَوِيِّ الْمُقْرِءِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ بَشَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ ۔ (مسند احمد:۳۵۶/۴)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1578﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أنا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خَادِمُ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لِخَدِيجَةَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَيْ خَدِيجَةُ وَاللّٰهِ لَا أَعْبُدُ اللَّاتَ أَبَدًا، وَاللّٰهِ لَا أَعْبُدُ الْعُزَّى أَبَدًا قَالَ: فَتَقُولُ خَدِيجَةُ خَلِّ الْعُزَّى، قَالَ: كَانَتْ صَنَمَهُمُ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ ثُمَّ يَضْطَجِعُونَ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سیدہ خدیجہ بن خویلد رضی اللہ عنہا کے خادم نے بیان کیا کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے سنا:

اے خدیجہ! اللہ کی قسم! نہ تو میں نے کبھی لات کی عبادت کی اور نہ ہی کبھی عُزّیٰ کو پوجا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمانے لگیں: عُزّیٰ کو چھوڑیے۔ راوی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں کا معبود تھا جو اس کی پرستش کیا کرتے، پھر لیٹ کر سو جاتے۔

﴿1579﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔

﴿صحیح البخاری: ۱۳۳/۷، صحیح مسلم: ۱۸۸۶/۴، مسند احمد: ۱۴۳/۱، السنن الکبریٰ للنسائی: ۳۹۵/۷﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا:

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

﴿1580﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

﴿مسند احمد: ۱۳۲/۱﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔

﴿1581﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى الْمَعْنِيُّ قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا لَغْوَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. ﴿مسند احمد: ۳۵۵/۴﴾

حضرت اسماعیل بن ابوخالد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں کوئی فضول گوئی اور شور وغل نہیں ہوگا۔

﴿1582﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

متن حدیث: بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ ﴿مضیٰ برقم:۱۵۷۷﴾

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا' جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1583﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: نا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿مسند احمد: ۱/۸۴/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۸۴﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

﴿1584﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ ﴿(اسنادہ صحیح) مکرر برقم: ۱۵۷۹﴾

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿1585﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث ◀ أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ .

(اسنادہ صحیح) المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ) حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے گھر کی بشارت دوں، جس میں نہ کسی قسم کا شوروغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

1586 ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَبُو الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث ◀ أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ .

المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1587 ◀ سند حدیث ◀ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

متن حدیث ◀ قُلْتُ لِأَبِي: إِنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَطْعُنُ عَلَى عَامِرِ بْنِ صَالِحٍ هَذَا قَالَ: يَقُولُ: مَاذَا؟ قُلْتُ رَآهُ يَسْمَعُ مِنْ حَجَّاجٍ؟ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ أَنَا حَجَّاجًا يَسْمَعُ مِنْ هُشَيْمٍ وَهَذَا عَيْبٌ يَسْمَعُ الرَّجُلُ مِمَّنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ وَأَكْبَرُ؟ (اسنادہ صحیح) المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے اپنے والد سے کہا: حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ عامر بن صالح پر عیب لگاتے ہیں۔ اُنہوں نے پوچھا: وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: اُنہوں نے اسے حجاج سے سماع کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: یقیناً میں نے حجاج کو ہشیم سے سماع کرتے دیکھا ہے اور یہ بہت بڑا عیب ہے کہ حجاج اس راوی سے سنے جو اس سے عمر میں چھوٹا یا بڑا ہے۔

1588 ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :

متن حدیث ◀ أَتَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ وَمَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ

وَجَلَّ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ۔

(اسنادہ صحیح) مسند احمد ۲/۲۳۱/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۸۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خدیجہ آ رہی ہیں اور ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے، یا کھانے پینے کی کوئی چیز ہے، جب وہ آپ کے پاس آ جائیں تو انہیں اُن کے پروردگار کی طرف سے سلام کہیے گا، اور انہیں جنت میں بنے ایک ایسے گھر کی بشارت دیجیے گا جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

(1589) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ: أنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي - تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا

(اسنادہ صحیح) صحیح البخاری: ۷/۱۳۳/ مسند احمد: ۶/۲۰۲/ سنن الترمذی: ۵/۷۰۲/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۸۶

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جس قدر مجھے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک ہوا، حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھ سے شادی کرنے سے تین سال قبل وفات پا گئی تھیں، لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا کثرت سے تذکرہ سنتی رہتی تھی (اس لیے مجھے رشک ہوتا تھا) اور بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں بنے ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کیا کرتے تھے تو اس سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی (گوشت) بھیجتے تھے۔

(1590) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قثنا وَكِيعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

(اسنادہ صحیح) تاریخ بغداد للخطیب: ۶/۳۳۴

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ علیہا السلام ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین سیدہ مریم علیہا السلام ہیں۔ ان دونوں پر سلامتی ہو۔

﴿1591﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا أَبُو عَمْرٍو نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ.
﴿(اسنادہ حسن) مسند احمد: ۱/۲۰۵/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۲۲۳﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مجھ کو یہ حکم دیا گیا کہ میں سیدہ خدیجہ علیہا السلام کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری سناؤں جو موتیوں سے بنا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1592﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ نا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ، مِنْ أَهْلِ وَاسِطَ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ۔ ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۸۶﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:
مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جس قدر مجھے سیدہ خدیجہ علیہا السلام پر رشک ہوا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا کثرت سے تذکرہ کرتے دیکھا ہے، اور بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ سیدہ خدیجہ علیہا السلام کو جنت میں بنے ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1593﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ، نا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:
◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ۔ ﴿مضی برقم: ۱۵۸۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1594﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ نا أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ

❁ ◆ ❁ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت مروی ہے۔

﴿1595﴾ ◀ [سند حدیث] ▶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ يَعْنِي الْقَطِيعِيَّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ [متن حدیث] ▶ بَشِّرْ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ . إِلَى هُنَا رِوَايَةُ الشَّيْخِ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ الطَّيُورِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُذْهِبِ، وَالْجَوْهَرِيِّ، عَنِ ابْنِ مَالِكٍ

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن اوفیٰ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت سنا دو جو موتیوں سے بنا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

❁ ◆ ❁❁❁ ◆ ❁

فَضَائِلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1596﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، قثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ادْنُ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهٰذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلَّا عَمَّارٌ قَالَ: فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا فِي ظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ "

﴿حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۳۵۹/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۳/۱۷۷﴾

حضرت ابو لیلیٰ کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: قریب ہو کر بیٹھ جاؤ' اس جگہ بیٹھنے کا حق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں' سوائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پشت پر پڑے وہ نشانات دکھانے لگ گئے جو مشرکین نے انہیں سزائیں دی تھیں۔

﴿1597﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو قَيْسٍ، عَنِ الْهُزَيْلِ، قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ: إِنَّ عَمَّارًا وَقَعَ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَمَاتَ قَالَ: مَا مَاتَ عَمَّارٌ۔ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۲۵۴﴾

حضرت امام ہزیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے کہا: عمار رضی اللہ عنہ پر دیوار گر گئی ہے جس کے باعث ان کی وفات ہو گئی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار فوت نہیں ہوا۔

﴿1598﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قثنا أَبِي، قثنا وَكِيعٌ تثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ مَا لَهُمْ وَلِعَمَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ وَذَاكَ دَأْبُ الْأَشْقِيَاءِ الْفُجَّارِ. ﴿کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال:۱۱/۷۲۴﴾

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان لوگوں کو عمار سے کیا نسبت ہے کہ عمار تو انہیں جنت کی طرف بلائے گا اور یہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے' بدبختوں اور فاجروں کی یہی خصلت ہوتی ہے۔

﴿1599﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا: نا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَكِيعٌ، وَأَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ. ﴿(اسنادہ صحیح) مسند احمد:۱/۹۹/سنن الترمذی:۵/۶۶۸/سنن ابن ماجہ:۱/۵۲/المستدرک للحاکم:۳/۳۸۸/مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۱۵۲﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (داخلے کی) اجازت طلب کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو' اس پاکباز اور پاک کیے ہوئے کو خوش آمدید۔

﴿1600﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ عَمَّارٌ مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ۔ ﴿المستدرک للحاکم:۳/۳۹۲/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱/۱۳۹﴾

حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عمار سرتاپا ایمان سے معمور ہے۔

﴿1601﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ، وَقَالَ الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ جَاءَ رَجُلَانِ قَدْ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُتَزَلِّقِينَ، مُتَدَهِّنِينَ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ قَالَا: نَحْنُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ: عَلِيٌّ الْمُهَاجِرُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ. ﴿مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۲۹۲﴾

حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

دو آدمی حمام سے نکل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے' وہ دونوں خوب سجے سنورے ہوئے اور تیل لگائے ہوئے تھے' آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مہاجرین میں سے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجر تو عمار بن یاسر

رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿1602﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قثنا لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ :

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ) (ص:6) قَالَ: يَقُولُ أَبُو جَهْلٍ فِي النَّارِ: أَيْنَ عَمَّارٌ؟ أَيْنَ بِلَالٌ؟ ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۱۶/۲۳/ الدر المنثور للسیوطی: ۳۱۹/۵﴾

⬥ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ) (ص: 62) ''ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہمیں وہ لوگ دِکھائی نہیں دے رہے جنہیں ہم (دُنیا میں) برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے؟'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''جہنم میں ابوجہل کہے گا: عمار کہاں ہے؟ بلال کہاں ہے؟''

﴿تشریح﴾ ◄ یعنی ابوجہل جہنم میں کہے گا کہ عمار (رضی اللہ عنہ) اور بلال (رضی اللہ عنہ) دُنیا میں ہم سے حسب و نسب، رُتبہ و مقام اور مال و دولت میں ہم سے کہیں نیچے تھے اور ہم تو انہیں برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے، لیکن کیا بات ہے کہ آج وہ ہمیں یہاں دِکھائی نہیں دے رہے؟ یعنی اس کا زُعم باطل ہو گا کہ جب ہم اتنے اعلیٰ حسب و نسب رکھنے والے بھی جہنم میں ہیں تو وہ یہاں کیوں نہیں ہیں؟ اس بدبخت کو کیا معلوم کہ وہ تو ان اصحابِ ذی سعادت میں سے ہیں جن پر ان کے پروردگار نے اپنی رضامندی لکھ دی ہے اور انہیں جنت کے عالی ترین محلات میں فروکش فرمایا ہے۔

﴿1603﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ :

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ لِعَمَّارٍ مُلِءَ مِنْ كَعْبَيْهِ إِلَى قَرْنِهِ إِيمَانًا ﴿اسنادہ صحیح) مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۹۵/۹﴾

⬥ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

آپ اپنی ایڑھیوں سے لے کر سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

﴿1604﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْأَشْتَرِ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ بَيْنَ عَمَّارٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَلَامٌ فَشَكَاهُ عَمَّارٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يُبْغِضْهُ يُبْغِضْهُ اللّٰهُ،

وَمَنْ يَسُبَّهُ يَسُبَّهُ اللّٰهُ قَالَ سَلَمَةُ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ. ﴿مسند احمد:۴/۹۰/ مسند ابی داوٗد الطیالسی:۲/۱۵۲/ المستدرک للحاکم:۳/۳۸۹﴾

حضرت اشتر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہوگئی تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً جس نے عمار سے دشمنی رکھی اُس سے اللہ دشمنی رکھے گا، جس نے اُن سے نفرت کی اس سے اللہ نفرت کرے گا اور جس نے اس کو برا بھلا کہا اس کو اللہ برا بھلا کہے گا۔

﴿1605﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قثنا أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَمَّارًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

متن حدیث: الطَّيِّبُ الْمُطَيَّبُ ائْذَنُوا لَهُ ﴿مضیٰ برقم:۱۵۹۹﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(یہ) پاکباز اور پاک کیا ہوا (ہے)، اس کو اجازت دے دو۔

﴿1606﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قثنا أَبِي، قثنا أَزْهَرُ قَالَ: أنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ:

متن حدیث: مَا كُنَّا نَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ يُحِبُّ رَجُلًا فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ النَّارَ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ كَانَ يَسْتَعْمِلُكَ فَقَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ أَحُبِّي أَمْ تَأَلُّفِي وَلَكِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ رَجُلًا، فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قِيلَ لَهُ: ذَاكَ قَتِيلُكُمْ يَوْمَ صِفِّينَ، قَالَ: قَدْ وَاللّٰهِ قَتَلْنَاهُ.

﴿مسند احمد:۴/۱۹۹/ السنن الکبریٰ للنسائی:۸/۱۵۲/ سیر اعلام النبلاء للذهبی:۳/۱۷۵﴾

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہماری رائے میں ایسا بالکل نہیں ہوسکتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وفات کسی آدمی سے محبت کرتے رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کردے۔ ان سے پوچھا گیا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ اعزاز بخشا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ہی بہ خوبی علم ہے کہ آپ کو میرے ساتھ محبت تھی یا اُلفت تھی، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے محبت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون (سعادت مند) تھے؟ انہوں نے فرمایا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ وہ تو جنگِ صفین کے روز آپ لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! بیشک ہم نے ہی انہیں شہید کیا ہے۔

فَضَائِلُ أَهْلِ الْيَمَنِ

اہل یمن کے فضائل

﴿1607﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ثنا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ، وَاطَّلَعَ مِنْ قِبَلِ كَذَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا. "﴿مسند احمد:۵/۱۸۵/سنن الترمذی:۵/۲۶/۷/المعجم الکبیر للطبرانی:۵/۱۲۴/مسند البزار:۲/۱/۵۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی جانب سے تشریف لائے تو فرمایا: اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف سے جھانک لر فرمایا: اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کردے اور ہمارے "صاع" اور "مد" میں برکت فرما۔

﴿تشریح﴾ ◀ "مد" اور "صاع" عرب کے دو پیمانے تھے۔ "مد" کی مقدار فقہائے شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک آدھا پیالہ اور اہل حجاز کے ہاں ایک رِطل اور ثلث رِطل ہے' ایک رِطل ۶۴ تولے اور ڈیڑھ ماشے کا ہوتا یعنی ۳۹۸ گرام اور ۳۴ ملی گرام۔ "صاع" کی مقدار اہل حجاز کے نزدیک تقریباً ۲۱۲۴ ملی گرام ہے جبکہ مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک ایک صاع دو پیالے کے برابر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿1608﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ثنا قَيْسٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ الْإِيمَانُ هٰهُنَا، الْإِيمَانُ هٰهُنَا، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ.

﴿(اسنادہ صحیح) صحیح البخاری:۸/۹۸/صحیح مسلم:۱/۷۱۔ مسند احمد:۴/۱۱۸/مسند ابی عوانۃ:۱/۵۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا:

ایمان اس علاقے میں ہے' ایمان اس علاقے میں ہے' بیشک سختی اور سنگدلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کے

پیچھے آوازیں بلند کرنے والے ہیں جہاں شیطان کے دوسینگ نکلتے ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر قبیلوں میں۔

﴿1609﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. ﴿صحیح البخاری ۹۸/۸/ صحیح مسلم ۱/۱/۷/ سنن الترمذی: ۵/۲۶/۷/ مسند احمد: ۲/۲۳۵﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں، ایمان یمن والوں کا (اچھا) ہے، سمجھ بوجھ بھی یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمنیوں کی (اچھی) ہے۔

﴿1610﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أنا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ الْإِيمَانُ يَمَانٍ، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، رَأْسُ الْكُفْرِ الْمَشْرِقُ، وَالْكِبْرُ وَالْفَخْرُ فِي الْفَدَّادِينَ أَصْحَابِ الْوَبَرِ. ﴿مسند احمد: ۲/۴۲۵﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

ایمان یمن والوں کا ہے، ایمان یمن والوں کا ہے، ایمان یمن والوں کا ہے، کفر کا سرا مشرق میں ہے، تکبر اور فخر ان کاشتکاروں میں ہے جو اونچی آواز میں چلاتے ہیں۔

﴿1611﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا رَوْحٌ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ.

﴿مسند احمد: ۳/۳۳۴﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

دلوں کی سختی اور بے وفائی اہل مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

﴿1612﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ،

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ أَصْحَابَ السَّفِينَةِ، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً فَقَالَ: قَدِ اسْتَمَرَّتْ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ: قَدْ جَاءُ وا يَقُودُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ وَالَّذِينَ كَانُوا فِي السَّفِينَةِ الْأَشْعَرِيُّونَ كَانُوا أَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَالَّذِي قَادَهُمْ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيُّ۔

﴿مسند احمد: ۱۱/ ۵۴﴾

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کشتی والوں کو پار لگا دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا: اب کشتی چل پڑی ہے۔ پھر جب وہ لوگ مدینہ کے قریب آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آ گئے ہیں، ان کی قیادت ایک نیک آدمی کر رہا تھا۔ جو لوگ کشتی میں سوار تھے وہ اشعری تھے، ان کی تعداد چالیس تھی اور جو صاحب ان کی قیادت کر رہے تھے وہ عمرو بن حمق الخزاعی تھے۔

﴿1613﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ إِذْ قَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، كَأَنَّهُمُ السَّحَابُ هُمْ خِيَارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ كَلِمَةٌ ضَعِيفَةٌ: إِلَّا أَنْتُمْ. ﴿صحیح البخاری: ۱/ ۲۷۱/ مسند احمد: ۴/ ۸۴/ کنز العمال: ۱۲/ ۵۰/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/ ۵۴﴾

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ ہم مکہ مکرمہ کی ایک گزرگاہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے، وہ گویا بادلوں کے مانند ہوں گے، وہ زمین میں بسنے والے بہترین لوگ ہیں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کیے رکھی۔ اُس نے دوبارہ پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے۔ اس نے پھر کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ کمزور سا جواب دیا تھا کہ ہاں تم بھی ہو۔

﴿1614﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أنا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ◄ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَهْلُ الْيَمَنِ أَرَقُّ قُلُوبًا، وَأَلْيَنُ أَفْئِدَةً، وَأَنْجَعُ طَاعَةً. ﴿مسند احمد:۴/۱۵۴/مجمع الزوائد للھیثمی:۱۰/۵۵﴾

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

اہل یمن دل کے بڑے نرم، دل کے پردوں کے باریک اور فرمانبرداری میں پیش پیش ہوتے ہیں۔

تشریح ◄ دل نرم اور دل کے پردے باریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف اور تواضع ہے، یہ نصیحت سننے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اسے قبول کرنے پر جلد تیار ہو جاتے ہیں، اللہ کی یاد میں رو پڑتے ہیں اور اس کے عذاب سے بہت ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿1615﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ ثنا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ◄ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَثَلَ الْأَشْعَرِيِّينَ فِي النَّاسِ كَصِرَارِ الْمِسْكِ. ﴿الطبقات لابن سعد:۱/۳۴۸﴾

حضرت علی بن رباح لخمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں اشعریوں کی مثال کستوری کی تھیلی جیسی ہے۔

﴿1616﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ◄ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبَأٍ مَا هُوَ أَرَجُلٌ أَمِ امْرَأَةٌ أَمْ أَرْضٌ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ هُوَ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً فَسَكَنَ الْيَمَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَبِالشَّامِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الْيَمَانُونَ فَمَذْحِجٌ، وَكِنْدَةُ، وَالْأَزْدُ، وَالْأَشْعَرُونَ، وَأَنْمَارٌ، وَحِمْيَرُ غَيْرَ مَا كُلِّهَا. وَأَمَّا الشَّامِيَّةُ فَلَخْمٌ، وَجُذَامٌ، وَعَامِلَةُ، وَغَسَّانُ. ﴿سنن الترمذی:۵/۳۶۱/سنن ابی داؤد:۴/۳۴/المستدرک للحاکم:۲/۴۲۳/الدر المنثور للسیوطی:۵/۲۳۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبا کے بارے میں پوچھا کہ وہ آدمی تھا، عورت تھی یا کوئی علاقہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ آدمی تھا، اس کے دس بچے تھے جن میں سے چھ نے یمن میں رہائش اختیار کی اور چار نے شام میں سکونت اختیار کی۔ جو یمن میں آباد ہوئے وہ یہ ہیں: مذحج، کندہ، ازد، اشعری، انمار اور حمیر۔ اور جو شام میں آباد ہوئے وہ یہ ہیں: لخم،

جذام عاملہ اور غسان۔

﴿1617﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَوَقَفَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَانِي اللَّيْلَةَ الْكَنْزَيْنِ كَنْزَ فَارِسَ وَالرُّومَ وَأَمَدَّنِي بِالْمُلُوكِ مُلُوكِ حِمْيَرَ وَلَا مُلْكَ إِلَّا لِلّٰهِ، يَأْتُونَ فَيَأْخُذُونَ مَالَ اللّٰهِ، وَيُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَهَا ثَلَاثًا.

﴿مسند احمد: ۵/۲۷۲/مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۴۸/مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۰/۵۶﴾

◆ حضرت ابو ہمام شعبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے خثعم قبیلے کے ایک صحابی نے روایت کیا۔

ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک رات آپ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اس رات مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں: فارس اور رُوم کا خزانہ اور اللہ تعالیٰ نے حمیر کے بادشاہوں کے ذریعے میری مدد فرمائی، درحقیقت بادشاہی تو صرف اللہ ہی کی ہے، وہ آئیں گے، اللہ کا مال لیں گے اور راہِ خدا میں قتال کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ بیان فرمائی۔

﴿1618﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ.

﴿مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۵۲﴾

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل بہت نرم ہوتے ہیں، ایمان یمن والوں کا (اچھا) ہے، سمجھ بوجھ بھی یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمنیوں کی (اچھی) ہے۔

﴿1619﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، إِلَى هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ حَتَّى جُذَامَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى جُذَامَ.

◆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایمان اِس طرف کا (یعنی) یمن میں ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے جذام تک اشارہ کیا (اور فرمایا:) اللہ تعالیٰ

جذام پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

﴿1620﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدٌ، يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں' یہ دِل کے بڑے کمزور اور ان کے دِل کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں' ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی (اچھی) ہے۔

﴿1621﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ قثنا حَمَّادٌ قَالَ: أنا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَكَذَا، وَوَصَفَ أَنَّهُ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ وَقَالَ

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ الْإِيمَانُ يَمَانٍ إِلَى حُدُسٍ، وَجُذَامَ ﴿التاريخ الكبير للبخاري: ١٥٦/٣﴾

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں جوڑ کر ارشاد فرمایا:

ایمان یمن میں ہے حُدس اور جذام تک۔

﴿1622﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. قَالَ حَنْظَلَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا يُعَدُّ الْيَمَنُ؟ قَالَ: الْمَدِينَةُ

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں' ان کے دل بڑے نرم اور ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں' ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمن! یمن میں کس کو شمار کیا جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مدینہ کو۔

﴿1623﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو كَامِلٍ قثنا إِسْرَائِيلُ قثنا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ الْإِيمَانُ يَمَانٍ

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
ایمان یمن کا ہی (کامل) ہے۔

(1624) ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قثنا بَقِيَّةُ قثنا بَحِيرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ، أَنَّهُ قَالَ:

◄ متن حدیث ► إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْعَنْ أَهْلَ الْيَمَنِ فَإِنَّهُمْ شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ، كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ، حَصِينَةٌ حُصُونُهُمْ قَالَ: لَا، ثُمَّ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْجَمِينَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرُّوا بِكُمْ يَسُوقُونَ نِسَاءَهُمْ، يَحْمِلُونَ أَبْنَاءَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ، فَإِنَّهُمْ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُمْ .

(مسند احمد: ۱۸۴/۴/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹۶/۱۰)

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
ایک آدمی نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! یمن والوں پر لعنت فرمائیے، کیونکہ ان سے بہت سخت جنگ ہوگئی ہے، ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور ان کے قلعے بھی بڑے مضبوط ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمیوں پر لعنت کی اور فرمایا: جب یہ تمہارے پاس سے اس حالت میں گزریں کہ اپنی عورتوں کو لے کر جا رہے ہوں اور اپنے بچوں کو کاندھوں پر اُٹھا رکھا ہو تو یہ لوگ مجھ سے ہوں گے اور میں ان سے ہوں گا۔

فَضَائِلُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ فِي أَهْلِ الْيَمَنِ

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل اور اہل یمن کے مزید فضائل

﴿1625﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

◄ [متن حدیث] ► أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي عَائِشَةَ وَعَابَهَا، فَقَالَ: لَهُ عَمَّارٌ وَيْحَكَ مَا تُرِيدُ مِنْ حَبِيبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تُرِيدُ مِنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، بَيْنَ يَدَيْ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ۔ ﴿سنن الترمذی: ۵/۷۰۷/ مسند احمد: ۴/۲۶۵﴾

◆ حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کی اور ان کی عیب جوئی کی تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ بیوی سے کیا چاہتا ہے؟ تو اُم المؤمنین سے کیا چاہتا ہے؟ بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ زوجہ مطہرہ جنتی ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان فرمائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

﴿1626﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: ثنا أُمُّ عُمَرَ ابْنَةُ حَسَّانَ بْنِ زَيْدٍ قَالَتْ: وَحَدَّثَنِي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ:

◄ [متن حدیث] ► لَا يَنْتَقِصُنِي إِنْسَانٌ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا تَبَرَّأْتُ مِنْهُ فِي الْآخِرَةِ

﴿المطالب العالیۃ لابن حجر: ۴/۱۲۹﴾

◆ حضرت یحییٰ بن قیس بن عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

جو شخص دُنیا میں میرا مقام گھٹاتا ہے، میں اُس سے آخرت میں برأت کا اظہار کروں گی۔

﴿1627﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى۔ ﴿صحیح البخاری: ۷/۱۰۶/ مسند احمد: ۶/۱۵۰/ سنن النسائی: ۷/۶۹﴾

❁ ◆ ❁ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا: ''وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ'' آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔

﴿1628﴾ ▶ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

﴿صحیح البخاری: ۶/۱۷۴/ صحیح مسلم: ۴/۱۸۸۷/ مسند احمد: ۶/۱۵۹/ سنن الترمذی: ۵/۷۰۶/ سنن النسائی: ۷/۶۷﴾

❁ ◆ ❁ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی عام کھانے پر فضیلت ہے۔

﴿1629﴾ ▶ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْذَرَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَخْشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَالَهَا أَبُو بَكْرٍ بِالَّذِي نَالَهَا، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَلَطَمَ فِي صَدْرِ عَائِشَةَ، فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَا أَنَا بِمُسْتَعْذِرُكَ مِنْهَا بَعْدَ فِعْلَتِكَ هَذِهِ۔

﴿الطبقات لابن سعد: ۸/۸۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق عذر خواہی (شکوہ و شکایت) کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعاً یہ خدشہ نہیں تھا کہ وہ ان سے اس طرح کا سلوک کریں گے جو انہوں نے کر دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر گھونسا دے مارا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا رنج ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کے ایسا کرنے کے بعد میں آپ سے کوئی عذر خواہی نہیں کروں گا۔

﴿1630﴾ ▶ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ الْوَلِيدِ وَكَادَ أَنْ يَتَنَاوَلَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَ أُوتِيَ حِكْمَةً قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: هُوَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ، وَسَمِعَ أَهْلَ الشَّامِ كَادُوا يَنَالُونَ مِنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِكُمْ وَمَثَلِ أُمِّكُمْ هَذِهِ، كَمَثَلِ عَيْنَيْنِ فِي رَأْسٍ، يُؤْذِيَانِ صَاحِبَهُمَا وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُعَاقِبَهُمَا، إِلَّا بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُمَا قَالَ: فَسَكَتَ." ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ

◆ حضرت امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں ولید کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کوئی نازیبا گفتگو کرنے لگے۔ میں نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو ایک ایسے شامی آدمی کے متعلق نہ بتلاؤں جس کو حکمت و دانائی عطا کی گئی تھی؟ انہوں نے کہا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابومسلم خولانی۔ انہوں نے ایک مرتبہ سنا کہ شامی لوگ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نازیبا زبان استعمال کرنے لگ گئے ہیں تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہاری اور تمہاری اس ماں کی مثال نہ بیان کروں؟ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے ایک سر میں دو آنکھیں ہوں، وہ دونوں اپنے مالک کو تکلیف دے رہی ہوں لیکن وہ بیچارہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دے سکتا ہو، البتہ صرف وہی کر سکتا ہو جو ان کے حق میں بہتر ہو۔ یہ سن کر ولید خاموش ہو گئے۔

﴿1631﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَرِيبِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَوَقَعَ فِي عَائِشَةَ فَقَامَ عَمَّارٌ فَقَالَ: اخْرُجْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا، وَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ﴿سنن الترمذی: ۵/۷۰۷﴾

◆ حضرت عریب بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نامناسب باتیں کیں تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ اُٹھے اور فرمایا: او بدصورت اور بھونکنے والے نکل جا، اللہ کی قسم! وہ دُنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

﴿1632﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ. قَالَ: يَحْيَى: امْرَأَةُ

فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

﴿صحیح البخاری:۳۴۱۱/صحیح مسلم:۲۴۳۱﴾

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مردوں میں بہت سے درجۂ کمال کو پہنچے لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام اور مریم بنت عمران علیہا السلام نے ہی درجۂ کمال پایا۔ اور بلاشبہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی (دیگر) عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

﴿تشریح﴾ درجۂ کمال پر پہنچنے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کامل طور پر اطاعت بجالانا، اس کی عبادت کامل طور پر کرنا اور اس کے ولی کامل بننا۔

﴿1633﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ لَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ فِي الْجَنَّةِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَفَّيْهَا، لِيُهَوِّنَ بِذَلِكَ عَلَيَّ عِنْدَ مَوْتِي. ﴿مسند احمد:۶/۱۳۸﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں دیکھا ہے، میں گویا (چشم تصور سے) اُن کی ہتھیلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اور یہ بات میری وفات کے وقت اطمینان کا باعث بن جائے گی۔

﴿تشریح﴾ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں ان کے ساتھ بہترین پیار و محبت والی گزارنے کے بعد ان کی اُخروی زندگی کے متعلق فکرمند تھے، تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیا تو فرمایا کہ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے اور موت کے وقت عائشہ کے متعلق یہ پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ جنت میں جائے گی یا نہیں؟

﴿1634﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ: وَعَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ أَوْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ﴿مضیٰ برقم:۱۶۲۸﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: ''وَعَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' یا کہا کہ ''وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ''۔

(1635) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرَفَةِ الْفَرَسِ وَأَنْتَ تُكَلِّمُ رَجُلًا وَقَالَ مَرَّةً: قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَعْرَفَةِ رَأْسِ فَرَسٍ وَهُوَ يُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَنْتَ تُكَلِّمُهُ قَالَ: أَوَ رَأَيْتِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ. "قَالَ سُفْيَانُ: الدَّخِيلُ: الضَّيْفُ. (مسند احمد: ۱۴۶/۶)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک گھوڑے کے سر کے بالوں کی جگہ پر رکھا ہوا تھا اور دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ (بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ اپنا ہاتھ مبارک دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے سر کے بالوں کی جگہ پر رکھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے باتیں کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ'' اللہ تعالیٰ انہیں صاحب اور دخیل کی جانب سے بہترین جزا عطا فرمائے' صاحب بھی کتنے پیارے ہیں اور دخیل بھی کیا خوب اچھے ہیں۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دخیل سے مراد مہمان ہے۔

(1636) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ:

متن حدیث: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَلَى عَائِشَةَ فِي مَرَضِهَا الَّذِي مَاتَتْ فِيهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى أَذِنَتْ لَهُ فَسَمِعَهَا وَهِيَ تَقُولُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعَاذَكِ مِنَ النَّارِ، كُنْتِ أَوَّلَ امْرَأَةٍ نَزَلَ عُذْرُهَا مِنَ السَّمَاءِ. (مسند احمد: ۴۳۹/۱)

حضرت عبداللہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرض الموت میں ان سے ملاقات کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وہ مسلسل اجازت مانگتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے اجازت مرحمت فرما دی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتی ہوں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اُم المومنین! بے شک اللہ عزوجل نے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہے' آپ پہلی خاتون ہیں جن کی بے گناہی کا ثبوت آسمان سے نازل ہوا ہے۔

﴿1637﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ:

[متن حدیث] بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: قُلْتُ إِنَّمَا أَقُولُ مِنَ الرِّجَالِ؟، قَالَ: أَبُوهَا .

﴿صحیح مسلم:۴/۱۸۵/ مسند احمد:۴/۲۰۳/ سنن الترمذی:۵/۷۰۶/ سنن ابن ماجہ:۹/۳۸/ السنن الکبریٰ للنسائی:۸/۱۵۷/ المستدرک للحاکم:۴/۱۲﴾

حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو تمام لوگوں سے زیادہ کون محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں نے صرف مردوں میں سے پوچھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کا باپ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

﴿تشریح﴾ غزوۂ ذات السلاسل سن ۷ ہجری میں ہوا تھا' اس کی کمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دی تھی' حالانکہ اس غزوے میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دونوں اصحاب کے ہوتے ہوئے بھی لشکر کی کمان مجھے سونپی گئی ہے تو شاید اس کی وجہ ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں' میں ان دونوں سے افضل ہوں گا۔ اسی بنا پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس غزوے سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا۔

﴿1638﴾ [سند حدیث] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ:

سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ متن حدیث ◀ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ." (صحیح البخاری:۱۲/۳۹۹/مسند احمد:۶/۱۶۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

مجھے خواب میں تم نظر آئی ہو، تمہیں ایک فرشتہ ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر لاتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے: یہ آپ کی بیوی ہیں، تو میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا ہوں تو وہ تم ہی ہوتی ہو۔ پھر میں کہتا ہوں: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ضرور اسے پورا کرے گا۔

(1639) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، وَابْنُ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ:

◀ متن حدیث ◀ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ لِابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَمُوتُ وَعِنْدَهَا ابْنُ أَخِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكِ وَهُوَ مِنْ خَيْرِ بَنِيكِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمِنْ تَزْكِيَتِهِ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ فَقِيهٌ فِي دِينِ اللَّهِ، فَأْذَنِي لَهُ لِيُسَلِّمَ عَلَيْكِ، وَلْيُوَدِّعَكِ، قَالَتْ: فَأْذَنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَجَلَسَ، فَقَالَ": أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَكِ وَبَيْنَ أَنْ يَذْهَبَ عَنْكِ كُلُّ أَذًى وَنَصَبٍ - أَوْ قَالَ: وَصَبٍ - وَتَلْقَى الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ، أَوْ قَالَ أَصْحَابَهُ، إِلَّا أَنْ يُفَارِقَ رُوحُكِ جَسَدَكِ "، فَقَالَتْ: وَأَيْضًا، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ": كُنْتِ أَحَبَّ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيُحِبَّ إِلَّا طَيِّبًا، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَرَاءَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، فَلَيْسَ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدٌ إِلَّا هُوَ يُتْلَى فِيهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكِ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَاحْتَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلِ وَالنَّاسُ مَعَهُ فِي ابْتِغَائِهَا، أَوْ قَالَ: فِي طَلَبِهَا حَتَّى أَصْبَحَ الْقَوْمُ مِنْ غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء 43:) الْآيَةَ. فَكَانَ فِي ذَلِكَ رُخْصَةٌ لِلنَّاسِ عَامَّةً فِي سَبَبِكِ، فَوَاللَّهِ إِنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ "، فَقَالَتْ: دَعْنِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ هَذَا، فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ لَوْ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا

(مسند احمد:۶/۳۴۹/المستدرک للحاکم:۴/۸/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۲/۴۵)

حضرت ابن ابی ملیکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرض الموت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے ملاقات کی اجازت چاہی، ان کے

پاس ان کے بھتیجے بیٹھے ہوئے تھے' میں نے ان کے بھتیجے سے کہا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) ملاقات کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ ان کے بھتیجے نے جھک کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ رہنے دو (مجھ میں ہمت نہیں ہے) انہوں نے کہا: اماں جان! ابن عباس تو آپ کے بڑے نیک فرزند ہیں' وہ آپ کو سلام کرنا اور رُخصت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو اجازت دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ان کو اجازت دے دی۔ وہ اندر آئے' سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے' پھر کہا: آپ خوش ہو جائیں! کیونکہ آپ کے اور آپ کے دیگر ساتھیوں کے درمیان ملاقات کا صرف اتنا ہی وقت باقی رہ گیا ہے جس میں رُوح جسم سے جدا ہو جائے' آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ محبوب رہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی چیز کو محبوب رکھتے تھے جو بہت اچھی ہوتی تھی' لیلۃ الابواء کے موقع پر آپ کا ہار ٹوٹ کر گر پڑا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کر لیا' پھر جب صبح ہوئی تو مسلمانوں کے پاس پانی نہیں تھا' اللہ نے آپ کی برکت سے پاک مٹی کے ساتھ تیمّم کرنے کا حکم نازل فرما دیا جس میں اس اُمت کے لیے اللہ نے رُخصت عنایت فرما دی۔ آپ کی شان میں تو قرآنِ کریم کی آیات نازل ہو گئی تھیں جو سات آسمانوں کے اوپر سے جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔ اب مسلمانوں کی کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جہاں پر دن رات آپ کے عذر کی تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ باتیں سن کر وہ فرمانے لگیں: اے ابن عباس! اپنی ان تعریفوں کو چھوڑو' اللہ کی قسم! میری تو خواہش ہے کہ میں کوئی بھولی بسری عورت بن چکی ہوتی۔

﴿1640﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا سُمِّيتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، لِتَسْعَدِي وَإِنَّهُ لَاسْمُكَ قَبْلَ أَنْ تُولَدِي. ﴿مسند احمد: ۱/۲۲۰/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۴۴﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

آپ کو ''اُم المؤمنین'' کا لقب اس لیے دیا گیا تا کہ آپ سعادت وخوش بختی سے ہمکنار ہوں' حالانکہ آپ کا نام تو آپ کی ولادت سے بھی پہلے رکھ دیا گیا تھا۔

﴿1641﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْقُوبُ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي حِينَ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ.

﴿صحیح البخاری: ۳/۲۵۵/ صحیح مسلم: ۴/۱۲۵۷/ مسند احمد: ۶/۲۷۴﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا' اُس وقت (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک) میری گود میں تھا۔

﴿1642﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قثنا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ :

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ دُرْجًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَنَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَعْرِفُوا قِيمَتَهُ فَقَالَ: أَتَأْذَنُونَ لِي إِنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ لِحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأُتِيَ بِهِ عَائِشَةَ فَفَتَحَتْهُ وَقِيلَ لَهَا: هَذَا أَرْسَلَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَتْ: مَاذَا فُتِحَ عَلَى ابْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا تُبْقِنِي لِعَطِيَّتِهِ لِقَابِلٍ ۔ ﴿المستدرک للحاکم: ۹/۴﴾

◆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صندوق آیا۔ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے اس کو دیکھا لیکن انہیں اس کی قیمت معلوم نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مجھے اجازت دو تم میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ (وہ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا) جب وہ اسے لے کر آئیں اور اسے کھولا تو انہیں بتلایا گیا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن خطاب پر کس قدر فتوحات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے؟ اے اللہ! تو مجھے آئندہ سال ان کے تحفے کے لیے زندہ نہ رکھنا۔

﴿1643﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ . ﴿مضی برقم: ۱۶۲۸﴾

◆ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی عام کھانے پر فضیلت ہے۔

﴿1644﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَلَى عَائِشَةَ قُبَيْلَ مَوْتِهَا وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ يُثْنِي عَلَيَّ، فَقِيلَ لَهَا: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ، وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ: ائْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ يَا أُمَّهْ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ: فَإِنَّكِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِنِ اتَّقَيْتِ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ

يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ، فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا. ﴿سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۳۴۰/۳﴾

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے کچھ ہی دیر پہلے ان سے ملاقات کی اجازت طلب کی اور اس وقت ان پر (موت کا) غلبہ تھا، تو انہوں نے فرمایا: میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ یہ میری تعریفیں کریں گے۔ تو آپ سے کہا گیا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد ہیں اور معزز مسلمانوں میں سے ہیں۔ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (ٹھیک ہے) انہیں اجازت دے دو۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (آکر) پوچھا: اے اماں جان! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر میں اللہ سے ڈرتی ہوں تو خیریت سے ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اِن شاء اللہ، بیشک اگر آپ اللہ سے ڈرتی ہیں تو خیریت سے ہی رہیں گی۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زوجہ مطہرہ ہیں کہ آپ کے علاوہ کسی کنواری عورت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہیں کیا اور آپ کی بے گناہی کی شہادت تو آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ پھر ان کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) آئے تو انہوں نے میری تعریف کی، حالانکہ میں چاہتی ہوں کہ (کاش!) میں بھولی بسری کوئی چیز ہوتی۔

﴿تشریح﴾ آسمان سے بے گناہی کی شہادت نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب واقعہ اِفک جیسا سانحہ پیش آیا اور منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر بہتان والزام کے چھینٹے چھینکنے کی کوشش کی، تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل فرما کر بتلایا کہ عائشہ فقط "صدیقہ" ہی نہیں بلکہ "طاہرہ" اور "محصنہ" بھی ہے۔

﴿1645﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قثنا زَائِدَةُ نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ. ﴿مضی برقم: ۱۶۲۸﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک عائشہ کو عام عورتوں پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو عام کھانے پر فضیلت ہے۔

﴿1646﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعَاوِيَةُ قثنا زَائِدَةُ قَالَ: نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ كَانَ أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ

﴿سنن الترمذی: ۵/۷۰۵/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۴۳/ سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۲/۳۳۵﴾

◆ حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد ہے:

میں نے کبھی ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح ہو۔

﴿1647﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَرِيبِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ رَأَى عَمَّارٌ يَوْمَ الْجَمَلِ جَمَاعَةً، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: رَجُلٌ يَسُبُّ عَائِشَةَ وَيَقَعُ فِيهَا، قَالَ: فَمَشَى إِلَيْهِ عَمَّارٌ، فَقَالَ: اسْكُتْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا، أَتَقَعُ فِي حَبِيبَةِ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ.

﴿مضی برقم: ۱۶۳۱﴾

◆ حضرت عریب بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے روز ایک جماعت کو دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ ایک آدمی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہہ رہا ہے اور ان کی شان میں گستاخی کر رہا ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اُس کی جانب چل پڑے اور فرمایا: او بدصورت اور بھونکنے والے خاموش ہو جا' کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی کے متعلق بکواس کر رہا ہے؟ بیشک وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہی ہوں گی۔

﴿1648﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا، وَالْحَسَنَ، إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ، فَخَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَمْ إِيَّاهَا ﴿صحیح البخاری: ۷/۱۰۶/ مسند احمد: ۴/۲۶۵﴾

◆ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا' تا کہ وہ ان سے مدد طلب کریں' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: بیشک یہ بات میرے علم میں ہے کہ وہ (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) دُنیا و آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم اللہ کی اتباع کرتے ہو یا ان کی (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی)۔

﴿1649﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قثنا

سَعِيدٌ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

◀ متن حدیث ▶ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي وَعَلَى صَدْرِي، وَكَانَ آخِرُ مَا أَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا رِيقِي، مَضَغْتُ لَهُ السِّوَاكَ فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ ﴿صحیح البخاری: ۱۳۸/۸﴾

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر میں، میری باری کے دن اور میرے سینے پر وفات ہوئی تھی اور آپ نے دُنیا کی جو آخری چیز لی تھی وہ میرا لعاب تھا، کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک چبا کر دی تھی۔

﴿1650﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ قثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ يَوْمًا خَيْلًا وَعِنْدَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَفْرَسُ بِالْخَيْلِ مِنْكَ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ: وَأَنَا أَفْرَسُ بِالرِّجَالِ مِنْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالٌ يَحْمِلُونَ سُيُوفَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ جَاعِلُوا رِمَاحَهُمْ عَلَى مَنَاسِجِ خُيُولِهِمْ لَابِسُوا الْبُرُودِ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ بَلْ خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالُ أَهْلِ الْيَمَنِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ إِلَى لَخْمٍ، وَجُذَامَ، وَعَامِلَةَ، وَمَأْكُولُ حِمْيَرَ خَيْرٌ مِنْ آكِلِهَا وَحَضْرَمَوْتَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، وَقَبِيلَةٌ خَيْرٌ مِنْ قَبِيلَةٍ، وَقَبِيلَةٌ شَرٌّ مِنْ قَبِيلَةٍ، وَاللَّهِ مَا أُبَالِي أَنْ يَهْلِكَ الْحَارِثَانِ كِلَاهُمَا، لَعَنَ اللَّهُ الْمُلُوكَ الْأَرْبَعَةَ جَمْدَاءَ، وَمِخْوَسًا، وَمِشْرَحًا، وَأَبْضَعَةَ، وَأُخْتَهُمُ الْعَمَرَّدَةَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَلْعَنَ قُرَيْشًا مَرَّتَيْنِ، فَلَعَنْتُهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ لَعَنَ قَبَائِلَ فَسَمَّاهُمْ ثُمَّ قَالَ: عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَيْرَ قَيْسٍ، وَجَعْدَةَ وَعُصْمَةَ، ثُمَّ قَالَ: لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَخْلَاطُهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَغَطَفَانَ، وَهَوَازِنَ، عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَبِيلَتَيْنِ فِي الْعَرَبِ فَسَمَّاهُمَا وَأَكْثَرُ الْقَبَائِلِ فِي الْجَنَّةِ مَذْحِجٌ. قَالَ صَفْوَانُ: وَمَأْكُولُ حِمْيَرَ خَيْرٌ مِنْ آكِلِهَا قَالَ: مَنْ مَضَى خَيْرٌ مِمَّنْ بَقِيَ ﴿مسند احمد: ۳۸۷/۴/ المستدرک للحاکم: ۸۱/۴/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۴۳/۱۰﴾

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھوڑوں کا معائنہ کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عینیہ بن بدر فزاری بھی موجود تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: میں گھوڑوں کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ تو عینیہ نے کہا: میں مردوں کے بارے

میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا: کیسے؟ اُس نے کہا: بہترین مرد نجد والے ہیں جو اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں، اپنے نیزے گھوڑوں کی زینوں پر رکھتے ہیں اور اسلحہ و ہتھیار زیب تن کیے رکھتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹے ہو، بلکہ بہترین مرد یمن کے ہیں، یمن سے لخم اور جذام تک کے لوگوں کا ایمان بہترین ہے، حمیر کا کھانا اُس کو کھانے والے سے بہتر ہے، قبیلہ حضرموت قبیلہ بنو حارث سے بہتر ہے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر قبیلہ حارث کے تمام لوگ بھی تباہ و برباد ہو جائیں، اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں جمد، مخوس، وابضعہ اور اس کی بہن عمردہ پر لعنت کی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا: میں قریش پر لعنت کروں، دو مرتبہ کہا، چنانچہ میں نے ان پر لعنت کی۔ مجھے حکم دیا گیا کہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں، میں نے دو مرتبہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ تمیم بن مرہ پر اور سات مرتبہ قبیلہ بکر بن وائل پر لعنت کی، بنو تمیم کے دو قبائل مقاعس اور ملادس پر اللہ کی لعنت کی دُعا کی۔ پھر فرمایا: عبد قیس، وجعدہ اور عصمہ یہ نافرمان ہیں۔ نیز فرمایا قبیلہ غفار، قبیلہ اسلم اور قبیلہ مزنیہ اور ان کے حلیف جو جہنیہ سے ہیں وہ قیامت کے دن قبیلہ بنو اسد، قبیلہ تمیم، قبیلہ غطفان اور قبیلہ ہوازن سے اللہ کے ہاں بہتر ہوں گے۔ اسی طرح فرمایا: قبیلہ نجران اور قبیلہ بنو تغلب عرب کے بدترین قبائل ہیں، قبیلہ مذحج کے اکثر لوگ جنت میں ہوں گے۔

حضرت صفوان نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ حمیر کا کھانا اس کو کھانے والے سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا: جو لوگ اس دُنیا سے جا چکے ہیں وہ ان سے بہتر ہیں جو ابھی زندہ ہیں۔

﴿1651﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: أنا شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: أَهْلُ الْيَمَنِ

حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے بہتر کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یمن والے۔

﴿1652﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنٌ قثنا شُعْبَةُ قَالَ: أنا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ قَوْمِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ بَعْدَمَا مَاتَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ:

◀ متن حدیث ▶ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ أَهْلُ الْيَمَنِ

حضرت خیثمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یمن والے۔

﴿1653﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فِي زِيِّهَا فَقَالَ: أَتَرَيْنَ قَرَابَتَكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا؟ فَذَكَرَتْ ذَاكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَتَرْجُو شَفَاعَتِي صُدَا وَسَلْهَبُ ﴿مصنف عبد الرزاق: ۵۶/۱۱﴾

◆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو اُس کی اصل ہیئت میں دیکھا تو کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرابت تمہیں کوئی فائدہ دے سکتی ہے؟ اُس عورت نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بیشک وہ بہادر عورت میری شفاعت کے حصول کی اُمید رکھتی ہے

﴿1654﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا أُمُّ هَانِئٍ ابْنَةُ أَبِي طَالِبٍ وَأَنَّهُ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّهُ لَتَرْغَبُ فِي شَفَاعَتِي حَاءُ وَحُكْمُ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَاءُ وَحُكْمُ، قَبِيلَتَانِ: حَاءُ خَوْلَانَ وَحُكْمُ مُذْحِجٍ۔ ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۵۷/۹﴾

◆ حضرت خلاد بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عورت (جس کا گزشتہ روایت میں ذکر ہوا ہے) اُمِ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا تھیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

یقیناً خاء اور حکم میری شفاعت کی رغبت اور شوق رکھتے ہیں۔ حضرت عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خاء اور حکم دو قبیلوں کے نام ہیں: خاء سے مراد خولان قبیلہ ہے اور حکم سے مراد مذحج قبیلہ ہے۔

﴿1655﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ أَقْوَامٌ، هُمْ أَرَقُّ مِنْكُمْ أَفْئِدَةً، فَقَدِمَ الْأَشْعَرِيُّونَ فِيهِمْ، أَوْ مِنْهُمْ أَبُو مُوسَى، فَجَعَلُوا لَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ: غَدًا نَلْقَى الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ.

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس کچھ قومیں آئی ہیں، وہ تم سے زیادہ نرم دل والے ہیں۔ پھر اشعری لوگ آئے جن میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو وہ جب مدینہ کے قریب آرہے تھے رجز یہ اشعار پڑھتے جارہے تھے اور کہہ رہے تھے: کل ہم محبوب ترین ہستی محمد ﷺ کو اُن (کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی جماعت سے ملاقات کریں گے۔

﴿1656﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: أنا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. ﴿مضی برقم: ۱۶۰۹﴾

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں' یہ دلوں کے بہت کمزور ہوتے ہیں اور ان کے دلوں کے پردے بہت نرم ہوتے ہیں' ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے۔

﴿1657﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ ثنا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا مِنْكُمْ، وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ

﴿مسند احمد: ۲۱۲/۳/سنن ابی داؤد: ۳۵۴/۴﴾

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں' یہ تمہاری بہ نسبت دِلوں کے بہت نرم ہوتے ہیں' اور یہی وہ پہلے لوگ ہیں جو مصافحہ (جیسا اچھا فعل) لے کر آئے ہیں۔

﴿1658﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَعْلَى ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَلْيَنُ أَفْئِدَةً وَأَرَقُّ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ.

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں' ان کے دلوں کے پردے بہت باریک اور ان کے دل بڑے نرم ہوتے ہیں' ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے۔

﴿تشریح﴾ ◀ دِل نرم اور دِل کے پردے باریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف اور تواضع ہے' یہ نصیحت سننے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اسے قبول کرنے پر جلد تیار ہو جاتے ہیں' اللہ کی یاد میں رو پڑتے ہیں اور اُس کے عذاب سے بہت ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿1659﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشْعَرِيَّيْنِ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي مَالِكٍ مَنْ

أَيْنَ جِئْتُمْ؟ قَالُوا: مِنْ زُبَيْدٍ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي زُبَيْدٍ قَالُوا: وَفِي رِمَعٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي زُبَيْدٍ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا' ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَفِي رِمَعٍ ۔ ﴿مصنف عبدالرزاق:۱۱/۵۴۱﴾

حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخصیت نے بیان کیا جن کی میں تصدیق کرتا ہوں (یعنی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے):

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعری لوگوں' ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: زُبید سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! زُبید میں برکت فرما۔ انہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! رِمع کے بارے میں بھی (دُعا فرما دیجیے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! زُبید میں برکت فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ دُعا کرنے کے بعد تیسری مرتبہ ساتھ یہ فرمایا: اور رِمع میں بھی برکت فرما۔

﴿1660﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ:

﴿متنِ حدیث﴾ قَدِمَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: وَلَمْ يَقْدَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَشْرَةُ رَهْطٍ' قَالَ قَتَادَةُ: وَمَا رَحَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ أَحَدٌ ." ﴿الطبقات لابن سعد:۱/۳۵۱﴾

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے اَسی (۸۰) لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ بنوتمیم کے دس ہی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور بکر بن وائل کا صرف ایک ہی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

﴿1661﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متنِ حدیث﴾ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا' وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً' الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ' رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ۔ ﴿صحیح مسلم:۱/۷۳﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں' یہ دلوں کے بڑے نرم ہوتے ہیں اور ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں' ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے' کفر کا سرا مشرق کی جانب ہے۔

فَضَائِلُ بَنِي غِفَارٍ، وَأَسْلَمَ وَغَيْرِهِمْ
قبیلہ بنو غفار اور قبیلہ بنو اسلم وغیرہ کے فضائل

﴿1662﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ:

◄ متن حدیث ► صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ لِحْيَانَ، وَرِعْلًا، وَذَكْوَانَ، عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا قُلْتُ هَذَا، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَهُ.

﴿صحیح البخاری:۲/۴۹۲/صحیح مسلم:۱/۴۷۰/مسند احمد:۲/۲۲۶/سنن الترمذی:۵/۷۲۹/سنن الدارمی:۲/۲۴۳/المعجم الکبیر للطبرانی:۴/۲۵۵/مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۲۰۱﴾

حضرت خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اُٹھایا تو (دُعائے قنوت پڑھتے ہوئے) فرمایا: اللہ تعالیٰ لحیان' رعل اور ذکوان پر لعنت فرمائے۔ عصیہ نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی' اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔ جب نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ بددُعائیں میں نے نہیں کیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

﴿1663﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا.

﴿صحیح البخاری:۲/۴۹۲/مسند احمد:۲/۴۶۹/المستدرک للحاکم:۴/۸۲﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

تشریح ◄ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و ادب کا ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

دونوں قبیلوں کے ناموں کی لفظی مناسبت کے لحاظ سے انہیں دُعائیں دیں، یعنی قبیلہ بنواسلم کو ان کے نام کے لحاظ سے سلامتی کی دُعا اور قبیلہ بنوغفار کو مغفرت کی دُعا دی۔

﴿1664﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

﴿صحیح البخاری: ۶/۵۴۲/ مسند احمد: ۲/۶۰/ سنن الترمذی: ۵/۷۲۹/ سنن الدارمی: ۲/۲۴۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنواسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنوغفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، اور عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿1665﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثنا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا .

﴿مسند احمد: ۵/۱۷۷/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/۳/ سنن الدارمی: ۲/۲۴۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنواسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنوغفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

﴿1666﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا مَا أَنَا قُلْتُهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ قَالَهُ .

﴿مسند احمد: ۴/۴۲۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنواسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنوغفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

﴿1667﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: "أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ

اللّٰهُ لَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ الْقَوْمَ قَبْلَ أَنْ أَجْلِسَ ." ﴿مسند احمد:۱۵۳/۲﴾

حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا کہ بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے بیٹھنے سے پہلے لوگوں سے یہ حدیث بیان کی۔

﴿1668﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ:

﴿متنِ حدیث﴾ هَلْ جَهَّزْتَ الرَّكْبَ الْبَجَلِيِّينَ؟ ابْدَأْ بِالْأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ ۔

﴿الطبقات لابن سعد:۳۴۷/۱﴾

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

کیا تم نے بجلی سواروں کا ساز و سامان تیار کر دیا ہے؟ قسریوں سے پہلے احمسیوں سے شروع کرنا۔

﴿1669﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ أَبِي: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

﴿متنِ حدیث﴾ أَتَاهُ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا؟ فَقَالَا: ثَقَفِيَّانِ قَالَ: ثَقِيفٌ مِنْ إِيَادٍ، وَإِيَادٌ مِنْ ثَمُودَ، فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى الرَّجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ شَقَّ عَلَيْهِمَا قَالَ: مَا يَشُقُّ عَلَيْكُمَا؟ إِنَّمَا نَجَا مِنْ ثَمُودَ صَالِحٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ فَأَنْتُمْ ذُرِّيَّةُ قَوْمٍ صَالِحِينَ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ان کے پاس قبیلہ ثقیف کے دو آدمی آئے تو آپ نے پوچھا: تم دونوں کا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم دونوں ثقفی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ثقیف ایاد سے ہیں اور ایاد قوم ثمود سے تھا۔ یہ بات ان دونوں کو ناگوار سی لگی۔ جب آپ نے ان دونوں پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا: تمہیں کیا بات بری لگی ہے؟ قومِ ثمود سے تو حضرت صالح علیہ السلام اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والے نجات پا گئے تھے اور تم صالح لوگوں کی اولاد ہو۔

﴿1670﴾ ﴿سندِ حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ثنا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعْنِي لِرَجُلٍ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: فَإِنَّ ثَقِيفًا مِنْ إِيَادٍ وَإِيَادٌ مِنْ ثَمُودٍ قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلُ شَقَّ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ عِمْرَانُ لَا يَشُقُّ عَلَيْكَ فَإِنَّمَا نَجَا مِنْهُمْ خِيَارُهُمْ ﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۴۳۹/۲﴾

حضرت زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا: تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اُس نے کہا: ثقیف سے۔ آپ نے فرمایا: ثقیف، ایاد سے ہیں اور ایاد، ثمود سے تھا۔ اُس آدمی کو اس بات سے پریشانی اور ناگواری سی ہوئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تمہیں یہ بات ناگوار نہیں لگنی چاہیے، کیونکہ ان کے اچھے لوگوں نے تو ان سے نجات پالی تھی۔

﴿1671﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكُوا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ، اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ، اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

﴿صحیح البخاری: ۱۰۱/۸/ صحیح مسلم: ۱۹۵۷/۴/ مسند احمد: ۲۴۳/۲/ مسند الشافعی: ۱۸۲/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۹۱/۸﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: قبیلہ دوس نافرمانی کا مرتکب ہوا ہے اور (اللہ و رسول کی دعوت ماننے سے) انکار کیا ہے، لہٰذا آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حضور میں بددعا کیجیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب رُخ کیا اور اپنے ہاتھ اُٹھالیے۔ یہ دیکھ کر لوگوں (نے سمجھا کہ شاید آپ بددعا کرنے لگے ہیں، اِس لیے اُنہوں) نے کہا: یہ تو ہلاک ہو گئے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس) لے آ، اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس) لے آ، اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس) لے آ۔ (یعنی دائرہ ایمان میں لے آ...... آغوشِ اسلام میں لے آ)

﴿1672﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهَا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اور ان کے رُفقاء رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قبیلہ دوس نافرمانی کا مرتکب ہوا ہے اور (اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ماننے سے) انکار کیا ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے خلاف اللہ تعالیٰ سے بددُعا کیجیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا تو میں نے کہا: دوس تباہ و برباد ہو گئے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس یعنی اسلام کی آغوش میں) لے آ۔

(1673) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أنا يَزِيدُ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: النَّاسُ مَعَادِنُ، تَجِدُونَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، خِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا ـ

(مضی برقم: ۱۵۱۸، ۱۵۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگ چھپے ہوئے خزانوں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جن لوگوں کو دورِ جاہلیت میں بہتر پاؤ گے، وہی اِسلام میں بھی بہتر ہوں گے، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

(1674) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي رُهْمٍ، ثُمَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رُهْمٍ الْغِفَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ:

متنِ حدیث: هَا فَإِنَّ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَيَّ إِنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُونَ، مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْأَنْصَارُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ (مسند احمد: ۳۴۹/۴)

حضرت ابو رُہم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنو! بیشک میرے اہل خانہ کے نزدیک یہ بات انتہائی اہم ہے کہ وہ مہاجرین، قریش، انصار، اسلم اور غفار سے پیچھے رہیں۔

﴿1675﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَيٌّ: أَوَ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: وَسَمَّاكَ لِي قَالَ: فَبَكَى أُبَيٌّ. ﴿صحیح البخاری: ۷/۱۲۷/ صحیح مسلم: ۱/۵۵۰/ سنن الترمذی: ۵/۶۶۵/ مسند احمد: ۳/۱۳۷﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:
میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے کہا ہے۔ یہ سن کر اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔

﴿1676﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَتْ أَسْلَمُ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ۔

﴿صحیح البخاری: ۷/۴۴۳/ صحیح مسلم: ۳/۱۴۸۵﴾

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:
اس دن، یعنی بیعتِ رضوان کے دِن اسلم قبیلے کے لوگوں کی تعداد مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھی۔

﴿1677﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا أَبُو مَالِكٍ قثنا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَسْلَمَ، وَغِفَارَ، وَمُزَيْنَةَ، وَأَشْجَعَ، وَجُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ، وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ ﴿صحیح مسلم: ۴/۱۹۵۴/ سنن الترمذی: ۵/۷۲۸/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۴/۱۶۶﴾

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بیشک قبیلہ بنو اسلم، بنوغفار، مزینہ، اشجع، جہینہ اور بنوکعب کے لوگوں کے مونس و مددگار، لوگ نہیں بلکہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

﴿1678﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا،

وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ﴿مضی برقم:۱٦٦۲﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿1679﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا رَوْحٌ قثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔ ﴿مسند احمد:۳۸۳/۳﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:
(بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

﴿1680﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا) (البينة1:)"
قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبَكَى۔ ﴿مضی برقم:۱٦۷۵﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:
بیشک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا) یعنی "سورۃ البینۃ" پڑھ کر سناؤں۔
اُنہوں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو یہ سن کر وہ (یعنی اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ) رو پڑے۔

﴿1681﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَعْقُوبُ قثنا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ قثنا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ:

◀ متن حدیث ▶ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

﴿مضی برقم:۱٦٦۷﴾

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ ارشاد فرمایا:
(بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے' اور عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿1682﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: أنا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ ﴿مضیٰ برقم:١٦٦٣﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

﴿1683﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الصَّمَدِ قثنا عُمَرُ بْنُ رُشَيْدٍ قثنا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، أَمَا وَاللّٰهِ مَا أَنَا قُلْتُهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ قَالَهُ.

﴿مسند احمد:٤/٤٨/المعجم الكبير للطبراني:٧/٢٣/المستدرک للحاکم:٤/٨٣/مجمع الزوائد للهيثمي:١٠/٤٦﴾

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور (بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ سنو! اللہ کی قسم! یہ بات میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

﴿1684﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ": السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذَا ' وَقَالَ مَرَّةً: ذِي الْجَنَاحَيْنِ." ﴿صحيح البخاري:٧/٧٥/المعجم الكبير للطبراني:٢/١٠٨﴾

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفر (طیار) رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سلام کہتے تھے تو یوں کہتے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

''اے دو پروں والے کے بیٹے! تجھ پر سلامتی ہو۔

﴿1685﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► مَا قَدِمَهَا يَعْنِي الْبَصْرَةَ رَاكِبٌ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَبِي مُوسَى.

﴿المستدرک للحاکم:٣/٤٦٥﴾

حضرت امام حسن (بصری) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

بصرہ میں ایسے کسی سوار نے قدم رنجہ نہیں فرمائے جو بصریوں کے لیے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بہتر ثابت ہوا ہو۔

﴿1686﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمْ يَكُنْ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ، غَيْرَ الْمِقْدَادِ ﴿مسند احمد: ۱/۱۲۵، ۱۳۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

غزوۂ بدر کے روز مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں کوئی گھوڑ سوار نہیں تھا۔

﴿1687﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ عَدِيٌّ لِعُمَرَ أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ أَعْرِفُكَ بِأَحْسَنِ مَعْرِفَةٍ، أَسْلَمْتَ إِذَا كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتَ إِذَا أَدْبَرُوا، وَوَفَيْتَ إِذَا غَدَرُوا. ﴿صحیح البخاری: ۸/۱۰۲/ صحیح مسلم: ۴/۱۹۵۷/ مسند احمد: ۱/۴۵﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں آپ کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں، آپ نے اُس وقت اسلام قبول کیا جب لوگوں نے انکار کر دیا، آپ نے اس وقت (دشمن کا) سامنا کیا جب دوسرے پیٹھ دکھا گئے اور آپ نے اس وقت عہد و پیمان نبھایا جب لوگوں نے غداری کر دی۔

﴿1688﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ وُكِلَ إِلَى إِيمَانِهِ، مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ.

﴿مسند احمد: ۴/۳۳۶/ سنن ابی داؤد: ۳/۴۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک تم میں سے جن لوگوں کو ان کے ایمان کے سپرد کر دیا جائے گا، ان میں سے فرات بن حیان بھی ہوگا۔

﴿1689﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ أَبُو سِنَانٍ الْأَسَدِيُّ ﴿اسنادہ صحیح الی الشعبی﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

بیعتِ رضوان میں سب سے پہلے جس شخص نے بیعت کی، وہ ابو سنان اسدی رضی اللہ عنہ تھے۔

❁ ◆ ❁❁❁ ◆ ❁

فَضَائِلُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1690﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنِ ابْعَثِي إِلَيَّ بِبَنِي جَعْفَرٍ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ اَللَّهُمَّ إِنَّ جَعْفَرًا قَدْ قَدَّمَ إِلَيْكَ أَحْسَنَ الثَّوَابِ، فَاخْلُفْهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ بِخَيْرِ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ - ﴿الطبقات لابن سعد: ۴۰/۳﴾

❂ ◆ ❂ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو یہ پیغام بھیجا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس بھیجو چنانچہ وہ آپ کے پاس لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! بے شک جعفر نے تیری بارگاہ میں بہت عمدہ ثواب کا عمل پیش کیا ہے' لہٰذا تو اس کی اولاد میں اس کا بہتر جانشین پیدا فرما جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی بندے کو جانشین عطا فرماتا ہے۔

﴿1691﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ رَجُلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَجَنَاحَيْهِ مُضَرَّجَيْنِ بِالدِّمَاءِ مَصْبُوغَ الْقَوَادِمِ يَعْنِي جَعْفَرًا .
﴿المستدرک للحاکم: ۲۱۲/۳﴾

❂ ◆ ❂ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اُسے (یعنی جعفر (رضی اللہ عنہ)) کو جنت میں دیکھا کہ اُس کے دو پر تھے جو خون میں لت پت تھے اور اُس کے اگلے حصے رنگے ہوئے تھے۔

﴿1692﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قثنا سَعِيدٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ وَأَنتَ يَا جَعْفَرُ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَخُلِقْتَ مِنْ طِينَتِي الَّتِي خُلِقْتُ مِنْهَا .

حضرت امام ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے جعفر! تو میری صورت و سیرت میں مشابہت رکھتا ہے اور تجھے بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس سے میری پیدائش ہوئی ہے۔

﴿1693﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ نا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَسْلَمَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ :

﴿متن حدیث﴾ أَشْبَهْتَ خَلْقِي، وَخُلُقِي

﴿صحیح البخاری: ۳۰۳/۵/سنن الترمذی: ۶۵۴/۵/مسند احمد: ۹۸/۱﴾

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید اللہ بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کرتے تھے:

تو میری صورت و سیرت میں مشابہت رکھتا ہے۔

فَضَائِلُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1694﴾ ◀ سندِ حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متنِ حدیث ◀ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ: وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي قَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ قَالَ: يَعْلَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ثُمَّ بَعَثَ حُصَيْنَ بْنَ رَبِيعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

﴿صحیح البخاری: ۱۵۴/۶/ صحیح مسلم: ۱۹۲۵/۴/ مسند احمد: ۳۶۲/۴/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۳۹/۲/ مسند الحمیدی: ۳۵۱/۲﴾

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے ذی الخصلہ سے راحت کیوں نہیں دیتے؟'' یہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ہمراہ روانہ ہوا' ان سواروں کے پاس گھوڑے تھے' لیکن میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا جس سے میں نے آپ کی اُنگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: اے اللہ! اس کو گھوڑے پر جمادے' اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور اُس بت کو توڑ کر جلا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے ذریعے اس کی خوشخبری بھیجی۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے خوشخبری سنانے کے لیے

حصین بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں آپ کی خدمت میں اسی وقت حاضر ہوا ہوں جب وہ بت خارشی اونٹ کی طرح بے کار ہو چکا تھا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور شہسواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دُعا فرمائی۔

﴿1695﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ بَجِيلَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اكْتُبُوا الْبَجَلِيِّينَ وَابْدَءُوا بِالْأَحْمَسِيِّينَ قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مِنْ قَسْرٍ قَالَ: حَتَّى أَنْظُرَ مَا يَقُولُ لَهُمْ، قَالَ: فَدَعَا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ، أَوِ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِمْ . مُخَارِقٌ الَّذِي شَكَّ ﴿المعجم الكبیر للطبرانی: ۳۸۷/۸/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۴۶/۲/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۴۹/۱۰﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بجیلہ کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بجلیوں کے نام لکھو لیکن شروع احمسیوں سے کرنا''۔ قسر قبیلے کا ایک آدمی اس ارادے سے پیچھے رہ گیا' جس کی وجہ اس نے یہ بیان کی کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے کیا فرماتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ ان کے لیے دُعا فرمائی: اے اللہ! ان پر رحمت کا نزول فرما۔ (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی:) اے اللہ! ان میں برکت ڈال دے۔

﴿1696﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا حَجَبَنِي عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ .

﴿صحیح البخاری: ۱۶۱/۶/ صحیح مسلم: ۱۹۲۵/۴/ مسند احمد: ۳۵۸/۴/ سنن الترمذی: ۶۸۷/۵/ سنن ابن ماجہ: ۵۶/۱/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۳۱/۲/ مسند الحمیدی: ۳۵۰/۲﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب سے میں اسلام لایا ہوں تب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کبھی چہرہ نہیں چھپایا اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

دیکھا تو مسکرا دیے۔

﴿1697﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ يَدْخُلُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يُمْنٍ عَلَيْهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ قَالَ: فَدَخَلَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿مسند احمد:۳۶۰/۴/المعجم الکبیر للطبرانی:۳۴۰/۲/مسند الحمیدی:۳۵۰/۲﴾

حضرت اسماعیل بن رجاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو (ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

اِس دروازے سے (ابھی) یمن کا ایک آدمی داخل ہوگا جس پر فرشتے کے ہاتھ پھیرنے کا نشان ہوگا۔تو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

﴿1698﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ لَمَّا صَالَحَ أَبُو بَكْرٍ أَهْلَ الرِّدَّةِ صَالَحَهُمْ عَلَى حَرْبٍ مُجْلِيَةٍ أَوْ سِلْمٍ مُخْزِيَةٍ قَالَ: قَدْ عَرَفْنَا الْحَرْبَ الْمُجْلِيَةَ فَمَا السِّلْمُ الْمُخْزِيَةُ؟ قَالَ: تَشْهَدُونَ أَنَّ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَّ قَتْلَاكُمْ فِي النَّارِ، وَإِنْ تَدُوا قَتْلَانَا، وَلَا نَدِي قَتْلَاكُمْ، وَإِنَّ مَا أَصَبْنَا مِنْكُمْ، فَهُوَ لَنَا وَمَا أَصَبْتُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ إِلَى أَهْلِهِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ﴿البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:۳۱۹/۶﴾

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدوں سے اِس شرط پر صلح کی کہ یہ تو تم میدان سے بھگا دینے والی جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ یا پھر رُسوا کن صلح کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔تو ہم میدان سے بھگا دینے والی جنگ کا تو سمجھ گئے لیکن رُسوا کن صلح کا مطلب ہمیں سمجھ نہ آیا۔اس پر آپ نے (انہیں) فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ) تم گواہی دو گے کہ ہمارے شہداء جنت میں جائیں گے اور تمہارے مقتولین جہنم میں، تم ہمارے شہداء کی دیت دو گے لیکن ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں دیں گے، جو تمہارا مال ومتاع اور ساز وسامان ہمیں ملے گا وہ ہمارا ہوگا اور جو ہمارا سامان تمہارے ہاتھ لگے گا وہ تمہیں اس کے مالک کو واپس کرنا

فَضَائِلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴿1699﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: أنا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ مَا رَأَيْتُ أَوْ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا، إِلَّا قَدْ مَالَتْ بِهِ الدُّنْيَا، إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

﴿المستدرک للحاکم: ۵۶۰/۳﴾

حضرت سالم بن ابو جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ جس بھی آدمی کو دیکھا جس سے بھی ملا ہوں وہ دُنیا کی طرف جھکا ہوا تھا۔

﴿1700﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ شَهِدَ ابْنُ عُمَرَ الْفَتْحَ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمَعَهُ فَرَسٌ حَرُونٌ وَرُمْحٌ ثَقِيلٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ يَخْتَلِي لِفَرَسِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ـ

﴿مسند احمد: ۲/۱۲/۲/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۳۴۶/۹﴾

حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فتح مکہ میں موجود تھے اور اُس وقت اُن کی عمر بیس سال تھی، اُن کے پاس ایک منہ زور گھوڑا اور ایک بھاری نیزہ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھوڑے کے لیے گھاس کاٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ، عبداللہ (یعنی آپ نے انہیں آواز دے کر منع فرمایا)۔

﴿1701﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ إِنَّ مِنْ أَمْلَكِ شَبَابِ قُرَيْشٍ لِنَفْسِهِ عَنِ الدُّنْيَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ .

﴿الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ۳۴۷/۲﴾

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دُنیا (کی رنگینیوں میں کھو جانے) سے قریشی نوجوانوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

﴿1702﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قثنا سَلَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ:

متن حدیث: لَمَّا كَانَ مِنْ عُثْمَانَ مَا كَانَ، وَاخْتِلَاطِ النَّاسِ أَتَوْا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالُوا: أَنْتَ سَيِّدُنَا، وَابْنُ سَيِّدِنَا، اخْرُجْ يُبَايِعْكَ النَّاسُ، وَكُلُّهُمْ بِكَ رَاضٍ، فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا يُهْرَاقُ فِي سَبَبِي مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ، مَا كَانَ فِيَّ رُوحٌ، ثُمَّ عَادُوا إِلَيْهِ فَخَوَّفُوهُ فَقَالُوا: لَتَخْرُجَنَّ أَوْ لَتُقْتَلَنَّ عَلَى فِرَاشِكَ، فَقَالَ: مِثْلَهَا، فَأَطْمَعُ وَأُخِيفُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَقَلُّوا مِنْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۱۵۱/۴﴾

حضرت امام حسن (بصری) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلقہ سانحہ اور لوگوں کے اختلاط کا واقعہ پیش آیا تو لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے صاحبزادے ہیں، لہٰذا باہر تشریف لایئے، لوگ آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں اور سبھی آپ پر راضی اور خوش ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! جب تک میرے جسم میں رُوح ہے تب تک میری وجہ سے کسی کے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا جا سکتا۔ (یہ سن کر وہ واپس لوٹ گئے) پھر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو دھمکاتے ہوئے بولے: یا تو آپ باہر نکل آئیں، یا پھر آپ کو بستر پر ہی موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔ تو آپ نے فرمایا: یہی تو میری خواہش ہے اور اسی سے مجھے ڈرایا جاتا اور لالچ دیا جاتا ہے۔
روای بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ان کی آپ سے منسلک کوئی بھی ناپاک آرزو پوری نہ ہو سکی، یہاں تک کہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

﴿1703﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ:

متن حدیث: لَوْ كُنْتُ شَاهِدًا لِأَحَدٍ حَيٍّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، لَشَهِدْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﴿المستدرک للحاکم: ۵۵۹/۳﴾

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
اگر میں کسی کے جنتی ہونے کی گواہی دوں تو بے شک میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی گواہی دوں گا۔

فَضَائِلُ قَوْمٍ شَتَّى مِنْ أَهْلِ الشَّامِ

مختلف شامی اقوام کے فضائل

﴿1704﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ قَالَ: أنا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عَنَزَةَ يُقَالُ: لَهُ زَائِدَةُ أَوْ مَزِيدَةُ بْنُ حَوَالَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ مِنْ أَسْفَارِهِ قَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ. ﴿مسند احمد: ۳۳/۵﴾

❀ ◆ ❀ حضرت زائدہ یا مزیدہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف واکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں تو تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اُس وقت کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مُلک) شام کو اپنے آپ پر لازم کر لینا (یعنی وہاں چلے جانا اور وہیں سکونت اختیار کر لینا)۔

﴿1705﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: (الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا) (الأنبياء 71:) قَالَ الشَّامُ.

﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۳۴/۱۷﴾

❀ ◆ ❀ حضرت فرات القزاز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:) ۔الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ﴿الانبیاء: ۷۱﴾ ''وہ سرزمین جس میں ہم نے برکتوں کا نزول فرمایا۔'' (کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ''(مُلک) شام'' ہے۔

﴿1706﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ عَنْ

حُصَيْنٍ :

◀ متن حدیث ◀ عَنْ أَبِي مَالِكٍ ' (الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ) (الأنبياء 7:) قَالَ: الشَّامُ

حضرت حصین علیہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت امام ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ﴿الانبیاء:۷﴾ ''وہ سرزمین جس میں ہم نے برکتوں کا نزول فرمایا۔'' سے مراد (مُلک) شام کی سرزمین ہے۔

﴿1707﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قثنا مَكْحُولٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ سَيَكُونُ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ فَقَالَ رَجُلٌ: فَخِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا كَانَ ذَلِكَ ' فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ ' عَلَيْكَ بِالشَّامِ ' عَلَيْكَ بِالشَّامِ ' فَمَنْ أَبَى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهِ وَلْيَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ .

﴿ مسند احمد: ۳۳/۵/سنن ابی داؤد: ۴/۳/المستدرک للحاکم: ۵۱۰/۴/المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۷۵/۴/مجمع الزوائد للھیثمی: ۵۹/۱۰/شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۳۵/۲ ﴾

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایک لشکر شام میں نمودار ہوگا' ایک عراق میں اور ایک یمن میں۔ایک آدمی نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے تو میرے لیے (ان میں سے کسی ایک علاقے کا) انتخاب فرما دیجیے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مُلک) شام کو خود پر لازم کر لینا' (مُلک) شام کو خود پر لازم کر لینا' (مُلک) شام کو خود پر لازم کر لینا۔جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (مُلک) شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

﴿1708﴾ ◀ سندحدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ وَاقِدٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضِرَارٍ الْأَسَدِيِّ :

◀ متن حدیث ◀ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ضِرَارٍ أَنَّهُ خَرَجَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ إِلَى الْمَطْهَرَةِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ ' فَتَطَهَّرَا مِنْهَا ' فَفَرَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ضِرَارٍ قَبْلَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَنْتَظِرُهُ ' فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ضِرَارٍ أَيْنَ هَوَاكَ الْيَوْمَ؟ فَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الشَّامِ ' فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ:

أَمَا إِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ فَإِنَّ بِهَا تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الْخَيْرِ، وَعُشْرًا مِنَ الشَّرِّ، وَإِنَّ بِهَذِهِ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الشَّرِّ، وَعُشْرًا مِنَ الْخَيْرِ

﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۲/ ۴۸۸﴾

حضرت عبداللہ بن ضرار اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن ضرار الاسدی رضی اللہ عنہ) اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بڑی مسجد کے وضوخانے پر آئے اور وہاں وضو کرنے لگے، حضرت عبداللہ بن ضرار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پہلے وضو کرلیا۔ چنانچہ جب وہ (وضو کر کے) ان کے پاس آئے تو وہ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ بن ضرور! آج تمہاری کیا آرزو ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے شام کی جانب اشارہ کیا (کہ میری آرزو یہ ہے کہ میں یہاں رہتا ہوتا) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: سنو! اگر تم سے ایسا ہو سکے (تو ضرور کرنا) کیونکہ یہاں نو (۹) حصے خیر و بھلائی کے ہیں اور دسواں حصہ برائی کا ہے، جبکہ یہاں نو (۹) حصے برائی کے ہیں اور دسواں حصہ بھلائی کا ہے۔

﴿1709﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضِرَارٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

متن حدیث: إِنَّ الْخَيْرَ قُسِمَ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ، فَتِسْعَةٌ بِالشَّامِ، وَعُشْرٌ بِهَذِهِ، وَإِنَّ الشَّرَّ قُسِمَ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ، فَتِسْعَةٌ بِهَذِهِ، وَعُشْرٌ بِالشَّامِ. ﴿التاریخ للفسوی: ۲/ ۲۹۵/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۰/ ۶۰﴾

حضرت عبداللہ بن ضرار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک خیر و بھلائی کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، نو حصے شام میں ہیں اور دسواں حصہ یہ ہے (جو ہمیں حاصل ہے) اور برائی کو بھی دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، نو حصے یہ ہیں (جو ہمارے ہاں ہیں) اور دسواں حصہ شام میں ہے۔

﴿1710﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: نا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَهْزِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: هٰهُنَا تُحْشَرُونَ، هٰهُنَا تُحْشَرُونَ، هٰهُنَا تُحْشَرُونَ، ثَلَاثًا رُكْبَانًا وَمُشَاةً، وَعَلَى وُجُوهِكُمْ تُوفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿مسند احمد: ۴/ ۴۴۶﴾

حضرت معاویہ بہزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شام کی طرف اشارہ کر کے) تین مرتبہ فرمایا:

تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، بعض سوار ہوں گے، بعض پیدل ہوں گے اور بعض چہروں کے بل آئیں گے، قیامت کے روز تم لوگ کامل ستر (۷۰) اُمتوں کی شکل میں ہو گے، تم سب سے آخری اُمت ہو گے اور اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ معزز بھی۔

﴿1711﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى، عَنْ بَهْزٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: قُلْتُ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟ خِرْ لِي، فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ قَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا، وَرُكْبَانًا، وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ۔

﴿مسند احمد: ۵/۵/سنن الترمذی: ۴/۴۸۵/المستدرک للحاکم: ۴/۵۶۴﴾

◆ حضرت بَهْز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ اپنے جدامجد سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کہاں کا حکم فرماتے ہیں؟ میرے لیے خود ہی منتخب فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک تمہیں اکٹھا کیا جائے گا تو بعض پیدل آ رہے ہوں گے اور بعض سوار، اور بعض کو تو چہروں کے بل گھسیٹ کر لایا جائے گا۔

﴿1712﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: نا مَكْحُولٌ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ فُسْطَاطُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْمَلْحَمَةِ، الْغُوطَةُ مَدِينَةٌ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ هِيَ خَيْرُ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ ﴿مسند احمد: ۵/۱۹۷/سنن ابی داؤد: ۴/۱۱۱/المستدرک للحاکم: ۴/۴۸۶﴾

◆ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) غوطہ ہوگا، یہ دمشق نامی شہر ہوگا جو شام کے تمام شہروں سے بہتر ہوگا۔

﴿1713﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ) (المائدة: 21) قَالَ: هِيَ الشَّامُ

◆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: "الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ" ﴿المائدہ: ۲۱﴾ (مقدس زمین) سے مراد "(مُلک) شام" ہے۔ ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۶/۱۱۰﴾

﴿1714﴾ ◄ ﴿سندحدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنٌ، فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ

عَنْ قَتَادَةَ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ) (المائدة2:) قَالَ: أُمِرَ الْقَوْمُ بِهَا كَمَا أُمِرُوا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ) (المائدة22:) قَالَ: وَذَكَرَ لَنَا أَنَّ قَوْمًا جَبَّارِينَ، كَانُوا بِالْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، لَهُمْ أَجْسَامٌ وَخَلْقٌ مُنْكَرٌ .

﴿تفسیر ابن جریر الطبری:۶/۱۱۱/ الدر المنثور للسیوطی:۲/۲۷۰﴾

❁ ◆ ❁ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ 'اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ'' ﴿المائدہ:۲۱﴾ ''اے میری قوم! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام لکھ دی ہے''۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس کا بھی اسی طرح حکم دیا گیا جس طرح انہیں نماز' زکوۃ اور حج وعمرہ کا حکم دیا گیا ہے۔......اسی طرح اس سے اگلی آیت: ''قَالُوا يَا مُوسٰى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ'' ﴿المائدہ:۲۲﴾ ''(بنی اسرائیل کے) لوگوں نے کہا: اے موسیٰ! بلاشبہ اس میں تو بڑے زور آور سرکش لوگ رہتے ہیں''۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زور آور سرکش لوگوں سے مراد وہ قوم تھی جو اس مقدس زمین میں رہتی تھی' ان کے جسم اور صورتیں ناپسندیدہ تھیں۔

﴿1715﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنٌ، فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ، عَنْ قَتَادَةَ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ) (الأنبياء 71:) قَالَ: أَنْجَاهُمَا اللّٰهُ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ، إِلَى أَرْضِ الشَّامِ . وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿الانبیاء:۷۱﴾

﴿(اسنادہ صحیح) تفسیر ابن جریر الطبری:۱۷/۳۵/ الدر المنثور للسیوطی:۴/۳۲۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کے فرمان: (إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ) (الأنبياء 71:) ''اور ہم نے انہیں (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) اور حضرت لوط (علیہ السلام) کو باحفاظت اُس زمین کی طرف لے گئے جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عراق سے نکال کر شام کی سرزمین میں لے گیا۔

﴿1716﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ حَمَلَتْ عَمُودَ الْكِتَابِ فَعَمَدَتْ بِهِ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ، فَإِنَّ الْإِيمَانَ بِالشَّامِ . ﴿تفسیر ابن جریر الطبری:۱۷/۳۶﴾

حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتوں نے کتاب کے ستونوں کو اُٹھایا ہوا ہے اور اسے شام کی طرف لے جا رہے ہیں۔
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب فتنے ہونے لگیں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

﴿1717﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ رَأَيْتُ عَمُودَ الْكِتَابِ احْتُمِلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ، فَأَتْبَعْتُهُ بَصَرِي فَعُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتَنُ بِالشَّامِ.

﴿مسند احمد: ۱۹۸/۵/ مجمع الزوائد للهيثمي: ۵۷/۱۰/ المعجم الكبير للطبراني: ۱۹۹/۸/ حلية الاولياء لابي نعيم: ۹۸/۶﴾

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں سویا ہوا تھا تو اسی دوران (یعنی خواب میں) کتاب کے ستونوں کو دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے اُٹھائے گئے' میں سمجھ گیا کہ اسے لے جایا جانے لگا ہے' چنانچہ میں اُسے دیکھتا رہا' اُسے شام کی طرف لے جایا گیا۔ آگاہ رہو! جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

﴿1718﴾ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ فِي تَفْسِيرِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) (ق 41:) قَالَ سَعِيدٌ قَالَ قَتَادَةُ: "كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُنَادِي مِنْ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: وَهِيَ وَسَطُ الْأَرْضِ." وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ﴿ق: ۴۱﴾ ﴿تفسير ابن جرير الطبري: ۱۱۴/۲۵﴾

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:
(وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) (ق 41:)
''اور غور سے سنیے کہ جس دن ایک پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے پکارے گا۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم یہ بیان کرتے تھے کہ وہ بیت المقدس کے ''صخرہ'' سے پکارے گا' اور وہ زمین کے درمیان کا مقام ہے۔

﴿تشریح﴾ صخرۃ ایک چٹان ہے جو بیت المقدس کے شہر میں مسجد اقصیٰ میں ہے' آج کل اس

چٹان پر گنبد بنا ہوا ہے۔ معراج شریف کی رات ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز پڑھا کر آسمانوں کی طرف تشریف لے جانے لگے اس چٹان پر قدم مبارک رکھ کر سواری پر سوار ہوئے' یہ چٹان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہی روانہ ہوگئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا تو وہ چٹان وہیں رُک گئی اور آج تک اُسی مقام پر رُکی ہوئی ہے۔

﴿1719﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَّ كَعْبًا كَانَ يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ هِيَ أَقْرَبُ الْأَرْضِينَ مِنَ السَّمَاءِ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا . ﴿الدر المنثور للسیوطی: ۱۱۱/۶﴾

❁ ◆ ❁ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

زمین کے تمام علاقوں میں سے یہ علاقہ آسمان کے قریب تر (یعنی) صرف اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے۔

﴿1720﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ قِرَاءَةً نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ تَزَوَّجَ عَلِيٌّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَفَاخَرَ ابْنَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا: أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، وَأَبِي خَيْرٌ مِنْ أَبِيكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَسْمَاءَ: أَقْضِي بَيْنَهُمَا، فَقَالَتْ لِابْنِ جَعْفَرٍ: أَمَا أَنْتَ، أَيْ بُنَيَّ فَمَا رَأَيْتُ شَابًّا مِنَ الْعَرَبِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِيكَ، وَأَمَّا أَنْتَ فَمَا رَأَيْتُ كَهْلًا مِنَ الْعَرَبِ خَيْرًا مِنْ أَبِيكَ قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتِ لَنَا شَيْئًا، وَلَوْ قُلْتِ غَيْرَ هَذَا لَمَقَتُّكِ قَالَ: فَقَالَتْ: وَاللَّهِ إِنَّ ثَلَاثَةً أَنْتَ أَخَسُّهُمْ لَخِيَارٌ . ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۸۵/۸﴾

❁ ◆ ❁ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹے: محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرنے لگے۔ ایک بولا: میں تم سے بہتر ہوں اور میرے والد بھی تمہارے والد سے بہتر ہیں۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا: تم ہی ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دو۔ چنانچہ انہوں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے عرب کا کوئی جوان ایسا نہیں دیکھا جو تمہارے والد سے بہتر ہو۔ (پھر دوسرے سے کہا) میں نے عرب کا کوئی بھی پختہ عمر کا شخص تمہارے والد سے بہتر نہیں دیکھا۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ہمارے لیے تو کچھ چھوڑا ہی نہیں' اگر اس کے علاوہ تم کچھ اور کہتیں تو بیشک میں نے تم سے ناراض ہو جانا تھا۔ تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بولیں: اللہ کی قسم! بیشک یہ تینوں (جو میرے خاوند ہیں) آپ ان سب

سے کم بہتر ہیں۔

﴿1721﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: أنا مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ مَا سَأَلْتُ عَلِيًّا شَيْئًا قَطُّ، بِحَقِّ جَعْفَرٍ إِلَّا أَعْطَانِيهِ. ﴿الاصابة في تمييز الصحابة: ۱/۲۳۷﴾

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کوئی چیز مانگی تو انہوں نے مجھے ضرور عطا کی۔

﴿1722﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

﴿مسند احمد: ۴/۴۳۶/سنن الترمذی: ۴/۴۸۵/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۹۷/ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱/۵۱﴾

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اہل شام بگڑ جائیں گے تو تم میں کوئی خیر و بھلائی نہیں رہے گی' میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ نصرت یافتہ رہے گا' انہیں رُسوا کرنے کی کوشش کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

﴿1723﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أنا عِمْرَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ فَإِنَّهُمُ الْجُنْدُ الْمُقَدَّمُ

﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۴/۳۳۹﴾

حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

تم اہل شام کو برا مت کہو' کیونکہ یہ آگے آگے رہنے والا لشکر ہوں گے۔

﴿1724﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أنا ابْنُ عَوْفٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا قَالَ":

هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ، وَالْفِتَنُ، وَمِنْهَا أَوْ قَالَ: بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ."

﴿صحیح البخاری: ۱۳/۴۵/ مسند احمد: ۲/۱۱۸/ سنن الترمذی: ۵/۷۲۳/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۶/۱۳۳﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ہمارے شام میں برکت (عطا) فرما' اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت (عطا) فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور یہیں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

﴿1725﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ بِالشَّامِ جُنْدٌ، وَبِالْعِرَاقِ جُنْدٌ، وَبِالْيَمَنِ جُنْدٌ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَمَنْ أَبَى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهِ وَلْيَسْتَقِ بِغُدُرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ، وَأَهْلِهِ. ﴿مضی برقم: ۱۷۰۷﴾

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شام میں ایک لشکر ہوگا' عراق میں ایک لشکر ہوگا اور یمن میں بھی ایک لشکر ہوگا۔ یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے (ان میں سے کوئی ایک علاقہ) منتخب فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کو خود پر لازم کرلو' لیکن جو ایسا نہ کر سکے وہ یمن میں چلا جائے اور وہاں کے تالابوں سے پانی پیئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذِمہ لیا ہے۔

﴿1726﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ صِفِّينَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ أَهْلَ الشَّامِ فَقَالَ: عَلِيٌّ لَا تَسُبَّ أَهْلَ الشَّامِ جَمًّا غَفِيرًا فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ، فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ، فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۱۲/ المستدرک للحاکم: ۴/۵۵۳﴾

حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جنگ صفین کے روز ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! شامیوں پر لعنت فرما۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شامیوں کے جم غفیر کو برا مت بولو' کیونکہ بیشک شام میں ابدال بھی ہیں' یقیناً شام میں ابدال بھی ہیں' یقیناً شام میں ابدال بھی ہیں۔

﴿1727﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ قثنا صَفْوَانُ

قَالَ:حَدَّثَنِي شُرَيْحٌ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوا: الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ ۔ ...... ﴿مسند احمد:۱۱۲/۱﴾

حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عراق میں تھے تو ان کے پاس اہل شام کا تذکرہ کیا گیا اور لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین !ان پر لعنت کیجیے۔ تو انہوں نے کہا: نہیں، بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ابدال: شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے، جب بھی (ان میں سے) کوئی آدمی فوت ہوگا: اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک اور آدمی لے آئے گا، انہیں بارش سے سیراب کیا جائے گا، دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب کو دور رکھا جائے گا۔

﴿1728﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ:أنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ إِذْ قَالَ: طُوبَى لِلشَّامِ قِيلَ: وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا .

﴿مسند احمد:۱۸۵/۵/المستدرک للحاکم:۲۲۹/۲/المعجم الکبیر للطبرانی:۱۷/۵/۶/مجمع الزوائد للھیثمی:۶۰/۱۰﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآنِ پاک جمع کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کے لیے بشارت ہے۔ پوچھا گیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کس لیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً رحمان کے فرشتے اس پر اپنے پروں کو پھیلائے رہتے ہیں۔

فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کے عمومی فضائل

﴿1729﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۔ ﴿مکرر برقم: ۱۵﴾

❂ ⬥ ❂ حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہنا' کیونکہ ان میں سے کسی ایک صحابی کا (صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

﴿1730﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ أَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ' ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: هَيْهَاتَ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ ﴿مکرر برام: ۱۶﴾

❂ ⬥ ❂ حضرت امام حسن (بصری) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک کی مثال۔ پھر حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: بعید نہیں ہے کہ اس قوم کا نمک ختم ہو جائے۔

﴿تشریح﴾ ◀ یعنی جس طرح نمک کے بغیر کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دنیا میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ ہوتے تو یہ دوسرے لوگ بھی کوئی خاص مقام نہ رکھتے۔

﴿1731﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ، مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي أَنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ، فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَا أَحْدَثْتُ إِلَّا تَوَضَّأْتُ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

﴿مسند احمد: ۳۵۴/۵/سنن الترمذی: ۶۲۰/۵/ السنن الکبریٰ للنسائی: ۸۲/۲/ المستدرک للحاکم: ۲۸۵/۳/ المعجم الصغیر للطبرانی: ۵۹/۲/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۲۲۹/۹﴾

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا:

اے بلال! تم جنت کی طرف مجھ سے سبقت کیسے لے گئے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا، میں نے اپنے آگے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ گزشتہ رات بھی جب میں جنت میں گیا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنائی دی، تم کس عمل کی وجہ سے مجھ سے سبقت لے گئے ہو؟ اُنہوں نے کہا: میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں، پھر دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی عمل کی وجہ سے (تمہیں یہ فضیلت ملی ہے)۔

﴿1732﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا مُغِيرَةُ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْفَةَ بِلَالٍ بَيْنَ يَدَيَّ فَقِيلَ لِبِلَالٍ فِي ذَلِكَ، قِيلَ بِمَ أَدْرَكْتَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَتَوَضَّأْ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ.

﴿البخاری: ۳۴/۳/صحیح مسلم: ۱۹۱۰/۴﴾

حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں جب بھی جنت میں داخل ہوا: مجھے اپنے آگے آگے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس سلسلے میں جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے جب بھی وضو کیا ہے: ساتھ دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

﴿1733﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ ﴿مجمع الزوائد للھیثمی: ۱۶/۱۰﴾

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معاملے میں میرے حکم کو ملحوظ رکھا تو قیامت کے دن میں بھی اُس کا خیال رکھوں گا

اور جس نے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہا تو اُس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

﴿1734﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مُرْ غُلَامَكَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى وَجْهِ هَذَا الرَّجُلِ، قُلْتُ: بَلْ أَخْبِرْنِي أَنْتَ، قَالَ": إِنَّ هَذَا رَجُلٌ قَدْ سَوَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ، قُلْتُ: وَلِمَهْ؟ قَالَ: كَانَ يَقَعُ فِي عَلِيٍّ، وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، فَجَعَلْتُ أَنْهَاهُ فَجَعَلَ يَأْبَى، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَهُمْ سَوَابِقُ وَقَدَمٌ، فَإِنْ كَانَ مُسْخِطًا لَكَ مَا يَقُولُ فَأَرِبِهِ وَاجْعَلْهُ آيَةً قَالَ: فَسَوَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ."

حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اپنے غلام کو حکم دو کہ وہ اس آدمی کا چہرہ دیکھے۔ میں نے کہا: آپ ہی مجھے بتلا دیجیے (کیا بات ہے؟) انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کا چہرہ سیاہ کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کا چہرہ سیاہ کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ انہوں نے نے بتلایا کہ یہ حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کیا کرتا تھا، میں اسے منع کرتا تھا لیکن یہ باز نہیں آتا تھا، چنانچہ میں نے کہا: اے اللہ! بیشک تو جانتا ہے کہ یہ اصحاب ان لوگوں سے سبقت لے جانے والے اور پہلے گزر جانے والے ہیں، اگر تو اس کی باتیں تجھے ناراض کرنے والی ہیں تو تُو اس کا انجام دِکھلا دے اور اس کو نشانِ عبرت بنا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے کو سیاہ کر دیا۔

﴿1735﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ متن حدیث ▶ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ ﴿مضی برقم: ۵﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک ''مد'' بلکہ آدھے ''مد'' کے (صدقے کے) اجر و ثواب کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔

نوٹ:- ''مد'' کے بارے اُپر وضاحت گذر چکی ہے۔

﴿1736﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ

عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ ﴿مضیٰ برقم:۱۵﴾

◆ حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا مت کہو کیونکہ کسی ایک صحابی کا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی عمر بھر کے عملوں سے بہتر ہے۔

﴿1737﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

◄ متن حدیث ► قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّومِ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشِ.

﴿المستدرک للحاکم:۳/۴۰۲/ مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۳۰۵/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱/۱۸۵/ سیر اعلام النبلاء للذھبی:۳/۱۴۶﴾

◆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام عرب سے سبقت لے جانے والا ہوں' سلمان' فارس سے سبقت لے جانے والا' صہیب' روم میں سب سے سبقت لے جانے والا اور بلال تمام حبشہ سے سبقت لے جانے والا ہے۔

﴿1738﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: نا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ:

◄ متن حدیث ► أُمِرُوا بِالِاسْتِغْفَارِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَسَبُّوهُمْ وَقَالَ: أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَسَبُّوهُمْ۔ ﴿مضیٰ برقم:۱۴﴾

◆ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے لوگوں کو استغفار کا حکم دیا گیا' لیکن انہوں نے صحابہ کو برا کہا اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے فرمایا: اے بھانجے! لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے مغفرت کی دُعا کریں' لیکن اُنہوں نے (دُعا کرنے کی بجائے) انہیں برا بھلا کہا۔

﴿ تشریح ﴾ ◄ استغفار کا یہ حکم اس آیت میں بیان ہوا ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ...... ﴿الحشر:۱۰﴾

(اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ایمان میں ہم پر سبقت لے چکے ہیں)

﴿1739﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قثنا جَعْفَرٌ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ":

◀ متن حدیث ▶ ثَلَاثٌ ارْفُضُوهُنَّ: سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ، وَالنَّظَرُ فِي الْقَدَرِ." ﴿مکرر برقم:١٩﴾

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

تین کاموں سے تم کنارہ کش رہو: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا' ستاروں کو دیکھ کر حال بتانا اور تقدیر کے معاملے میں (بے جا) غور و خوض کرنا۔

﴿1740﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀ متن حدیث ▶ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ. قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ؟ ﴿مضی برقم:١٧﴾

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا:

تمہیں لوگوں میں اس طرح مقام حاصل ہے جیسے نمک میں کھانے کا مقام ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا عمدہ لگتا ہے؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: اس قوم کا کیا حال ہوگا جن کا نمک ختم ہو جائے؟

﴿1741﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا رَجُلٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُونَ، وَيُحْدِثُونَ. ﴿مکرر برقم:١٨﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو' کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت کی دُعا کرنے کا حکم فرمایا ہے' حالانکہ اس کے علم میں ہے کہ عنقریب انہیں شہید کر دیا جائے گا۔

فَضَائِلُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1742﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: لَا أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِ قُرَيْشٍ

﴿مسند احمد: ۱/۱۶۱/سنن الترمذی: ۵/۶۸۸/مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۳۵۴﴾

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں تمہیں صرف وہی حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، وہ یہ ہے:

بلاشبہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ قریش کے نیکوکار شخص تھے۔

﴿1743﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ: وَزَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَرْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَنِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللّٰهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل بیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبداللہ: عبداللہ کے والد اور عبداللہ کی والدہ۔

﴿1744﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: نا مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَقُولُ أَسْلَمَ النَّاسُ، وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ. ﴿سنن الترمذی: ۵/۶۸۷﴾

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔

﴿1745﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ ثنا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ

بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ يَا عَمْرُو اشْدُدْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، وَثِيَابَكَ وَائْتِنِي فَفَعَلْتُ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَصَعَّدَ فِيَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ وَقَالَ: يَا عَمْرُو إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ وَجْهًا فَيُسَلِّمَكَ اللَّهُ وَيُغْنِمَكَ، أَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَمْ أُسْلِمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ إِنَّمَا أَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ، وَالْكَيْنُونَةِ مَعَكَ، قَالَ: يَا عَمْرُو نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ، لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ. ﴿مسند احمد: ۲۰۲/۴/المستدرک للحاکم: ۲/۲﴾

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''اے عمرو! اپنے ہتھیار اور کپڑے باندھ لو اور میرے پاس آؤ'' میں نے ایسا ہی کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اچھی طرح نظر ڈالی' پھر سیدھا دیکھتے ہوئے فرمایا: اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کسی طرف بھیجوں' پھر اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی سے رکھے اور تجھے مالِ غنیمت عطا فرمائے' میں تمہارے لیے حصولِ مال کی اچھی آرزو رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں مال کی رغبت میں اسلام نہیں لایا' بلکہ میں نے تو جہاد میں شرکت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے ذوق وشوق سے اسلام قبول کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! بہت خوب! اچھا مال: اچھے آدمی کے لیے ہی ہوتا ہے۔

﴿1746﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أنا ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قثنا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ. ﴿مضیٰ برقم: ۱۷۴۳﴾

حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اہل بیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ' عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔

﴿1747﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، قثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَرْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ ﴿مضیٰ برقم: ۱۷۴۳﴾

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

اہل بیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ' عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔

فَضَائِلُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1748﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُونَا إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ

◆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سے سنا جب آپ ہمیں ماہِ رمضان میں سحری کھانے کے لیے بلا رہے تھے:

بابرکت کھانا تناول کرنے کے لیے آجاؤ۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔

﴿1749﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ ثنا صَفْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ، وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ.

◆ حضرت شریح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دُعاء فرمائی:

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ

اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے بچا۔

﴿1750﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى ثنا أَبُو

هِلَالٍ قثنا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ :

◀ متنِ حدیث ▶ أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ يَأْكُلُ فَقَالَ: لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ هَذَا الْمِخْضَدُ مَ إِنِّي أَقُولُ ذَا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ، وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ، وَقِ الْعَذَابَ .

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھاتے دیکھا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ کے اس بسیار خور چچا زاد کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں، جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ! اس کو کتاب کا علم سکھا، اسے شہروں میں جگہ دے اور اس عذاب سے بچا۔

﴿1751﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي لِعُمَرَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ، يَعْنِي الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما تھے۔

﴿1752﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى عَفَّانَ، قَالَ: نا حَمَّادٌ، يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ: أنا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ:

◀ متنِ حدیث ▶ هَلُمَّ هَهُنَا، فَإِنَّكَ صِنْوُ أَبِي

حضرت ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

یہاں تشریف لائیے، بیشک آپ میرے والد کے مقام پر ہیں۔

﴿1753﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَرَادَ عُمَرُ تَوْسِيعَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ لِلْعَبَّاسِ دَارٌ، فَقَالَ: أَعْطِيكَهَا لَيْسَ لَكَ ذَاكَ

قَالَ: اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ حَكَمًا، فَقَضَى عَلَيْهِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: هِيَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ صَدَقَةٌ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کرنا چاہی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا جو گھر تھا (اُسے مسجد میں شامل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی) تو اُنہوں نے کہا: میں تمہیں یہ گھر نہیں دوں گا' یہ تمہارا نہیں ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے اور اپنے درمیان اُبی رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کرنے والا مقرر کر لیجیے۔ چنانچہ (اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو) اُبی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گھر مسلمانوں پر صدقہ ہے۔

1754 ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ:

◄ متن حدیث ◄ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ يَوْمَ السَّبْتِ، فَلَدُّوهُ بِزَيْتٍ وَقُسْطٍ فَأَفَاقَ، وَقَالَ: أَمَا تَحَرَّجْتُمْ لَدَدْتُمُونِي وَأَنَا صَائِمٌ، لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَّا عَمَّكَ الْعَبَّاسُ قَالَ: إِلَّا عَمِّي الْعَبَّاسُ قَالَ: فَلَدَّ النِّسَاءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتے کے دن روزہ رکھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی سی طاری ہوگئی۔ (گھر میں موجود افراد نے) تیل اور قُسط آپ کے منہ میں ڈالی تو آپ ہوش میں آ گئے اور فرمایا: تمہیں ذرا بھی احساس نہ ہوا کہ میرے منہ میں دوا ڈال دی جبکہ میں روزہ رکھے ہوئے تھا؟ (اس کی سزا کے طور پر) گھر میں جو جو بھی ہے سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ کر دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے میرے چچا کے۔ چنانچہ عورتوں نے ایک دوسرے کے منہ میں دوا ڈالی۔

تشریح ◄ ''قُسط'' ایک بوٹی کا نام ہے جو ہندوستان میں پائی جاتی ہے' یہ بطورِ دوا اور بطورِ بخور استعمال ہوتی ہے۔
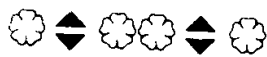
﴿1755﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قثنا الْحَكَمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَالَ: أَقْبَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَلَهُ ضَفِيرَتَانِ وَهُوَ أَبْيَضُ بَضٌّ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ؟ قَالَ: أَعْجَبَنِي جَمَالُكَ يَا عَمَّ النَّبِيِّ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا الْجَمَالُ فِي الرَّجُلِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اللِّسَانُ.

◆ حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو اُنہوں نے ایک حُلّہ زیب تن کیا ہوا تھا اور آپ کی دو سفید مینڈھیاں تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیے۔ یہ دیکھ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا آپ کو مسکراتا ہی رکھے، آپ کیوں ہنسے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبی کے چچا جان! مجھے آپ کی خوبصورتی بہت پیاری لگی۔ اِس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آدمی میں خوبصورتی کیا ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبان (یعنی سلیقہ گفتگو)۔

﴿1756﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نَعْرِفُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ الضَّغَائِنَ بِوَقَائِعَ أَوْقَعْتَهَا فِيهِمْ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَنَالُوا خَيْرًا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِلّٰهِ، وَلِقَرَابَتِي تَرْجُو سَلْهُمْ شَفَاعَتِي، وَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

◆ حضرت ابوالضحیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہمیں ایسے مواقع پر لوگوں کے چہروں پر نفرت و ناپسندیدگی کے آثار نظر آتے ہیں جب میں ان میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہرگز خیر و بھلائی کو نہیں پا سکتے، یہاں تک کہ وہ تم سے اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر محبت کرنے لگیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا تم ہی میری شفاعت کی اُمید رکھتے ہو اور بنو عبدالمطلب اس کی اُمید نہیں رکھتے ؟

﴿1757﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا لَنَخْرُجُ فَنَرَى قُرَيْشًا تُحَدِّثُ فَإِذَا رَأَوْنَا سَكَتُوا، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِي.

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم باہر نکلتے ہیں اور قریش کو دیکھتے ہیں کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب وہ ہمیں دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ اُتر آیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔

{1758} سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قثنا الْعَبَّاسُ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَقَدْ كَانَ يَحُوطُكَ، وَيَغْضَبُ لَكَ، قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ، -قَالَ: ابْنُ مَهْدِيٍّ - مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: آپ ﷺ نے اپنے چچا (حضرت ابوطالب) کو کیا فائدہ پہنچایا جو کہ آپ ﷺ کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کی خاطر دوسروں سے خفا ہوتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ٹخنوں تک ہلکی آگ میں ہوگا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے نچلے گڑھے میں ہوتا۔

{1759} سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ: فَأَتَى عَلَى الْعَبَّاسِ فَسَأَلَهُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ: فَتَجَهَّمَهُ الْعَبَّاسُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ، قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا الْعَبَّاسَ إِلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا عُمَرُ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟، إِنَّا كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ مَالِ الْعَبَّاسِ الْعَامَ عَامَ أَوَّلَ۔

حضرت حسن بن مسلم مکی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کی ذمہ دے کر بھیجا تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُن سے سخت کلام سے پیش آئے اور ان دونوں کے درمیان کچھ بحث وتکرار ہوگئی۔ یہ ماجرا دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے؟ ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مال سے اس سال کی زکوٰۃ پچھلے سال پیشگی ہی لے لی تھی۔

{1760} سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا

يَزِيدُ يَعْنِي: ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُ: مَا يُغْضِبُكَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَحَتَّى اسْتَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدَرَّ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ": وَالَّذِي نَفْسِي أَوْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ."

(مسند احمد: ۱/۲۰۷/سنن الترمذی: ۶۵۲/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۳/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۴۷)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے غصہ دلا دیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کرتے ہیں کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے ہنستے مسکراتے ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو تب اُن کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسینہ ٹپکنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب غصہ آتا تھا تو پسینہ آ جاتا تھا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یا فرمایا کہ) اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی' اُس نے بیشک مجھے تکلیف پہنچائی' کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔

(1761) ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ كَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ، فَلَمَّا وَافَى الْمِيزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرْخَيْنِ، فَأَصَابَ عُمَرَ وَفِيهِ دَمُ الْفَرْخَيْنِ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَطَرَحَ ثِيَابَهُ وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ لَلْمَوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَمَا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ۔

(مسند احمد: ۱/۲۱۰/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۱)

حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک پرنالہ تھا جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے میں آتا تھا۔ ایک مرتبہ جمعے کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اسی دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں دو چوزے ذبح ہوئے تھے۔ جب وہ پرنالے کے برابر پہنچے تو اوپر سے چوزوں کے خون پر پانی انڈیلا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آگرا اور اس میں چوزوں کا خون بھی شامل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس پرنالے کو وہاں سے ہٹانے کا حکم دیا اور خود واپس آ کر وہ کپڑے اُتارے اور دوسرے کپڑے پہن لیے۔ پھر آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی (نماز کے بعد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! یہ جس جگہ لگا ہوا ہے وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کو تاکیداً کہتا ہوں کہ آپ میری کمر پر چڑھ کر اِسے اُسی جگہ پر لگا دیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لگایا تھا۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

(1762) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ

متن حدیث: نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ كَانَ لِي جَارًا فَكَانَ لَيْلَهُ قِيَامٌ، وَنَهَارُهُ صِيَامٌ، وَفِي حَوَائِجِ النَّاسِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُرِيَنِيهِ فِي الْمَنَامِ، فَأَرَانِيهِ رَأْسَ الْحَوْلِ وَهُوَ جَاءٍ مِنَ السُّوقِ مُسْتَحْيِيًا فَقُلْتُ مَا صُنِعَ بِكَ أَوْ مَا لَقِيتَ؟ قَالَ: فَقَالَ: كَادَ عَرْشِي أَنْ يَهْوِيَ لَوْلَا أَنْ لَقِيتُ رَبًّا رَحِيمًا." (اسنادہ حسن)

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتنے اچھے آدمی ہیں، آپ میرے ہمسائے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ کی رات قیام میں اور دِن روزے کی حالت میں اور لوگوں کی خدمت کرنے میں گزرتا تھا۔ میں نے اپنے رب سے دُعا کی کہ مجھے خواب میں ان کی زیارت کروا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سال کے اختتام پر اُن کی زیارت کروادی، وہ بازار سے آئے اور بہت شرم وحیا کی کیفیت میں تھے۔ میں نے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا؟ یا آپ کو کیا حاصل ہوا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں پروردگار کو مہربان ورحمت والا نہ پاتا تو ممکن تھا کہ میں اپنا عزت ومقام کھو دیتا۔

(1763) سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: أنا هُشَيْمٌ، قثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ:

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ: فَأَتَى عَلَى الْعَبَّاسِ فَسَأَلَهُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ: فَتَجَهَّمَهُ الْعَبَّاسُ قَالَ: حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَا الْعَبَّاسُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ صِنْوُ أَبِيهِ؟ إِنَّا كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ الْعَبَّاسِ الْعَامَ عَامَ أَوَّلَ. (مضیٰ برقم: ۱۷۵۹)

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے اُن کے مال کی زکوٰۃ کا پوچھا' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُن سے سخت کلام سے پیش آئے' یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کچھ بحث وتکرار بھی ہوگئی۔ یہ ماجرا دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت کی' تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے؟ ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اِس سال کی زکوٰۃ پچھلے سال پیشگی ہی لے لی تھی۔

﴿1764﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ إِلَى السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَ الْعَقَبَةِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: لِيَتَكَلَّمْ مُتَكَلِّمُكُمْ وَلَا يُطِلِ الْخُطْبَةَ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَيْنًا وَإِنْ يَعْلَمُوا بِكُمْ يَفْضَحُوكُمْ، فَقَالَ قَائِلُهُمْ، وَهُوَ أَبُو إِمَامَةَ سَلْ يَا مُحَمَّدُ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ، سَلْ لِنَفْسِكَ وَلِأَصْحَابِكَ مَا شِئْتَ، ثُمَّ أَخْبِرْنَا مَا لَنَا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْكُمْ إِذَا فَعَلْنَا ذَاكَ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي وَلِأَصْحَابِي أَنْ تُؤْوُونَا وَتَنْصُرُونَا وَتَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ قَالُوا: فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذَلِكَ؟ قَالَ: لَكُمُ الْجَنَّةُ قَالُوا: فَلَكَ ذَاكَ.

﴿مسند احمد: ۱۱۹/۴/ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۱۸۸/۲/ المستدرک للحاکم: ۳۲۲/۳﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم ﷺ (بیعتِ عقبہ کے موقع پر) اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک گھاٹی کے نزدیک درخت کے نیچے ستر انصاریوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: تم میں سے جس نے بات کرنی ہے وہ کرے لیکن لمبی بات نہ کرے' کیونکہ تم پر مشرکین کی طرف سے ایک جاسوس مقرر ہے اور اگر انہیں تمہارے بارے میں معلوم ہوگیا تو وہ تمہیں رُسوا کر دیں گے۔ پھر اُن میں سے ایک شخص بولا' جس کا نام ابوامامہ تھا: اے محمد! آپ اپنے رب' اپنی ذات' اور اپنے ساتھیوں کے لیے جو چاہیں مطالبات پیش کریں' پھر ہمیں یہ بتلایئے کہ اگر ہم انہیں پورا کریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے اور آپ ﷺ کی طرف سے کیا صلہ ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے پروردگار کے لیے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میں تم سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تم ہمیں رہنے کی جگہ فراہم کرنا' ہماری مدد کرنا اور ہماری اس سے حفاظت کرنا جس سے تم اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہو۔ تو انہوں نے کہا: اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جنت ملے گی۔ تو انہوں نے کہا: پھر ہم بھی آپ کے مطالبات مانتے ہیں۔

﴿1765﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ثنا مُجَالِدٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، بِنَحْوِ هَذَا قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ وَكَانَ أَبُو مَسْعُودٍ أَصْغَرَهُمْ سِنًّا ﴿مسند احمد: ۱۲۰/۴﴾

اس سند کے ساتھ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے: ابو مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے کم سن تھے۔

﴿1766﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ مَا سَمِعَ الشِّيبُ وَلَا الشُّبَّانُ بِخُطْبَةٍ مِثْلِهَا

﴿دلائل النبوۃ للبیھقی: ۱۸۹/۲/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۴۸/۶﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
کسی بوڑھے اور کسی نوجوان نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا۔

﴿1767﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَعْقُوبُ ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: فَحَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ أَخُو بَنِي سَلَمَةَ أَنَّ أَخَاهُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ كَعْبٌ مِنْ أَعْلَمِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ وَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ خَرَجْنَا فِي حُجَّاجِ قَوْمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ: فَاجْتَمَعْنَا بِالشِّعْبِ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَنَا، وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْنَا: تَكَلَّمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَخُذْ لِنَفْسِكَ وَلِرَبِّكَ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ: فَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَدَعَا إِلَى اللَّهِ وَرَغَّبَ فِي الْإِسْلَامِ، وَقَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ قَالَ: فَأَخَذَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزُرَنَا فَبَايِعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَنَحْنُ وَاللَّهِ أَهْلُ الْحُرُوبِ، وَأَهْلُ الْحَلْقَةِ وَرِثْنَاهَا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ ﴿مسند احمد: ۴۶۰/۳/ دلائل النبوۃ للبیھقی: ۱۸۹/۲﴾

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' جو کہ انصار کے بڑے علماء میں تھے اور انہوں نے بیعتِ عقبہ میں شرکت کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت بھی کی' وہ بیان کرتے ہیں:

ہم اپنی قوم کے کچھ مشرک حجاج کے ساتھ روانہ ہوئے۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ پھر کہا: پس ہم ایک گھاٹی میں جمع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بات کیجیے اور اپنے لیے اور اپنے پروردگار کے لیے جو آپ پسند کریں وہ ہم سے معاہدہ کیجیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلے گفتگو کی' اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی' اور فرمایا: میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کرتے

ہو اسی طرح تم میری بھی حفاظت کرو گے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا دستِ مبارک پکڑا' پھر کہا: جی ہاں' اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا! ہم آپ ﷺ کی اسی طرح حفاظت کریں گے جس طرح ہم اپنی حفاظت کرتے ہیں' آپ ﷺ ہم سے بیعت لیجیے یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! اللہ کی قسم! ہم جنگجو اور اہل حلقہ ہیں اور ہمیں یہ اکابر سے وراثت میں ملی ہے اور انہوں نے اپنے اکابر سے وراثت میں حاصل کی ہے۔

﴿1768﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ:

◀ متن حدیث ▶ هَذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا

﴿مسند احمد: ۱/۱۸۵/ المستدرک للحاکم: ۳۲۸/۴/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۶۸﴾

◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:
یہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قریش میں ہاتھ کے سب سے زیادہ سخی اور ان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ (یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والے)

﴿1769﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ قَالَ

◀ متن حدیث ▶ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءَ، قَالَ الْعَبَّاسُ: فَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا، وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ."

﴿صحیح مسلم: ۳/۱۳۹۸/ مسند احمد: ۱/۲۰۷/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۷/ السنن الکبریٰ: ۴/۶۲۹﴾

◆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ صرف میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہی تھے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور آپ ﷺ سے الگ نہ ہوئے۔ آپ ﷺ ایک خچر پر سوار تھے جس کی پیشانی پر خال خال ہی سیاہ بال تھے۔ اور بسا اوقات معمر نے ''سفید خچر'' کے الفاظ بیان کیے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام پکڑ کر اسے آگے بڑھنے سے روک رہا تھا'

تاکہ وہ مشرکین کی جانب تیزی سے آگے نہ بڑھے۔

﴿1770﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَعَ فِي أَبٍ لِلْعَبَّاسِ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا: وَاللّٰهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ، فَلَبِسُوا السِّلَاحَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالُوا: أَنْتَ، قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ فَلَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا، فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ.

﴿مسند احمد: ۱/۳۰۰/سنن الترمذی: ۵/۶۵۲/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۵/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۲/۲۹۰/ کنز العمال: ۱۱/۷۰۳﴾

✿ ⬥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک انصاری شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے متعلق کچھ نازیبا بات کہی جو کہ دورِ جاہلیت میں (فوت ہو گیا) تھا' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُس کو طمانچہ دے مارا۔ اس پر اس کی قوم کے لوگ آ گئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! جس طرح انہوں نے اس کو طمانچہ مارا ہے اسی طرح ہم بھی انہیں طمانچہ مار کر ہی رہیں گے۔ انہوں نے (جوش میں آ کر) ہتھیار بھی پہن لیے۔ اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کی نگاہ میں اہلِ زمین میں سے کون سب سے معزز ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں' تم ہمارے فوت شدگان کو برا نہ کہا کرو' اس سے تم ہمارے زندوں کو اذیت پہنچاتے ہو۔ اس قوم کے لوگ آ کر عرض کرنے لگے: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

﴿1771﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قثنا حَاتِمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَا عَمُّكَ، كَبُرَتْ سِنِّي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي، فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ، قَالَ: يَا عَبَّاسُ أَنْتَ عَمِّي، وَلَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَلٰكِنْ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ، وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُ قُرْبَ الْحَوْلِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. ﴿مسند احمد: ۱/۲۰۶﴾

✿ ⬥ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا چچا ہوں' میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں اور میری موت کا وقت بھی قریب آ گیا ہے' پس مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیجیے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ بخشے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! آپ میرے چچا ہیں اور میں (اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر) اللہ سے بچانے میں آپ کے

کسی کام نہیں آ سکتا' البتہ آپ اپنے رب سے معافی اور دُنیا و آخرت میں عافیت کی دُعا مانگیے ۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی بات فرمائی۔ پھر وہ سال مکمل ہونے کے قریب دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے تب بھی یہی فرمایا۔

﴿1772﴾ ◀ سند حدیث ▶ حدثنا عبد الله' قال: حدثنی ابی' قثنا روح 'قثنا أبو یونس القشیری حاتم بن ابی صغیرة' قال: حدثنی رجل من بنی عبدالمطلب' قال: قدم علینا علی بن عبد الله بن عباس فحضره بنو عبدالمطلب' قال:

◀ متن حدیث ▶ اتیت رسول الله ﷺ فقلت: یا رسول الله أنا عمك قد كبرت سنی فذكر معناه ﴿مسند احمد: ۲۰۹/۱/ الادب المفرد للبخاری' ص: ۲۵۲﴾

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! میں آپ ﷺ کا چچا ہوں' میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں...... اس کے بعد گزشتہ روایت ہی کے مثل بیان کیا۔

﴿1773﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقُوهُمْ بِبِشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ. ﴿مسند احمد: ۲۰۷/۱/ تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۱۸۸/۱﴾

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے

میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! جب قریشی ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو بہت خوش اخلاق اور اچھے انداز سے ملتے ہیں لیکن جب ہمیں ملتے ہیں تو عجیب سا منہ بنا لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب یہ سنا تو سخت غصے میں آ گئے اور فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1774﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثناه جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ دَخَلَ الْعَبَّاسُ، عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّا لَنَخْرُجُ فَنَرَى قُرَيْشًا تُحَدِّثُ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ﴿مسند احمد: ۲۰۷/۱﴾

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: ہم باہر نکلتے ہیں تو قریش کو باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں......اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

﴿1775﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

◄ متن حدیث ► شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَعَامَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ الْعَبَّاسُ: وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا، وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِغَرْزِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبَّاسُ نَادِ: يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ" قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي: أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا، فَقَالَ: لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، وَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ، فَاقْتَتَلُوا هُمْ وَالْكُفَّارُ، فَنَادَتِ الْأَنْصَارُ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّاعُونَ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَادَوْا: يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

قَالَ: فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ. ﴿صحیح مسلم: ۱۳۹۹/۳/ مسند احمد: ۲۰۷/۱﴾

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہی تھے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور آپ سے الگ نہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے جس کی پیشانی پر خال خال ہی سیاہ بال تھے اور وہ خچر فروہ بن نعامہ جذامی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے میں دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ شروع ہوا تو مسلمان میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے' جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی جانب آگے بڑھانے لگے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے' میں اُسے روک رہا تھا' تاکہ وہ

مشرکین کی جانب تیزی سے آگے نہ بڑھے اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کو پکڑا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آواز بہت اونچی تھی' چنانچہ میں نے بلند آواز سے کہا: کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والے کہاں ہیں؟ کہتے ہیں کہ میری آواز سن کر وہ اس طرح پلٹے کہ جیسے گائے اپنے بچوں کی (آواز سن کر اُن کی) طرف پلٹی ہے۔ اور انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں' ہم حاضر ہیں۔ پھر وہ اور کفار باہم لڑنے لگے۔ پھر انصار نے (اپنے ساتھیوں کو) آواز دی' کہنے لگے اے انصاری کی جماعت! پھر یہ آواز بنوحارث بن خزرج تک محدود ہوگئی اور لوگوں نے کہا: اے بنوحارث بن خزرج!۔

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر پر بیٹھے ہوئے' گردن کو لمبا کر کے دیکھنے والے کی طرح' ان کی لڑائی کا جائزہ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسا وقت ہے کہ (لڑائی کا) تنور گرم ہوگیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پکڑیں اور انہیں کافروں کے چہروں پر دے مارا' پھر فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے' ربِ کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں دیکھنے لگا میرے خیال کے مطابق لڑائی اسی طرح جاری تھی' پھر اللہ کی قسم! اسی طرح ہوا کہ جونہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف کنکریاں پھینکیں تو میں دیکھ رہا تھا کہ اُن کی دھار کند ہوگئی ہے اور اُن کی میدان چھوڑنے والی حالت ہوگئی ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ اور میں (اب بھی چشمِ تصور سے) گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ خچر کو ایڑی لگا کر اُن کا پیچھا کر رہے ہیں۔

﴿1776﴾ ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، -مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ -عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► كَانَ عَبَّاسٌ وَأَبُو سُفْيَانَ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ وَقَالَ: "الْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ وَقَالَ: نَادِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ." ﴿مسند احمد: ۱/۲۰۷﴾

⬧ ۞ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں پر کنکریاں پھینکیں اور فرمایا: اب (لڑائی کا) تنور گرم ہوگیا ہے۔ اور فرمایا (اے عباس!) آواز لگاؤ' اے اصحابِ سورۃ البقرہ!۔

﴿1777﴾ ◄ سندحدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► خَرَجَ عُمَرُ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْتَسْقِي بِهِ فَقَالَ: جِئْنَاكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا' فَسُقُوا. ﴿صحیح البخاری: ۲/۴۹۴/ المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۴﴾

⬧ ۞ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ قحط کے سال (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو لے کر بارش کی دُعا کے

لیے نکلے اور فرمایا: (اے اللہ!) ہم تیرے پاس اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو (بطورِ وسیلہ) لے کر آئے ہیں‘ لہٰذا تو ہمیں بارش عطا فرما دے۔ (اتنا کہنے کی دیر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے) بارش برسا دی گئی۔

﴿1778﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: أنا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ، وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ

﴿صحیح البخاری: ۳۳۱/۳/صحیح مسلم: ۶۷۶/۲/مسند احمد: ۳۲۲/۲/سنن ابی داود: ۱۱۵/۲/سنن النسائی: ۳۳/۵﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو آپ کو بتلایا گیا کہ حضرت ابن جمیل رضی اللہ عنہ‘ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہیں دی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل تو صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مال دار کر دیا‘ جہاں تک خالد کی بات ہے تو تم اس پر ظلم کر رہے ہو‘ کیونکہ اس نے تو اپنی زِرہیں تک راہِ خدا میں دے دی ہیں اور عباس (رضی اللہ عنہ) کا معاملہ یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ اور اتنا ہی اور مال میرے ذِمے ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

تشریح ◀ ان تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابن جمیل رضی اللہ عنہ نے تو سیدھے انکار ہی کر دیا تھا‘ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق زجر و توبیخ کا سا انداز اپنایا‘ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض زکوٰۃ کی وصولی کے لیے اگر زبردستی بھی کرنا پڑے تو جائز ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ اس لیے نہ دی کہ وہ تو اپنا سارا مال زِرہیں تک پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے چکے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو فرمایا کہ ”ان کی زکوٰۃ اور اسی کے مثل اور مال میرے ذِمے ہے“ تو اس کی وضاحت ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے دو سال کی زکوٰۃ پیشگی لے چکے تھے۔ ﴿سنن الدار قطنی: ۱۲۴/۲﴾

﴿1779﴾ ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ؟ قَالُوا: أَنْتَ، قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي

وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَ نَا' فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ' نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ' اسْتَغْفِرْ لَنَا.

﴿المستدرک للحاکم:۳/۳۲۵﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی نظر میں لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس بلاشبہ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں' تم ہمارے فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو' اس سے تم ہمارے زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو۔ پھر کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) بخشش طلب کیجیے۔

﴿1780﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ ثنا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ، فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا. ﴿مضی برقم:۱۶۶۸﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ ابن جمیل' خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن جمیل'' تو صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مال دار کر دیا' جہاں تک ''خالد'' کی بات ہے تو تم اس پر ظلم کر رہے ہو' کیونکہ اُس نے تو اپنی زِرہیں اور گھوڑے تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا معاملہ یہ ہے کہ اُن کی زکوٰۃ اور اِس کے ساتھ اتنا ہی اور مال میرے ذِمے ہے۔

﴿1781﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ مِنْ كِتَابِهِ ثنا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ لَا تُؤْذُوْنِي فِي عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ آبَائِي، وَإِنَّ الْعَمَّ صِنْوُ أَبِيْهِ.

﴿مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۲۶۹﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں اذِیت نہ دو' کیونکہ بے شک وہ میرے آباء واجداد کی نشانی ہیں' اور بلاشبہ چچا' باپ کے ہی مثل ہوتا ہے۔

﴿1782﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ:

◄ متن حدیث ► مَنْ لَقِيَ مِنْكُمُ الْعَبَّاسَ فَلْيَكُفَّ عَنْهُ فَإِنَّهُ مُكْرَهٌ.

﴿(التاریخ للفسوی: ۱/۵۰۵/ سیرۃ ابن ھشام: ۶۲۹/ الطبقات لابن سعد: ۴/۱۱)﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز ارشاد فرمایا:

تم میں سے جس کا بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سامنا ہو وہ ان پر وار نہ کرے' کیونکہ انہیں (ہمارے مقابلے میں آنے پر) مجبور کیا گیا ہے۔

﴿1783﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: أنا خَالِدٌ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا بَالُ قُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشِرَةٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِءِ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ. ﴿مضیٰ برقم: ۱۸۵۷﴾

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور وہ غصے میں تھے' انہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کو کیا ہو گیا ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے خوش باش ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو اُن کی وہ کیفیت ہی نہیں ہوتی؟

راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر غصے میں آ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ رضائے الٰہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہوتا ہے۔

﴿1784﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: أنا جَدِّي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى خَالَتِي وَكَانَتِ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَدِيٍّ فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا الْخِلَافَةَ عِنْدَهُ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► لٰكِنَّهَا فِي بَنِي عَمِّي صِنْوِ أَبِي الْعَبَّاسِ ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۵/۱۸۷﴾

﴿ ﴾ اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خلافت کا ذِکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خلافت میرے چچا کے بیٹوں میں ہوگی جو ابوالعباس کے قائم مقام ہیں۔

﴿1785﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ مَا أَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبَ عَبْدٍ الْإِيمَانَ لَمْ يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ، فَقَدْ آذَانِي، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ. ﴿مضی برقم: ١٧٦٠﴾

﴿ ﴾ حضرت عبداللہ بن حارث نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کی کوئی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اُس بندے کے دل میں ایمان کو داخل نہیں فرماتا جو تم سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی (رضا کی) خاطر محبت نہیں کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: جس نے عباس رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی اُس نے بیشک مجھے تکلیف دی، کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہی ہوتا ہے۔

﴿1786﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: أنا خَالِدٌ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ، مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي. ﴿الطبقات لابن: ٢٧/٤﴾

﴿ ﴾ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہوتا ہے، جس نے عباس کو تکلیف دی، اُس نے بیشک مجھے تکلیف دی۔

﴿1787﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ يَعْنِي الْمَاجِشُونَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَأَخَذَ بِعَضُدِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَسْقِيكَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ. ﴿مضی برقم: ١٧٧٧﴾

﴿ ﴾ حضرت یعقوب ماجشون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر بارش کی دُعا کرنے کے لیے (میدان میں) نکلے تو اُنہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا کندھا پکڑا اور فرمایا: اے اللہ! بیشک ہم تجھ سے تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کے وسیلے

سے بارش طلب کرتے ہیں۔

﴿1788﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قثنا أَبِي، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبًا لِلْعَبَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ، فَبَلَغَ قَوْمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ ثُمَّ جَاءُوا، فَقَالُوا: لَا نَرْضَى حَتَّى نَلْطِمَهُ كَمَا لَطَمَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ وَقَالَ: "أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ؟ وَغَضِبَ، وَقَالَ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْحَيَّ " فَقَالُوا: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ، اسْتَغْفِرْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. ﴿مضی برقم:۱۷۷۰﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک آدمی نے عہد جاہلیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کو گالی دی، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے زور سے طمانچہ مار دیا۔ جب اُس کی قوم کو پتا چلا تو وہ ہتھیار باندھ کر آ گئے اور کہا: ہم تب تک راضی نہیں ہوں گے جب تک ہم اسے طمانچہ نہ مار لیں، جیسے اس نے طمانچہ مارا ہے۔ تو اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عباس (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں؟ آپ غصے میں تھے اور فرمایا: تم فوت شدگان کو برا بھلا مت کہا کرو، اس طرح تم زندہ کو تکلیف دیتے ہو۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب سن کر) انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے مغفرت کی دُعا کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

﴿1789﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ قثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْنَا: أَنْتَ، قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، لَا تُؤْذُوا الْعَبَّاسَ فَتُؤْذُونِي وَقَالَ: مَنْ سَبَّ الْعَبَّاسَ، فَقَدْ سَبَّنِي. ﴿مکرر برقم:۱۷۷۹﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے ہاں اہل زمین میں سے سب سے معزز کون شخص ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس بلاشبہ عباس (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم عباس (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا مت کہو، اس سے تم مجھے تکلیف دیتے ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عباس (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہا، اُس نے بیشک مجھے برا بھلا کہا۔

﴿1790﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قثنا خَلَفُ بْنُ أَيُّوبَ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبٍ كَانَ لِلْعَبَّاسِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے بارے میں بدزبانی کی۔ پھر راوی نے سفیان کی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

﴿1791﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَنَرَى ضَغَائِنَ فِي وُجُوهِ قَوْمٍ مِنْ وَقَائِعَ أَوْقَعْتَهَا بِهِمْ، قَالَ: وَقَدْ فَعَلُوهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِقَرَابَتِي، أَتَرْجُو سُلَيْمٌ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﴿المصنف لابن ابی شیبۃ: ۱۰۹/۱۲/ کنز العمال: ۴۱/۱۲﴾

حضرت ابوالضحیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک ہمیں ایسے مواقع پر لوگوں کے چہروں پر نفرت و ناپسندیدگی کے آثار نظر آتے ہیں جب میں اُن میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی وہ ایسا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ تم سے میری قرابت داری کی خاطر محبت نہ کرنے لگیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا صرف تم ہی میری شفاعت کی اُمید رکھتے ہو اور بنوعبدالمطلب اس کی اُمید نہیں رکھتے؟

﴿1792﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا أَبُو الْمُوَرِّعِ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► جَلَسَ الْعَبَّاسُ إِلَى قَوْمٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَطَعُوا حَدِيثَهُمْ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَخَطَبَ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ بِالْحَدِيثِ، فَإِذَا جَلَسَ إِلَيْهِمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ، وَلِقَرَابَتِي مِنْهُمْ

﴿سنن ابن ماجہ: ۵۰/۱﴾

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کے کچھ لوگوں کے پاس جا کر بیٹھے تو انہوں نے اپنی بات ختم کر دی۔ تو انہوں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کوئی بات کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب اُن کے پاس میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص جا کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ اس ذات کی

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ رضائے الٰہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1793﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قثنا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوا بِبِشْرٍ حَسَنٍ، فَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ﴿تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: ۱/۱۸۷﴾

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب قریشی ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو بہت خوش طبعی اور اچھے انداز سے ملتے ہیں لیکن جب ہمیں ملتے تو عجیب سا منہ بنا لیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو غصے میں آ گئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی بھی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1794﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَخَذَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ حِينَ وَافَاهُ السَّبْعُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَأْخُذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَيَشْتَرِطُ لَهُمْ، وَذَلِكَ وَاللَّهِ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ وَأَوَّلِهِ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يَعْبُدَ اللَّهَ أَحَدٌ عَلَانِيَةً

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیعتِ عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھاما جس وقت ستر انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کا ساتھ دینے) کے لیے اُن سے وعدہ لے رہے تھے اور اُن پر شرط عائد کر رہے تھے۔

(روای کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! یہ اسلام کے بالکل ابتدائی دنوں کی بات ہے جب کوئی اللہ کی علانیہ عبادت بھی نہیں کرتا تھا۔

﴿1795﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ قثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسَ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ غَدَاةَ الِاثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ قَالَ: فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ قَالَ: فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً لَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَلِوَلَدِهِ مَغْفِرَةً

ظَاهِرَةً بَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا ، اللّٰهُمَّ أَخْلُفْهُ فِي وَلَدِهِ

(المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۶/المعجم الکبیر للطبرانی: ۶/۲۵۲/مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: جب سوموار کی صبح ہو گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے کے ہمراہ میرے پاس آنا۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ (سوموار کے روز) صبح کو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے) اور ان کے ساتھ ہم بھی گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں پہنائی، پھر فرمایا: اے اللہ! عباس کی اور ان کے بیٹے کی بخشش فرما، ظاہری بھی اور باطنی بھی، ایسی بخشش کہ جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے، اے اللہ! ان کی اولاد میں ان کا بہترین جانشین پیدا فرمایا۔

(1796) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ نَجِيءُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِقَرَابَتِكُمْ مِنِّي.

(مضی برقم: ۱۷۹۲)

محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اُنہوں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم آتے ہیں اور وہ (آپس میں) باتیں کر رہے ہوتے ہیں (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ رضائے الٰہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

(1797) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: أنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ يَعْنِي الْأَبْرَشَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ الْعَبَّاسُ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ لَا تُرْفَعُ مَائِدَتُهُ حَتَّى يُرْفَعَ مِنْهَا لِلطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ جب محوِ سفر ہوتے تھے تو اُن کا دستر خوان اُس وقت تک نہیں اُٹھایا جاتا تھا جب تک پرندے اور جانور بھی اُس سے کھا نہ لیتے۔

(1798) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قثنا عِيسَى

بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ الْعَبَّاسُ: كَانَ إِذَا جَلَسْنَا إِلَى قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنْهُمْ شَيْءٌ خَطَبَهُمْ فَيَتَّعِظُونَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا إِذَا جَلَسْنَا إِلَى قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ، فَإِذَا جَاءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِءٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ وَيُحِبَّهُمْ لِقَرَابَتِي.

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قریش کی جماعت کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور وہ باتیں کر رہے ہوتے تو (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان سے کوئی بات پہنچتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خطبہ دیتے تو وہ اصلاحِ حال پر توجہ دیتے تھے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک جب ہم قریش کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں اور وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص آ جاتا ہے تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دِل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ رضائے الٰہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1799﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قثنا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ كُرَيْبٌ أَبُو رِشْدِينَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ:

◀ متن حدیث ▶ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُجِلُّ الْعَبَّاسَ إِجْلَالَ الْوَلَدِ وَالِدًا أَوْ عَمًّا۔ ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۴/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۲/۸۷﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب ابو رشدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا اِس طرح خاص عزت واحترام کیا کرتے تھے جس طرح بیٹا اپنے والد یا چچا کی عزت واحترام کرتا ہے۔

﴿1800﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قثنا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: نا الْعَبَّاسُ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبَّاسُ وَصِيِّي وَوَارِثِي.

﴿الجامع الصغیر للسیوطی: ۲/۶۸/ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: ۲/۲۰۴﴾

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حضرت) عباس (رضی اللہ عنہ) میری وصیت اور میرے وارث ہیں۔

﴿1801﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: أنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ قُلْتُ لِعُمَرَ أَمَا تَذْكُرُ حِينَ شَكَوْتَ الْعَبَّاسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ ﴿مسند احمد: ۹۴/۱/ سنن الترمذی: ۶۵۳/۵/ معجم الصحابة للبغوی: ۴۲۵﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہوتا ہے؟

﴿1802﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قثنا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: أنا زَكَرِيَّا عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ كَعْبًا الْحَبْرَ أَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: اخْتَبِئْهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ قَالَ: وَهَلْ لِي شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ. ﴿الشريعة للآجری: ۳۵۱﴾

حضرت عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اِسے اپنے ہاں شفاعت کے لیے محفوظ رکھ لیجیے۔ اُنہوں نے کہا: کیا میرے پاس شفاعت کا حق ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے جو بھی ہے اس کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔

﴿1803﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قثنا إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا جُلُوسٌ فَتَذَاكَرُوا أَنْسَابَهُمْ فَجَعَلُوا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَوْمَ خَلَقَ الْخَلْقَ، جَعَلَنِي فِي خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ خَيْرًا، ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ، جَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ يَعْنِي خَيْرًا، ثُمَّ جَعَلَ الْبُيُوتَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بُيُوتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا

﴿سنن الترمذی: ۵۸۴/۵/ السنن الکبریٰ للنسائی: ۴۹۹/۱/ مناقب الشافعی للبیھقی: ۴۶/۱/ دلائل النبوۃ للبیھقی: ۱۳۰/۱﴾

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک قریش بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے حسب ونسب کا تذکرہ کیا اور

آپ کی مثال اس درخت سے دی جو سطح زمین پر نہ ٹھہرنے والی زمین پر ہو۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جس روز اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اُس نے مجھے دوگروہوں میں سے اچھے گروہ میں شامل کیا' پھراس نے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں شامل کیا' پھراس نے گھر بنائے تو مجھے سب گھروں میں سے بہترین گھرمیں شامل کیا' چنانچہ میں ان سے ذات کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور گھرانے کے اعتبار سے بھی بہتر ہوں۔

﴿1804﴾ ◀ سند حدیث ▶ حدثنا عبداللّٰه ' قال: أنا أبو عبداللّٰه محمد بن أبى خَلَف ' نا محمد بن طلحة التيمى ' قال: حدثنى أبو سُهَيل نافع بن مالك ' عن سَعِيْد بن المُسَيّب ' عن سعد :

◀ متن حديث ▶ ((أن النبى صلی اللہ علیہ وسلم خرج يُجهز بعثاً ' فطلع العباس بن عبد المطلب ' فقال النبى صلی اللہ علیہ وسلم: هذا العباس ابن عبدالمطلب عم نبيكم أجود قريشاً كفاً و أو صلهم)) ﴿مضی برقم:١٧٦٨﴾

❁ ♦ ❁ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دستے کو تیار کرنے نکلے تو (عین اسی دوران) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) ہیں' تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا' یہ قریش میں ہاتھ کے سب سے زیادہ سخی (یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والے) اوران سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

﴿1805﴾ ◀ سند حديث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قثنا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ متن حديث ▶ بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِىَ عَلَىَّ وَمِثْلُهَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الْأَبِ أَوْ صِنْوُ أَبِيْهِ؟ . ﴿مضی برقم:١٧٧٨﴾

❁ ♦ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو ابن جمیل' خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ نہ دی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل تو اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مال دار کر دیا اور خالد پر تم ظلم کر رہے ہو' کیونکہ اُس نے تو اپنی زِرہیں اور ہتھیار تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیے' اور جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس (رضی اللہ عنہ) کا تعلق ہے تو اُن کی زکوٰۃ اور اس کے مثل (یعنی جتنی زکوٰۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذِمے ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آدمی کا چچا باپ کے' یا فرمایا کہ اُس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

﴿1806﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْلَمَةُ بْنُ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي عُتْبَةَ بِنْتِ سَمْعَانَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَ: فَخَرَجَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَسَنٍ قَالَ: فَاسْتَرْجَعَتْ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ فَقَالَ: الْعَبَّاسُ صِنْوُ أَبِي ﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۳۵۷/۵﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت صدقہ بن ابو سہل ہنائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں اپنی خالہ عتبہ بنت سمعان عدویہ کے پاس تھا کہ زید بن علی بن حسن باہر نکلے تو عتبہ نے ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں پڑھا؟ تو اُنہوں نے کہا: مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس میرے والد کے قائم مقام ہیں۔

﴿1807﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا شَيْبَانُ قَالَ: نا حَمَّادٌ يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ قثنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ► كَانَ لِلْعَبَّاسِ دَارٌ إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ وَفِي الْمَسْجِدِ ضِيقٌ فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي الْمَسْجِدِ فَأَبَى، فَقَالَ: اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَا بَيْنَهُمَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَضَى لِلْعَبَّاسِ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَجْرَأَ عَلَيَّ مِنْكَ، فَقَالَ أُبَيٌّ: أَوْ أَنْصَحُ لَكَ مِنِّي؟ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَمَا بَلَغَكَ حَدِيثُ دَاوُدَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُ بِبِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَدْخَلَ فِيهِ بَيْتَ امْرَأَةٍ بِغَيْرِ إِذْنِهَا، فَلَمَّا بَلَغَ حُجَزَ الرِّجَالِ مَنَعَهُ اللّٰهُ بِنَاءَهُ، قَالَ دَاوُدُ: يَا رَبِّ مَنَعْتَنِي بِنَاءَهُ، فَاجْعَلْهُ فِي عَقِبِي، فَقَالَ الْعَبَّاسُ": أَلَيْسَ قَدْ صَارَتْ لِي وَقَضَى لِي بِهَا؟ قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ."

﴿الطبقات لابن سعد: ۲۲/۴/ التاریخ للفسوی: ۵۱۲/۱﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

مسجد کے پہلو میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا گھر تھا اور مسجد کی جگہ تنگ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وہ اس گھر کو مسجد میں شامل کر دیں لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدمی مقرر کر لیجیے (جو ہمارا فیصلہ کر دے)۔ چنانچہ دونوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منتخب کر لیا' تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے آپ سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو مجھ پر یہ جرأت دکھاتا۔ تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھ سے بڑھ کر آپ کا کوئی خیر خواہ بھی ہے؟ اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا وہ واقعہ یاد نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں بیت المقدس کی تعمیر کا حکم دیا تو انہوں نے اس میں ایک عورت کا گھر اُس

کی اجازت کے بغیر شامل کرلیا اور جب آدمی کی کمر تک اس کی تعمیر پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کو بنانے سے روک دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے اس کی تعمیر سے روک دیا ہے، پس تو اس کی میری اولاد کو توفیق دے دینا۔ کیا یہ میرا گھر نہیں ہو گیا؟ جبکہ انہوں نے فیصلہ بھی میرے حق میں کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ گھر اللہ کے لیے وقف کر دیا ہے۔

﴿1808﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْبَانُ، نا حَمَّادٌ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِنَحْوِهِ

اس سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

﴿1809﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ رَجُلٌ مِنَ النَّخَعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ؟ أَمَا وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ، وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. ﴿مکرر برقم:۱۷۹۲﴾

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم قریش کی جماعت سے ملا کرتے تھے (یعنی جب ان کے پاس جاتے) اور وہ باتیں کر رہے ہوتے تو (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے۔ ہم نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب وہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ سنو! اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الٰہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1810﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ السَّلَمِيُّ الْكَعْبِيُّ الْخَزْرَجِيُّ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزْرَجِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْقَيْظِ قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، أَوْ قَالَ: لِيَتَوَضَّأَ، فَقَامَ إِلَيْهِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَسَتَرَهُ بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: عَمُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ خَلَلِ الْكِسَاءِ، وَهُوَ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اسْتُرِ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَ الْعَبَّاسِ مِنَ النَّارِ۔

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۶/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۶۹/ تاریخ بغداد للخطیب: ۱۰/۱۴۷/ التاریخ الکبیر للبخاری: ۱/۳۷﴾

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم سخت گرمی میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنے کسی ضروری کام کے لیے کھڑے ہوئے' یا کہا کہ وضو کرنے کے لیے اُٹھے' تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُٹھ کر آپ کی طرف گئے اور ایک اُون کی چادر سے آپ کو پردہ کر دیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہو؟ تو انہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! آپ کا چچا عباس۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ گویا رسول اللہ ﷺ کو چادر کے ایک گوشے میں سے دیکھ رہا تھا' اور آپ ﷺ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے دُعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کو جہنم کی آگ سے پردے میں لے لے۔

﴿1811﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْحَكَمِيُّ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَنِ الْحَرِّ فَنَزَلَ فَقَامَ يَغْتَسِلُ فَسَتَرَهُ الْعَبَّاسُ بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم گرمی کے موسم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ (سواری سے) نیچے اُترے اور کھڑے ہو کر غسل کرنے لگے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُون کی چادر سے آپ ﷺ کو پردہ کیا ہوا تھا۔

﴿1812﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ السُّلَمِيُّ قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ قَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَذِنْتَ لِي فَخَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ فَهَاجَرْتُ مِنْهَا أَوْ قَالَ: فَأُهَاجِرُ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمِّ اطْمَئِنَّ فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهِجْرَةِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فِي النُّبُوَّةِ

﴿سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۳/۲۹۰/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۶۹/ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۶/۲۳۵﴾

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

جب رسول اللہ ﷺ بدر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے' تو اُنہوں نے آپ ﷺ سے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں مکہ کی جانب روانہ ہو جاتا ہوں' پھر وہاں سے ہجرت کرتا ہوں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! اطمینان رکھیے' بیشک ہجرت کے معاملے میں آپ خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت کے سلسلے میں خاتم النبیین ہوں۔

﴿1813﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْأَنْصَارِيُّ

الْحَكَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ لَمَّا أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسَارَى قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي فَأَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ فَأُهَاجِرَ إِلَيْكَ كَمَا هَاجَرَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَيْكَ قَالَ: اِجْلِسْ يَا عَمِّ، فَأَنْتَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ، كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﴿تاریخ دمشق ابن عساکر: ۲۳۵/۶﴾

◆ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدیوں کو لایا گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجیے کہ میں مکہ جاؤں اور ہجرت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آؤں' جیسے (دوسرے) مہاجرین آئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! بیٹھ جائیے' آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔

﴿1814﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: أنا أَبِي، رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: أنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا. ﴿مضی برقم: ۱۷۷۰﴾

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک عباس (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں' تم ہمارے فوت شدگان کو برا مت کہا کرو' اس سے تم ہمارے زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو۔

﴿1815﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أنا سَهْلُ بْنُ مُزَاحِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَطَرَ عَلَيْهِ مِيزَابُ آلِ عَبَّاسٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَهُدِمَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ: هَدَمْتَ مِيزَابِي وَاللّٰهِ مَا وَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ عُمَرُ أَعِدْ مِيزَابَكَ حَيْثُ كَانَ وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ لَكَ سُلَّمٌ غَيْرِي، فَقَامَ عَلَى عُنُقِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ مِيزَابِهِ۔ ﴿مضی برقم: ۱۷۶۱﴾

◆ حضرت یعقوب بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز (جمعہ پڑھانے کے لیے) نکلے تو آلِ عباس کے پرنالے سے ان پر پانی گر پڑا' اُنہوں نے اس (کو گرانے) کا حکم دیا تو اسے گرا دیا گیا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے میرا پرنالہ گرا دیا ہے' اللہ کی قسم! وہ اس جگہ بنا ہوا تھا جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے پرنالے کو وہیں دوبارہ بنالو جہاں وہ موجود تھا' اللہ کی قسم! میرے علاوہ کوئی بھی آپ کی سیڑھی نہیں بنے گا (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اگر یہ بات ہے تو میں نیچے بیٹھ جاتا اور آپ کندھوں پر سوار ہو کر پرنالے اُسی مقام پر لگائیں

جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا)۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گردن پر کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ پرنالہ لگانے سے فارغ ہو گئے۔

﴿1816﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ:قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَ:أنا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قثنا زَکَرِیَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہُ الْعَبَّاسُ عَمُّہُ وَکَانَ الْعَبَّاسُ ذَا رَأْیٍ إِلَی السَّبْعِینَ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَ الْعَقَبَةِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ' ثُمَّ ذَکَرَ الْحَدِیثَ ﴿مضی برقم:۱۷۶۴﴾

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ستر انصاریوں کی طرف ایک گھاٹی کے پاس درخت کے نیچے گئے' اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت فہم وفراست والے تھے۔ پھر روای نے مکمل حدیث بیان کی۔

﴿1817﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ:نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَ:أنا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قثنا حَمَّادٌ قثنا عَمَّارٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ کَانَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَہُ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْبَلَ عَلَی رَجُلٍ یُکَلِّمُہُ ' فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کَانَ ذَاکَ جِبْرِیلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ھُوَ الَّذِی شَغَلَنِی عَنْکَ ﴿مسند احمد:۲۹۴/۱/ مجمع الزوائد للهيثمي :۲۷۶/۹﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور میں بھی اُن کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور اُس سے بات چیت کرنے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے ہی مجھے آپ کو وقت دینے سے مشغول کر دیا تھا۔ (یعنی وہ انسان کی شکل میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے)

﴿1818﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ قثنا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیقٍ قثنا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُونِی فِی عَمِّی الْعَبَّاسِ ' فَإِنَّہُ بَقِیَّةُ آبَائِی وَإِنَّ الْعَمَّ صِنْوٌ مِنَ الْأَبِ . ﴿مکرر برقم:۱۷۸۱﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں مجھے تکلیف نہ دو' کیونکہ یہ میرے آباء واجداد کی نشانی ہیں اور بیشک چچا باپ ہی کے قائم مقام ہوتا ہے۔

﴿1819﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ:قثنا مُحَمَّدٌ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ

رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ كَانَ إِطْعَامُ قُرَيْشٍ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى رَجُلٍ، فَكَانَ يَوْمُ بَدْرٍ عَلَى الْعَبَّاسِ فَأَطْعَمَهُمْ ثُمَّ اقْتَتَلُوا ﴿مکرر برقم:١٧٨١﴾

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

روزانہ تمام قریشیوں کا کھانا ایک آدمی کے ذِمے ہوتا تھا' پس غزوۂ بدر کے دِن (کھانا) حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) کے ذِمے تھا' تو اُنہوں نے قریشیوں کو کھانا کھلایا' پھر اُنہوں نے جنگ لڑی۔

﴿1820﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعُثْمَانُ قَالَا: نا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ دُبُرَهُ قَالَ: وَالْعَبَّاسُ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذَيْنِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

﴿البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر:٣/٢٦٠/صحیح البخاری:٦/٦٩/مسند احمد:٤/٢٨٠﴾

حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نہیں' اللہ کی قسم! غزوۂ حنین کے دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان نہیں چھوڑا تھا۔ حضرت عباس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''

﴿1821﴾ ◀ ﴿سندِ حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: أنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ▶ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا لَقِيَ قُرَيْشٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوا بِالْبَشَارَةِ، وَإِذَا لَقِينَاهُمْ لَقُونَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، أَوْ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَسُولِهِ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! جب قریش ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بڑی خوشی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اُن کے چہروں کی عجیب سی کیفیت بنی ہوتی ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت غصے میں آ گئے' پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! (یا فرمایا کہ) اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آدمی کے دل میں

اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1822﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

◄ متن حدیث ► أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ جَالِسٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُسْتَبْشِرَةٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَحَتَّى اسْتَدَرَّ عِرْقَانِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدَرَّا، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ، وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ

﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۶۸/۱۰﴾

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں اُس وقت آپ ﷺ ہی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا: آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے؟ انہوں نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! قریش کو ہم سے کیا مسئلہ ہے؟ وہ جب آپس میں ملتے ہیں تو بڑے ہنستے مسکراتے، خوش باش چہروں کے ساتھ ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو اس وقت اُن کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ کی آنکھوں کے درمیان پسینہ ٹپکنے لگا۔ جب آپ ﷺ کو غصہ آتا تھا تو پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آدمی کے دل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تم سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خاطر محبت نہ کرنے لگ جائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جس نے عباس کو تکلیف پہنچائی، بیشک اُس نے مجھے تکلیف دی، کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہی ہوتا ہے۔

﴿1823﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◄ متن حدیث ► احْفَظُونِي فِي عَمِّيَ الْعَبَّاسِ، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ ﴿مرسل ورجالہ ثقات﴾

حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں میرا خیال رکھا کرو، کیونکہ بلاشبہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے قائم مقام (ہی) ہوتا ہے۔

﴿1824﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► قَامَ كَعْبٌ فَأَخَذَ بِحُجْزَةِ الْعَبَّاسِ وَقَالَ: ادَّخِرْهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ وَلِيَ الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ

﴿مضیٰ برقم:۱۸۰۲﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کمر بند باندھنے کی جگہ سے پکڑا اور کہا: اس کو قیامت کے دن (میری) شفاعت کے لیے اپنے پاس محفوظ رکھ لیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے شفاعت کا حق ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے جو بھی مسلمان ہے، اُن کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔

﴿1825﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قثنا زُهَيْرٌ، عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► أَعْتَقَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ مَوْتِهِ سَبْعِينَ مَمْلُوكًا فَرَدَّ مِنْهُمُ اثْنَيْنِ، فَكُنَّا نَرَى إِنَّمَا رَدَّهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا أَوْلَادَ الزِّنَا ۔ ﴿المستدرک للحاکم:۳۲۱/۳﴾

❁ ◆ ❁ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اِس دُنیا سے وصال کے وقت ستر (۷۰) غلام آزاد کیے، پھر ان میں سے دو کو واپس لے لیا۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ نے انہیں اس لیے واپس لیا تھا کیونکہ وہ زنا کی اولاد تھے۔

﴿1826﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْكِنْدِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: أنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الزُّهْرِيِّ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ► لَمَّا حَضَرَتْ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةُ بَعَثَ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ إِنِّي وَاللَّهِ مَا مُتُّ مَوْتًا وَلَكِنِّي فَنِيتُ فَنَاءً، يَا بُنَيَّ أَحِبَّ اللَّهَ وَطَاعَتَهُ حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْهُ، وَمِنْ طَاعَتِهِ، وَخَفِ اللَّهَ وَمَعْصِيَتَهُ حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَخْوَفَ إِلَيْكَ مِنْهُ وَمِنْ مَعْصِيَتِهِ، فَإِنَّكَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ وَطَاعَتَهُ نَفَعَكَ كُلَّ أَحَدٍ، وَإِذَا خِفْتَ اللَّهَ وَمَعْصِيَتَهُ لَمْ تَضُرَّ أَحَدًا اسْتَوْدَعَكَ اللَّهَ

﴿تاریخ بغداد للخطیب:۱۷۳/۴﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبدالعزیز بن ابو یحییٰ زُہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

جب حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے اِس دُنیا سے وصال کا وقت قریب ہوا تو اُنہوں نے اپنے صاحبزادے

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے نام پیغام بھیجا اور ان سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے موت نہیں آئے گی بلکہ میں فنا ہو جاؤں گا۔ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے اور اس کی اطاعت سے محبت کر' یہاں تک کہ تیری نگاہ میں کوئی بھی چیز اللہ سے اور اس کی اطاعت سے زیادہ محبوب نہ رہے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہنا' یہاں تک کہ تیری نگاہ میں کوئی بھی چیز اللہ سے اور اس کی نافرمانی سے زیادہ ڈرنے والی کوئی چیز نہ رہے' کیونکہ بلاشبہ جب تو اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت سے محبت کرے گا تو ہر کوئی تجھے نفع دے گا اور جب تو اللہ تعالیٰ اور اس کی نافرمانی سے ڈرے گا تو تم کسی ایسے آدمی کو نقصان نہیں پہنچا سکو گے جس نے تمہیں اللہ کے سپرد کیا ہوگا۔

﴿1827﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَوْلَاهُ السَّائِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

◄ متنِ حدیث ► كَانَ السَّائِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَأْمُرُنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ، وَيَقُولُ: إِنَّهُ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ." ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ٣/٢٨٦/اخبار مكة للازرقي: ٢/٥٧﴾

حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے غلام کہتے ہیں:

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مجھے حکم فرمایا کرتے تھے کہ میں آلِ عباس کے مشکیزے سے پانی پیوں' اور فرماتے: حج اسی عمل سے مکمل ہوتا ہے۔

﴿1828﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► اشْرَبْ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ فَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ سُنَّةٌ"

حضرت حجاج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(پانی) آلِ عباس کے مشکیزے سے پیو' کیونکہ اس سے مسلمانوں نے پیا ہے اور یہ سنت ہے۔

﴿1829﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ لِي مَوْلَايَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اشْرَبْ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ فَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ

◆ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے مجھے فرمایا:

(پانی) آلِ عباس کے مشکیزے سے پیؤ کیونکہ اس سے مسلمانوں نے پیا ہے۔

﴿1830﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدِينِيُّ قَالَ: كُتِبَتْ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ قثنا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، أَوْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا فَلَمْ يُكَافِهِ فِي الدُّنْيَا أَوْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا، فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ إِذَا لَقِيَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۱۰/۱۰۳، العلل المتناهیة لابن الجوزی: ۱/۲۸۵﴾

◆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

جس نے بھی دُنیا میں بنو عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کا کام کیا اور اُنہوں نے اِس دُنیا میں اس کا کوئی بدلہ نہ دیا تو جب وہ آدمی روزِ قیامت مجھے ملے گا اُسے بدلہ دینا میرے ذِمے ہوگا۔

﴿1831﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: نا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قِيلَ لِلْعَبَّاسِ، أَنْتَ أَكْبَرُ أَوِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي، وَوُلِدْتُ قَبْلَهُ ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۰/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۹/۲۷/ سیر اعلام النبلاء للذهبی: ۲۸۱/۳﴾

◆ حضرت ابورزین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا' آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے بڑے ہیں البتہ میری پیدائش اُن سے پہلے ہوئی ہے۔

﴿1832﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قثنا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: نا سَلَمَةُ بْنُ الْمَجْنُونِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَ الْعَبَّاسُ بَيْتًا فِيهِ نَاسٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ أَوْ هَلْ عَلَيْكُمْ عَيْنٌ؟ قَالُوا: مَا فِينَا غَرِيبٌ وَلَا عَيْنٌ قَالَ: وَكَانُوا لَا يَعُدُّونِي مِنَ الْغُرَبَاءِ إِنِّي كُنْتُ مِنْ ضِيفَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ وَكُنْتُ مُتَسَانِدًا فَلَمْ يُفْطَنْ بِي، قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتِ الرَّايَاتُ السُّودُ فَأَكْرِمُوا الْفُرْسَ فَإِنَّ دَوْلَتَنَا مَعَهُمْ ﴿تاریخ بغدادی للخطیب: ۳۵۵/۸/ الموضوعات لابن الجوزی: ۳۸/۲/ اللآلی المصنوعۃ: ۴۳۶/۱﴾

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے' اُس میں بنوہاشم کے کچھ لوگ تھے' تو آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی اجنبی شخص ہے؟ یا (کہا کہ) کیا تم میں کوئی جاسوس ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہ تو ہم میں کوئی اجنبی شخص ہے اور نہ ہی جاسوس۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ مجھے اجنبیوں میں شمار نہیں کرتے تھے کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں' یعنی اصحابِ صفہ میں سے تھا' میں ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا' جس وجہ سے کسی کا مجھ پر دھیان نہیں پڑا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سیاہ پرچم آئیں تو تم فارسیوں کا ساتھ دینا' کیونکہ ہماری حکومت اُن ہی کے ساتھ ہے۔

﴿1833﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: نا بِشْرُ بْنُ

السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ:

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاعِيًا فَأَتَى الْعَبَّاسَ فَسَأَلَهُ صَدَقَتَهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا عُمَرُ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ، إِنَّا كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ مَالِهِ. ﴿مضی برقم:۱۷۷۸﴾

حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (زکوٰۃ اکٹھی کرنے کی) ذِمہ داری دے کر بھیجا تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے زکوٰۃ مانگی تو وہ ان سے ناراض ہو گئے۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس بات کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! بیشک آدمی کا چچا اُس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، ہم نے ان کے مال کی زکوٰۃ پہلے ہی لے لی تھی۔

﴿1834﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قثنا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي قَالَ: يَا عَبَّاسُ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ قَالَ: فَمَكَثَ أَيَّامًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي قَالَ: يَا عَبَّاسُ عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴿مضی برقم:۱۷۷۱﴾

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے جو میں اپنے رب سے مانگا کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ پھر کچھ دِن گزرے تو وہ (دوبارہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے جو میں اپنے رب سے مانگا کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس! اللہ تعالیٰ سے دُنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

فَضَائِلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴾1835﴿ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

﴿صحیح البخاری:۶/۱۶۹/مسند احمد:۱/۳۵۹/سنن الترمذی:۵/۶۸۰/سنن ابن ماجہ:۱/۵۸/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱/۳۱۵﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زور سے اپنے سینے کے ساتھ لگایا اور یہ دُعا فرمائی:

"......اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ......"

اے اللہ! اِس کو قرآن کا علم سکھادے۔

﴾1836﴿ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قثنا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَرْسَلَ الْعَبَّاسُ عَبْدَ اللّٰهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا مَا أَدْرِي كَيْفَ هُوَ فَجَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَدَعَاهُ وَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ۔ ﴿المستدرک للحاکم:۳/۵۳۶﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت شعیب بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا: جاؤ اور دیکھ کر آؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون ہے؟ چنانچہ وہ گئے' پھر آ کر بتلایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؟ پھر جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو بتلایا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلایا' پھر ان کے لیے دُعا

فرمائی اور انہیں اپنی گود میں بٹھالیا (کیونکہ اس وقت عبداللہ رضی اللہ عنہ بچے تھے) پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کو علم کی دُعا دی۔

﴿1837﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاللّٰهِ لَوْ أَشَاءُ إِذَا ذَكَرْتُهُ أَنْ أَبْكِيَ لَبَكَيْتُ.

حضرت امام طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حرمات کی سختی سے تعظیم اور پاسداری کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو یقیناً مجھے رونا آجائے۔

تشریح ◄ "حرمات" سے مراد شریعت کے وہ واجب الرعایت کام ہیں جن کو پامال کرنا حرام ہو اور ان کی پاسداری کرنا ضروری اور لازم ہو۔

﴿1838﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي: ابْنَ عُلَيَّةَ قَالَ: أنا أَيُّوبُ قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاللّٰهِ لَوْ أَشَاءُ إِذَا ذَكَرْتُهُ أَنْ أَبْكِيَ لَبَكَيْتُ۔ ﴿حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۳۲۹﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے ہی روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر حرماتِ خداوندی کی سختی سے تعظیم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو بیشک مجھے رونا آجائے۔

﴿1839﴾ ◄ [سند حدیث] ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أنا أَيُّوبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: ذَكَرَ طَاوُسٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ:

◄ [متن حدیث] ◄ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِمَحَارِمِ اللّٰهِ مِنْهُ، وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِذَا ذَكَرْتُهُ لَبَكَيْتُ ﴿التاریخ للفسوی: ۱/۵۴۱﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے محارم کی تعظیم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو بیشک مجھے رونا آجائے۔

﴿1840﴾ ◀ [سندحدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ

◀ [متن حدیث] ◀ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا نَزَلَ قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَسَأَلَهُ أَيُّوبُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ؟ قَالَ: قَرَأَ (وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ)(ق19:)فَجَعَلَ يُرَتِّلُ، وَيُكْثِرُ فِي ذَلِكُمُ النَّشِيجَ ." ﴿الزهد لاحمد بن حنبل، ص:۱۸۸/ التاریخ للفسوی:۱/۵۳۴/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱/۳۲۷﴾

حضرت ابن ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

(ایک مرتبہ) مجھے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی (میں نے دیکھا کہ) آپ رضی اللہ عنہ جب بھی کہیں رات گذارنے کے لئے رُکتے تو آدھی رات تک قیام کرتے (یعنی نوافل پڑھتے)۔

حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان کی قرأت کیسی تھی؟ تو اُنہوں نے بتلایا: اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَجَائَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَالِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ

''اور موت کی جانکنی پیغامِ حق لے کر آن پہنچی' یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔''

آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے اور بہت زیادہ رو رہے تھے۔

﴿1841﴾ ◀ [سندحدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نا عَبْدُ الْكَرِيمِ يَعْنِي الْجَزَرِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَلَوْ يَأْذَنُ لِي أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَهُ لَقَبَّلْتُ

﴿الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ:۲/۳۲۳/ الطبقات لابن سعد:۲/۳۷۰﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے حدیث بیان کیا کرتے تھے' اگر وہ مجھے اجازت مرحمت فرماتے کہ میں ان کا سر چوم لوں' تو میں نے چوم لینا تھا۔

﴿1842﴾ ◀ [سندحدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ:سَمِعْتُ مُنْذِرًا يَقُولُ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ، أَنَا وَابْنُهُ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمَا؟ قُلْتُ: مِنْ عِنْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ) (یوسف41:)، وَقَالَ يَوْمَ مَاتَ: الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿المستدرک للحاکم:۳/۵۳۵/ الطبقات لابن سعد:۲/۳۶۸/ التاریخ للفسوی:۱/۵۱۷﴾

حضرت سالم بن ابی حفصہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا، حضرت امام منذر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
مَیں محمد بن علی کی خدمت میں حاضر ہوا (سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں کہ) ابن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں اور ان کا صاحبزادہ، تو انہوں نے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے، تو اُنہوں نے (اللہ کا یہ حکم تلاوت) فرمایا:

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

''تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔''

اور جس دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی اس دن ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آج اس اُمت کے ربانی فوت ہو گئے۔

تشریح ''ربانی'' کا مطلب ہے اللہ والا، خدا پرست۔ ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں، اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جا سکتے ہیں۔

{1843} سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ هَذَا الْمَوْضِعُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْرَى الدُّمُوعِ، كَأَنَّهُ الشِّرَاكُ الْبَالِي مِنَ الدُّمُوعِ.

{المصنف لابن ابی شیبۃ: ۲۲۴/۷/ الزھد لھناد بن السری: ۲۸۹/۱/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۲۹/۱/ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: ۱۹۴/۳/ اخبار مکۃ للفاکھی: ۳۰۶/۲}

حضرت ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آنسوؤں کے بہنے کی جگہ کی ایسی حالت ہو گئی تھی جیسے وہ بوسیدہ تسمہ ہو۔

{1844} سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخَذَ بِلِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا لِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ، أَوِ اصْمُتْ تَسْلَمْ، قَبْلَ أَنْ تَنْدَمَ. {الزھد لاحمد بن حنبل، ص: ۱۸۸}

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں:
میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان پکڑ کر فرما رہے تھے: اے زبان! اچھی بات کہہ: فائدے میں رہے گی یا پھر خاموش ہی رہ: شرمندہ ہونے سے پہلے ہی سلامتی پا لوگی۔

﴿1845﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، وَمِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ يَقُومُ شَطْرَ اللَّيْلِ يُكْثِرُ وَاللّٰهِ فِي ذٰلِكُمُ النَّشِيجِ ﴿مضى برقم: ١٨٤٠﴾

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

مجھے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سنگت نصیب ہوئی تو (میں نے دیکھا کہ) آپ دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور آدھی رات تک قیام کرتے تھے، اللہ کی قسم! آپ قرأت کرتے ہوئے بہت زیادہ روتے تھے۔

﴿1846﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ آخِذًا بِثَمَرَةِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ: وَيْحَكَ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ، وَاسْكُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا لِي أَرَاكَ آخِذًا بِثَمَرَةِ لِسَانِكَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ هُوَ عَلَى شَيْءٍ أَحْنَقَ مِنْهُ عَلَى لِسَانِهِ. ﴿حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۳۲۸﴾

حضرت سعید جریری رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کی نوک کو پکڑے ہوئے فرما رہے تھے: افسوس! اچھی بات بول: فائدے میں رہے گی اور بری بات کرنے سے خاموش رہ، سلامتی میں رہے گی۔ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعباس! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی زبان کی نوک پکڑ کر یہ یہ بات کر رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ روزِ قیامت زبان سے بڑھ کر کوئی ایسی چیز نہیں ہوگی جو انسان کو پھنسانے کا باعث بنے گی۔

﴿1847﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا بَكْرُ بْنُ عِيسَى الرَّاسِبِيُّ قثنا أَبُو عَوَانَةَ قثنا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَمِيصَهُ مُقَلَّصًا فَوْقَ الْكَعْبِ، وَالْكُمُّ يَبْلُغُ أُصُولَ الْأَصَابِعِ، يُغَطِّي ظَهْرَ الْكَفِّ۔ ﴿الزہد لاحمد بن حنبل، ص: ۱۷۹﴾

حضرت ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ ان کا قمیض گھٹنے سے اوپر تک سمٹا ہوا تھا اور آستینیں (ہاتھوں کی) اُنگلیوں کے کناروں تک تھیں اور ہتھیلی کی پشت کو ڈھانپ رکھا تھا۔

﴿1848﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الزُّبَيْرِيِّ قثنا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَلَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑا عالم ہو۔

﴿1849﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قثنا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ آيَةً فَوَقَفَ عِنْدَهَا أَسْهَرَتْهُ حَتَّى أَصْبَحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: مَنْ حَبْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: ابْنُ عَبَّاسٍ، فَبَعَثَنِي إِلَيْهِ فَدَعَوْتُهُ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي قَرَأْتُ آيَةً كُنْتُ لَا أَقِفُ عِنْدَهَا، وَإِنِّي وَقَفْتُ اللَّيْلَ عِنْدَهَا فَأَسْهَرَتْنِي، حَتَّى أَصْبَحْتُ (وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ) (يوسف10:) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ " لَا تُسْهِرُكَ فَإِنَّا لَمْ نُعْنَ بِهَا، إِنَّمَا عُنِيَ بِهَا أَهْلُ الْكِتَابِ، (وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ) وَهُوَ (الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ) (يس83:) (وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ) (المؤمنون88:) سَيَقُولُونَ اللّٰهُ فَهُمْ يُؤْمِنُونَ هٰهُنَا وَهُمْ يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ " ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۵۰/۱۳﴾

حضرت مطلب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آیت پڑھی اور اسی پر ٹھہر گئے، اس آیت نے صبح تک آپ کو جگائے رکھا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے پوچھا: اس اُمت کے سب سے بڑے عالم کون ہیں؟ میں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ انہوں نے مجھے ان کی طرف بھیجا، سو میں انہیں بلا لایا، تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں ایک آیت پڑھا کرتا ہوں اور اس پر ٹھہرتا نہیں ہوں لیکن گزشتہ رات میں نے وہ آیت پڑھی تو میں اس پر ٹھہر گیا، یہاں تک کہ اس نے صبح ہو جانے تک مجھے جگائے رکھا (وہ آیت یہ ہے:)۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ

''ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، مگر اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کرتے ہیں''

یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ آیت آپ کو نہیں جگائے گی کیونکہ اس آیت سے ہم مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں۔ (جیسا کہ ان دو آیات میں وضاحت مذکور ہے:)

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ

''اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو بیشک وہ یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔'' اور

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ۔

''کہہ دیجیے کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ اختیار تو بس اللہ کے پاس ہے۔''

وہ یہاں تو ایمان لا رہے ہیں جبکہ وہ اللہ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔

{1850} ◀ {سند حدیث} ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قثنا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ:

◀ {متن حدیث} ◀ أَبْصَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ وَهُوَ دَاخِلٌ الْمَسْجِدَ قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَاتِهٖ

❁ حضرت ابن ابی حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مسجد میں داخل ہوتے دیکھا تو اس نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ تو اس نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کیسے لے۔

{1851} ◀ {سند حدیث} ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَيْفٍ قَالَ:

◀ {متن حدیث} ◀ قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَوْسِمِ؟ قَالُوا: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ: هُوَ أَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ۔ {الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۹}

❁ حضرت سیف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا: انہوں نے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) اعمالِ حج کی ذِمہ داری کسے سونپی ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو انہوں نے فرمایا: وہ سنت کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔

{1852} ◀ {سند حدیث} ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قثنا أَبُو هِلَالٍ قثنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ:

◀ {متن حدیث} ◀ أَوْ عُتْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَجْمَعَ لِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِحَلَالٍ وَحَرَامٍ، وَتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَالْعَرَبِيَّةِ، وَأَنْسَابِ النَّاسِ وَالطَّعَامِ۔

{الاستیعاب لابن عبدالبر: ۲/۳۵۳/ العلل لاحمد بن حنبل، ص: ۲۲۸}

❁ حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے بڑھ کر ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جس میں ہر طرح کی خوبی اور بھلائی جمع ہو (یعنی) حلال وحرام، قرآن کی تفسیر اور عربی دانی، لوگوں کے انساب اور طعام وغیرہ کے مسائل (یعنی جملہ مسائل پر آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تکرار ہوتا تھا)

﴿1853﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو كَامِلٍ، وَعَفَّانُ قَالَا: نا حَمَّادٌ، يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ: أنا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ قَالَ عَفَّانُ وَهُوَ كَالْمُعْرِضِ عَنِ الْعَبَّاسِ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ كَالْمُعْرِضِ عَنِّي؟ فَقُلْتُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ، قَالَ عَفَّانُ: قَالَ: أَوَ كَانَ عِنْدَهُ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ كَانَ عِنْدَكَ أَحَدٌ؟ فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَنِي أَنَّ عِنْدَكَ رَجُلًا تُنَاجِيهِ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَهُ يَا عَبْدَ اللهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، فَهُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ قَالَ عَفَّانُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَكَ رَجُلٌ يُنَاجِيكَ.

﴿مسند احمد: ۱/۳۱۲/ مسند ابی داود الطیالسی: ۲/۱۴۹/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰/۲۹۱/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۷۶﴾

❁ ◆ ❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ عفان بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز میں بیٹھے تھے کہ جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اعراض کر رہے ہوں۔ جب ہم آپ کے ہاں سے نکل آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے اپنے چچازاد کی طرف نہیں دیکھا وہ کیسے مجھ سے اعراض کر رہے تھے۔ میں نے کہا: ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے پاس کوئی آدمی موجود تھا؟ کیونکہ عبداللہ نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ کے پاس کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا جس سے آپ سرگوشیاں کر رہے تھے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: اے عبداللہ! کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا؟ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے ہی مجھے آپ کی طرف سے مشغول کر دیا تھا۔

﴿1854﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ:

◀ متن حدیث ▶ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ رَأَيْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَزْعُمُ ابْنُ عَمِّكَ أَنَّهُ رَأَى عِنْدَكَ رَجُلًا قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ." ﴿الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ۲/۳۳۱﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اپنے والد گرامی کو آ کر) بتلایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو بیٹھے دیکھا ہے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا: آپ کے چچا کا بیٹا کہتا ہے کہ اس نے آپ کے پاس کسی آدمی کو بیٹھے دیکھا ہے جو اس طرح کا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔

﴿1855﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: عِنْدَ قَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

◄ متن حدیث ◄ هَذَا كَانَ رَبَّانِيَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿مضی برقم:۱۸۴۲﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:

یہ اس اُمت کے ربانی تھے۔

تشریح ◄ ''ربانی'' کا مطلب ہے اللہ والا، خدا پرست۔ ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں، اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جا سکتے ہیں۔

﴿1856﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قثنا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ◄ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ أَوْ عَلَى مَنْكِبِي، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ. ﴿مسند احمد:۳۱۴/۱﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک کندھے پر یا (کہا کہ) میرے مونڈھے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔

﴿1857﴾ ◄ سند حدیث ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قثنا حَاتِمٌ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ أَبُو يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ◄ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا اللّٰهَ لِي أَنْ يَزِيدَنِي عِلْمًا وَفَهْمًا.

﴿التاریخ للفسوی:۵۱۸/۱/معرفۃ القراء للذھبی:۴۱/۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ وہ میرے ''علم'' اور ''فہم'' میں اضافہ فرما دے۔

﴿1858﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَفَّانُ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

◄ متنِ حدیث ► أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءً مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَضَعَ لَكَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ . ﴿مسند احمد: ۳۲۸/۱/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۲۰/۱۰/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۳۳۷/۳﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے تو میں نے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے وضو کا پانی رکھا، تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ پانی عبداللہ بن عباس نے رکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے دُعا دیتے ہوئے) فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔

﴿1859﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قثنا وَرْقَاءُ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: مَنْ وَضَعَ ذَا؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ ﴿صحیح مسلم: ۱۹۲۷/۴/ مسند احمد: ۳۲۸/۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا؟ انہوں نے کہا: ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسے (دین کی) سمجھ عطا فرما دے۔

﴿1860﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

◄ متنِ حدیث ► نِعْمَ تُرْجُمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ ﴿مکرر برقم: ۱۵۵۸﴾

حضرت ابو الضحیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔

﴿1861﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ ۔ ﴿مکرر برقم: ۱۵۵۹﴾

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمریں پا لیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ پاتا۔

﴿1862﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَالِدٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
متن حدیث: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ أَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُقَرِّبُكَ وَيَخْلُو بِكَ وَيَسْتَشِيرُكَ مَعَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا: اتَّقِ اللّٰهَ، لَا تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا، وَلَا يُجَرِّبَنَّ عَلَيْكَ كَذْبَةً، وَلَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا قَالَ عَامِرٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كُلٌّ وَاحِدَةٍ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ. قَالَ: نَعَمْ، وَمِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۲۲/۱۰/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۱۸/۱﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
مجھ سے میرے والد گرامی (حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! میں دیکھتا ہوں کہ امیر المؤمنین تمہیں اپنے قریب رکھتے ہیں، تم سے تنہائی میں باتیں کرتے ہیں اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کے ساتھ ساتھ تم سے بھی مشورہ لیتے ہیں، لہٰذا میری تین باتیں یاد رکھنا: اللہ سے ڈرتے رہنا اور ان کا کوئی راز فاش نہ کرنا، ان کو تم پر کسی جھوٹ کا تجربہ قطعاً نہ ہونے پائے اور ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل نہ کرنا۔
حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عباس! (ان میں سے) ہر ایک نصیحت ایک ہزار نصیحتوں سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، بلکہ دس ہزار سے بھی بہتر ہے۔

﴿1863﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أنا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:
متن حدیث: نِعْمَ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ، لَوْ أَدْرَكَ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ
﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۱۷۴/۱﴾

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
قرآن کے بہترین ترجمان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، اگر وہ ہماری عمریں بھی حاصل کر لیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ سکتا۔

﴿1864﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قثنا مَالِكٌ يَعْنِي: ابْنَ مِغْوَلٍ، عَنْ سَلَمَةَ يَعْنِي: ابْنَ كُهَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:
متن حدیث: نِعْمَ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿مکرر برقم: ۱۵۵۹﴾

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
قرآن کے بہترین ترجمان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

﴿1865﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا حُصَيْنٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ:

متن حدیث: شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، فَيُنْشِدُ الشِّعْرَ وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ مِمَّا يَسْتَعِينُ بِالشِّعْرِ ﴿انظر الاثر برقم:۱۹۱۶﴾

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ان سے جب بھی قرآن کی عربیت کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ (جواب میں بطورِ دلیل) شعر پڑھا کرتے تھے۔
اور ہشیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب ان سے قرآن کی عربیت کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو وہ شعر سے مدد لیتے تھے (یعنی دلیل کے طور پر عربی اشعار پیش کرتے تھے)۔

﴿1866﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو نُعَيْمٍ قثنا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

متن حدیث: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

﴿حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۳/۲۸۰﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
میں نے دو یا تین مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا۔

﴿1867﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِشَرِيكٍ:

متن حدیث: أَيُّ الرَّجُلَيْنِ كَانَ أَعْلَمَ بِالتَّفْسِيرِ مُجَاهِدٌ أَوْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت اسود بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شریک رضی اللہ عنہ سے پوچھا:
حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ' ان دونوں شخصیات میں سے تفسیر کے بڑے عالم کون تھے؟ اُنہوں نے کہا: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ تھے۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

میں نے تین مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا۔

﴿1868﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ يَعْنِي أَبَا سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبَ عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ: قَالَ لِي مُجَاهِدٌ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَقِفُهُ عَلَى كُلِّ آيَةٍ

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے تین مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا، میں انہیں ہر آیت پر ٹھہراتا تھا۔

﴿1869﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْهُ، وَكَانَ عُبَيْدُ اللَّهِ يُلْطِفُهُ فَكَانَ يَغُرُّهُ غَرًّا

حضرت امام زُہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کرتے تھے اور وہ ان سے احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

﴿1870﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو كَامِلٍ، وَعَفَّانُ الْمَعْنِيُّ قَالَا: نا حَمَّادٌ قَالَ: أنا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متنِ حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ قَالَ عَفَّانُ وَهُوَ كَالْمُعْرِضِ عَنِ الْعَبَّاسِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ كَالْمُعْرِضِ عَنِّي؟ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ، قَالَ عَفَّانُ: فَقَالَ: أَوَ كَانَ عِنْدَهُ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ كَانَ عِنْدَكَ أَحَدٌ؟ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّ عِنْدَكَ رَجُلًا تُنَاجِيهِ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ، قَالَ عَفَّانُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَكَ رَجُلٌ يُنَاجِيكَ.

﴿مسند احمد: ۱/۳۱۲/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۴۹/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰/۲۹۱/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۹/۲۷۶﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ حضرت عفان بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز میں بیٹھے تھے کہ جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ

سے اعراض کررہے ہوں۔ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے نکل آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے اپنے چچازاد کی طرف نہیں دیکھا وہ کیسے مجھ سے اعراض کررہے تھے۔ میں نے کہا: ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کررہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے پاس کوئی آدمی موجود تھا؟ کیونکہ عبداللہ نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرگوشیاں کررہے تھے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: اے عبداللہ! کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے' انہوں نے ہی مجھے آپ کی طرف مشغول کردیا تھا۔

﴿1871﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْذَنُ لِأَهْلِ بَدْرٍ وَيَأْذَنُ لِي مَعَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَأْذَنُ لِهَذَا الْفَتَى مَعَنَا وَمِنْ أَبْنَائِنَا مَنْ هُوَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ، وَأَذِنَ لِي مَعَهُمْ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ هَذِهِ السُّورَةِ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر 1) فَقَالُوا: أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ وَأَنْ يَتُوبَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ كَذَلِكَ، " وَلَكِنَّهُ أَخْبَرَ نَبِيَّهُ بِحُضُورِ أَجَلِهِ، فَقَالَ: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر 1:) فَتْحُ مَكَّةَ، (وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا) (النصر 2:) أَيْ فَذَلِكَ عَلَامَةُ مَوْتِكَ (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (النصر 3:) " فَقَالَ لَهُمْ: كَيْفَ تَلُومُونِي عَلَى مَا تَرَوْنَ؟

﴿صحیح البخاری: ۳۵/۸/۷/ مسند احمد: ۳۳۸/۱/ الدر المنثور للسیوطی: ۴۰۷/۶/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۱۷/۱﴾

❀ ◆ ❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (کے بیٹوں) کو بھی اجازت دے دی اور مجھے بھی ان کے ساتھ بلالیا۔ پھر ان سے سورۃ النصر کے متعلق سوال کیا (کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟) تو انہوں نے کہا: اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ جب آپ کو فتح مل جائے تو آپ پروردگار سے استغفار کریں اور توبہ کریں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس کی تفسیر یہ نہیں ہے' بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات کا وقت آجانے کی خبر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

''جب اللہ کی مدد اور فتح آن پہنچی۔''

اس آیت سے مراد فتح مکہ ہے۔
وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا
''اور آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔''
یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی اطلاع ہے۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا
''پس آپ اپنے پروردگار کی تعریف کی تسبیح کیجیے اور اس سے مغفرت طلب کیجیے' بیشک وہ خوب توبہ قبول کرنے والا ہے۔''
(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ النصر کی یہ تفسیر سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جو خوبی اور کمال آپ دیکھ رہے ہیں' اس پر آپ مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں؟

(1872) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قثنا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ كُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: أَجْمَلُ النَّاسِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ، قُلْتُ: أَفْصَحُ النَّاسِ، وَإِذَا أَفْتَى، قُلْتُ: أَقْضِي النَّاسِ، وَإِذَا ذَكَرَ أَهْلَ فَارِسٍ، قُلْتُ: أَعْلَمُ النَّاسِ " نَحْوَ ذَا قَالَ شَرِيكٌ۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ۲/۳۳۳/ الاستیعاب لابن عبدالبر: ۲/۳۵۳)

حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
میں جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھتا تو کہتا: تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت' جب وہ گفتگو فرماتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے بڑھ کر فصیح۔ جب وہ فتویٰ دیتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے بہتر فیصلہ کرنے والے۔ اور جب وہ اہل فارس کا ذکر کرتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

(1873) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ:

◀ متن حدیث ◀ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، لَمَّا دَفَنَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا يُدْفَنُ الْعِلْمُ قَالَ عَلِيٌّ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، فَقَالَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ قَدْ دُفِنَ بِهِ عِلْمٌ كَثِيرٌ

(الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۱)

حضرت علی بن زید بن جدعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تو ان پر مٹی ڈال کر فرمایا: علم اس طرح دفن ہوتا جائے گا۔ حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی بہت سا علم دفن ہو گیا ہے۔

﴿1874﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لِأَخٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ " اذْهَبْ بِنَا إِلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يُحْتَاجَ إِلَيْنَا" فَقَالَ: وَكَانَ إِذَا صَلَّى أَجْلَسَ غِلْمَانَهُ خَلْفَهُ، فَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ لَمْ يَسْمَعْ فِيهَا شَيْئًا، رَدَّدَهَا فَكَتَبُوهَا فَإِذَا خَرَجَ سَأَلَ عَنْهَا. " ﴿التاریخ للفسوی: ۱/۵۴۸﴾

✿ ⬥ ✿ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک انصاری بھائی سے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس لے چلو، شاید کہ انہیں ہماری ضرورت ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نماز پڑھاتے تو اپنے پیچھے اپنے بچوں کو بٹھا لیتے، پھر جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں انہوں نے کچھ نہ سنا ہو، تو اسے دوہراتے، چنانچہ وہ اس آیت کو لکھ لیتے، پھر جب آپ باہر نکلتے تو اس آیت کے بارے میں سوال کرتے۔

﴿1875﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ نا مُحَمَّدُ بْنُ النُّوشَجَانِ قثنا بَشِيرٌ أَبُو تَوْبَةَ قَالَ نا خُصَيْفٌ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَطَاءٌ إِذَا حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قثنا الْبَحْرُ

﴿الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۶﴾

✿ ⬥ ✿ حضرت خُصَیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جب ہمیں کوئی حدیث سُناتے تو فرماتے: مجھے یہ حدیث ''علم کے سمندر'' نے بیان کی۔

﴿1876﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

﴿المستدرک للحاکم: ۱/۵۱۸/المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰/۲۸۸/المصنف لابن ابی شیبۃ: ۳/۳۲۸﴾

✿ ⬥ ✿ حضرت ابو جَمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اِس دُنیا سے وصال کے وقت طائف میں موجود تھا تو ان کی سرپرستی محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔

﴿1877﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّى أَصَبْتَ هَذَا الْعِلْمَ؟ قَالَ: لِسَانًا سَئُولًا، وَقَلْبًا عَقُولًا

(البدایة والنهایة لابن کثیر: ۲۹۹/۸)

حضرت مغیرہ بن مقسم ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اِس قدر علم کیسے حاصل کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: سوال کرنے والی زبان اور سمجھنے والے دل کے ذریعے۔

(1878) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

◀ متن حدیث ◀ إِنَّ عُمَرَ كَانَ يُدْنِيهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ. (مضی مختصراً برقم: ۱۸۷۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو (مشاورت کی غرض سے) اپنے قریب رکھا کرتے تھے، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جیسے تو ہمارے بچے بھی ہیں (آپ انہیں اپنے قریب کیوں نہیں رکھتے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: یہ رُتبہ اسے جس حیثیت سے ملا ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں (یعنی علم کی بناپر)

(1879) ◀ سند حدیث ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو عَمْرٍو الْجَزَرِيُّ مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَجْلَانَ الْجَزَرِيُّ الْأَفْطَسُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ◀ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَشَهِدْتُ جَنَازَتَهُ، فَجَاءَ طَائِرٌ لَمْ يُرَ عَلَى خِلْقَتِهِ حَتَّى دَخَلَ فِي نَعْشِهِ، ثُمَّ لَمْ يُرَ خَارِجًا مِنْهُ فَلَمَّا دُفِنَ تُلِيَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، لَا يُرَى مَنْ تَلَاهَا (يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي) (الفجر 28:). "قَالَ مَرْوَانُ: وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعِيسَى بْنُ عَلِيٍّ" فَقَالَا: هُوَ طَائِرٌ أَبْيَضُ

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹۰/۱۰/ المستدرک للحاکم: ۶۴۳/۳/ مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۸۵/۹/ حلیة الاولیاء لابی نعیم: ۳۲۹/۱).

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف نے طائف میں وصال فرمایا، میں نے ان کے جنازے میں شرکت کی (ہم نے دیکھا کہ) ایک پرندہ آیا جو کہ عام پرندوں کی مثل نہیں تھا، اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کفن میں داخل ہو گیا، پھر اسے اس کفن سے باہر نکلتے نہیں دیکھا گیا، پھر جب انہیں دفن کیا گیا تو قبر کے کنارے پر یہ آیات پڑھی جا رہی تھیں، لیکن پڑھنے والا دکھائی نہیں دے رہا تھا:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ○ وَادْخُلِي جَنَّتِي ○

''اے مطمئن جان! اپنے رب کی جانب راضی خوشی لوٹ جا' پس تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔''

﴿1880﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا مُؤَمَّلٌ قثنا حَمَّادٌ يَعْنِي: ابْنَ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَ يُوسُفَ بْنَ مِهْرَانَ يَقُولَانِ:

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ مَا نُحْصِي كَمْ سَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ، فَيَقُولُ: هُوَ كَذَا وَكَذَا، أَمَا سَمِعْتَ الشَّاعِرَ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا." ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۷۸/۹﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور یوسف بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم شمار ہی نہیں کر سکتے کہ کتنی ہی بار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کے کسی مسئلے کے بابت پوچھا جاتا تو وہ فرماتے: یہ اس طرح اس طرح ہے' کیا آپ نے شاعر کا فلاں فلاں شعر نہیں سنا؟

﴿تشریح﴾ ◄ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ ملکہ حاصل تھا کہ قرآنِ مجید کے جملہ علوم اور جمیع مسائل کا علم تھا جس بنا پر فوراً جواب دے دیتے تھے اور دوسری خوبی آپ کی یہ تھی کہ ہر مسئلے پر دلیل کے طور پر شعراء کے اشعار پیش کرنے پر بھی عبور حاصل تھا۔

﴿1881﴾ ◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، أَبُو يَحْيَى إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سِنَانٍ يَذْكُرُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَتَى مُعَاوِيَةَ فَشَكَى إِلَيْهِ أَنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمْ يَرَ مِنْهُ مَا يُحِبُّ، وَرَأَى أَمْرًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ أَمَرَكُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَالَ: اصْبِرُوا قَالَ: فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُكَ شَيْئًا أَبَدًا، وَقَدِمَ الْبَصْرَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَفَرَّغَ لَهُ بَيْتَهُ الَّذِي كَانَ فِيهِ، وَقَالَ: لَأَصْنَعَنَّ مَا صَنَعْتَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: كَمْ عَلَيْكَ مِنَ الدَّيْنِ؟ قَالَ: عِشْرُونَ أَلْفًا، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا وَعِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَقَالَ: لَكَ مَا فِي الْبَيْتِ كُلُّهُ

حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے گزارش کی کہ مجھ پر قرض ہے۔ لیکن انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے کوئی اچھا رویہ نہ دیکھا بلکہ ناگوار انداز ہی دیکھنے میں آیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا' بیشک عنقریب تم دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر دیگر لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ایسے حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا کرنے کا حکم دیا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

کہ صبر کرنا۔ اس کے بعد حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا اور ان کا دروازہ کھٹکھٹایا جس میں وہ رہتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: بیشک میں وہ کام ضرور کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا' اور کہا تھا: آپ پر کتنا قرض ہے؟ انہوں نے کہا: بیس ہزار۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں چالیس ہزار اور بیس غلام دینے کے بعد فرمایا: گھر میں جو کچھ بھی ہے سب آپ کا ہے۔

﴿1882﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قثنا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى كَتِفِي أَوْ مَنْكِبِي - شَكَّ سَعِيدٌ - ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ. ﴿مضی برقم: ۱۵۶۰، ۱۸۵۶﴾

◈ ❁ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میرے کندھے پر' یا میرے مونڈھے پر رکھے۔ الفاظ کا یہ شک حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو ہوا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما دے۔

﴿1883﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قثنا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللَّهُمَّ أَعْطِ ابْنَ عَبَّاسٍ الْحِكْمَةَ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ.

﴿مسند احمد: ۱/۲۶۹/ سنن ابن ماجہ: ۱/۵۸/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۳۱۵﴾

◈ ❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کو حکمت عطا فرما دے اور اسے تفسیر کا علم سکھا دے۔

﴿1884﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ خَلْفَهُ، وَقُثَمُ أَمَامَهُ

◈ ❁ حضرت مسلم بن صبیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنی سواری پر) اپنے پیچھے سوار کیا اور قثم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تھے۔

﴿1885﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَدْرَجْنَاهُ فِي أَكْفَانِهِ، فَجَاءَ طَائِرٌ أَبْيَضُ، فَدَخَلَ فِي أَكْفَانِهِ
﴿معجم الصحابۃ للبغوی:۳۳۶﴾

❁ ◆ ❁ حضرت غیلان بن عمرو بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اِس دُنیا سے ظاہری وصال ہوا تو ہم انہیں کفن پہنا رہے تھے، اتنے میں ایک سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا۔

﴿1886﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ عَبْدَ اللَّهِ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ، وَكَثِيرًا بَنِي الْعَبَّاسِ، ثُمَّ يَقُولُ": مَنْ يُعْنِقْ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَيَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ، فَيَقَعُونَ عَلَى ظَهْرِهِ، وَصَدْرِهِ، فَيُقَبِّلُهُمْ وَيَلْتَزِمُهُمْ ." ﴿مسند احمد:۱/۲۱۴/ مجمع الزوائد للهیثمی:۹/۲۸۵/ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ:۳/۳۴۰﴾

❁ ◆ ❁ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں' عبداللہ' عبیداللہ اور کثیر کو ایک صف میں کھڑا کیا کرتے اور پھر فرماتے: جو دوڑ کر سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اُس کو فلاں چیز انعام دوں گا۔ چنانچہ وہ تینوں آپ کی طرف دوڑ پڑتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر اور سینے پر چڑھ جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چومتے اور سینے سے لگا لیتے۔

﴿1887﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ حَدَّثَنَا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: أنا خَالِدُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ طَلْحَةَ قَالَ: لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي الْمُنَاجَبَةِ قَالَ: نَعَمْ فَتَحَاكَمَا إِلَى كَعْبٍ فَقَالَ لَهُمَا كَعْبٌ: أَمَّا أَنْتُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ أَعْلَمُ بِأَحْسَابِكُمْ، وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا، إِلَّا مِنْ خَيْرِ مَنْ هُوَ مِنْهُ، حَتَّى يَبْلُغَ الْأَخَوَيْنِ، فَيَكُونُ مِنْ خَيْرِهِمَا فَقَضَى لِابْنِ عَبَّاسٍ.

﴿التاریخ للبخاری:۲/۱۵۶﴾

❁ ◆ ❁ حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو کوئی فخریہ اعزاز حاصل ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ وہ دونوں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ لے گئے تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے قریش کے لوگو! تم خود ہی اپنے حسب ونسب کو بڑی اچھی طرح جانتے ہو اور جہاں تک میری بات ہے تو میں نے کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اس کے لیے وہ ان کے بہترین شخص کا انتخاب کرتا ہے' یہاں تک کہ جب بات دو

بھائیوں کے معاملے تک پہنچ جائے تو ان دونوں میں سے بھی بہترین ہی منتخب ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

﴿1888﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ نا أَبِي، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► بِتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: ضَعْ لِي طَهُورًا فَوَضَعْتُهُ لَهُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ﴿مضی برقم:۱۸۵۸﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

(ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات بسر کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت (نوافل پڑھنے کے لیے) اُٹھے اور فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی رکھ دو۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

﴿1889﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► دَعَا لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزِيدَنِي اللّٰهُ عِلْمًا وَفَهْمًا.

﴿مضی برقم:۱۸۵۷﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی کہ اللہ اِس کے علم وفہم میں اضافہ فرما۔

﴿1890﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَلِيَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَتًى لَمْ تَلْبَسْهُ الْفِتَنُ وَلَمْ يَلْبَسْهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ تَعْجِزُ عَنْهَا مَشْيَخَتُكُمْ وَيَنَالُهَا شَبَابُكُمْ؟ قَالَ: هُوَ أَمْرُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

﴿المصنف لابن ابی شیبۃ :۳۲۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

شب وروز گزرتے رہیں گے، یہاں تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک نوجوان زمامِ حکومت سنبھالے گا، نہ تو فتنے اُس کے آڑے آئیں گے اور نہ ہی وہ خود ان کا شکار ہوگا۔ حضرت ابو معبد کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو عباس! تمہارے بزرگوں کو تو یہ مل نہ سکی، تو کیا تمہارے نوجوانوں کو یہ مل جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کا اَمر ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

﴿1891﴾ ◀ [سندحدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا وَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، سَمِعَهُ مِنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

◀ [متن حدیث] ◀ مِنَّا ثَلَاثَةٌ: مِنَّا السَّفَّاحُ، وَمِنَّا الْمَنْصُورُ وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ ."

﴿المستدرک للحاکم:۵۱۴/۴/ البدایة والنهایة:۲۴۶/۶/ التاریخ للفسوی:۵۳۵/۱﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

تین شخصیات ہم میں سے ہیں: سفاح، منصور اور مہدی۔

﴿1892﴾ ◀ [سندحدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ السَّكُونِيُّ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ قِيلَ لِطَاوُسٍ أَدْرَكْتَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْقَطَعْتَ إِلَى هَذَا الْغُلَامِ مِنْ بَيْنِهِمْ؟ قَالَ: أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا فِيهِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ . ﴿الطبقات لابن سعد:۳۶۶/۲/ اسد الغابة فی معرفة الصحابة:۱۹۳/۳﴾

حضرت امام لیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا: آپ نے بہت سے اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا شرف پایا ہے لیکن ان سب کے باوجود آپ نے اس نوجوان کے حلقۂ درس کا ہی کیوں انتخاب کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ستر ایسے اصحابِ نبی رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ان سب کا جب کسی مسئلے میں اختلاف ہوتا تھا تو وہ حتمی فیصلہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ہی مانتے تھے۔

﴿1893﴾ ◀ [سندحدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ:

◀ [متن حدیث] ◀ مَنْ كَانَ سَائِلًا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَلْيَسْأَلْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ .

﴿اسنادہ ضعیف﴾

حضرت ابن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن کے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کرنا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ عبید اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے سوال کرے۔

﴿1894﴾ ◀ [سندحدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو مَعْمَرٍ قثنا سُفْيَانُهُ عَنِ ابْنِ الْأَبْجَرِ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ إِنَّمَا فَقُهَ أَهْلُ مَكَّةَ حِينَ نَزَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ ﴿التاریخ للفسوی:۵۴۰/۱﴾

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن ابجر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اہل مکہ کو بھی اس وقت دین کی فقاہت حاصل ہوگئی جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے ہاں تشریف لے گئے۔

﴿1895﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ:قَالَ نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ قَالَ: كَانَ يُقَالُ:

◄ متنِ حدیث ► بُغْضُ بَنِي هَاشِمٍ نِفَاقٌ

حضرت طلحہ ایامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ کہا جاتا تھا:

بنو ہاشم سے بغض رکھنا منافقت ہے۔

﴿1896﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قثنا يَحْيَى، يَعْنِي:ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► قَالَتْ عَائِشَةُ، مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَوْسِمِ؟ قَالُوا: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ: هُوَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحَجِّ . ﴿مضی برقم:۱۸۵۱﴾

حضرت عبداللہ بن سیف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا: حج کا نگران کس کو مقرر کیا جائے؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حج کے احکام کو تو وہی تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔

﴿1897﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ، يَعْنِي:ابْنَ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ:لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ:

◄ متنِ حدیث ► الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿مضی برقم:۱۸۴۱﴾

حضرت امام منذر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

آج اس اُمت کے ربانی فوت ہو گئے۔

﴿ تشریح ﴾ ◄ ''ربانی'' کا مطلب ہے اللہ والا، خدا پرست۔ ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں، اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جا سکتے ہیں۔

﴿1898﴾ ◄ سندِ حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

◄ متنِ حدیث ► لَقَدْ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ حَبْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ . ﴿التاریخ للفسوی:۱/۵۴۰﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وصال فرما گئے ہیں، اور وہ آخر دم تک اِس اُمت کے بہت بڑے عالم رہے۔

﴿1899﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ:

◀ متنِ حدیث ▶ كَانَ نَاسٌ يَأْتُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ لِلشِّعْرِ، وَنَاسٌ لِلْأَنْسَابِ، وَنَاسٌ لِأَيَّامِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا، فَمَا مِنْهُمْ مِنْ صِنْفٍ إِلَّا يُقْبِلُ عَلَيْهِمْ بِمَا شَاءُوا ﴿الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۷﴾

حضرت امام عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لوگ اشعار کے لیے آیا کرتے تھے، کچھ لوگ انساب کی تعلیم کے لیے اور کئی لوگ عرب کے حالات و حادثات کو جاننے کے لیے آتے تھے۔ پس ان میں سے علم کی جو بھی صنف ہوتی، آپ ان کو وہی سکھا دیتے جو وہ چاہتے ہوتے۔

﴿1900﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ قثنا حَجَّاجٌ قَالَ: أنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ كَانَ:

◀ متنِ حدیث ▶ إِذَا أَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَخَذَ النَّاسُ مَعَهُ، وَإِذَا أَخَذَ فِي الْقُرْآنِ لَمْ يَتَعَلَّقِ النَّاسُ مِنْهُ بِشَيْءٍ. ﴿الاستیعاب لابن عبد البر: ۲/۳۵۷﴾

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب حلال وحرام کے متعلق بحث کرتے تو لوگ بھی ان کے ساتھ بحث میں حصہ لیتے لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ قرآن کی تفسیر بیان فرماتے تو پھر لوگ اس میدان میں ان کے سامنے نہ آتے۔

﴿1901﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

◀ متنِ حدیث ▶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ تَكَلَّمْ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لَوْ عَلِمْنَا جِئْنَا بِأَبْنَائِنَا مَعَنَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ ﴿مضی برقم: ۱۸۷۱﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اب آپ بولیے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ہمیں علم ہوتا (کہ یہاں بچوں نے بھی بولنا ہے) تو ہم بھی اپنے ساتھ اپنے بیٹوں کو لے آتے۔ یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اعزاز جس وجہ سے ہے وہ آپ بھی (خوب) جانتے ہیں (یعنی علم کی وجہ سے)۔

﴿1902﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَامِينٍ :

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ طَائِرًا دَخَلَ فِي ثِيَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى سَرِيرِهِ، فَلَمْ يُرَ خَرَجَ حَتَّى دُفِنَ . "لَا أَدْرِي رَآهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَوْ أُخْبِرَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ ﴿التاريخ الكبير للبخاري:۳/۳۴۴/سیر اعلام النبلاء للذھبی:۴/۱۷۳﴾

حضرت عبداللہ بن یامین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ایک پرندہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کپڑوں میں داخل ہو گیا' جب وہ میت کی چارپائی پر تھے' پھر وہ پرندہ باہر نہیں نکلا' یہاں تک کہ انہیں دفن کر دیا گیا۔

﴿1903﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَصَبْتَ هٰذَا الْعِلْمَ؟ قَالَ: بِلِسَانٍ سَؤُولٍ، وَقَلْبٍ عَقُولٍ

﴿البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر:۸/۲۹۹﴾

حضرت مغیرہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اس قدر علم کیسے حاصل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: سوال کرنے والی زبان اور سمجھنے والے دل کے ذریعے۔

﴿1904﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قثنا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ لِي: "لَا تَكَلَّمْ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا، فَإِذَا تَكَلَّمْتُ، قَالَ: غَلَبْتُمُونِي أَنْ تَأْتُوا بِمَا جَاءَ بِهِ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شُئُونُ رَأْسِهِ . "قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ شُئُونَ رَأْسِهِ يَعْنِي الشُّعَبَ الَّتِي تَكُونُ فِي الرَّأْسِ.

﴿المستدرک للحاکم:۳/۵۳۹/ الفقیہ والمتفقہ للخطیب:۲/۱۳۳/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱/۳۱۷﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بلایا کرتے تھے اور فرماتے: تم اُس وقت تک نہ بولنا جب تک وہ بات نہ کر لیں۔ چنانچہ جب (ایک مسئلے میں) میں بولا (اور صحیح رائے دی) تو آپ نے (حاضرین سے) فرمایا: کیا تم سب اس ایک بات کا مجھے نہ بتا سکے جو اس لڑکے نے بتا دی ہے جس کے سر کے جوڑ بھی ابھی تک جڑے نہیں ہیں۔ ابن ادریس فرماتے ہیں: سر کے جوڑوں سے مراد وہ گوشے ہیں جو سر میں ہوتے ہیں۔

﴿1905﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا أَبُو هِشَامٍ قثنا أَبُو أُسَامَةَ قثنا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ قَالَ لِيَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِنِّي أَرَى هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَكْرَمَكَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا لَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا، وَلَا تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا، وَلَا يَتَعَلَّقَنَّ عَلَيْكَ كَذِبَةً. فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: كُلُّ كَلِمَةٍ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ قَالَ: نَعَمْ وَخَيْرٌ مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ. ﴿المعجم الكبير للطبرانی:۱۰/۳۲۲/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱/۳۱۸﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

مجھ سے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک میں ان صاحب کو یعنی حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں کہ یہ تمہاری عزت کرتے ہیں' لہٰذا تم میری تین باتیں یاد رکھنا: ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل مت کرنا' ان کے کسی بھی راز کو فاش نہ کرنا اور یہ تم پر کسی جھوٹ کی گرفت نہ کریں۔

(مجالد کہتے ہیں کہ) میں نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ہر بات ایک ہزار باتوں سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں' بلکہ دس ہزار سے بھی بہتر ہے۔

﴿1906﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو هِشَامٍ قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِالسُّنَّةِ، وَلَا أَجْلَدَ رَأْيًا، وَلَا أَثْقَبَ نَظَرًا حِينَ يَنْظُرُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿الطبقات لابن سعد:۲/۳۶۸/الاستیعاب لابن عبدالبر:۲/۳۵۲﴾

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سنت کو جاننے والا' مضبوط اور مستند رائے والا اور (مسائل پر) نہایت گہری نگاہ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿1907﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قثنا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قثنا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَامِينٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَهِدْتُ جَنَازَتَهُ فَلَمَّا أَلْحَدْنَا بِهِ الْوَادِيَ رَأَيْتُ طَائِرًا أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ: الْغُرْنُوقُ جَاءَ حَتَّى دَخَلَ فِي نَعْشِهِ، فَيَرَوْنَ أَنَّهُ عِلْمُهُ ذَهَبَ مَعَهُ." ﴿مضی برقم:۱۹۰۲﴾

حضرت عبداللہ بن یامین رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جہان سے رُخصت ہوئے تو میں ان کے جنازے میں موجود تھا۔ جب ہم نے انہیں وادی میں لحد کے اندر اُتارا تو میں نے ایک نہایت سفید پرندہ دیکھا' جسے ''غرنوق'' کہا جاتا تھا' وہ آیا اور ان کی نعش مبارک میں داخل ہوگیا۔ اہل علم اس کی تعبیر یہ کرتے ہیں کہ وہ ان کا علم تھا: جو ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔

﴿1908﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو هِشَامٍ قثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَاءَ طَائِرٌ أَبْيَضُ فَدَخَلَ فِي أَكْفَانِهِ . قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ إِنَّهُ عِلْمُهُ. ﴿المستدرک للحاکم:۳/۵۴۳﴾

◆ حضرت ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اِس جہان سے رُخصت ہوئے تو ایک نہایت سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہوگیا۔حضرت ابن فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ان کا علم تھا۔

﴿1909﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ:قثنا أَبُو هِشَامٍ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قثنا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ:أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ أَنْ يَرْزُقَهُ عِلْمًا وَفَهْمًا . ﴿مضی برقم:۱۸۵۷﴾

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ سے) ان کے لیے (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے) دُعا فرمائی کہ وہ اسے علم اور فہم عطا فرمائے۔

﴿1910﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ:أنا لَيْثٌ وَمُوسَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ مَرَّتَيْنِ . ﴿مضی برقم:۱۵۶۱﴾

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی دو مرتبہ دیکھا اور میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دو مرتبہ یہ دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

﴿1911﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ:قثنا أَبُو هِشَامٍ قثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قثنا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ، وَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ۔ ﴿المعجم الکبیر للطبرانی:۱۰/۳۲۰﴾

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی دو مرتبہ دیکھا اور میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دو مرتبہ یہ دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

﴿1912﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ :

◀ [متن حدیث] ◀ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اشْتَرَى ثَوْبًا بِأَلْفٍ

﴿المستدرک للحاکم: ۵۴۵/۳/۵۴۵/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۲۱/۱﴾

حضرت عثمان بن ابوسلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ہزار قیمت میں ایک کپڑا خریدا تھا۔

﴿1913﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الْوَرْكَانِيُّ قثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِذَا جَاءَتْهُ الْأَقْضِيَةُ الْمُعْضِلَةُ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا عَبَّاسٍ قَدْ طَرَأَتْ عَلَيْنَا أَقْضِيَةٌ عُضَلٌ وَأَنْتَ لَهَا وَلِأَمْثَالِهَا ثُمَّ يَأْخُذُ بِرَأْيِهِ وَقَوْلِهِ، وَمَا كَانَ يَدْعُو لِذَلِكَ أَحَدًا سِوَاهُ إِذَا كَانَتِ الْعُضَلُ. قَالَ: يَقُولُ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ عُمَرُ فِي جِدِّهِ وَاجْتِهَادِهِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَنَظَرِهِ لِلْمُسْلِمِينَ

﴿اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: ۱۹۳/۳/ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ۳۳۳/۲/ الطبقات لابن سعد: ۳۶۹/۲﴾

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی کوئی ناقابل حل فیصلے آتے تو آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے: اے ابوعباس! ہمیں کچھ ایسے فیصلے پیش آ گئے ہیں جو انتہائی دُشوار ہیں، جبکہ آپ انہیں اور ان جیسے دیگر مسائل کا حل بہ خوبی سمجھتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے اور قول پر عمل کرتے۔ اور آپ کو جب بھی ایسا کوئی دُشوار مسئلہ درپیش ہوتا تھا تو آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کو نہیں بلاتے تھے۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی ذات (یعنی دینی اُمور) کے بارے میں اجتہاد و محنت اور مسلمانوں کے حالات پر نظر ہونے میں یکتائے روزگار تھے۔

﴿1914﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا أَبُو هِشَامٍ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: أنا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قِيلَ لَهُ أَدْرَكْتَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ وَانْقَطَعْتَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَدَارَوْا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ﴿مضی برقم: ۱۸۹۲﴾

حضرت لیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اکثر ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ لیکن آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہی محورِ علم کیوں منتخب کیا؟ تو انہوں نے فرمایا:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب بھی ان کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ بالآخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ہی ترجیح دیتے تھے۔

﴿1915﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ۔ ﴿التاریخ للفسوی: ۴۹۴/۱﴾

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور انہیں اپنی گود مبارک میں بٹھا کر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے علم کی دُعا فرمائی۔

﴿1916﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْخِرِّيتِ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

◀ [متن حدیث] ◀ إِنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، يُنْشِدُ الشِّعْرَ.

﴿مضی برقم: ۱۸۶۵﴾

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

ان سے جب قرآنِ (پاک) کی عربیت سے متعلقہ کوئی چیز پوچھی جاتی تو وہ شعر پڑھ کر بتلایا کرتے تھے۔

﴿1917﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو مَعْمَرٍ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ بَعَثَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَوَجَدَ مَعَهُ رَجُلًا فَرَجَعَ، وَلَمْ يُكَلِّمْهُ، فَقَالَ: رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ قَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَكَ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَذْهَبَ بَصَرُهُ وَيُؤْتَى عِلْمًا. ﴿مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۷۷/۹/البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ۲۹۸/۸﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے آپ کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا' اُسے دیکھ کر آپ واپس چلے گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہ کی۔ (بعد میں معلوم ہونے پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (پھر اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! آپ کے بیٹے کو

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب بھی ان کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ بالآخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ہی ترجیح دیتے تھے۔

﴿1915﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ۔ ﴿التاريخ للفسوی: ۱/۴۹۴﴾

◆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور انہیں اپنی گود مبارک میں بٹھا کر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے علم کی دُعا فرمائی۔

﴿1916﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْخِرِّيتِ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

◄ [متن حدیث] ► إِنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، يُنْشِدُ الشِّعْرَ.

﴿مضیٰ برقم: ۱۸۶۵﴾

◆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

ان سے جب قرآنِ (پاک) کی عربیت سے متعلقہ کوئی چیز پوچھی جاتی تو وہ شعر پڑھ کر بتلایا کرتے تھے۔

﴿1917﴾ ◄ [سند حدیث] ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا أَبُو مَعْمَرٍ قثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◄ [متن حدیث] ► بَعَثَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَوَجَدَ مَعَهُ رَجُلًا فَرَجَعَ، وَلَمْ يُكَلِّمْهُ فَقَالَ: رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ قَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَكَ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَذْهَبَ بَصَرُهُ وَيُؤْتَى عِلْمًا. ﴿مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۷۷/ البداية والنهاية لابن كثير: ۸/۲۹۸﴾

◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے آپ کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا' اُسے دیکھ کر آپ واپس چلے گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہ کی۔ (بعد میں معلوم ہونے پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (پھر اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! آپ کے بیٹے کو

تب تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ اس کی بینائی نہ چلی جائے اور اسے علم سے نہ نواز دیا جائے۔

﴿1918﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حدثنا عبداللّٰه ' ثنا هُدبة بن خالد الأزدي ' ثنا حماد بن سلمة ' عن عمار بن أبي عمار ' عن ابن عباس ' قال:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كنتُ مع أبي عند النبي صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرجنا قال لي ابي : يا بني الم تر الى ابن عمك ' كيف كان معرضاً عني؟ قلت: يا أبت انه كان معه رجل يناجيه ' قال: أكان عنده رجل يناجيه ؟ قلت: نعم ' فرجع الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال: يا رسول اللّٰه ان عبداللّٰه قال لي: كذا وكذا ' فقال له : أرأيته ؟ قال: نعم ' قال: ذاك جبريل عليه السلام۔

﴿مسند احمد: ۳۱۲/۱/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۴۹/۲/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹۱/۱۰/ مجمع الزوائد للھیثمی: ۲۷۶/۹﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب ہم نکل آئے تو میرے والد نے مجھ سے کہا: بیٹا! کیا تم نے اپنے چچازاد کو نہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا رُخ مبارک مجھ سے دوسری طرف پھیر رہے تھے؟ میں نے عرض کیا: ابا جان! ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کرر ہے تھے۔ میرے والد نے کہا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا جس سے وہ سرگوشی کرر ہے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! عبداللہ نے مجھے ایسے ایسے کہا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔

﴿1919﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: نا سُرَيْجٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ " إِنِّي أَرَى هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَكْرَمَكَ وَأَدْنَاكَ فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثَ خِصَالٍ: لَا تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا وَلَا تَكْذِبَنَّهُ ' وَلَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا " ' يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۲۲/۱۰/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۱۸/۱﴾

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: بیشک میں ان صاحب کو یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں کہ یہ تمہاری عزت کرتے ہیں اور تمہیں اپنے قریب رکھتے ہیں' چنانچہ میری تین باتیں یاد رکھنا: ان کا کوئی راز فاش نہ کرنا' اُن سے کبھی بھی جھوٹ نہ بولنا اور اُن کے پاس کسی کی غیبت بالکل نہ کرنا۔

﴿1920﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا:

نا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

◀ متنِ حدیث ▶ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ مِنْ كَثْرَةِ عِلْمِهِ.

﴿المستدرک للحاکم: ۵۳۵/۳/ الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲/ التاریخ للفسوی: ۴۹۶/۱/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۱۶/۱/ تاریخ بغداد للخطیب: ۱۷۴/۱﴾

حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے علم کی فراوانی کے باعث "سمندر" کا نام دیا جاتا تھا۔

﴿1921﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

◀ متنِ حدیث ▶ كَانَ عُمَرُ يُجْلِسُ مَعَ الْأَكَابِرِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ لِي: لَا تَكَلَّمْ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا، ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ: مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَأْتُونِي بِمِثْلِ مَا يَأْتِينِي بِهِ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَسْتَوِ شُئُونُ رَأْسِهِ؟ ﴿مضی برقم: ۱۹۰۴﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے: تم اُس وقت تک نہ بولنا جب تک وہ بات نہ کرلیں۔ پھر آپ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: تمہارے لیے کون سی چیز مانع ہے کہ تم وہ رائے نہیں دے سکتے جو یہ لڑکا دیتا ہے جس کے سر کے جوڑ بھی ابھی برابر نہیں ہوئے؟

﴿1922﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ:

◀ متنِ حدیث ▶ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَثِيرَ بْنَ عَبَّاسٍ، وَهُمْ صِبْيَانٌ ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يَسْتَبِقُونَ فَيُقَبِّلُهُمْ ﴿مضی برقم: ۱۸۸۶﴾

حضرت عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن عباس، عبیداللہ بن عباس اور کثیر بن عباس رضی اللہ عنہم کو لائن میں کھڑا کیا کرتے، جب وہ بچے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: جو میرے پاس پہلے آئے گا اُس کو فلاں چیز انعام ملے گی۔ پھر وہ سب دوڑ کر آتے اور آپ انہیں بوسہ دیتے۔

﴿1923﴾ ◀ سندِ حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ قثنا عَبْدُ

الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قثنا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
◀ متن حدیث ▶ ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ
﴿مضیٰ برقم: ۱۸۳۵﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت عطا فرما دے۔

﴿1924﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ:
◀ متن حدیث ▶ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ، لَوْ يَأْذَنُ لِي أَنْ أَقُومَ فَأُقَبِّلَ رَأْسَهُ لَفَعَلْتُ
﴿التاریخ للفسوی: ۱/۵۳۳/ جامع بیان العلم وفضلہ: ۱/۱۲۲﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے احادیث بیان کرتے تھے، اگر وہ مجھے اجازت دیتے کہ میں اُٹھ کر اُن کا سر چوم لوں، تو میں ضرور ایسا کرتا۔

﴿1925﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: قثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَبُو هَاشِمٍ قثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
◀ متن حدیث ▶ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: هَلُمَّ فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُمْ كَثِيرٌ "قَالَ: الْعَجَبُ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي الْأَرْضِ مَنْ تَرَى مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَتَرَكَ ذٰلِكَ، وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ وَتَتَبُّعِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كُنْتُ لَيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ فَأَجِدُهُ قَائِلًا: فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ تَسْفِي الرِّيَاحُ فِي وَجْهِي حَتَّى يَخْرُجَ، فَيَقُولُ: مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ؟ فَأَقُولُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَيَقُولُ: فَهَلَّا بَعَثْتَ إِلَيَّ حَتَّى آتِيَكَ، فَأَقُولُ: أَنَا كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ آتِيَكَ، فَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ يَمُرُّ بِي بَعْدُ، وَالنَّاسُ يَسْأَلُونِي فَيَقُولُ: أَنْتَ كُنْتَ أَعْقَلَ مِنِّي. ﴿سنن الدارمی: ۱/۱۴۱/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱/۲۹۹/ المستدرک للحاکم: ۳/۵۳۸﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو میں نے انصار میں سے ایک شخص سے کہا: آؤ، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں پوچھیں، کیونکہ بیشک وہ کثرت میں موجود ہیں۔ تو

اُس صاحب نے کہا: اے ابن عباس! آپ پر تعجب ہے' کیا آپ لوگوں کو دیکھتے نہیں کہ وہ تو (اس معاملے میں) آپ کے محتاج ہیں اور آپ روئے زمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسے دیکھ رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے اُس انصاری کو چھوڑا اور مسائل کا علم حاصل کرنے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تلاش وجستجو میں نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ جب بھی مجھے کسی آدمی سے مروی ایسی حدیث کا پتا چلتا کہ جو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی تھی' تو میں اپنی چادر کو تکیہ بنا کر اس کے دروازے پر (بیٹھ جاتا اور) ہوا مٹی اُڑا کر میرے چہرے پہ ڈالتی رہتی' یہاں تک کہ وہ باہر نکل آتا۔ (جب وہ باہر نکل کر مجھے دیکھتا) تو پوچھتا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد! کس لئے سے تشریف لائے ہیں؟ تو میں کہتا کہ مجھے پتا چلا تھا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں تو میں نے چاہا کہ میں وہ حدیث آپ سے سن لوں۔ تو وہ کہتا: آپ نے مجھے کیوں نہ پیغام بھیج دیا' تاکہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا؟ تو میں کہتا: میرا زیادہ حق بنتا تھا کہ میں آپ کے پاس آؤں۔ پھر اس کے بعد وہی شخص میرے پاس سے گزرا کرتا تھا اور لوگ مجھ سے سوال کر رہے ہوتے تھے' وہ کہتا: آپ (احادیث کی) مجھ سے بھی زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔

﴿1926﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ:قثنا أَبُو مَعْمَرٍ قثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ نَحْنُ أَهْلَ مَكَّةَ نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ: فَقِيهُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَاصُّنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمُؤَذِّنُنَا أَبِي مَحْذُورَةَ، وَقَارِئُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ." ﴿الطبقات لابن سعد: ۴۴۵/۵﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم اہل مکہ چار اصحاب کی وجہ سے لوگوں پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے: (۱) ہمارے فقیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (۲) ہمارے قصہ گو عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ (۳) ہمارے مؤذن ابومحذورہ رضی اللہ عنہ (۴) ہمارے قاری عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ

﴿1927﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قثنا أَبُو أُسَامَةَ قثنا الْأَعْمَشُ، سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ لِكَثْرَةِ عِلْمِهِ. ﴿مضیٰ برقم: ۱۹۲۰﴾

حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اُن کے علم کی فراوانی کے باعث ''سمندر'' کا نام دیا جاتا تھا۔

﴿1928﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قثنا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ ضِمَادِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَوْفٍ قثنا الْفَرَزْدَقُ بْنُ جَوَّاسٍ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَدِمَ عَلَيْنَا عِكْرِمَةُ وَنَحْنُ مَعَ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ بِجُرْجَانَ فَقُلْنَا لِشَهْرٍ أَلَا نَأْتِيهِ؟

فَقَالَ: إِيْتُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ تَكُنْ أُمَّةٌ إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهَا حَبْرٌ، وَإِنَّ مَوْلَى هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ حَبْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

﴿لم اجد ضماداوالفرزدق والبقية ثقات﴾

حضرت فرزوق بن جواس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہمارے پاس عکرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور ہم جرجان مقام پر شہر بن حوشب کے ساتھ تھے۔ ہم نے شہر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم ان کے پاس نہ جائیں؟ تو انہوں نے کہا: ان کے پاس جاؤ' کیونکہ ہر اُمت کا ایک پختہ اور جید عالم ہوتا ہے اور ان کے آقا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس اُمت کے پختہ اور جید عالم تھے۔

﴿1929﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ قثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَكْرَمَ مِنْ مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانُوا يَجِيئُونَ أَصْحَابُ الْقُرْآنِ فَيَسْأَلُونَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ أَهْلُ الْعِلْمِ فَيَسْأَلُونَهُ ثُمَّ يَجِيءُ أَصْحَابُ الشِّعْرِ فَيَسْأَلُونَهُ.

﴿التاریخ للفسوی رحمۃ اللہ علیہ:۱/۵۲۰/ تاریخ بغداد خطیب:۱/۱۷۴﴾

حضرت امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے بڑھ کر کوئی بھی عزت والی مجلس نہیں دیکھی۔ قرآن کا علم سیکھنے والے آیا کرتے تھے اور آپ سے سوالات پوچھتے' پھر اہل علم آ کر آپ سے مسائل پوچھتے' پھر شعراء آ کر آپ سے سوالات کرتے۔

﴿1930﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كَانَ هَذَا الْمَكَانُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ الشِّرَاكِ الْبَالِي مِنَ الدَّمْعِ.

﴿مضی برقم:۱۸۴۳﴾

حضرت ابورجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا رونے کی وجہ سے یہ حال ہو گیا تھا کہ جیسے وہ بوسیدہ تسمہ ہو۔

﴿1931﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ جَالَسْتُ خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ مَا فِيهِمْ أَحَدٌ خَالَفَ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي شَيْءٍ، فَفَارَقَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ ﴿مضی برقم:۱۸۹۲﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے پچاس یا اس سے زائد لوگوں کے ساتھ مجلس کی' ان میں سے ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا جو کسی مسئلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کرتا ہو' اگر کسی کی رائے ان سے جدا بھی ہوتی تو (بالآخر) وہ ان ہی کے مؤقف کی طرف رجوع کر لیتا تھا۔

﴿1932﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ التِّرْمِذِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ، نا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا خَالِدُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:

◀ متن حدیث ▶ جَرَى بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ كَلَامٌ، فَقَالَ: طَلْحَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي الْمُنَاحَبَةِ وَتَرْفَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَنْ شِئْتَ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كَعْبٌ، فَأَتَوْا كَعْبًا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ كَعْبٌ: أَمَّا أَنْتُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَنْسَابِكُمْ، وَأَمَّا نَحْنُ فَنَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا مِنْ خَيْرِ أَهْلِ زَمَانِهِ فَقَضَى لِابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى طَلْحَةَ۔ ﴿مضی برقم: ۱۸۸۷﴾

❀ ⬥ ❀ حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث ہو گئی' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو کوئی فخر یہ بات حاصل ہے؟ آپ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت داری کا تذکرہ کیے بغیر اور اس اعزاز وشرف کو درمیان میں لائے بغیر' کوئی اور فخر کی بات بتلایئے تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میرے اور اپنے درمیان جسے بھی چاہیں حاکم مقرر کر لیں (جو اس بارے میں ہمارا فیصلہ کر دے)۔ اُنہوں نے کہا: میرا اور آپ کا فیصلہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کریں گے۔ چنانچہ وہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم خود ہی اپنے حسب ونسب کو بڑی اچھی طرح جانتے ہو' اور جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم نے کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اُس زمانے کے بہترین شخص کا انتخاب کرتا ہے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا۔

﴿1933﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نا مُؤَمَّلٌ، نا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

◀ متن حدیث ▶ أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ فَسَأَلَهُمْ لِمَ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر 1:) حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر 1:) (وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا) (النصر 2:) (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (النصر:

3)أَيْ إِنَّكَ مَيِّتٌ ' فَقَالَ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ. ﴿مضیٰ برقم:۱۸۷۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے پوچھا کہ سورۃ النصر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں نازل کی گئی؟ سب سے پوچھ کر آخر میں آپ نے مجھ سے کہا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا:

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا○

''جب اللہ کی مدد اور فتح آن پہنچی' اور آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ پس اب آپ اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیجیے اور اُس سے بخشش طلب کیجیے' بیشک وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد یہ ہے کہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کے وصال کا وقت آن پہنچا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے کے مطابق تم نے بالکل سچ کہا ہے۔

﴿1934﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ قثنا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ قثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْمَوْسِمِ فَخَطَبَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ النُّورِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُفَسِّرُ، فَقَالَ شَيْخٌ مِنَ الْحَيِّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَلَامًا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِ رَجُلٍ لَوْ سَمِعَتْهُ التُّرْكُ لَأَسْلَمَتْ."

﴿المستدرک للحاکم:۵۳۷/۳/ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۳۲۴/۱﴾

حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حج کے موقع پر خطبہ دیا تو سورۃ النور شروع کی اور اسے پڑھنے لگے' پھر تفسیر بیان کرنے لگے' تو قبیلے کے ایک بزرگ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے کسی آدمی کے دماغ سے ایسی کلام نکلتی نہیں دیکھی' اگر اسے تُرک سن لیتے تو اِسلام لے آتے۔

﴿1935﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

◀ [متن حدیث] ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا فَسَّرَ الشَّيْءَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ نُورًا۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب کسی آیت یا سورت کی تفسیر فرماتے تھے تو مجھے ان پر نور دکھائی دیتا تھا۔

﴿1936﴾ ◀ [سند حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ

قثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:
شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِالْمَوْسِمِ قَرَأَ سُورَةً فَفَسَّرَهَا' فقَالَ: إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ التُّرْكَ لَوْ شَهِدَتْ يَوْمَئِذٍ تفقّه مَا تَقُولُ لَأَسْلَمَتْ ﴿مضی برقم: ۱۹۳۴﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
میں حج کے ایام میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' آپ نے ایک سورت پڑھی' پھر اس کی تفسیر بیان کی۔ (ابووائل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) میں سمجھتا ہوں اگر اس دن ترک لوگ وہاں موجود ہوتے اور وہ آپ کے بیان کی فقاہت دیکھتے تو اِسلام لے آتے۔

﴿1937﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، نا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ
◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ تَمَضْمَضَ، ثُمَّ فَسَّرَ۔

❁ ⬥ ❁ حضرت ابوجمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب قرآن کی تفسیر کے متعلق کچھ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کلی فرماتے' پھر تفسیر بیان فرماتے۔

﴿1938﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، نا هُشَيْمٌ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ هُشَيْمٌ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ:
◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ إِعْرَابِ الْقُرْآنِ قَالَ الشِّعْرَ كَذَلِكَ .
﴿مضی برقم: ۱۹۱۶﴾

❁ ⬥ ❁ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب قرآن کے اعراب کے متعلق کوئی چیز پوچھی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: (اس کی دلیل میں عربی ادب کا) شعر اِس طرح ہے۔

﴿تشریح﴾ ▶ یعنی آپ رضی اللہ عنہ کو فصیح عربی شاعری پر بھی عبور حاصل تھا اور اعرابِ قرآن سے متعلقہ سوال کا جواب دیتے ہوئے دلیل کے طور پر اشعار بھی پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔

﴿1939﴾ ◀ ﴿سندحدیث﴾ ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قثنا أَبُو حَفْصٍ الْآبَّارُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:
◀ ﴿متن حدیث﴾ ▶ سَأَلْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: قَدْ أَجَّلْتُكُمْ فِيهَا عَشْرًا قَالَ: فَذَهَبْنَا ثُمَّ

رَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا قَالُوا لَكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: كَمَا كَانُوا يَقُولُونَ قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْنَا آيَاتٍ كَأَنَّا كُنَّا عَنْهُنَّ نِيَامًا (وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ) (المؤمنون12:) حَتَّى بَلَغَ (فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ) (المؤمنون: 14) (ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ) (المؤمنون15:). ﴿الدر المنثور للسیوطی: ۶/۵﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ''عزل'' کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کا جواب دس دن کے لیے مؤخر کرتا ہوں۔ چنانچہ ہم چلے گئے' پھر دوبارہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا: لوگوں نے تم سے کیا کہا؟ ہم نے کہا: وہ اسی طرح کہہ رہے ہیں جیسے پہلے کہتے تھے۔ پھر آپ نے ہمیں کچھ آیات پڑھ کر سنائیں جن سے ہم گویا سوئے ہوئے تھے (یعنی ہمیں ان آیات کی خبر ہی نہیں تھی۔ وہ آیات یہ تھیں:)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ

''اور یقیناً ہم نے اِنسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔''

یہاں تک کہ اِس آیت پر پہنچ گئے:

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ، ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَالِكَ لَمَيِّتُونَ

''وہ اللہ بہت برکت والا ہے جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ پھر بے شک تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔''

﴿تشریح﴾ ''عزل'' سے مراد یہ ہے کہ جب میاں بیوی جماع کریں تو انزال کے وقت آدمی پیچھے ہٹ جائے اور بیوی کی شرمگاہ میں انزال نہ کرے' تاکہ حمل ٹھہرنے کا اندیشہ نہ رہے۔

﴿1940﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَقُولُ: غُصْ غَوَّاصُ ﴿سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۱۶۴/۴﴾

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن سے متعلقہ مسائل پوچھا کرتے تھے' پھر فرماتے: اے غوطہ خور! غوطہ لگا۔ (یعنی اپنے علم وحکمت میں غوطہ لگا کر میرے سوال کا جواب نکال کر لاؤ)

﴿1941﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قثنا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ: فَقِيهُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَارِئُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ،

وَقَاصِّنَا عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَمُؤَذِّنِنَا يَعْنِي أَبَا مَحْذُورَةَ . " ﴿الطبقات لابن سعد: ۴۴۵/۵﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

ہم چار اصحاب کی وجہ سے لوگوں پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے:

۱)...... ہمارے فقیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲)...... ہمارے قاری عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ

۳)...... ہمارے قصہ گو عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ

۴)...... ہمارے مؤذن ابومحذورہ رضی اللہ عنہ

﴿1942﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قثنا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قثنا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ عُمَرُ يَوْمًا جَالِسًا وَعِنْدَهُ الْعَبَّاسُ فَسُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ فِيهَا، فَقَامَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَارَّهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ الْأَمْرُ هَكَذَا، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْفَضْلِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَمَّرْتُهُ عَلَى نَفْسِي، فَإِذَا أَخْطَأْتُ فَلْيَأْخُذْ عَلَيَّ .

حضرت زائدہ بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں:

ایک دِن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا جواب دیا۔ جسے سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اُٹھ کر ان کے پاس گئے اور ان سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: اے امیر المومنین! یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے ابوالفضل! اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے معاملے میں آپ کو برکت سے نوازے، بیشک میں نے اسے اپنے اوپر امیر مقرر کرلیا ہے، سو جب بھی میں غلطی کروں، اسے چاہیے کہ مجھے تنبیہ کرے۔

﴿1943﴾ سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الصَّيْرَفِيُّ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

متن حدیث: جَلَسْتُ إِلَى خَمْسِينَ شَيْخًا، أَوْ سَبْعِينَ شَيْخًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يُخَالِفُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَيَقُومُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى قَوْلِهِ، أَوْ يَقُولُ بِقَوْلِهِ ﴿مضیٰ برقم: ۱۸۹۲﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے پچاس یا ستر ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا کہ جن میں سے ایک بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اختلاف نہیں کرتا تھا۔ وہ جو بھی مسئلہ لے کر کھڑے ہوتے: بالآخر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف ہی لوٹتے' یا ان ہی کی بات کے قائل ہو جاتے۔

﴿1944﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► أَدْرَكْتُ خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ رَدُّوهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ. ﴿مضی برقم:۱۹۱۴﴾

حضرت امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ہی سے روایت ہے:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچاس ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب ان کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جاتا تھا تو وہ اس (مسئلے) کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

﴿تشریح﴾ مطلب یہ ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بات اور رائے کو بہتر اور درست مانتے تھے اور اختلافی مسائل میں وہ جو بھی فیصلہ فرما دیتے' وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے قبول کر لیتے تھے۔

﴿1945﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قثنا أَبِي قثنا قُرَّةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ:

◄ متن حدیث ► تُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَجَاءَ كَهَيْئَةِ الطَّائِرِ الْأَبْيَضِ، فَدَخَلَ بَيْنَ السَّرِيرِ وَبَيْنَ الثَّوْبِ الَّذِي عَلَيْهِ. قَالَ مَرَّةً فَبَلَغَنِي أَنَّهُ الْحِكْمَةُ

﴿المعجم الکبیر للطبرانی:۲۸۶/۱۰/ مجمع الزوائد للهیثمی:۲۷۵/۹/ التاریخ للفسوی:۵۴۱/۱﴾

عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طائف میں وصال ہوا (اُس وقت) سفید پرندے کی صورت میں کوئی چیز آئی اور وہ ان کی چارپائی اور ان پر موجود کپڑے (یعنی کفن) کے درمیان میں داخل ہو گئی۔

ایک روایت میں عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان منقول ہے کہ میرے علم کے مطابق وہ چیز "حکمت" تھی۔

﴿1946﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ قثنا عُثْمَانُ يَعْنِي الْحَرَّانِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: حَمَلَتْ أُمُّ الْفَضْلِ فِي الشِّعْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُبَيِّضَ اللّٰهُ وُجُوهَنَا بِغُلَامٍ، فَوَلَدَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ

حضرت داؤد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبِ ابی طالب میں محصوری کے دوران سیدہ اُمِ فضل رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیشک مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس بچے کے ذریعے ہمارے چہرے روشن فرما دے گا'' اُس وقت سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تھا۔

﴿1947﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الضَّبِّيُّ قثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا، وَخَرَجَ مَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَ لِمُعَاوِيَةَ مَوْكِبٌ، وَلِابْنِ عَبَّاسٍ مَوْكِبٌ مِمَّنْ يَسْأَلُ عَنِ الْفِقْهِ. ﴿سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۵۴۱/۴﴾

حضرت یزید بن اصم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کی غرض سے روانہ ہوئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ان کے ہمراہ چل پڑے۔ اُس قافلے میں لوگوں کا ایک گروہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور ایک گروہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' جو ان سے فقہ کے متعلق سوالات (کرتے جا) رہے تھے۔

﴿1948﴾ ◀ [سندِ حدیث] ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، مِنْ أَهْلِ رَأْسِ الْعَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ ابْنِ كَاسِبِ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ:

◀ [متنِ حدیث] ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ النُّورِ فَجَعَلَ يُفَسِّرُهَا (اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ) ثُمَّ قَالَ: النُّورُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ وَفِي سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مِثْلُ ضَوْءِ الْمِصْبَاحِ كَضَوْءِ الزُّجَاجَةِ كَضَوْءِ الزَّيْتِ (أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ) (النور:40) وَالظُّلُمَاتُ فِي قَلْبِ الْكَافِرِ كَظُلْمَةِ الْمَوْجِ كَظُلْمَةِ الْبَحْرِ كَظُلُمَاتِ السَّحَابِ. فَقَالَ صَاحِبِي: مَا رَأَيْتُ كَلَامًا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِ رَجُلٍ لَوْ سَمِعَتْ هَذَا التُّرْكُ لَأَسْلَمَتْ

﴿الدر المنثور للسیوطی: ۴۸/۵﴾

حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا' جب ان کی حج پر ذمہ داری لگی ہوئی تھی' اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر سورۃ النور پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کرنے لگے۔ (اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ

''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا

ہو چراغ ایک فانوس میں ہو فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا۔'' پھر آپ نے فرمایا: نور: مومن کے دل' کانوں اور آنکھوں میں ہوتا ہے' یہ چراغ کی روشنی کے مثل ہوتا ہے' فانوس کی روشنی کے مانند ہوتی ہے اور زیتون کی ضیاء جیسا ہوتا ہے۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ

''یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا'' یہ اندھیرے کافر کے دل میں ہوتے ہیں اور موج کے اندھیرے کے مثل ہوتے ہیں' سمندر کے اندھیرے کے مانند ہوتے ہیں اور بادلوں کے اندھیرے جیسے ہوتے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کسی آدمی کے دماغ سے ایسی کلام نکلتی نہیں دیکھی۔ اگر اس کلام کو ترک لوگ سن لیتے تو اسلام قبول کر لیتے۔

﴿1949﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ يَعْنِي حَوْثَرَةَ قَالَ: أنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ بَحِيرٍ أَبِي عُبَيْدٍ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَاتَ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا دُلِّيَ فِي لَحْدِهِ، جَاءَ طَائِرٌ عَظِيمٌ أَبْيَضُ مِنْ قِبَلِ وَجٍّ حَتَّى خَالَطَ أَكْفَانَهُ .... ﴿مضی برقم:۱۸۷۹﴾

حضرت بحیر ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طائف میں وصال ہوا' جب اُنہیں لحد میں اُتارا گیا تو ایک سفید رنگ کا بہت بڑا پرندہ ''وج'' کی جانب سے آیا' یہاں تک کہ ان کے کفن میں ہی شامل ہو گیا۔

﴿تشریح﴾ ◄ ''وج'' طائف کے قرب وجوار میں ایک وادی کا نام ہے۔

﴿1950﴾ ◄ ﴿سندِ حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

◄ ﴿متنِ حدیث﴾ ◄ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُونَ يُؤَذِّنُونَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَضَنَّ بِحَدِيثِ أَبِي، فَأَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ تَحَدَّثْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغْنَا مِنْ حَدِيثِهِمَا، قَامَ مُعَاوِيَةُ فَصَلَّى " وَلَيْسَ خَلْفَهُ غَيْرِي وَغَيْرُ أَبِي، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُصِيبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي بَصَرِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فَصَلَّى رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ؟ قَالَ: وَمَا صَنَعَ؟ قُلْتُ: أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. ﴿السنن الکبریٰ للبیہقی:۲۶/۳﴾

حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں ایک رات اپنے والد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ان کے پاس وہ مؤذنین آئے

جونمازِ عشاء کی اذان کہا کرتے تھے۔ انہیں دیکھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے بات چیت جاری رکھی اور ایک آدمی کو کہا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادے۔ پھر ہم گفتگو کرنے لگ گئے یہاں تک کہ جب فارغ ہو گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور نماز پڑھی۔ ان کے پیچھے میرے اور میرے والد کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی کے چلے جانے کے بعد کا ہے۔ جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت (وتر) پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! آپ نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا: کیا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ایک رکعت وتر پڑھا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: بیٹا! وہ تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

﴿1951﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ الْبَغَوِيُّ قَالَ: أنا هُشَيْمٌ قَالَ: أنا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَخَالِفُوا فِيهِ الْيَهُودَ، وَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا

﴿مسند احمد: ۱/۲۴۱/ السنن الکبری للبیہقی: ۴/۲۸۷/ مصنف عبدالرزاق: ۴/۲۸۷/ مجمع الزوائد للہیثمی: ۳/۱۸۸﴾ ......

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یومِ عاشورہ کا روزہ رکھا کرو اور اس بارے میں یہود کی مخالفت کرو (یعنی) اس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھ لو یا ایک دن بعد۔

﴿1952﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قثنا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

◄ متن حدیث ► أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

﴿سنن الترمذی: ۵/۶۶۳/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰/۳۴۳/ شعب الایمان للبیہقی: ۱/۲۸۸/ المستدرک للحاکم: ۳/۱۵۰﴾

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس وجہ سے کہ وہ اسی کے باعث تمہیں (اپنی) نعمت سے غذا دے گا اور مجھ سے اللہ کی محبت کے باعث محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی بنا پر محبت کرو۔

﴿1953﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ قثنا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَنْعُمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ

أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ :

◀ متن حدیث ▶ أَنَّهُمْ حَجُّوا أَوِ اعْتَمَرُوا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمَعَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ فَأَصَابَهُمْ فِي سَفَرٍ مَطَرٌ وَرَعْدٌ وَبَرْدٌ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُنْتُ مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ لِي كَعْبٌ: "إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقُولُ: سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ، وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خَشْيَتِهِ، ثَلَاثَ مِرَارٍ حِينَ يَرَى سَحَابًا يَتَخَوَّفُ مِنْهُ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ السَّحَابِ فَقُلْنَا ذَلِكَ فَعُوفِينَا لَيْلَتَنَا، ثُمَّ أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ أَصَابَهُمْ مِنْ ذَلِكَ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ عُمَرَ عَلَى أَنْفِهِ أَصَابَتْهُ بَرَدَةٌ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: أَيْنَ كُنْتُمَا؟ فَوَاللَّهِ مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدْ سَلِمْتُمَا، لَقَدْ كُنْتُمَا فِي كُنٍّ، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ قَوْلَ كَعْبٍ فَقَالَ عُمَرُ فَهَلَّا أَخْبَرْتُمَانِي بِذَلِكَ ." ﴿تفسیر القرطبی:۲۱۸/۱/ الدر المنثور للسیوطی:۵۱/۴﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج یا عمرہ کیا اور آپ کے ساتھ حضرت کعب حبار رضی اللہ عنہ بھی تھے، دورانِ سفر ہی اولوں کو بارش، بادلوں کی کڑک اور آسمانی بجلی نے آلیا، تو لوگ (ایک دوسرے سے) جدا ہو گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جو کوئی بھی شخص جب بادلوں کو دیکھے اور ان سے ڈرتے ہوئے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خَشْيَتِهِ۔

''بہت پاک ہے وہ ذات کہ بادلوں کی کڑک جس کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کرتی ہے اور فرشتے اُس کے ڈر سے (اُس کی تسبیح بیان کرتے ہیں)۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں کے نقصان سے بچالے گا۔ چنانچہ ہم نے یہ کلمات پڑھ لیے تو ہم اس رات عافیت و حفاظت میں رہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو (پتا چلا کہ) لوگ تو اس میں گھر گئے تھے اور اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس مصیبت کا سامنا ہوا اور ان کی ناک پر ایک اولا آ لگا تھا۔ انہوں نے جب ہمیں دیکھا تو پوچھا: تم دونوں کہاں تھے؟ اللہ کی قسم! میں تو تم دونوں کو ہی صحیح سلامت دیکھ رہا ہوں، ضرور تم کسی غار میں چھپے رہے ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے انہیں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی بات بتلائی (یعنی اُنہوں نے جو دُعا بتلائی تھی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ دُعا مجھے کیوں نہیں بتلائی؟۔

﴿1954﴾ ◀ سند حدیث ▶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ: أَنَا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عَبْلَةَ يَقُولُ:

◀ متن حدیث ▶ دَخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عُمَرُ: لَوْ كَانَ إِلَيَّ مِنَ الْخِلَافَةِ شَيْءٌ، لَقَمَّصْتُهَا هَذَا الْخَارِجَ ﴿التاریخ الکبیر للبخاری:۳۱۱/۱﴾

حضرت ابن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر جب آپ ان کے پاس سے (واپسی کے لیے) نکلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس خلافت میں سے کچھ اختیار ہوتا تو میں اس نکلنے والے شخص کو قمیض پہنا دیتا۔

﴿1955﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قثنا مَعْمَرٌ قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَدِمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّصَافَةَ عَلَى هِشَامٍ وَنَحْنُ بِهَا قَالَ مَعْمَرٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ جَمِيلٌ، عَلَيْهِ جُبَّةُ خَزٍّ دَكْنَاءُ وَسَاجٌ مِنْ هَذِهِ السِّيجَانِ فَدَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ حَزِينٍ قَالَ: فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا بِشَيْءٍ قَالَ: فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ: دَاوُدُ قَالَ: دَخَلَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَا أَمِيرُكُمْ فَقَالَ سَعْدٌ: نَعَمْ، إِنْ كُنَّا أَمَّرْنَاكَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا يَبْلُغُنِي أَنَّ أَحَدًا زَعَمَ أَنَّ سَعْدًا لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا فَعَلْتُ بِهِ وَفَعَلْتُ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: سُبْحَانَ اللَّهِ لَعَمْرِي إِنَّ سَعْدًا لَفِي السِّطَةِ مِنْ قُرَيْشٍ ثَابِتٌ نَسَبُهُ ۔ ...... ﴿الکامل لابن الاثیر: ۲۰۵/۳﴾

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم "رصافہ" مقام پر ہشام کے پاس آئے اور ہم بھی وہاں موجود تھے۔ ہم جب اُن کے پاس پہنچے تو وہاں ایک نہایت خوبصورت آدمی نظر آیا، جس نے اُون اور ریشم کا بنا ہوا حُلّہ پہنا ہوا تھا جو مٹیالے سے رنگ کا تھا اور وہ ساگون کی عمدہ قسم کی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ ہم ایک غمگین آدمی کے پاس پہنچے، ہم میں اتنی استطاعت نہیں تھی کہ وہ ہم سے کوئی چیز بیان کرتا۔ چنانچہ جزیرہ کے ہی ہمارے ساتھیوں میں سے داؤد نامی ایک شخص بولا: سعد بن مالک، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے بادشاہ! السلام علیک۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی بات ہے کہ تم مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (یعنی تم نے مجھے بادشاہ کہنے کی بجائے امیر المؤمنین کیوں نہیں کہا؟) تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں، بیشک ہم نے آپ کو امیر مقرر کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ تک کسی ایک آدمی کی بھی یہ رائے پہنچی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا قریش سے تعلق نہیں ہے تو میں اُسے سزا دوں گا۔ اس پر محمد بن علی نے کہا: سبحان اللہ! بلاشبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تو قریش کے نامور لوگوں میں سے ہیں اور ان کا نسب بھی ثابت ہے۔

﴿1956﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَعْنِي: ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَ رَكْعَةٍ

﴿حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۲۰۷/۳﴾

﴿ ♦ ﴾ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن اور رات میں ایک ہزار رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔

﴿1957﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنْ وَلَدِ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ :

◄ متن حدیث ► إِعْظَامُكُمْ إِعْظَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۱۲۰/۶﴾

﴿ ♦ ﴾ حضرت وہب بن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عیسیٰ بن علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص سے فرمایا:
تمہاری تعظیم کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے مترادف ہے۔

﴿1958﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ:

◄ متن حدیث ► لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَذَفَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَمْ أَرَ لَهُ مَنْ يَقْذِفُهُ، فَيَأْخُذُ حَدَّهُ مِنْهُ .

...........﴿ابراہیم لم اجد من وثقہ﴾

﴿ ♦ ﴾ حضرت یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
اگر کوئی شخص بنو ہاشم کے کسی آدمی پر تہمت لگائے اور میں نے اُس تہمت لگانے والے کو (تہمت لگاتے وقت) دیکھا بھی نہ ہو، پھر بھی اُس پر (اِس فعل کی سزا میں) حد لگے گی۔

﴿1959﴾ ◄ سند حدیث ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: تثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ أَشْهَلَ بْنِ حَاتِمٍ الْبَصْرِيِّ، -وَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ وَصِيَّ أَبِيهِ- تثنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عُمَيْرٌ:

◄ متن حدیث ► كَانَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَكْبَرَ مِمَّنْ سَبَقَنِي قَالَ: قَالَ عُمَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ: لَا تَكَادُ تُفَتِّشُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا فَتَشْتَهُ عَنْ بَأْسٍ وَكَرَمٍ

﴿ ♦ ﴾ حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رحمۃ اللہ علیہ
مجھ سے پہل کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے میری جس سے بھی ملاقات ہوئی وہ عمر میں مجھ سے بڑے ہی تھے۔

حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں:
ا تَكَادُ تُفَتِّشُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا فَتَشْتَهُ عَنْ بَأْسٍ وَكَرَمٍ
بنی عبدالمطلب میں سے تم جس کو بھی جاننے کی کوشش کرو گے اُسے سختی اور نرمی والا ہی پاؤ گے۔

﴿التاريخ الكبير للبخاري:١/٦٨/ الجرح:١/٣٤٨/التهذيب:١/٣٦٠﴾

﴿تشریح﴾ یعنی جنگ وجدل کے وقت وہ پیٹھ نہیں دکھاتے بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور پیار و محبت کے معاملات میں ان سا نرم بھی کوئی نہیں ہے۔

﴿1960﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، مِنْ أَهْلِ رَأْسِ الْعَيْنِ قثنا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا قثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ

﴿متن حدیث﴾ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَبَضَ نَفْسِي عَلَى حُبِّ بَنِي هَاشِمٍ۔

حضرت ابن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابوتمیم جیشانی رضی اللہ عنہ کا جب اس دُنیا سے وصال کا وقت آیا تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ (اپنے) سینے پر رکھا اور فرمایا: اُس اللہ کا شکر ہے جس نے بنو ہاشم کی محبت پر میری جان قبض کی۔

﴿1961﴾ ﴿سند حدیث﴾ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ: قثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَا: نا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ كَانَ عِكْرِمَةُ يُحَدِّثُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَفْرِ زَمْزَمَ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ: مَا أَحْسَنَ حَدِيثَكَ، لَوْلَا أَنَّكَ تَفْخَرُ عَلَيْنَا ...... ﴿رجال اسنادہ ثقات﴾

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ، سلیمان بن عبدالملک سے حضرت عبدالمطلب اور زم زم کے کنویں کی کھدائی کے متعلق بات چیت کر رہے تھے تو سلیمان (بن عبدالملک) نے اُن سے کہا: اگر تم ہم پر فخر نہ کرو تو تمہاری باتیں کتنی پیاری ہوتی ہیں۔

﴿1962﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي: ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ شَيَّعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَبْلُغْهُ .

حضرت امام ابن نَجِیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی (بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے علوم و معارف) کو خوب پھیلایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (اِس دُنیا میں ظاہری) زمانہ مبارک نہیں دیکھا۔

ترجمے پر نظر ثانی کے اہم کام سے راقم الحروف ۲۹ ذی الحج ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹-۰۸-۳۱ کو فارغ ہوا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ریاست علی مجددی